

**TEXT LIGHT  
WITHIN THE BOOK  
ONLY**

UNIVERSAL  
LIBRARY

OU\_224879

UNIVERSAL  
LIBRARY





OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No.

۳۵۱۵۱  
G-۳

Accession No.

۸۶۷

Author

Title

شرعی قانون بین العوام  
مستور علی حبیب

This book should be returned on or before the date last marked below.





تصانیف علامہ محمد عارف عثمانی

شخصی قانون بین الاقوامہ

قصیف  
جان ویٹلیک کے سی ایل ایل ڈی  
ترجمہ

مولوی مسعود علی صاحب بی۔ اے (علیگ)

سابق ریشن جج سرکار عالی حال رکن سررشتہ ٹایف ترجمہ  
جامعہ عثمانیہ کلکتہ

۱۳۲۹ھ ۳۲ دسمبر ۱۹۱۰ء

طبع خانہ عثمانیہ علی گڑھ

یہ کتاب مسر سویت اینڈ میکسول پبلشرز کی  
اجازت سے اردو میں ترجمہ کرتے طبع و شائع  
کی گئی ہے

# فہرست مضامین

## شخصی قانون بین الاقوام

صفحہ کتاب انگریزی مضامین

### فصل اول

دیباچہ

### فصل دوم

۲۲

توطن - قومیت - درنوائے

### فصل سوم

۳۰

قابلیت - اور ملک غیر کی ولایت اور اہتمام

### فصل چہارم

نکاح - طلاق - اور صحیح النبی

۵۱

نکاح

۶۹

از نکاح کا جائیداد پر

۷۳

طلاق

۹۹

صحیح النبی

### فصل پنجم

۱۰۵

سیراث منقولہ بر بنائے موت

۱۰۹

پر وراثت یا اہتمام ترکہ کی نہ کا منظور ہونا

صفحات کتاب انگریزی مترجم

۱۱۶

ذاتی جائیداد کے متعلق وصیت کا جواز

پر وصیت یا اہتمام ترکہ کی منظوری سے کوئی جائیداد منتقل ہو جاتی ہے

۱۶۴

یاد کیا انگلستان کے ہتھم یا خزانہ ترکہ کن امور کا حساب دینا چاہئے

۱۳۰

خاص احمدی اہتمام ترکہ اور اہتمام میں جو سوالات تیل تقسیم بقیہ ترکہ کے پیدا ہو

۱۴۶

اہتمام ترکہ میں بقیہ ترکہ کی تقسیم

## فصل ششم

۱۵۶

کارروائی دیوالیہ

## فصل ہفتم

۱۸۲

جائیداد منقولہ

## فصل ہشتم

۲۰۷

جائیداد غیر منقولہ

## فصل نہم

۲۱۵

حدود ارضی و حدود اختیارات کے متعلق عام تصورات

## فصل دہم

۲۳۷

انگلستان میں حدود و اختیارات اور قانون مقامی سے برائت

۲۵۴

غیر ملک میں مداخلت بجائے مقدمات کے متعلق نوٹ

۲۵۶

قانون مقامی سے برائت

## فصل یازدہم

۲۶۷

جرسہ (ٹارٹ)



## فصل دوازدہم

۲۸۰

معاهدات

۲۸۰

معاهدات کے ضوابط

۲۸۳

معاهدات کی تعبیر

۳۰۰

معاهدات کا اندر دینی جواز اور اس کے اثرات

۳۱۳

ذمہ داری جو معاملات از قسم معاهدات سے پیدا ہوتی ہے

## فصل سیزدہم

۳۱۰

ذمہ داری کا انتقال اور زوال

۳۱۲

انتقال ذمہ داری

۳۱۳

زوال ذمہ داری

## فصل چار دہم

توٹن

۳۱۹

توٹن کا تعلق قانون سے -- انکوائٹین -- انکوائٹین اور دوسرے

۳۱۹

اسی قسم کے توٹن

۳۳۰

اصلی توٹن اور ایسے انکوائٹین جو ماقبل دباغ نہ ہوں

۳۳۴

توٹن اختیار

۳۴۱

تبدیل توٹن کے قواعد

۳۵۲

تجارت و توٹن زمانہ جنگ میں

## فصل پندرہم

۳۵۴

انگریزی قومیت

صفحات کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

۳۵۵

پیدائشی رعایا لمحاظ قانون عمومی

۳۵۵

پیدائشی رعایا لمحاظ قانون عمومی ایکٹ ہائے مجریہ کے

دوسرے ملک کی رعایا بننا۔ سکونت یا قیام انگریزی قومیت کو دوبارہ

۳۵۸

متقبل کر لینا

۳۶۱

ترک قومیت کا اعلان

۳۶۲

نظامی تعلقات کا اثر قومیت پر

۳۶۳

ایک حالت کے بدل جانے کے بعد قومیت کا عود کر آنا

۳۶۴

قوانین تعلقات اور ان کا زائل ہو جانا

۳۶۵

قومیت اور بے وطنی کا انتقال

فصل شانزدہم

۳۶۷

انجمن ہائے متحدہ و ادارات عام

فصل ہفتم

۳۷۹

ملک غیر کے فیصلے اور کارروائیاں۔

فصل ہجدهم

۴۰۴

ضابطہ

۴۰۷

قانون ملک غیر کا ثبوت

۴۱۲

متفرقات

فصل نوزدهم

۴۱۴

خاتمہ

۴۱۷

اشارہ



# شخصی قانون بین الاقوام

## فصل اول

### تمہید

1 شخصی قانون بین الاقوام قومی قانون کا ایک شعبہ ہے اور اس کے وجود میں آنے کی بنیاد یہ ہے کہ دنیا میں مختلف حدود و ارضی ہیں اور ان میں مختلف قوانین کا رواج ہے۔ اس امر کی مزید توضیح کے لئے کہ دائرہ قوانین میں شخصی قانون بین الاقوام کی کیا حیثیت ہے ہم کو دائرہ مذکور پر وسیع تر نظر ڈالنی پڑتی ہے۔ لفظ "قانون" قوانین فطرت اور انسانی قوانین دونوں کے متعلق مستعمل ہوتا ہے اگر ہم قومی قانون کے کسی معمولی شعبہ مثلاً زمین یا سرحد سے بحث کرتے ہوئے تو ہم کو سوائے انسانی قوانین کے کسی اور قانون کے تذکرہ کی

۱۔ ایک ہی ملک میں مختلف نظام ہائے قانون کے رواج کی وجہ سے مختلف قوانین کا نفاذ (جیسے برٹش انڈیا میں ہندو۔ اہل اسلام اور ایٹھوانڈین کے ذاتی قوانین کا رواج) بھی بھی بحث میں آجاتا ہے۔

ضرورت نہ تھی۔ لیکن فطری قانون یا قانون فطرت کے نظریات قانون بین الاقوام میں اس طرح مخلوط ہو گئے ہیں کہ ہمارا موجودہ مضمون لفظ قانون کے ہر معنی سے بحث کئے بغیر تشنہ رہ جاتا ہے۔ قوانین فطرت غیر تبدیل اور ہمیشہ یکساں رہنے والے امور ہیں (Invariable Uniformities) اگر ان میں کوئی تبدیل یا تغیر ثابت ہو تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جائے گا کہ وہ قانون ٹوٹ گیا بلکہ یہ سمجھا جائے گا کہ خود اس قانون کا جو فرض کر لیا گیا تھا کوئی وجود وہی نہ تھا۔ برخلاف اس کے قوانین انسانی برابر ٹوٹتے رہتے ہیں اور انہیں کی اصلاح اور درستی کے لئے عدالتیں اور فوجیں جہاں تک کہ ان کا تعلق بطریق مناسب اندفاع سے ہے مہیا اور تیار کی جاتی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اگر ہم کسی انسانی قانون کے مقرر کردہ قاعدہ کی تعمیل پر نہیں بلکہ خود ذات قاعدہ پر نظر ڈالیں تو اس کی وحدت، (Singleness) بمقابلہ ان مواقع کی کثرت کے جن میں اس کے استعمال کی ضرورت واقع ہوتی ہے ہم کو فطرت کی غیر تبدیل اور ہمیشہ یکساں رہنے والے امور (Uniformities) کا پتہ دیتی ہے اور غالباً یہی تشابہ تھا جسکی وجہ سے لفظ قانون قوانین انسانی سے منتقل ہو کر فطری قوانین کے لئے بھی مستعمل ہونے لگا۔ اس توسیع کے بعد بعض اوقات یہ کوشش کی گئی کہ اس کی صحت کا فلسفیانہ ثبوت اس بیان کے ساتھ دیا جائے کہ قوانین انسانی یقیناً مضر اور غالباً غیر ویر پائا ثابت ہوں گے، اگر وہ بلا لحاظ ان قوانین فطرت کے مرتب ہوئے ہیں جو ان معاملات میں جاری ہیں جن سے قوانین انسانی بحث کرتے ہیں۔ اس طور سے قانون تعمیری غایت فوت ہو جائے گی اگر اس کے ساتھ صحت کے فطری قوانین کا لحاظ نہ ہو گا اور قانون مسکرات بیکار ثابت ہو گا اگر اس میں انسانی عادت کی رعایت نہ کی جائے گی۔ اب ان تعلقات کا اظہار ان الفاظ میں کیا جاسکتا ہے کہ انسانی قوانین کو فطری قوانین کے مطابق ہونا چاہئے، مگر اس کے بعد اول تو اس فرق کا سمجھنا بہت آسان ہے ”جو مطابق ہونا چاہئے اور مطابق ہو“ میں ہے۔ دوسری ایسی حالت میں بھی کہ انسانی قانون فطری قانون کے مطابق ہو، یہ امر بہ آسانی نظر انداز ہو سکتا ہے کہ ان کا جنسی تطابق اس تطابق سے بڑھکر نہیں ہوتا جو ایک نشانہ انماز کے نشانہ اور اس کی گولی کی رفتار کے قانون اور نشانہ لگانے کے فعل اور گولی کی رفتار میں پایا جاتا ہے اصل یہ ہے کہ کوئی ایسا قضیہ قائم کرنا جس میں لفظ قانون آئے اور وہ قانون فطرت

اور انسانی قانون دونوں کے لحاظ سے صحیح ہونا نہایت دشوار ہے؛ البتہ وہ ایک مجرد بیان ہو سکتا ہے جس میں کم و بیش یہ امر مضمر ہو کہ ان میں سے ہر ایک قانون ایک لحاظ سے غیر تبدیل اور یکساں رہنے والے امور (Uniformities) ہیں اور اس طور سے قانون فطرت اور انسانی قانون کا شکلی اشتراک اتفاقی سے کچھ ہی زیادہ وقت دئے جانے کے قابل ہے۔

اگر یہ صحیح ہے تو قانون انسانی کسی شعبہ کے قانون فطرت کا جز مشتمل نہیں قرار پاتا بلکہ وہ ایسا مضمون ہے جو کسی وسیع تر عنوان کے تحت میں بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ اس امر کے فرض کر لینے سے پہلے کہ تمام انسانی ادارات (Institutions) جو قانون کے نام سے موسوم ہیں صحیح طور سے کسی ایک عام عنوان کے تحت میں داخل ہو سکتے ہیں ہم کو بہت کچھ بھٹکاڑے لگا کیونکہ قانون بن الاقوام ان معنی میں قانون سمجھے جانے کا متعلق ہی نہیں خیال کیا جاتا جن معنی میں قومی قانون، قانون سمجھا جاتا ہے۔

قومی قانون کی غیر خصوصیت یہ ہے کہ وہ ایسے قواعد کا مجموعہ ہے جو یکساں طور سے ان تمام صورتوں میں مستعمل ہوتے ہیں جو اس کے دائرہ میں داخل ہوتی ہیں اور جن کی خلاف ورزی کی وادری یا سزا، ایسی طاقت کے ذریعہ سے عمل میں آتی ہے جس کا مقابلہ رعایا کا کوئی فرد نہیں کر سکتا اور جس کا باضابطہ نفاذ عدالتوں کے ذریعہ سے کرایا جاتا ہے۔ یہی وادری اور سزا جو مجموعہ یا تعمیل قانون کے نام سے موسوم کی جاتی ہے (حالات)

اس اصطلاح کا زیادہ تر صحیح استعمال تعمیل مختص کے ساتھ ہونا چاہیے تھا (ایسے امور ہیں جو قانون در واج میں مابہ الامتياز اور اہم فرق ظاہر کرتے ہیں؛ اکثر قوانین کا پتہ رحم و رواج سے چلتا ہے، اس طور سے کہ جو امر ایک زمانہ میں صرف رحم و رواج تھا اس نے آگے چل کر بلا کسی قاعدہ کے وضع کئے جانے کے قانون کی صورت اختیار کر لی۔ اس کی مثالیں اکثر ممالک کی قانونی تاریخوں میں اشخاص متوفی کے ترکہ کی تقسیم اور ازدواج سے زوجین کی جائداد کے

مناظر ہونے کی متعلق موجود ہیں۔ ایسی صورتوں میں کہ رحم و رواج کا قانونی شکل اختیار کر لینا بعض اوقات تدریجی تصور ہوتا ہے لیکن صورت حال کہیں یہ نہیں ہو سکتی بلکہ بظاہر ہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ رحم و رواج کا وقوع و بروز بڑھنا گیا اور سب طرح اس کی خلاف ورزی پر عام ناراضی کی مقصد میں اضافہ ہوتا گیا ہو گا یہ تمام اور زمانہ زیر بحث میں یا تو عدالت کا وجود

منفق و ہو گا اور سوسائٹی اس قدر وحیانیہ حالت میں ہوگی کہ اس میں کسی ایسے قانون کے قیام کی جو قومی قانون کے نام سے موسوم ہو سکے قابلیت ہی نہ ہوگی یا اگر عدالت نے رسم و رواج کی خلاف ورزی کی بابت وادری یا سزا کا سلسلہ قائم کر دیا ہو گا تو یقیناً کوئی مستقل عمل کیا گیا ہو گا لہذا وہ اس وقت بہت ہی خفیف نظر آتا ہو جس کے وہ رسم و رواج کے حدود سے گزر کر قانون کے حدود میں داخل ہو گیا ہو گا۔

قانون بین الاقوام کی خلاف ورزی کی وادری یا سزا دہی کے لئے اتنا کوئی ایسی طاقت موجود نہ تھی جو اپنے عمل میں یکساں ہو اور جس کا مقابلہ مفردہ سلطنتیں نہ کر سکتی ہوں لیکن جو بین الاقوامی عدالت (International Court of Justice) فی الحال بین الاقوامی مجلس (League of Nations) کے تحت قائم ہوئی ہے اس کے مقاصد میں ایک اہم مقصد یہ ہے کہ وہ قانون بین الاقوام کو وہی وقت دے جو قومی حکمران اور قومی عدالتیں قومی قانون کو دیتی ہیں جن قواعد پر قانون بین الاقوام شکل خیال کیا جاتا ہے وہ عموماً ایسے سمجھ ہیں کہ بحث کے لئے بھی ان کے محل استعمال کے قطعی ہونے کے بجائے نہیں ہو سکتی اور ان انفرادی صورتوں کا دریافت کر لینا جہاں ان کا استعمال ہونا چاہیے سیدھا ہے۔ صورت موخر الذکر صورت مقدم الذکر کا نتیجہ ہے۔ کوئی مجموعہ قواعد خواہ وہ قومی ہو یا بین الاقوامی ایک معقول حد تک بھی یقین کی صورت نہیں اختیار کر سکتا جب تک کہ اس کا استعمال متواتر نہ ہوتا رہے یا اس کے مواقع استعمال کے مسئلہ کا کوئی مستند فیصلہ نہ ہو جائے۔ اور اس لئے الفاظ میں قانون کی ایسی تعریف کرنا جو قومی اور بین الاقوام قوانین دونوں پر حاوی ہو، دشوار ہے جو غیر تبدیل اور یکساں رہنے والے امور کا تصور ہی اس خفیف اور غیر کافی تعلق کو جو قومی اور قومی قوانین میں باضابطہ جنس کے لئے قائم ہوتا ہے اس موقع پر بے کار ثابت کر دینے کے لئے کافی ہے جب تک کہ قانون بین الاقوام کے اکثر غیر تبدیل امور کی نسبت یہ نہ فرض کر لیا جائے کہ وہ بچائے ملکی حکمت عملیوں اور موروثی عاداتوں کے تلخ واقعات کے ہمصنفین (توانین) کے محض نیک ارادے اور آرزوئیں ہیں۔ مگر الفاظ میں تعریف کرنے کے بجائے اس قانون کی تعریف دوسرے طریقہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ علم الحیوانات اور علم النباتیات میں ایک جنس کے حدود اس بنا پر متعین ہو جاتے ہیں کہ جو اقسام اس دائرہ میں داخل

وہ بہ نسبت بیرونی اقسام کے دو ایک مسئلہ اور مخصوصہ اندرونی اقسام سے بہتہ و جہ زیادہ تر مشابہت رکھتے ہیں۔ اب اگر قانون بین الاقوام کو دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس میں بعض قواعد شائد جو سفارتی تعلقات سے متعلق ہیں، ایسے ہیں کہ ان کی تفصیل اس طرح ہوتی ہے جیسے کہ قومی قانون کی۔ دوسرے قواعد ایسے ہیں کہ ان کی خلاف ورزی میں یہ خوف کہ اس کا بڑا اثر خلاف ورزی کرنے والوں پر پڑے گا بہ نسبت اس تمدنی رسم و رواج کی خلاف ورزی کے جو باہم ایک حکومت کی رعایا کرتی ہے زیادہ تر ہوتا ہے مگر ایشیائی ابہام اور عدم تفصیل ان اہم قواعد کے متعلق نظر آتی ہے جن کے ذریعہ سے حقوق کو سچا فتوحات اور لڑائی کے زمانہ میں اذاتی جا برد و متوقعہ ملک کو غصب اور تصرف سے محفوظ رکھنے کا فخر یہ ادعا کیا جاتا ہے۔ گوشتہ جنگ عظیم کے تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ جو قواعد اس قدر سنجیدگی اور متانت کے ساتھ آئین جنگ کے متعلق ہیساگ کانفرنس (Hague Conference) میں منظور ہوئے تھے، ان کی تفصیل کے ذریعہ کس قدر کمزور تھے۔ برخلاف اس کے تقریباً تمام مہذب حکومتوں کا ان قوتوں کے مخالف ہو جانا۔ خصوصاً عہد و پیمان کی وقت کی توہین کی تھی، بین الاقوامی جماعت کے قواعد کو مزید عظمت اور وقعت دینے میں موید ہو سکتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ قانون بین الاقوام کا نقصان (Precision) اور لزوم (Stringency) معمولی تمدنی رسم و رواج سے بھی ایک درجہ نیچے سے شروع ہو کر اس نقطہ تک پہنچ جاتا ہے جہاں دادرسی یا سزا دینے والی قوت میں صرف مرتب اور یکساں عمل کی کمی رہ جاتی ہے، مگر اس کی قوت کا اظہار گو وہ غیر مزہبی کیوں نہ ہو عام عملی مقاصد کے لئے کافی متصور ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر کوئی شخص انسانی قوانین کے مسئلہ اور مخصوصہ اقسام کو قومی قانون فرض کرے جس کی توضیح اوپر کے فقرہ میں کی گئی ہے، اس نتیجہ پر پہنچے کہ قانون بین الاقوام بہتہ و جہ بہ نسبت ان رسم و رواج کے جو دائرہ قانون سے خارج ہیں قومی قانون سے زیادہ مشابہ ہے، تو اس کے نتیجہ کو غیر فلسفیانہ یا خلاف واقعہ قرار دیکر مسترد کر دینے کی کافی وجہ نظر نہیں آتی۔ یہ امر مطلقاً تعجب خیز نہیں ہے کہ ان حوادث (Phenomenas) کی تحسین (Classification) کے لئے جو زندہ انسانی طاقت سے ظہور میں آتے ہیں فن حیات عضوی (Science of Organic life) کی قسمی تعریف (Type definition) علم ترکیب آلات

(Mechanics) کی لفظی تعریف (Verbal Formula) سے بہتر مثال پیش کر کے خلاصہ یہ ہے کہ قومی اور بین الاقوامی قانون، انسانی قانون کی دو شاخیں قرار دی جاسکتی ہیں بغیر ان لوگوں کی رائے کی بے وقعتی کرنے کے جو اس پر مصر ہیں کہ موخر الذکر قسم کو قابل احترام اخلاق بین الاقوامی جسے نام سے موسوم کرنا بہتر ہو گا۔

جس دائرہ کے خط اس طرح ڈالے گئے ہیں اس میں شخصی قانون بین الاقوام قومی قانون کے تحت میں جگہ پا جاتا ہے شخصی قانون بین الاقوام کا نفاذ قومی عدالتوں کے ذریعہ سے عموماً رعایا پر ہوتا ہے؛ لیکن جب حکومتیں اپنے آپ کو قومی عدالتوں کے تحت کر دیتی ہیں تو اس کے احکام ان پر بھی ایسی طرح نافذ ہوتے ہیں جس طرح دوسرے قومی قانون کے احکام کا نفاذ ہوتا ہے جس قسم کے مقدمات میں اس قانون کا نفاذ ہوتا ہے وہ مثل مقدمات فوجداری کے کوئی خاص قسم نہیں ہوتی جس میں قانون فوجداری ہی نافذ ہونا چاہیے بلکہ اس کا تعلق ایک مخصوص قسم کے سوالات سے ہوتا ہے جو ہر مقدمہ میں پیدا ہو سکتے ہیں اور جن میں یہ امر تصفیہ طلب ہوتا ہے کہ ایک مقدمہ کس قوم کے حدود ارضی میں پیش اور کس ملک کے قانون سے منفصل ہونا چاہیے۔ انگریزی زبان میں لفظ جورسڈکشن (Jurisdiction) وفاق عدالتی اختیارات کے معنی میں استعمال ہے۔۔۔ جیسے کہ اس سے قبل انگلستان میں (Common Law) قانون غیر موضوعہ کے جورسڈکشن اور قانون نصفت (Equity) کے جورسڈکشن میں جو بلحاظ نوعیت معاملہ مختلف ہوتا تھا فرق کیا جاتا تھا یا جیسا کہ عدالتہائے تحت اور عدالت ہائیکورٹ کے جورسڈکشن میں بلحاظ مالیت مقدمات کے امتیاز کیا جاتا ہے مگر اس موقع پر ہم کو خاص کر ملکی حدود کے جورسڈکشن سے بحث ہے۔ استثناء ان صورتوں کے جہاں ایک ملک میں مختلف نظام قانونی کے اجراء کی وجہ سے کوئی ایسی بحث پیش آجائے۔ پس ہمارے پیش نظر وہ جورسڈکشن نہیں ہے جو ایک ہی ملک میں مثلاً دو تختائی عدالتوں کو جو کہ باوجود اختلاف حدود ارضی، ایک ہی قانون کے تابع ہیں حاصل ہوتا ہے؛ بلکہ ہم ان ممالک کے جورسڈکشن سے بحث کر رہے ہیں جو بلحاظ نظام قانونی متحدہ و ملحدہ ہیں جیسے انگلستان اور فرانس یا انگلستان اور اسکاٹ لینڈ ایسے جورسڈکشن اور ان کے مروجہ قوانین و قوانین، کہلانے کے ان معنی میں مستحق ہو سکتے ہیں جن میں ہم نے قومی قانون کی اصطلاح کو اس فصل میں استعمال کیا ہے اور اس طرحت میں



اس شعبہ کو جس کے ذریعہ سے ہر مقدمہ میں منجملہ مختلف قومی جورسٹکشن اور ان کے قوانین کے کبھی ایک کا انتخاب کیا جاتا ہے، قانون بین الاقوام کے نام سے موسوم کرنا اور اس کو لفظ شخصی سے مقابلہ اس قانون کے جو قوتوں کے درمیان میں مستعمل ہوتا ہے اور "عام" کہا جاسکتا ہے محدود کر دینا، کیسے طرح بجا نہیں تصور ہو سکتا۔ اس طور سے یہاں لفظ "شخصی" بجائے خود مستقل لفظ ہے اور اس کو قومی قانون کی "عام" اور خاص "تقسیم" سے کوئی تعلق نہیں۔ قوانین کی جو مختلف تقسیمیں کی گئی ہیں وہ عام طور سے قوانین فوجداری کو قوانین عام کی ایک شاخ قرار دیتی ہیں لیکن ان اصول کا جن کی بنا پر تحویل مجرمن کے معاہدات مبنی ہونے چاہئیں انکا لازمی تعلق اس مسئلہ سے ہے کہ ایک مجرم کے جرم کی تحقیقات کس قومی جورسٹکشن میں ہونی چاہیے۔ شخصی بین الاقوام قانون کا جو مفہوم یہاں قرار پایا ہے اس کے لحاظ سے یہ مسئلہ اس قانون سے علیحدہ نہیں سمجھا جاسکتا۔

مقدمات کے رجوع کرنے کے لئے کسی خاص قومی جورسٹکشن کے انتخاب کے اہم وجوہ یہ ہیں کہ اگر متدعو یہ کوئی شے ہے تو وہ ان حدود میں واقع ہے یا اگر کوئی معاہدہ ہے تو وہ ان حدود میں منعقد ہوا تھا یا اس کی تعمیل ان حدود میں قرار پائی تھی یا اگر کوئی خلاف ورزی (ٹارٹ) ہے تو وہاں سرزد ہوئی تھی اور یہی اصطلاحات "عدالت مقام وقوع" یا "عدالت سکونت مدعی علیہ" (Forum Situs or Reisitae) اور "عدالت معاہدہ" (Contractus) اور "عدالت خلاف ورزی" (Delicti) کی بنیاد ہیں دو موخر الذکر کے اشتراک سے "عدالت جو باخاص" (Forum Speciale Obligationi) پیدا ہوتی ہے۔ یا جورسٹکشن وہ ہے جہاں شے یا اشیاء متدعو یہ کے تمام دعاوی کا یکجا فیصلہ ہونا چاہیے یعنی عدالت سماعت یکجا کی (Forum Concursus) یا مدعی علیہ کی طرف سے اس کا تابع ہے۔ یعنی "عدالت اتباع مدعی علیہ" (Forum rei) - موخر الذکر عدالت قوانین روما اور اس سے ماخوذہ قوانین کے لحاظ سے یہ فرض کر لیتی ہے کہ جج

۱۔ جو رائے اس کے مخالف ہے یعنی یہ کہ قانون کی پہلی تقسیم عام و خاص میں ہونی چاہیے اور پھر ان میں سے ہر ایک کی تقسیم قومی اور بین الاقوامی میں، اس کا اظہار الفاظ "بین الاقوام شخصی قانون" سے ہوتا ہے۔

اور اس کے محکوم بہ“ (Justiciable) میں (اگر میں اس غیر زبان کے لفظ اور ایک غیر مانوس تصور کے استعمال کا حجاز متصور ہوں) کم و بیش ایک قاعمر نے والا تعلق ہوتا ہے جس کی حقیقی ماہیت اور اس کے استقلال کا اندازہ قومیت اور توطن کے سیاسی مسائل پر منحصر ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے قانون انگلستان کے قدیم اصول کے مطابق اختیار عدالت کی بنیاد اس امر پر قائم تھی کہ اس باضابطہ حکمرانہ کی تمیل جس سے مقدمہ شروع ہوتا ہے؛ مدعی علیہ پر اسی حصہ ملک میں ہوگئی تھی۔ یہ ایک صورت ”عدالت ابتلع مدعی علیہ“ (Forum rei) کی سمجھی جاتی تھی محض مدعی علیہ کا ایک حصہ ملک میں موجود ہونا اس کو ذاتی طور سے اس حصہ ملک کی عدالت کے تابع قرار دیتا تھا بلحاظ کسی خاص وجہ مثلاً عدالت ذمہ داری خاص وغیرہ کے؛ مگر اس میں شک نہیں کہ یہ عدالت ابتلع مدعی علیہ کا عجیب تصور تھا۔

فرض کر دو کہ منجملہ ان وجوہ کے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے کسی ایک وجہ کی بنا پر قومی جورٹڈکشن نے ایک مقدمہ کو جو اس کے سامنے پیش کیا گیا نمبر پر لے لیا؛ اب اس امر کا تصفیہ کہ اس سے کون سا قانون متعلق ہو؛ انھیں وجوہ کے لحاظ سے کیا جائیگا جو انتخاب جورٹڈکشن میں استعمال ہوئے تھے؛ اس طور سے ”قانون مقام وقوع جائداد“ (Lew Situs) ”قانون مقام معاہدہ“ (Loci Contr-actus) ”قانون مقام ارتکاب طار“ (Loci delicti Commissi) اور ”قانون مقام تحقیقات کجا“ (Lonci Concursus) موضع بحث میں آجاتا ہے اور جہاں ”قانون عدالت ابتلع مدعی علیہ“ (Forum rei) کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ جہاں اس کے محکوم بہ کے کم و بیش مستقل تعلقات پر مبنی ہے؛ وہاں ہم کو ذاتی قانون (Personal Law) کا تصور پیدا ہوتا ہے۔

قدیم زمانہ میں بھی موخر الذکر قانون ”قانون مقام توطن“ تھا اور ایک حد تک اب بھی ہے مگر زمانہ حال کا رجحان یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ذاتی قانون کا معیار بجائے توطن کے سیاسی قومیت قرار دیجائے مگر وہ یا دو سے زیادہ قومی جورٹڈکشنوں میں جنھوں نے باہم مل کر ایک ریاست کی صورت اختیار کر لی ہو جیسے انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ اور صوبہ کیوبک میں ایسی تبدیلی ممکن نہیں اور کم سے کم ایسے مقامات میں ”قانون مقام توطن بحال“ خود قائم رہتا ہے۔ دوسرا قانون جس کے اکثر کام پڑتا ہے اس مقام کا قانون ہے جہاں

دست انداز کی تکمیل ہوئی یا جہاں عدالتی یا دوسرے عام اختیارات کے تحت میں کارروائی شروع ہو چکی ہو (Lex loci Actus) - اور چونکہ قانون مقام تکمیل دستاویز اور ذاتی قانون کی بنا پر معاملات استقرار حیثیت میں یہ جا رہا جاتا ہے کہ جو فیصلہ ایک جو رٹکشن میں صادر ہو، اس کی صحت دوسرے جو رٹکشن میں تسلیم کی جائے، اس لئے یہ سوال کہ مقدمہ کس جو رٹکشن میں پیش ہونا چاہیے دو طریقہ سے کیا جاتا ہے۔ اول یہ دریافت کرنے کے لئے کہ وہ کس نوعیت کے مقدمات ہیں جن کے پیش ہونے پر ایک مخصوص جو رٹکشن ان کی سماعت کرے گا۔ دوسرے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کن حالات میں وہ فیصلہ جو ایک مقدمہ میں صادر ہوگا عدالت صادر کنندہ فیصلہ کے حدود ارضی سے باہر قابل اجرا تصور ہوگا۔ آخر میں خود عدالت کا اپنا قانون ہے جو ہمیشہ دوسرے قوانین سے مقابلہ اور مجادلہ کیلئے آمادہ رہتا ہے۔ اور جہاں کوئی دوسرا قانون اپنا حق قائم نہیں کر سکتا وہاں وہی استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات بجائے خود بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

شخصی قانون بین الاقوام کے سی مباحث ہیں اور یہی وہ قوانین اور عدالتیں ہیں جن کو وہ ایک دوسرے کے مقابل اور معارضہ میں لاتا ہے۔ اور چونکہ شخصی قانون بین الاقوام کا نفاذ قومی عدالتیں کرتی ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ ہر عدالت ان سوالات کے حل کرنے میں انہیں اصول سے استمداد کرتی ہے جو خود اس کا قومی قانون اس مقصد کے لئے بتاتا ہے۔ قومی قانون سے بقیاس غالب اس سوال کا جواب تو ملتا ہے کہ ایک خاص مقدمہ کن حالات میں خود اس عدالت میں حل سکتا ہے مگر ممکن ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ یہ نہیں بتاتا کہ ایسے مقدمہ کا فیصلہ کس قانون کی رو سے کیا جائے گا یا عدالتہائے غیر کے فیصلے کس حد تک قابل نفاذ ہوں گے۔ پس قومی قانون کی اس خاموشی سے کیا نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے؟ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ ایسی صورتوں میں صرف قومی قانون ہی نافذ ہونا چاہیئے اور عدالتہائے غیر کے فیصلوں کے جواز کو تسلیم کرنا چاہیئے، علی طور سے انصاف کے تصور سے استمداد مستبعد ہے کہ کبھی کسی کا ذہن بھی اس طرف نہیں گیا ہے؛ بلکہ ہمیشہ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ قومی قانون کو مجبوراً ایسے اصول فرض کرنے ہوتے ہیں جن کی رو سے مالک غیر کے قوانین اور ان کے فیصلوں کو بعض اوقات جائز تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

انگلستان کے قانون کا یہی حال ہے یا یوں کہو کہ ایک زمانہ میں تھا اس کے مجموعہ قوانین اور قدیم مقننین کی تصانیف میں جن کے ناموں کی اسطرح عزت کی جاتی ہے جیسی خود قانون کی مملکت غیر کے قوانین اور ان کے فیصلوں کا تقریباً مطلق تذکرہ نہ تھا لیکن عدالتوں نے ایسے اصول اختیار کر لئے ہیں جن پر ایک وسیع اور معقول ”جو رسس پروڈنس“ (اصول قانون کی بنیاد قائم ہو گئی ہے) انگلستان میں نظائر قانونی اس قدر وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں کہ اگر ان میں اختلاف نہ ہو تو یہ جو رسس پروڈنس، قومی قانون کا ایک جز متصور ہونے لگا ہے اور تا وقتیکہ واضعان قوانین اس کو تبدیل نہ کر دیں وہ تمام عدالتوں میں واجب التعمیل سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کی تکمیل کی غرض سے خواہ وہ ذریعہ واضعان قوانین کے عمل میں لائی جائے اور خواہ عدالتوں کے مزید عملدرآمد کی بنا پر ہو ان مباحث کی نسبت کہ یہ اصول جن کو انگلستان کی عدالتوں نے اختیار کر لیا ہے، کہاں سے آئے اور ان کے اختیار کرنے کے کیا اسباب ہوئے یا بھی تک نہیں کہا جاسکتا کہ انھوں نے محض تاریخی یا خیالی ہیئت حال کی شخصی قانون بین الاقوام کے مباحث میں جو اصول انگلستان میں اختیار کیے گئے تھے وہ ان اصول سے ماخوذ تھے جو یورپ کے دوسرے ممالک میں رائج تھے۔ اس جزیرہ کے نظام قانون میں ان کا ابتدائاً اثر کمرشال ہو جانا مذہبی اور امیر البحری عدالتوں کی وجہ سے تھا جو اعلانیہ طور سے اس جزیرہ کے قوانین سے وسیع تر قوانین کا نفاذ کیا کرتی تھیں۔ ہمارے یہاں کے انقلاب (Revolution) کے بعد ہی سے یورپ کے دوسرے ممالک سے تجارتی اور سیاسی تعلقات میں روز افزوں ترقی ہوتی گئی اور انگلستان میں دیگر کاریس (Vacarius) کی قانونی تعلیم کے تقریباً پانچ سو برس کے بعد ہمارے مقننین کو دوبارہ دوسرے ممالک کے قوانین سے واقفیت کی ضرورت لاحق ہونے لگی جو اصول اس طور سے ہم تک پہنچے ان سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ اس زمانہ میں ڈچ ان اصول کے اختیار کرنے والے تھے اور غالباً اس وقت ہمارے زیادہ تر سیاسی تعلقات ہالینڈ سے تھے۔ میں اسکاٹ لینڈ کے قوانین کی تاریخ سے اس قدر واقف نہیں ہوں کہ وثوق کے ساتھ اس کو بیان کر سکوں مگر بقیاس غالب اسکاٹ لینڈ کے احاق اور اسکاٹ لینڈ کے وکلاء کی تکمیل تعلیم کے لئے عام طور سے ہالینڈ جانے سے اس بارہ میں زیادہ تر تائید ملی ہو۔ جو نظام قانونی

اٹھارھویں صدی (عیسوی) کے وسط میں یورپ کے دوسرے ممالک میں تیار ہو گیا تھا اس کے تمیز خصوصیات یہ تھے۔

وہ قوانین جن کی رو سے اشیاء کا تصفیہ کیا جاتا تھا وہ حقیقی (real)

کے نام سے موسوم کئے جاتے تھے اور وہ ایسے مقام میں رائج ہونے کی صورت میں جہاں وہ شے واقع ہوئی تھی بطور "قانون مقام وقوع" (Lew Situs) کے دوسرے حدود ارضی میں بھی نافذ ہوتے تھے۔ اس میں اشیاء منقولہ کے متعلق اس اصول کی بناء پر کہ "مال منقولہ مالک کے ساتھ جاتا ہے" بہت کچھ تغیر ہو جاتا تھا کیونکہ یہ اصول اس خیال کے مخالف تھا کہ ایسی جائداد کے وقوع کی کوئی مخصوص جگہ مقرر ہے۔ وہ قوانین جن کی رو سے اشخاص کے متعلق فیصلہ ہوتا تھا وہ ذاتی تھے (Personal) - اور ایسے قوانین جو ان مقامات میں نافذ تھے جہاں وہ اشخاص توطن رکھتے تھے بطور "قانون مقام توطن"

(Law Domiciliu) دوسرے حدود ارضی میں بھی نافذ ہوتے تھے، ان کا مخصوص نفاذ حیثیت اور اہلیت کے مسائل میں ہوتا تھا جو قوانین نہ صریح طور سے حقیقی تھے اور نہ ذاتی وہ مخلوط سمجھے جاتے تھے اور ان کا نفاذ ان مقام سے باہر یعنی دوسرے حدود ارضی میں برنبائے "قانون مقام وقوع" یا "قانون توطن" ہو سکتا تھا۔ اس کا فیصلہ اس امر سے کیا جاتا تھا کہ آیا وہ حقیقی قانون سے زیادہ تر شاہد رکھتے ہیں یا ذاتی سے یا جو سوالات صاف طریقہ سے نہ قوانین حقیقی کے تحت میں آتے تھے اور نہ ذاتی کے، ان دوسرے امور کی بنا پر تصفیہ پاتے تھے جو قانون کے دائرہ سے خارج تھے۔ یعنی برنبائے "قانون مقام معاہدہ" (Lex loci Contractus) جو ان ذمہ داریوں سے بحث کرتا تھا جو ایک معاہدہ سے پیدا ہوتی تھیں (Lex loci actus) - "قانون مقام تکمیل معاہدہ"

سلطہ الفاظ حقیقی اور ذاتی کا استعمال انگلستان کے علاوہ یورپ کے دوسرے ممالک کے قوانین میں خاص سنی میں کیا جاتا ہے۔ اول حقیقی سے مقصد وہ قانون ہوتا ہے جس کا تعلق اشیاء یا جائداد سے جو اور ذاتی سے وہ قانون جس کا تعلق انسان کی حالت حیثیت یا قابلیت سے ہو۔ جب ان کو یہ ظاہر کرنا ہوتا ہے کہ یہ قانون ہر جگہ نافذ ہے تو وہ اس کو مختصراً کہتے ہیں کہ یہ ذاتی قانون ہے اور جب یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اس کا عمل اس کے مقام اجرا تک محدود ہے تو کہتے ہیں کہ حقیقی قانون ہے (اور اکثر ہی اس طرح)

کا تعلق دستاویز کی شکل اور اس مدالتی یا سرکاری کارروائی کے جواز سے تھا جو غیر ملک میں عمل میں آتی تھی "قانون مقام عدالت" (Lex fori) اس ضابطہ سے متعلق ہوتا تھا جو خود اس مقدمہ میں اختیار کیا جاتا تھا، اور یہی قانون بحیثیت "قانون مقام تحقیقات کیجائی" (Lex loci Concussus) کے ان سوالات سے بحث کرتا ہے جو ان دعاوی سے متعلق ہوتے ہیں جو ممکن ہے کہ مختلف قوانین کی رو سے پیدا ہو سکے ہوں مگر ان کا کیجائی فیصلہ ہونا چاہیے مثلاً ایک دیوالیہ کی جائداد کے مقابلہ میں تمام قرضہ خواہ کا اجتماع -

9

اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ جو ہم نے نظام قانونی اجمالاً اور پر بیان کیا ہے وہ یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی یقینی اور مضبوط تھا واقعی طور سے جو بہت سے شبہات اس بارہ میں وارد ہوتے ہیں ان میں سے چند بطور مثال کے یہ ہیں کہ آیا غلام قانون حقیقی ہے یا ذاتی یا اگر مخلوط سمجھا جاتا ہے تو وہ زیادہ تر حقیقی قانون سے مشابہ ہے یا ذاتی قانون ہے "قانون مقام معاہدہ" سے وہ قانون مقصود ہے جہاں معاہدہ ہوا تھا یا جہاں اس کی تعمیل مقصود تھی کہ آیا اس معاہدہ کا تصفیہ جس کی رو سے ایک ملک کی کا خاتمہ ہو جاتا ہے قانون مقام معاہدہ کی رو سے ہونا چاہیے اس بنا پر کہ وہ خود خاتمہ ذمہ داری ہے یا اس کا تصفیہ مقام عدالت کے قانون معاہدہ سے کیا جانا چاہیے جو بحیثیت ضابطہ نائش کے دائرہ کرنے کی مدت کا تعین کرتی ہے اور آیا قانون مقام تکمیل دستاویز کے مطابق دستاویز کا تکمیل پانا لازم ہے یا نہ کہ اس میں اور اس مقام کے قانون میں جہاں اس کی عمل آوری مقصود تھی انتخاب کا حق ہے -

اس نظام قانون کے متعلق کم از کم یہ فرض کر لینا چاہیے کہ جس حالت میں وہ تھے اسی حالت میں مجسمہ انگلستان میں منتقل کر لیا گیا اور اس کے وہ اجزاء جو اس ملک کے قومی بارہ یا اس کے قانونی خصوصیات سے مناسبت رکھتے تھے فوراً اختیار کر لئے گئے۔ اس طور سے "قانون عدالت وقوع" یا قانون حقیقی کا اصول اس وقت کے مطابق تھا جو انگلستان زمینداروں کو دیجاتی تھی اور جو حقوق اور مراعات ارضی کے متعلق انگلستان کے قانون سے زمینداروں کو حاصل تھے وہ اس نوعیت کے تھے کہ اگر ان میں غیر ممالک کے طریقہ بارہ لکھی ہوئی دستاویزات یا ان از دواجی معاہدات سے جو ممالک غیر کے قوانین کے

لحاظ سے مرتب ہوئے تھے، ملکوں کی قبضہ میں دست اندازی کی اجازت دیکھائی تو  
 بیدار ہو گئے اور بد نظمیوں کے واقع ہونے کا اندیشہ تھا۔ اس بنا پر اصول ”قانون مقام  
 وقوع“ متعلقہ اراضی نے بمقابلہ اصول ”قانون مقام تکمیل دستاویز“ و اصول ”قانون  
 مقام معاہدہ“ کے بہت جلد غور و غما کیا۔ بر خلاف اس کے انگلستان کی عدالتیں بر بنائے  
 توطن حیثیت اور اہلیت کے ذاتی قانون کے تسلیم کرنے میں بہت عرصہ تک متاثر ہیں۔  
 کیونکہ ذاتی عدالت کی نسبت جو کہ ذاتی قانون کی بنیاد ہے انگلستان میں یہ نہیں  
 سمجھا گیا تھا کہ اس کا انحصار اس قدر زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کے محکمہ بہ (Justiciable)  
 کے مستقل تعلقات پر تھا جتنا کہ مدعی علیہ کے ملک میں اتفاقی موجودگی پر سمجھا  
 جاتا تھا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اور قانون مقام تکمیل دستاویزات کے مطابق  
 ترتیب دستاویزات کے اصول سے انگلستان میں نہ صرف ان وجوہ کی بنا پر جو ہم نے  
 زمینداری کے متعلق بیان کئے ہیں اختلاف کیا گیا بلکہ اور بھی ایسے وجوہ تھے جن کی بنا  
 پر یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ کسی وقت بھی تسلیم کیا گیا تھا۔ ”نوٹری پبلک“ کا سرشتہ ابتدا ہی سے  
 اس ملک میں بے کار ہو گیا اور دستاویزات اور وصیت نامے خانگی طور سے مرتب ہونے  
 لگے۔ یورپین معاملہ اگر ضرورت سمجھتے تھے تو کسی قانون داں شخص سے بقدر ضرورت مد  
 لے لیتے تھے، بناءً علیہ انگلستان کے ایک مقنن کو یہ سمجھنا دشوار تھا کہ ایک عہدہ دار  
 سرکاری کے توسط کے ازوم جو اپنے ہی ملک کا نمونہ اختیار کرے گا دستاویزات کا مقامی طریقہ کے  
 مطابق مرتب ہونے کے بچنا محال تھا۔ صرف سلسلہ میں لارڈ کننگس ڈاؤن کے ایٹ  
 سے انگلستان میں قانون مقام تکمیل دستاویز تسلیم کیا گیا جس سے وصیت نامجات کے  
 باضابطہ جواز کا راستہ کھل گیا۔

10

اس موقع پر ہم کو یہی بتانا نہیں ہے کہ شخصی قانون بین الاقوام کے اصول مروجہ  
 ممالک غیر انگلستان میں کس طرح اختیار کر لئے گئے، بلکہ اس مضمون کو پوری طرح سمجھنے کیلئے  
 یہ ضرور ہے کہ ان تمام مراتب اور مدارج کے متعلق کچھ نکھا جائے جو اس کو انگلستان میں  
 داخل ہونے کے قبل اپنی زندگی میں طے کرنے پڑے ہیں۔

قانون رومانہل جینیٹین کی ترتیب اور تنظیم کے اصول پر ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ نام قانون  
 سول (Jus Civile) یعنی مخصوص قانون اہل ملک تھا جس کے پابند اور جس سے

استفادہ کرنے والے صرف اہل روم تھے مگر اس میں توسیع دیکر دوسرے اشخاص بھی بطریق ذیل ان میں شامل کر لئے گئے تھے۔

(۱) صریح حکم کے ذریعہ سے جیسا کہ ۱۹۳ء قبل ولادت عیسائی علیہ السلام میں ہوا اور سود کی جو باضابطہ شرح مقرر کی گئی تھی وہ اس قرضہ پر بھی حاوی کر دی گئی جو اہل ملک کو وہ لوگ ذریں جولائینی حقوق (Latin Franchise) رکھتے تھے یا کسی ماتحت دوستانہ تعلقات رکھنے والی ریاست کے (جن کو وہ شریک اور لاطینی نام کے مستحق کہتے تھے) ارکان تھے۔ (لیوی سی وینچم)

(۲) یا مفروضہ طریقہ سے اہل ملک قرار دیئے جانے کا حق بلحاظ انصاف کے کسی جماعت کو عطا کر دیا جائے۔ جیسے کہ سرقد کے متعلق دیوانی ناخش منجانب او بر خلاف پردیسی (Pregriini) کے ہو سکتی تھی (کے کیٹس چپارم۔ ۳۷) دوسرا حصہ ان قوانین پر قائل تھا جن کی پابندی ان تمام اقوام پر لازم تھی جس سے اہل روم واقف تھے اور وہ اس کی بنیاد فطری دلائل پر مبنی خیال کرتے تھے اور اس کو قانون قابل پابندی تمام اقوام (Jus Gentium) کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ (کیٹس اول۔ ۱)

ہم کو اس موقع پر اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ یہ عموماً جو قانون قابل پابندی تمام اقوام (Jus Gentium) کے نام سے موسوم ہیں کب اور کس طرح پیدا ہوئے اور ان کے کام میں لائے جانے کا کیا طریقہ تھا یہاں جو امر قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ روم کے جج اپنے قانون کے دونوں حصوں کے علاوہ دوسرے قوانین کا بھی لحاظ کرتے تھے؛ ان کی نسبت یہ کہنا کہ وہ روم کے قوانین سے بالکل جدا تھے شاید صحیح نہ ہو مگر ان کا تعلق ایسی جماعتوں سے تھا جو کم از کم شخصی قانون کے لحاظ سے اہل روم سے علیحدہ تھیں اور جو تمدنی سوسائٹیوں (Jural Societie) کے نام سے موسوم کی جاسکتی ہیں۔ جینیٹین کے زمانہ کے قبل قانون کے وہ مختصر حصے جو مجموعہ قوانین کے علاوہ ہم تک پہنچے ہیں ان میں بعض فقرات ایسے موجود ہیں جن سے ہمارے اس بیان کا ثبوت ملتا ہے کیٹس (اول ۹۲) میں اس اولاد کا ذکر کرتا ہے جو ایک پردیسی عورت کے بطن سے اس مرد سے پیدا



ہوئی ہو جس کا نکاح ممالک غیر کے قانون کے مطابق اس عورت سے ہوا ہو۔

اور (دوم - ۱۲۰) میں لکھتا ہے کہ ایک اسپانسر (Sponsor) یا فڈمی پرائسرس (Fidepromissoris) کے وارث پر اس کی بندش نہیں ہے بشرطیکہ وہ کسی ایسے غیر ملکی (Fidepromissoris) کا وارث نہ ہو جس کے شہر میں اس قسم کا قانون نافذ ہو۔

- 11 اور ایٹین (بستم ۱۴) میں لکھتا ہے کہ ایک ڈیڈیٹیس (Dedititius) نہ تو بحیثیت ایک رومن کے وصیت کر سکتا ہے اسلئے کہ وہ پریگر نیوس ہے اور نہ بحیثیت ایک پریگر نیوس کے وصیت کا مجاز ہے کیونکہ وہ کسی خاص ملک کا باشندہ نہیں ہے (یعنی وصیت کا بحیثیت باشندہ روم کے مجاز نہیں ہے اور نہ وہ بحیثیت پریگری کے وصیت کر سکتا ہے کیونکہ اس کی لسنٹ یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ وہ خاص کس شہر کا باشندہ ہے گو کہ وہ اپنے ملک کے آئین کے خلاف بھی وصیت کرے) یہ فقرات مجموعہ قوانین میں داخل نہیں کئے گئے بلکہ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ کاراکا لائے سلطنت روم کے تمام آزاد باشندوں کو حقوق ملکی دے کر ان مقدمات کی تعداد کو جن میں تہذیبی سوسائٹیوں کے قواعد کو کام میں لانے کی ضرورت ہوتی تھی اگر بالکل موقوف نہیں تو سجدہ کم کر دیا تھا۔ مگر اس پر بھی مجموعہ قوانین میں اکثر ایسے فقرات موجود ہیں جن میں مختلف قوانین یا رسوم کا جو عملی طور سے قانون کا مرتبہ رکھتے ہیں تذکرہ پایا جاتا ہے اگرچہ ان میں کوئی ایسا لفظ نہیں شامل ہوا ہے جس سے آبادی کے کسی خاص حصے کو سونپی کا خیال ہے کہ کاراکا لائی عطا نے سوسائٹیوں کے شخصی اور ذاتی قوانین کو بدل نہیں تھا (زمانہ حال کے قانون روم کا نظام ۲۵۷) مگر وہ ان بار کی رائے اس کے خلاف ہے (صفحہ ۱۴) مگر یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کاراکا لاکا علیہ صرف ان لوگوں کے لئے تھا جو وقت زدہ موجود تھے اور بطور نتیجہ قانونی کے انکی اولاد کیلئے بھی۔ لیکن مختلف وجوہ کی بنا پر مختلف صورتوں میں ایک نئی اگرچہ مختصر جماعت آفاہہ لوگوں کی ایسی پیدا ہو گئی تھی جو ان کے ملک کے حقوق سے محروم تھی اور ان بار کی رائے کو تسلیم کر لینے کے بعد بھی ان کا تعلیم کے مجموعہ قوانین کے فعل کے فقرات سے ایک حد تک کام لینا تو بین قیاس معلوم ہوتا ہے ہو گئی کی رائے ہے کہ مجموعہ قوانین میں جن سلسلہ رسوم کا ذکر کیا گیا ہے ان سے صرف فریقین کے منشاء کے معلوم کرنے یا نقصان کی مقدار معین کرنے کا کام لیا جاتا تھا؛ ایسی صورت میں بھی وہ تقریباً احکام قانون کے سادی سمجھے جاتے ہوں گے۔



جو زمانہ اس کے بعد آیا اس میں ذاتی قانون کو اور زیادہ زور ہو گیا۔ شمال کی ہر فاتح قوم کے لوگ مفتوحہ سلطنت میں آکر آباد ہوتے گئے اور وہ لوگ اپنے قوانین کی پابندی کرتے رہے، انھوں نے ان مفتوحہ قوموں کو جن سے انھوں نے ملک لیا تھا اپنی پہلے کی مفتوحہ قوموں کو اپنے اپنے قوانین کی پابندی کرنے دی مثلاً قوم لہارڈ نے اٹلی میں قوانین روما کو ان مخصوص اختلافات کے ساتھ جن کا ذکر پہلے ہو چکا خاص اہل روما کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ اسی طرح اٹلی میں قوم فرانک نے رومی اور لہارڈی قوانین کو انھیں دونوں قوموں کے لئے چھوڑ رکھا تھا۔ اور نہ صرف اپنے لئے اپنے قوانین بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی جو ان کے ساتھ آئے تھے، وہ تمام قوانین جو ان کی سلطنت مادرِ کوہِ آلپس میں تسلیم کئے جاتے تھے اپنے ساتھ لائے۔

سلطنتیں نئے جرمنی میں اگر کوئی جرمن کسی ایسی سلطنت میں جاتا تھا جہاں اس کی سلطنت کا قانون تسلیم نہیں کیا جاتا تھا تو وہ اس قوم کے قانون کا تابع ہو جاتا تھا جس کو وہ قومی ترپاتا تھا۔ اس طور سے ایک دن کے کاروبار کے اثنا میں یہ ممکن تھا کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۔ توریت (Origo) کے اس کو حال تھا اور نیز ہر ایسے شہر میں جہاں اس کا تونن ہوتا تھا۔ لیکن مجموعہ قوانین میں مقدم الذکر اختیار کا بہت کم تذکرہ ہے۔ اول تو اس کی مثل آوری صرف اٹلی میں ہوتی تھی صوبے اس کے پابند نہ تھے ان مقامات پر ایسے میونسپل مجسٹریٹ جن کو یہ اختیار حاصل ہو موجود ہی نہ تھے۔ اس لئے توریت (Origo) کی بناء پر کوئی جو رٹکشن ہی نہ تھا۔ برخلاف اس کے تونن کا خالص تصور صوبہ اور اس کی وجہ سے شاہی گورنر کے جو رٹکشن سے ایسا ہی متعلق تھا جیسا کہ کسی خاص شہر کے جو رٹکشن سے لیکن اکثر فرقہ پیش کردہ میں صاف طور سے صرف صوبوں ہی کا ذکر ہے اور ممکن ہے کہ اور لوگوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہو اگرچہ موجودہ حالت میں اس کا پتہ نہیں چلتا۔ دوسرے یہ کہ شاید عدالت سکونت قتل برنٹائے پیدائش کا اصول صرف ایسے لوگوں سے متعلق تھا جن کی پیدائش ایک مقام کی اور تونن دوسرے مقام کا ہوتا تھا اور وہ اتفاق سے اپنے مقام پیدائش میں پائے جاتے تھے لیکن اگر ایسا محدود کر دیے والا قاعدہ موجود بھی نہ ہوتا تب بھی مدعی اپنے مقاصد کے لئے عدالت تونن ہی کو ترجیح دیتا کیونکہ مدعی علیہ کا مقام تونن ہی میں بہ آسانی دستیاب ہونا ممکن تھا۔ سو گنی کا زمانہ حال کے قانون کا نظام ۵ ۳۵ کو تہرہ نیک کار ترجمہ صفحات ۱۱۲ ۱۱۳ سو گنی اس قانون سے جن تعلق پر پہنچا وہ یہی (الف)

تم کو ایسے مختلف آدمیوں سے ملنے کا اتفاق ہو جو ایک ہی شہر میں مختلف قوانین کے تحت میں رہتے ہیں جیسا کہ اس وقت ہندوستان میں ہے جہاں پور پور میں، ہندو اور مسلمانوں کا خانگی اور مذہبی قانون جدا جدا ہے۔ یورپ کے قرونِ ظلمت میں یہ اختلاف زیادہ تر نمایاں ہو گا کیونکہ اس وقت ایسے لوگوں میں جو اس سے متاثر تھے زیادہ تر تمدنی میل جول کی وجہ سے اس کا اثر قانون کی زیادہ شاخوں پر پڑا ہو گا۔ عام قاعدہ یہ تھا کہ مدعی علیہ کا قانون، قانون نافذ تھا اگر خود اس کے قانون سے کوئی ذمہ داری اس پر مائد نہیں ہو سکتی تھی تو کوئی ایسا قانون نہ تھا جو اس پر اس ذمہ داری کو عائد کر سکتا۔ لیکن نکاح کا حسب قانون زوج منعقد ہونا لازم تھا اور اس قاعدہ کی اس سختی کے ساتھ پابندی کی جاتی تھی کہ جو عورتیں ان کے قانون کے لحاظ سے نکاح میں لائی گئی تھیں ان کو شوہر جس وقت چاہے علحدہ کر سکتا تھا۔ اس دستور کے خلاف ٹرایبیر (Tribur) کی کونسل ۹۰۰ میں منعقد ہوئی بجز مذہبی احکام کے اور کچھ دیش کر سکی۔

۱۳ اہلی میں ان ذاتی قوانین کے اتباع کا طریقہ جو بعض گروہوں میں نہ رہنا ہے حق ملکی یا توطن بلکہ ملحوظ قیامت جاری تھا ان گروہوں اور جماعتوں کی کثرت اور زیادتی کی وجہ سے ختم ہو گیا جو قانون رومانی پابند تھیں اور جنہوں نے دوسری جماعتوں اور گروہوں کو اپنے آپ میں جذب کر لیا۔ یہ مسلم ہے اور اس کے لئے مختلف اسباب جو دتھے کہ جبرین فتوحات سے جماعتوں (Civitates) کی سیاسی وقعت اور غالبان کی بود و باش کے حدود میں بھی بڑی بڑی تبدیلیاں واقع ہوئیں اور اسی کے مطابق حق باشندگی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۔ ایک ایسے معاہدہ میں جو دو مختلف ریاستوں کے باشندوں میں ہوا ہو ملک غیر کے مروجہ قانون کی بنا پر کسی فریق کے حق میں کوئی رعایت نہیں ہو سکتی۔ اس کا فیصلہ قانون ملک کے لحاظ سے ہونا چاہیے لیکن خاص صورتوں میں سیاسی مصلحتوں کی بنا پر اس کے خلاف حکم دیا جاسکتا ہے۔

(ج) کسی شخص کو کسی خاص شہر میں حق باشندگی حاصل ہو جانے سے اس امر کا تصدیق کیا جاتا ہے کہ وہ ذاتی طور سے کس ملک کے قانون کا تابع ہے اور اسی کی رو سے اس کا فیصلہ ہونا چاہیے ۱۷۱۱ گوتہریر ۱۱۱۱ سالہ انسٹی جلد ۱۸۔ جدول ۱۵۱ میں اس فیصل کی طرف رہنمائے ہدایت ہو گئی ہیں جو اس کی تہیج قانون روماقرون متوسط میں درج ہے۔

بربنائے پیدائش کی قوت میں بمقابلہ حق توطن کے کمی واقع ہوئی۔ اور اس طرح اہل ہما کی جماعت غالب مل ملا کر ایک غیر سیاسی جماعت بن گئی جس میں بغیر کسی جھگڑے یا اختلاف کے اضافہ کی گنجائش موجود تھی۔

جرمنی فاتح بجز تبار ٹو کے میدانوں کے تعداد میں اس سے بہت کم تھے جتنے وہ اضلاع اور راء کوہ انپس میں تھے برخلات اس کے بہت سے شہروں کی نسبت یہ معلوم ہے کہ وہ قرن وسطی کے تاریک اور ابتدائی زمانہ میں بھی خوشحال اور بار بار وفتی ہو گئے تھے اور صنعت اور تجارت جو ان کی خوشحالی کا باعث تھی رومی قانون اور اس کے اختیارات کی طالب اور محرک ہو گئی اور ان جرمنیوں کے لئے جو ان کاموں میں مشغول تھے ان کے اختیار کرنے میں یہی امر باعث ترغیب اور تحریک ہوا جو ان کے اور جب امر کی بڑی جماعت، شہر کی زندگی کو خود ترجیح دیکر، یا بعض صورتوں میں شہر کے لوگوں کے جبر سے ان کے شہروں میں آباد ہو گئی، تو خود بخود جرمنی حدود و اختیارات کا دائرہ تنگ ہو گیا اور اس قابل نہ رہا جو ان کے جرمن کے ذاتی قوانین کو قائم رکھ سکے۔ یہ امر یقینی ہے کہ جب بارہویں صدی میں مجموعہ قوانین کی واقفیت کی طرف دوبارہ توجہ کی گئی اور اٹلی کی قانونی حالت کا انکشاف ہوا، اس وقت تمام رعایا کا ان تبدیلیوں کے ساتھ جو کہ قوانین بلدیہ (Statutes of the Cities) کے نام سے موسوم تھے قانون روما اور ایسے جو رد کشن کا جو توطن پر مبنی تھا تاج ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

مجموعہ قوانین کے شارح اور حاشیہ نویس اس تشابہ کو نہیں بتا سکتے جو اٹلی کے شہروں کے قوانین کو قوانین باشندگان ملک غیر (Peregrini) اور قوانین بلدیہ (Civitates) سے تھا جس کا ذکر کیسیس اور اپتین نے کیا ہے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ ان کے پاس حبشینی کے مجموعہ قوانین سے پہلے کے قانون کا کوئی جز موجود نہ تھا جس میں نسبت ڈائجسٹ یا کوڈ کے بلدیہ (Civitates) کی کیفیت زیادہ تر صراحت سے بیان ہوئی ہے مگر وہ ان قوانین کو ایسی نظر سے دیکھتے تھے جیسا کہ ان کی پیش کردہ عبارت سے ظاہر ہوتا ہے جس کے ضمن میں ان قوانین کے متعلق وہ جو کچھ لکھنا چاہتے تھے لکھ گئے ہیں۔

کوڈ کا پہلا قانون یہ تھا اور اسی کے ذریعہ سے شہنشاہ گزٹینین بینٹینین اور

تھیوڈورس نے اپنی تمام رعایا سے مسئلہ تشلیث قبول کرایا "ہماری خواہش تمام سبھی اقوام سے جو ہماری مہرمت آمیز حکومت کے سایہ میں آباد ہیں یہ ہے کہ وہ اس مذہب کو قبول کریں یہاں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ایک حکم اس وقت اپنی رعایا کے لئے قابو بنانے کا مجاز ہے اور اس پر اگر کسی یا کسی دوسرے شخص نے یہ حاشیہ لکھا کہ اگر یونیا کا کوئی باشندہ موٹینا آئے تو اس کے معاملات قانون موٹینا کی رو سے نہ طے ہونے چاہئیں اسلئے کہ وہ اس قانون کے تحت میں نہیں آتا۔ یہ حکم ان لوگوں کو دیا گیا ہے جو ہمسایہ مہرمت آمیز حکومت کے سایہ میں رہتے ہیں" اب ہم کو غور کرنا چاہیے کہ اس مضمون پر اس طور سے نظر ڈالنے کا کیا نتیجہ ہے اول یہ کہ اس وجہ سے کہ قانون کا عالم دیکھا جاتا اصول انصاف پر مبنی ہوتا ہے اور اس کا فیصلہ کرنے والی عقل تسلیم کی گئی ہے اس اصول کا انکار مستحکم ہوتا ہے جس کی بابت جان وٹ اور تھیوڈورس ایک مدت کے بعد شہنشاہی ملکی اقتدارات میں مبالغہ کرنے کی بنا پر یہ غلط رائے قائم کرنے کی ترغیب ہوئی کہ عدالت کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ قانون عدالت (Lex fori) کے سوا کسی دوسرے قانون سے کام لے بجز اس کے کہ اخلاق یا کسی دوسرے مقصد کے لحاظ سے اس کی ضرورت واقع ہو۔ دوسرے یہ کہ چونکہ ویل ایک مقنن کے مجریہ احکام کی اتباع ذاتی کے تصور سے شروع ہوتی ہے اسلئے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو قواعد ایسے قوانین کے حدود مقرر کئے جانے کی غرض سے قرار پائیں جو صرف ایک ہی جماعت میں رائج ہوں تو وہ ان نظامہائے قانونی کے مقبوعین پر بھی نافذ قرار پائیں گے جو سیاسی اتباع کے لحاظ سے اس سے مختلف ہیں اور جس کو ہم اس زمانہ میں قومیت کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور چونکہ حکومت روما کا جس کو جرنیوں نے دوبارہ زندہ کیا تھا سیاسی اتباع اکثر ان شہروں میں ہوتا تھا جن کے واسطے قانون زیر غور تھا اس لئے اندرونی قوانین کے حدود استعمال کے علاوہ یہ سوالات پیدا ہوئے کہ ان کا تعلق عام و خاص کے قانون سے کیا ہے اور وہ ایسے مستثنیات قرار پائے جن کو یا تو ایک کم و بیش کی حکومت نے جاری کیا تھا یا ایسے شہنشاہی اقتدارات سے جاری ہوئے تھے جن کو لوگ بھول گئے تھے۔

۱۰۔ دین میں شہنشاہی حکومت تسلیم نہیں کی جاتی تھی۔ باوجود اس کے اس عمل کے متعلق کوہل دین نے اپنے

15

کوہ اپس کے شمال میں تانوفی تاریخ نے قرون وسطی کے تاریک اور ابتدائی حصہ میں اس سے مختلف صورت اختیار کی۔ تمام ذاتی قوانین کو ان امر کے اقتدارات نے جن کو فوجی خدمات کے معاوضہ میں بڑے بڑے اقطاع جاگیر میں دئے جاتے تھے، بالکل ضائع کر دیا تھا۔ فرانس میں یہ طریقہ "کارلو ونجین" کی حکومت کے زوال کے بعد ہی رائج ہو گیا تھا، اگرچہ جرمنی میں مرکزی حکومت نے ایک عرصہ تک امر اسے اس غصب کے مقابلہ میں جدوجہد جاری رکھی۔ امر کی یہ جاگیریں (Châtellenies) چھوٹی چھوٹی ریاستیں بن گئیں جن کے باشندوں کو دوسرے حصہ ملک کے باشندوں کے ساتھ بہت کم تعلقات رہتے تھے ایک بیرونی شخص (Aubain) ضرب یکمال اور ایک دن ان امر کی جاگیروں میں رہنے سے ان کا غلام (Serf) اور شہر میں اتنی ہی مدت رہنے سے شہری (Burgess) ہو جاتا تھا اور دونوں صورتوں میں مقامی آبادی میں جذب ہو کر اس کا ایک جز شمار ہوتا تھا۔ رسم درواج نشوونما پانے لگے اور وہی مقامی عدالتوں کا قانون بن گئے۔ جاگیروں کے قوانین کے علاوہ بہت ہی شاذ صورتوں میں دوسرے قوانین سے مدد لینے کی ضرورت ہوتی تھی۔ اگر اتفاقاً کوئی ایسی صورت پیش آجاتی تھی تو جاگیر کی غیر متب عدالتیں فرانس میں رومی اور جرمنی میں جرمنی قدیم روایات سے کام لیتی تھیں۔ گیارہویں اور بارہویں صدی میں شاید اس سے بھی کم ایسے مواقع پیش آئے ہوں جن میں موجودہ اصول قانون کے مطابق بحکم قانون جاگیر کسی غیر ملک کے قانون سے مدد لینے کی ضرورت واقع ہوئی ہو۔ اس میں شک کرنے کی بظاہر کوئی وجہ نہیں نظر آتی کہ عام طور سے بیرونی قوانین مطلق تسلیم نہیں کئے جاتے تھے اور فیصلے مقام عدالت کے مطابق ہوتے تھے گویا جان وٹ اور تھیو پر جو حدود ارضی کے اختیارات کے بعد طر فدار تھے بالحاظ بین الاقوامی اخلاق کے مسئلہ کے اس وقت مستند اور قابل اتباع تصور ہوتے تھے۔ قانون بلحاظ اپنی ذات اور حدود کے جائدا جاگیر ہی پر مبنی تھا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۔ وصیت ناموں پر مرفوعہ گواہیاں لیتے تھے اور قانون روم کے لحاظ سے پانچ گواہوں کی ضرورت ہوتی تھی، ایک ماہرن کا یہ خیال تھا کہ یہ فراموش شدہ رعایت حشمتین کے جانشینوں نے ان کو دی تھی۔ دوسرے کی دلیل یہ تھی کہ جو کچھ قانون روم کی رو سے ایک باپ اس کا مجاز ہے کہ وہ گواہوں کی موجودگی میں اپنی جائداد اولاد میں تسلیم کرے اسے ایک شہر جو اپنے باشندوں کے لئے بجائے باپ کے ہے اس کا مجاز ہے کہ

اور اگر کوئی اصول قعر گرامی سے بھٹکتا تھا تو وہ فرانس کے اس طعنہ آمیز فقرہ پر مبنی ہوتا تھا کہ تمام مراسم اور رواج حقیقت پر مبنی ہیں اور اپنے ملک میں سب پر حاوی مگر اس سے باہر بالکل بے کار ہیں۔ ایک قانون کے نفاذ کے حدود مضمون کے حدود اختیار تک وسیع ہو سکتے تھے لیکن یہ اختیارات بجائے اشخاص کے ملک کے حدود پر نافذ تصور ہوتے تھے۔

تیسویں صدی کے انہیں بجائے مجموعہ قوانین کی مزید حاشیہ نویسی کے اس کے خاص خاص حصوں کی علیحدہ قانونی شرحیں لکھی جانے لگیں اور حاشیہ نویسان مابعد کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا جس میں چودھویں صدی میں سب سے زیادہ مشہور بارٹولس کا نام ہے یہ سلسلہ جہاں تک کہ اس کو ہمارے مضمون سے تعلق ہے اس قدر طویل ہے کہ اس میں ڈومولن (Molinaeu) جو سولہویں صدی کے وسط میں مختصر شریک ہو جاتا ہے۔ ان لوگوں نے جو کچھ ہمارے مضمون کے متعلق لکھا ہے وہ زیادہ تر مجموعہ قوانین کے پہلے قانون (Cunetos populos) کی شرحیں ہیں، جن کا مقصد یہ ہے کہ مختلف قوانین کے حدود و نفاذ کے متعلق قواعد بنائے جائیں جس کی ضرورت حاشیہ نویس ظاہر کر چکے تھے۔ ان میں سے بعض قواعد جن کی تائید میں وہ عقلی دلائل پیش کرتے تھے، جن میں اس زمانہ کی روشنی کے مطابق اکثر غلطہ قوانین اور مجموعہ قوانین کے غیر متعلقہ فقرات ہوتے تھے غالباً ایسے تھے جن پر پہلے سے عملدرآمد تھا، مگر وہ لوگ ان کو تسلیم نہیں کرتے تھے کیونکہ ان کے واسطے کوئی تحریری سند موجود تھی نہ غالباً ان میں توازن تھا۔ یہ فرض کرنا دشواری سے خالی نہیں کہ ایسی ترقی یافتہ سوسائٹی نے جیسی اس زمانہ میں اٹلی اور جنوب فرانس میں موجود تھی اور جس کی یونیورسٹی اور قانونی مدارس میں حاشیہ نویسان مابعد نے تعلیم پائی تھی، اس عملدرآمد کو ترک کر رکھا ہو۔ ماہرین فن کا معاہدات کو اس مقام کے قانون پر محمول کرنا جہاں ان کی تکمیل ہوئی تھی (Lex loci Contractus Celebrate) صاف طور سے بتا رہا ہے کہ بڑے میلوں میں جن میں اس زمانہ میں زیادہ تر خرید و فروخت ہوتی تھی انہیں عملدرآمد کے مطابق عمل ہوتا ہو گا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱ - حامدا کو تقسیم کرنے میں اس سے زیادہ کارروائی کو غیر ضروری قرار دیے۔



اور ان کا توطن کو قانون اہلیت کے اتباع کا وسیع قرار دینا اور اس حکم کو پیش کرنا کہ ایک صوبہ کا پریسڈنٹ صرف انہیں لوگوں کا ولی مقرر کر سکتا ہے جو اس صوبے کے باشندے یا متوطن ہوں۔ (خلاصہ مجموعہ قوانین بہت و ششم ۵-۱۰۱) غالباً ایسا غیر متعلق نہ تھا جیسا کہ بعض اوقات ظاہر کیا جاتا ہے بلکہ اس اصول متعارف پر مبنی تھا کہ بحالت ضرورت صرف عدالت اہلیت کے عطا کی مجاز ہے اور وہی اس کا فیصلہ کر سکتی ہے کہ اہلیت مطلوبہ کی مقدار کیا ہونی چاہیے جیسا کہ اس قانونی مقولہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت کے انتخاب سے قانون مقام عدالت کا استعمال مستنبط ہوتا ہے کیونکہ قانون کا انحصار اس مقام پر ہے جہاں مقدمہ کی سماعت ہوتی ہے لیکن حقیقی کام حدود و قوانین کے صحیح تعین کا بعد کے حاشیہ نویسوں کے سامنے تھا وہ ان دو اصول میں مطابقت دینا یا کم از کم ایک طریق عمل کا قائم کر دینا تھا جس میں رومی اصول نافذ کردہ شرح کے لحاظ سے قانون کو متعلق بہ ملک قرار دیا جاتا تھا مگر اصول میں ایک جائداد کے توطن پر اور موزلا کے میں جائداد کے مقام وقوع یا بہ اختلاف حالت منقولہ یا غیر منقولہ ہونے پر، زور دیا جاتا تھا اور اس اختلاف کا اثر مرنے کے بعد توریث کے مسئلہ پر پڑتا تھا۔ جنوب فرانس ان دونوں اصول کے اتفاقاً مقام تھا۔ بارٹولس کے چارپیشروں میں سے جن کی تعلیمات کے وہ جابجا حوالے دیتا ہے اور جنہوں نے تیرہویں صدی کے اندر ہی کام کیا ہے صرف ایک اٹلی کا باشندہ تھا باقی لینگو ڈاک، تورین اور بولونیا کے رہنے والے تھے۔ ان چاروں میں سے تین نے اٹلی میں قانون پڑھا تھا اور ان میں سے دو نے ٹولپس یا آریٹین میں قانون پڑھا یا تھا۔ اس اصول کے حدود کا تعین کرنا بچہ مشکل ہے اور شخصی قانون بین الاقوام میں یہ اصولی بحث آج تک طے نہیں ہوئی ہے۔

17

دوسو برس کی بحث کے بعد بھی فن نے اس مقام سے ایک قدم آگے نہیں بڑھایا جہاں بارٹولس نے اس کو چھوڑا تھا۔ ان قوانین کا تعین جن کا نافذ و لحاظ حدود ارضی کے تھا اور حقیقی (Real) کہلاتے تھے ایک ایسے سوال کے جواب پر منحصر تھا کہ گولیس ساکن ڈیورنٹس (الگ ڈاک) لیوب ساکن رادینا (دو گنی وریٹ) اپٹرس ساکن بلارینیکا (دو گنی) اور مائیس (ہستویا) لینے جلد اول ۱۱۸-۱۲۲۔

جو ناقابل حل ہونے کی وجہ سے متفق علیہ ہو ہی نہیں سکتا تھا خواہ اس کا مقصد زیادہ تر اشیاء قرار دیے جائیں یا اشخاص آخر کار ڈومون نے جو اس مسئلہ پر لکھنے والوں میں سب سے زیادہ قانونی دماغ رکھتا تھا اپنی باوقفت تحریرات سے فن میں بہت کچھ اضافہ کیا اس کا رجحان اس طرف تھا کہ بہ نسبت قانونی قواعد کے زیادہ تر زور فریقین کی نیت پر دیا جانا چاہیے اور اس بناء پر رسم و رواج کو بجائے قابل یا بندہ قواعد کے ایسا علیہ رآمد قرار دینا چاہیے جس کے مطابق عمل کرنے پر لوگ خود رضامند ہو گئے ہیں۔ اسکی ٹیبل میں وہ اصول پیش ہو سکتا ہے جو مشورہ (Consilium) نمبر ۵۲ میں دیا گیا ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ جب نکاح بغیر معاہدہ صریح کے ایسے حدود و ارضی کے متوطنین میں واقع ہو جہاں کوئی دستور جاری ہے، تو دستور مذکور میں خاموشی فریقین کی وجہ سے معاہدہ کی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا تعلق فریقین کی اس جائداد وغیرہ منقولہ سے بھی ہو جاتا ہے جو ایسے حدود و ارضی میں واقع ہو جہاں دوسرا دستور جاری ہے یہ خیال اس زمانہ کی عام رائے سے مختلف تھا۔ جو ایسی صورتوں میں قانون مقام وقوع جائداد کی مؤید تھی۔ ڈومون کی اس رائے کی ایک برٹینی کے رہنے والے امیر اور مجسٹریٹ سسی بڈی ارجنٹری نے سخت مخالفت کی۔ اس نے ہر صوبہ کی علیحدہ حکومت کے قیام کی تائید میں رسم و رواج کی حقیقت کو وہ مرتبہ دیا جو اب تک فرانس کی پارلیمنٹ اور یونیورسٹیوں نے اس کو انہیں دیا تھا، اگرچہ ممکن ہے کہ بعض دور افتادہ جاگیریں عدالتیں ایسی موجود ہوں جن میں بعد کے حاشیہ نویس کے علم و فن کی روشنی کسی وقت بھی نہ پہنچی ہو۔ قوانین حیثیتی اور ذاتی میں منقسم تھے اس نے ایک اور مرکب رسم قانون کی قرار دی جس میں اشیاء و اشخاص دونوں کا لحاظ کیا گیا تھا، اس کا خیال تھا کہ اس کو بھی حیثیتی قانون کے طور سے برتنا چاہئے، ایسے قوانین میں جن کا عمل بیرون حدود و ارضی ہوتا ہے، وہ صرف ان قوانین کو تسلیم کرتا تھا جو ایک انسان کی خالص عالمگیر حیثیت کا بغیر کسی آمیزش جائداد یا معاملہ کے فیصلہ کرتے تھے فرانس کے اصول قانون جاننے والوں کے اعلیٰ طبقہ میں ڈی ارجنٹری کی اس رائے کی ابتداء کوئی زیادہ وقت نہیں ہوئی۔ قوانین میں جو تصادم ہوتا تھا وہ بجائے کسی دوسرے ملک کے قوانین کے خود سلطنت کے مختلف صوبوں کے قوانین میں لڑتا تھا

اگرچہ تیسریں صدی کے فرانس میں ہر صوبے کی علیحدگی کے مسئلہ میں ایک گونہ صنف پیدا ہو گیا تھا اور قانونی اصول کی پابندی کو کامیابی ہوتی نظر آتی تھی مگر دوسرے ممالک میں مختلف قوموں کے میل جول اور متحدہ نیدرلینڈس کی خود مختاری جس نے اپنے مختلف صوبوں کی آزادی میں بہت ہی کم دست اندازی کی تھی اور سلطنت سے ممالک باجمہر کی عملی علیحدگی نے بشمول ان حقوق مخلصہ کے جن کے وہ لوگ بحد شائق تھے اس تصادم کو مختلف سلطنتوں کے قوانین میں زیادہ تر نمایاں کر دیا۔ ایسی حکومتوں میں طریقہ جاگیر داری (Feudalism) نے حدود و اضعی کے اصول کو مرنع اور عام کر دیا تھا پس نوینڈ کے مقنین نے ڈی اربنٹری کے اصول کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور اس کو بغیر کسی منطقی تامل کے بہت آگے بڑھا دیا۔ باجمہر میں جو صورت دار اسپن کی طرف سے مقرر تھے ان کے حکم مصدرہ سالارہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر ایک وصی کے مقام سکونت اور اس مقام کے رسم و رواج متعلقہ آخری وصیت میں کچھ اختلاف ہو جہاں کہ جائز واقع ہے تو مقام وقوع جائداد کا دستور نافذ ہوگا اور ایسی سے جائداد کی نوعیت (خواہ وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ) اور اس کے انتقال کے اختیار اور منتقل کرنے والے کی عمر اور ان طریقوں اور کارروائیوں کا جو اس سلسلے ضرور ہیں فیصلہ کیا جائے گا۔ ۱۶۲۳ء میں اس کی سرکاری طور سے تعبیر شائع کی گئی تھی بتایا گیا تھا کہ طریقوں اور کارروائیوں سے وہ طریقے اور کارروائیاں مراد ہیں جو معاملہ کے لئے ضروری ہوں (Solennites dufond) نہ کہ ظاہری طریقہ اور کارروائیاں لیکن لمحاظ عمر وغیرہ کے اہلیت کا فیصلہ کرنے والا وہی قانون مقام وقوع جائداد پر قرار رکھا گیا جس کی تعلیم برگنڈاس نے اپنی کتاب مباحث متعلقہ مراسم فلانڈرس و دیگر اقوام مطبوعہ ۱۶۲۱ء میں دی تھی۔ اس کتاب میں جو اس نے ایسے زمانہ میں لکھی تھی جبکہ وہ بحیثیت بیرٹر کے کمینٹ میں کام کرتا تھا اس نے ڈی اربنٹری کو نہایت ہی ذہین اور ذہین شخص بتایا ہے اور اس جدید اصول کی حقیقی صورت کو تصادم قوانین کے مسئلہ کے ضمن میں شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ "جائداد انسان کا خون و اس کی جان ہے، وہ انسانوں کی تاج نہیں ہوتی بلکہ خود ان کو اپنے طرف کھینچتی ہے، وصیت نامہ کی تکمیل کے لئے جو کارروائیاں عمل میں آتی ہیں وہ خاص اوصاف ہیں جو جائداد سے مستحب کو دیے گئے ہیں۔ اسی زمانہ میں اس مسئلہ کو حدود و ملکیت کے ساتھ متعلق

کرنے کی نسبت گروٹئس نے بھی اسی زور و شور کے ساتھ لکھا۔ وہ اپنی قانونی کتاب (De Jure belli ac pacis) مطبوعہ ۱۶۲۵ء میں اس بیان کے بعد کہ قوانین قانونوں کے بعض وعدوں کو باطل قرار دیتے ہیں اور بعضوں کی نسبت معاوضہ دلاتے ہیں (۱۷۱) سی ۱۱ ایس ۵) کہتا ہے کہ یہ اصول قوانین کے لئے مناسب امور ہیں اور اس بنا پر ان کو قانون فطرت اور قانون ممالک (Jus gentium) سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ پھر اس کے کہ یہ فطری امر ہے کہ وہی سول قانون ایسے ممالک میں استعمال کئے جائیں جہاں وہ نافذ ہیں اس لحاظ سے اگر کوئی پروردی شخص بھی کسی باشندہ شہر سے کوئی معاہدہ کرے گا تو وہ انہیں قوانین کا پابند ہو گا کیونکہ جو شخص کسی مقام پر معاہدہ کرتا ہے وہ بحیثیت عارضی رہا ہوا ہونے سے اس مقام کے قانون کا تابع کہو جاتا ہے۔ گروٹئس نے لکھا ہے (اول ۱) سی ۱۳ و ۱۴) کہ سول قوانین کا ماخذ سول حکومت کی نیت یا ارادہ ہے۔ اس سے اس کا مقصد یہی ہے کہ وضع قانون کی نیت یہی فرض کیا جاسکتی ہے کہ وہ ان تمام امور پر عادی ہو جو اس کے حدود و اختیارات کے اندر ہوں اس کی نیت ہرگز یہ نہیں ہو سکتی کہ وہ ایسا قانون وضع کرے جس کے نفاذ کے جائز حدود کا فیصلہ من اصول قانون کی رو سے کیا جائے بلکہ اس کی نیت یہی ہوتی ہے کہ وہ ایسا قانون وضع کرے جو تمام ایسے سوالات سے متعلق ہو جو اس کے ملک میں پیدا ہوں مثلاً ایسے پروردی کی اہلیت کا مسئلہ جو اس کے ملک میں معاہدہ کرے۔ اس لئے اصولاً صرف قانون مقام عدالت (Lex fori) ایسا قانون قرار پاتا ہے جس سے ان معاملات کا تصفیہ کیا جائے جو ان حدود و ارضی میں واقع ہوں۔ مگر تھا کہ گروٹئس اس رائے میں کچھ ترقی کرتا اگر اس کی کتاب کا اصل مضمون اس کو اس بارہ میں مزید اظہار رائے کا موقع دیتا۔ فقرہ متذکرہ بالا میں وہ یہ بھی کہتا ہے کہ معاملہ کی شکل بالکل برعکس ہوگی اگر معاہدہ سمندر یا کسی ویران جزیرہ میں یا بذریعہ تحریر ایسے اشخاص میں کیا جائے جو مختلف ممالک میں رہتے ہوں کیونکہ ایسے معاہدے قانون فطرت سے ملے ہوتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس کو اس نتیجہ کے نکلانے میں کچھ پس و پیش نہیں ہے کہ اصول حدود و ارضی جیسے کہ اس کے ذہن میں تھے اگر انتہائی منطقی نقطہ تک لیجائے جائیق بہت سے مقدمات کے تصفیہ کے لئے قانون مقام عدالت بھی ملتی نہیں ہو سکتا ان کا فیصلہ علی طور سے نجات کی نصف آمیز رائے پر منحصر ہونا چاہیے۔

اس زمانہ کے بعد سے شمال میں جدید خیالات رائج ہو گئے، جو مستند کتابیں اس زمانہ میں لکھی گئیں خود ان کے ناموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر قانون کے حدود و متعین کرنے کی بجائے بحالت اختلاف و تناقض قوانین و ریوڈنٹاشی فیصلے کئے جانے کا خیال پیدا ہو گیا تھا۔ ایسے معاملات میں جو اپنی وسعت یا اہل معاملہ کے لحاظ سے مختلف ممالک سے متعلق ہوں قوانین میں تناقض یا تصادم کا ہونا ایک لابد امر تھا بشرطیکہ ایک حدود و ارضی میں شاہی حقوق اور اس حدود و ارضی سے گزرنے والے شخص کی عارضی رعایا ہونے کے اصول پر تھوڑا سا بھی زور دیا جاتا۔ اس طور سے سترھویں صدی میں پال ڈٹ کی کتاب ”قانون تحقیقات کیجائی“ اور ”ہیو برکی“ اختلاف قانون“ جو دونوں ڈچ تھے اور ایک جرمن ہٹیس کی کتاب ”اختلاف قانون“ شائع ہوئی انھوں نے مختلف حدود و طے کیے، مگر اس اصول کا باضابطہ طور سے معض بیان میں لانا کہ ممالک غیر کے قانون بتبادلہ انصاف کے تسلیم کرنا اخلاق یا ارتباط باہمی پر منحصر ہے ہیو بر اور نو جوان (جان) ڈٹ کے حصے میں نکلا۔ جان ڈٹ نے غیر ممالک کے قوانین کی پابندی کو بر بنائے ارتباط یا فیاضی اور باہمی امداد کے تسلیم کیا نہ بطور سے کہ کوئی شخص اس کی وجہ سے مجبور ہو جائے۔

ہیو بر نے تین اصول قائم کئے جو مشہور اور معروف ہو گئے (۱) ہر حکومت کے قوانین اس کے ملک میں نافذ ہوتے ہیں اور اس کی تمام رعایا اس کی تابع ہوتی ہے۔ ان کا کوئی اثر اس ملک سے باہر نہیں ہوتا۔ (۲) تمام ایسے اشخاص جو اس کے ملک میں پائے جاتے ہیں خواہ ان کا قیام مستقل ہو یا عارضی وہ سب اسی حکومت کی رعایا متصور ہوتے ہیں (۳) سلطنتوں کے حکمران اخلاقی طور سے دوسرے اقوام کے ان قوانین کو تسلیم کرتے ہیں جو خود ان کی سلطنت میں ان پر نافذ ہو چکے تاکہ اس کے اثرات ہر جگہ قائم رہ سکیں بشرطیکہ دوسری حکومتوں کے اقتدار یا خود ان کی رعایا کو اس سے کوئی مضرت نہ پہنچتی ہو۔

اٹھارھویں صدی میں پھر اس مضمون پر فرانس میں بحث شروع ہوئی مگر فریڈ بوجر اور بولینوس جو کچھ کر سکے وہ صرف اتنا تھا کہ انھوں نے قدیم خیالات کو جدید اور غیر مکمل صورتوں میں مرتب کر کے دوبارہ پیش کیا جس کا آخری نتیجہ ”اصول تطابق قوانین“ (Les Statutaires) کا قیام تھا جس کی نسبت خیال کیا جاتا تھا کہ وہ پولین کے کوڈ کے نفاذ

کے بعد بھی اس حد تک بحال رہا جس حد تک کہ وہ کوڈ مذکور سے منسوخ نہیں ہوا تھا اور اس کی تعبیر میں کام دیتا تھا۔ اس کے اہم خصوصیات جو اٹھارھویں صدی کے وسط تک یورپ کے دیگر ممالک میں قائم ہو گئے تھے، وہ تھے جن کا ذکر صفحات ۱۹۰۸ء و ۱۹۱۱ء کے کتاب انگریزی میں ہو چکا ہے۔ کچھ اصول انگلستان میں اختیار کئے گئے ان کا نشانہ ڈچ اسکول سے صفحہ ۹ (اصل کتاب انگریزی) پر بیان ہوا ہے جس کی رو سے قانون مقام وقوع کی عمل آوری پر زیادہ زور دیا جاتا تھا۔ انگلستان کے مصنفین اور ججوں نے اگرچہ ارتباط (Comity) کے اصول کو جان وٹ اور ہیو بر سے اخذ کر لیا مگر یہ مشتبہ ہے کہ آیا ان لوگوں نے سختی کے ساتھ اس کو انصاف سے ملحدہ مفہوم میں سمجھا تھا یا نہیں۔ یورپ کے دوسرے ممالک میں ارتباط (Comity) اور انصاف عام طور سے دو مختلف چیزیں تصور ہوتی ہیں مگر بقیاس غالب اس ملک میں عام خیال یہ رہا ہے کہ ہر مسئلہ کو قانون مقام عدالت کی رو سے نہ طے کرنے میں ایک قسم کی رعایت ہے اور اس رعایت کی بنیاد صرف اس آسانی پر ہے جو ضرورت کی حد تک پہنچتی ہے بلکہ اس فن قانون کا لحاظ بھی ہے جس کا موضوع انصاف ہے اور جس کو ملک کے قانون نے اپنی تعبیر اور نفاذ کے حدود کے تئیں میں اختیار کر لیا ہے اور جس سے خیال کیا جاتا تھا کہ قواعد ارتباط (Comity) ماخوذ ہیں۔ چونکہ انگلستان والے یورپ کے دوسرے ممالک کی ان کتابوں سے پوری طرح واقف نہ تھے جو اس مضمون پر لکھی گئی تھیں اس لئے وہ یہی سمجھتے رہے کہ اس فن اور اس کے قواعد کے متعلق پورا اتفاق ہے۔ اور جب اس کا کوئی قاعدہ ایک مرتبہ انگلستان کی عدالتوں میں تسلیم کر لیا جاتا تھا تو عدالتیں انھیں نظائر کی پابندی میں ایسی ہی تحقیقات سے باز رہتی تھیں جو اس کے عام طور سے مقبول ہونے میں کسی قسم کا شبہ ڈال سکے۔

اس طور سے انگلستان میں شخصی قانون بین الاقوامی کے استعمال کی بنیاد پڑ گئی لیکن چند سال سے عدالتوں نے زیادہ ترازادی کے ساتھ اس قانونی علم سے کام لینا شروع کر دیا ہے جو وسیع تر پیمانہ پر حاصل کیا گیا ہے۔

اٹھارھویں صدی کے بعد سے شخصی قانون بین الاقوامی کے مسئلہ پر سب سے ممتاز لکھنے والا سیوکس نے اپنی کتاب زمانہ حال کا رومن لاسٹم

کی اٹھویں جلد میں اس کا ذکر کیا ہے، یہ کتاب ۱۴۹ھ میں طبع ہوئی۔ قانون کی نسبت اس نے جو عام تصور قائم کیا تھا اور جس کا کوئی تعلق اس نے وضع سے نہیں رکھا تھا ایسا تھا کہ غالباً وہ کسی طرح ابھی اس قدیم طریقہ کو اختیار نہیں کر سکتا تھا جس کے ذریعہ سے ہر قانون کے اثر کا دائرہ حکم اس گوارنٹ کی طرف سے متعین ہوتا ہے، خواہ وہ اشخاص سے متعلق ہو یا حدود و ارضی سے۔ قدیم طریقہ پر اس کو جو سخت اعتراض تھا وہ اس تجربہ سے اور زیادہ قوی ہو گیا تھا کہ طریقہ مذکور کی مسلسل نظام کے قائم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ اس نے صحیح طور سے جو سوال قرار دیا تھا وہ یہ تھا کہ ہر قانونی نسبت، قانون کے کس خاص قاعدہ کے تحت میں داخل ہوتی ہے گویا اس نے اپنے فلسفہ قانونی کے لحاظ سے قانون کے ہر قاعدہ میں ایک بالذات قوت تسلیم کی تھی۔ ہم کو اس موقع پر اس بارہ میں اس سے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں ہے کہ ہر قاعدہ کی قوت کو اس نے ایک قبضہ (Rechtsgebiet) کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا۔ جب ایک قاعدہ کا تعلق صرف انسان سے ہوتا ہے یعنی وہ قاعدہ اس کے حصول جائداد اور اس پر قابض رہنے اور عمل کرنے کی اہلیت کو بناتا ہے تو انسان مذکور اس کے حدود و اختیارات میں توطن اختیار کرنے کی بنا پر اس کا ماتحت ہو جاتا ہے اس نتیجہ پر پہنچا ایسے شخص کیلئے لازم تھا جو اس مضمون پر بطور شارح قانون روم کے جس نے حق بافندی بحیثیت "توریت" (Origo) کا ہول سا قلم کر دیا گیا ہو قلم اٹھانا چاہتا ہے۔ جب یہ قانونی تعلق ان اشخاص یا اشیاء کے اختلاط سے پیدا ہو جو مختلف حدود و ارضی سے متعلق یا ان میں واقع ہوں، یہاں تک خاندانی قوانین یا حقوق اور فرامرض متعلقہ اشیاء یا مجموعہ اشیاء ہیں جیسا کہ موت کی توریت وغیرہ تو نافذ قاعدہ وہی قرار پائیگا جس سے اس نسبت کا تعلق ہو یا جو اپنی صحیح نوعیت کے لحاظ سے اس کے تحت ہو اس کو سیوگنی بھی ان حدود و ارضی کا قاعدہ بتاتا ہے جہاں اس تعلق کی بنیاد قائم ہے۔ یہ امر اس کے مساوی تھا کہ اگر اس نسبت کے متعلق قاعدہ کا انتخاب انصاف اور آسانی کے احساس پر منحصر رہے کیونکہ مقام تعلقات کو معرض بحث میں لانے کا کوئی خاص مفاد نظر نہیں آتا جب کہ خود مقام کا تعین انصاف اور آسانی پر رکھا گیا ہے۔ خاص خاص سوالات کے مباحث میں سیوگنی کی رائے کی خواہ کچھ ہی وقعت ہو مگر ہمارے موضوع کے متعلق اس نے جو

اہم خدمت کی وہ یہ ہے کہ اس نے لوگوں کی توجہ انسانوں یا مقامات پر حکومت کے اختیار سے پھیر کر ہر معاملہ قانونی زیر بحث کی حقیقی نوعیت کی طرف مبذول کرادی اور قانون مقام وقوع جائداد پر زور دینے کا جو خیال ڈوی آرڈینری کی تحریکات سے پیدا ہو گیا تھا، اس کو روک دیا۔ اس تعلیم کا اثر ابھی تک کچھ نہ کچھ باقی ہے اگرچہ فی زمانہ حکومت کا تصور اس فن کے مصنفین کی تحریکات میں اس قدر غالب ہے کہ بہت ہی کم مصنفین بغیر اس تصور کی طعن اشارہ کئے رہ سکتے ہیں۔

اس طور سے اہم پلیٹ جو کہ اس مضمون پر سب سے آخر اور سب سے زیادہ قابل لکھنے والا ہے انتخاب قوانین کے بارہ میں حکومتوں کے اقتدار اعلیٰ کے متعلق یہ اصول قائم کرتا ہے کہ ترجیح ہمیشہ ایسی حکومت کو دی جانی چاہیے جس کو مسئلہ زیر بحث کے حل سے زیادہ شروعاتی ہو لیکن چونکہ اس امر کا اندازہ اور مقابلہ کہ اس مسئلہ کے حل سے زیادہ کچھ کسی حکومت کو ہے محض ہی سے کیا جاتا ہے اس لئے قانونی نسبت کی حقیقی نوعیت پھر بطور اختیار کے بحث میں داخل ہو جاتی ہے اس نوعیت پر ممکن ہے کہ زیادہ تر مضمین معاملہ یا حکومتوں کے اقتدار کے لحاظ سے نظر ڈالی جائے، اگرچہ صحیح رائے وہی ہے جس میں ان دونوں امور پر نظر رکھی جاتی ہے لیکن ہر دو میں قانون کی نسبت کم سے کم یہ خیال کیا جائے گا کہ اس کی نسبت بھی کہ اس کے وضع کردہ قوانین کی تعبیر لحاظ اصول فن کی جائے گی نہ یہ کہ وہ ہر ایسی قانونی حیثیت میں جو اس کے حسی اقتدار کے اندر ہو یا تمام ایسے اشخاص کے افعال میں جو اس کے حدود و ارضی میں سرزد ہوں استعمال کئے جائیں گے۔ بہت مشائے ان امور کے جن کی نسبت اس نے بر بنائے ارتباط (Comity) بمقابلہ انصاف کے اجازت دی ہو

۱۔ پلیٹ کے اصول قانونی شخصی بابت ۱۹۰۳

۲۔ یورپ کے دوسرے ممالک میں ان اصول کے متعلق جو جدید مباحث ہوئے ہیں ان کے لئے کچھ نوٹ کا مجموعہ قانون عام لوگوں کے لئے صفحہ ۱۴۱ء -



# فصل دوم

## توطن و قومیت و مسئلہ "زنوائے"

RENÓVI

فرضی قانون بین الاقوام کی تاریخ اٹھارہویں صدی عیسوی تک بطور اختصار  
 اور پوری جاچکی ہے اس زمانہ کے بعد سے یورپ کے ممتاز ممالک میں قانون کی تدوین  
 اور ان بین الاقوامی معاہدات نے جو ۱۸۹۶ء تا ۱۹۰۵ء میں ضابطہ، ازدواج طلاق اور  
 ولایت کے متعلق مرتب ہوئے اور جو ہنگامہ کی سرکاری مجالس منعقدہ ۱۸۹۶ء تا ۱۸۹۷ء کے  
 نتائج تھے اس مضمون کی نشوونما کی ظاہری شکل پر بڑا اثر ڈالا۔ بدستی سے انگلستان  
 نہ ان معاہدات میں شریک ہوا اور نہ ان مجالس میں غلبہ یورپ کے دیگر ممالک میں شخصیات  
 کا معیار بجائے توطن کے سیاسی قومیت قرار پایا اور عام طور سے وہ تسلیم کر لیا گیا  
 بعدہ اس مسئلہ پر جو (Renvói) کے نام سے موسوم کہے مباحث شروع ہو گئے  
 ان امور نے بھی اس مسئلہ پر کچھ کم اثر نہیں ڈالا۔ فرضی قانون بین الاقوام کی مشکلات کا  
 اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ علاوہ ان قوانین کے اختلافات کے جو باہم متصادم  
 ہوتے ہیں ان قواعد میں بھی اختلاف واقع ہوتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ قانونی  
 اختلافات طے ہو سکتے تھے ضابطہ کے متعلق جو اختلاف ہے اس کی ابتدا اس واقعہ سے  
 نہیں ہوئی کہ بعض ممالک نے فرضی قانون بین الاقوام کا معیار قومیت کو قرار دیا اور بعض نے  
 توطن کا معیار قائم رکھا بلکہ اس کا وجود پہلے سے اس مسئلہ کے اختلاف پر مبنی تھا کہ آیا

۱۹۰۷ء اور ۱۹۰۸ء کے معاہدات سے فرانس نے اظہارِ ناراضگی کیا اور بین کولیمیم نے بھی ناپسند کیا۔  
 ۱۹۰۷ء کا معاہدہ متعلقہ ضابطہ دیوانی صلح نامہ درسیلز کے دفعہ ۲۰۷ میں جو جرمنی سے ہوا مندرج ہے کہ  
 فرانس ان ریاستوں سے جنہوں نے تجدید معاہدہ کی مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔

قانون مقام معاہدہ تکمیل ضابطہ کے لئے لازمی تھا یا صرف اختیاری۔ اور آیا وصیت نامہ کی تکمیل میں قانون مقام توطن، جائداد منقولہ کی نسبت، اور قانون مقام وقوع، جائداد غیر منقولہ کی نسبت، قانون مقام معاہدہ کا نسخہ تھا یا انہیں۔ لیکن اس میں کچھ کلام نہیں کہ معیار مذکور کو قومیت سے علیحدہ کر کے توطن پر قائم کرنے کا نتیجہ، اگر کچھ وہ پوری طور سے قائم نہیں ہوا۔ یہ تھا کہ اس نے انگلستان اور نیز دوسرے ممالک میں شخصی قانون بین الاقوام کے قواعد کے اختلافات کو عملی طور سے بیشتر سے زیادہ تر نمایاں کر دیا باوجود اس کے کہ انگلستان اس وقت تک توطن کے قدیم اصول کو اختیار کئے ہوئے ہے۔ اس لحاظ سے قبل اس کے کہ ہم اپنے مضامین کے کسی خاص مسئلہ سے تفصیلی بحث کریں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کے عام مواد سے بحث کی جائے جس سے ہم کو وقتاً فوقتاً سابقہ پڑتا رہے گا۔ اور جہاں تک ممکن ہوگا ہم دی سورخانہ طریقہ اس میں بھی اختیار کریں گے جو ہم نے فصل اول میں اختیار کیا ہے۔ قبل اس کے کہ کوئی اس مضمون پر لکھے اگر کچھ اس کو بحیثیت شارح قوانین ہوما کے، اس سے کوئی تعلق نہ تھا یورپ کے دوسرے ممالک میں بجائے توطن کے سیاسی قومیت کو حیثیت اور اہلیت کے معاملہ میں معیار قرار دینے کی تحریک شروع ہو چکی تھی۔ یہ شمول اس انتہائی اصول ارضی کے جس کا طرفدار ارجنٹری تھا ہمارے مضمون میں دو ایسی اہم تبدیلیاں خیال کی جاتی ہیں جو بارہویں صدی عیسوی کے بعد عمل میں آئیں۔ اس تحریک کی رفتار ترقی بہتور قائم ہے اور ابھی تک اپنی حد کمال کو نہیں پہنچی ہے۔ اس کا ظہور اس طرح ہوا کہ فرانس میں ذاتی قانون کے تئیں کے واسطے جو توطن کا معیار جاری ہوا تھا اس میں تبدیلی سے ایک حد تک سیاسی حالات کا لحاظ لیا جاتا تھا۔ اسوجہ سے کہ جو رنڈکشن کی بنیاد پھر توریث Origo سمجھی جانے لگی تھی، ملک اس کی یہ تھی کہ توطن کو بنیاد جو رنڈکشن قرار دینا ابھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا تھا جبکہ اس میں اس امر کا امکان موجود ہوتا تھا کہ کسی طور سے باشندگان فرانس کے حق میں غیر مفید ثابت ہوگا۔ فرانس کو سب سے پہلے اپنے ملک کے اندر سیاسی اتحاد کا احساس ہوا اور اس نے اپنے محرمہ ممالک کو ممالک غیر سے جدا کر لیا اور اس نے قبل اس کے کہ کوئی اندھم

کے تحت میں شامی اقتدارات درجہ کمال کو پہنچیں اس ملک کے اصول قانون میں بعض بعض خصوصیات پیدا کر دیں۔ توطن Domicilium کا رومی تصور مثلاً اٹلی اور حکومت کے دوسرے حصوں میں پھر شائع ہو گیا جس کی وجہ سے یہ ممکن نہ تھا کہ کسی فرانسیسی پر کوئی ناقص معاملہ میں کوئی ناش بخیز اس کے مقام توطن کی عدالت کے کسی دوسری عدالت میں پیش ہو سکے۔ مگر ایک پر دہی شخص جو فرانس کے ملک میں مقیم ہو جب تک کہ اس کو توطن کا متبہ نہ حاصل ہو جائے اس امر کا مجاز نہ تھا کہ وہ کسی ایسی ناش کی جواب دہی میں جو اس پر کوئی فرانسیسی دائر کرے یہ عذر پیش کرے کہ اس کا فیصلہ کسی غیر ملک کے متوطن جج سے کرا یا جائے۔ اس کی حفاظت صرف اس قدر تھی کہ فرانسیسی مدعی اس کو جس عدالت میں جانے میں لیتا تھا بلکہ صرف اسی عدالت میں لاسکتا تھا جہاں اس کی حقیقی سکونت ہوتی تھی۔ فرانس میں عدالت غیر کا فیصلہ مفصل شدہ کی وقت رکھتا تھا بشرطیکہ وہ کسی پر دہی کے مقابلہ میں ہو لیکن ایک فرانس کے باشندہ کو بروئے دفعہ قانون سال ۱۶۱۹ء یہ حق حاصل تھا کہ وہ کسی فرانسیسی عدالت میں مقدمہ نہ کور کی صحت کے متعلق اپنا عذر پیش کرے۔ اس طور سے ایک فرانسیسی کا شخصی قانون وہ تھا جو اس کو فرانس کے توطن سے ملا تھا۔ اور اگر اس نے غیر ملک میں رہ کر وہاں کے حقوق توطن حاصل کر لئے تھے تب بھی کسی عدالت غیر کا فیصلہ اور نہ وہاں کا قانون جو اسے فیصلہ کی تعمیل میں کام میں لایا جائے فرانس میں اس کی حیثیت یا اہلیت پر کوئی اثر ڈال سکتا تھا۔ لیکن ایک پر دہی امر فیصلہ شدہ 25 کے ذریعہ سے اپنی حیثیت اور اہلیت اور اس طور سے بذریعہ قانون اپنے بیرونی توطن کا پابند تھا۔ اگرچہ یہ امر قبایس غالب درست ہے کہ اگر اسپر کوئی ناش منجانب کسی فرانسیسی کے کسی ایسے معاملہ کے متعلق ہوتی جو فرانس میں ہو یا تھا تو اس کو قانون کو کی رو سے جواب دہی کی اجازت نہ دی جاتی۔ فرض کرو کہ ایک پر دہی شخص نے فرانس میں نہ صرف معمولی قیام بلکہ ایسا قیام اختیار کیا جس پر اہل رومائے خیال کے مطابق توطن کا اطلاق ہو سکتا تھا تو کیا اس سے وہ کسی فائدہ اٹھانے کا مجاز تصور ہو سکتا تھا۔ فرانس کے مضمنین نے اپنی غلط فہمی یا اس غیر منصفانہ اصول کو صحیح ثابت کرنے کے خیال سے کہ بدیشا

لوگوں کی جائداد کی ضبطی کا اختیار حاصل drotit d'aubaine ہے روسیوں کے انتقال کو جو وہ قانون ملک jus civile اور قانون اقوام jus gentium میں کرتے تھے قائم رکھا اور یہ تجویز کی کہ فرانس میں پروسی سوخرا لڈکر قانون سے فائدہ اٹھانے کے مجاز ہیں نہ کہ مقدم الذکر سے اور چونکہ انتقال توطن روسیوں کے نقطہ نظر سے ایک سوال متعلقہ واقعات تھا اس لئے وہ قانون ملک پر منحصر نہیں ہو سکتا تھا اور اسی بنا پر جس پروسی کو فرانس میں توطن کی اجازت دی جاتی تھی اس کو اپنی حیثیت اور عام اہلیت اپنے مقام توطن کے قانون کے تابع کر دینی ہوتی تھی۔ اور چونکہ وہ قانون ملک کے حقوق سے محروم تھا اس لئے اس کے خاص خاص حقوق مثلاً حق توریث بر بنائے موت یا حق انتقال ذریعہ وصیت اختیار پر روسی patria potestas اور حق بیعت محدود ہو جاتا تھے یہ محرومی اثر ناقابلیت یا نااہلی کے نام سے موسوم کی جاتی ہے گو بلحاظ اشتقاق یہ صحیح ہو مگر اس میں اور عام اہلیت کے مسائل میں فرق کرنا لازم ہے ایک فرانسیسی بر بنائے نااہلی کے سوخرا لڈکر اہلیت سے عاری تصور ہو گا اگرچہ اس کو توریث کا حق حاصل رہے گا برخلاف اس کے ایک پروسی باوجود کامل قانونی اہلیت Sui juris کے ان حقوق کے استعمال کے ناقابل سمجھا جائے گا۔ ایسی حالت کے لحاظ سے مجموعہ قوانین پولین ۱۸۰۳ء میں یہ تجویز کیا گیا کہ۔

اشخاص کی حیثیت اور اہلیت کے احکام تمام فرانسیسیوں سے متعلق ہیں اگرچہ وہ غیر ملک میں رہتے ہوں وغیرہ۔

یہ فرانس کے ان قدیم مروجہ اصول کا جن کا ذکر اور پرموان فطرتی نتیجہ تھا۔ اس مجموعہ کے نفاذ سے قانون کے وہ اندرونی اختلافات جن میں فرانس میں شخصی توطن کے مسئلہ کو داخل متعارف ہو گئے اور ممالک غیر میں بھی ان کے سول تعلقات کو منظم رکھنے کے لئے صرف ان کی سیاسی قومیت باقی رہ گئی۔ اسی مجموعہ میں یہ حکم ہے۔ جس پروسی کو حکومت کی طرف سے فرانس میں توطن کی اجازت دی جائے گی وہ اس وقت تک کہ اس کا قیام وہاں رہے گا ان تمام سول حقوق سے مستفید ہو گا جو مجاز ہو گا دفعہ ۱۳

اس دفعہ کی رو سے اس پر دیسی کے لئے جس نے بہ اجازت حکومت  
فرانس میں توطن اختیار کر لیا تھا قانون ملک کے حقوق سے قدیم فردی منسوخ  
ہو گئی۔ اگرچہ فرانس کے متفقین اس مجہومہ کے نفاذ کی حالت میں بھی بعض اوقات قانون ملک  
اور قانون اقوام میں امتیاز کرتے ہیں لیکن یہ قانون ملک میں بنایا گیا ہے اور نہ اس قانون  
کا پتہ چلتا ہے جس کے لحاظ سے ایک پر دیسی کی حیثیت اور اس کی عام اہلیت کا تعین  
کیا جائے گا۔ اس بارہ میں عام رائے یہ ہے کہ دفعہ ۳ نے خاموشی کے ساتھ ایک  
انتخاب پیدا کر دیا ہے اور جس طرح فرانسیسیوں کی حیثیت اور اہلیت کا فیصلہ فرانسیسی قانون  
پر منحصر ہے اسی طرح ایک پر دیسی کی حیثیت اور اہلیت کا فیصلہ خواہ اس نے توطن بہ اجازت  
حکومت اختیار کیا ہو خواہ بغیر اجازت کے خود اس کے ملک کے قانون سے کیا جائے گا۔  
باوجود اس کے فرانس کی عدالتوں نے کسی پر دیسی کے ذاتی قانون کی ناقابلیت کی بنا پر  
ایسے معاہدہ میں جو اس نے فرانس میں کیا ہو اہل ملک کو نقصان پہنچانے سے انکار  
کر دیا ہے یہی باتیں بھی کہ پر دیسی مذکور خود فرانس کے قانون سے قابل قرار پاتا اور  
فرانسیسی شخص اس معاملہ میں نیک نیتی سے بغیر کسی قسم کی بے احتیاطی کے عمل  
کے اس پر دیسی کی ناقابلیت سے ناواقف ہو گا اس قدر رواں کا جس کے لحاظ سے  
ایک پر دیسی جو فرانس میں معاہدہ کرتا تھا کسی صورت میں بھی اپنی حیثیت کا عذر بجا بلکہ  
فرانسیسی مدعی کے نہیں پیش کر سکتا تھا اسی قدر نشان باقی رہ گیا تھا مگر زمانہ حال کے  
متفقین ایک پر دیسی کی ایسی ناقابلیت پر جو اس کے ذاتی قانون سے عامہ ہوتی ہے  
پورا لحاظ کرتے ہیں بشرطیکہ اس نے براہ فریب اس کو فرانسیسی فریق سے پوشیدہ نہ رکھا ہو۔  
دوسری بڑی مثال تدوین قانون کی اسٹریا کا کوڈیچر ۱۸۱۱ء تھا جو پہلی  
جنوری ۱۸۱۲ء سے نافذ ہوا۔ اس میں براہ فریب فرانس کے اسٹریا کی اس رعایا کی حیثیت  
کو جو بیرون ملک رہتی ہو اس کے قومی قانون کے تحت ہونے کا دعویٰ کیا گیا (دفعہ ۴)۔ مگر پریس  
کی حیثیت کو توطن کے قدیم قاعدہ پر محمول رکھا جیسا کہ پریشیا کے ۱۸۰۶ء کے کوڈ نے

ہر شخص کی حیثیت کی نسبت تجویز کیا تھلاس کے بعد جو حالات اٹلی میں پیش آئے اس قومیت کا بہت گہرا اثر ذاتی قانون پر پڑا۔ اٹلی ایک ایسا ملک تھا جو باوجود اتحاد زبان اور تمدنی عادات اور خیالات کے سیاسی طور سے متفرق اور اسٹریا کی بیرونی حکومت یا ایسی خانگی حکومتوں میں منقسم تھا جن پر اسٹریا کی نگرانی قائم تھی یا جس کو اس سے مدد تھی۔ اس یقین کو کہ قومی زندگی کی سیاسی، تمدنی اور قانونی حیثیتوں میں باہم گہرا تعلق ہے جس کا اظہار غالباً پہلی مرتبہ ان فرانسیسی اصول سے ہوا جنہوں نے اس فن میں یہ طریقہ پیدا کر دیا جس کو بالآخر نیپولین کے کوڈ نے اختیار کیا جیسا کہ ہم کو قبل ازیں معلوم ہو چکا ہے، اٹلی کے باشندوں نے ترقی و دیگر ایک نظریہ کی شکل میں قائم کیا اور اسی کو اپنے اتحاد اور خود مختاری کا دعویٰ اور اپنی قائم ہونے والی سلطنت کے وضع قوانین کی بنیاد ٹھہرایا۔ جو لوگ ایک خاص حصہ ملک میں آباد ہوں اور بلحاظ قومیت یا بلحاظ اس نسبت کے جو قومیت کے قائم مقام تصور اور بیان ہو سکتی ہے باہم متحد اور اپنے پڑوسیوں سے ممتاز ہوں، ان پر قوم کا اطلاق ہو سکتا ہے اور ان کو یہ حق ہے کہ وہ ایک جداگانہ سیاسی نشو و نما کے دعویدار ہوں۔ اس حد تک اس اصول کی پرپ کے اکثر ممالک میں تسلیم ہوئی اور اس پر عمل بھی کیا گیا۔ لیکن اٹلی والوں کے نزدیک قومیت ایک جیتی جاگتی قوت کا نتیجہ تصور ہوتی تھی جس کا فوری رجحان یہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو سیاسی اور تمدنی معاملات میں نمایاں کرے اور اس لحاظ سے ملکی انتظام کو خانگی قانون کے انتظام کی ضرورت کا ایسہ ہونا چاہیے جس طرح کہ تمدنی خصوصیات سے اس سیاسی انتظام کا پتہ چلتا ہے جو عمل میں لایا جانا چاہیے اس مضمون پر اٹلی کے متقین میں سب سے بڑا لکھنے والا شخص مینینی سمجھا جاتا ہے جب اٹلی میں ایک درجہ تک سیاسی اتحاد قائم ہو گیا تو اٹلی کا کوڈ ۱۸۶۵ء یکم جنوری ۱۸۶۶ء سے نافذ ہوا جس میں یہ حکم تھا۔

”کوڈوں کی حیثیت اور اہمیت اور ان کے خاندانی تعلقات کا تصفیہ انہیں کے قومی قانون سے کیا جائے گا“ تبہ دی دفعہ ۶۱

اس حکم میں اس امر کا لحاظ نہیں رکھا گیا کہ ایک سیاسی قومیت کے تحت میں ایسے ممالک ہو سکتے ہیں جن میں مختلف خانگی قوانین کا رواج ہو جیسے سلطنت برطانیہ

جس میں انگلینڈ، اسکاٹ لینڈ، اقطاع کیوبک، کیپ کالونی اور دوسرے ممالک شامل ہیں جو خانگی قانون کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف اور جدا ہیں۔ جب کبھی کسی ایسی مرکب سلطنت کی مایا کے قومی قانون کا حوالہ دیا جائے تو سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ اس قانون کی طرف رجوع کیا جائے جو اس کے سیاسی قومیت کے تحت اس کے جائے توپن میں نافذ ہو۔ ایک رمایاے برطانیہ جس نے انگلستان میں توپن اختیار کر لیا ہے، اٹلی میں اس کا قومی قانون، انگلستان ہی کا قانون قرار پائے گا ورنہ علیٰ ہذا۔

اٹلی کے کوڈ کے اجراء اور فرانسیسی عدالتوں کے متوازی فیصلوں کے صدور کے بعد جو پریسیوں کی حیثیت اور اہلیت کے متعلق تھے عمر بلوغ کے احکام کے اختلافات متعین کے اختیارات کے اختلافات کی وجہ سے اور زیادہ پیچیدہ ہو گئے۔ انگلستان میں (Cunctos populos) قانون کی شرح کے وقت سے ایشیائی صدی تک سن بلوغ کا تصفیہ قانون مقام توپن سے کیا جاتا تھا کیونکہ قرار یہ پایا تھا کہ مقنن کو تعین سن بلوغ کا اختیار انھیں لوگوں پر حاصل ہے جو اس کے حدود داخلی میں رہتے ہیں نہ کہ دوسروں پر لیکن تھا کہ توپن کی دریافت میں کوئی وقت پیش آئے لیکن توپن کے متعین ہو جانے بعد قانون کی دریافت میں کوئی وقت نہیں پیش آ سکتی تھی۔ اب فرض کر دو کہ ایک انگلستان یا ڈنمارک کا مقنن اس قدیم اصول کی پابندی کرے کہ اس کو صرف ایسے لوگوں کی ذاتی حیثیت کے متعلق اختیار ہے جو انگلستان یا ڈنمارک میں توپن رکھتے ہیں۔ سن بلوغ (۲۱) سال قرار دیتا ہے اور ایک اٹلی کا مقنن اس جدید اصول پر عمل پیرا ہو کر کہ اس اختیار محکوم کے اٹالین قوم کے ایک فرد ہونے پر منحصر ہے سن بلوغ (۱۹) سال ٹھہراتا ہے ایسی حالت میں اگر ایک شخص جو سیاسی طور سے (politically) انگریز یا ڈین ہے اور اٹلی میں توپن رکھتا ہے اور اس سال کی عمر میں ایک وصیت نامہ لکھ کر مر جاتا ہے تو اس کی نسبت کیا عمل ہوگا؟ کیونکہ انگلستان، ڈنمارک اور اٹلی کے مقنن میں سے کسی کو اس کے سن بلوغ کے تعین کا دعویٰ نہیں ہے۔

اس سوال کے جواب دینے کے لئے عام طور سے ملک کے اندرونی قوانین اور شخصی بین الاقوامی قواعد میں فرق اور امتیاز کرنا پڑتا ہے اور یہ دونوں اجزاء باہم ملکر

ملک کا مجموعی قانون سمجھے جاتے ہیں۔ مثلاً انگریزوں یا ڈچین کے سن بلوغ (۲۱ سال اور اٹلی کے ۱۹ سال) پر اگر مقننین کے دائرہ اختیارات جائز سے باہر ملحدہ ہو کر نظر ڈال جائے تو وہ علی الترتیب ہر ان ملک کا اندرونی قانون تصور ہوگا اور جب اس میں توطن یا قومیت کا اصول شامل ہو جائے گا تو یہ دونوں اجزاء اس میں مندرجہ بالا ملک کا کامل قانون سمجھے جائیں گے۔ پس اس ایک اصول کے لحاظ سے جو فرانس میں (Renvoi) اور جرمنی میں (Rückverweisung) کے نام سے موسوم ہے یہ سمجھا جاتا ہے کہ شخصی قانون بین الاقوام کی بنا پر جج کو ملک کے پورے قانون پر نظر ڈالنی چاہئے نہ صرف اس کے اندرونی قوانین پر۔ یہیں صورت مذکورہ بالا میں اصول توطن انگلستان یا ڈچمارک کے اس جج کو جس کے سامنے وہ مقدمہ پیش ہے سن بلوغ کے مسئلہ کے تصفیہ کے لئے اٹلی کے پورے قانون کی طرف متوجہ کرے گا اور جب وہ اس کی طرف رجوع ہوگا تو اصول قومیت جو اٹلی کے پورے قانون میں موجود ہے اس کو اپنے ملک کے پورے قانون کی طرف متوجہ کرے گا اور پھر یہ قانون اس کو اٹلی کی طرف رجوع ہونے کی ہدایت کرے گا اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہے گا اور ایک ایسا دائرہ قائم ہو جائے گا جس سے نکلنا محال ہوگا اس امر کے بیان کی ضرورت نہیں ہے کہ عملی طور سے اس دائرہ سے نکلنے کیلئے کوئی ذریعہ ہونا چاہیئے اور ان لوگوں نے بھی جو اصول رینوائے (Renvoi) کے پیرو ہیں ایسا ذریعہ پیدا کر لیا ہے مگر اس اصول کے مخالفین اس غیر متناہی دائرہ کے اصولی امکان کو اس ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ شخصی قانون بین الاقوام کے قواعد جج کو ایک ملک کے پورے قوانین کی طرف نہیں بلکہ صرف اس کے اندرونی قوانین کی طرف رجوع ہونے کی ہدایت کرتے ہیں اور اس بنا پر وہ یہ بتاتے ہیں کہ اگر یہ مسئلہ کسی انگلستان یا ڈچمارک کے جج کے سامنے پیش ہو تو اس کو اپنے اصول توطن کے لحاظ سے اٹلی کے اندرونی قانون کی طرف رجوع ہونے کے لئے آمادہ رہنا چاہئے اور ملا تامل و صبی کو جو (۱۹ سال کی عمر کو پہنچ چکا ہے) بالغ قرار دینا چاہئے اور اگر وہی معاملہ ایک اٹلی کے جج کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اس کو اپنے اصول قومیت کے لحاظ سے انگلستان یا ڈچمارک کے اندرونی قانون کی طرف رجوع کر کے وصیت کرنے والے کو اس وجہ سے کہ وہ (۲۱ سال کا نہیں ہے) بالغ قرار دینا چاہئے۔ اس کی نسبت مخالفین (Renvoi) یہ کہتے



کا خیال ہے کہ یہ ایک قدیم طریقہ ہے اور جب تک کہ شخصی قانون بین الاقوام کے قواعد جن کو مختلف ممالک نے اختیار کیا باہم مختلف نہ تھے اس میں کوئی فرق نہ تھا کچھ کسی دوسرے ملک کے صرف اندرونی قانون کی طرف رجوع ہونا پڑے یا اس کے کل قانون کی طرف۔ اگرچہ اس وقت تک ملک کے اندرونی اور کل قانون میں فرق بھی قائم نہ ہوا تھا۔

ان دونوں اصول میں کوئی بھی ایسا نہیں جو قابل اطمینان تصور ہو سکے۔ دونوں کی بنیاد اندرونی قانون کے ایسے تصور پر ہے جس سے اختیار کا وہ لازمی مجبوس کے مقنین دعویدار ہیں اور مجابین دینوائے کی روش پر تائیدی جز بھی مفقود ہے۔ اب فرض کرو کہ کوئی انگلستان یا ڈنمارک کا جج جس کے سامنے مقدمہ متذکرہ بالا پیش ہے، اٹلی کے قانون کے اس جج کے اختیار کرنے سے جو اندرونی کہا جاتا ہے اور جس کی طرف اس کا اصول توطن اس کی رہبری کرتا ہے، انکار کرتا ہے اور فرض کرو کہ اٹلی کے اصول قومیت کی بنا پر جس کے لحاظ سے اٹلی کے مقنین کو سوائے اپنی قوم کی رعایا کے کسی دوسرے شخص کی حیثیت کے تعین کا اختیار نہیں ہے جج یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ اٹلی کے کسی قانون سے جس پر صحیح طور سے اٹلی کے قانون کا اطلاق ہو سکتا ہے کسی انگریزی یا ڈنمارک کی رعایا کی حیثیت کا تعین نہیں کر سکتا اس وقت اس کو معلوم ہو گا کہ قانون شخصی بین الاقوام کے قواعد کے اختلاف کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ معاملہ زیر بحث کا تصنیف ہی نہیں کر سکتا ایسی حالت میں پھر اس کو اپنے ملک کے قانون کی طرف متوجہ ہونے اور اصول توطن کے صحیح معنی دریافت کرنے کی ضرورت واقع ہوگی اور اس پر منکشف ہو جائے گا کہ یہ اصول بتا رہا ہے کہ بارہویں صدی ہجری کے پہلے سے اسیویں صدی تک شخصی قانون بین الاقوام کے مقاصد کے لئے دنیا مختلف تمدنی جماعتوں میں منقسم ہے جس کی بنیاد توطن پر قائم ہے اور کوئی مقنین پورے طور سے اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی سیاسی رعایا کو اس تمدنی دائرہ سے جس میں وہ شریک ہے خارج کرے۔ اس کو یہ بھی محسوس ہو گا کہ اٹلی کا قانون گویا اس کا قائل ہے کہ اس ملک میں کوئی تمدنی جماعت جس کی بنیاد توطن پر ہو قائم نہیں ہے اور آخر کار اس کو یہ سمجھنا پڑے گا کہ اصول توطن اس معاملہ سے خارج ہے اور انگلستان یا ڈنمارک کے

ایک سیاسی باشندہ کو اس عمر سے پہلے جس میں وہ اپنے ملک میں بائق قرار پاتا یا بائق قرار دینے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہو سکتی قانون اعلیٰ جس طرف اس کو لیجاتا ہے وہ مندرجہ اصول توٹن پر مبنی ہے نہ کہ اس اصول کے دوبارہ اختیار کئے جانے پر۔ لیکن اگر ایک انگریزی رعایا کی حیثیت زیر بحث ہے تو اس کو قانون مرد و عورت مالک انگریزی کے کسی ایک طریقہ سے متعلق کرنے کے لئے کوئی ذریعہ دریافت ہونا چاہئے اس کی ترقی یہ ہو سکتی ہے کہ اگر ممکن ہو تو تلاش کر کے اس کے ایسے قدم انگریزی توٹن کا پتہ لگایا جائے جس کی نسبت یہ کہا جاسکتا ہو کہ اس نے اس کو ترک نہیں کیا۔ اس بنا پر کہ وہ ترک باضابطہ اور بطریق موثر نہ تھا۔ جس فارویل نے بمقامہ جانسن (دیکھو صفحہ ۳۹) یہی راستہ اختیار کیا۔ اگر یہ صورت ممکن نہ ہو تو کم از کم شخص زیر بحث کے اجداد کو رعایا انگریزی ہونا اور اس کا مالک انگریزی میں توٹن لکھنا ثابت کیا جاسکتا ہے۔ اس سے جو نتیجہ مندرجہ ہو گا وہ اصول توٹن کا لازمی نتیجہ نہیں تصور ہو گا بلکہ صرف بُرئائے ضرورت تسلیم کر لیا جائے گا۔ اگر یہ کہا جائے کہ سن بونگ کا انحصار جائے توٹن کی آب و ہوا سے لگھاؤ ہے اس شخص کے حقیقی بونگ پر ہونا چاہئے تو اس کا یقینا جواب یہ ہو گا کہ اولاً (۱) سال کی عمر سے اس ملک کی آب و ہوا کا پتہ جہاں وہ لڑکا جوان ہو رہا ہے مطلق نہیں مل سکتا۔ دوسرے یہ کہ تاریخی طور سے اصول توٹن کے قائم کرنے میں اس کا مطلق حکم نافذ نہیں کیا جاسکتا۔

شخصی قانون بین الاقوام کے معنی سمجھنے کے لئے یہ معاملہ اس قدر اہم ہے کہ میں اس کو بلا خوف الزام طوالت صرف بہ تبدیل الفاظ پھر عاودہ کروں گا۔ انگلستان یا ڈنمارک کا کوئی بیج (۱۹) سال کے لڑکے کو بائق نہیں قرار دے سکتا جب تک کہ وہ اس سوال کا جواب نہ دے سکے کہ کس معنوں نے اس کو بائق قرار دیا ہے۔ یہ سوال اختلاف قوانین کے تمام مباحث سے علیحدہ ہے کیونکہ وہ خود قانون کی نوعیت سے پیدا ہوتا ہے۔ اعلیٰ کا کوڈ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بلا استثناء شخص کی حیثیت اور اہلیت کے متعلق ایک قاعدہ مقرر کرتا ہے لیکن اس کو ایسی عمیت دینا یقینی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ اعلیٰ میں قومیت کا جو اصول تسلیم کیا گیا ہے وہ اس امر کا مانع ہے کہ اعلیٰ کا کوئی معنوں ایک انگلستان یا ڈنمارک کی رعایا کی حیثیت کے متعلق کسی اختیار

رکھنے کا دعویٰ درہو سکے اور اسلئے انگلستان یا ڈنمارک کا کوئی بیج یہ نہیں کہہ سکتا کہ اٹلی کے مقنن نے اس لڑکے کو (۱۹ سال کی عمر میں) بائع قرار دیا ہے۔ اس موقع پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون مقنن ہے جو اس کو بغیر (۲۱ سال کی عمر تک پہنچے ہوئے) نا بائع قرار دیتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ انگلستان یا ڈنمارک کا مقنن ہے۔ کیونکہ یہ امر مسلم ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنی رعایا کی حیثیت کے متعلق اپنے اختیارات کو کام میں لائے اور جبراً اعتراض اس پر اس بنا پر ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے اختیارات ایسی رعایا کی نسبت استعمال کر رہا ہے جن کا توطن انگلستان یا ڈنمارک میں نہیں ہے وہ اٹلی کے مقنن کی دست برداری سے بالکل رفع ہو جاتا ہے پس یہ صورت لمجانہ نتیجہ کے اپنے صیح حدود میں مسئلہ (Renvoi) کے مطابق ہے جس سے ایک غیر متناہی سلسلہ ایک دوسرے پر حوالہ کرنے کا ختم ہو جاتا ہے مگر اس کی اصل بنیاد مسئلہ ریوائے (Renvoi) پر نہیں بلکہ اس امر پر مبنی ہے کہ اصلی مقدمات میں قانونی تعلقات کی حقیقی نوعیت اور شخصی قانون بین الاقوام کے قواعد کے حقیقی معنی پر جو ممالک متعلقہ میں نافذ ہیں غور کرنا فرض میں داخل ہے۔

81

چونکہ میں ایسے ملک میں اور اسے لوگوں کے لئے لکھ رہا ہوں جن میں توطن کا اصول جاری ہے اس لئے اس کا بتانا اگر بھی مقدمہ ایک اٹلی کے بیج کے اجلاس پر پیش ہو تو اس کو کیا کرنا چاہیے گو میرے فرض میں داخل نہیں ہے مگر اتنا کہنے میں کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی کہ اصل مقدمہ میں سن بلوغ (۲۱ سال) قرار دینے کی اس کو بھی کوئی معقول وجہ نہیں ہو سکتی۔ اٹلی کے اصول تو قیست اور انگلستان اور ڈنمارک کے اصول توطن کے حقیقی مفہوم پر غور کرنے کے لئے بھی دروازہ کھلا ہوا ہے اور اگر وہ اس کا اتباع کرتا ہے تو اس کا فیصلہ متعلقہ سن بلوغ جب قوانین انگلستان و ڈنمارک اس نتیجے سے مطابق ہوگا جو اس خیال سے متخرج ہوتا کہ شخصی قانون بین الاقوام اس کے مقتضی ہیں کہ اس معاملہ میں انیس ممالک کے اندرونی قوانین کا استعمال کیا جائے لیکن جس قانون کے ذریعہ سے جرمنی کا سول کوڈ پہلی جنوری ۱۹۰۰ء سے جاری ہوا اس میں اس مسئلہ پر دوسرے طریقہ سے نظر ڈالی گئی ہے۔ اس کے اہم دفعات حسب ذیل ہیں:۔

۱۵۔ یہ امر بھی قابلِ ملاحظہ ہے کہ جو بین الاقوامی معاہدہ بیگ کانفرنس منعقدہ ۱۹۰۶ء میں بل یا بچوں کے

دفعہ ( ۷ ) ہر شخص کی حیثیت کا تصفیہ اس ملک کے قانون کے لحاظ سے کیا جائے گا جس ملک سے اس کا تعلق ہے۔

اگر کوئی پردیسی باطنی ہے یا قانونی طور سے باطنی سمجھے جانے کے قابل ہے اور وہ جرمنی کی رعایا ہو جاتا ہے تو اس کے باطنی ہونے کی قانونی حیثیت بدستور قائم رہتی ہے اگرچہ وہ قانون جرمنی کے لحاظ سے نابالغ تھا کیوں نہ سمجھا جاتا ہو اگر کوئی پردیسی شخص ملک جرمنی میں کوئی ایسا عمل کرتا ہے جس کی قابلیت اس میں منقود یا محدود ہے تو وہ اس حد تک اس کے اجازت دے اس عمل کا مجاز تصور ہوگا۔ اس قاعدہ کا تعلق خانگی قانون اور توہن یا ایسی جائیداد غیر منقولہ سے جو دوسرے ملک میں واقع ہو نہ ہوگا۔

دفعہ ( ۲۷ ) اگر ایسے ملک غیر کے قانون (Recht) کی دوسے جن کے احکام (gesetze) کے تحت ہونے کا اعلان ذریعہ دفعہ ( ۷ ) فقرہ (۱) دفعہ (۱۳) فقرہ (۱) دفعہ (۱۵) فقرہ (۲) دفعہ (۱۷) فقرہ (۱) یا دفعہ (۲۵) کیا گیا ہے جرمنی کا قانون قابل نفاذ قرار پاتا ہے تو اس کا نفاذ کیا جائیگا۔

جرمنی نے بہ اتباع فرانس اور اطلی کے وفاقی قانون کا میعار بچائے توہن کے قومیت کو قرار دیا ہے اگرچہ اس کو اس خیال سے بصراحت محدود کر دیا ہے کہ جو معاملات جرمنی میں عمل میں آئیں ان کی حفاظت ہو سکے اور ساتھ ہی اس کی حیثیت زیر بحث اور دوسرے متعلقہ معاملات میں شخصی قانون بین الاموال کے قواعد کے اختلافات کا پورا لحاظ رکھا ہے۔

32

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱۔ قانون کی یکسانی کئے جانے کے متعلق تیار ہوا تھا، اس میں ایک قاعدہ ہے جس میں قابلیت مسابہ کا میعار توہن قانون قرار دیا گیا ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ قومی قانون جس دوسرے قانون کا حوالہ دے تب سبب کیا جائے دفعہ ۲ کے الفاظ یہ ہیں۔ اگر کسی شخص کو اسے ملکی قانون کے مطابق مسابہ کر نیکاحی حاصل ہو توہن کی معاملات میں بھی اس کو یہ حق حاصل ہوگا اور اگر یہ ملکی قانون کسی اور ملک کے قانون کو تسلیم کر لے تو ہونہ اندر کر کے اہلیان کیا جائیگا۔ ان دفعات میں جن امور کا تذکرہ ہے وہ یہ ہیں دفعہ (۱۳) متعلقہ اندولج دفعہ ۱۵ اندولج کا اثر جائیداد پر

(Gesetze) سے مراد اس ملک کے وہ قوانین ہیں جو اندرونی کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں اور (Recht) سے تمام نظم و انضام قانونی جو شخصی قانون بین الاقوام کے قواعد کے اشتراک اور میل جول سے پیدا ہوا ہے۔ جرمنی کے آئینہ ذکر قواعد کی نسبت سمجھا جاتا ہے کہ وہ دوسرے ممالک کے اندرونی قوانین کے حوالے دیتے ہیں لیکن اگر معاملات متذکرہ دفعہ (۲۶) میں اس ملک کا شخصی قانون بین الاقوام جس کے اندرونی قوانین کا حوالہ دیا گیا ہے اس معاملہ کو پھر جرمنی پر محمول کرتا ہے تو (Renvoi) رینوائے کا مسئلہ فریضہ استثنائے تسلیم کر لیا جاتا ہے۔ اگر اٹلی کا ایک نوجوان اس طریقہ کو اختیار کرے گا تو اس کو یہ فیصلہ کرنا پڑیگا کہ انگلستان یا ڈنمارک کا باشندہ جو کہ اٹلی میں متوطن ہے (۱۹ سال کی عمر میں بالغ ہو جاتا ہے۔ اس طریقہ کی تائید اس عام اصول سے ہوتی ہے جو قانون باز کے مستند تقنین نے اپنے اس مضمون میں درج کیا ہے جو اس نے قانون بین الاقوام کی مجلس میں پیش کیا تھا۔

نظریات مسیو دو بار -  
(۱) جہاں تک کہ غیر ملکی قوانین کے انطباق کا تعلق ہے ہر عدالت کو چاہئے کہ وہ اپنے ملک کے قوانین پر عمل پیرا ہو۔  
(۲) اگر اس کے خلاف کوئی قطعی قاعدہ نہ ہو تو اصول قانون مانگی بین الاقوام کے مطابق عدالت کو مفصلہ ذیل امور کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

(الف) کسی غیر ملکی قانون کے دفعات کا جن کے ذریعہ سے اس غیر ملک کے باشندوں پر دیگر ممالک میں ذاتی قانون کے اطلاق کی مانعیت کر دی گئی ہو اور جس کا اصل مطلب یہ ہے کہ ذاتی قانون توطن کے قانون سے محدود دیا اس ملک کا قانون ہو جہاں امر متنازعہ فیہ کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

(ب) دو یا دو سے زائد غیر ملکی قوانین کا جب یہ امر یقیناً پہنچ گیا ہو کہ ان میں سے کم از کم ایک اپنے حد اختیار سے باہر نہیں گیا اور وہ دونوں بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۲ - دفعہ (۱۷) متعلقہ اطلاق و دفعہ (۲۵) توریث بر بنائے موت۔

اس امر پر متفق ہوں کہ فلاں تجویز ایک ہی قانون کی رو سے صادر ہوئی ہے۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔  
 اس سے ظاہر ہو گا کہ مضمون مذکور کے (۲) میں ایک ایسا ملک (الف) فرض کیا گیا ہے جس میں ذاتی قانون کا میسار قومیت قرار پایا ہے اور جس قومیت کا ذکر  
 ہوا اس کا ملک (ب) ذاتی قانون کو اشخاص زیر بحث کے مقام توطن (ج) پر  
 منحصر کرتا ہے یا اس ملک پر جہاں اس سے یہ فصل عمل میں آیا (گ) اور (الف)  
 ایک ہی ہیں تو یہ صورت جرمنی کے دفعہ (۲۷) کے مطابق ہے اور اس کا فیصلہ اس طرح  
 ہو گا جیسا کہ دفعہ مذکور میں بتایا گیا ہے۔ اگر (ج) (الف) کے مختلف ہے تو ہم کو پھر  
 (Rückverweisung) کی طرف عود کرنے کی ضرورت ہوگی بلکہ ایک مزید حوالہ  
 (Weiterverweisung) کی ضرورت ہوگی دونوں صورتیں (Renvoi) رہنوائے  
 کے نام سے موسوم ہونگی اور فاتح بار نے دونوں کا ایک ہی قاعدہ بتایا ہے۔ دونوں  
 سے اس ملک کے اندرونی قوانین متعلق ہوں گے جن کی طرف عود کیا گیا ہے یا مزید حوالہ  
 دیا گیا ہے۔ یہ مسئلہ ہمیں پہونچ کر ٹھہر جاتا ہے "مزید حوالہ" کی تشریح کے لئے فرض کرو کہ  
 ہمارے قدیم مثال کے اشخاص جو انگریز یا ڈین متوطن اٹلی ہیں ایک وصیت نامہ (۲۰)  
 سال کی عمر میں لکھ کر مارتے ہیں اور وہ وصیت نامہ جرمنی میں بغرض تصفیہ پیش ہوتا ہے  
 مضمون محدود بالاک کی رو سے یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ (۱۹) سال کی عمر میں بالغ ہو چکے  
 تھے "مزید حوالہ" کے ایک مقدمہ کو انگلستان کے جج کے سامنے لانے کے لئے ہم کو  
 یہ فرض کرنا چاہیے کہ ایک ملک مثلاً امریکہ کی ریاست ہائے متحدہ میں سے کسی ایک  
 ریاست نے جس کی طرف انگلستان نے بحیثیت مقام توطن کے پہلے رجوع کیا تھا  
 اور جو ذاتی حیثیت کو مقام تکمیل دستاویز یا مقام آغاز کار والی پر منحصر کرتی ہے  
 اسے ملک کی طرف رجوع ہونے کی مزید ہدایت کی جہاں فصل زیر بحث مثلاً نکاح  
 عمل میں آیا تھا۔ اگر وہ ملک جس میں فصل واقع ہوا اس فصل کے جائز کو اپنے ملک کے اندرونی  
 قانون کی مطابقت پر منحصر کرتا ہے تو وہ صورت جو فاتح بار نے اپنے مضمون کے ضمن  
 (ب) میں بتائی ہے پیش آتی ہے کیونکہ وہ ملک جس کی طرف پہلے رجوع کیا گیا اور وہ ملک جس کی طرف  
 بعد رجوع کیا گیا دونوں اس متفق ہونے کے اس کا فیصلہ تو خیر لڈ کر لگ کر کرنا چاہیے۔ اگر انگلستان  
 کے جج کی رائے کے مطابق ان دونوں ممالک میں سے کوئی ایک ملک اسے فیصلہ کا حجاز ہو سکتا ہے۔

اور اس بنا پر وہ غالباً فیصلہ کو قانون مقام آغاز کار روائی پر محمول کرنے میں مطلق متفق نہ ہو گا لیکن اگر وہ ملک جس میں فعل کا وقوع ہوا، مزید ہدایت مثلاً قومیت کی طرف کرتا ہے تو انگلستان کے جج کو تمام معاملہ پر اس کے اصلی قانونی تعلقات کی نوعیت اور قواعد متعلقہ کے لحاظ سے نظر ڈالنی ہوگی۔

اب ان جرمنی قواعد نے جو عام اعتبار حاصل کیا ہے اس کا اظہار باقی رہا تا جسے شخصی قانون بین الاقوام کے متعلق جو اضافہ مجلس سلفہ، ۱۸۹۳ء اور ۱۹۰۵ء میں بمقام ہیگ ہوئیں ان میں بدقسمتی سے انگلستان نے شرکت نہیں کی۔ ان اجلاسوں کا ایک نتیجہ یہ تھا کہ ۱۲ جون ۱۹۰۶ء کو نکاح، طلاق اور نابالغوں کی ولایت کے متعلق تین معاہدے یورپ کی بارہ سلطنتوں میں منعقد ہوئے اور ۴ جولائی ۱۹۰۵ء کو دوسرے تین معاہدے ذاتی تعلقات، زوجین کی جائیداد، توریث اور وصیت ناموں اور نابالغین کے محافظین کے متعلق سات سلطنتوں میں ہوئے ۱۴ نومبر ۱۸۹۹ء کے معاہدہ کی نظر ثانی ایک بعد کے معاہدہ متعلقہ ضابطہ دیوانی سے پندرہ سلطنتوں کے درمیان عمل میں آئی۔ جو معاہدہ ازدواج کے متعلق ہوا وہ قانون جرمنی کے دفعات ۷ اور ۲۷ کے مطابق تھا، اس کے مرتب ہوتے وقت کانفرنس میں تبدیل خیالات کا موقع ہوا ہو گا اور اس کا جو اثر ہوا وہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔

دفعہ (۱) معاہدہ ازدواج کے انعقاد کے حق کی بنیاد زوجین کے ممالک کے قوانین پر ہے جہاں تک کہ قوانین مذکور کی کسی دفعہ میں کسی دوسرے قانون کا حوالہ نہ ہو سکے

۱۵ فرانس نے معاہدہ ۱۹۰۲ء کو ۱۹۱۲ء میں اور ۱۹۰۵ء کے معاہدات کو ۱۹۱۶ء میں اس عذر سے کہ وہ اس کی مصلحت عامہ کے خلاف ہیں منسوخ کر دیا (دیکھو کلنٹ ۱۹۱۳ء صفحہ ۳۰۱ اور کلنٹ ۱۹۱۶ء صفحہ ۷۸۲) بلجیم نے بھی بذریعہ حکم مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۵ء معاہدات ۱۹۰۲ء سے اپنی طلحہ کی کا اعلان کیا۔ ۱۹۰۲ء کے معاہدات متعلقہ ولایت نابالغین اور ۱۹۰۵ء کے معاہدات متعلقہ ضابطہ کارروائی دیوانی صلحانہ وادیلو کے تحت ۲۸۷۰۲۸۷ میں جو جرمنی اور سلطنت ہائے متحدہ اور دوسری سلطنت ہائے معاہدہ میں ہوا بطرح درج کئے گئے۔

۱۶ ۳ آرڈی ایس۔ ایل۔ بی ۲ سلسلہ صفحہ ۷۸۷-۷۸۸ کلنٹ ۱۹۱۳ء دفعہ ۲ کی رو سے کچھ کا اس مقام کے

اس طور سے معاہدہ ازدواج کے ہر فریق کی حیثیت اس کے قومی قانون کے تابع رہے گی۔ البتہ اگر وہی قانون اس کو بصراحت تمام قانون توپن پر منحصر کرتا ہے اور صاف طور سے اس کا اظہار کرتا ہے کہ اس کو اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں تو اس کے اندرونی احکام سے کام نہ لیا جائے گا یورپ کے دوسرے ممالک کی عدالتوں نے رینوائے Renvoi کے مسئلہ کو پرنسپلٹ نامعلوم کرنے کے زیادہ تر منظور ہی کیا ہے ڈاکٹر بیٹ نے جو نوٹس اس مسئلہ کے متعلق لکھے ہیں اس کے صفحہ ۲۴-۲۶ پر ان تمام فیصلہ جات کا ذکر کیا ہے جو ۱۹۵۶ء سے جب سے اس مسئلہ کی ابتدا ہوئی آخر ۱۹۵۱ء تک ہوئے ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ فرانس نے (۱۳) مقدمات میں اس کو منظور اور (۳) میں نامعلوم کیا۔ لیجیم نے (۵۱) مقدمات میں سے کسی مقدمہ میں اس کو نامعلوم نہیں کیا۔ اسپین میں ایک ہی مقدمہ میں اس کی بحث ہوئی اور وہ منظور کی گئی۔ نیدرلینڈ اور سوئٹزرلینڈ میں ایک ہی مقدمہ ایسا ہے اور وہ نامعلوم ہوا جرمنی میں قبل اجرائی کو ذکر کے (۱۰) اس کے موافق اور (۱۲) اس کے خلاف فیصل ہوئے مجموعی نتیجہ یہ ہے کہ (۲۹) مقدمات میں اس کی تائید اور (۱۷) میں اختلاف کیا گیا۔ فرانس کی ہائیکورٹ نے ایک عرصہ تک مختلف فیصلوں کے بعد مسئلہ میں نہایت زور کے ساتھ اس مسئلہ کی تائید کی۔ (کلٹ ۱۹۵۱ء صفحہ ۸۸۸) یہ رائے ابتداءً مقدمہ فور کو بمقدمہ سولی کلٹ ۱۸۸۳ء صفحہ ۶۴) میں دی گئی تھی۔ اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ فرانس کا اصول قانون اس مسئلہ کی پورے طور سے تائید کرتا ہے اگرچہ مشاہیر مقنین کی کثیر تعداد اس کے خلاف میں ہے۔ مسئلہ میں قانون بین الاقوام کی انجمن نے ایک پیچیدہ دفعہ کے اصول کے تحت میں رائے لی۔ (۲۱) رائیں مسئلہ رینوائے کی مخالفت میں اور (۱۶) اس کی تائید میں آئیں۔ فریق غالب میں ایس۔ بوئیسو۔ برائی۔ کسالانی۔ کارسی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵۔ قانون کا بھی کیا گیا ہے جہاں انعقاد ہوا جیسا کہ کم کو آئے چکر نکاح کے بیان میں مسلم ہو گا۔  
لے یہ فقرہ قائم رکھا گیا ہے کیونکہ گذشتہ دس سال میں عام طور سے فیصلہ جات کا رجحان اس طرف رہا ہے اور یہ  
یہ دلیل بجائے خوب ہے۔

اس مسئلہ پر ذرا ڈیٹال کے ساتھ کیلئے دیکھو کتاب مندرجہ ذیل "مصحفہ ڈاکٹر پوٹو۔ پیرس ۱۹۵۳ء۔



ڈی کیس۔ ڈومیس۔ فحلی۔ لٹنی۔ ہولینڈ۔ کبڈگی۔ لہر۔ وان لٹ۔ لائن کین۔ سڈیو  
 ریٹاٹ۔ کوئٹ روٹ۔ اروکی۔ ڈوئی راسکو وکی۔ سیکر ڈوئی۔ اسٹریٹ۔ کورنچ۔  
 اور فرنی مغلوب میں وان بار۔ بروٹس۔ ہاررگر۔ روجن۔ ویس اور ویٹ لیک تھے  
 ڈاکٹر بیٹ نے یورپ کے دیگر ملک کے جن مقدمات کا حوالہ دیا ہے  
 ان سے قبل انگلستان میں یہ سوال پیش ہو چکا تھا کہ جب قانون بین الاقوام کا قاعدہ  
 کسی ملک کے قانون کی طرف رجوع ہونے کی ہدایت کرتا ہے تو آیا اس کا صحیح مفہوم  
 یہ ہوتا ہے کہ اس ملک کے کل قانون کی طرف توجہ کی جائے یا صرف اس کے اندر لنی  
 قانون کی جانب۔ اس موقع پر مورخانہ طریقہ سے اس پر نظر ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے  
 کہ توریث جائیداد منقولہ کو اشخاص زیر بحث کے ذاتی اور حیثیتی قانون سے کیا تعلق ہے۔  
 صرف استدلال دینا کافی ہے کہ انگلستان میں اس تعلق کی نسبت ضرورت سے  
 زیادہ سختی پڑتی تھی۔ اسی پرکتفا نہیں کیا گیا کہ اشخاص زیر بحث کے ملک توطن کے قانون  
 کے مطابق تقسیم ہونی چاہئے بلکہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ خود وہی متوطن انگلستان ہو اس کو  
 لازم ہے کہ اپنے مقام توطن کے قانون کے مطابق وصیت نامہ مرتب کرے۔  
 اس بناء پر قانون بین الاقوام کے اس انگریزی قاعدہ اور اس عام طور سے مشہور  
 اور معروف قاعدہ میں اختلاف ہو گیا جس کی رو سے کم از کم ایک فعل جو قانون مقام  
 آغاز کار بروالی یا قانون مقام تکمیل دستاویز کے مطابق کیا جائے جائز تصور  
 ہوتا ہے اگرچہ قانون مذکور اس کو اس خاص شکل میں کئے جانے کا حکم بھی نہ دیتا ہو۔  
 جن مقدمات میں اس اختلاف کی بحث پیش آئی ان میں انگلستان کی عدالتوں کو  
 پورے طور سے اس اعلان کا موقع ملا کہ توریث جائیداد منقولہ کے معاملات میں شخصی قانون  
 بین الاقوام کا وہ قاعدہ جو اس نے اختیار کیا ہے ملک محمولہ کے جملہ قانون کی طرف  
 اشارہ کرتا ہے یعنی اس فیصلہ کی طرف جو خاص اس مقدمہ میں ملک مذکور میں صادر  
 ہوتا۔ اس طور سے سر ہربرٹ جیمز نے ڈوئی بونیوال بنام ڈوئی بونیوال کے مقدمہ میں  
 (۱۸۳۸ء ۱ د ۱) کوٹرس ۵۷ء جس میں ایک وصیت نامہ کا طرز تحریر زیر بحث تھا۔

اس تجویز کے بعد کہ متونی فرانس کا متوطن تھا یہ لکھا کہ اس کی وصیت نامہ اور توثیق جائیداد ذاتی کے جواز کے فیصلہ کی مجاز اسی ملک کی عدالتیں ہیں اور یہ اتباع مقدمہ ہیہ بنام شمتہ ۲ آؤس ۲۵ عدالت ہذا وصیت نامہ کی صحت کے متعلق کارروائی ملوثی کرتی ہے جب تک کہ عدالتہائے فرانس اس کی صحت یا غیر صحت کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کر دیں۔ اس تجویز کے مطابق وصیت نامہ جات متعلقہ جائیداد منقولہ جو وصی کے مقام توطن کے قانون کے مطابق بھی نہ تھے اس شہادت کے پیش اور منظور ہونے پر کہ وہ اس ملک میں بھی نافذ قرار پائے منظور کر لئے گئے۔ دیکھو مقدمہ کو لیبر بنام ریوا ز رام ۱۸۴۱ء ۲ کرٹ ۵۵۵ مصدرہ سر ہر برٹ جزو مقدمہ فرمی بنام فرمی (۱۸۴۷ء) ۵ نوٹس مقدمہ ۵۴۲ مصدرہ ایضاً جو اس وقت سرائیچ جزو فرٹ ہوئے تھے مقدمہ کروڈن بنام فلر۔ ۱۔ سابی ڈریٹین ۴۴۱ مصدرہ سر سی گرس ویل و مقدمہ لینیو بی بنام انڈرسن (۱۸۶۰ء) سابی ڈریٹین ۲۴ سر سی گرس ویل و مقدمہ ان سلو الارڈک بنام کنین ۲ سابی ڈریٹین ۱۳۷ (ڈراکٹریں نے اپنے اختلاف سے دست برداری کر لی جب اسکاٹ لینڈ میں یہ تجویز ہوئی کہ ایک وصی کا وصیت نامہ وہاں نافذ قرار پائے گا اگر وہ قانون مقام آغاز کار روائی یا تکمیل دستاویز کے مطابق ہوگا) و مقدمہ براؤن۔ سیکوارڈ (۱۸۴۳ء) ۷۰ لائیکس نیویری (۱۸۱۱ء) مصدرہ سر کیف جین اور مقدمہ لیکرکس (۱۸۷۷ء) ۳ پیری وڈوڈن ۹۶ میں۔ سر جے بیسن نے یہ تجویز کیا کہ لارڈ گلکس ڈاؤن کے ایکٹ میں اس ملک کے قانون سے جہاں (وصیت نامہ) مرتب ہوا وہ قانون مراد ہے جواز روئے قانون مقام تکمیل دستاویز یا آغاز کار روائی مقدمہ زیر بحث سے متعلق ہوگا۔ مقدمہ زیر میر بنام فریمین (۱۸۵۷ء) ۱۰ مور پراپوی کونسل ۲۰۶ (فیصلہ جو ڈیشل کیٹی مصدرہ لارڈ ویلیڈیل) میں ایک وصیت متوطنہ فرانس کا لکھا ہوا وصیت نامہ جو انگلستان کے قانون کے مطابق تھا نامعلوم کیا گیا عدالت ایک پیچیدہ دلیل سے اس نتیجہ پر پہنچی کہ یہ وصیت نامہ فرانس میں غیر نافذ قرار پاتا۔ مقدمہ ٹرو فورٹ (۱۸۸۷ء) ۳۶ پانسی ڈویرن ۶۰۰ میں مندرجہ

۱۵ اب ایک ایسا مقدمہ میں کائناتے فرانس کے اسکاٹ لینڈ کی بحث تھی جس میں سرانیکول کے سامنے پیش ہوا تھا۔  
 ۱۵ اس میں اور نیز ان میں سے بعض دوسرے تصدیقات میں فرانس اور بیجیم میں جو توطن اختیار کیا گیا تھا وہ ان مقامات کی حکومتوں کی مجاز سے نہ تھا بلکہ شخص قانون میں لا قوام کا توطن تھا جس کو ڈیشل کیٹی نے مقدمہ کو بنام فریمین توطن رہائے توطن قائم کے نام سے موسوم کیا ہے اور حقیقی واقعہ کے طور پر یہ مجال خود ہی میں نافذ ہے میرا کہ وہ توطن با مجازت کے خلاف کی جیاد کے قبل رائج اور نافذ تھا۔

اسٹریٹنگ کو ایک ایسے سوئیٹ زر لینڈ کے باشندے کی تقسیم جائیداد متعلقہ کے ضمن میں ہنس نے فرانس میں توطن اختیار کر لیا تھا ہمارے مسئلہ توطن کے معنی پر غور کرنے کی احتیاج ہوئی۔ اس بارہ میں قانون فرانس عام طور سے تقسیم کے قانون کو تسلیم کرتا ہے باور اس بارہ میں دونوں سلطنتوں میں ہمسایہ سے معاہدہ چلا آتا ہے۔ سوئیٹ زر لینڈ میں ہا ایک مقدمہ اسی طور کا فیصلہ ہوا تھا اور فیصلہ منج سے وصیت ناموں کی طرز تحریر کے مضامین کا لحاظ کر کے لکھا کہ جو دعویٰ اس وقت منجانب فرین اول عدالت ہڈامیں پیش ہے، وہ ایسی عدالتوں میں پیش ہو کر فیصلہ ہو چکا ہے جو موتنی کے وطن کے قانون کے لحاظ سے، اس کی سماعت کی مجاز تھیں..... اس لئے ہم ان کے فیصلوں کے پابند ہیں۔

جس سوال سے ہم اس وقت بحث کر رہے ہیں اس کا جواب اب تک ہم کو انگریزی عدالتوں سے سرسری طور سے ملتا رہا ہے مگر مقدمہ جاسن۔ رابرٹ بنام انٹرنی جنرل (۱۹۰۳) ۱ جانوری ۱۹۰۳ء میں سٹریٹس فار وول کہا اس مسئلہ پر پوری توجہ کرنی پڑی، مقدمہ مس جاسن کی جائیداد متعلقہ کی تقسیم کے متعلق تھا جو کہ ایک انگریزی رعایا تھی، اور پیدائش کے وقت سے جزیرہ آئال میں اس کا توطن تھا بلکہ موت اور تحریر وصیت نامہ کے وقت سٹریٹس میں بیڈن کی گرانڈ ڈچی میں رہتی تھی، اگرچہ باضابطہ طریقہ سے وہاں کی رعایا نہیں بنی تھی۔ توطن کے انگریزی اصول کے مطابق منج کو بیڈن کے قانون کی طرف رجوع کرنا پڑا اور رجسٹرار عدالت کے صداقت نامہ سے ظاہر ہوا کہ بیڈن کے قانون کی رو سے ہتوفیسہ کی ایسی جائیداد کی قانونی توریث جو اس نے وصیت نامہ کے ذریعہ سے نقل نہ کر دی، ہمارے ملک کے قانون کی تابع ہے جس کی وہ اپنی موت کے وقت رعایا تھی، اس طور سے بیڈن کے قانون کے دریافت کرنے کا خواہ مخواہ چھڑا رہا ہو، مگر رجسٹرار عدالت کے جواب سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس کا مقصد اس ملک کے کل قانون سے ہے نہ کہ صرف اندرونی قانون سے۔ فیصلہ منج نے اس رائے کو مسئلہ زیر بحث سے ٹھیک طور سے مطابق پا کر اور اس کے ساتھ عملی طور سے اتفاق کر کے یہ تجویز کی کہ توطن اختیاری (Domicile of Choice) جس کا اختیار کردہ ملک میں تقسیم جائیداد متعلقہ پر کوئی ایسا اثر نہ پڑتا ہو کہ اس سے کسی قسم کے حقوق یا ذمہ داریاں پیدا ہوتی ہوں، وہ اس مقصد کے لئے مطلق توطن نہیں ہے اور اس لئے مورث کا اصلی توطن (Domicile of Origin) بحال خود قائم رہتا ہے۔ بیڈن کی عدالتوں نے

فی الحقیقت اس سے اور اپنے جو رسڈکشن کے دعوے سے دست برداری کر لی ہے۔  
 ضمنتاً یہ امر قابل بیان ہے کہ جائیداد منقولہ کی توریث یا عام طور سے ذاتی حیثیت کے  
 مقاصد کے لحاظ سے توطن اختیاری اور توطن اصلی میں تمیز کرنے کی، نہ کوئی وجہ ظاہر  
 کی گئی ہے اور نہ بظاہر کوئی نظر آتی ہے۔ اصل معاملہ میں یہ تجویز اور وہ دلیل جو اس سے  
 نفل کی گئی ہے اس اصول کے بالکل مطابق ہے جس کی تائید میں کرتا رہا ہوں۔ بیڈن  
 کے قانون نے بیڈن کے توطن کو بحث سے خارج کر دیا اور جائیداد منقولہ کی تقسیم اس کی  
 عدم موجودگی میں قانون مالکیت کی رو سے عمل میں آئی۔ دوسرے الفاظ میں توطن کا قاعدہ  
 پہلے برسرِ پا طریقہ سے نہیں برتا گیا ہے بلکہ اس طرح کام میں لایا گیا ہے کہ اس سے ایک ایسی  
 تمدنی جماعت کی رکنیت کا پتہ چلتا ہے جو خانگی قوانین کی اغراض سے قائم ہے اور اس  
 بناء پر وہ ایسے ملک میں نافذ نہیں متصور ہو سکتا جہاں یہ جماعت توطن کے اصول پر قائم  
 ہی نہ ہو۔ نوائے کے مسئلہ کے متعلق جو یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایسے دائرہ میں لیجا کر  
 ڈال دیتا ہے جس سے مٹھنا محال ہو جاتا ہے، فاضل رنج کے لئے موجب خوف  
 نہ ثابت ہوا۔ اُس نے بیڈن کی ایک ایسی رعایا کی صورت فرض کی جس نے انگلستان میں  
 توطن اختیار کر لیا ہے اور یہ لکھا کہ ”اس صورت میں ایسے اختلاف اور تصادم قوانین کا ہونا  
 لازم ہے اور اس سے کوئی چارہ نہیں“ مگر اس کی جائیداد منقولہ کی تقسیم اس عدالت کے ذریعہ  
 سے عمل میں آئے گی تو وہ اسی حد تک ہمارے قانون کے مطابق ہوگی لیکن اگر بیڈن  
 کی عدالتیں اس کو تقسیم کریں گی تو وہ اپنی حد تک بیڈن کے قوانین کی پابندی کریں گی۔  
 یہ بالکل درست ہے مگر یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا شخص زیرِ دریافت کی موت  
 اس کا تعین نہیں کر دیتی کہ کن قواعد کی رو سے اور منجملہ دونوں ممالک کے کس ملک  
 میں اس کی جائیداد غیر منقولہ میں توریث جاری ہوگی تاکہ تقسیم پر ان اشیاء کو بیڈن سے  
 انگلستان اور انگلستان سے بیڈن لیجانے کا اثر نہ پڑے اور ان کا تصفیہ شخصی قانون  
 بین الاقوام کے قواعد سے خواہ وہ مسئلہ نوائے ہو یا کوئی دوسرا مسئلہ ہو جائے۔ یہ ظاہر  
 ہے کہ ایسے ممالک کا فیصلہ جن کے ذاتی قانون کا معیار مختلف ہے باہم عیناً نہیں ہو سکتا۔  
 توطن قانون میں الاقوام (Domicile of Internal Law) جو توطن واقعی کا  
 Domicile of fact کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے اور جس سے ہم نے

اس فصل میں بحث کی ہے بعض دوسرے ممالک میں بھی متعارف ہے (دیکھو فرینچ سول کوڈ ۱۰۲) مگر اس سے پروردی اس وقت تک مستفید نہیں ہو سکتے جب تک کہ اس کی تکمیل حکومت کی منظوری سے نہ ہو جائے (دیکھو کوڈ مذکور ۱۱۳) اور اس حالت میں وہ قانونی توطن (Legal domicile) کے نام سے میسر کیا جاتا ہے۔ مقدمہ بویس (۱۹۰۶) ۲۲ دلائس لارپورٹ ۱۱۷ میں وصی جو انگریزی رعایا تھا فرانس میں واقعی توطن رکھتا تھا نہ کہ قانونی توطن باور مستر جسٹس سوٹن فن ایڈی نے، بصراحت مستر جسٹس فائول کے فیصلہ مقدمہ جانسن کا اتباع کر کے یہ تجویز کی کہ اس کے وصیت نامہ کی تعبیر اور تکمیل انگریزی قانون کے لحاظ سے ہونی چاہئے۔ اس طور سے انگلستان کی عدالتوں میں مسئلہ رونائے اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جب کہ فیصلہ کی بنیاد توطن بین الاقوامی پر قائم نہیں ہو سکتی۔ یا تو اسوجہ سے کہ (۱) ممالک غیر زیر بحث میں بجائے توطن کے قومیت کا معیار اختیار کیا گیا ہے (مثلاً بیڈن، مقدمہ جانسن) یا (۲) توطن بین الاقوامی کی تکمیل بذریعہ قانونی منظوری کے نہیں ہوئی جو اس ملک میں لازم ہے (مثلاً فرانس بمقدمہ بویس)۔

میں اس بحث کو اس رائے پر ختم کرتا ہوں جو کہ معقول ہے اور دلیل پر مبنی ہے کہ جب کوئی قاعدہ کسی غیر ملک کے قانون کی طرف رجوع ہونے کی ہدایت کرے تو اس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ ملک مذکور کا کل قانون مراد ہے اس میں لازمی طور سے وہ کل حدود شامل ہیں جو وہ خود اپنے استعمال کی نسبت قائم کرتا ہے کیونکہ اگر ان کا لحاظ نہ کیا جائے تو یہ کہنا مشکل ہو گا کہ وہ فی حقیقت وہی قانون تھا جو کام میں لایا گیا۔ یہی ایک رائے ایسی ہے جو انگریزی فیصلوں میں اختیار کی گئی ہے اور کم از کم یورپ کے دوسرے ممالک میں اس کی تائید ہوئی ہے۔

ایک حال کے مقدمہ میں بالکل مختلف حالات میں مسئلہ "رونائے" پیش آ گیا تھا مگر عدالت نے اس پر بحث نہیں کی ایک ہنڈی کی تعبیر کا مسئلہ تھا جو امریکہ میں لکھی گئی اور انگلستان میں سکھاری گئی تھی اور وہیں واجب الادا تھی: آخر نتیجہ کے خریداران ہنڈی نے اس ہنڈی کو خرید لیا اور اس سامان کے بل آف لیڈنگ کے ساتھ جسکی بابت ہنڈی مذکور لکھی گئی تھی، ہنڈی سکھار نے والے کے پاس انگلستان میں بھیج دیا۔ اس نے

رقم کے واجب الادا ہونے کی تاریخ پر اس کا رویہ ادا کر دیا، لیکن یہ معلوم کر کے کہ بل آف لیڈنگ جعلی تھا اور اس کی بابت کوئی سامان نہیں بھیجا گیا تھا اس وجہ سے کہ ہنڈی بل آف لیڈنگ کے اصلی ہونے کی شرط سے مشروط تھی، اپنی رقم ادا کردہ کے وصول کے لئے امریکہ میں رجوع عدالت ہوا۔

امریکی کی عدالت نے یہ تجویز کی کہ اس مسئلہ کا فیصلہ کہ آیا ہنڈی مشروط تھی یا غیر مشروط، انگلستان کے قانون سے ہونا چاہئے۔ بعد جب یہ مقدمہ انگلستان کی عدالت میں دائر ہوا تو وہاں یہ تجویز ہوئی کہ بلحاظ الفاظ دفعہ (۷۲) ایکٹ بل آف ۱۸۹۰ء اس امر کا فیصلہ کہ ہنڈی مشروط ہے یا غیر مشروط، امریکہ کے قانون سے ہونا چاہئے چنانچہ نے قانون مذکور کو دیکھ کر اور امریکہ کے فیصلوں کی تعبیر پر لگا کر کے اپنی تجویز صادر کی۔ یہ امر قابل بیان ہے کہ جب امریکہ کی عدالت نے یہ تجویز کر دی تھی کہ تعبیر کا معاملہ انگریزی قانون سے طے ہونا چاہئے تو انگریزی عدالت کو چاہئے تھا کہ اس رائے کو قبول کر کے مقدمہ کا فیصلہ ہنڈی کے بین الاقوامی انگریزی قانون کی رو سے کرے۔ مگر اس میں لارڈ چیف جسٹس اسکرڈن نے اس امر پر شبہ ظاہر کیا کہ آیا انگریزی عدالت کو یہ معاملہ امریکہ کے قانون کی طرف دوبارہ رجوع کرنا چاہئے تھا یا نہیں؛ مگر مسئلہ "زولے" کی منظوری یا نا منظوری سے کوئی بحث نہیں کی۔ کیونکہ عدالت اپیل نے یہ تجویز کی کہ تعبیر خواہ انگریزی قانون سے کی جائے یا امریکہ کے قانون سے نتیجہ واحد ہے یہ

## فصل سوم

### اہمیت اور بیرونی ولایت اور محافظت

اب ہم اس کتاب کے اصل موضوع یعنی شخصی قانون بین الاقوام کے ان قواعد سے بحث کریں گے جو انگلستان میں مقبول ہیں اور اس مقصد کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اہلی کے کوڈ کا اتباع کر کے اشخاص کی حیثیت اور خاندانی تعلقات سے بحث شروع کریں۔ جس اصول کی نسبت یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کی تائید انگلستان کے اہل الرائے کرتے ہیں یا جن میں وہ انکار یا اقرار کے لحاظ سے مختلف الرائے ہیں ان کو ہم بغرض آسانی و فہم سے تمیز کریں گے۔ یہ اصول اپنی وسعت اور اہمیت میں لحاظ ان مواقع کے جن میں ہماری عدالتوں کو اس مفہوم کے مختلف حصے کے متعلق قائم کرنے پڑے، یا ہم مختلف ہوں گے۔ اس لئے ان پر اس طور سے نظر ڈالنی چاہئے جس طرح کپارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے مسودہ کے دفعات پر نظر ڈالی جاتی ہے، بلکہ ان کو انگلستان کے اصول قانون کی حقیقی حالت کے اظہار کا ایک ذریعہ تصور کرنا چاہئے۔ ان میں جا بجا ہم آئرلینڈ کے اہل الرائے کا حوالہ بھی دیں گے کیونکہ ان معاملات میں انگلستان اور آئرلینڈ دونوں کے قوانین یکساں ہیں اور اسکاٹ لینڈ کے مراغوں پر جو ہاؤس آف لارڈس نے کئے ہوں اور نوآبادیوں کے ان مراغوں پر جو بریوی کونسل میں طے ہوئے ہوں، کوئی خاص ریمارک نہ کرینگے۔ جب تک یہ ظاہر ہوتا رہے گا کہ شخصی قانون بین الاقوام کے کسی خاص قاعدہ کو اس ملک کے قومی قانون کا ایک نہ قرار دینا مقصود نہیں ہے، جہاں کا مراءضہ ہوا ہے۔

**دفعہ ۱۔** جن مواقع پر کسی شخص کے ذاتی قانون سے انگلستان میں کام لیا جانا جائز تصور ہوتا ہے تو اس قانون کا قسین شخص مذکور کے وطن سے ہوتا ہے نہ کہ اس کی سیاسی قومیت سے۔

**دفعہ ۱۰۔** جب کسی شخص کی اہلیت متعلقہ افعال پر بنائے ہوئے رسم زیر بحث ہوتی ہے تو اس کے تصفیہ کے لئے انگلستان میں اس کے ذاتی قانون کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

مفصلہ ذیل اہل الرائے ایسی صورتوں میں ذاتی قانون کو تسلیم کرنے کے مخالف ہیں۔

جو شخص ان تمام قوانین کی رو سے جن کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے، مدبوع کو نہ پہنچا ہو، اس کی اس اہلیت کا فیصلہ کر آیا وہ خاص قسم کی اشیاء کے متعلق خواہ وہ ضروریات زندگی میں سے ہوں یا نہ ہوں، اس ملک کے قانون کی رو سے ہوگا جہاں معاہدہ عمل میں آیا۔ سیل بنام رابرٹس (۲۱۱۸۰۰) اسپانیا سے ہارچ الڈن پو ایک شخص جو اپنے مقام توطن کے قانون کے لحاظ سے نابالغ ہے، ایک دوسرے ملک میں جا کر رہتا اور تجارت کرتا ہے اور وہاں دیوالیہ قرار پاتا ہے، یہی ذاتی جائداد جو اس کے ملک توطن میں واقع ہے، اس دیوالیہ کے مغرض الیہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اسٹینٹس بنام میک فرلینڈ (۱۸۴۵) ایرش ایکٹوٹی پورٹس ۳۳۳ جج بلک برن پو عام طور سے ذاتی قابلیت اور ناقابلیت معاہدہ کرنے والے اشخاص کی اس مقام کے قانون پر منحصر ہوتی ہے، جہاں معاہدہ کیا جاتا ہے۔ جج کرائس ویل پو مقدمہ سائمرٹن بنام مالک (۲۱۱۸۵۰) ایس ویل ۷۷۔ اگرچہ اس رائے سے جو انھوں نے مقدمہ میٹی بنام بیٹی میں جس کا ذکر آئندہ نمبر ۲ پر کیا گیا ہے ظاہر کی ہے، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ قطعی طور سے قانون مقام معاہدہ کے موید تھے، یہ مقدمہ اسکاٹ لینڈ بنام ڈی باروز (۱۸۷۹) ۵ پیڑی ویڈیوڈس ۳۳ میں ہسٹن نے صفحہ ۱۰۰ پر ذاتی حیثیت کے معاملہ میں قانون مقام معاہدہ کی تائید کی اور اسی مقدمہ میں اس میں جو آگے آتا ہے، لارڈ جسٹس کائٹن کی رائے کا حوالہ دیا۔ اور مقدمات اوگٹن بنام اوگٹن (۱۹۰۸) صفحہ ۳۶۔ جج سرگورل بارنس۔ کوڈنس ہارڈسے۔ وکیڈی و مقدمہ بیٹی بنام چٹی (۱۹۰۹) صفحہ ۶۷ جس سے آئندہ بحث کی جائے گی جج سرگورل بارنس بھی اسی خیال کے پورے موید ہیں۔ اگرچہ یہ امر مشتبہ ہے کہ جو کچھ ان میں اہلیت نکاح کے متعلق بیان کیا گیا ہے وہ عام اہلیت سے



کہا تا تک متعلق ہو سکتا ہے تو ایک نابالغ نے جس کا توطن آئرلینڈ تھا اور جس کے باپ نے آئرلینڈ میں توطن اختیار کر لیا تھا، بحیثیت ایک مزدور کے اسکاٹ لینڈ میں ملازمت اختیار کی اور ایک چوٹ کھانے کے بعد، معاوضہ کا معاہدہ کیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے آقا پر ہرجہ کا دعوے کیا اور یہ مدد پیش کیا کہ جو معاہدہ اس نے کیا تھا وہ اس بنا پر ناجائز تھا کہ وہ آئرلینڈ کے قانون کے مطابق نابالغ تھا۔ تجویز ہوئی کہ اس کی اہلیت کا فیصلہ قانون مقام معاہدہ کی رو سے کیا جانا چاہئے نہ کہ اس کے ذاتی قانون سے اور اس بنا پر اس کا دعوے خارج کر دیا گیا۔ دیکھو میک فرج بنام اسٹورٹس دلائڈ (۱۹۱۳) سلکٹ کیس ۲، ۳، مقدمہ ہیٹ بنام لی میزوریہ (۱۸۶۶) ۱۔ کاس ۲۵۵ میں نج کنیان نے اس امر کا ثبوت چاہا کہ جس شخص نے بیرون عدالت ادائی رقم کی درخواست پیش کی ہے، اس کا اسطباع مقام کرنے میں ہوا اور اس کی عمر ۲۱ سال کی ہے لیکن یہ نہیں ظاہر ہوا کہ درخواست گزار نے کرنسی میں توطن اختیار کر لیا تھا اور وہاں بلوغ کا سن ۲۰ سال تھا، ذاتی قانون کے تسلیم کئے جانے کے بغیر خلاف (اگرچہ حقیقت میں نہیں) کوئٹ ڈوی پیرس کا مقدمہ ہے جس کی نسبت یہ تسلیم کر لیا گیا تھا کہ اسکا توطن فرانس ہے اور وہ ۲۱ سال کی عمر کو نہیں پہنچا ہے اور فرانس کے قانون کی رو سے ایک حد تک آزاد ہے مگر ہنوز اس کو ایک مہتمم جائداد کی ضرورت ہے جو اس قانون کے لحاظ سے مقرر کیا گیا تھا۔ سر سی کر سول نے انتظام اس کے اور اس کے مہتمم کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا اور انگریزی عدلہ آمد کے مطابق یہ ہدایت کی کہ وہ اپنی جانب سے اہتمام کے لئے کسی اپنے قریب تر رشتہ دار کو منتخب کرے۔ دیکھو مقدمہ ڈی آرٹیس (۱۸۵۹) ۱۔ ایس وی ۲۵۳ و ۲۸۰۔ لاجرنل (سلسلہ جدید) پی ۱۲۹ ۱۲۹ مقدمہ دی گلڈس آف میٹ یارڈ (۱۹۰۳) پی ۱۲۹ میں نج جین نے اس مقدمہ کا بانہار اتفاق حوالہ دیا تھا اور اس کی تشریح یہ کی تھی کہ اس میں ایس شخص کو جو انگلستان کے قانون کی رو سے بر بنائے نابالغی، ایسے اختیار حاصل نہیں کر سکتا انگلستان میں اختیار اہتمام ترکہ دینے سے انکار کیا گیا تھا، مفصلہ ذیل اہل الرائے ذاتی قانون کے مقرر ہیں بے سرنیچول نے

پر نظر کی ایک قانون کو ہر انگلستان کے قانون کے مطابق نابالغ تھی مگر اپنے مقام توطن کے قانون کے لحاظ سے آزاد تھی، اہتمام ترکہ کی اجازت دی جو صرف وصول منافع حصص پر مشتمل تھی اور جس کی وہ مادام حیات ستمی ڈاکٹر ٹیٹل نے جو درخواست کی تائید میں تھے باپنی دلیل کو یوں قائم کیا تھا کہ قانون مذکور اپنے توطن کے قانون کی رو سے کسی محافظہ کے مقرر کرنے کی مجاز نہیں ہے، اس دلیل سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ اہلیت کے معاملات میں ذاتی قانون نافذ ہونا چاہیے۔ دیکھو مقدمہ ڈاکٹہا (۱۸۲۸) ۱۔ مقدمات مذہبی مرتبہ ہرگز ۲۴، ۲۵ سول حیثیت کے تصفیہ کا صرف ایک اصول ہے یعنی توطن جو قانونا سول حیثیت کے تعین کا معیار ہے اور اسی پر فریق کے ذاتی حقوق سے لینے وہ قانون جس سے اس کے بلوغ نکاح توثیق اور قابلیت و ناقابلیت و عدیت کا فیصلہ ہوتا ہے منہر ہونے چاہئیں۔“ دست بری مقدمہ اوٹی بنام اوٹی (۱۸۵۸) ایل۔ آر۔ آئی اسکاچ اہل صفہ ۵۷ میں کہتا ہے کہ معاملات نکاح میں بھی دوسرے معاہدات کی طرح ذاتی قانونی مقام توطن کے قانون پر منحصر ہونا چاہیے، گج کاٹن نے مقدمہ سائو تیر نام ڈی باؤڈر (۱۸۷۷) ۱۸ لارپورٹ ۳ سیری وڈوڈس۔ ۵ میں جو لکھا اس کا اتباع کوک ٹرسٹ (۱۸۸۷) ۵۶ لاجرنل (سلسلہ جدید) ۶۳۷ میں کیا گیا، گج اسٹرننگ کی رائے کے مطابق معاہدہ کی اہلیت کا تصفیہ قانون مقام توطن سے ہونا چاہیے، نیز دیکھو گج ہالبری کا فیصلہ مقدمہ کوپر بنام کوپر (۱۸۸۸) ۱۳۔ ۱۷ پی۔ سی۔ ۱۷۱۔ ۹۹۔ اس مقدمہ میں لارڈ وائٹن اور میٹکلف نے ”قانون مقام ادائی“ (Lex loci Solutionis) کو اہلیت معاہدہ سے متعلق قرار دیا لیکن قانون توطن اور قانون مقام عمل معاہدہ کے متعلق جو اتفاق سے ایک ہی تھے کوئی صاف رائے ظاہر نہیں کی۔ نیز دیکھو آئیندہ نوٹ

مفصلہ ذیل مباحثات میں ذاتی قانون تسلیم کیا گیا ہے مگر یہ بطور کلیہ کے ایک شخص جس کا توطن انگلستان سے باہر ہو اس دراست کی بابت جو اس کو ایسے شخص سے پہنچی ہو جس کا توطن انگلستان میں ہو، انگلستان کے قانون یا اپنے توطن کے قانون کے لحاظ سے بالغ

ہونے پر ان میں سے جو پہلے واقع ہوا اس پر دینے کا مجاز ہے۔ دیکھو مقدمہ

ہلین (۱۸۶۶) لا رپورٹ ۲-۱ کیو ۳۶۳ ج ۲ ویلی ٹو

اس سے ظاہر ہو گا کہ لا رڈوسٹ بری بلوغ یا غیر بلوغ کے مسئلہ کو ازدواج کے مسئلہ پر قیاس کرتے ہیں اور لا رڈوسٹس کا جن نے نکاح کو مثل دوسرے معاہدات کے قرار دیا ہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ جو ناقابلیت نکاح میں برنائے نابالغی پیدا ہوتی ہے اس میں اور اس ناقابلیت میں جو خریداری جائیداد کے متعلق پائی جاتی ہے، اصولاً کوئی فرق نہیں ہے؛ اگرچہ ان دونوں اقسام کے معاہدات میں زمانہ اہلیت کی میعاد مختلف ہے؛ نکاح کے معاملہ میں فریقین کی باہم قرابت قریبہ بھی ایک حد تک موجب نااہلی ہے جو یورپ کے دوسرے ممالک میں نااہلی کی کلی نااہلیت کی طرح ذاتی قانون کا ایک جز تصور ہوتی ہے۔ اگر ذاتی قانون برنائے نابالغی یا قرابت قریبہ کے ایک فریق کو اس کا نااہل قرار دیتا ہے تب بھی نکاح جائز نہیں ہو سکتا۔ اگر مقام انعقاد نکاح کا قانون بھی اس کے خلاف ہو تو وہ بھی اس کا مانع ہو گا؛ کیونکہ بجز جائز طریقہ کے نکاح منعقد نہیں ہو سکتا۔ آگے چل کر معلوم ہو گا کہ انگلستان میں بھی ایک فیصلہ کے ذریعے سے نکاح پر ذاتی قانون کا یہی اثر تسلیم کیا گیا ہے اور یہ فیصلہ ان فیصلوں کے بعد کا ہے جن میں ذاتی قانون کو نابالغی کے مسئلہ میں تسلیم کرنے سے انکار کیا گیا اور جن کو ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ میرے پیش نظر خاص کر ہاؤس آف لارڈز کا وہ فیصلہ ہے جو مقدمہ بروک بنام بروک (۱۹) ہاؤس آف لارڈز ۱۹۳۳ صادر ہوا؛ کیونکہ اس کی ابتدائی تجویز میں خود اسری کریول شریک تھے؛ توطن کا اصول صاف طور سے بنائے صدور فیصلہ نہیں قرار پایا ہے۔ لا رڈوسٹ بری اور لا رڈوسٹس کا جن کے قائم کردہ اصول، مقدمہ بروک بنام بروک پر کامل اور قطعی غور کئے جانے کے بعد کے ہیں اور ان میں جیسا کہ میں پہلے لکھ آیا ہوں، نکاح کا تذکرہ موجود ہے جس سے ان دونوں فاضل محجوں کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کے معاملہ میں جو تجویز ہوئی اس سے دوسرے معاملات میں بھی اہلیت کا تعین ہو جاتا ہے۔ اور اس راستہ میں لا رڈوسٹس کی شرکت نے اور زیادہ قوت پیدا کر دی ہے۔

لے بعد کے فیصلوں نے جو نکاح کے متعلق مقدمہ گلڈن بنام گلڈن اور ہل بنام ہل ہوئے۔ ان اصول کو ہم ہم

مگر سوال یہ ہے کہ آیا اہلیت کے متعلق قانون مقام معاہدہ سے بالکل قطع نظر کر لینی چاہئے؟ نکاح کا معاملہ ایک مخصوص معاملہ ہے اس لحاظ سے کہ تقریباً تمام ممالک میں یہ خاص معاملہ بغیر سرکاری توسط کی مداخلت کے عمل میں نہیں آتا اور اس توسط کا اظہار عام یا مذہبی رسوم کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ پس یہ باسانی ممکن ہے کہ ایسے رسوم سے کار محض ثابت ہوں تا وقتیکہ فریقین معاہدہ میں وہ شرائط نہ پائے جائیں جنکا وجود قانون مقام معاہدہ کے لحاظ سے ایسا ہی ضرور ہو جیسے کہ خود اُن کے ذاتی قانون کے شرائط کا موجود ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ البتہ اگر موزا الذکر شرائط موجود ہوں تو دوسرے اس قسم کے معاہدات کے جواز کے لئے جن میں عہدہ دار سرکاری کی تصدیق کی ضرورت نہیں ہوتی، مقدم الذکر شرائط کا موجود ہونا لازم نہیں ہے۔ مگر ممکن ہے کہ دوسرے وجود پیدا ہو جائیں اور صفحہ ۲۶ و ۳۱ (اصل کتاب) پر ہم ذاتی قانون کے اصول کے ان مستثنیات کو لکھ آئے ہیں جو معاملات کے جواز کی تائید میں فرانس اور جرمنی میں رائج اور شائع ہیں۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ جو بین الاقوامی قانون ہندسی اور چکوں کے بارہ میں شرائط کی ایک کانفرس میں منظور ہوا، اس کے ایک دفعہ میں یہ بصراحت بیان ہوا ہے کہ اگرچہ معاہدہ کی اہلیت عام طور سے قومی قانون کی تابع ہے، لیکن اگر کسی شخص میں نفعہ متذکرہ بالا کے مطابق (معاہدہ کی قابلیت نہیں ہے تاہم اگر اُس نے کسی مملکت میں کسی قانون کے مطابق معاہدہ کر لیا ہے جسکا اسکو حق ہے تو وہ مستحق قرار پائے گا۔ اسطور سے ایک معاہدہ کو جائز قرار دینے میں قانون مقام معاہدہ کو ذاتی قانون پر ترجیح حاصل ہے۔ اس موقع پر باوجود مقدمہ لینین میں لارڈ روتیلی کی رائے کے انگلستان میں جو حدود عام اور متفقہ خیالات کے لحاظ سے جموں کے اختیارات پر قائم ہوتے ہیں وہ یقیناً اس امر کے مانع ہیں؛ کہ جج بغیر پارلیمنٹ کی مدد کے ذاتی قانون کے تحت ہیں جو کہ اہلیت کا عام اصول قرار پا چکا ہے، ایسے مستثنیات قائم کر سکیں۔ اور یہ امر پارلیمنٹ کی رائے پر منحصر ہو گا کہ وہ لحاظ ان معاہدات کے جو دوسری سلطنتوں سے کئے جائیں، ذاتی قانون کا معیار وطن یا سیاسی قومیت میں سے کسی ایک کو قرار دے اور ذاتی قانون

کے استعمال میں ایسے مستثنیات قائم کر دے جو اس کو بجا یا آسانی مناسب معلوم ہوتے ہوں۔  
**قرعہ ۳۔** جب ایک منکوحہ عورت کے کسی خاص فعل کے کرنے کی اہلیت کے متعلق بر بنائے منکوحہ ہونے کے اعتراض ہو گا تو انگلستان میں اس کا تصفیہ اس کے ذاتی قانون پر محمول کیا جائے گا۔

ایک عورت کا نکاح نابالغی کے زمانہ میں ہوا (بعد بلوغ کے) اس کی تنسیخ اور نیز اس معاہدہ نکاح کو جو اس کی طرف سے کیا گیا تھا قائم رکھنے کی قابلیت کا تصفیہ اس ذاتی قانون پر منحصر ہو گا جس کی وہ بر بنائے نکاح مستحق تصور ہوتی ہے۔  
 ویڈلٹر بنام اڈملٹن (مسئلہ ۲، چانسرری کیس، ۸، ریج، لنڈے۔ ریگے۔ کالٹس۔ جصلوں نے تجویز مقدمہ کوئٹس ہارڈی (۱۸۹۹) ۲۔ چانسرری ۶۹ کو منسوخ کر دیا  
 مقدمہ میمر پریٹ بنام بیگ (۱۸۵۱) ۴ ڈی گیر و سائیل، ۲۱، ریج، لانٹ بریوس  
 میں یہ بحث تھی کہ آیا ایک منکوحہ عورت انگلستان میں اپنے شوہر کی رضامندی سے اس حق کی بابت جو اس کو ایک انگلستان کے تملیک نامہ کی بنا پر حاصل ہونے والا ہے معاہدہ کرنے کی اہلیت رکھتی ہے؟ اس کا تو ملن فرانسیس میں تھا اور جو حق حاصل ہونے والا تھا وہ ایک فرانسیسی معاہدہ سے جو نکاح کے وقت ہوا تھا، اس عورت کے ہر میں شریک تھا۔ اس چانسلر نے اس کو قانون فرانس پر محمول کیا۔ یہ درست ہے کہ اس امر پر بڑی بحث رہی کہ آیا فرانسیس کے قانون اور قانون معاہدہ نکاح کی رو سے وہ معاہدہ جو عدالت کے سامنے پیش تھا کیا جاسکتا تھا یا نہیں! انھوں میں اہلیت کے مسئلہ پر بحث نہیں ہوئی لیکن یہ امر ایسا تھا کہ اس سے بچ اپنے خیال میں قطع نظر نہیں کر سکتا تھا بلکہ  
 ویڈلڈ بنام ایس (۱۹۰۲) ۲ چانسرری ۲۲ میں ایک ایسی عورت کی اہلیت کے مسئلہ کا جو انگلستان میں متوطن تھی اپنے آپ کو ایک تملیک نامہ نکاح کے پابند کرنے کے متعلق انگلستان کے قانون کی رو سے فیصلہ کیا گیا۔ مگر اس امر پر بحث نہیں ہوئی کہ اگر تملیک نامہ بر بنائے قانون الٹی جو شوہر کا وطن تھا منع تھا تو وہ بحیثیت معاہدہ کے ایسا ناجائز نہ تھا جس کا اختیار فریقین میں سے کسی کو بھی تھا  
 مقدمہ گروس (نمبر ۲) (۱۵۱۹) چانسرری ۵۷، ریج، ساربنٹ میں ایک ایسی

عورت کی اہلیت کا فیصلہ انگریزی قانون سے کیا گیا جو موت کے وقت انگلستان میں مقول تھی اور اپنی جائداد بذریعہ وصیت نامہ منتقل کر گئی تھی اگرچہ وصیت نامہ اس وقت کا لکھا ہوا تھا جبکہ وہ ہالینڈ میں مقول تھی۔

اس مسئلہ پر کر آیا ایک پر دیسی زوجہ جو اپنے وطن کے قانون کے لحاظ سے اپنے شوہر کی شرکت میں تجارت کی جاز ہے ان معاہدات کے متعلق جو ایسی تجارت میں کئے جائیں، اپنے شوہر کے ساتھ انگلستان میں دعوے کرنے کی جاز ہے، مقدمہ کیسیو بنام ڈی برنالس (۱۸۲۳ء) آئی سی وی پی ۲۶۶ رسل وراٹن ۱۰۲۔ جج، ایبٹ میں بحث ہوئی مگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا، کیونکہ بیرونی قانون ثابت نہیں کیا گیا تھا، مقدمہ پیلون بنام بروکنگ (۱۸۵۸ء) ۲۵۱ جون ۲۱۸ جج، ورتلے۔ میں یہ تجویز ہوئی کہ ایک منکوحہ عورت جس کو ایک انگریزی وصیت نامہ کی بناء پر ایک آمدنی کا حق بطور ہبہ کے لینے والا تھا، قورس اس بناء پر آزاد نہیں ہو سکتی کہ اس کے مقام وطن کے قانون کی رو سے وہ قورس اس کی اہلیت پر قائم نہیں ہو سکتے، مقدمہ لی بنام ایڈی (۱۸۸۶ء) ۱۱ کنونس بیچ ڈوٹرین ۳۰۹ جج، ڈوٹس۔ میں جو انشورنس پالیسی، ایک پالیسی لینے والے نے اپنی زوجہ کے نام کر دی تھی، وہ ناجائز قرار پائی۔ اگرچہ یہ عمل ان کے مقام وطن میں ہوا تھا۔ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس بارہ میں مقام مذکور کا قانون کس بنا پر متعلق سمجھا گیا دیکھو مقدمہ ڈکن بنام کنین ۱۸ جون ۱۲۸، ڈ۔ کز میگلٹن و کارٹون ۲۰۹ جو آئی زیڈ منن ۳۹ درج کیا گیا ہے۔

**فصل ۴۔** انگلستان میں اس بچہ پر جو انگلستان میں رہتا ہے اسکے پر دیسی والدین کے اختیارات اسی حد تک تسلیم کئے جاتے ہیں جس حد تک کہ انگلستان بچے بہتے والے والدین کے اختیارات اس کے متعلق تسلیم کئے جاتے ہیں۔  
(بچہ مقدمہ جاسٹن بنام بیٹی (۱۸۲۳ء) ۱۰ کلارک و فیلز ۱۱۳ جج، کاٹن ہام)

**فصل ۵۔** اگر کوئی ملک غیر کا تابع یا محزون انگلستان میں موجود ہو (خواہ وہ عارضی ہی طریقہ سے کیوں نہ ہو) دیکھو مقدمہ برنج (۱۹۰۲ء) ۱ چانرسری ۴۶۶ جج، دینگم و لیس۔ اسٹرٹنگ۔ کزنس بارڈس) تو انگریزی عدالتوں کو بلاشبہ یہ اختیار

ہے کہ وہ نابالغ کی حفاظت ذات اور جائداد کے لئے کوئی دلی اور مجنون کے مجنون کی تحقیقات کے واسطے کوئی کمیشن مقرر کرے، باوجود اس علم کے کہ ان کے ملک میں ان کے ایسے دلی یا مہتمم یا محافظ موجود ہیں۔ لیکن اس بارہ میں البتہ اختلاف ہے کہ یہ اختیار کس موقع پر کام میں لایا جانا چاہئے۔

**واقعہ ۱۔** صرف ذات کے متعلق ایک رائے یہ ہے کہ دلی یا محافظ ذات خواہ وہ بیرونی عدالت سے مقرر ہو یا بلا واسطہ عدالت کے بیرونی قانون کی رو سے ایسا اختیار استعمال کرتا ہو اس کا مجاز نہیں ہے کہ وہ نابالغ یا مجنون پر انگلستان میں ایسا اختیار استعمال کرے اور اس بنا پر اگر وہ انگلستان میں ہو اور ایسی استدعا کرے تو انگریزی عدالتوں کو وہ اختیار کام میں لانا چاہئے جس کا تذکرہ دفعہ ۵ میں کیا گیا ہے۔

مجانین کے بارہ میں دیکھو مقدمہ ہوسٹن (۱۸۲۶) ۱۔ رسل ۳۱۲ ج ۱، الدن

نابالغین کے لئے دیکھو مقدمہ بیٹی بنام جاسٹن (۱۸۳۱) افسس

۱۰ ج ۱، کٹن ہام و جاسٹن بنام بیٹی (۱۸۳۳) ۱۰ کلارک و فٹے ۴۲ ج ۱

لنڈرہٹ۔ کٹن ہام۔ لینگ ڈیل

دوسری اور صحیح تر رائے یہ ہے کہ جو دلی یا محافظ ذاتی قانون یا نابالغوں اور مجانین کے اوطان کی عدالتوں کے حکم سے مقرر ہوئے ہوں یا انکو انگلستان میں بھی آگن نابالغوں اور مجانین پر اختیارات حاصل ہیں اور اس لئے ایسی صورتوں میں انگریزی عدالتوں کو دلی یا محافظ نہ مقرر کرنا چاہئے جب تک کہ انس کے لئے کوئی خاص وجہ نہ ہو۔

بروہام اور کیسٹل نے مقدمہ جاسٹن بنام بیٹی (یونائیٹڈ اسٹیٹ)

یہ رائے نابالغوں کے متعلق دی مگر بروہام نے مجانین کا بھی ذکر کیا۔ ۱۰

کلارک و فٹے، ۹۶

**واقعہ ۲۔** اور انگریزی عدالتیں اگر کوئی دلی محافظ ذات مقرر بھی کرے تب بھی وہ ان اولیا اور محافظین کے اختیارات کی جو ان کے ذاتی قانون یا انکی عدالتوں کی طرف سے مقرر ہوئے ہوں تائید کریں گے اور ان کے اختیارات میں اس وقت تک دست اندازی نہ کی جائے گی جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ وہ ان اختیارات

یہ خاطر یہ ہے استعمال کر رہے ہیں۔

نابالغین۔ بمقدمہ نزعہ کی بنام ویٹریا (۱۸۶۱) لا پورٹ ۲ اکیوٹی  
 ۱۸۶۲۔ جج، ڈوگلاس کا روایتی حبيب ذیل قضي، اس امر کا اعلان کیا جاتا ہے کہ جو حکم  
 تقریر اولیا کا اس ملک میں جاری کیا جاتا ہے وہ (اسٹریاکے) سفارت خانہ کی  
 عدالت کے (اس حکم میں خلل انداز نہ ہوگا جس کی رو سے مسٹر ویٹریا ولی معزز  
 ہوئے ہیں اور صاحب موصوف کو بحیثیت ایسے ولی کے نابالغ بچوں کی مخالفت  
 اور سخائی کا بلا ملاحت غیر سے پورا اختیار رہے گا۔ مدعی علیہ کو اختیار ہے کہ  
 وہ نابالغوں کو اس ملک سے باہر لیجانے یا نہ لیجانے کی درخواست کرے۔ یہ  
 تحریک کے برہن ملک کی خدمت، موقوف کر دی جائے یا نہ منظور ہوئی۔ پیروی  
 مقدمہ کے لئے ولی کے تقریر کی درخواست پر مدعی علیہ مسٹر جیمز ایسے ولی  
 مقرر کئے گئے۔ مقدمہ ڈی سیووانی بنام لوسا ڈاؤ (۱۸۶۵) ۱۸ ویکی پورٹ ۲۵  
 ۱۸۶۲۔ جج، جیمس بروکھو مقدمہ اسٹورٹ بنام سوٹ (۱۸۶۱) ۹ ہوس آف لارڈز  
 ۲۴۰۔ جج، کیمبل، رنسلے ذیل۔ چلسفورڈ۔ ٹنگرس ڈاؤن پرنسز دیکھو ڈاسن بنام بے  
 (۱۸۵۳) ۳ ڈی گیلز جیلنگن کا رڈن ۶۴۔ جج، گرانت، درجہ۔ نیر لارڈ۔ ٹیکسل  
 کی بحث اس مقدمہ پر بمقدمہ اسٹورٹ بنام بیوٹ ۳ ہوس آف لارڈز  
 ۶۹۷ اور مقدمہ اولاد ماگی ۴۱ لا پورٹ ۱۲۳ جج، لارڈز جس میں حقوی کا  
 باپ رومن کیٹھ لک اور ماں پیرس بیٹین قسیمی ماں کے ساتھ ایک ماں رڈن  
 کیٹھ لک دلی شریک کر دیا گیا تھا۔  
 ججائین: دیکھو مقدمہ مائوسیر (۱۸۶۲) ۹ چانسری اپیلین ۶۷

مجاہدین: دیکھو مقدمہ سائٹ نمبر (۲، ۱۰) ۹ چانسری اپیلیس ۶۷۷

مجہ پیش و پیش

**وقفہ۔** اگر نابالغ سرکار انگریزی کی رعایا ہے، خواہ وہ قانون مضبوط  
 ہی کی رو سے کیوں نہ ہو تو انگریزی عدالتیں اس امر کی مجاز ہیں کہ اس کا ذیلی مقرر  
 کریں مگر جب اس کی بود و باش ایسے ملک کی ہوجو سیاسی طور سے ملک غیر سمجھا جاتا  
 ہے، اختیار عدالتہائے مذکورہ بالا ضرورت مناسب ایسے وقت میں بھی عمل میں لائیں  
 جب کہ نابالغ نہ خود ان کے حدود ارضی میں موجود ہوں نہ وہاں کوئی جائیداد رکھتا ہو۔



مقدمہ ولوبی (۱۸۸۵ء) سی۔ ایچ ڈی ۲۲۳۔ ج، کے کی  
 تائید مسز کاٹن اور لنڈے نے مقدمہ پیوٹ (۱۹۰۷ء) اور فرخ رپٹا  
 ۲۲۳۔ ج، میرڈیٹھ میں کی، مقدمہ برگوس (۱۸۸۹ء) سی ایچ ڈی ۲۱۰۔  
 ج، کاٹن۔ لنڈے و بین میں ایسا تقرر نا منظور کیا گیا کیونکہ اس کا موقع  
 مناسب نہ تھا۔

ایک نابالغ جو کہ ملک غیر میں رہتا تھا مقدمہ کا فردی فریق تھا،  
 اس نے اور اس کے بیرونی اولیاء نے مقدمہ میں حاضر ہونے سے انکار کیا؛  
 اس لئے پیروى مقدمہ کے لئے ایک دلی کا تقرر عمل میں آیا۔ وائل بنام  
 ڈورن (۱۸۹۱ء) پی۔ ڈی ۲۹۰۔ ج، جین پو

**دفعہ ۹۔** جائداد کے متعلق ولی مہتمم یا محافظ جائداد وخواہ وہ ذاتی  
 اختیارات کے تحت مقرر ہوا ہو یا ذاتی قانون کی بنا پر بغیر توسط عدالت کے، اس امر کا  
 مجاز ہے کہ اپنے نابالغ یا مجنون کی طرف سے انگلستان میں اس کی ذاتی جائداد کے  
 متعلق دعوے کرے یا رسید دے۔ اس دفعہ اور دفعہ کے متعلق عموماً یہ دیکھا جاتا ہے  
 کہ اولیاء نابالغ عموماً ذاتی قانون کی بنا پر بلا توسط عدالت کے قرار پاتے ہیں مگر مجائین  
 کی صورت میں ایسا نہیں ہوتا۔ دفعہ ہذا کے اصول کی وجہ سے ان اختیارات کو  
 بہت کم کام میں لانے کی حاجت ہوتی ہے جن کا ذکر دفعہ ۵ میں کیا گیا ہے۔  
 لیکن جب وہ اختیارات کام میں لائے جائیں گے اس وقت محافظ جائداد کے  
 اختیارات انگلستان ہی کے اندر محدود رہیں گے۔ دیکھو مقدمہ آر۔ ایس۔ لے  
 (۱۹۰۱ء) ۲۔ کے۔ بی ۳۲ ج، رگبی۔ دیکھان۔ ولینز۔ اسٹرلنگ۔

مجائین۔ مقدمہ نیوٹن بنام مینٹگ (۱۸۳۹ء) ای۔ ایم و جی  
 ۲۶۲ ج، کاٹن، ہام پو مقدمہ الیاس (۱۸۵۱ء) ۳۔ ایم جی ۲۳۲ ج، ٹروڈو  
 مقدمہ اسکاٹ بنام ہٹلے (۱۸۵۵ء) آئی۔ کے دجی ۲۸۱ ج، دوکے مقدمہ سینگ  
 بنام صدر لینڈ (۱۸۵۶ء) ۲۵۔ ایل۔ جے (نیو سیرینیا چانری ۶۸۷ ج، مانٹ  
 بروکس و ٹروڈو مقدمہ بیکر (۱۸۷۱ء) لارپورٹ ۱۳ مقدمات ایکویٹی ۱۶۸ ج،  
 ویکٹس، اس مقدمہ میں شخص زیر بحث کو لواء ہادی و کٹوریا کی عدالت نے مجنون

تسلیم کیا تھا اور مجاہدین کا اعلیٰ عہدہ دار ازروئے قانون آبادی مذکور اس کا  
محافظ قرار پایا تھا۔ مقدمہ لنڈن (۱۸۹۷) ۱۱ چانسری ۳۵۳ - ۵۰، اسٹرٹنگٹ  
مقدمہ تھیری بنام چامرس گوٹھری و کمپنی (۱۹۰۰) ۱ - چانسری ۸۰ - ۵۰، کیس کیس  
مقدمہ ڈیلشیم بنام لنڈن و سٹ فرسٹنگ (۱۹۰۰) ۲ - چانسری ۱۵ - ۵۰،  
لنڈن و رچے و یچٹام و میس جنوں نے نارتھ کے فیصلہ کو توڑ دیا جس  
میں اس اصول سے ایک عارضی ہتھم کے تقرر کا کام لیا گیا تھا۔ اس  
شخص کی دیر انجی جس کو فائدہ پہنچنے والا تھا اس وقت اعلان نہیں کی گئی تھی،  
اس کا اتباع مقدمہ پلیگٹن بنام کاسٹس (۱۹۱۵) ۱ - چانسری ۶۹۶ - ۵۰،  
سارنٹ میں کیا گیا جس میں یہ طے ہوا کہ انگلستان کے امنارے غیر فردی  
اعتیاد سے کام لے کر ان کفالت ناجات کو جو انجی تحویل میں دئے گئے تھے  
اس ختم کے حوالے کرنے سے جس کو قرآن کی عدالت نے مقرر کیا تھا حکم  
میا۔ ختم مذکور کو ایسے کفالت ناجات کے حاصل کرنے کا صریح اختیار  
دیا گیا تھا؛ جب رقم اور کفالت ناجات انگلستان میں ہوں تو انگلستان کی  
عدالتوں کو اختیار تیزی حاصل ہے کہ وہ اس کو بیرونی ختم کے حوالے کریں یا  
نہ کریں۔ اس اختیار کے استعمال کے متعلق ویکو مقدمہ دی لاراگوٹی (۱۹۰۷)  
۱ - چانسری ۱۳ - ۵۰، کو رین ہارڈے و کینڈی پونیو سادھ دیلز میں ایک عورت  
زیر عوانی تھی مگر وہ اس ملک کی عدالت سے ہنوز مجنونہ نہیں قرار پائی تھی،  
اور نہ اس کی جائداد ختم مجاہدین کے سپرد ہوئی تھی اگرچہ اس کو نالاش کا حق  
دیا جا چکا تھا یہ طے ہوا کہ انگلستان میں اس کو نہ نالاش کا حق حاصل ہے اور  
نہ وہ عورت مذکور کی جائداد واقعہ انگلستان کی رسید دینے کا مجاز ہے۔  
اگرچہ ایک امین کے لئے جائز ہو گا کہ ہتھم مذکور یا کسی دوسرے مناسب عہدہ  
نیو سادھ دیلز کو وہ رقم حوالے کرے جس کو وہ لوگ اس عورت کے فائدہ  
کے لئے صرف کرنا مناسب تصور کرتے ہوں، مقدمہ وصیت نامہ بارلو (۱۸۸۵)  
۲۶ چانسری ڈویژن ۳۸۷ - ۵۰، کا حق۔ بوٹن و فوڈائی میں جنوں نے کسے کی دانے  
سے اتفاق کیا تھا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عورت سادھ دیلز کے ختم مجاہدین کو

انگلستان میں رسید دینے اور نالاش کرنے کا اختیار حاصل ہوتا۔ (۱) اگر جامداد اس کی تحویل میں اٹکی ہوتی (کاٹن) یا (۲) اگر عدالت مذکور کی حیثیت کا تعین نیو ساوتھ ویلز میں ہو چکا ہوتا (بون و فرائی) بہر حال اب مقدمہ بروٹن (۱۸۹۵) ۲۔ چانسرری ۶۶۶-ج، لنڈن سے۔ لوئس اور ریکس میں یہ طے ہو چکا ہے، کہ حقوق ملکیت وغیرہ کا محافظ کے سپرد کیا جانا بہت کم صورتوں میں عمل میں آتا ہے اور وہ کوئی اہم امر بھی نہیں ہے اس نسلے حق نالاش و عطائے رسید بالکل کافی ہے۔

ایک مجنون کے جامداد کے بیرونی محافظ کو اس اختیار کے دیئے جانے کے متعلق لارڈ ایلمڈن کو اعتراض ہے۔ مقدمہ ہوزٹن (۱۸۲۶) ۱۔ رس ۳۱۲ لیکن اس امر پر اور نیز ذات پر اختیار کے متعلق جس کے ضمن میں مقدمہ مذکورہ دفعہ ۶ کا حوالہ دیا گیا ہے رپورٹ کے الفاظ ایسے ہیں، جن سے یہ سمجھنے کی گنجائش ہے کہ لارڈ ایلمڈن نے صرف کمیشن کے ہوا کا حکم دیا کیونکہ مجنون، انگلستان میں موجود تھا۔ اور ان کے نزدیک اس کی حفاظت کے لئے اس امر کی ضرورت تھی کہ نہ صرف بیرونی محافظ بلکہ انگلستان کی عدالت کو بھی اس کی ذات اور جامداد پر اختیار ہونا چاہیئے۔

۱۸۲۴ء میں کوڈ کے (۱۸۶۱) سال تک اپنی نابالغ بچوں کی جامداد سے مستفید ہونے کا حق ہے۔ سرائیل شاڈویل نے دعویٰ کو محض اس بنا پر خارج کر دیا کہ بچوں کا وطن اس ملک میں ہے نہ کہ اس ملک میں جس بیچ بچوں کا کوڈ جاری ہے؛ مقدمہ گیمبرٹ گیمبرٹ (۱۸۳۵) ۷۔ سائمان ۲۶۳۔ مقدمہ ہلمین (۱۸۶۶) لارپورٹ ۲-۱۰ انجیوٹی ۲۶۳ میں ایک بچے کے حق میں ایک مہربان وصیت یہ تھا کہ لارڈ روسیل نے اوصیا کو اس ہدایت کے دینے سے انکار کر دیا کہ وہ باپ کے حوالے کیا جائے جو کہ قانون ملک توطن کی رو سے بحیثیت محافظ اس کی تحویل کا مستحق تھا۔ مگر الذکر مقدمہ کے فیصلے کو بھی عدالت کے اختیار نمیزی پر منحصر سمجھنا چاہیئے جیسا کہ دفعہ ۱۱

میں ہوا تھا ورنہ اس کی صحت کو تسلیم کرنا دشوار ہو گا کیونکہ ایک نیم کے ولی اور ایک بچے کی زندگی میں اس کے والد کی ولایت یا ولی قانونی اور ایسے ولی میں جس کو عدالت نے مقرر کیا ہو تینوں اور فرق کرنا مشکل ہو گا اور یہ عام اصول مجانبین کے مقدمات اور نیز میں مقدمہ سے جس کا ذکر آئندہ کیا جائیگا، کافی طور سے تسلیم شدہ معلوم ہوتا ہے، اسکاٹ لینڈ کا ایک محافظ جائیداد (curator bonis) اور ایک مقامی ٹیٹ (factor loco tutoris)

کام ایک محافظ مقرر کیا جس کے لئے ممکن ہے کہ کوئی خاص وجہ موجود ہو۔  
**وضع** لیکن جب جائداد عدالت کے تحفظ میں ہو، یا اس میں دستبرد  
 صرف عدالت کے اس اختیار سے، جو اس کو دائمی جائداد یا ان قانونی اختیارات کی بنا پر  
 جو اس کو مجاہدین کی جائداد کے متعلق حاصل ہیں، ہو سکتی ہو اس وقت یہ امر عدالت کے  
 اختیار تیزی پر منحصر ہو گا کہ وہ بیرونی اولیاء، ہمتیہ، اور محافظین کو نابالغ کی جائداد یا  
 اس کی آمدنی کا کتنا حصہ سپرد کرے۔

مقدمہ مارگرن (۱۸۴۹ء) - ۱۔ بال ٹاڈ اول ۲۱۲ - بیج کا کھن ہام و مقدمہ  
اسٹارک (۱۸۵۰ء) ۲۔ لینک و گرینگ ۱۶۴ - بیج ٹنگ ٹیل - ورو و ف و مقدمہ  
سرگازور ٹیا (۱۸۵۳ء) ۲۰۱ لینک ایف وٹی ۲۹۹ - بیج گرین ورتو و مقدمہ گارنیر  
(۱۸۵۳ء) ۱۰۳ پورٹ ۱۱۳ کیوٹی ۵۳۲ و مقدمہ اسٹ (۱۸۹۸ء) ۱۔ چانسیری ۲۵۰  
بیج، لنڈے ریجے و اکھن ویم و مقدمہ چار وٹسٹنٹ (۱۸۹۹ء) ۱۔ چانسیری  
۱۲ - بیج کیکو و مقدمہ نیواک سکپورٹی وٹسٹ و کینی بنام کیر (۱۹۰۱ء)  
۱۔ چانسیری ۶۶ - بیج کورٹس اردی - یکل مقامات مجاہن کے متعلق ہیں

**دفعہ ۱۱** ایسی صورت میں جہاں انگلستان کا ایک نابالغ عدالت کی حفاظت میں لیا جاتا ہے ایک بیرونی نابالغ کو عدالت کی حفاظت میں لینا عدالت کے اختیار تیسری پر منحصر ہے۔

یرون بنام کانس (۱۸۸۲ء) جانسری ڈرین ۵۶ بیج کے جو

**دفعہ ۱۲** ”اگر کوئی سرمایہ کسی ایسے شخص کے نام پر ہو یا اس کو حاصل ہو جو ہائیکورٹ (متعلقہ) کے حدود ارضی سے باہر رہتا ہے، تو بیج دریافت کنندہ مقدمات جنوں اس امر کا قابل اطمینان ثبوت پہنچے کے بعد کہ شخص مذکور کے جنون کا اعلان ہو چکا ہے اور اس کی ذاتی جائداد اس قانون کی رو سے جہاں وہ رہتا ہے انتظام کی غرض کے لیے ہتھم کے سپرد کر دی گئی ہے جب صوابدید خود اس امر کا مجاز ہے کہ کسی مناسب شخص کو حکم دے کہ وہ اس سرمایہ یا اس کا کوئی جز ہتھم کا خواہ وہ مقرر کر کہ وہ عدالت ہو یا دوسری طرح مقرر ہو اور تفویض یا اس کے نام منتقل کر دے اور نیز یہ کہ اس کا متنازع وصول کرتا اور پہنچاتا رہے۔“ ایکٹ مجاہد ۱۹۰۶ء قانون وکٹوریہ ۵۴ و ۵۳ فصل (۵) دفعہ ۱۳۳۔

دفعہ ۱۴ م کے منمن تعبیری کے لحاظ سے سرمایہ میں نہ ہر رقم و فیض سالانہ یا ضمانت جو کسی کمپنی یا سوسائٹی کے رجسٹروں میں داخل یا صرف انتقال نامہ کے ذریعہ سے یا انتقال نامہ کے ساتھ دوسرے ضوابط کی تکمیل منتقل ہو سکتی ہو، اور ہر حصہ اور سپر سود اور ان جہازوں کے شرکائی حصے اور تجارتی جہازوں کے ایکٹ سسٹم (فی الحال بابہ ۱۹۰۶ء) کے تحت رجسٹر ہوئے ہوں، شامل ہیں اور

اس ایکٹ میں شامل ہو، کے الفاظ ان سببوں میں نہیں شامل ہوئے ہیں جن میں وہ انگریزی قوانین میں انتقال کئے جاتے ہیں اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے اس شخص کو صرف دعوی دائر کرنے اور رسید دینے کا اختیار حاصل ہونا کافی ہے مقدمہ یرون جس کا زیر دفعہ (۹) ذکر ہو چکا ہے۔ بیرونی ہتھم

۱۷ بذریعہ ایکٹ متعلقہ اشخاص ناقص العقل ۱۲ ایکٹ مجاہدین کا یہ حصہ ان لوگوں سے بھی متعلق تھا جو ناقص العقل پائے جاتے ہیں۔

جامداد سے ضمانت لینے کی ضرورت نہیں اگر اس کے ملک تقرر میں اس کی ضرورت  
نہیں تصور ہوتی تو مقدمہ میکل (۱۸۸۱ء)۔ ۱۔ چانسی ڈویژن ۵۱۵ میں "ج"۔  
جیسٹس۔ بیگلے۔ وٹس نے ذرا بنائے قانون (۱۹۱۶ء) کو ریاصل ۷۰۔ دفعہ

۱۴۱ فصل کیا

**دفعہ ۱۳** لیکن کوئی انگریزی قانون مجاہدین یا محافظان مجاہدین،  
ان لوگوں سے متعلق نہیں ہو سکتا جو بیرونی عدالتوں کی کارروائی میں مجنون ثابت  
ہوئے ہوں یا ان محافظوں یا مہتمموں سے جو بیرونی عدالتی کارروائیوں میں مقدمہ  
ہوئے ہوں وغیرہ اس کے کہ صاف اور صریح الفاظ میں اس کی اجازت دی گئی ہو۔ اور  
مقدمہ سیلوانام ڈاکٹا (۱۸۰۳ء)۔ ۸۔ ویسی ۸۱۶۔ ج ۱ ایلڈن  
جس میں فصل مقدمہ کیپر ڈائولوس (۱۷۴۹ء) دس۔ سین ۲۹۸۔ ج ۱ ایلڈن

49

منوع کیا گیا

**دفعہ ۱۴** نہ انگلستان کے عدالتی اختیارات متعلقہ مجاہدین اس وقت تک  
کسی شخص پر نافذ ہو سکتے ہیں جتنا کہ انگلستان کے کسی کمیشن نے شخص مذکور  
کے داعمی حالت کی تحقیقات نہ کر لی ہو

مقدمہ ہونٹن (۱۸۲۶ء)۔ ۱۔ رسل ۳۱۲۔ ج ۱ ایلڈن

**دفعہ ۱۵** دنیا کے مختلف قوانین میں جو انتظامات اہلیت کی کمی کو برقرار  
کرنے کے لئے کئے گئے ہیں وہ انہیں حالتوں تک محدود نہیں جن میں اہلیت  
کلیتاً ناقص ہو بلکہ اکثر ان حالتوں پر بھی حاوی ہیں جن میں اہلیت جزاً ناقص ہوتی  
ہے مثلاً ایک زوجہ اس کی اہل تصور ہو سکتی ہے کہ وہ کوئی فعل اپنے شوہر کی اجازت  
سے عمل میں لائے مگر بغیر ایسی اجازت کے وہ اس کی مجاز نہیں ہو سکتی۔ اس طرح  
یہ ممکن ہے کہ ایک نابالغ جو اپنے محافظ کی حفاظت سے مکمل چکا ہے اپنے محافظ  
کے اتفاق رائے سے کسی فعل کا مجاز تصور ہو نہ بغیر اس کے۔ ایسی صورتوں میں  
اصولاً محدودہ اہلیت بجائے خود ایک کمال حالت تصور ہوتی ہے جو مجرد اہلیت  
اور ان عملی حدود میں جو ذاتی قانون قائم کرتا ہے تقسم نہیں ہو سکتی اور ان حدود  
پر کوئی لحاظ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن مقدمات ورس بنام ڈومی والڈور (۱۸۸۰ء)

۴۹۔ ایل۔ جے۔ سی۔ ایچ۔ ۲۶۱۔ ایل۔ ٹی۔ ۹۱، ۹۲، ۲۰۷ کی رپورٹ ۲۲۶۔ جج فرارٹی میں اس کے خلاف رائے قائم کی گئی۔ اس مقدمہ میں ایک فرانسیسی مدعی جو فرانس میں اس بنا پر کہ وہ سرف فرار پاچکا تھا بغیر اتفاق رائے عدالت کے مقرر کردہ وکیل (Conseil Judiciaire) کے دعویٰ نہیں کر سکتا تھا اس کے بغیر ایسے اتفاق کے دعویٰ دائر کرنے کی اجازت دی گئی۔ یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ مدعی کی حیثیت فرانس میں قطعی نااہلیت کی نہ تھی اس پر جج نے یہ لکھا "بناؤ علیہ مدعی کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، بلکہ یہ سرف قانون فرانس کے بعض لوازم ہیں جو مخصوص مقدمات میں برتے جاتے ہیں اور اسلئے میری رائے میں مقدمہ ہمارے میں مدعی کے اثبات دائر کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے" اور اسی بنا پر ایک فرانسیسی جو اسی حالت میں تھا ایک رقم بیرون عدالت کے وصول کرنے کا مجاز قرار پایا۔ اگرچہ عدالت کا مقرر کردہ وکیل اس کے خلاف تھا۔

مقدمہ سیلاٹ ٹرسٹ (۱۹۰۲) ۱۔ جانسری ۴۰۸۔ جج فارول جنہوں نے مقدمہ وارنس بنام ڈی والڈر کا اتباع کیا اور نیز اپنی رائے سے کام لیا لیکن اہلیت بجز اس کے کیا ہے کہ وہ چند تفصیلی امور کا مجموعہ ہے جس کی بنا پر ایک شخص کی حالت دوسرے معمولی شخص کی حالت سے مختلف ہوتی ہے اگر حالات میں کوئی تبدیلی نہ ہوتی ہوتی تو اس سوال کے پیدا ہونے کا کوئی موقع ہی نہ تھا۔ فاضل جج نے مقدمہ الذکر مقدمہ میں اسٹوری کی کتاب "موسو" اختلاف قوانین کی دفعہ ۴۰۸ کا حوالہ دیکر اس سے اتفاق کیا کہ ذاتی نااہلیت جو قوانین فطرت سے نہیں بلکہ غیر ملک کے رسمی قانون یا ملکی قانون کے اصول پر پیدا ہوتی ہے اور خصوصاً وہ جس کی نوعیت تعزیری ہوتی ہے دوسرے ممالک میں جہاں ایسی نااہلیت کا وجود نہیں پایا جاتا نا قابل ملاحظہ تصور ہوتی ہے۔ غالباً اس زمانہ میں کوئی انگریزی جج کسی امر کو قانون فطرت پر مبنی کو ناپسند نہ کرے گا بشرطیکہ اسکے معنی مضافانہ اور معقول اصول کے ہیں بلکہ ایسے مجموعہ قواعد کے سہمے جائیں جن کا تسنن ہو سکتا ہو۔ اس لئے ان دونوں فیصلوں کی صحیح تفسیر یہ ہے۔

اول یہ ہے کہ بعض اشخاص کی رائے میں ایسی اہلیت (Capacity)

کو جو جزو محدود ہو حیثیت (Status) کے زمرہ میں نہ شریک کرنا چاہیے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اہلیت ہی ہے نہ کہ کسی دوسرے معنی میں حیثیت، جس کا اس مسئلہ کا انحصار ہے۔ دوسرے یہ کہ عدالت کے مقرر کردہ وکیل (Conseil Judiciaire) کا قاعدہ ایسا قاعدہ ہے جس سے انگلستان کا قانون محض نا آشنا ہے لیکن بعینہ یہی حالت اسکاٹ لینڈ کے محافظ جائیداد (Curator bonis) کی ہے جو کسی شخص سے باغ ہو جانے کے بعد بھی اس کی جائیداد کی حفاظت کرتا ہے اور باوجود اس کے اس کی حیثیت انگلستان کے قانون میں تسلیم کی جاتی ہے نہ دیکھ سیکے بنام ڈارلنگ متذکرہ سابق صفحہ ۴۴۔ اگر ذاتی قانون ایسی حالت میں کہ وہ کسی شخص کو کسی خاص عمر سے کم میں کلیثا نا اہل قرار دیتا ہے تسلیم کیا جاتا ہے تو ایسے شخص کی اہلیت کو جو اس سے زیادہ عمر کا ہو، اس سے بدلہ حکم جو اس کی ذاتی قانون کی رو سے حاصل ہے تسلیم کرنے کی معقول وجہ نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ فیود جو قانون مذکور عائد کرتا ہے تعزیر بھی نہ ہوں یا دفعہ متذکرہ ذیل میں نہ داخل ہوتے ہوں۔

**دفعہ ۱۶۔** اگر اس نا اہلیت کی نوعیت جو ملک غیر کے قانون سے عائد ہوتی ہے تعزیری یا مذہبی یا انگلستان کے اصول کے صریح مخالف ہو؛ مثلاً غلامی وغیرہ، تو وہ انگلستان میں نافذ نہیں لحاظ قرار پائے گی۔ یہ مسئلہ اس مسئلہ سے وسیع ہے جو کسی مستقل اور مضبوط خانگی حکمت عملی کے تحفظ کے ضمن میں پیدا ہوتا ہے اور جس کے تابع تمام ایسے قواعد سمجھے جانے چاہئیں جو ممالک غیر کے قوانین کے نفاذ کے متعلق ہیں (دیکھو آئندہ صفحہ ۵۵) کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ممالک غیر کا تعزیری قانون بالکل انگلستان کی حکمت عملی کے مطابق ہو مگر باوجود اس کے یہ مسئلہ بجنسہ جیسا یہاں بیان ہوا ہمیشہ انگلستان میں قابل قبول سمجھا جاتا رہا ہے۔

لارڈ جسٹس فرائی نے مقدمہ وارن بنام ڈی والڈورس میں ٹوٹھی

کا جو حوالہ دیا اور اس سے اتفاق کیا اس کے لئے دیکھو بیان متذکرہ بالا

انگلستان میں یہ مسئلہ اس نا اہلیت کے متعلق جو بیرون ملک کسی مذہبی افراد (یعنی کسی مذہبی جماعت میں شریک نہ ہونے) سے پیدا ہوتی ہے تسلیم کیا



جاتا تھا! اگرچہ خود انگلستان کا قانون ایسی نا اہلیت سے نادانف نہ تھا اگر کوئی مرد یا عورت نارمنڈی یا مملکت غیر کے کسی دوسرے حصہ میں اقبال مذہبی کرے تو یہ اقبال اس کے انگلستان میں رجوع دعویٰ کا مانع نہ ہو گا، کیونکہ وہ تحقیقات کا طالب ہے لیکن اس کو انگلستان کے حدود کے اندر کسی مذہبی سررشتہ میں اقبال کرنا ہو گا، اس لئے کہ اس کا تصفیہ بیج معاملات کلیسا کے صداقت نامہ کی بنا پر کیا جائے گا۔ گو یا کہ قانون غیر مومنہ بیرونی جائداد کا کوئی لحاظ نہیں کرتا۔ کوئل ۱۳۲-ب "کیا ہمیشہ یہ تسلیم نہیں کیا گیا ہے کہ ممالک غیر میں مذہبی اقرار رسول موت کا موجب نہیں ہوتا؟" نائٹل بروکس بمقدمہ مشکاف (۱۸۶۴) ۲-ڈمی۔ جے۔ ایس ۱۲۴ کڑ

# فصل چہام

ازدواج - طلاق - صبیح النسبی

ازدواج

51

نکاح ہم کو انتظام عامہ (Public order) اور اس محفوظ یا شرط (Reservation) کی طرف رجوع کرتا ہے جس کے تابع نج کے ملک کے خیالات کے مطابق تمام ایسے قواعد مرتب ہوتے ہیں جو ملک غیر کے قوانین کے نفاذ کے متعلق ہوں۔ اس محفوظ یا شرط کے حدود و ضوابط میں کبھی کوئی کامیابی نہیں ہوتی بلکہ اس کی نوعیت بھی صاف طریقہ سے بیان نہیں ہو سکتی ہے بجز اس کے کہ وہ نسبی مستقل اور مضبوط خانگی حکمت عملی کی (Stringent domestic policy) طرف اشارہ کرتی ہو اور یہ ہر ملک کے قانون کا خواہ وہ اس کے مقنین یا اس کے ججوں کی زبان سے نکلا ہو، فرض ہے کہ اس کا تعین کرے کہ اس کی حکمت عملی کا کونسا حصہ ایسا لا بد ہے کہ اس کی حفاظت کی جانی جائے۔

اٹلی کے کوڈ میں یہ ہے کہ:-

یاد وجود احکام مندرجہ ذوات بالا کے، نہ ملک غیر کے قوانین کی ایکٹ نہ فیصلے اور نہ شخصی انتظامات یا معاہدے ایسے ہو سکتے ہیں کہ ان سے ملک کے مانع قوانین (Prohibitive laws) متعلقہ بننا یا جائداد یا افعال یا ایسے قوانین میں جو انتظام عامہ یا حسن اخلاق کے متعلق ہیں کسی حالت میں بھی کسی قسم کا خلل واقع ہو سکے۔ کوڈ اٹلی ابتدائی دفعہ ۱۲۰

اسی کے ہم مضمون پولین کوڈ میں یہ ہے:-

خانگی معاہدات ان قوانین میں جو انتظام عامہ اور حسن اخلاق سے متعلق ہیں کسی طرح خلل انداز نہیں ہو سکتے، چارہ یہ کہ اس سے چارہ ہی نہیں ہے کہ یا مقصد یہ ہے کہ بعض قوانین مثلاً اصولیہ محفوظ یا شرط ایسی ہے کہ اس سے چارہ ہی نہیں ہے کہ یا مقصد یہ ہے کہ بعض قوانین مثلاً

ترک اور صینی ایسی ہی اور ان کے خیالات اور ان کا طرز معاشرت ہم لوگوں سے اس قدر مختلف ہے کہ ہم میں اور ان میں شخصی قانون بین الاقوام کا کوئی ایسا سلسلہ قائم نہیں ہو سکتا جسکی بنا پر ہم عام طور سے ان کے قوانین اور فیصلوں کو عیسائی سلطنتوں میں نافذ کر سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ خود عیسائی سلطنتوں کے خیالات اور طرز معاشرت میں ایسا اختلاف ہو کہ ان کے قوانین اور فیصلوں کو ملک میں نافذ کرنے کے عام قاعدہ میں استثناء قائم کرنے کی ضرورت واقع ہو؛ مثلاً بعض عیسائی سلطنتوں میں غلامی کا رواج تھا مگر جو حقوق اس کی بنا پر پیدا ہوتے تھے وہ دوسرے ممالک میں جہاں اس کا رواج نہ تھا شاید ہی صورتوں میں تسلیم کئے جاتے تھے۔ بہر حال ”متخفظ یا شرط“ کے مسئلہ کا اہم عملی اثر ازدواج اور طلاق کے معاملہ میں ظاہر ہوتا ہے۔

52 فرض کرو کہ کسی ملک میں دو شخصوں کے درمیان جہاں دو پر دہی سمجھے جاتے ہیں، اپنے ذاتی قانون کے مطابق نکاح کی تجویز ہوتی ہے اگر اس نکاح میں برسرِ اہل رجمی یا ازدواجی یا بر بناء مذہب یا اخلاق کے جو صاف طور سے عام انتظام کے متعلق سوالات ہیں کوئی امر قابل اعتراض پایا جاتا ہے تو اس کا تعلق قانون مقام معاہدہ سے ہے جہاں سے اس تعلق کی ابتدا ہوئی اور جہاں وہ ایک غیر محدود و زمانہ تک قائم رہ سکتا اور نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اسی طرح اس کا تعلق اس مقام وطن سے ہو گا جس میں فریقین بقیاس غالب اپنی زندگی کا بڑا حصہ بسر کریں گے؛ یا اس سیاسی حکومت سے جس کیلئے ان کا یہ ازدواج جدید رعایا پیدا کرنے کا باعث ہو گا۔ اور معاملہ ہذا دوسرے معاہدات سے اس امر میں بھی مختلف ہے کہ اکثر ممالک میں ازدواجی معاہدہ بلا سرکاری توسط کے نہیں ہو سکتا اور اس کا عمل بعض نکلی یا مذہبی رسوم کی بنا پر ہی پر منحصر ہوتا ہے، اور اس کے لئے کسی دوسرے یا خانگی طریقہ کا استعمال بن بنائے پوشیدگی عام انتظام کی خلاف ورزی تصور ہو گا جس ایک امر میں اس ملک کو جس میں معاہدہ کا آغاز ہوا، ذاتی قانون کے ملک سے جس کا تعلق اس معاملہ سے سب سے زیادہ ہے کو بننا اور جھگڑنا پڑتا ہے، وہ مندریقین معاہدہ کی اہلیت ہے جس کا انحصار سربر ہوتا ہے۔ اسی میں والدین

اور مجاہدین کی رضامندی بھی شامل ہے جس کے بغیر کامل اہلیت نہیں تصور ہو سکتی۔ پس اگر شخصی قانون بن الاقوام کے قواعد اصول اس طور سے مرتب کئے جائیں کہ ایک مخصوص نکاح کی صحت کا تعین ہر ایسے ملک میں ہو سکے جہاں اس پر اعتراض کیا جائے، تو طریقہ نکاح کی صحت کیلئے قانون مقام معاہدہ کا حوالہ نہ صرف اختیار کیا بلکہ لازمی قرار دیا جانا چاہئے۔ اور ہر فریق کی اہلیت کو جو عمل یا سرے شخص کی رضامندی پر منحصر ہوا نہیں فیود کے ساتھ فریقین کے ذاتی قانون پر محمول کرنا چاہئے۔ مگر ساتھ ہی اس کے اس مانعیت کا جو قانون مقام معاہدہ یا فریقین میں سے کسی فریق کے ذاتی قانون کی بنا پر کسی دوسری عارضی یا قطعی نا اہلیت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہو، پورا لحاظ رکھنا چاہئے۔ نکاح ایک ایسا معاہدہ ہے جس سے ایک حیثیت (Status) پیدا ہوتی ہے، اسلئے اس کا قانون معاہدہ اور قانون حیثیت دونوں کے مشترک اثر میں رہنا کوئی امر خلاف امید نہیں تصور ہو سکتا۔ اس معاملہ پر اس سمجھتی سے نظر ڈالنے کی وجہ سے جو دقتیں پیش آتی ہیں، ان کا ایک جُز، ایسے قواعد سے، جو بین الاقوام معاہدات کے ذریعہ سے پیش کئے جائیں اور نیز خود اختیاری وضع قوانین سے، پر رفع ہو سکتا ہے۔ مگر اس یقین کے لئے کہ ایک نکاح کی صحت کے متعلق ہر جگہ یکساں فیصلہ ہو گا کسی قدر نقصان اور زحمت کو ادا کر لی جائے۔

58

فرانس اور آٹلی کے قوانین میں اہلیت نکاح کی بین الاقوامی حیثیت سے جدا گانہ بحث نہیں کی گئی ہے، بلکہ اہلیت کے عام مباحث پر جس کا ذکر ہم قبل از یہ (صفحات ۲۵ و ۲۶) میں کر آئے ہیں اکتفا کیا گیا ہے۔ ہم (صفحات ۲۱ و ۲۲) میں یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ جرمن کے مجموعہ قوانین سول کی دفعات ۷ و ۲۶ میں عام اہلیت کے سلسلہ سے بحث کی گئی ہے۔ اور وہ سلسلہ معاملہ نکاح سے اس طور سے متعلق کیا جاتا ہے۔

دو ۱۲ فقرہ اول۔ اگر فریقین نکاح میں سے کوئی فریق جرمنی ہے تو انفراد نکاح کا مسئلہ ہر فریق کے حق میں اس ملک کے قانون کے مطابق فیصلہ کیا جائیگا جہاں کا وہ رہنے والا ہے۔ یہی حال ان پروسیوں کا ہے

جو جرمنی میں نکاح کرتے ہیں [یہ بلحاظ ان فقروں کے ہے جس سے دفعہ ۲،

منسلق ہوتی ہے۔ دیکھو صفحہ ۳۱]

جو معاہدہ بارہ سلطنتوں میں ۱۹۰۲ء میں ہوا۔ اس کی دفعہ (۱) دیکھو صفحہ ۳۲ میں قانون جرمنی کے دفعہ (۱۳۱) کی طرح یہ امر ضروری قرار پایا ہے کہ انعقاد نکاح کے لئے ہر فریق کو حد اگانہ اہلیت کی شرائط کی تکمیل کرنی چاہیے، اور اس میں ظاہر کسی بحث کی گنجائش نہیں ہے۔ ہم کو معلوم ہو گا کہ انعقاد نکاح کا وجود ثابت ہو جانے کے بعد اس کا جو اثر جائداد پر پڑتا ہے، اس کا انحصار ازدواجی توطن یا شوہر کی قومیت پر ہو سکتا ہے، لیکن جب تک کہ خود نکاح کا وجود نہ ثابت ہو جائے، زوجہ کی اہلیت کا زوج کے ذاتی قانون سے فیصلہ کرنا منطقی طور سے صحیح نہیں سمجھا جاسکتا اس کے بعد معاہدہ میں مخصوص نکاحوں کی نسبت اعتراض کا تذکرہ کیا گیا ہے، اور دفعہ (۲) میں بیان ہوا ہے کہ مقام انعقاد کا قانون، اس امر کا محاذ ہے کہ وہ پر ویسیوں کے ایسے نکاحوں کو روک دے، جو قانون مذکور میں رجحمی یا ازدواجی تعلق، یا طلاق بر بن ازدواج، یا آپس میں ایک دوسرے کے قتل کی سازش میں سہارا یا بھونے کی بنا پر، قطعاً ممنوع قرار پائے ہوں۔ یہ سب نا اہلیتیں متقل اور فی نفسہ نہیں ہیں، بلکہ بالنسبت ہیں، اور یہ تصور کرنے کا موقع ہے کہ اس سے مقصد یہ تھا کہ مقام انعقاد کے قانون کو بھی اس معاملہ میں وہی اختیارات حاصل رہیں جو کہ ذاتی قانون کو حاصل ہیں، مگر ایسا نہیں ہے کیونکہ اسکے بعد ہی یہ حکم موجود ہے کہ جو نکاح اس مانفت کے خلاف منعقد ہوں گے وہ باطل نہ قرار پائیں گے اگر وہ اس قانون کے مطابق جن کا حوالہ دفعہ (۱۱) میں دیا گیا ہے صحیح اور جائز سمجھے جاتے ہیں اور دفعہ (۲) کے ایک فقرہ اور دفعہ ۶ کو لا کر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی سلطنت پر ایسے نکاح کے انعقاد کی

۱۹۰۲ء میں معاہدہ سے بعد فرانسیسی اور جرمنی نے دست برداری کر لی ہے۔ بخلاف اسکے اہل قبائل لہذا وہ اسکے احکام کو مصر کی مشترکہ عدالت مراکش نے مثل قانون ملک کے تسلیم کر لیا ہے اگرچہ بعد اس معاہدہ کا کوئی فرق نہ تھا (دیکھو ٹرنٹ ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۲)

تائید کرنا لازم نہیں ہے جو نکاح سابق یا کسی دوسری مذہبی مزاحمت کی بنا پر اس کے قانون کے خلاف ہو۔ اس کی مثال رہبانوں کے طبقہ میں شرکت یا کوئی نذر ہو سکتی ہے لیکن اگر ایسا نکاح دو برہمنوں میں سمجھ کر کیا جائے تو کسی شخص کو دل خارجہ یا ایجنٹ کے رد پر اس کے انعقاد کی منظوری دینا اس سلطنت پر لازم ہے۔ اور اگر فریقین کسی طور سے معمولی طریقہ سے ایسے نکاح کے منعقد کر لینے میں کامیاب ہو جائیں تو دوسری سلطنتوں کو اس ناجوازی کا مطلقہ خیال کرنا چاہیے جو مقام انعقاد میں پیدا ہوتی ہے۔ معاہدہ مذکور الصدیق میں ایسے لوگوں کے ساتھ جنہوں نے نکاح کی رسم ادا کر لی ہے مجید نرمی برتی گئی ہے یہاں تک کہ مقام انعقاد کی ممانعت پر ذاتی قانون کی اجازت کو نہ صرف اسی حد تک ترجیح دی گئی ہے جس کو ہم قبل ازیں ظاہر کر چکے ہیں بلکہ دفعہ (۳) کی رو سے مقام انعقاد کا قانون پر دیکھیوں کو ایسے نکاحوں کی بھی اجازت دے سکتا ہے جو کسی مذہبی خیال کی بنا پر ان کے ذاتی قانون میں ممنوع ہیں اگرچہ دوسری سلطنتوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایسے نکاحوں کو نہ تسلیم کریں۔

نکاح کی شکل (مراسم وغیرہ) کے متعلق اٹلی کے مجموعہ قوانین میں ایک عام دفعہ یہ ہے۔

ظاہری مراسم ایسے افعال کے متعلق جو مابین زندہ اشخاص کے عمل میں آئیں یا ان کا قطعاً آخری وصیت سے ہو، اس مقام کے قانون کے تحت فیصل ہوں گے جہاں وہ افعال واقع ہوئے لیکن باوجود اسکے فریقین کو اختیار ہو گا کہ وہ مراسم اپنے قومی قانون کا اتباع کریں بشرطیکہ فریقین میں سے ہر فریق کا ایک ہی قومی قانون ہو۔ اٹلی کا کوڈ

ابتدائی دفعہ (۹) ۲

لیکن جرمن کے مجموعہ سول قوانین کی دفعہ (۱۱) میں عام اجازت اور دفعہ ۱۳ میں خاص اجازت دی گئی ہے۔

دفعہ (۱۱) کا فقرہ اول۔ (برونی قانون) کے ایک فصل کی ضل کا تصدیق ان قوانین (اندرونی) کی رو سے کیا جاتا ہے جو اس قانونی ضلع کے

بار میں نافذ ہی ہو کہ فعل کا اصل مقصد ہے لیکن اس مقام کے قانون (اندرون ملک) کا اتباع کرنا جہاں وہ فعل واقع ہوا ہے کافی ہے۔  
دفعہ ۳۱۰ کا تیسرا فقرہ۔ جو نکاح جو منی میں منع ہو، اس کی شکل تصدیق جو من کے قوانین (اندرونی) کی رو سے کیا جائے گا۔  
سلطنت کے ساتھ یہ احکام ہیں۔

دفعہ ۳۱۱۔ جو نکاح مقام انعقاد کے قانون کے مطابق منع ہو، وہ دوسرے ملک میں جہاں تک کہ اس کا تعلق نکاح کی شکل (مراحم) سے ہے، جائز تصور ہو گا۔

تاہم یہ ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ وہ ملک جن کے قانون کی رو سے انعقاد نکاح کے لئے مذہبی رسوم کامل ہیں، آنا لازم ہے، اپنی قوم کے ان نکاح کو تسلیم کرنے کے مجاز ہوں گے جن میں ایسے مراحم عمل میں نہ آئے ہوں۔ قومی قانون میں جو ہدایت نکاح کا اعلان شائع کرنے کے متعلق ہے، اسکی ہر سی وقت کرنی چاہیے لیکن اس کی عدم تعمیل سے نکاح مجوز اس ملک کے جس کے قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہے، کسی دوسرے ملک میں ناجائز نہ تصور ہو گا۔

نکاح نامہ کی ایک سرکاری سند و نقل فریقین کے عہدہ داران متعلقہ کے پاس بھیج دی جائے گی۔  
دفعہ ۳۱۲۔ جو نکاح ایک شخص کے ملک کے سفیر یا کونسل کے ساتھ اس کے ملک کے قانون کے مطابق منع ہو، وہ جہاں تک کہ اس کا تعلق فعل (مراحم) سے ہے، ہر ملک میں منع تصور ہو گا۔ اگر فریقین میں سے کوئی فریق اس ملک کی رعایا یا تیس ہے جہاں نکاح منع ہو، اور نہ اس سلطنت نے اس پر کوئی اعتراض کیا جس کی وہ مجاز نہیں ہے، تو کہ نکاح مذکور

لے اس کی بنا پر استدلال (renvoi) لازمی نہیں رہتا اگر مقام فعل کا مجموعہ قوانین (بیرونی) کسی فعل کی شکل کیلئے دوسرے ملک کے اندرونی قوانین کا حوالہ دیتا ہے تب بھی اس شکل کی تکمیل جو مقام فعل کے اندرونی قوانین میں بتائی گئی، بالکل کافی تصور ہو گی۔

نکاح سابق یا کسی دوسری مذہبی فراہمت کی وجہ سے اس سلطنت کے قوانین کے خلاف ہی کیوں نہ ہو

جو اختیار دفعہ ۳۷ کے دوسرے فقرہ میں محفوظ کر لیا گیا ہے وہ ان

نکاحوں سے متعلق ہے جو سفر اور ایجنٹوں کے مواقع میں منعقد ہوتے ہیں جو

دفعہ ۳۷۔ ایک نکاح جو شکل امرام کے نقص کی وجہ سے مقام

انتقاد میں باطل تصور ہو جائے کہ دوسرے ممالک میں صحیح سمجھا جائے اگر

ان امرام کی جو فریقین کے قومی قانون میں بتائے گئے ہیں نہیں ہوتی ہو

معاہدہ میں جو رعایت اہلیت کی ایسے تعلقات قائم کرنے کے متعلق

کی گئی ہے جو نکاح سمجھ کر قائم کئے گئے ہیں اس کا پتہ اس موقع پر بھی زیادہ تر

وقت کے ساتھ ملتا ہے اور یہ معاہدہ (convention) کی تکمیل کی غرض سے

لا بد تھا کیونکہ بعض ممالک میں مذہبی رسوم کا نہ ادا ہونا قابل اعتراض تصور

ہوتا ہے۔

اب ہم کو یہ بتانا ہے کہ نکاحوں کے بین الاقوامی جواز کے متعلق انگلستان

کے مقنین کی کیا رائے ہے۔

دفعہ ۱۷۔ نکاح کے جواز کے لئے یہ امر لازم ہے کہ جہاں تک کہ

اس کی شکل یا اس کے امرام کا تعلق ہے وہ قانون مقام انعقاد کے مطابق ہو۔

ٹیلر بنام فریمین (۱۷۵۶)، ایبلر ۲۰۳۔ جی بارڈوک۔ لوکن بنام

ہنگنس (۱۸۲۲) ۳۔ اسٹار ۱۷۱۔ ڈوڈرائی۔ این پی ۲۸۔ جی، ایسٹ پو

کنٹ بنام رگس۔ (۱۸۴۰) ۱۱ سائمن ۳۶۱۔ جی، رشاڈول بمقدار انتخابات

بازل (۱۹۰۲) فصل اول صفحہ ۵۷ جی، سوٹمن ایڈمیٹریٹ لیک بنام

ویٹ لیک (۱۹۱۰) پی ۱۶ جی، بارگر یوڈین پیمر بنام پیمر (۱۹۲۱)

لاجرل نیوز صفحہ ۱۳۴ میں ایک نکاح جو اسکاٹ لینڈ میں دو انگلستان

کے باشندوں میں صرف دفتر نکاح میں اعلان کر دینے کے ذریعہ سے منعقد

ہوا تھا ناجائز قرار پایا اس بنا پر کہ اسکاٹ لینڈ میں (۲۱) دن کے

قیام کی مدت جو لازم تھی اسکاٹ لینڈ کے حساب کے مطابق مکمل نہیں



پائی تھی نیز دیکھو سوئٹس بنام کیسے (۱۸۳۵) ۳ کیناپ ۲۵۷ - ج،  
بروہام جس میں ایک ایسے نکاح کا جواز جو روم میں ہوا تھا اس امر پر  
منہر تھا کہ آیا جو ترک مذہب پروٹسٹنٹ ان لوگوں نے کیا تھا وہ کافی  
تھا یا نہیں اس کا فیصلہ کلیسائے روم کے قانون کے مطابق کیا گیا اور  
دیکھو سوئٹس بنام اٹرنی جنرل آئرلینڈ (۱۹۱۲) ۱ سی ۲۷۶ - ج،  
لورین - ہائبرس - ایکٹس ہال ٹین جس میں یہ قرار پایا کہ آئرلینڈ کا وہ قانون  
جس کی وجہ سے مخصوص نکاح جو روم کیتھولک پادریوں کے ذریعہ سے کرائے  
جاتے ہیں ناجائز تصور ہوتے ہیں ایسے نکاح سے متعلق نہیں ہو سکتا جو آئرلینڈ

سے باہر منعقد ہوا ہو

**دفعہ ۱۱۱ (الف)** کسی مذہبی یا کسی کلیسائی قانون پر لحاظ نہ ہو گا اگر نکاح کی  
شکل قانون ملک کے مطابق ہے۔

اسی بنا پر ایک نکاح جو آئرلینڈ میں ایک خانگی مکان میں ایک  
کیتھولک پادری نے صرف ایک گواہ کے حواہ میں پڑھایا تھا جائز قرار پایا۔  
اگرچہ بیان کیا جاتا تھا کہ وہ کلیسا، روم کے اس فتویٰ کے خلاف ہے جو پوپ  
نے سنہ ۱۹۱۹ء میں صادر کیا تھا۔ آئر بنام آئر (۱۹۱۲) ۲۱ آر۔ ۴۴۵ - ج، کینیڈا  
جس کو چیف جسٹس اور برائین - پالیس سی۔ بی جسٹس گبسن نے بحال رکھا۔  
(۱۹۱۲) ۲۱ آر۔ ۴۴۵۔ قدیم کامن لا اب بھی آئرلینڈ سے متعلق ہے اور اس کی  
رو سے کسی ایسے نکاح میں جو پادری پڑھائے گواہوں کا وجود لازم نہیں ہے  
یہی اصول مقدمہ ڈسپائی بنام ٹریبلے بی۔ سی (۱۹۲۱) ۱ سی۔  
۱۰۲ منصفہ سولٹن میں بحال رہا جس میں یہ طے ہوا کہ ایک سول نکاح کینیڈا میں  
جائز ہے اگرچہ قانون کلیسائے روم کی رو سے جس کے فریقین پابند تھے  
درممنوع ہی کیوں نہ قرار پایا ہو

برخلاف اس کے اگر اس ملک کے قانون میں ماعتین نکاح کے  
مذہبی قواعد کا اتباع لازم قرار دیا گیا ہو تو وہ نکاح جس میں ان قواعد کا اتباع  
نہیں کیا گیا ہو گانا جائز قرار پائے گا۔ دیکھو مقدمہ امانت ایسن (۱۸۷۴)

۳۱۔ ایل۔ ٹی۔ آر۔ ۶۳۸۔ جس میں ایک نکاح جو ایک پروٹسٹ انگریز کا ایک آرمینا کی رہنے والی پروٹسٹ عورت سے ایران میں منعقد ہوا تھا اس بنا پر ناجائز قرار پایا کہ ایران کے قانون کے مطابق اس فرقہ کے مذہبی رسوم کی بنیاد پر نہیں کی گئی تھی چینی رعایا باشندہ چنانکہ کاچینی نکاح تسلیم کر لیا گیا اگرچہ اس کے متعلق کوئی رسم مل میں نہیں آئی کیونکہ مقام انعقاد کے قانون کے مطابق کسی رسم کی پابندی ضرور تھی چنانکہ تھائی فن بنام تان ال لائی (۱۹۲۰)۔

۱۶۶۹۔

**دفعہ ۱۸ (ب)** ایک انگلستان کے گرجا کے پادری نے انگریزی رعایا کا نکاح بعد اعلان کے ملک پیرن کے ایک دور دراز مقام پر گرجا کے گمرہ میں پڑھایا۔ وہاں کوئی انگریزی گرجا نہ تھا یہ نکاح اس بنا پر جائز قرار پایا کہ انگلستان کے ایک متعلقہ ازدواج کی تمیل وہاں ناممکن تھی۔ فریقین کو وہاں کے مقامی قانون سے براہ راست کا حق حاصل تھا اور وہ مجاز تھے کہ وہ اپنے عام قانونی حقوق سے استناد و حاصل کریں۔

مقدمہ فلیس بنام فلیس (۱۹۲۱) ۳۸۔ ٹی۔ ایل۔ آر۔ ۱۵۰۔

بیچ، ڈیکوٹ

**دفعہ ۱۹** نکاح کے جواز کے لئے یہ امر بھی ضرور ہے کہ مقام انعقاد کے قانون میں جو احکام والدین یا اولیاء کی رضامندی کے متعلق ہوں انکی پوری تمیل کی گئی ہو۔

اکرم شایر بنام اسکریم شایر (۱۹۵۲) ۲۔ ہرل اسٹون و کوئین

۳۹۵۔ بیچ، سٹینن و ڈیل ٹن بنام جنوران (۱۸۰۲)۔ ہرل اسٹون و کوئین، ۴۲

بیچ، وٹن، وٹن دونوں مقدمات میں مقام انعقاد کے قانون کے مطابق نقص بڑ تھا۔ سرخوالہ کو مقدمہ میں نکاح اس نوع کے پادری نے پڑھا یا تھا جو اسٹون فلاڈریس میں رہتا تھا فرانس میں تھے۔ اگرچہ یہ امر ثابت نہیں ہوا کہ اسٹون فلاڈریس میں رضامندی کا نہ ہونا موجب نقص نکاح تھا، اگرچہ بیچ قانون کی رو سے ایسا تھا لیکن دونوں مقدمات میں عدالت نے اس حاوی تراصول پر عمل کیا کہ جو نکاح کی

وجہ سے بھی قانون مقام انعقاد کی رو سے ناجائز قرار پائے، وہ قانون مقام  
وطن کی رو سے ثابت نہیں قرار دیا جاسکتا۔

مقدمہ اور فورڈ بنام ماس (۱۷۷۱) ہیگ۔ کانس۔ ۲۳-۴۲  
ج، جسے (۱۷۷۱) دیکھئے ۲ ہیگ۔ کانس ۲۳۶ میں عدالت دعوہ  
نے اس نکاح کو جو بیرون ملک منعقد ہوا تھا ناجائز قرار دیا، اس بنا پر کہ وہ بوجہ  
نہ ہونے رضامندی اور مراحم کے اندوئے قانون مقام انعقاد درست نہ تھا؛  
بلکہ یہ بھی کہا گیا تھا کہ اس میں جبر کا احتمال ہوا تھا اور چونکہ ان نکاحوں کے دیوانہ  
دفتروں میں جن کا ذکر ایک طرف مقدمہ اسکرم شائر بنام اسکرم شائر اور جری  
طرف مقدمات ہر فورڈ بنام ماس اور سٹین بنام جونیون میں ہوا ہے؛ لارڈ  
بارڈوک کا مجوزہ ایکٹ نکاح منظور ہو چکا تھا اس لئے عدم رضامندی جس کی  
بنا پر قبل ازیں ایسے نکاح جو بغیر اجرائے اعلان کے منعقد ہوتے تھے،  
انگلستان میں صرف بیضابطہ تصور ہوتے تھے، وہ دونوں امور مؤخر الذکر نکاحوں  
وقت کا اہل طور سے ناجائز کی وجہ ہو جاتے نہ بلکہ عدلیہ دونوں مؤخر الذکر  
مقدمات کے نکاحوں کو جائز قرار دینے کی بنیاد یہی قرار دی جاسکتی  
تھی کہ نکاح کے متعلق ملک کا قانون جب انگلستان کے قدم قانون سے  
ماخوذ ہے سو جو دے اور اس وجہ سے کہ لارڈ بارڈوک کے ایکٹ میں،  
اسکاٹ لینڈ اور سندھ پار کے نکاح، استثنائیں داخل ہیں، انگلستان کے  
ایسے باشندوں کے لئے جنہوں نے بیرون ملک نکاح کیا ہے، انگلستان  
نافذ قانون سمجھا جائے گا، اگرچہ مقام انعقاد کا قانون بالکل اسکے خلاف ہو۔  
اس مسئلہ کو اس سے غلط نہ کر دینا چاہیے، جو مقدمہ لا تور بنام تیس ڈیل میں بیان  
ہوا ہے، دیکھو زیر وفات ۲۶ و ۲۷ مؤخر الذکر مقدمہ کے متعلق کوئی غرض  
نہیں ہو سکتا کیونکہ شخصی قانون بین الاقوام کے اصول ہندوستان کے  
وہی قوانین سے متعلق نہیں ہو سکتے کیونکہ ان میں اور عیسائی نظام مذہب میں  
کوئی قانونی مشابہت اور بل نہیں ہے، مقدمہ بارڈو فورڈ بنام ماس میں  
جو کچھ عیسائی اور ہندوستان کے متعلق بیان ہوا ہے اس سے بڑی حد تک

ماہر شخصی قانون میں لائق احترام کا انکار مستطاف ہوتا ہے۔  
**دفعہ ۱۹** ازدواج کے جواز کے لئے یہ بھی ضرور ہے کہ قانون مقام انعقاد کی وہ تمام شرطیں جو عاقدین کی اہلیت کے متعلق ہوں پوری کی جائیں خواہ اُن ملک کا تعلق رحمی یا ازدواجی محرمات سے ہو یا اہلیت کے کسی دوسرے سبب سے، اور خواہ وہ سبب قطعی ہو یا بالنسبتہ۔

بنظام اس اصول پر کسی انگلستان کی عدالت میں اعتراض نہیں ہو اور یہ اس وسیع قراصل کی بحث میں داخل ہو جاتا ہے جس کا تذکرہ قبل از میں اس کرم شائر نام اس کرم شائر اور ٹرنٹن بنام ہنورین کے مقدمات میں کیا جا چکا ہے: یعنی یہ کہ جو نکاح ازدواجی قانون مقام انعقاد کے باطل ہو، وہ قانون مقام وطن سے جائز نہیں قرار دیا جاسکتا؛ قصہ ڈالرم پل بنام ڈالرم پل (۱۸۵۱) ۲۔ ہیگ کانس ۴۵، ۵۷، اسکاٹ میں جو رائے اختیار کی گئی وہ اس سے بھی زیادہ وسیع تھی اسکاٹ لینڈ میں ایک نکاح ایک اسکاٹ لینڈ کی رہنے والی عورت اور ایک ایسے مرد میں جو انیس کو تجویز میں توطن انگلستان بتایا گیا ہے (دیکھو صفحات ۵۴، ۶۰-۶۱) اسکاٹ لینڈ میں جو شرائط انعقاد نکاح کے لئے مقرر ہیں ان کے کافی ہونے کی بحث سے تمام تجویز ملو ہے: مگر ڈالرم پل کے والد کی رضامندی سے طلاق بحث نہیں کی گئی؛ بلکہ خلافت اسکے سرورہم اسکاٹ کہتے ہیں کہ جو اصول اس مقدمہ میں ازدواجی قانون انگلستان تسلط ہو سکتا ہے وہ یہی ہے کہ ہر گارڈن کے ازدواجی حقوق کی صحت کی جانچ اس ملک کے قانون سے ہونی چاہیے جہاں (اگر حقوق مذکور کا کوئی وجود ہے) وہ پیدا ہوئے (دیکھو صفحہ ۵۹) جو اصول اس میں اور ہر دو دفعات مقدمہ الڈرک میں بیان ہوا ہے کہ وہ اس مقدمہ کے سادی ہے کہ کوئی حقوق ازدواجی مائز نہیں تصور ہو سکتے جب تک کہ وہ اس ملک کے قانون کی رو سے جہاں (گران کا وجود تسلیم کیا جائے) وہ پیدا ہوئے جائز نہ قرار پائیں؛ لیکن دفعہ ۲۱ سے ظاہر ہو گا کہ جن حقوق ازدواجی کی تائید اس ملک کا قانون کرتا ہے، جہاں (گران کا وجود تسلیم کیا جائے) وہ پیدا ہوئے، وہ ہمیشہ انگلستان میں جائز نہیں

قرار دیے جاتے ہیں۔  
**واقعہ ۲:** ایسا ازدواج جس میں صورتہ قانون مقام انقصاد کی پابندی کی گئی ہو، انگلستان میں بلحاظ صورت کے جائز قرار پائے گا۔

ہربرٹ بنام ہربرٹ (۱۸۱۹) ۳ فل. ۲۵۸-۲۵۹ بیگ۔  
 کانس ۲۹۳-۲۹۴۔ بیج اسکاٹ پر مقدمہ ہمتہ بنام میکسول (۱۸۲۸) رائن و سوڈی۔  
 ۸۰ بیج ہلٹ پر مقدمہ امتحالات بازے (۱۹۰۲) ۲-۱۱۹-۱۲۰ جاسری صفحہ ۷۷،

بیج ہونٹن ایڈی پر

**واقعہ ۳:** ازدواج کے جواز کے لئے یہ لازم ہے کہ عاقدین میں سے ہر فریق کی ازدواجی اہلیت میں اس کے ذاتی قانون کی پوری پابندی کی جائے خواہ وہ اہلیت بلحاظ عسر کے قطعی ہو یا رسمی یا ازدواجی حریمت کے لحاظ سے محدود ہو۔

بروک بنام بروک (۱۸۵۷) ۱۸۵۷-۳-۱۸۵۷ ایس ایم و جی ۲۸۱۔  
 بیج ہکرسول و اسٹورٹ (۱۸۶۱) ۴-۱۷۱-۱۷۲ ایل۔ بیج کبل۔ کراؤنٹھ سینٹ  
 لینارڈز۔ ورنلے ڈیل پر مقدمہ مٹی بنام مٹی (۱۸۵۹) ۱۱-۱۱۵-۱۱۶ وی۔ ڈی  
 بیج ہکرسول میں نونج کے قانون مقام توطن کے لحاظ سے اہلیت پائی  
 جاتی تھی، نہ کہ زوجہ کے قانون کی رو سے۔ یہ نکل ناجائز قرار پایا، اس  
 بنا پر کہ ہر فریق کی اہلیت اس کے قانون کے لحاظ سے ضروری ہے، بحث  
 نہیں کی گئی کہ زوج کے مقام توطن کے قانون کو ترجیح ہے اور نکاح،  
 صحیح تسلیم کئے جانے کی صورت میں وہی قانون نکاح قرار پائے گا۔  
 مقدمہ اسکاٹو میر بنام ڈی باروز (۱۸۷۷) ۳-۱۱۷-۱۱۸ وی۔ ڈی۔ بیج ۱۱۷-۱۱۸  
 جیس۔ بیجلی میں مقدمہ ایس۔ سی (۱۸۷۷) ۲-۱۱۷-۱۱۸ وی۔ ڈی۔ بیج ۱۱۷-۱۱۸  
 منوخ کیا گیا واقعات یہ تھے کہ انگلستان میں نکاح ایسے دو شخصوں میں  
 ہوا جن میں سے ایک انگلستان کا اور دوسرا برنگال کا متوطن تھا، لیکن  
 کی اس نوبت پر دونوں برنگال کے متوطن قرار پائے تھے اور اسے رشتہ دار  
 تھے کہ ان کا نکاح از روئے قانون برنگال باہم نہیں ہو سکتا تھا، اگر انگلستان

کے قانون کی رو سے اس کی کوئی ممانعت نہ تھی۔ اس امر پر بحث ہوئی کہ برٹش قانون مقام توطن پر قرابت ایسی ہے کہ اگر پاپائے روم کی اجازت ہو جائے تو نکاح کے جواز میں کوئی ٹکاوٹ نہیں رہتا مگر اس پر کوئی محسوس نہیں کیا گیا اور عدالت مراٹھ نے ناجوازی نکاح کی دگر دی دیتے ہوئے لکھا کہ ہماری رائے صرف اس مقدمہ تک محدود ہے جس میں دونوں فریق بروقت انعقاد نکاح کے لیے ملک کے متوطن ہیں جس کا قانون ان کے نکاح کا مانع ہے۔ اسی مقدمہ (۱۸۹۹) ۵-۵ پی۔ ڈی ۹۴ میں یہ سمجھا گیا تھا کہ ایک فریق انگلستان کا متوطن تھا اور زوجہ بین نے نکاح کو جائز قرار دیا تھا، مگر اس سند میں جو ہر ضمت پیدا ہو گیا۔

(۱) خود اس فاضل جج کے فیصلے سے جو اس نے قانون مقام انعقاد کو تائید میں جواز نکاح کے متعلق صادر کیا تھا جس کا ذکر صفحہ ۸۴ پر ہو چکا۔  
(۲) قانون مقام انعقاد کی تائید میں اس کے کراؤل ٹی اے کو اختیار کرنے سے جو اس نے مقدمہ سائیمون بنام ملاک میں ظاہر کی تھی اور مقدمہ مٹی بنام مٹی کا رد حوالہ دینے سے جس میں فاضل جج مذکور نے یہ لکھا تھا کہ "اسی معاہدہ کی تکمیل نہیں ہو سکتی جب تک ہر فریق میں دوسرے فریق کے ساتھ معاہدہ کر چکی اہلیت موجود نہ ہو" آئی اے وی دی ۲۲ کو

(۳) پارلیمنٹ کے ان ایکٹوں کے حوالہ دینے سے جن کی رو سے حقیقی چھا زاد بھائی بیٹوں میں نکاح ممنوع ہے جس سے یہ منہم پیدا ہوتا ہے کہ شخصی قانون بین الاقوام کے قواعد کا استعمال، ان معاملات میں کمتر ہوتا ہے جن کے متعلق ایکٹوں میں احکام موجود ہیں، نسبت ان معاملات کے جو عام قوانین کے تابع ہیں، مقدمہ ڈی ولٹن بنام مائی فور (۱۹۰۰) ۲-۲ پی۔ ڈی ۴۸۱، جج اسٹرنگٹ میں یہ طے ہوا کہ نکاح کی اہلیت کا جو انحصار توطن پر ہے، اس سے یہودیوں کے نکاح مستثنی نہیں ہے اور اس بنا پر وہ نکاح جو چھپا بھئی میں جو کہ انگلستان کے متوطن ہیں، بتمام و سادہ حسب قانون یہود ہوا تھا، "جائز قرار پایا۔ یہودیوں کا قانون نکاح کی فاضل

تسلیم کیا جاتا ہے نہ کہ اہلیت کے سائل میں ہے۔  
 بدعکس اس کے جو نکاح ایسا ہو کہ اس میں ہر فریق کے  
 ذاتی قانون کی رو سے اسکی اہلیت کا اطمینان ہو جائے وہ انگلستان  
 میں جہانگ کو اس کا تعلق اہلیت سے ہے قابل تسلیم قرار دیا گیا، اگرچہ انگلستان  
 کے تواریخ کے لحاظ سے وہ منوع ہو۔ مقدمہ امتقالات بورڈ نے (۱۹۰۲)  
 ا جاسری ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱ اور مقدمہ بروک بنام بروک میں لازماً تسلیم و  
 کرنا ضروری کے فیصلہ جن کا حوالہ اس میں دیا گیا ہے پورا ہی نکاح عیسائی  
 ممالک کی عام رضامندی کی بنا پر حرام قرار پاتے ہیں ان میں جیسا کہ بعض  
 اوقات کیا جاتا ہے کسی استثنائاً قائم کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جو ممالک  
 شخصی قانون ہیں الا قوام کے نفاذ میں شریک ہیں ان میں سے کسی ملک میں  
 ایسے نکاحوں کا رواج نہیں ہے۔

یہ امر قابل اظہار ہے کہ دفعہ ۱۲ اور اس سے متعلق متذکرہ بالا نوٹ، تقریباً  
 بجز اسی طرح قائم رکھے گئے ہیں جیسا کہ اس کتاب کی پہلی اشاعت میں تھے۔ اگرچہ  
 مقدمہ اوگڈن بنام اوگڈن (۱۹۰۸) لی ۴۶ اور جی بی نام جی بی (۱۹۰۹) لی ۶۰  
 کے فیصلوں نے اس اصول کو ایک درجہ تک مستحکم کر دیا ہے۔ اس کی بحث  
 دفعہ ۲۵ کے تحت میں کی جائے گی۔

**دفعہ ۲۲** امر کہ نکاح کی جو اہلیت تعزیری نوعیت یا مذہبی  
 قسم یا کسی مذہبی جماعت میں شرکت کی بنا پر پیدا ہوتی ہے وہ انگلستان میں ذاتی  
 قانون کی بنا پر تسلیم نہیں کی جائے گی یہ اس اصول کا نتیجہ ہے جو دفعہ ۱۶ میں  
 بیان کیا جا چکا ہے۔ مذہبی مندروں اور مذہبی جماعتوں کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ  
 انگلستان کی حکمت عملی کا کوئی اصول اس سے زیادہ سخت نہیں تصور ہو سکتا اگر وہ  
 آبادی کی ایک جماعت کی جماعت کو نکاح کے امکان سے باز رکھے جانے کی  
 اجازت دے لیکن جن صورتوں میں قانون مقام انقضاء معاہدہ کی رو سے نکاح  
 میں کوئی تعزیری یا مذہبی اہلیت پائی جائے گی تو اس کا بلا واسطہ نتیجہ ہو گا کہ نکاح  
 منعقد ہی نہ ہو گا اور اسلئے اس کا بلا واسطہ نتیجہ یہ ہو گا کہ ان مراسم یا اس اہلیت نکاح

متعلق انگلستان میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ انعقاد نکاح کیلئے کافی نہ تھے۔

نظارہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان کے قانون کی رو سے ہتھیاری مجرم نکاح کیلئے نااہل نہیں تصور ہوتا۔ اگر اہلیت تسلیم بھی کر لی جائے تو وہ انگریزی عدالتوں میں ایسے نکاح کے تسلیم کئے جانے کی مانع نہیں ہو سکتی جو ایک انگلستان کے باشندہ نے جس کے متعلق انگلستان میں ہتھیار مجرم بنائے مقام میں کیا ہو جہاں وہ اس وقت رہتا تھا یہ فرض کر کے کا زروئے قانون مقام انعقاد وہ اس نکاح کا اہل تصور تھا۔ جج، ارلی۔ دس کیٹنگ اور ٹائیٹ اسٹرن نے ان کی رائے سے اتفاق کیا۔ مقدمہ کینارڈ بنام لزے (۱۸۶۶ء)

**فقہ ۳۸۹** لارڈ بورٹ براہوی کوئل ۳۸۹ نے ذاتی قانون کی رو سے کسی کسی شکل میں بغیر والدین یا اولیاء کی رضامندی کے نکاح کر لینا سے تو ایسی رضامندی کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ نکاح ناجائز نہیں ٹھہرتا بشرطیکہ قانون مقام انعقاد کی پابندی کی گئی ہو اگرچہ نکاح میں وہ شکل نہ اختیار کی گئی ہو جس کی بنا پر ازروئے قانون ذاتی ایسی رضامندی کی ضرورت باقی نہ رہتی ہو۔

یہ وہ نکاح ہیں جو کزن گریں کے نکاحوں کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں، ان نکاحوں کی صحت کی بحث پہلی مرتبہ باضابطہ طور سے مقدمہ شپٹن بنام بیکرافٹ (۱۷۹۷ء) جج، ہیڈ اور (۱۷۹۹ء) کورٹ آف ڈیلیگیٹ ۲ ججٹ۔ کانس ۴۲۳-۴۲۴ میں پیش آئی۔ اس مقدمہ میں تفسیر ڈیمنڈ کزن گریں کا نام مقام تھامس جارچ ہے، نے اسی رائے کی بنا پر جو انہوں نے مقدمہ ہر فورڈ بنام مارس میں قائم کی تھی، نکاح کو جائز قرار دیا اگر ڈیلیگیٹ نے ان کی تجویز کو بر بنائے قانون مقامی بحال رکھا۔ اسی قسم کا نکاح مقامی قانون کی بنا پر مقدمہ گری سن بنام گری سن میں

۱۷ کزن گریں، اسکاٹ لینڈ میں ایک گانوں ہے: اس نام سے تمام ایسے نکاح موسوم کئے جاتے گئے جو بے قاعدہ طریقہ سے کئے جاتے تھے۔ مترجم۔



تاعلم رکھا گیا (۱۷۸۱) ۲۔ ہیگ کانس ۹۹۔ ۹۸۰۔ ۸۹۰ اور ایسا ہی فیصلہ فرنیسبوں کے ان نکاحوں کے سعلق جو انگلستان میں ہوئے تھے مقدمہ سائیمون بنام مالک (۱۸۹۰) ۲ ایس وی ۶۷ ج ۱، کراؤل میں کیا گیا ہے۔  
**دفعہ ۲۳** جو نکاح انگلستان میں منعقد ہو کہ وہ بروئے اصول دفعہ ۲۲ جائز قرار دیا جاتا ہے گو کہ فریقین کے ملک توطن میں اس بنا پر ناجائز قرار پایا ہو کہ فریقین کا مقصد اس ملک کے قانون سے بچنا تھا۔

مقدمہ سائیمون بنام مالک (۱۸۹۰) ۲ ایس وی ۶۷ ج ۱، کراؤل  
**دفعہ ۲۵** جب ذاتی قانون کے لحاظ سے نکاح کا کوئی فرق، بغیر کسی شخص کی خاص اجازت کے کسی شکل میں بھی نکاح کا مجاز نہیں ہے تو ایسی اجازت کے نہ ہونے کی حالت میں نکاح ناجائز قرار پائے گا گو کہ اس میں مقام انعقاد کے قانون کی پابندی کی گئی ہو تا وقتیکہ یہ ظاہر نہ ہو کہ فریقین میں سے کوئی فرق بنظر انگلستان کا متوطن ہے اور نکاح انگلستان میں انگریزی شکل میں منعقد ہوا ہے۔

مقدمہ سکس بیرج (۱۸۴۲) ۱۱ ایسی ایل و ایف ۵ ہنڈل نے  
 ججوں کی رائے سنائی۔ جج، لینڈ ہرسٹ، بروکام، کائن، ام، ڈنین اور  
 کیمل تھے۔ اس مقدمہ میں شاہی نکاحوں کے ایکٹ کی دفعہ ۱ کی رو سے  
 نکاح کے لئے بادشاہ کی باجلاس کو تسل اجازت کی ضرورت تھی؛ اور دفعہ  
 (۲) کے لحاظ سے پارلیمنٹ کی منوی اجازت ہونی چاہیے تھی۔ دیکھو  
 مقدمہ اسکاٹویر بنام ڈی باروز متذکرہ بالا دفعہ ۲۱۔

جو اصول اس دفعہ میں بیان ہوا ہے اسکے خلاف آرلینڈ کا ایک  
 فیصلہ موجود ہے اسٹیل بنام براڈل (۱۸۳۸) ۱ ٹو۔ ۱۔

جج ٹریگلف جس کو مقدمہ بروک بنام بروک (۱۸۶۱) ۹ ایج۔  
 ایل ۲۱۶ میں لارڈ کیمل نے بھی پسند کیا ہے اگر اس کا اتیل کیا جائے تو  
 ضروری رضامندی نکاح کی شکل میں داخل تصور ہوگی؛ کہ اہلیت کی ایک  
 شرط قرار پائے گی اور اس صورت میں سکس کی بیرج کا مقدمہ اہلالت میں صحیح

سمجھا جاسکے گا کہ شاہی نکاحوں کے ایکٹ کی نسبت یہ تصور کیا جائے گا کہ اس کا مقصد انگلستان کے قانون میں ایک مخصوص اور سخت قسم کی ناپید کرنے کا ہے جس سے شخصی قانون بین الاقوام کے اصول یا کمال ہو جاتے ہیں۔ اس امر سے انکار کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ ملک توطن کے ایکٹ کا ایسا مقصد ہونا جائز نہیں تصور ہو سکتا؛ اگرچہ مقدمہ سمون بنام مالک (دیکھو دفعہ ۲) میں عدالت نے فرانسیسی کوڈ کے اس مرتبہ دعویٰ پر کہ اس کو فرانسیسیوں کے (etat civil) کی نسبت جو بیرون ملک ہوں اختیار حاصل ہے؛ یا یہ کہ شاہی نکاحوں کے ایکٹ کا یہی مقصد ہے؛ مطلقاً اعتنا نہیں کیا لیکن جب کسی ایکٹ میں یہ حکم ہو کہ کوئی نکاح خواہ کسی شکل میں منعقد ہو بغیر خاص اجازت کے باطل ہو گا تو بغیر اس اجازت کے نکاح کی نااہلیت یقیناً پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں صرف منفرد مقصد میں یہ فرق کرنا کہ اس کی پابندی کس درجہ تک مطلوب تھی اور کس حد تک نہیں مہرے رائے میں خطرہ سے خالی نہیں بنا؛ علیٰ یہی مقدمہ سبیل بنام براڈل سے اختلاف اور مقدمات کاپٹن بنام برکرافٹ اور سمون بنام مالک سے اس بنا پر کہ ان دونوں مقدمات میں ملک توطن میں نکاح ہو سکتا تھا؛ بشرطیکہ مراسم کی پوری طور سے پابندی کی گئی ہوئی اتفاق کرونگا؛ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں خود لاؤڈ کیٹیل کا مقدمہ بروک بنام بروک؛

میں یہی مقرر تھا ۱۸۵۱ء ۹۱۱-۱۰ ایچ۔ ایل ۲۱۵ و ۲۱۸

جو استثنائاً قائم کیا گیا ہے اس کی بنیاد مقدمہ اوگڈن بنام اوگڈن (۱۹۰۰) پی۔ ۴۰۵ جج، کٹرل بارنس؛ کوکزنش؛ ہارڈی ایم۔ آر و کینڈی۔ لاؤڈ جیف جٹیل کا فیصلہ سننے جنہوں نے جسٹس بارگر یوڈین کی تجویز منسوخ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نکاح جو انگلستان کی ایک باشندہ اور متوطن عورت اور فرانس کے ایک متوطن مرد میں انگلستان میں منعقد ہو تھا؛ جائز قرار دیا گیا؛ اگرچہ مرد مذکور فرانس کے کوڈ کی دفعہ ۴۸ کے تحت میں ۲۵ سال سے کم عمر ہونے کی بنا پر بغیر اجازت حاصل کئے ہوئے نکاح کرنے کا مجاز نہ تھا؛ اور ایسی اجازت اس نے حاصل نہیں کی تھی۔ اور دفعات ۸۲ و ۸۰ کا مبن میں اس

میساد کا تعین کیا گیا ہے جس میں اس کے مجوزہ نکاح کی تسخیر ہو سکتی تھی، اسے مستقر کر  
 کیا گیا ہے یہ مقدمہ سمون بنام مالک کے مقدمہ سے جدا ہے، جس میں فریقین کی  
 عمر کی بنا پر فرانس کی منظوری جو موجودہ تھی دفعہ ۵۲ کی رو سے (جس صورت میں  
 دفعہ مذکور اس وقت قائم تھی) غیر ضروری ہو گئی تھی کیونکہ تین مہینے میں تین بار  
 اس کی منظوری چاہی گئی اور تینوں مرتبہ نامنظور ہوئی اور اس بنا پر اس کو ماسم  
 یا شکل کے تحت میں داخل کرنا بیجا نہیں تصور ہو سکتا۔ اولڈن بنام اولڈن کے مقدمہ  
 میں مراسم نکاح کے عمل میں آنے سے پہلے حصول اجازت کی ضرورت سے بچنا  
 ممکن نہ تھا اور اس لحاظ سے وہ اہلیت کی ایک شرط تھی، مگر عدالت مرافعہ نے اس  
 مسئلہ کو جو اس وقت اس کے سامنے تھا شکل یا مراسم کے متعلق تصور کر کے (دیکھو  
 صفحہ ۸۲) یہ لکھا کہ اس تجویز میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا روئے سخن ان مراسم کی  
 طرف ہے جن کی عمل آوری انقضاء نکاح کے لئے ضروری ہے اس سے یہ نہ سمجھنا  
 چاہئے کہ ان اصول کی بناء پر ایک ملک کے قانون میں ان نکاحوں کی باتہ جو  
 قطعی طور سے ممنوع ہیں لازمی طور سے کوئی دست اندازی کرنا مقصود ہے۔ اسلئے  
 مقدمہ اولڈن بنام اولڈن سے جس امر کی سند لی جاسکتی ہے وہ صرف اس قدر  
 ہے کہ کسی فریق نکاح کی نا اہلیت جو نکاح کی ناجوازی سے بالکل علیحدہ ہے ایک  
 مسئلہ شکل یا رسوم نکاح کے متعلق ہے اور اگر اس کا تعلق صرف ایک فریق سے ہے  
 اور وہ قانون بیرون ملک کی بنا پر پیدا ہوتا ہے تو انگلستان میں اس پر لحاظ نہیں  
 کیا جائے گا لیکن عدالت مرافعہ نے اسے طویل فیصلہ میں کسی فریق کی اہلیت  
 کے ایسے فیصلہ کو جو بیرون ملک کیا گیا ہو تسلیم کرنے میں ٹیڑھیں پیش کیا، اور  
 بیان کیا تھا کہ یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا اس عام قاعدہ میں کہ دو عاقل اور بالغ  
 (Sui juris) اشخاص کے نکاح کے جواز کا فیصلہ مقام انقضاء کے قانون کی رو  
 سے ہونا چاہئے (صفحہ ۵) انگلستان اور دوسرے ملک کے مقنین کی رائے  
 میں کوئی قابل تہما اختلاف ہے یا نہیں؟ کیا عدالت نے یہ خیال کیا کہ جو شخص اپنے  
 ملک میں بغیر خاص اجازت کے نکاح نہیں کر سکتا وہ نکاح کے معاملہ میں عاقل  
 و بالغ تصور ہو سکتا ہے؟ قیاس غالب یہ ہے کہ عاقل و بالغ (Sui juris) سے

وہی شخص مراد ہے جس کی اہلیت نکاح میں مقام انعقاد نکاح کے قانون کی رو سے کوئی مانع موجود نہیں ہے۔

الگڈن بنام الگڈن کے مقدمہ میں فیصلہ ہو کر بیس دن سے زیادہ نہیں گزرے تھے کہ سرگورال بارنس نے چٹی بنام چٹی کا مقدمہ فیصلہ کیا (۱۹۰۹ء) لیکن ایک ہندو نے جس کا توطن ہندوستان میں تھا اپنے مذہب کی ذاتی نااہلیت کی بنا پر اس نکاح کے جواز سے انکار کیا جو اس نے ایک ایسی عورت سے جس کا توطن انگلستان میں تھا انگلستان میں ایک رجسٹرار کے دفتر میں کیا تھا۔

اس کے لئے صرف اتنا جواب کافی تھا کہ باوجودیکہ ہندو مذہب کے قواعد پر عام طور سے قانون کا اطلاق کیا جائے اور خواہ ہندوستان میں ان قواعد کی تعمیل پر ہندو حکومت ہونے کی حالت میں مگر تاہی زور دیا جاتا ہے کہ اس کے صاف طور سے عیاں تھا کہ عدالتوں میں قانون کا جو مفہوم سمجھا جاتا ہے، اس کے لحاظ سے چٹی ہندوستان میں بھی ایک عیسائی عورت کے ساتھ صرف ایک ہی عورت تک محدود رہنے والا نکاح کرنے کا نااہل نہ تھا لیکن تھا کہ وہ اس بنا پر ذات سے خارج کر دیا جاتا اور شاید اس کو اپنے مذہب سے دست بردار ہونا پڑتا۔ اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں معلوم ہوئی مگر جب کبھی فعل کا ایسا مانع موجود ہو کہ اس کے دفع کرنے پر فاعل قادر ہو تو اس کا ذاتی اہلیت میں شمار نہیں ہو سکتا۔ اگر اس فعل کا عمل میں لانا بجائے خود اس مانع کا کافی طور سے رفع کرنے والا نہیں ہے، تو اس مانع کا جو جز باقی رہ جاتا ہے، اس کا تعلق صرف شکل یا مرام سے ہوتا ہے جیسا کہ مقدمہ سمون بنام مالک میں رضامندی کا مسئلہ تھا اور یہ ضرورت تھوڑی سی شقوق سے رفع ہو سکتی تھی لیکن فاضل جج نے ذاتی نااہلیت مانع نکاح کے مسئلہ پر بحث کر کے وہ نتیجہ نکالا جس کی بنیاد پہلے سے مقدمات اسکا ٹویر بنام ڈی باروز اور الگڈن بنام الگڈن میں پڑ چکی تھی اور چونکہ ہر دو مقدمات مذکورہ سے اس مقدمہ میں بحث کی گئی ہے اس لئے انہی کو مستند سمجھنا چاہیے۔ اصول یہ تھا کہ ذاتی نااہلیت اس وقت تک مانع نکاح نہیں ہے جب تک کہ اس کا وجود مقام انعقاد کے قانون یا ان ممالک کے قوانین میں نہ پایا جائے جہاں نکاح کے وقت فریقین متوطن ہوں۔

اس کا فیصلہ زمانہ کرے گا کہ آیا یہ اصول مزعور ہے گا یا وہ اصول جو مقدمہ میں بنام میٹھی میں طے ہوا ہے۔ بہر حال یہ امر یقینی ہے کہ یہ اصول استنباط (Juridical doctrine) نہیں ہے، دیکھئے ایسا نہیں ہے جو قانونی اصول سے مستخرج ہوتا ہو جب کوئی ایسا پر دسی ہو اپنے ملک توطن کے قانون کی رو سے نکاح کی کمال اہلیت نہیں رکھتا، انگلستان میں نکاح کرے تو انگریزی عدالتیں نا اہلیت پیش شدہ کو اپنے عدالتوں کے قوانین اور عمل درآمد (Juridically) کے لحاظ سے اسکو منظور پانا منظور کریں گی چونکہ وہ مسئلہ بیرونی ہے اسلئے اس میں کوئی رد و بدل نہ ہو سکے گا۔ اگر بیشک وہ نا اہلیت قابل منظوری قرار پائے تو یہ فیصلہ کبھی نہیں ہو سکے گا کہ اس سے وہ شخص مستثنیٰ ہے جو ایسے شخص سے بیرون ملک نکاح کرتا ہے جو نا اہل نہیں ہے، اگر باوجود اس کے عدالت پیش شدہ نا اہلیت کو نا منظور کرتی ہے تو انحالیکہ نکاح کا دوسرا فریق اہل ہے تو ایسی حالت میں اس کو منظوری کا کوئی موقعہ باقی نہیں رہتا جبکہ دوسرا فریق بھی نا اہل ہو ممکن ہے کہ وہ ضمانت قوانین کوئی فرق قائم کر دیں مگر یہ اصول مسلم ہے کہ بیرونی قوانین اور حقوق اصول کو کے تحت میں بطور (Ex debito justitiae) حق کے تسلیم نہیں کرنا چاہئے بلکہ وہ ایک طرح کی رعایت ہے جو حسب ضرورت ان کے حق میں مرعی رکھی جاتی ہے۔ یہ یقین کے لئے ایک وجہ تحریر ہو سکتی ہے لیکن عدالتوں کے ایسے عمل پر لارڈ بروہام نے مقدمہ وارنڈر بنام وارنڈر میں سخت اعتراض کیا ہے جس کا حوالہ اکثر دیا جاتا ہے۔ دیکھو ۱۱ سی۔ ایل دالین ۵۳۔

چٹی بنام جٹی کے مقدمہ کے فیصلے میں ایک دوسرا امر قابل لحاظ جس کی بنیاد مقدمہ اوگڈن بنام اوگڈن میں پڑ چکی تھی، ہے کہ شکل (Form) اور مادہ (Substance) میں کوئی صریح ماہ الامتیاز قائم نہیں رکھا گیا ہے مگر اسے کم ایسی حالت میں جبکہ نکاح کے قوانین میں باہم تضاد واقع ہوتا ہے فیصلہ کا ایک فقرہ یہ ہے کہ ”جن فیصلوں کا حوالہ دیا گیا ہے ان میں اصل (Essentials) اور شکل (Forms)۔“

لے کینڈا میں نکاح کے متعلق وضع قوانین کے مسئلہ میں جو ۱۹۱۳ء میں جوڈیشل کمیٹی کو سپرد ہوا تھا، بالکل ان کے رائے دی کہ ایک حصہ ملک کی وضع قانون جماعت، افتاد نکاح کے متعلق ایسے قواعد وضع کرنا کی مجاز ہے جو معاہدہ کے جواز پر مشورہ ہوں۔ ۱۹۱۳ء سی۔ ۸۸۶۔ (Ex debits justitiae) نو

سے بحث کی گئی ہے جن لوگوں نے یہ فیصلے صادر کئے ہیں وہ اس کو انگلستان کے نقطہ نظر سے دیکھتے تھے مگر یہ ممکن ہے کہ جو امر اس ملک میں شکل سمجھا جاتا ہے وہ دوسرے ملک میں اصل تصور ہو۔ صفحہ ۸۱۲ دوسرا فقرہ یہ ہے کہ اگر دوسرے ملک میں انکساج اجازت نہ ہونے کی بنا پر ناجائز قرار پاتا ہے جس کو ہم صرف شکل کی مدد تکمیل قرار دیتے ہیں تو مادہ کی حیثیت میں اس میں اور ایسے مقدمہ میں جس میں اجازت شکل سے اہم تر قرار پاتی ہے کیا فرق رہا تاہم صفحہ ۸۱۲ کا بحث کی بنیاد اسی پر قائم کی جائے گی تو شخصی قانون بین الاقوام کے مسئلہ قانون مقام انعقاد کے تمام مباحث یکساں رہے جاتے ہیں لیکن ہے کہ بعض اوقات غلطیاں ہو سکتی ہوں مگر مجھ کو اس کا علم نہیں ہے کہ انگلستان اور یورپ کے دوسرے ملک میں شکل اور مادہ کے حدود کی نسبت کوئی صریح اختلاف یا فرق کیا گیا ہے۔

**دفعہ ۲۶۔** جب کسی قانون مملکت کے موجود ہو تو وہ بھی وجہ سے جائز نکاح کا حسب قانون مقام انعقاد عمل میں آتا ہے لیکن جو تو فریقین مہمانیک ممکن ہو، اس شکل میں اور ان اجازتوں کے ساتھ جن کی ہدایت خود فریقین کے قوانین کرتے ہوں نکاح کر لینے کے مجاز ہیں۔

مگر نام مقدمہ کرؤں کے مولفہ قانون مملکت خانات ۱۸۷۹ء ج ۲، ایڈن۔  
 میں تسلیم کیا گیا تھا کہ ہم میں پرنسٹن کے نکاحوں کے متعلق کوئی ایسا قانون مقام انعقاد نہ تھا جو ان سے متعلق کیا جاسکے۔ اگر یہ مقدمہ کس پر ج ۱۱-سی ڈیل  
 وایف (۱۵۲) سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو نکاح بطریق پرنسٹن کیا جائے وہ قانون مقام انعقاد کی رو سے جائز تصور ہوتا ہے۔ اور بنام ٹیس ڈیل (۱۸۱۶) ۸ تان  
 ۸۲۰ ج ۱ کس کے پرنسٹن کے نکاحوں کے متعلق نہ اس میں کوئی مقامی قانون نہ ہونے کی وجہ سے جو وقت پیش آئی اس کی نسبت یہ فیصلہ ہوا کہ اگر وہ انگریزی رعایا ہیں تو اس انگریزی قانون کے مطابق جو لاٹو ہارڈوک کے ایکٹ کے قبل نافذ تھا نکاح کر سکتے ہیں۔ مقدمہ روڈنگ بنام اسمتھ (۱۸۲۵) ۲ ہیگ ۱۷۱-۳۔  
 ج ۱، اسمتھ: اس میں جو وقت پیش آئی وہ یہ تھی کہ کسپ گڈ ہوپ میں جو ٹیج قانون رائج تھا وہ ان انگریزوں سے متعلق نہیں کیا جاسکتا تھا جو فتح کے بعد اسے وقت

ادھر سے گزرے جبکہ وہاں آئندہ کا نظام قانونی پورے طور سے متبیت نہیں

ہوا تھا اور نیز دیکھو وہ مقدمات جو دفعہ ۲۸ کی تحت میں درج کئے گئے ہیں:

**دفعہ ۲۸** جو نکاح سفارت خانوں میں منعقد ہوتے ہیں، وہ خاص

قواعد کے تابع ہیں، ان کی ابتدا غالباً اس وقت ہوتی ہے جبکہ سفارت خانوں کے مخصوص

اختیارات محدود اور فی میں غیر معمولی طور سے مبالغہ کیا جاتا تھا، مگر اب یورپ میں

ان کو قیام اس بنیاد پر ہے کہ قانون مقام انعقاد کی مقررہ شکلوں کی پابندی لازمی

نہیں، بلکہ صرف اختیاری ہے؛ اور فریقین مجاز ہیں کہ ان کی جگہ نکلج کی وہ شکل اختیار

کریں جو ان کے ملک کے دافعتان قوانین کے ملک غیر کے قیام کی حالت میں

ان کے واسطے، ان کے محکمہ جات میں مقرر کردہ ہے، لیکن یہ عمل صرف اسی صورت

میں ہو سکتا ہے جبکہ فریقین اسی قوم کے ہوں جن کا وہ سفارت خانہ ہے۔ اگر فریقین میں

سے صرف ایک فریق اس قوم کا ہے تو اس مخصوص شکل سے دوسرا فریق کسی اصول

کی بنا پر بھی مستفید نہ ہو سکے گا اور عام رائے یہ ہے کہ ان کے نکاح کے رسوم کا

بین الاقوامی جواز قانون مقام انعقاد کے تابع ہونا چاہئے۔ لیکن دافعتان قوانین ان کی

ہر جماعت جو اپنے ملک کے دواشخاص کو اپنے سفارت خانوں میں اسے نکاح کی مجاز

کرتی ہے جو بین الاقوام جواز تصور ہو اس امر کی مجاز ہے کہ اپنے ملک میں ایسے

نکاح کو بھی جس میں صرف ایک فریق اس کا ہم قوم ہو بطور خاص جائز قرار دے۔

انگریزی قانون کا یہی ملکہ رائہ ہے جیسا کہ ہم کو آگے مل کر معلوم ہو گا۔ اسے قانون میں

جس کا عام قاعدہ کم از کم نکاح کے معاملہ میں قانون مقام انعقاد کی شکل کو لازم قرار دیتا

ہے تو اس مخصوص قاعدہ کی تائید میں بہ نسبت محولہ ملکی بزاد کئے آسانی کا زیادہ تر لحاظ

کیا جانا چاہئے ایسی حالت میں بھی کہ فریقین ہانگکستان کے باشندے ہوں اہلیت کے

معاطہ میں سفارت خانوں کے نکاح کو ہی طرح موثر نہیں ہیں۔ جہاں دونوں فریق ہنقوم

ہوں گے وہاں عام اصول کے مطابق ان کی اہلیت ان کے ملک کے قانون پر محول

کی جائے گی یا اس ملک میں ان کے وطن کے قانون پر بشمولیکہ وہاں مختلف ذاتی

قوانین کا طریقہ جاری ہو جس حال میں صرف ایک فریق ہم قوم سفارت خانہ ہے،

تواہلیت کا فیصلہ ہر فریق کے قانون متعلقہ سے کیا جائیگا بطور وہ مخصوص جواز بھی جو کل

کے متعلق اوصاف تو انہیں نے اپنے ملک میں اپنے مقوموں کے نکاح کی صحت کیلئے قرار دیا ہے اس کا تاج ہو گا کہ فریق ثانی اس شرط کی تکمیل کرے جو اس صورت سے پیدا ہو۔

**دفعہ ۲۸** جس مقصد کی ہم نے اوپر صراحت کی ہے، اس کے لئے فی الحال انگلستان میں جو قانون نافذ ہے، وہ ممالک غیر میں نکاح کا ایکٹ ۱۹۲۱ء ہے جس کی دفعہ (۱) میں یہ محکوم ہے کہ تمام ایسے نکاح جن کا کم سے کم ایک فریق، انگریزی رعایا ہو، اگر بطریق معینہ ایکٹ مذکور ممالک یا مقام غیر میں بذریعہ یا بالوجہ ان عہدہ داران کے جو ایکٹ ہذا میں عہدہ داران نکاح قرار پائے ہیں منعقد ہوئے ہوں، وہ قانوناً ایسے ہی جائز تصور ہوں گے گویا کہ وہ (برطانیہ عظمیٰ کے ممالک متحدہ میں) ان تمام مراسم کی پابندی کے ساتھ منعقد ہوئے ہیں جن کا قانون میں حکم ہے۔ جو مخصوص جواز انگلستان کے مقبوضات میں ایسے نکاحوں کو دیا گیا ہے، اس کی مثال مقدمہ، ہے بنام آرتھر کوٹ میں ملتی ہے (۱۹۰۰ء) ۲- سی ایچ ۲۶۲- جج، فار ویل: اس میں وہ نکاح جو ایکٹ مذکور کے تحت میں انگلستان کے سفیر، معینہ فرانس کے موابہ میں منعقد ہوا تھا جائز قرار پایا اگرچہ عدم تکمیل مراسم کی بنا پر فرانس میں ناجائز قرار پا چکا تھا۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۴ ضمن (۱) میں یہ محکم بھی ہے کہ ایکٹ مذکور کے تحت میں نکاح کے لئے، اسی قسم کی منظوری کی ضرورت ہوگی جیسی از روئے قانون ان نکاحوں کے لئے ہوتی ہے جو انگلستان میں منعقد ہوتے ہیں۔ اس موقع پر جو فریق ”انگلستان“ اور ”ممالک متحدہ“ متذکرہ دفعہ (۱) میں کیا گیا ہے، اس کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ اس سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان کا قانون؛ ایکٹ مذکور کے مقاصد کے لئے، اختیارات خاص کا قانون (Prerogative law) ہے۔ یہ امر آسانی ممکن تھا کہ ایکٹ میں اہلیت کا مسئلہ فریقین کے انگلستان کے توطن پر چھوڑ دیا جائے ایسی حالت میں ایک آئسٹریلیا کا باشندہ جو اپنے نوآبادی یا ریاست کے قانون کے تحت لحاظ سے اپنی متوفیہ زوجہ کی بہن کے ساتھ نکاح کرنے کا مجاز تھا؛ انگریزی سفارت میں اس کے پس بھی کر ایسا نکاح انگلستان میں جائز قرار دیا جائے، بطریق جائز نکاح کر سکتا تھا لیکن مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس ایکٹ کی بنا پر کوئی ایسا نکاح نہ ہونا چاہیے جو کہ



بطریق جائز خود انگلستان میں منعقد نہیں ہو سکتا اور اس بنا پر لازم ہے کہ جو حمانت رجم یا ازوداجی بنا پر انگریزی قوانین میں کی گئی ہے اس کا پورا اہم اظہار کسا جائے۔ اب صرف اس قدر بیان کرنا باقی رہتا ہے کہ قواعد ذیل جو اس وقت زیر غور ہیں، بذریعہ دفعات ۱۰ و ۱۱ نکاح ممالک غیر مسلمہ کی کونسل کے تحت مرتب ہوئے ہیں۔

۱۔ (۱) جو نکاح ملک غیر کے مقامی قانون کی پابندی کی بنا پر انگلستان کے قانون میں بجا نہ تصور ہوتے ہیں جب وہ ان ممالک میں نکاح کے نکاح کے ایکٹ کے تحت منعقد ہوں تو ان کے انعقاد سے پہلے عہدہ دار نکاح کو ان میں سے کسی امر کا اطمینان ہونا چاہیے۔

(الف) اگر فریقین انگریزی رعایا ہیں۔ یا

(ب) اگر فریقین میں سے کوئی فریق انگریزی رعایا ہے، تو دوسرا فریق اس ملک کا باشندہ یا رعایا نہیں ہے۔ یا

(ج) اگر ایک فریق انگریزی رعایا ہے اور دوسرا فریق اس ملک کا باشندہ یا رعایا ہے تو اس ملک کے قانون کے مطابق ملک غیر میں نکاح کے انعقاد کے لئے کافی آسانی موجود نہیں ہے۔ یا

(ح) اگر وہ شخص جو نکاح کا ارادہ کرتا ہے انگریزی رعایا ہے یا وہ جس عورت سے نکاح کرنے کا قصد ہے، وہ اس ملک کی رہنے والی یا رعایا ہے یا وہ زیر ریخت مذکور ان کے باہمی انعقاد نکاح میں اس ملک کی حکومت کی طرف سے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

(۲) جو احکام اس دفعہ کے تحت برائے عہدہ دار نکاح صادر کرے، ان کا مرقعہ سکریٹری آف ایٹس کے پاس ہو سکے گا۔

۳۔ ایکٹ ہذا کے تحت میں جو نکاح ہوں ان میں اگر عہدہ دار نکاح کو یہ معلوم ہو کہ جس عورت کے ساتھ نکاح ہو رہا ہے وہ انگریزی رعایا ہے، اور مرد ملک غیر کا باشندہ ہے تو اس کو اس پر اطمینان ہونا چاہئے کہ:-

۱۰۔ کونسل کے اس حکم سے اکتوبر ۱۹۰۷ء کے احکام منسوخ ہو جاتے ہیں۔

(الف) یہ نکاح اُس ملک غیر کے قانون کی رو سے جائز قرار پائے گا جہاں کا وہ مرد رہنے والا ہے یا

(ب) علاوہ ان رسوم کے جو زیادیکٹ نکاح ممالک غیر میں ہیں آئین فریقین میں توثیق نکاح کیلئے دوسرے رسوم عمل میں آچکے ہیں یا اُن میں آئوے ہیں اور وہ دوسرے رسوم اُن پر دوسری کے ملک کے قانون میں تسلیم کئے جاتے ہیں۔

(ج) سکرٹری آف ایٹٹ کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے۔

جو حکام باجلاس کونسل ایکٹ کے ساتھ ۱۸۹۲ء میں نافذ ہوئے تھے ان میں دفعہ ۱۲ کے فقرات (ب) اور (ج) کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جدید احکام ابتدائی مقصد کے موافق ہیں، یعنی یہ کہ انگلستان کی رعایا عورتیں اُن خطروں سے محفوظ رکھی جائیں کہ ان کے پر دوسی شوہران کو اپنے ملک میں جا کر چھوڑ دیں۔ فقہ (د) کی نسبت کوئی ممانعت انگریزی سفارت خانہ کے عہدہ داروں کو نہیں کہ وہ ایسے نکاح کے رسوم ادا کریں جو ایک پر دوسی شخص اور ایسی عورت میں منع ہو نہ والا ہو جو انگریزی رعایا سمجھی کہ جس نے اُس نکاح سے کیسے قدر پیشتر ہی دوسرے رسوم کے ساتھ نکاح کر کے اُس پر دوسی کی قومیت اختیار کر لی ہے اور اس بنا پر اصطلاحی طور سے ملک غیر کے نکاحوں کے ایکٹ کے فوائد سے محروم ہو گئی ہے۔

دفعہ ۲۹ انگلستان میں جو قانون ان نکاحوں کے متعلق تھا، جو سفارت خانوں میں منعقد ہوتے تھے، اس کی گذشتہ تائید یہ ہے کہ مقدمہ پرنٹریز بنام تان ڈیر۔ اہلیک کانٹن ۱۲۶-۱۲۷ میں جو ایسے نکاح کے جواز کے متعلق تھا، جو انگلستان میں ہو نہ یا کے سفیر کے گرجا میں منعقد ہوا تھا، سر ڈیو اسکاٹ نے، اس

۱۵ پر دوسیوں کے ساتھ نکاح کے متعلق جو ایکٹ ۱۸۹۲ء کا ہے (۱۷ ایڈ ورڈز، سی ۴۶) اس کی بنا پر ایسی انگریزی رعایا جو کسی پر دوسی کے ساتھ نکاح کرنا چاہے، اپنے مصلح کے رجسٹرار نکاح سے دریافت کر سکتا ہے کہ آیا ایسا نکاح ملک غیر کے قانون کی رو سے جائز منظور ہو گا؟

مسکد صرف تو این ملک سے رات (Exterritoriality) علہ کے لحاظ سے نظر ڈالی، اور اس نقطہ نظر سے اس امر میں شبہ ظاہر کیا کہ آیا ایسی حالت میں کہ فریقین میں سے کوئی فریق بھی سفیر کے ملک کار سننے والا نہ ہو، اس حق سے استفادہ کیا جاسکتا ہے؛ خصوصاً ایسی صورت میں کہ وہ عورت جس کے فائدہ کے لئے بحث کی جاتی ہے، اپنے زمانہ قیام انگلستان میں ایسے گھر میں بھی نہ رہی ہو جس کو اس قسم کا حق حاصل ہوتا یا جیسا کہ خود اس نے کہا، اس نے سفیر کے خاندان میں توطن بھی نہیں اختیار کیا تھا۔ اس کے بعد قانون ۴ جاری ۳۰-سی ۹۱ (۱۸۲۲) جاری ہوا جو ممالک غیر کے نکاح کے ایکٹ ۱۸۹۲ء سے منسوخ ہو چکا ہے، اس میں یہ منکوم تھا کہ جو نکاح کلیسا کے انگلستان کے بادریوں کے ذریعہ سے کر جایا کسی انگریزی سفیر یا ایسے پادری کے گھر میں جو کسی دوسری سلطنت میں بھیجا گیا ہو یا کسی گرجا میں جس کا تعلق بھی ایسی انگریزی کوٹھی یا کارخانہ سے ہو جو ممالک غیر میں قائم ہو یا کسی انگریزی رعایا کے گھر میں جو ایسی کوٹھیاں یا کارخانہ جات کے حدود میں رہتا ہو منعقد ہوں کہ وہ اس طرح جائز متصور ہوں گے، جس طرح وہ نکاح جو بادشاہ کے ملک میں تمام مناسب مراحم کیساتھ قانوناً منعقد ہوتے ہیں۔ اس سے یہ خیال رفع ہو گیا کہ اس حق کیلئے سفیر کے خاندان یا اس کے متعلقین میں شریک ہونا لازم ہے اور اسکی باندی استعدادات لوائڈ بنام میٹ چین (۱۸۳۹) ۲-کر-۲۵۱ ج، لوٹنگٹن۔ اور اسکی بنام اسمتھ (۱۸۵۴) ۱۰-یو-۱۲ ج، روٹے میں کی گئی۔ موزر الذکر مقدمہ میں فرانس کے نکاح میں اس امر کے متعلق اختلاف ہوا کہ آیا وہ نکاح جو فرانس میں انگلستان کے سفیر کے گرجا میں منعقد ہو جائز متصور ہو گا یا نہیں مگر باوجود اس اختلاف کے انگلستان میں اس کے جائز تسلیم کئے جانے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ مقدمہ الذکر مقدمہ میں صرف ایک فریق انگریزی رعایا تھا اور دوسرا فریق اس ملک کار سننے والا تھا جہاں نکاح منعقد ہوا تھا جن کو کوٹھیاں اور کارخانہ جات کا تذکرہ قانون علہ (Exterritoriality) یہ وہ حالت ہے جس میں ایک شخص باوجود ایک ملک میں مقیم ہوئے جہاں تک اس ملک کے قوانین کا تعلق ہے اس ملک سے خارج تصور ہوتا ہے اور وہاں کے قانون اس پر نافذ نہیں ہو سکتے۔ اسکی بہترین مثال سفر ہے کہ وہ ملک غیر میں رہتی ہیں مگر انکا سکن وغیرہ ان کے بادشاہ کے ملک کا ایک جز متصور ہوتا ہے اور اسی بناء پر اسکا ترجمہ تو این ملک کی سولٹ کیا گیا ہے ۱۲ مترجم

جارج ۴ سی ۹۱ میں ہے کہ وہ اب باقی نہیں رہیں، انکا تعلق انتظام سابق سے تھا۔

**دفعہ ۲۰** ملک غیر میں نکاحوں کا ایکٹ مجریہ ۱۸۹۲ء نہ صرف ان سفارت اور تو نصل خانوں سے متعلق ہے جن میں سکریٹری آف انٹیمٹ سفاریا تو نصل یا کسی دوسرے مناسب شخص کو عہدہ دار نکاح مقرر کریں بلکہ ان نوآبادیوں سے بھی متعلق ہے جو زیر حفاظت انگلستان ہیں اور جہاں انگریزی تسلط ہے یہ ضرور نہیں ہے کہ وہاں انگلستان کے تمام آئین جاری ہوں۔ گورنر، ہائی کمشنر، ریزیڈنٹ یا نصل خانہ کے دوسرے اشخاص نکاح کے عہدہ دار مقرر کئے جاسکتے ہیں اور ایکٹ مذکور کا اس طرح کا نفاذ انھیں مقامات سے مخصوص ہو گا جو بادشاہ کے ملک کے باہر واقع ہیں، دفعہ ۱۱ (سی)۔ یہ ایکٹ ان نکاحوں پر بھی حاوی ہے جو ان شاہی جہازوں پر منعقد ہوں جو ملک غیر کے بندر گاہوں میں لنگر انداز ہوں۔ لکناؤنگ انٹر سکریٹری آف انٹیمٹ کے حکم یا سررشتہ ایسا لبر کی ہدایت کی بنا پر عہدہ دار نکاح مقرر ہو سکتا ہے۔ دفعہ ۱۲ اور فقرہ (۱۰) احکام مصدرہ کنسل۔ اور دفعہ (۲۲) میں یہ حکم ہے کہ تمام ایسے نکاح جو انگریزی فوج متعینہ ملک غیر کی جھاوٹی میں کوئی پادری یا عہدہ دار یا دوسرا شخص جو کمپاؤنگ انٹر سکریٹری کا حکم کر رہا ہو پڑ جائے، وہ قانوناً اس طرح جائز تصور ہوں گے کہ گویا برطانیہ عظمیٰ میں تمام مراحم عیقہ قانون کی پابندی کیساتھ منعقد ہوئے ہیں جس اصول کی اشاعت اس اعلان کے ذریعہ سے کی گئی ہے اس کو نکاح کے قانون مقام انتقاد کا استثناء قرار دینا چاہیے بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ اس اصول سے مستخرج ہوتا ہے کہ فوج کی جھاوٹی میں خواہ وہ اس حصہ ملک پر مخالفانہ قابض ہو، خواہ دوستانہ طریقے سے، اس کو کسی سلطنت نے اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دی ہو فوج کا قومی قانون وہاں کا مقامی قانون ہو جاتا ہے جہاں تک اس کا تعلق اہالی فوج اور اس کے متعلقین کی ذاتی حیثیت کے آئین سے ہے۔ اسی لحاظ سے فوج کے پادری یا دوسرے اشخاص جو اس کام کو انجام دیتے ہیں، دفعہ ۲۲ کے تحت میں عہدہ دار ان نکاح نہیں قرار پاتے مادرنہ وہ ان مراحم نکاح کے پابند ہیں جو ایکٹ مذکور میں بتائے گئے ہیں لہذا اگر فریقین اسکاٹ لینڈ کے رہنے والے ہوں تو ان کے لئے، اسکاٹ لینڈ کا تیسہ سا سادہ نکاح کافی تصور ہو سکتا ہے۔

**فقہ ۳** جو انگریزی فوج بیرون ملک مصروف بکار ہو، اس شخص کی چھاؤنی کے حدود میں سپاہی اور وہ انگریزی رعایا جو اسکے ساتھ ہو، ملک غیر کے قانون کی بطور قانون مقام وقوع معاملہ (Lex actus) کے بھی پابند نہیں ہے اور اس لئے وہ اپنے انگریزی قوانین کی مراعہ کی پابندی کے ساتھ جہانگیرنگ نہ ممکن ہو، نکاح کر لینے کی مجاز ہے۔

مقدمہ کنگ بنام برامپٹن (۱۸۸۰ء - ۱۸۸۱ء) ۲۸۲ ج، ایلن بروڈوکس میں نکاح کسی ایسے شخص نے نہیں بڑھایا تھا جو انگریزی فوج کے کمانڈر کے زیر ہدایت مقرر ہوا تھا۔ اس کے متعلق لارڈ ایلن بروڈوکس نے کہا کہ جب تک یہ ثابت کیا جائے کہ کوئی دوسرا قانون نافذ تھا یہی سمجھا جائے گا کہ بادشاہ کی فوج اپنے اور اپنے ہمراہیوں کے لئے انگریزی قانون کو اپنے ساتھ لئے ہوئی تھی پس قرار یہ پایا کہ جس طریقہ پر نکاح ہوا وہ ایسا تھا کہ لارڈ ہارڈوک کے ایکٹ کے قبل انگلستان میں جائز تصور ہوتا اور اسکو ایکٹ نکاح کے اس استثناء میں جو سمندر پار کے نکاحوں کے متعلق ہے داخل کرنا مقصود تھا۔ یہ اس رائے کے مطابق ہے جو مقدمہ الا قوام بنام مس ڈیل میں قائم کی گئی، البتہ اس رائے سے مخالف ہے جو سر جارج نے مقدمہ ہر فورڈ بنام ماس میں قائم کی تھی۔ دیکھو دفعہ ۲۶ یہ فرض کر لینا زیادہ تر آسان ہے کہ پارلیمنٹ کا مقصد یہ تھا کہ ایسے انگریزوں کے لئے جو کسی دوسرے قانون مقام تکمیل معاملہ کے پابند نہیں ہیں، بالک غیر میں نکاح کا انگریزی طریقہ ہی جاری رکھا جائے، نتیجتاً اس کے کہ یہ فرض کیا جائے کہ ایک ہی طرح کا استثناء ان مقدمات میں قائم کرنا مقصود ہے جن کے متعلق قانون مقام وقوع موجود ہو۔

مقدمہ برن بنام فرار (۱۸۱۹ء) ۲ ہیگ کی کانس جج اسکاٹ میں زوجہ اس انگریزی فوج میں ایک عہدہ دار تھا جو اس زمانہ میں فرانس میں کام کر رہی تھی، لارڈ جج نے اس پر شبہ ظاہر کیا کہ انہوں نے اس پر فرانس کے قوانین نافذ ہو سکتے ہیں جیسا کہ توہین کے مقدمہ میں مذکور کیا گیا تھا، اگر مقدمہ چلتا تو کچھ تعجب نہیں کہ یہ شبہ اور زیادہ مضبوط ہو جاتا، یہ امر ہی قابل لحاظ ہے کہ اس جج نے روٹنگ بنام ہسٹہ کا مقدمہ

فصل کیا جو مقدمہ ذرا سے بہت مشابہ ہے۔ (دیکھو دفعہ ۲۶) کو نکاح پڑھانے کے لئے کمانڈنٹک انسر کی منظوری لازم نہیں ہے۔ صرف اتنا کافی ہے کہ جو شخص نکاح پڑھائے وہ کمانڈنٹک انسر کا ماتحت ہو۔ دیکھو مقدمہ والڈرگروپرینج (۱۸۴۰) ۲-سی وایف-۶۴۹-۶۴۹-۶۴۹، کالٹن ام وبردوہام یہ مقدمہ جارج-۴-فصل ۹۱ کے مشابہ ہے جو مالک غیر کے نکاحوں کے ایکٹ

۱۸۹۲ء کے دفعہ ۲۲ پر مبنی تھا تو

دفعہ ۳۲ جو نکاح تمام جہازوں پر منعقد ہوں انکا بھی وہی حکم ہے، جو قبل کی دفعہ میں بیان ہو چکا۔ سرکاری جہازوں پر نکاح کی توثیق کے متعلق جو ایکٹ ۱۸۹۹ء میں نافذ ہوا اور جو غنیمت و گنوریہ کا قانون نمبر ۴۳ ۴۲ء ہے، اس کی فصل (۲۹) میں یہ حکم تھا کہ انگریزی رعایا کے درمیان وہ تمام نکاح جو ایسے سرکاری جہازوں پر جو ملک غیر میں لنگر انداز ہوں، ان جہازوں کے کمانڈر کے مواجہہ میں منعقد ہوں خواہ انہیں کوئی مذہبی رسم یا طریقہ اختیار کیا گیا ہو یا صرف اسی وقت کے ایجاب و قبول کے ساتھ (Per Verba de praesenti) کئے گئے ہوں، اس طرح جائز منظور ہونگے کہ گویا وہ انگریزی ممالک میں انہیں تمام رسوم کے ساتھ منعقد ہوئے ہیں، جو قانون میں محکم ہیں۔ اس نکاح کے بارہ میں جس کے فریقین انگریزی رعایا تھے وہ جس کو اس سرکاری جہاز کے پادری نے جو اس وقت لیما سول میں لنگر انداز تھا، جہاز کے کپتان کے مواجہہ میں پڑھایا تھا یہ فیصلہ ہوا کہ اس کے لئے اعلان (Banns) کے اجراء کی ضرورت نہ تھی تاگرچہ ایکٹ متذکرہ بالا کا اس میں حوالہ نہیں دیا گیا تھا۔ کمانڈنٹک بنام کمانڈنٹک (۱۸۹۶) ۱۱۶ ج، جن بمقابلہ فوجی جہازوں کے جہاز کی دست محمد دودھو نے کی وجہ سے کمانڈنٹک انسر کے مواجہہ کی شرط لگائی گئی ہے اور اس لحاظ سے، مالک غیر کے نکاحوں کے ایکٹ ۱۸۹۲ء میں ان دونوں صورتوں پر الگ الگ نگاہ ڈالنا غلط نہیں تصور ہو سکتا۔

دفعہ ۳۲-الف۔ افواج بحری کے نکاحوں کا ایکٹ ۱۸۹۵ء (۵ جارج ۵ سی ۳۵) میں یہ حکم ہے کہ جب بحالت جنگ ان لوگوں میں سے جو باہم نکاح کرنا چاہتے ہیں،

کوئی شخص، انواج بحری میں افسر یا ملازم ہو اور فریقین نے ان تمام شرائط کی تکمیل کر لی ہو جو کسی عبادت گاہ یا کسی مذہبی طبقہ میں، انعقاد نکاح کے لئے قانوناً ضرور ہوں تو کماؤنگ افسر ایسا نکاح خود بڑا سکتا ہے یا وہ باضابطہ طریقہ سے کسی دوسری جگہ منعقد ہو سکتا ہے۔

**فقہ ۳۳۔** نکاح کا جو اثر ثابت ہو جانے کے بعد ان حقوق زناشوی کا جو اس سے پیدا ہوتے ہیں۔ تصدیق قانون مقامی (Lex fori) کی رو سے کیا جائے گا۔ یہ مسئلہ انتظام عام یا مخصوص تدبیر مندرجہ ذیل کا ہے۔

ہر برٹ بنام ہر برٹ (۱۸۹۱ء) ۲۱ خلیفہ مذہبی (۱۸۵۰ء) ہریگ کانن ۱۶۳  
جج، اسکاٹ میں اس امر پر کیا بحث کی گئی کہ جو حکم عادیہ حقوق زوجیت کے مستقل  
صادر ہوا ہے اس کا شمار اس عبادت کے ختم ہو جانے کے بعد سے ہو نا چاہیے جس میں  
نکاح کے اخراج کی بنا پر ازدواجی قانون مقامی عادیہ کو کسی ملک میں اور عورت  
کسی دیر (Convent) میں قید رکھے جانے کی سختی تھی مگر یہ بحث منظور نہیں ہوئی

**فقہ ۳۴۔** جہاں قانون مقامی ساؤتھ ویسٹ ایک سے زیادہ بیسیاں ہو سکتی  
ہیں وہاں جو نکاح اس کے تحت میں کیا جائے گا اگرچہ پہلی ہی زوجہ کے ساتھ کیوں نہ ہو  
ایسے نکاح سے جس میں صرف ایک زوجہ کی اجازت ہے (Monogamous  
marriage) مختلف سمجھا جائے گا اور انکشتان میں اس پر نکاح کا اطلاق نہ ہو سکے گا اور  
نہ جو حقوق زناشوی اس سے پیدا ہوتے ہیں ان کی تکمیل کرانی جائے گی اور نہ ان کی  
عدم ادا کی بنا پر طلاق یا کسی دوسرے چارہ کار کی منظوری دی جائے گی۔

مقدمہ بائیں نام بائیں (۱۸۸۶ء) لارپورٹ ۱۔ پی ڈوی ۱۳۰ ج ۱  
پیر انہی میں اس رائے کا اتباع کیا گیا جو لارڈ ہارم نے مقدمہ وارڈر بنام  
وارڈر (۱۸۳۵ء) ۲ سی ایل ۵۲۱ ایف ۵۲۱ بی ایل این آر۔ ۱۱۲ میں ظاہر کی تھی جو ڈوی  
مقدمہ بتیل (۱۸۸۸ء) ۳۸ سی ج ۲۰۰ ج ۲۰۰ اسٹرننگ کاؤٹین ایک زوجہ والا  
نکاح (Monogamous marriage) ایک غیر عیسائی عورت کے ساتھ  
اس غیر عیسائی ملک کے قانون کے تحت جس میں صرف ایک عورت سے نکاح  
کی اجازت ہے اگر کوئی عیسائی ہو اس ملک کا متوطن ہے تو وہ تسلیم کیا جائے گا۔  
دیکھو مقدمہ ریکلے بنام اسٹرننگ جرنل (۱۸۹۰ء) ۱۵ پی ڈوی ۶۷ ج ۱ تین ہاؤر

مقدمہ ہاروی نیام فارنی (۱۸۸۰ء-۶۱) بی۔ ڈی۔ ۴ (دیکھو صفحہ ۵۳) میں لارڈ جیف جسٹس کوکس نے ضمنی رائے ظاہر کی کہ اگر اہل اسلام میں سے کسی شخص کی ایک زوجہ بچلہ چند زوجہ کے، اس ملک میں اگر کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرے تو اسپر ایک شوہر کی موجودگی میں دوسرے شوہر سے نکاح کر لینے (Bigamy) کا الزام نہ قائم ہو سکے گا۔ کیونکہ ہمارے قانون کی رو سے، وہ نکاح جو ان کے ملک میں ہوا تھا ایسا نکاح نہ تھا جس پر عیسائی ممالک میں

نکاح کا اطلاق ہو سکے۔  
**فقہ ۳۴ الف** جو نکاح کسی انگریزی عہدہ دار (یادری، راجپوت یا عہدہ داران نکاح زیر ایکٹ ممالک غیر، وغیرہ) کے توسط سے منعقد ہوگا، اس کی نسبت ہمیشہ یہ سمجھا جائے گا، کہ وہ ایک زوجہ والا نکاح ہے؛ اگرچہ اس کا ایک فریق ہندو یا کوئی دوسرا ایسا شخص ہو، جو اپنے ملک میں ایک سے زیادہ بیبیاں کرنے کا مجاز ہو۔ اور ایسے نکاح میں، اگر طلاق منظور کی جائے گی، تو اسی طریقہ سے منظور کی جائے گی، جیسے ایسیائیوں کے نکاح میں منظور ہوتی ہے۔ مقابلہ کر دو مقدمہ میر انور الدین (۱۹۱۷ء-۱۷) کے۔ بی۔ ۳۶۴ اور نیز دیکھو آئندہ صفحہ ۸۷ پر اور اگر کوئی شخص، اس ملک میں ایسا نکاح کرنے کے بعد، پہلی زوجہ کی زندگی میں، دوسری عورت سے نکاح کر لے گا؛ تو اسپر ”بائیگمی“ یعنی زوجہ یا شوہر کی زندگی میں، دوسرے نکاح کرنے کا الزام قائم کیا جائے گا؛ اگرچہ اس کے اپنے ذاتی قانون کے لحاظ سے، اسکی اجازت ہو۔

مقدمہ سرکار بنام نقیب (۱۹۱۶ء) ایل، ٹی۔ آر (۶۴) ج، لارڈ جیف جسٹس ریڈنگ، برٹس، انجمن میں جسٹس ایورس سے متفق تھے۔ ایک مصری نے مصر میں بقاعدہ اسلام نکاح کیا بعدہ جب وہ انگلستان آیا تو مسز انگلستان کی ایک عورت کیساتھ نکاح کے مراسم ادا کئے اور بغیر اس کے کہ اس عورت کو طلاق دے، ایک دوسری انگلستان کی عورت سے نکاح کر لیا۔ اسکی بائیگمی کے الزام میں سزا دی عدالت نے یہ رائے قائم کی کہ چونکہ مصر میں ہوا اور جس میں اس کو ایک سے زیادہ بیبیاں کرنے کا اختیار تھا، اسپر لحاظ نہیں ہو سکتا۔



بحث یہ کیجاتی تھی کہ اس نکاح کی بنا پر جو پہلا نکاح اس نے انگلستان

میں کیا وہ باطل تھا۔ لیکن بظاہر اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی مگر جن لوگوں کے ذاتی قانون میں ایک سے زیادہ عورتیں کرنے کی اجازت ہو وہ انگلستان میں ایسا نکاح کیوں نہ کر سکیں بشرطیکہ انگلستان کے سرکاری عہدہ داروں کے توسط کے بغیر ان کے پاس ایسے نکاح پڑھوائے گئے کہ ذرائع موجود ہوں۔ دیکھو مقدمہ الی جوائے آتا ہے صفحہ ۱۰۳ پر اس میں نکاح انگلستان میں اہل اسلام کے طریقہ پر منعقد ہوا تھا۔

## نکاح کا اثر جامدا پر

جو مسئلہ اقرون وسطی کے "شارحین مابعد" (Post glossator) کے وقت سے چلا آتا ہے وہ یہ ہے کہ نکاح کا جو اثر جامدا وغیرہ منقولہ پر ہوتا ہے وہ "قانون مقام وقوع" (Lex situs) کا اور جو اثر جامدا و منقولہ پر ہوتا ہے وہ "قانون مقام تولد" (Lex domicilii) کا تابع ہے۔ فقہین اس حد تک باہم معاملہ کرنے اور علانیہ اس پر عمل ہونے کے مجاز ہیں جس حد تک کہ قوانین مذکورہ میں اس کی اجازت دیکھی ہو یہیں سے اصلی اور ذاتی قوانین میں بھی حدود امتیاز قائم ہوتے ہیں۔ اگر کوئی صریح معاہدہ موجود نہ ہو تو قوانین متذکرہ بالا ہی جامدا و منقولہ اور غیر منقولہ دونوں کے متعلق علی الترتیب قانون واجب العمل تصور ہوں گے۔ جامدا و منقولہ اس قانونی منقولہ کی بنا پر کہ مال منقولہ مالک کی ذات کے ساتھ جاتا ہے مالک کی ذاتی حیثیت کی تابع رہتی ہے۔ اور توطن سے مراد شوہر کا توطن نکاح کے وقت ہو تا تھا اور وہی برائے نکاح، زوجہ کا وطن ہو جاتا تھا۔ اگر پہلے سے وہ ملک اس کا وطن نہ تھا۔

نہم قبل ازین (صفحہ ۱۱) پر بیان کر چکے ہیں کہ ڈاٹولن نے اس اصول سے سخت اختلاف کیا: اس کی رائے میں اگر نکاح میں کوئی صریح اس کے خلاف معاہدہ نہیں ہوا ہے تو مقام توطن کا رسم و رواج متعلقہ جامدا و منقولہ اس جامدا و غیر منقولہ سے بھی متعلق بن جائے گا جو اس رقبہ میں واقع ہو جہاں وہ رسم و رواج جاری نہیں ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوا ہے کہ اس رائے اختلاف کا اصول یہ تھا کہ وہ آئین ازواج کو جانے کسی قانونی عمل کے بابت نہ کہ فریقین کی مرضی کا

باند کرنا چاہتا تھا۔ مگر وہ اس سے آگے نہیں بڑھا اور اس نے اس ملک کے رسم و رواج ہی کو جہاں نکاح ہوا تھا ان کی مرضی کا ایٹم نہ قرار دیا اور اسی بنا پر اس نے ماہکی جائیداد غیر منقولہ پر خواہ وہ کہیں واقع ہو کسی صریح معاہدہ کے نہ ہونے کی صورت میں «قانون مقام وقوع» کے احکام کو، اس طرح نافذ قرار دیا جس طرح قدیم زمانہ میں اس پر «قانون مقام وقوع» کے احکام نافذ ہوتے تھے۔ یونانی نے عملی طور سے ڈاکٹروں کی رائے کے ساتھ اتفاق کیا، اگرچہ اس نے نہایت باریک منطقی دلائل سے اس معاملہ میں صریح یا مسنوی معاہدہ کے وجود سے انکار کیا اور «قانون مقام وقوع» کے احکام کے نفاذ کی وجہ فریقین کی رضامندی قرار دی یا در یہ امر، غیر قرین قیاس سمجھا مگر فریقین کا یہ مقصد ہو گا کہ انہی جائیداد کے مختلف اجزاء کا انتظام محض ان کے وقوع پر منحصر رہے۔

جن لوگوں نے اس مسئلہ کو اتنا تک لیجائے بغیر قدیم قاعدہ کی مرممہ شکل کو منظور کر لیا، وہ آئین ازدواج میں جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کا یکساں ہونا بطور اصول کے تسلیم کرنے کے لئے مگر وہ بھی اس کیساں ہونے کو نسبت رضامندی کے قانون کی ایک شکل پر محمول کرتے تھے اور جب اور جہاں کہیں انہوں نے قیست کو ذاتی حیثیت کا سمجھا قرار دیا، جائیداد کا ازدواجی سلسلہ بدل دینا پڑا۔ اور اسی بنا پر (دیکھو صفحہ ۱۷۷) اٹلی کے کوڈ میں خانگی تعلقات بحیثیت اور اہلیت کے ساتھ ساتھ قومی قانون کے تابع کوئے سمجھے ہیں۔ کوڈ مذکور کی دفعہ ۱۷۷ میں جو جرمن سول کوڈ کے اجراء کی ہدایت کرتی تھی، جائیداد کے ازدواجی آئین کا فیصلہ شوہر کے قومی قانون پر منحصر رکھا گیا ہے۔

دوسرے متفقین، خصوصاً فرانسیسیں نے، فریقین کی مرضی کو جو ڈاکٹروں کے جدید مسئلہ کی بنیاد تھی، زیادہ تر وقعت دی، وہ فریقین کی نیت کی دریافت کی کوشش کرتے ہیں اور اس کو قبول کر کے، اس کے نافذ کرنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں خواہ وہ نیت جائیداد منقولہ کے متعلق ہو خواہ غیر منقولہ کے۔ اس قانونی منقولہ کی کہ مال منقولہ مالک کی ذات کے ساتھ جاتا ہے وہ لوگ اسی رنگ میں تعبیر کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک جائیداد منقولہ ذاتی قانون کی «بطور قانون» کے تابع نہیں ہے بلکہ یہ مالک کے اثاثہ کو ان کے مقام توطن میں ایک جگہ جمع کر دینا ہے جس کا جائیداد غیر منقولہ کی طرح ایک مقام وقوع

ہوتا ہے مگر اس کا حقیقی مقام وقوع اس قدر غیر یقینی اور تبدیل پذیر ہے کہ اس پر مطلق لحاظ نہیں کیا جاسکتا جب اس مسئلہ پر اس طور سے نظر ڈالی جاتی ہے تو بجائے توطن کے قومیت کو بنیاد حیثیت اور اہمیت قرار دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ جائیداد کا ازدواجی سلسلہ بھی اسی طرح بدلے یا جائے بلکہ قانون توطن ہی اس سلسلہ کا قانون رہتا ہے جب تک یہ نہ پایا جائے کہ فریقین کی مرضی اس کے خلاف تھی اسی بنا پر قانون بین الاقوام کی مجلس نے یہ جو مسئلہ میں بمقام لائین منعقد ہوئی یہ رزلوشن منظور کیا۔

”جب زوجین میں کوئی صریح معاہدہ ازدواج نہ ہو تو اس جگہ کے قانون کا نفاذ ہوتا ہے جہاں فریقین نے سب سے پہلے ایک ساتھ بود و باش اختیار کی جب تک واقعات اور حالات کے لحاظ سے یہ نہ معلوم ہو کہ فریقین کی خواہش کچھ اور تھی“

اس کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے کے لئے ضرور ہے کہ اس پر محسوس کیا جائے کہ یہ مجلس مسئلہ میں بمقام آکسفورڈ پر فیصلہ کر چکی تھی کہ ہر شخص کی جائیداد اس کے حقوق پر خود اسی کے ملک کے قوانین کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور اس طور سے سرولی وارتھیوس اس بیان کے بعد کہ وہ نظام قانون جس کے تحت میں ایسے زن و شوہر رہتے ہیں جنہوں نے معاہدہ نکاح نہیں مرتب کیا اصول قوانین کی رو سے قانون ہی نہیں سمجھا جاسکتا اور ایسے مواقع پر جہاں تمام معاملہ واقعات اور ان کے ادراک پر منحصر ہو کسی معیار کے تلاش کی گنجائش نہیں رہتی — فرانس کی عدالتوں کا عملہ آمد اس طرح ظاہر کرتے ہیں۔

یہی ایک اصول ہے جو حقیقت پر مبنی ہے۔ عام طور پر اسی فرامیسی اصول قانون کا اتباع کیا جاتا ہے؛ فرانس میں واقعات اور حالات کو ملحوظ رکھ کر (کبھی تو زوجین کے قومی قانون کا اطلاق کیا جاتا ہے) اور کبھی ان کے اول مقام سکونت کے قانون کا بلکہ بعض صورتوں میں دوسرے قوانین کا بھی یہ عمل جو بادی النظری طور سے متضاد معلوم ہوتا ہے درحقیقت نہایت بڑا ایک دوسرے مطابق

نظر آئے گا اگر ہم "رضامندی با سکوت" کے اصول کو تسلیم کر لیں۔ اور جو اعتراض برائے نکاح نابالغین عائد ہوتا ہے اس کا جواب وہ بجاوار اس سے روک ٹوک آزادی کے دیتے ہیں جو فریقین کو حاصل ہے اور یہ قانونی اصول پیش کرتے ہیں کہ جو شخص نکاح کا اہل ہے وہ معاہدہ ازدواج کا بھی اہل ہے۔

دفعہ ۳۵۔ ازدواج ازدواج کے حقوق تعلقہ جائداد منقولہ کا تصفیہ مقام توطن کے قانون نکاح سے ہوتا ہے خواہ وہ جائداد زوج کی ملک ہو یا زوجہ کی اور خواہ وہ انگلستان میں موجود ہو یا اس سے باہر۔ یہ عمل کم از کم ان ملک میں ہوتا ہے جہاں کہ قانون مذکور شخصی قانون میں الاقوام کے قواعد کے لحاظ سے سلسلہ ازدواج کی جائداد کو ناقابل تقسیم قرار دیتا ہے۔

اس کتاب کی آخری طبع میں جو دفعہ تھی یہ اس کی جگہ قائم کی گئی ہے بنظر اس فیصلہ کے جو مقدمہ ڈی نکولس بنام کو لیبر ہوا (دیکھو آئندہ صفحہ ۱۰۷) جس کی صحت کی نسبت اس بیس سال کے عرض مدت میں کبھی شبہ اور شک نہیں کیا گیا ہے۔

دفعہ ۳۶۔ اگر کوئی صریح معاہدہ موجود نہ ہو تو زوج یا زوجہ کے حقوق کا ایسی جائداد منقولہ کی نسبت جو نکاح کے وقت ان کی ملک میں ہو یا جو ان میں سے کوئی ایک فریق ہر زمانہ قیام نکاح حاصل کرے بہ مقام توطن کے ازدواجی قانون کی رو سے تصفیہ کیا جائے گا۔ "مقام توطن کے ازدواجی قانون" سے مراد اس مقام کا قانون ہے جہاں بروقت نکاح شوہر کا توطن تھا، لیکن اس سے کہ نکاح سے پہلے کوئی معاہدہ ہو جائے اور اس کی بنا پر فوراً بعد نکاح کے دوسرا مقام توطن اختیار کر لیا جائے ایسی حالت میں یہ صورت استثنائیں شمار ہوگی۔

اس دفعہ کے آخر حصہ میں "مقام توطن کے ازدواجی قانون" کی اصطلاح میں جو وسعت دی گئی ہے اس کو لارڈ جف جسٹس دیکھان ولیم نے کتاب ہذا کی سابقہ اشاعت سے مقدمہ مارٹن نوکٹاٹن بنام لوٹاٹن (۱۹۰۰) پی ۲۳۹ میں اخذ کر کے یہ فیصلہ کیا کہ

جائداد پر موثر ہونے کے لئے توطن کا معاہدہ بالکل صریح ہونا چاہئے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جو لوگ قانون مقام توطن کو ذاتی قانون کی حیثیت سے بجائے خود سلسلہ ازودواج کی جائداد منقولہ کا فیصلہ کرنا والا سمجھتے ہیں ان کو اس کا پتہ صرف اسی مقام کے قانون میں ملے گا جو بروقت نکاح ہشورہ کا حقیقی وطن تھا؛ لیکن جو لوگ صریح معاہدہ کے مسئلہ متذکرہ بالا کو قبول کرتے ہیں ان کو اپنے خیالات کے ابتلاء میں یہ معلوم ہو گا کہ جواز وواجی توطن صریح معاہدہ کی رو سے اختیار کیا جاتا ہے اس سے بھی مقام توطن کا قانون ان قانون ازودواج ٹھہرتا ہے۔ دیکھو مجلس بین الاقوام کا رزلوشن متذکرہ صفحہ ۷۷۔ پڑھنا کے کو دستاویز میں بھی یہی محکوم ہے۔

جائداد میں شرکت، صرف مقامی قوانین اور قواعد کی بنیاد پر پیدا ہوتی ہے جبکہ وہ ایسی جگہ نافذ ہوں جہاں زوجین نے بعد خلوت صحیحہ کے پہلے مرتبہ توطن اختیار کیا ہو۔ حصہ ۱۔ عنوان ۳۳۵

فقہ ۳۶ الف فرض کر دے کہ حالت قیام نکاح ازودواج اپنا اور اپنی زوجہ کا مقام توطن بدل دیتا ہے۔ اب جن لوگوں کا یہ خیال راسخ ہے کہ قانون مقام توطن کو محض اپنی ذاتی قوت سے بحیثیت ذاتی قانون کے ازودواجی سلسلہ کی جائداد میں مداخلت ہے ان کو غالباً یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اگرچہ نظام یہ لازم نہیں معلوم ہوتا کہ آئندہ سے فریقین کے تعلقات جائداد کی نسبت بجائے قانون مقام ازودواج کے تابع ہونے کے جدید مقام توطن کے قانون کے تابع ہو جائیں گے یا محکم از کم وہ تمام جائدادیں جو اس تبدیلی کے بعد حاصل ہوں اس کی تابع رہیں گی اور جائداد کے متعلق جو حقوق اس تبدیلی سے پہلے حاصل تھے وہ بحیثیت حقوق محصلہ کے بحال خود قائم رہیں گے۔ لیکن زوج کو یہ اختیار دینا جس سے زوجہ کی حیثیت اس کی مرضی حاصل کئے بغیر بھی اس طور سے تبدیل ہو جائے اپنی بحقیقت انصاف کا خون کرنا ہے جس زوجہ نے بغیر کسی صریح معاہدہ کے نکاح کیا ہے؛ جیسا کہ سو گنی کہتا ہے ان تمام ازودواجی حقوق کو جو مقام توطن کا قانون تعین کرتا ہے منظور کر لیا ہے اور نظری طور سے ان کے ہمیشہ قائم رہنے کے متعلق اس کو بوجہ دیا ہے۔

یہ اصول ہر مقام توطن کا ازدواجی قانون بجات ازدواج تبدیل توطن سے باطل نہیں ہو جاتا اسکاٹ لینڈ کے ایکٹ متعلقہ جائداد زمانہ گودہ (۱۸۸۱) قانون ۴۴ دھم و کٹوریا میں داخل کر لیا گیا ہے اس کی فصل ۲۱ دفعہ ۱ کے ضمن (۱) و (۵) حسب ذیل ہیں: (۱) جو نکاح اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد عقد ہو گئے ہو اور زوج کا توطن بروقت نکاح اسکاٹ لینڈ میں ہو گا ان سب میں زوجہ کی وہ تمام جائداد جو اس نے نکاح سے قبل یا بجات نکاح حاصل کی ہے یا زو کے قانون زوجہ کی جائداد جائداد تصور ہوگی اور حق شوہری (Jus mariti) کے تحت میں نہ آئے گی (۵) جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے اس سے ان انتقالات کے اختیار کی نفی یا ان میں تخفیف ہر مقصود نہیں ہے بجز قبل نکاح کے مساویات ازدواجی کے ذریعہ سے عمل میں آئیں۔“

ساور بنام شوٹ (۱۷۹۲) اینسٹر ۶۳ عدالت اعلیٰ قانون انگلستان (Court of Exchequer) لارڈ لاگ بروئے مقدمہ قبل بنام فرنگ (۱۷۹۷) ۳-۲ ویں میں جس مقدمہ کا حوالہ دیا ہے غالباً وہ یہی مقدمہ ہے ادا ان کا خیال تھا کہ یہ لارڈ ٹھکرلو کا منصفیہ ہے یہ مقدمہ ڈویس بنام اسمتھ (۱۸۲۲) جیکب ۴۴۵ جیو پورٹ ہر مقدمہ مک کارمک بنام گارنٹ (۱۸۵۴) ۵-ڈوی ایم جی ۲۷۸ جی ٹائٹ بروس و ڈیوڈ ہر مقدمہ ڈویس بنام کلارک (۱۸۷۴) ایل آر ۱۱۱ کیو ۷۷۷ جی، انس و ان میں سے کسی مقدمہ میں توطن کی تبدیل سے بحث نہ تھی لیکن مقدمہ اس بنام شرمپٹن (۱۸۵۵) ۲۱۱ یو - ۹۷ جی رٹ میں ایک انگریزی رہا یا نے جو فرانس میں رہتا تھا انگلستان کے سفارتخانہ کے گرجا واقعہ ملک فرانس میں ایک انگلستان کی رہنے والی عورت

۱۷ (Jus mariti) اسکاٹ لینڈ کے قانون کی مصلح ہے جس کا نظریہ ترجمہ شوہری سے ہر مصلح میں شوہر کے اس حق سے مراد ہے جو بعد نکاح کے اسکاٹ لینڈ کی زوجہ کی کل جائداد منقولہ کی نسبت حاصل ہو جاتا تھا۔ ترجمہ -

نکلان یکہ اور بعدہ فرانسیسی رمایا ہو گیا۔ بحث اس رقم کے متعلق بھی بھو غورت کو اس تبدیلی کے بعد ملنی چاہیے اور جس کا ذکر اس معاہدہ میں نہ تھا بھو نکلان کے متعلق مرتب ہوا تھا۔ اسلئے یہ سمجھا جائیے کہ ذاتی قانون کا مسئلہ زیر بحث تھا؛ بشرطیکہ پولیکل لینے لکی قومیت قانون مذکور کا سیار قرار دیا جائے تو کہ توطن۔  
 ج نے فیصلہ کیا کہ ”میری رائے یہ ہے کہ معاہدہ نکلان انگریزی تھا اور نکلان کے وقت کرنی اور وجہ کے حقوق انگلستان کے قانون کے تابع تھے اور بناؤ علیہ جو جائیداد و وجہ کے بعدہ حاصل ہوئی اس کا تصفیہ ایک ہذا کی عدالتوں میں انگلستان ہی کے قانون کی رو سے ہونا چاہئے اس ملک کی عدالتوں کو سرمایہ پر اختیار حاصل ہے، اگرچہ زوج اسوقت بلحاظ توطن فرانسیسی ہے۔ یہاں بجائے ”متوطن فرانسس“ کے ”متبع قانون فرانسس“ کہنا چاہئے تھا۔ فیصلہ میں سرمایہ پر اختیار کے جز پر غور مکتاہی زور کیوں نہ دیا گیا ہو۔  
 گریہ ظاہر ہے کہ حقوق کا فیصلہ قانون میں تبدیلی ہو جانے کے بعد بھی اہلی ذاتی قانون ہی سے کیا گیا ہے۔

یہ اصول کہ مقام توطن کے اہلی قانون از دو ان سے فریقین کے حقوق متعلقہ جائداد کا تصفیہ ہوتا ہے، گو کہ زمانہ قیام نکلان میں متوطن میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہو قطعی طور سے مقدمہ ڈی نیٹکاس بنام کرلیئر (۱۸۹۸ء) سی ایچ ۳۰۳ ج ۲ کی توجہ میں قائم کیا گیا تھا۔ اس کی متنبخ (۱۸۹۸ء) سی ایچ ۲۰۱ میں ۶۰ میں لینڈ سے، رگے اور کالینس نے کی۔ اور اس متنبخ کی متنبخ (۱۹۰۰ء) سی ایچ ۱۱۱ میں ہاٹسبری، ہیکٹائٹ، ہائرس و شانڈا اور بر آپٹن سے ہوئی۔ زوجین کا نکلان بھو قومیت اور توطن دونوں کے گنا سے فرانسیسی تھے فرانس میں بغیر کسی مرقع معاہدہ کے منعقد ہوا اسلئے یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا انعقاد بطریق شرکت باہمی کے (System of Community) ہوا۔ اسے بعد وہ انگلستان میں آکر رہے۔ بزور نے انگلستان کی رمایا ہونا قبول کیا اور دونوں نے اپنی محنت سے بڑی دولت جمع کی اور اس کا ایک حصہ انگلستان کی لہ منی

۱۵ صفحہ ۲ پر ویٹ گیت کیو۔ سی جو کھا گیا ہے وہ کتابت کی غلطی ہے وہ مصلی ویرٹ ایک ”کیو۔ سی جو“ چاہیے۔

قابل ارث اور آراضی ظہر پر صرف کیا اور ایک حصہ بصورت نقد و کفالت نامحیات کے بارہویج کا انتقال ہو گیا اور اس نے ایک وصیت نامہ چھوڑا جس میں اس نے تمام جائیداد کا اپنے آپکو تنہا مالک سمجھ کر تہضیف کر دیا تھا۔ زوجہ نے بر بنائے شرکت اپنے حصہ کا دعویٰ کیا اور ہاؤس آف لارڈس نے اس کے حق میں ہتھکھ فیصلہ صادر کیا مگر وہ صرف ذاتی اثاثہ کے متعلق تھا، جس کا دعویٰ اس وقت اس کے سامنے پیش تھا۔ شہادت یہ تھی کہ قانون فرانس کے لحاظ سے فریقین کی بر بنائے نکاح ایسی حالت تھی کہ گویا انھوں نے سول کوڈ کی دفعات ۱۲۰۱ سے لے کر ۱۲۹۶ تک کے متعلق صریح معاہدہ کیا تھا۔ اس پر جموں نے یہ تہضیف کی کہ فریقین میں قانون کا پیدا کیا ہوا معاہدہ تھا جس سے زوجہ جو بعض تبدیل مقام توطن کی بنا پر آزاد نہیں ہو سکتا تھا۔ عدالت مرافعہ نے طوعاً و کرہاً یہ تجویز کی کہ ایک اسکاٹ لینسڈ کے مقدمہ پیشے بنام ہاگ ۲ پٹن ۵۸۱-۱۰ رابرٹن ایس بی مقدمات مرافعہ ۲ میں لارڈ ایڈلر اور اسٹرنس نے یہ فیصلہ صادر کیا تھا کہ زوج اور زوجہ کے مالکانہ تعلقات توطن کے ساتھ مل جاتے ہیں لیکن ہاؤس آف لارڈز نے یہ نتیجہ نکالا کہ مقدمہ مذکور از دواجی قانون پر نہیں بلکہ قضیہ قانون پر مبنی تھا۔ یہ امر صاف طور سے ظاہر ہے کہ مقدمہ زیر بحث اور عام مقدمہ میں فرق اور تیسرے قائم کرنے کے لئے کوئی امر موجود نہ تھا اور نہ اس امر کی کوئی دلیل پیش کی جاسکتی تھی کہ فریقین نے قانون فرانس کے ذریعہ سے کوئی ایسا معاہدہ کیا تھا جو اس طرح دوسرے ملک میں نہیں ہو سکتا تھا۔ اسلئے اس قضیہ قانون بین الاقوام مروجہ انگلستان کا عام قاعدہ یہ سمجھا جائے کہ از دواجی توطن کے ایک مرتبہ قائم ہو جانے کے بعد تبدیل توطن یا قیاس عقلی کی بنا پر نکاح کے بعد کی تبدیل قومیت سے جائیداد کے از دواجی مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ مقدمہ ڈی نکولس بنام کرلیہ، انگلستان کی آراضی قابل ارث اور آراضی ظہر کے تہضیف کے لئے ۲۱ (۱۹۰۰) ۲۱۰ جانشیری ۲۱۰ دوبارہ جسٹس کیلکولچ کے سامنے پیش ہوا، اراضی مذکور کے متعلق یہوہ کی طرف سے یہ بحث کہ وہ اس رقم سے خریدی گئی ہو نکاح کے قیام کے زمانہ میں پیدا کی گئی تھی اور جس کو ہوسس آف لارڈز مشترکہ قرار دے چکا ہے یہوہ کے حق میں فیصلہ کرنے کے لئے بالکل کافی تھی لیکن فاضل جج نے اس کے حق میں جو فیصلہ سنہ مایا اس کی بنیاد یہ قرار دی کہ جائیداد غیر متقولہ خواہ وہ کہیں واقع ہو اس معاہدہ میں داخل ہے جو فرانسیسی کو فریقین میں قائم کر دیتا ہے۔ کوڈ کے الفاظ یہ ہیں کہ شرکت اس جائیداد غیر متقولہ



حادی ہے جو زمانہ قیام نکاح میں بجز تورث یا عطیہ کے کسی اور طور سے پیدا کی گئی ہو۔ یہ المائدہ استعدروسج ہیں کہ ان میں جائداد مذکورہ کا فی طور سے دخل ہو جاتی ہے اور یہ ماہران فن کی شہادت سے بھی ثابت ہے۔ جائداد غیر منقولہ ہو تو وہ ممالک غیر کا تذکرہ بصراحت فرانسیسی کوڈ میں نہیں ہے، اور یہ سوال کہ آیا وہ مننوی طور سے اس میں شامل ہے؟ بیشک ماہران فن کی شہادت کا محتاج تھا، لیکن یہ سوال فرانس کے اندرونی قانون میں الاقوام کا نہیں، بلکہ اس قانون میں الاقوام کا محتاج جو فرانس میں منظور کیا جاتا ہے۔ تسلیم کر کے کہ فرانس نے بین الاقوامی قانون کا سلسلہ یہ ہے کہ جائداد کا ازدواجی سلسلہ (Matrimonial system of property) ناقابل تقسیم ہے، اور اس لئے جو اشیا اس میں شامل ہوں، انہی جائے وقوع سے کوئی بحث نہ ہونی چاہیے؛ قانون فرانس کا ایک جزو جاتا ہے، نہ کہ اس قانون کا جو کہ فرانس کے بین الاقوامی قانون کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اسکا تعلق فرانس کے مجموعی قوانین سے ہو گا اور یہ قرار پائے گا کہ جو لوگ ہر وقت نکاح میں مجموعی قوانین کے تحت یا حالہ سے مننوی معاہدہ کرتے ہیں، وہ ملک غیر کی جائداد غیر منقولہ کو بھی اس میں شامل کر لیتے ہیں۔ لیکن اسے کہ جن غیر ممالک میں وہ جائدادیں واقع ہوں، وہاں کے قوانین، اس معاہدہ کی تعمیل میں پابند ہوں، مگر جس ایک وقت سے یہ مجموعی ملک قانون فریب کی بنا پر مقدمہ زیر بحث میں کبھی قسم کی وقت پیش نہیں آئی، کیونکہ معاہدہ ازدواج، (Community in French Law) شراکت کا ایک معاہدہ ہے اور یہ امر طے شدہ ہے کہ اس میں ارضی کے متعلق حق پیدا ہونے کیلئے کسی قسم کی تحریر کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہیے کہ فاضل جج نے جو طریقہ استدلال اختیار فرمایا وہ ایسا ہے، مگر اگر فرانسیسی کوڈ میں یہ حکم ہوتا کہ جو جائداد غیر منقولہ نکاح کے وقت زوجین کی ملک میں ہو، وہ معاہدہ ازدواج میں شریک ہے، تو وہ اس پر بھی سادی طور سے حاوی ہوتا۔ جج مذکور نے نئی بحیثیت وٹومولن کے، اس ہون کو منظور کر لیا، مگر قانون ازدواج مقام توطن (یا قانون ازدواج قومی جیسی صورت ہو) مننوی معاہدہ کے لحاظ سے ان غیر منقولہ جائدادوں پر بھی حاوی ہے جو ممالک غیر میں واقع ہوں؛ اگر تمام صورتوں میں یہیں تو کم از کم ایسی صورتوں میں، کہ ازدواجی توطن یا قومیت ایسے ملک میں یا ایسے ملک کی جو جس میں جائداد کا ازدواجی سلسلہ شخصی قانون میں الاقوام کی رو سے ناقابل تقسیم قرار پاتا ہو۔ میں اس نتیجہ سے متفق ہوں اور

نکاح کے سنوی معاہدہ کے اصول کو صحیح سمجھتا ہوں اور نیز یہ کہ جائیداد کے ازدواجی انتظام کا ایک ہی قانون کے تابع اور عام طور سے فریقین کی خواہشات سے مطابقت ہونا بہتر ہے۔ لوگ صحیح معاہدہ کرنے سے اس وجہ سے بچتے ہیں کہ اس کے لئے پیچیدہ اور غیر معمولی کارروائی کرنی پڑتی ہے بلکہ

76

مقدمہ میں بنام ٹینٹ (۱۸۹۱ء) سی ۳۹ ج ۱ پرنسٹن، کانسٹنٹینس اور دواجی وطن اسکات لینڈ کا تھا اور نکاح کے تعلق کو صریح معاہدہ نہیں ہوا تھا۔  
زوجہ نے بربائے قانون اسکات لینڈ بحیثیت قائم مقام قانونی (Surrogatum) کے انگلستان کی ان ارضی میں حیاتی (Freeholds) کی قیمت کا دعویٰ کیا جو نکاح وقت اس کی ملکوت تھیں مگر جس میں اس کا کوئی حق نہیں تجویز کیا گیا تھا۔  
مقدمہ مارٹن دوسٹان بنام لوشال (۱۹۰۰ء) پی ۲۱۱ میں رجبی اور دیکھام میں نے توطن ازدواجی انگلستان کا قرار دیا مگر زوجہ کی زندگی ہی میں فرانس میں توطن اختیار کر لیا گیا تھا۔ ان فاضل ججوں نے یہ تجویز کی کہ زوجہ کے انتقال کے بعد انگلستان کے قانون کی رو سے وہ وصیت جو اس نے نکاح سے پہلے کی تھی منوٹ ہو گئی اور دیکھام کیس لارڈ ججس (صفحہ ۲۴۰) نے یہ خیال کیا کہ وہ انگریزی قاعدہ جس کی رو سے ایک عورت کی وصیت نکاح سے باطل ہو جاتی ہے، نہ قانون وصیت بلکہ قانون نکاح کا ایک جز ہے۔ ایم آر لنڈے نے اس رائے سے اختلاف کر کے (بہ اتفاق رائے ججین پریسڈنٹ عدالت) تحت ایہ قرار دیا کہ توطن ہمیشہ سے فرانس کا تھا۔

اگر نکاح کے ساتھ تملیک ہو یا جائیداد کی نسبت کوئی چیز معاہدہ ہوا ہو تو اس کے متعلق مفصلہ ذیل قواعد ہیں ان میں سے قاعدہ ۲۷ اس مضمون کے عام اصول سے اوجہ عدہ انگلستان کے مخصوص طرز تحریر و استادیات انتقال سے مستخرج ہوتا ہے۔  
دفعہ ۳۷ تملیک ازدواجی یا معاہدہ کے قانونی انوکھیل طلب عام طور سے

لے ہیک کے معاہدہ ۱۸۵۰ء میں بھی یہ اصول قائم کیا گیا ہے کہ زوجین کی جائیداد متوال اور سیر متوال ایک ہی قانون کی تابع ہونی چاہیے۔

اس مقام کے قانون معاہدہ پر منحصر ہوں گے جہاں معاہدہ مذکور ہوا ہے یعنی (lex loci actus) پر -

مقدمہ ریو پریٹ بنام نیگ (۱۸۵۱) ۴ ڈی۔ای۔ جی ویس ۲۳۳  
میں اگرچہ معاہدہ متعلقہ ازدواج نہ تھا مگر ٹریسٹ برس نے ان اصول کو  
عام طور سے صحیح تجویز کیا کہ اگر تو ان میں کسی فعل کی کوئی خاص حیثیت یا شکل  
قرار دیتے ہیں، اس وقت مقام وقوع فعل مذکور توطن کا لحاظ کیا جانا چاہیے  
اگر مختلف مراسیم یا فعل زیر بحث کا حقیقی طریقہ عمل دریافت طلب ہو، تو  
مقام وقوع فعل مذکور کی طرف رجوع ہونا چاہیے

**دفعہ ۳۸** لیکن اگر تملیک ازدواجی یا معاہدہ کا تعلق انگلستان کی ارضی  
سے ہے، تو اس کی بناء پر کوئی انتقال عمل میں نہ آئے گا جب تک کہ وہ اس شکل میں نہ ہوگا،  
جو اس مقصد کے لئے انگلستان میں مقرر ہے۔ اگرچہ اس کے دوسرے لحاظ سے درست  
ہونے کی حالت میں اس کا اثر ارضی پر اس طرح پڑے گا جس طرح ایک معاہدہ  
کا پڑنا چاہیے۔

**دفعہ ۳۹** جائیداد متعلقہ تملیک یا معاہدہ کے متعلق پہلا سوال یہ ہوگا کہ  
کہ آیا حج جائیداد کی مالکانہ حیثیت کے ازدواجی اشتراک اور شمول کو ایسا اصول قرار  
دیتا ہے جس کی بناء پر کل معاملہ ایک ہی قانون کے تابع ہونا چاہئے اور جو کہ انگلستان  
نے توطن کا اصول اختیار کر لیا ہے اس لئے یہ قانون توطن ہی ہو سکتا ہے۔ اسی  
میں قدیم رائے کم از کم جائیداد منقولہ کی بابتہ اور ڈوٹمون کے اصول کے مطابق جائیداد  
غیر منقولہ کے متعلق بھی یہی تھی کہ ازدواجی تملیک معاہدہ کا جواز یا عمل اس کے معنی اور  
تعبیر کے متعین ہو جانے کے بعد قانون توطن ازدواجی کا تابع رہے گا، اور یہی کتاب  
کی پہلی ایڈیشنوں میں لکھا جاسکا تھا لیکن اب یہ کہنا زیادہ ترجیح ہو گا کہ ان تمام مسائل کا  
اس قانون کے حوالے سے فیصلہ کیا جانا چاہیے جس کی نسبت حالات مقدمہ کے  
یہ مستنبط ہوتا ہو کہ فریقین اپنے حقوق کو اس قانون سے متعلق کر سکیں یا نہ کر سکتے تھے۔

نکاح سے جائیداد میں شراکت کا جواز پیدا ہوتا ہے اس کو اس قدر وقعت  
نہیں دی گئی ہے کہ وہ جائیداد کے بعض اجزاء کے متعلق حسب خواہش خود بصریح معاہدہ

کے کرنے میں مزاحم ہو، اگرچہ وہ معاہدات توطن از دواجی کے قانون کے خلاف ہوں  
فریقین کی نیت کو سب سے زیادہ قابل کاخا امر قرار دیتے اور صرف قانون توطن از دواجی  
کو اظہار نیت کا ایک ذریعہ ٹھہرانے سے انکار کرنا کس رجحان کا پتہ دیتا ہے جس کا  
مقابلہ ملک فرانس کے ان فیصلوں سے کیا جاسکتا ہے جو کسی معاہدہ کے ہونے کی  
صورت میں جائداد کے از دواجی قانون کے تحت میں صادر ہوئے ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۱۱۱)

ہر ملک کا قانون عام طور سے از دواجی معاہدات کی نگہداشت کا مخصوص انتظام  
کرتا ہے، جب انکا تعلق شکل، یعنی طرز تحریر وغیرہ سے ہوتا ہے مثلاً یہ کہ ایسے معاہدات  
کی ذریعہ جبرلمی تصدیق ہونی چاہیے (دیکھو پولین کے کوڈ کی دفعہ ۱۳۹) تو ملک  
زیر بحث کی عدالتیں ایسے معاہدات کے تعلق جو بیرون ملک ہوئے ہیں یا یہ کہہ سکتی ہیں  
کہ یا تو ان تمام انتظامات کو جو عمل میں آئے ہیں اس عام اصول کے تابع رہنا چاہئے  
کہ قانون مقام معاہدہ و شکلوں یعنی طرز تحریر کا فیصلہ کرنا بالکل بے پایاں ہے کہ ان معاہدات  
نکاح کی اس سلطنت کی متوطن یا ملکی رہا یا سے جس کے نیکاح کے معاملات کے  
اہتمام کو وہ اپنے ذمہ تصور کرتی ہے بر بنائے مصلحت عامہ تعمیل کرانے لگی۔

جب معاہدات نکاح کے مخصوص قواعد کا تعلق، ان کے مضمون سے ہوتا ہے  
تو مصلحت عامہ یقیناً اسی کی مقتضی ہوتی ہے کہ ان لوگوں کے نکاحوں میں جن کا  
تعلق سلطنت مذکور اپنے ذمہ سمجھتی ہے قواعد مذکور کی پوری طور سے تعمیل کرانے  
لیکن اگر فریقین ایسی جائداد کے متعلق جو ایسے مقام پر واقع ہیں جہاں وہ سرے  
ملک کی عدالتیں ان کی نیت کی تعمیل نہ کر سکتی ہوں، ان ضروریات سے خواہ مضمون  
کے متعلق ہوں یا شکل کے، قطع نظر کر کے کوئی خاص معاہدہ کریں تو اس ملک کی  
عدالتوں پر یہ فرض عائد نہیں ہو سکتا کہ وہ فریقین کے ملک کی مصلحت عامہ کی تعمیل  
کرائیں اور ان پر یہ امر ظاہر ہو جاتا ہے کہ معاہدہ کے عام قانون میں کوئی امر ایسا  
نہیں ہے جس کی بناء پر وہ فریقین کی نیت کے نفاذ میں مانع ہو سکیں یہ ممکن ہے کہ  
وہ اس انتظام کو جو بروقت نکاح ہوا اس قانون کی مخصوص اور مستثنی صورت قرار دینے  
سے انکار کر کے اپنے حق اختیار تک اسکا فیصلہ عام قبول کر دیں۔

بظاہر شکل یعنی طرز تحریر کا مسئلہ پہلی مرتبہ اختلافات میں پیدا ہوا۔ فرض کر کے

ایک انگلستان کی عورت، ایک ایسے شخص سے نکاح کرتی ہے جو ایسے ملک کا متوطن ہے جہاں نکاح کے معاہدے کیلئے کوئی عمل رجسٹری لازم ہے، اور اس عورت کی جائیدادیں وہ رقم شامل ہے جو اس کو انگلستان کے کسی باشندہ کے وصیت نامہ یا تملیک نامہ کی بنا پر ملی ہے اور جو انگلستان کے رہنے والے اُنٹیکسٹوں میں ہے ایسی صورت میں خود اس عورت اور اس کے ہوا خواہوں اور اس کے انگلستان کے ساتھ رہنے کی فطری طور سے یہ خواہش ہوگی کہ برائے نکاح اس کی جائیدادیں جو انتقالات وغیرہ ہوں کہ وہ ایسی دستاویز کے ذریعہ سے ہونے چاہئیں جو انگریزی زبان اور وہیں کے طرز تحریر کے مطابق ہو جو نہ صرف ان لوگوں کے لئے بلکہ اُنٹیکسٹوں کے لئے بھی قریب الفہم ہوگی اور ان کو ایک دن ان انتقالات کے متعلق جہن کا تسرارداد اس وقت ہوا ہے عمل کرنا پڑے گا بہتر اور صحیح طریقہ یہ ہوگا کہ ایسی دستاویز کی تکمیل کرا کے وہ تصدیقی عمل (Notarial act) میں شامل کر دی جائے تاکہ تمام ضروریات کی تکمیل یحیٰ ہو جائے۔ مگر فرض کرو کہ عجلت یا بے خیالی کی وجہ سے یہ متردک ہو گیا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا صرف وہ انگریزی دستاویز قابل نفاذ قرار پائے گی؟ اگر ایسی تکمیل ملک غیر میں ہوئی ہے تو وہ قانون مقام معاہدہ کی مشہور طو اور نہیں کرتی۔ اور اگر انگلستان میں اس کی تکمیل ہوئی ہے اور یہ بات ظاہر ہو کہ شخصی قانون بین الاقوام کے معمولی اصول سے قطع نظر کر کے ملک غیر میں اس ملک کے مصلحت نامگی (Domestic Policy) کے لحاظ سے تصدیقی عمل (Notarial act) ایک لادبی امر تصور ہوتا ہے تو سوال یہ ہوگا کہ آیا ایسی دستاویز جو مقام ازدواج کے قانون کی رو سے، جس سے عام طور سے زوجین کے حقوق، جائیداد منقولہ کی نسبت فیصل ہوتے ہیں ناقابل نفاذ قرار پاتی ہے تو اس کا نفاذ انگلستان میں ہو سکے گا نہیں؟ ایسے مقدمات اس ملک میں غرضہ دراز سے سیطرہ تصنیع پاتے رہے ہیں کہ ان میں زوجین کی نیت پر زیادہ تر زور دیا جاتا رہا ہے اور قانون مقام معاہدہ کا کسا ظ نہیں کیا گیا ہے جس کا ذکر ہم صفحہ (۹) پر کر چکے ہیں اور جس کو اس مضمون کے متعلق انگلستان کی ایک خصوصیت سمجھنا چاہئے۔ چند سال سے نکاح کے تملیک ناموں کی طرز تحریر کا اصول متواتر طور سے دستاویزات مذکور کے مضامین سے بھی متعلق کیا جا رہا ہے۔

مقدمہ وان گروٹن بنام ٹوگبی (۱۸۶۲) ۳۱۔ بیون۔ ۵۶۱۔ ج ۵۶۱۔ ج ۵۶۱۔  
 میں جس میں دستاویز انگریزی طریقہ پر فرانس میں لکھی گئی تھی۔ ج  
 نے یہ تجویز کی کہ میرے نزدیک اس ملک کا قانون یہی ہے کہ اگر ایک پردیسی  
 شخص، انگلستان کی کسی عورت کے ساتھ نکاح سے قبل کوئی معاہدہ کرتا ہے  
 اور بعدہ اس معاہدہ کی بنا پر نکاح ہوتا ہے اور معاہدہ ایسی جائداد کے  
 انتظام کے متعلق ہے جو اس ملک کے قوانین کے احکامات میں واقع  
 اور ان کے تابع ہے تو ایسی صورت میں عدالت ہذا اس کے متعلق ایسے حکم  
 کرے گی کہ گویا تمام مسائل انگریزی قانون کے مطابق تصفیہ ہونے کے  
 قابل ہے۔ صفحہ ۵۶۱۔ اس کا مقابلہ اس حوالہ سے کیا جاسکتا ہے جو اسی  
 جج نے اپنی عدالت کے اختیار متعلقہ رقوم کی نسبت ایسے مقدمہ میں  
 دیا تھا جس میں رقم کا ذکر معاہدہ نکاح میں نہیں ہوا تھا اور اسی کو اپنے  
 فیصلہ کی بنیاد قرار دی تھی (مقدمہ ڈس بنام شریٹن دیکھو صفحہ ۵۶۳)۔  
 بقیاس غالب دونوں مقدمات میں رقوم پر اختیار ہونے سے یہ مقصد  
 تھا کہ اس امر کے انتخاب میں کہ کونسا قانون نافذ ہونا چاہیے کہ کوئی مجوز  
 قرار پائے بلکہ اس کا حوالہ صرف اس غرض سے دیا گیا تھا کہ اس سے عدالت  
 کو اپنی رائے کے مطابق انتخاب قانون کے متعلق ایک موقع ملتا تھا۔  
 مقدمہ ٹیٹیز بنام ادہاگن (۱۸۹۹) ۲ سی۔ ایچ ۵۶۹۔ ج ۵۶۹۔ کوڈز ہارڈے  
 میں مقدمہ وان گروٹن بنام ٹوگبی کی پیروی کی گئی بلکہ جو دیکھ یہ امر شہادت  
 سے ثابت تھا کہ توٹن اسٹریٹ کے قانون ازدواج کی رو سے شہر لڈ نکاح  
 جن پر عدالت نے عمل کیا عدم تصدیق کی وجہ سے بیکار تھے۔ اور اگر جمع بھی  
 تسلیم کر لئے جائیں تو نکاح کے بعد کے تصدیقی عمل سے کلیتہً باطل کر دیئے  
 گئے۔ مقدمہ ٹیٹیز۔ رینالڈ بنام ایلس (۱۹۰۲) ۲ سی۔ ایچ ۳۳۳۔  
 جج، بٹلے میں عدالت نے اس تملیک نامہ پر عمل کیا جو ایک انگلستان کی  
 عورت کے نکاح کے وقت ایسے شخص کے ساتھ جو قومیت اور توٹن کے  
 حکام سے اٹلیوں تھا انگریزی طریقہ پر رکھا گیا تھا۔ اگرچہ جج نے یہ بھی

کہا کہ ”شہادت یہ ہے کہ جہانگیر وہ دستاویز اس قانونی سلسلہ تو ریش کو جو قانون اٹلی سے قائم ہوتا ہے، درجہ برہم کرتا ہے، اس کا کوئی اثر اٹلی میں نہیں ہو سکتا، برخلاف اس کے ایسی صورت میں کہ توطن ازدواجی انگلستان کا تھا، عدالت نے ایسے تلیک نامہ کو نافذ قرار دیا جو اسکاٹ لینڈ کے طریقہ پر لکھا گیا تھا اور ایسی عورت کی جائداد سے متعلق تھا جس کا توطن قبل نکاح اسکاٹ لینڈ میں تھا، مقدمات برناڈ۔ برناڈ بنام وارنٹ (۱۸۸۷) ۵۶- ایل۔ ٹی۔ ۹- ج، گئے اور فٹز جرنل سرمن بنام فٹز جرنلڈ۔ ۱- سی۔ ایچ ۵۷۲- بیج، کوکوز ہارڈی۔ اسٹرلنگ دو گھنٹہ میں ان لوگوں نے نیت کی غفلت علامات پر اپنی اپنی تجویزوں کی بنیاد رکھی۔ سو خا لہ کہ مقدمہ میں صرف لارڈ چیف جسٹس، اسٹرلنگ نے اپنے شرکاء سے یہ اتفاق رائے جس جوتی اختلاف کر کے یہ تجویز کی کہ جو تلیک اسکاٹ لینڈ کے قانون کے مطابق زوج کے خورد و نوش کے انتظام سنبھال سکے حق میں کی جائے، وہ اس کی خواہش تصرف کے اختیار کو محدود نہیں کر سکتی کیونکہ وہ انگریزی قانون جو ایک بالغ مرد کے حق میں قبل از قبل سزاہت کرنے سے انکار کرتا ہے، ایک مصالحت عامہ کا معاملہ ہے، مگر میرے نزدیک عدالت مرا فہ نے جو فیصلہ بقلہ آرا کیا ہے صحیح تھا۔ کیونکہ ایک مستقل الیہ اسکاٹ لینڈ کے انتظام خورد و نوش کی نوعیت کے لحاظ سے اسکا دعوی نہیں کر سکتا اور اس انتظام سے شوہر کا متمتع ہونا جو اس کے نوعیت کے مطابق ہے اور اسی غرض سے وہ اس کو دیا گیا تھا، انگلستان کے مصالحت عامہ کے خلاف نہیں تصور ہو سکتا۔ ایک انگلستان کی عورت کی تلیک، جو انگریزی طریقہ پر ایک مسیحیہ کے رہنے والے مرد کے حق میں آئندہ نکاح کے خیال سے کی گئی تھی نافذ قرار پائی، مقدمہ برناڈ۔ برناڈ بنام سائل (۱۸۸۴) ۲۷- سی۔ ایچ۔ ڈی بیج، چیرسٹن، جس مقدمہ میں ایک اسکاٹ لینڈ کے متوطن مرد نے ایک انگلستان کی متوطن عورت سے نکاح کیا تھا، اور تلیک انگلستان اور اسکاٹ لینڈ دونوں ملکوں کے طریقہ پر مل میں آئی تھی، یہ تجویز ہوئی کہ زوجین

یہ چاہتے تھے کہ وہ ٹیلیک انگلستان اور اسکاٹ لینڈ دونوں ممالک کے قوانین کے تابع رہیں اور انکی اس خواہش کو پیروی کی گئی۔ مقدمہ ریکلنڈ می- میکزی بنام ایڈورڈ اس (۱۹۱۱ء - سی - ۸) ۵۴۶ دسج سٹوئن اینڈ  
ایک مقدمہ میں ایک انگریز مرد نے جو اسکاٹ لینڈ میں رہتا تھا، اور  
ایک اسکاٹ لینڈ کی عورت کے ساتھ نکاح کے قبل، اسکاٹ لینڈ کے طریقہ پر  
ایک معاہدہ کیا تھا، اس شرط کے ساتھ کہ عورت کا سرمایہ اس کی وفات  
کے بعد اس کے قریب ترین رشتہ داروں کی طرف منتقل ہو گا۔ نکاح کے  
بعد دونوں منتقل ہو کر انگلستان میں رہنے لگے، اور وہیں عورت کا انتقال  
ہو گیا، تجویز ہوئی کہ فریقین کی نیت یہی متصور ہونی چاہیے کہ قریب ترین  
رشتہ داروں کا تعین اسکاٹ لینڈ کے قانون سے کیا جائے۔ سٹرنز جوائیل  
فیکٹر نام سنس (۱۹۱۳ء) افس - سی - ۲۴





قانون کا ماخذ ہے تو یہ قیاس اور زیادہ قوی ہو جائے گا۔ اٹلی کے کوڈ کے ابتدائی مرتب کی دفعہ ۹ میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بالکل درست ہے، یعنی یہ کہ فریقین کا مشترکہ ذاتی قانون بغیر اس شرط کے بھی ہو کہ اس کی تعمیل اس ملک میں کی جائے گی جہاں وہ قانون نافذ ہے۔ نکلان کے معاہدہ کے مفہوم کو سمجھنے میں بہ نسبت اس مقام کے قانون کے جہاں اتفاقہ طور سے معاہدہ ہو یا زیادہ تر معین اور مفید متصور ہو گا۔ شخصی قانون بین الاقوام کے معتبر مضمنین نے ان تمام امور کے متعلق ایسے قطعی قیاسات قائم کرنے سے احتراز کیا ہے، جو ہر قسم اور ہر نوع کی شرائط پر صادق آئیں لیکن اس میں شک اور شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ نیکاز ازدواجی یا معاہدہ کی تعبیر، انگلستان میں توطن ازدواجی کے قانون کے مطابق کی جائے گی یا تو ہی ایسا مقام ہے جہاں معاہدہ کا عمل میں آنا پیش نظر تھا اور جو کم از کم ایک فریق کے ذاتی قانون کا ماخذ ہے۔

اس دستاویز کی تعبیر اٹلی کے متعلق جس کے ذریعہ سے نکاح کے وقوع میں آنے کی حالت میں ایک سالانہ رقم، ارضی موقوفہ آر لینڈ پر عائد ہوتی تھی، اور توطن انگلستان کا تھا، یہ لکھا گیا کہ اگر یہ مقدمہ صرف ارضی موقوفہ آر لینڈ پر تین ہزار پونڈ سالانہ کے بار کا جو تاہو مقام معاہدہ، توطن فریقین، مقام ادا اور دوسرے حالات پر غور کرنے کی ضرورت واقع ہوتی تھی اور اسی بنا پر مقدمہ کا فیصلہ کیا جاتا، مگر اس مقدمہ میں خود دستاویز سے فیصلہ کا قاعدہ نکلا جائے، یہ ایسی تملیک ہے جس میں مختلف انتظامات کئے گئے ہیں، کچھ شرائط زیر بحث کے مطابق اور کچھ اسکے مخالف ہیں، ایڈمنسٹریٹو لینڈ ون بنسٹام لینڈ ون (۱۸۲۰ء تا ۱۸۴۰ء) کے دو اشخاص میں جن کا توطن اسکاٹ لینڈ میں تھا، ایک نکاح کا معاہدہ ہوا جو رقم معاہدہ میں شریک تھی اس کی نسبت بعدہ یہ بیان کیا گیا کہ اس میں سے کچھ حصہ ایسا تھا جو کسی دوسری تملیک کیلئے مخصوص تھا، قرار پایا کہ ایسے معاہدہ کی تعمیل سے اسکاٹ لینڈ کا قانون متعلق ہو گا، مقدمہ اینسٹر وٹھر بنام آڈیر (۱۸۳۴ء) ۲-ایم وکس ۵۱۳ ج، پروڈام، ایک تملیک نامہ ازدواج کی تعبیر کچھ قانون انگلستان اور کچھ قانون اسکاٹ لینڈ کے مطابق کی گئی، تملیک نامہ کا صریح مشا

یہی تھا۔ مقدمہ چیمبرلین بنام پیئر (۱۸۸۰) ۱۵ سی۔ ایچ۔ ڈی ۶۱۴ - ج ۱،  
ہال و انگلستان میں شوہر اپنی زوجہ کی جائداد کا بدو علیحدہ طور سے اس کو،  
غیر ملک کی ملک ازدواجی کے ذریعہ سے پہنچی ہو، این ہے بشپلیک اس کا  
کوئی دوسرا این موجود نہ ہو۔ مقدمہ سی تھو بنام سی تھو (۱۸۸۵) ۱۴ - کیو۔ بی۔  
ڈی ۴۱۷ ج ۱، پریٹ کاٹن۔ لینڈ نے ایک ملک نامہ کے الفاظ کے معنی  
کے متعلق ہوا اسکاٹ لینڈ کے طریقہ پر مرتب ہوا تھا؛ اسکاٹ لینڈ کے ماہرین  
فن میں بحث تھی؛ اگرچہ توطن ازدواجی اسکاٹ لینڈ کا تھا اگر انگریزی عدالت  
میں تعبیر کے انگریزی قواعد کام میں لائے گئے۔ مقدمہ کیریل (۱۹۱۴)  
۷ پلو۔ این ۴۵۲ ج ۱، زیو کو مالک غیر کے قانون کا نشانہ صاف ہونے کی  
حالات میں انگلستان کا قانون جہاں مقدمہ دائر ہوا تھا نافذ  
قرار پایا ہے

یہ سمجھ میں آنا مشکل ہے کہ تبدیل توطن، اگرچہ وہ معاملات متذکرہ دفعہ  
۳۶ الف کے متعلق مختلف اہم سوالات پیدا کرتا ہے کس طرح ایک صریح معاہدہ  
کی تعمیل پر موثر ہو سکتا ہے لیکن مقدمہ ڈیکن بنام ٹینن (۱۸۸۵) ۱۸ - جو۔ ۱۲۸ -  
ج ۱، رو میسلے۔ و (۱۸۵۵) ۷ - ڈی۔ ایم۔ جی ۷۰ ج ۱، نائٹ بروکس  
و ٹرنر میں ازدواجی توطن اسکاٹ لینڈ کا تھا اور اسکاٹ لینڈ ہی کا قانون  
نافذ قرار پایا؛ اس قانون کی رو سے معاہدہ مذکور کی تحت میں ایک رٹم متعلقہ  
معاہدہ کی رسید میں زوجہ کا اتفاق لازمی قرار پایا۔ اگر وہ لازم اور لایہ تھا تو اس کا  
کافی ہونا بھی ضرور ہے، زوجہ نے انگلستان میں توطن تبدیل کرنے کے بعد اس  
رسید سے اتفاق کیا تھا؛ انگلستان کے قانون کے مطابق اس کی رسید  
غیر کافی تھی؛ ازدواجی معاہدہ کے الفاظ ایسے تھے کہ اگر رٹم مذکور کے علیحدہ مندر  
کا ذکر معاہدہ میں ہوتا تو اس کی رسید انگلستان کے قانون کے لحاظ سے بھی کافی  
قرار پاتی۔ بحث یہ کی گئی کہ قانون اسکاٹ لینڈ میں شخصی قانون بین الاقوام  
کا قاعدہ اختیار کیا گیا ہے جو حقیقت توطن کے حکام سے قابلیت کا تعین کرتا ہے۔  
زوجہ اپنے حقیقی توطن کے قانون کے لحاظ سے رسید کی قابلیت حاصل کرنا چاہتی تھی۔

اور اس بنا پر اسکی رسید غیر کافی تھی مگر تینوں جموں نے اس کو کافی قرار دیا۔ لفظ "قابلیت" کوئی طلسم نہیں ہے جس امر کی ایک انسان میں قابلیت ہے دوسرے وہی ہے جس کو وہ کافی طور سے انجام دے سکتا ہے، اور جب اسکی مجموعی قابلیت کا ذکر کیا جاتا ہے اس کا مفہوم یہی ہوتا ہے کہ مختلف امور کو انجام دینے کی کافی قابلیت موجود ہے۔ اس مقدمہ میں معاہدہ ازدواج کی رو سے عورت کو ایک مالی منفعت حاصل ہوتی تھی، اور یہ سوال کہ آیا وہ تبدیل توطن کے بعد بھی اس سے مستفید ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اس سوال سے جو اس کی قابلیت کو متعلق پیدا کیا گیا تھا، جدا تھا۔ یہ دونوں سوال ایک ہی تھے جو خالہ کے سوال کے جواب کی دو سے مقدمہ الذاکر سوال کا حل ہو جاتا تھا۔ تھا چنانچہ سرگوبریٹ بنام ننگ (دیکھو صفحہ ۴۴) میں قابلیت کا سوال جدید معاہدہ کرنے سے متعلق تھا۔

**دفعہ ۳۴** جب نکاح، اس شہر کے بحیرہ پر ہوتا ہے، کہ شوہر، توطن کسی دوسرے ملک میں اختیار کرے گا، تو اس دوسرے ملک کا قانون، صریح معاہدہ ازدواجی متعلقہ جائداد کے بارہ میں قانون توطن ازدواجی متصور ہو گا۔

کالس بنام کپلر ۱۸۷۵ء لاہورٹ - ۱۹- ایکٹو ۲۳۴ ج ۱، ۱۱۱

دیکھو، دفعہ ۳۶۔ توطن ازدواجی کے حقیقی معنی کیلئے

**دفعہ ۳۵** اگر بر وقت نکاح، ایسی تملیک، یا صریح معاہدہ ہو، جو زمین کی تمام جائداد منظور پر، حاوی نہیں ہے، تو اس سوال کا تفسیہ، کہ آیا وہ ان حقوق میں مزاحمت ہے، یا دوسرے طریقہ سے، اس جائداد کے حصہ میں پیدا ہوتے، جو تملیک یا صریح معاہدہ میں شریک نہیں ہے؟ قانون توطن ازدواجی سے کیا جائے گا، جو تملیک یا معاہدہ کی تعمیل، اور اس جائداد کے تقدیر و ثناء (Destination) کے لئے، جس پر وہ موثر نہیں ہے، زیادہ تر مناسب اور جب حال ہے۔ البتہ عام طور سے، فریقین کی نیت کا ضرور سکا فاکٹس پڑے گا، جیسا کہ اب دفعہ ۳۹ میں قرار پایا ہے۔

دیکھو مقدمہ ٹالس بنام شپٹن صفحہ ۴۲

**دفعہ ۳۶** یہ امر اصولاً تسلیم شدہ ہے، کہ زمین میں سے کسی کے انتقال

کے بعد اس کی جائیداد کی توریث میں، نکاح کا کوئی اثر باقی نہیں رہے گا، اور اس کا تصفیہ، اُس مقام کے قانون سے کیا جائے گا، جو متونی کا آخری مقام قوطن تھا۔ اس میں شک نہیں کہ بعض اوقات، علماء اس کے فرق اور تمیز کرنے میں، اوقات پیش آئے گی کہ کون سا امر توریث سے ہو اور کون سا امر نکاح کے مالی اثرات سے متعلق رکھتا ہے۔

مقدمہ فروریٹ بنام ٹریٹ (۱۷۰۲) پری۔ چا۔ ۲۰ د (۱۷۰۲) ۱۔ پرو۔ پی۔ سی۔ ۲۸۔  
 ۲۹۔ ایس زوجین، ایک معاہدہ قبل نکاح کے ذریعہ سے معاہدہ تھے، بہ استثناء ایک رقم کے جس کی مقدار ۸۰۰ پونڈ تھی، اور جو زوجہ، اور اس کے ورثہ کی مخصوص جائیداد پر تھی۔  
 اس معاہدہ کے علاوہ، ایک معاہدہ نکاح کے بعد کا بھی تھا، ایسکن وہ غیر نافذ قرار پایا۔ زوجہ نے، پیرس کے دستور و اج کو ترک کر کے، انگلستان کا قوطن اختیار کیا، اور بعد ازاں لاؤڈشوہر کی زندگی میں، مر گئی۔ اس کے ورثاء، برنبائے معاہدہ۔ حسب دستور ۸۰۰ پونڈ کے مستحق تھے، لیکن شوہر نے حسب قانون انگلستان، اپنی زوجہ کے وارث کو بھی حیثیت سے، بقیہ رقم معاہدہ میں سے، اپنی زوجہ کے حصہ کا دعویٰ کیا۔ زوجہ کے، دوسرے ورثاء بھی اس کے دعویٰ پر ہوسے، بظاہر اس بنا پر کہ، جو معاہدہ قبل نکاح کے ہوا تھا، وہ زوجہ کی اس کی کسٹ سے ہوا تھا، گویا مندرجہ طور سے اس نے، ان ورثاء کیلئے، یہ شرط کر لی تھی، اور ہر وقت، وہ اس جہیز کے معاوضہ میں، جو اس نے، اپنی بیٹی کو دیا تھا، معاہدہ از دواج پر رضی ہوئی تھی۔ لاؤڈ کیپر رائٹ نے، اس بانگنایہ استنباط کو، ناقابل لحاظ قرار دیا، اور یہ تجویز کی، کہ: معاہدہ دستور پیرس کے مطابق ہے، اور اس سے یہ سمجھنا چاہیے، کہ وہ دستور اختیار کر لیا گیا تھا، اس تجویز اور معاہدہ از دواج میں، جو حصہ زوجہ کا، ورثاء کو دیا گیا تھا، دونوں کو، پیرس اور لاؤڈ نے منسوخ کر دیا۔ ان کے کوئل نے، یہ بتایا، کہ بعض امور میں، جو شرائط معاہدہ از دواج کے ہر حصے، یہ معاہدہ، پیرس کے دستور سے مختلف تھا، اور اس بنا پر، کسی جز کے لحاظ سے بھی، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ بجنہ اختیار

کر لیا گیا تھا۔ عدالت مراٹھ نے معاہدہ کی جو تعبیر کی، وہ بتیاس غالب بالکل درست تھی؛ اگر معاہدہ بطلان نکاح، صرف زوجین کے درمیان میں ہوتا، اور اس میں زوجہ کے رشتہ داروں کے حق میں، مخصوص شہرہ کی ضرورت نہ واقع ہوتی؛ یا زوجین کا نکاح، پیرس کے دستور کے مطابق، بغیر کسی صریح معاہدہ کے، ہو اجاتا تو ظاہر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی، کہ اس اورٹ لارڈز، حسب قانون اس مقام کے، جہاں اس کا آخری توطن تھا، شہرہ کو، اسکی زوجہ کے وارث ہونے کی حیثیت سے، اس کا وہ حصہ، جو حسب معاہدہ یا قانون مذکور، زوجہ کے حرجانے کے بعد، ملنا چاہیے تھا، کیوں نہ لارڈ ایملڈن نے، مقدمہ ٹورٹ بنام ہاگ (۱۸۰۴) اور اٹرس کے مقدمہ مراٹھ میں، منج، لارڈ ایملڈن نے، مقدمہ ٹورٹ بنام ٹرسٹ، اسے متعلق یہ کہلا۔ اگر اس مقدمہ میں، معاہدہ نہ موجود ہوتا، تو حسب قانون انگلستان، جو قوت قبیض نکاح، ان کا وطن تھا، شوہر اور زوجہ کے حقوق کا فیصلہ کیا جاتا۔ یہ اصول جدید توطن ازدواجی کی تائید میں، پیش کیا جاتا ہے، بقضائے اس توطن ازدواجی کے، جس کے متعلق، معاملات متذکرہ دفعہ ۳۶ (الف) میں، کوئی سوال پیدا ہوتا ہے۔ مگر یہ امر تین قباس نہیں، کہ لارڈ ایملڈن کا ایسا نشانہ ہوگا، دیکھو صفحہ ۷۷، ۷۸ اور مقدمہ رگینش بر گینش بنام ہیوٹ (۱۸۹۲) ۳۱ چانسرری ۱۸۰، مقدمہ ہرنیٹوڈ ہرنیٹوڈ بنام سائل (۱۸۸۸) ۲۸ - چانسرری ڈیٹرن ۲۸۴، جج پیرسن میں، بمحاکمہ شرائط تیکسٹ ازدواجی کے، پھر حق توریث کا سوال میں آیا پونیز کیو مقدمہ لاطمیری بنام طریفی مندرجہ صفحہ ۷۹، ۸۰

## طلاق

83

قانون کلیسا میں، قدیم زمانے سے، تعلقات نکاح میں، دو سبباً موثر سمجھے جاتے تھے، اول، ازواج کا غلط دعویٰ اور ناجوازی ازواج (Jactitation and nullity of marriage) دوسرے زن و شادی کے قیام کی حالت میں انحراف فراش (Divorce a mensa et toro)۔ اعداد و حق شوہری۔ ان معاملات میں، کلیسائی عدالتوں کو، اختیارات حاصل تھے، جس کے عہدہ دار آپس میں، ایک دوسرے کو تسلیم کرتے تھے، اور ان ممالک کی، غیر مذہبی حکومتیں بھی، ان کو مانتی تھیں۔ جو قوانین، ان عدالتوں کے صادر ہوتے تھے، ان سب کا مرقعہ، پوپ کے پاس ہوتا تھا، جو ان قوانین کو، یکساں حالتیں رکھنے کا ایک ذریعہ تھا۔ انہی قوانین کے احکام کے ذریعہ سے، مقدمات کی تعمیر، بلحاظ حدود و اختیارات، مختلف عدالتوں میں ہوتی تھی، جیسا کہ اب علی الترتیب، انگلستان اور فرانس کے قوانین کی رو سے، مقدمات، اضلاع کی مختلف عدالتوں اور عدالتائے ابتدائی میں، تعمیر کئے جاتے ہیں۔ جب تک اور جن ممالک میں، یہ حالت قائم رہی، ان میں، اسباب فریٹ کے متعلق، کبھی، ایسے سوالات پیش نہیں آسکتے، جو شخصی قانون بین الاقوام کے مسائل کے لئے کسی شخص کا، غلط بیہ بیان کرنا، کہ اس کا نکاح، کسی دوسرے شخص (مرد یا عورت) سے، ہو گیا ہے، مگر ہم ۱۵۰۰ء چوچو یوپ کی، عیسائی مذہبی عدالتیں، طلاق کو، ایک ناجائز عمل، تصور کرتی تھیں، اور نظرت انسانی، اور تدنی ضروریات، اس پر مجبور کرتی تھیں، اسلئے ٹیبہ ترکیب، اور یہ اصطلاح، وضع کی گئی: اس کے ذریعہ سے، زوجین میں، ملحد کی توہم جو باقی تھی، مگر نکاح قائم رہتا تھا، ایہہ، ایک طرح کی جزئی طلاق تھی اور اس فعلی معنی، دیر اور بستر، یعنی، معاشرت اور مباشرت سے ملحدگی کے ہیں۔

مترجم۔

مثال کہے جاسکیں لیکن اصلاح (Reformation) کے بعد انگلستان کے پیر پادری (Bishops) اس کلیسا کے عہدہ دار نہیں رہے، جس کا تعلق یورپ کے دوسرے ممالک کے پیر پادریوں سے تھا؛ اور ان عدالتوں کے فیصلہ جات کا مرافعہ بجائے پوپ کے پاس ہونے کے، سلطنت کے سامنے پیش ہونے لگا؛ اور قطعی طلاق (Divorce a Vinculo) جو کلیسا میں کیس طرح نہیں منظور ہوسکتی تھی، پارلیمنٹ کے، ایک خانگی ایکٹ کی بنا پر منظور کیا جانے لگی۔ مگر اس کے حصول میں، ضابطہ کا ایسا التزام رکھا گیا کہ طلاق مذکور، بہترین معضنین کی رائے میں، بظلمہ چارہ کار ہائے قانونی کے، ایک چارہ کار تشررار پائی جو ایک سن ۱۸۵۷ء میں، دفعہ ۸۵ قانون ۲۰ و ۲۱ عہد و کٹوریہ کے ترمیم کی غرض سے جاری ہوا، اسی رو سے، کلیسا کو، جو اختیارات، از دو واجی مقدمات میں حاصل تھے، وہ سلطنت کی طرف منتقل ہوسکے؛ اور افتراق فراموش کا نام ”عدالتی افتراق“ سے بدل دیا گیا؛ اور قطعی طلاق کی کارروائی، بجائے پارلیمنٹ کے، معمولی عدالتوں کے سپرد کر دی گئی۔ اسی زمانہ میں، اسکاٹ لینڈ میں بھی، اصلاح کا عمل دخل ہوا؛ جس کی بنا پر، انگلستان سے پہلے، وہاں از دو واجی معاملات میں، کلیسا کے اختیارات، سلطنت کی طرف منتقل ہو گئے؛ اور قطعی طلاق کیسٹے، ایک ضابطہ قرار دیدیا گیا؛ اور سب طرح کی تبدیلیاں، مختلف اوقات میں، تقریباً، تمام جذب ممالک میں، واقع ہوتی گئیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ از دو واجی مقدمات میں بھی، وہی قانونی اور حدود اختیارات کے مباحث پیش آنے لگے، جو دوسرے معاملات میں پیش آتے تھے؛ اور یہی شخصی قانون بین الاقوام کی بنیاد ہیں۔ بظاہر، آسانی اسی میں معلوم ہوتی ہے، کہ پہلے، حدود اختیارات کے مسائل آئے، اور آخر میں، ان اسباب سے، بحث کی جائے، جن کی بنا پر طلاق کی منظوری دیا جاسکتی ہے؛ ۱۸۵۷ء کے ایکٹ میں، اس امر کی صراحت نہیں ہے کہ پارلیمنٹ کو کن صورتوں میں، ان معاملات میں، اختیار حاصل تھا، جن کی سماعت کی وہ قبل ازیں مجاز تھی؛ جس سے میری مراد، اگر اس کے خلاف ظاہر نہ ہو قطعی طلاق ہے۔ مقدمہ میوٹ بنام نیوٹ (۱۸۷۸ء) بی۔ بی۔ ڈی۔ آئی کے مرافعہ میں، جیمس اور کاٹن نے، بہ اختلاف رائے، لارڈ چیف جسٹس بریٹ کے، یہ تجویز کی :- ان شرائط کا تعین ان کلیسا کی قواعد سے ہونا چاہیے، جن سے افتراق فراموش کے مقدمات میں کام لیا جاتا تھا۔ لیکن ایک عرصہ کے بشروہ شک کے بعد، یہ رائے قائم ہو گئی؛ کہ قطعی طلاق، جس سے



حیثیت پر اثر پڑتا ہے، مقدمہ کلیائی انفرق فریش سے، جو محض روحانی ہمساش کی عمر سے تھی، اور جس کا حقیقت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، بالکل جدا ہے، اور اسکے لئے علیحدہ قواعد وضع ہونے چاہئیں، اور انگلستان میں، اس جدت سے فائدہ اٹھا کر، اس مسئلے، ایسے قواعد وضع کرنے چاہئیں، جو صحیح ترین اصول پر مبنی ہوں۔ یہہ رائے، مقدمہ لایمرز بنام لایمرز (۱۸۹۵ء) سے ۱۹۱۵ء میں، جو سیلون کا ایک مرافضہ تھا، اور جس میں، لارڈ وائٹن نے، فیصلہ صادر کیا تھا، غالب اور کامیاب ثابت ہوئی۔ اس کے بعد سے، اس امر میں، کوئی شک اور شبہ نہ باقی رہا اور نہ سب سے کہ:-

**دفعہ ۴۳** انگریزی عدالتوں کے اختیارات، منظوری طلاق میں، وہ مقام، جہاں نکاح ہوا تھا، کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

اس میں، اس قدر اور اضافہ ہونا چاہیے کہ اس میں بھی کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے، کہ انگریزی عدالتوں کے، اختیارات، منظوری طلاق پر، اس مقام کا، کوئی اثر نہیں ہے، جہاں زنا، اور اگر مقدمہ میں، شوہر مدعی علیہ ہے، تو جہاں زنا اور بیرحمی اور چھوڑ دینے کا فعل وقوع میں آیا اور نہ نکاح کے وقت فریقین کے توطن کا، اگر وہ توطن اس سے مختلف ہے جو مقدمہ کے دائرہ کرنے کے وقت تھا کوئی لحاظ ہو گا۔

مگر جو مقدمات فیصل ہوئے، ان سے، یہ اصول قائم ہو گیا، کہ انگلستان میں، طلاق کی منظوری، اسی صورت میں دیکھائے گی، جبکہ شوہر کا توطن، خواہ وہ مدعی ہو یا مدعی علیہ، انگلستان کا ہو (دفعہ ۴۴)؛ یا وہ، انگلستان میں بود و باش رکھتا ہو، نہ بطور مہمان یا مسافر کے، اور نہ طلاق چل کرنے، یا اس میں آسانی پیدا کرنیکی غرض سے (دفعہ ۴۵)۔ برخلاف اس کے، جس طلاق کی منظوری، ملک غیر کسی عدالت نےادی ہے، وہ انگلستان میں، تسلیم کی جاتی ہے، اگر صرف اسی صورت میں، کہ فریقین، مقدمہ دائر کرنے کے وقت، اس عدالت کے حدود ارضی کے، متوطن ہوں (دفعہ ۵۰)۔ طلاق کی منظوری دینے، اور ملک غیر کی طلاق کو، تسلیم کرنے، کی سبب انگلیں، جو فرق رکھا گیا ہے، وہ قابل افسوس ہے۔ پہلی صورت میں، انگلستان کی عدالتیں، ایسے نکاح کو، شمع کر دے گی، اجازت دیتی ہیں، جس کی، دوسری صورت کی شرائط کو، پیش نظر رکھ کر، ہرگز یہ امید نہیں کی جاسکتی کہ وہ غیر ملک میں بھی، منظور تصور ہو گا۔ مگر یہ ایاب لازمی امر تھا، جبکہ قطعی طلاق، اور

امراق فراموش، دونوں مل ملا کر، ایک کر دئے گئے تھے۔ اس کی تائید، بعض اسکاٹ لینڈ کے فیصلوں سے بھی، ہوتی رہی، جن میں، قطعی طلاق کیلئے، توطن کے مرتبہ سے، کم قیام بھی، جائز قرار پایا تھا؛ اور اسی قیام کو ازدواجی توطن کے نام سے، موسوم کیا تھا، جو ”تورشی توطن“ سے علیحدہ تھا۔ لفظ ”ازدواجی توطن“ جن مضمون میں، یہاں مستعمل ہوا ہے، وہ، اس لفظ کے معمولی استعمال سے علیحدہ ہے، اس کا استعمال، عام طور سے، اس حقیقی توطن کے اظہار کے لئے، کیا جاتا ہے، جو بروقت نکاح تھا، یا قرار دیا گیا تھا (دفعہ ۳۶) مگر یہ اصول، مقدمہ لامیرز بنام لامیرز میں ٹوٹ گیا، جس کے فیصلے، معاملہ کو، خواہ وہ انگلستان کا ہو، یا اسکاٹ لینڈ کا، یا بین الاقوامی، واحد اور معقول بنیاد پر قائم کر دیا۔ اس اصول کی تائید، حال میں، نہایت زوردار پریشان کن طریقہ سے، مقدمات کینر بنام کینر، اور گرے (۱۹۲۱) پی۔ ۲۰۵-۲۰۵-۲۰۵، نج، ٹوپوک کے فیصلوں میں، کی گئی، جن میں یہ قرار پایا، کہ جو عدالتیں، از روئے قانون، ہندوستان میں مقدمات ازدواج کی سماعت کے لئے، قائم کی گئی ہیں، وہ، ایسے زوجین کے، نکاح کو، منسوخ کرنے کی، مجاز نہیں ہیں، جن کا توطن، ہندوستان کا نہ ہو، اگرچہ نکاح، ہندوستان میں ہوا ہو، اور زمین وہاں رہتے ہوں، اور زنا کافل، انھیں کے حدود و ارضی کے اندر واقع ہوا ہو۔ ہندوستان کی کونسل کے ایکٹ، بابتہ ۱۹۶۱ء میں، گورنر جنرل کو، باجلاس کونسل، قانون اور قواعد وضع کرنے کا، اختیار دیا گیا ہے، اور ہندوستان کے ایکٹ طلاق، بابتہ ۱۹۶۹ء کی رو سے، ہندوستان کی عدالتیں، ایسے لوگوں کی طلاق کی منظوری، دینے کی مجاز ہیں، جو مذہب عیسوی کے متبع، اور ہندوستان میں، رہتے ہوں، مگر باوجود اس کے، عدالت نے، یہ تجویز کیا، کہ جو اصول، بعدہ قرار پائے ہیں، انکے منظر، سلسلہ کا قانون، گورنر جنرل کو، اس کا مجاز نہیں قرار دے سکتا، کہ وہ برطانوی رعایا کے لئے، جو عارضی طور سے، ہندوستان میں مقیم ہو، کوئی ایسا قانون وضع کریں، جو ان کے مقام توطن میں ان کی ازدواجی حیثیت پر، موثر ہو۔ مقدمہ لامیرز بنام لامیرز کے فیصلے کے مفصلہ ذیل تجاویز میں، اصول قانون بیان کئے گئے ہیں؛ اور وہ کتاب ہذا کے قدیم ایڈیشن کے دفعات ۴۴ و ۴۵ و ۵۰ کی جگہ، قائم کئے جاتے ہیں۔

جب اس معاملہ پر، کامل طور سے، غور کیا جاتا ہے، تو معلوم ہوتا ہے کہ ان نازل

جوں کی رائے میں، انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کے فیصلے، اس امر کے ثابت کرنے کیلئے،  
 طلاق کا کافی نہیں ہیں، کہ ان دونوں ممالک کے عام قانون میں، کوئی ایسا قاعدہ موجود ہے،  
 جس کی رو سے، وہ قاعدہ، جو ازدواجی توطن کے نام سے موسوم ہے، نسخہ نکاح کا انجاز  
 کرتا ہو۔۔۔۔۔ جس سے، فاضل رنج، یہ نتیجہ نکالتے ہیں: کہ قانونِ بین الاقوام، کے  
 لحاظ سے، صرف زوجین کا حالیہ توطن ہی، ان کے نسخہ نکاح کے اختیارات کا صحیح معیار  
 ہے۔ لارڈ ایزرائس نے، جو رائے، مقدمہ ولسن بنام ولسن میں ظاہر کی ہے، اس سے  
 ان کو کلیئہ اتفاق ہے: رائے مذکور، بطور، ان مسائل کے متعلق نہ تھی، جو زوجین کے  
 حقوق کی نسبت، پیدا ہوتے ہیں، بلکہ اس کا تعلق، معاملات طلاق کے اختیارات سے  
 تھا۔ میری ذاتی رائے کا قومی رجحان، اس طرف ہے کہ اس اختیارات کے معاملہ میں جو  
 منصفانہ اور قابل اطمینان قاعدہ، اختیار کیا جاسکتا ہے، وہ یہی ہے کہ فریقین بہر موت  
 اس امر پر مجبور رکھے جائیں، کہ وہ، اپنے تمام ازدواجی تنازعات، اس ملک کی عدالتوں میں  
 رجوع کریں، جہاں وہ متوطن ہوں۔ ازدواجی منسراض کے متعلق، مختلف جماعتوں میں  
 مختلف رائے، اور مختلف قوانین ہیں، اور ان اسباب کا اندازہ بھی، مختلف ہے، جنکی  
 بنیاد، طلاق جائز تصور ہو سکتی ہے: اسلئے قرین انصاف اور عقل یہی ہے، کہ زوجین کے  
 تنازعات کا فیصلہ، خود ان کی جماعت کے، قوانین کے لحاظ، اور ان عدالتوں کے، ذریعہ  
 سے عمل میں آئے، جو تنہا، ان قوانین کے برتنے کے مجاز ہیں۔ اس کے علاوہ، اس  
 اصول کو، مضبوطی سے، اختیار کرنے میں، یہ بہ بدنامی دور ہوتی جاتی ہے، کہ وہی مرد و عورت  
 ایک ملک میں، ازن و شو اور دوسرے ملک میں، یا ہم نامحرم بھرتے ہیں۔

۱۸۷۲ء، اپریل، ۲۰۔ پی۔ ایم ۳۵ مخمور ۴۲، مقدمہ ریناک بنام مینک (۱۸۷۱ء، اپریل، ۲۰۔ پی۔ ایم ۲۳ مخمور ۲۲۲، میں  
 لارڈ بیرن نے یہ لکھا تھا کہ جب اس مقدمہ کے فیصلہ کی تردید ہو چکی، اور جب اس ملک کی عدالتوں نے اس پر غور کیا۔  
 کہ وہ ملک، جو انگلستان کے متوطن ہیں، اس حد تک، ملک غیر کی عدالتوں سے ازدواجی کی دگریوں کے پابند ہو چکے، تو رائے  
 کا رجحان اس طرف، پایا گیا، کہ عدالتوں کے لئے ہے، اس اختیار کی تردید کی جائے: کہ وہ ان حالات میں، انگلستان کے منصفانہ نکاح  
 کی نسخہ کی مجاز ہیں۔ اس ملک کی عدالتوں کو، اس کے خلاف کوئی طریقہ اختیار کرنا قابل افسوس ہوگا، جبکہ اس امر پر غور کر رہا ہیں  
 کہ انکو اس حد تک ملک غیر کے باشندوں کے مقدمات ازدواج کی سامت کرنی چاہیئے۔  
 لایمر بنام لایمر ذریعہ لارڈ واکر (۱۸۹۵ء) اسے بھی صفحات ۵۴۰ و ۵۴۱۔

لارڈ پیرس اور لارڈ وائسٹن نے جس طور سے توطن کا حوالہ دیا ہے، اس سے فی الحقیقت یہ سمجھا جائے گا، کہ ان دونوں کا مقصد ان ذاتی حدود اختیار (Personal Jurisdiction) سے تھا؛ جو حیثیت کے معاملات میں، فیصلہ کن ہوتے ہیں، اور طلاق کا اثر حیثیت پر پڑنا لازمی ہے۔ محض زوجین کے توطن انگلستان ہونے یا ہونے کی بنا پر انگریزی عدالتیں، ان کی طلاق کی منظوری کے اختیار کی، دعویٰ اراہوں یا انہوں؛ مگر یہ امر ضرور ہے، کہ وہ، اس طلاق کو منظور کریں، جو ان عدالتوں سے، صادر ہوئی ہو، جو زوجین کی قومیت کی بنا پر، ان پر حکومت کا دعویٰ رکھتی ہیں؛ خواہ ان کا توطن کہیں کا ہو، اور ان کو، وہ طلاق بھی منظور کرنی پڑے گی، جو کسی عدالت سے صادر ہوئی ہو، جس کے محکوم، فریقین، ذاتی طور سے رشتے، مگر وہ، ایسے ملک میں، جائز تصور ہوتی ہے، جس کے تحت، بروقت آغاز کاروائی، شوہر، توطن یا قومیت کی بنا پر نفاذ بشرطیکہ، اس ملک میں، انہیں کیلئے، یہہ وجہ کافی تصور ہوتی ہو۔ مقدمہ آرشیب سنام اثرنی جنرل؛ وگلک سنام گلک (۱۹۰۶) بری ۱۳۵ ج، گورل بارنسٹریٹ

مگر انگریزی عدالتیں، اس طلاق کی منظوری نہیں دے سکتیں، جو ایک مسلمان، ہندوستان میں، اپنی انگریزی بیوی کو دے، جس کے ساتھ، اس نے، انگلستان میں نکاح کیا ہو، اگرچہ طلاق مذکور ہندوستان کی اسلامی جماعت میں، جس کا شوہر ایک فرد ہے، جائز تصور ہوتی ہو۔  
بیکھڑ، میر انور الدین (۱۹۱۷) ۱-کے۔ پی ۸۸۲ عدالت مراٹھ (سوفن آئیڈی)۔  
بینک۔ لارنس۔ اے۔ ٹی جنھوں نے چیف جسٹس ریڈنگ اور جسٹس ڈارلنگ اور برے کے فیصلہ کو بحال رکھا۔

اس مقدمہ میں، ایک مسلمان ہندوستان نے، جس کا توطن وہیں کا تھا، ایک انگلستان کی عدالت کے ساتھ ایک انگلستان کے ججٹری کے دفتر میں نکاح کیا۔ نکاح کے بعد، وہ اپنی زوجہ سے ملحدہ ہو کر ہندوستان چلا گیا۔ عدالت نے وہاں اس کے پاس جا کر رہنے سے انکار کیا۔ شوہر نے، اعاوہ حق شوہر کی ایک انگریز ہندوستان میں مائل کی، جس کی تعمیل نہیں ہوئی۔ اس نے مسلمانوں کے قانون کے مطابق اپنی زوجہ کے پاس، ایک تحریری طلاق بھیج دیا۔ انگلستان میں، دوبارہ واپس ہونے پر اس نے، طلاق کی درخواست

پیش کی، جو اس بنا پر، نامنظور ہوئی، کہ اس کا توطن انگلستان کا نہ تھا۔ اس لئے اس نے، انگلستان کے ایک رجسٹرار سے، پھر نکاح کرنے کی غرض سے، ایک اجازت نامہ کی درخواست کی؛ یہ درخواست، اس بنا پر نامنظور ہوئی، کہ اس کے نکاح میں، جائز موانع موجود تھے۔

ڈویژن اور مراعات کی عدالت نے، رجسٹرار کے فیصلہ کو، بحال رکھ کر، یہ نتیجہ نکال دیا، کہ نہ کوئی ایسا اصول پایا جاتا ہے اور نہ کوئی اجازت — کہ وہ نکاح، جو انگلستان میں منع تھا، اگر کسی قانون کے مطابق، دیگر کسی عدالتی ڈگری کے ضمنی طور کے مذہبی قانون کی بنا پر، منسوخ ہو سکے۔ ایک انگلستان کی عورت، نکاح کی بنا پر اپنے شوہر کے توطن کی قطع، اور وہاں کے قانون کی پابند، ہو جاتی ہے؛ لیکن اگر وہ عیسائی ہے، تو وہ نکاح سے، اپنے شوہر کا غیر عیسوی مذہب، نہیں اختیار کر لیتی، اور نہ، اس مذہب کے مخصوص قانون کی، پابند ہوتی ہے۔ اگر مسلمان شوہر نے، طلاق کی منظوری، کسی ہندوستان کی عدالت سے، حاصل کر لی ہو تو انگلستان کی عدالت، مقدمہ اڑنی جنرل بنام اسٹیج کے حوالہ سے، اس کو تسلیم کر کے، نکاح کو منسوخ تصور کرتی؛ مگر ہندوستان کی عدالتیں، صرف اسی صورت میں، طلاق کی منظوری، دے سکتی ہیں، جبکہ زوجین، ایک مذہب کے پابند ہوں اور اس مقدمہ میں، تو کسی ڈگری کی، درخواست ہی نہیں لگی تھی؟

مقدمہ اسکنز بنام سکندر (ای۔ ۱۷۵۲ صفحہ ۴۲۴ میں لارڈ ولسن نے، امور زیر بحث مقدمہ سے علیحدہ، یہاں ریمارک کیا، کہ ایک مسلمان شوہر، جو اپنی زوجہ کو، طلاق دینا چاہتا ہے، وہ اپنے مذہبی قاعدہ سے دیکھتا ہے، مگر یہ طلاق، غامض و، اسلامی ملک میں جائز ہی کیوں نہ تصور ہو، انگلستان کی عدالتوں میں ایسی رت کی سیخ نکاح کیلئے، کافی نہ سمجھی جائے گی؛ جس کا نکاح، انگلستان میں، اس معنوی قرارداد کے ساتھ ہوا ہو، کہ وہ، اس کی تنہا اور مستقل زوجہ رہے گی؛ اور ایسی زوجہ نہیں مقصود ہوگی، جس کو، شوہر، جس وقت چاہے علیحدہ کر دے تو

طلاق کے مقدمہ میں، مراعات علیہ کے، کسی عدالت میں، بلا عذر و اقرار، حاضر ہونے سے، اس عدالت کو، اختیارات نہیں حاصل ہو جاتے۔ اگر طلاق، ایسی ہے، جو شوہر کے

ملک تو ملن میں تسلیم نہیں کی جاتی؛ تو انگریزی عدالتیں، مطلقہ کے عقد ثانی کو، شوہر کی نسبت پر، منسوخ کر دیں گی؛ بشرطیکہ وہ برطانیہ کا متوطن رعایا ہو گا۔ مقدمہ کا سس بنام کاس (۱۹۱۰) ۱۰۸-ایل-بی-۳۹-۷، ج ۱، پنکھام کی

یہ امر قابلِ ملاحظہ ہے کہ مقدمہ ملن بنام ملن میں، پنکھام عدالت نے ایرون ملک واقع ہوا تھا اور شوہر نے، جو کہ رجاست گزار تھا، زمانہ کے واقع ہو چکے بعد انگلستان کا وطن اختیار کیا تھا اور وہاں انگلستان میں کئی وقت بھی گزارا تھا اور وہاں سے علوم جو تھے، کہ اس مقدمہ نے، انگلستان کیسے، جیسا کہ مقدمہ وارنڈر بنام وارنڈر نے، اسکاٹ لینڈ کے لیے، یہ فیصلہ کر دیا، کہ زوجہ کے خلاف، اختیار طلاق کے سالہ میں، اس امر کا امکان ہے کہ اس کا وطن، ایک قانونی قاعدہ کی بنا پر، قرار دیا جائے۔ جب اس قانون میں، جس کے تحت میں، طلاق دی گئی ہے، اس امر کی مانعت ہو کہ زمین میں سے کوئی شخص، ایک مدت معینہ کے اندر، نکاح نہیں کر سکے گا، تو ان کا نکاح اس مدت کے ختم ہونے تک، پوری طور سے منسوخ نہیں تصور ہو گا تو عارض بنام وارنڈر (۱۸۹۰) ۱۵ اپریل ۱۵۲-۷ ج ۱، ہینین۔ میں ایہہ کہا جا سکتا ہے کہ معینہ مدت کے اندر، انکی ناقابلیت نکاح، انکی حیثیت کا ایک جز ہے اور وہ، دوسری حدود و اوصاف میں بھی، ان کے ساتھ لگی رہتی ہے لیکن جس حالت میں، صرف غلطی فریق کے لئے، ایسی مانعت کی گئی ہو، تو وہ مانعت تو سری تصور ہوگی اور اس فریق کے ساتھ، انگلستان میں، تا کر نہیں رہ سکے گی؛ اسکاٹ بنام اٹرنی جرنل (۱۸۹۶) ۱۱-پی-۲۸-۷ ج ۱، ہینین۔ فیصلہ کی توضیح مقدمہ

وارنڈر بنام وارنڈر میں ہو چکی ہے۔

**دفعہ ۲۹** اس اصول میں کہ آپ (انگریزی) عدالتیں، نکاح کی دگرسی،

ایسی حالتوں میں نہیں صادر کرتی، جن میں، فریقین، اس ملک کے متوطن ہوں، اس قدر اضافہ ہونا چاہئے۔ بجز ایسی زوجہ کے حق میں، جس کو اپنے شوہر نے چھوڑ دیا ہو، یا جس کے شوہر نے اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا ہو، کہ اس کو علیحدہ رہنے کا حق پیدا ہوا ہو، اور جو چھوڑنے یا علیحدہ رہنے کی سختی ہونے کے وقت تک، اپنے شوہر کے ساتھ اس ملک کی متوطن ہوئے جسٹس گورل بارنس، بمقدمہ آرٹھیج بنام آرٹھیج (۱۸۹۸) پی

ڈی ۸، صفحہ ۱۸۵۔ لکھتے ہیں کہ: ”مقدمہ متذکرہ میں امریکہ کے اس اصول سے، بدولتے بغیر کہ ایسے حالات میں، زوجہ کو، ایسے ملک میں، جس میں اس کا ازدواجی گھر تھا، توطن کا حق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس ظلم کو، دینے کے لئے، جو عورت کو شہرہ کے ساتھ ساتھ، ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل ہونے سے، عائد ہو سکتا ہے، یہہ کہا جاسکتا ہے، کہ وہ شہرہ کو، بہ اغراض مقدمہ، اس عذر کی اجازت نہیں دیکھا سکتی، کہ اس نے، اس ملک کا، توطن چھوڑ دیا ہے۔“ اور نیز دیکھو: ان کے ریمارک، بمقدمہ بارٹر بنام بارٹر (۱۹۰۶)، پی ۲۱۶ مقدمہ اگڈن بنام اگڈن (۱۹۰۸)، پی ۸، نو۔  
یہہ قاعدہ اختیار کر لیا گیا ہے، اور بعد کے مقدمات، اسٹاٹھاٹس بنام اسٹاٹھاٹس (۱۹۱۳)، پی ۱۵۴، ایونس، ج، اس کی توسیع ہوئی، مقدمہ اول الذکر میں، یہہ تجویز ہوئی کہ ”مناسب حالات میں، یہاں کی عدالتوں کو، لازم ہے، کہ ایسے مقدمہ میں، جو بغرض طلاق زوجہ کی طرف سے، دائر ہوا ہو، اختیارات عدالتی، اپنے ہاتھ میں لے، اور اسکو بجائے خود، اس ملک کا متوطن قرار دیکر، مقدمہ کی سماعت کرے۔“ زوجہ انکلاج کے وقت، جو ایک ملک غیر کے، باشندہ کے ساتھ ہوا تھا، انگلستان کی متوطن تھی۔ شہرہ نے، ملک غیر کے توطن کی حالت میں، منہج نکاح کی ڈگری، حاصل کی، جو زوجہ کے حق میں، مانع طلب چارہ کار تھی، بعد وہ، انگلستان میں واپس آکر، متوطن ہوئی، اور وہاں کی عدالت نے، اس کے حق میں، منہج نکاح کی ڈگری منظور کی۔

انگلستان کی، اس عورت کے حق میں، باج ایک بیرونی توطن کی منکوحہ ہو، طلاق کا منظور کرنا، اصولاً، قابل اعتراض ہے۔

ازدواجی مقدمات کے مسودہ میں، جو سن ۱۹۲۲ء میں، اس غرض سے، ہوسس ادٹ لارڈز میں پیش ہوا تھا، کہ اس شاہی کمیشن کی سفارشوں پر عمل ہو سکے، جو جنگ کے قبل، قانون طلاق کی اصلاحات کے تعلق، رپورٹ کو چکا تھا، تجویز ہوئی تھی، کہ دفعہ میں ایک محدد استثناء بمذیل قائم کیا جائے:۔

دفعہ ہائیکورٹ کے اختیارات، طلاق کے معاملات میں





اور یہ صورت آسانی واقع ہو سکتی ہے جبکہ ایک بیرونی شخص ایک انگلستان کی عورت سے نکاح کے مراحم ادا کرتا ہے! پس اگر نکاح کی قابلیت کا انحصار ذاتی قانون پر اس ملک میں نہیں تسلیم کیا جاتا تو (انگلستان میں) زوجہ کو ایسے نکاح کی تشخیص کئے گئے، جو یہاں تسلیم کیا جاتا ہے“ دعویٰ کی اجازت دینا مستقل اور مناسب ہوگا۔۔۔۔۔ بشرطیکہ مقدمہ میں ایسے وجود موجود ہوں جن کی بنا پر وہ طلاق کی اس صورت میں مستحق ہوتی، جبکہ اس کا شوهر اپنی زوجہ سے ملک کا متوطن ہوا یا سرگورل پرنس (اردو گورل) بمقدمہ الٹن بنام الٹن [۸-۱۹] پی ۸۳۔

و فقہ ۳۶ (ب) عدالت کا اختیار سناٹا شرک مدعی علیہ (ناش)

طلاق میں طومر زنا پر ہر جہ اور اخراجات کے بارہ میں ایسے مقدمات میں جو اس ملک میں باضابطہ طور سے دائر کئے جائیں تو وطن یا اٹلیع (Allegiance) یا قیام پر منحصر نہیں ہے اگر بیرونی شرک مدعی علیہ پر سمن کی تعمیل انگلستان میں ہوئی ہے تو محض اس بنا پر عدالت نہ کہ اس پر اختیار سناٹا حاصل ہے۔ سمن کی تعمیل بیرون ملک بھی بلا کا قانونیت کے ہو سکتی ہے۔ جو قانون بیرون ملک سمن کی تعمیل کی اجازت دیتا ہے وہی عدالت نہ کہ اس کے متعلق اختیار سناٹا بھی عطا کرتا ہے مناسب مقدمات میں عدالت نہ کہ سبارہ میں اختیار تعمیری کو کام میں لا کر ایسے شرک مدعی علیہ کو جو بیرون ملک تو وطن رکھتا ہو مقدمہ سے خارج یا اس کی حاضری معاف کر سکتی ہے، لیکن خود اس کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ مقدمہ سے خارج کئے جانے کا دعوی کرے۔

سرشمول آیات من مقدمہ ریمینٹ بنام ریمینٹ واسٹوٹ پراوڈر جی بی بنام  
پیمینٹ (۱۹۱۰ء) پی ۲۷۱ صفحہ ۲۹۲ مقدمہ رش بنام رش و پانٹھا (ڈیوک پی)  
میں یہ فیصلہ پسند کیا گیا اور سی۔ اے۔ اسٹرنڈیل ایم آر نے اسکی تائید کی بلاور نیز  
لاحظہ ہو مقدمہ فلیٹ بنام باٹھو (۱۹۱۳ء) اسکے۔ پی ۲۵۰ جج اسکرٹن جس میں وہ جج  
جو ہندوستان کی ایک عدالت نے ایسے شریک مدعی علیہ سے دلویا مختصا ہوا اسکے  
حدود ارضی سے باہر تھا ایک کارروائی میں جو ایسے ہی ہندوستانی فیصلہ پر مبنی تھی  
انگلستان میں واجب الوصول قسرا پایا۔ اس سے قبل کے مقدمات میں یہ تجویز ہو چکی تھی  
کہ عدالت کو ایسے شریک مدعی علیہ پر جس کی ملکوت ملک غیر میں ہو کوئی اختیار نہیں ہے

اور اس لئے مدعی کو اپنا مقدمہ بغیر اس کی شرکت کے چلانا چاہیے۔ مقدمہ لیوی بنام لیوی و ڈوی رننس (1908) پی 256 و بوجر بنام بوجر ایضاً 30۔ لیکن بعد کے فیصلوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالتیں اپنے حدود اختیارات کو ایسی حالت میں کہ اصل فریقین مقدمہ مان کے ماتحت ہوں اپنی کارروائیوں میں توسیع دینے کی طرف مائل ہیں۔

**دفعہ ۴۳** اگر اس معاملہ پر بجائے قانونی اصول کے تمدنی حکام نے نظم ڈالی جائے تو اس میں شبہ عامد ہو سکتا ہے کہ آیا یہ امر ضروری ہے کہ عدالتی اخراق اور طلاق کے اختیارات میں کوئی فرق نہ کیا جائے اور وہ ایک ہی ہیں۔ عدالتی اخراق (judicial separation) کی ڈگری میں فریقین میں زوج اور زوجہ کے تعلقات پر دستور قائم رہتے ہیں صرف فریق متفرق کو ان سفارت سے جو ان تعلقات کی بنا پر عامد ہوتے ہیں بھٹوڑا سا من لکھا جاتا ہے اس لئے ایسے لوگوں کو جو اس ملک میں رہتے ہیں اس سے بجات قیام ملک منتہج ہونے کی اجازت دینا قرین عقل معلوم ہوتا ہے۔ گو یہ امر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ ان کے نکاح کی منسوخ کا اختیار صرف ان کے ملک یا توطن کی عدالتوں کو حاصل ہے، اس کے اظہار میں جس کو جس گورنر بارس نے مقدمہ آرٹسٹ بنام آرٹسٹ (1894 اپی - ڈی 8، صفحہ 191) میں پسند کیا تھا مجھ کو بطور اصول قانون کے اس وجہ سے تامل تھا کہ لارڈ جسٹس برٹ نے مقدمہ میونٹ بنام میونٹ میں یہ تجویز کی تھی کہ دو توطن کا قاعدہ کلیتاً عدالت کے اسے جاریہ کار کی منظوری کے اختیارات سے متعلق ہے جو کسی طرح بھی فریقین کے ان تعلقات میں خلل انداز ہوں جو بروے قانون آنکے باہمی ازدواج سے پیدا ہوتے ہوں؛ اور اس لئے میرے نزدیک قاعدہ مذکور عدالتی اخراق اور اعادہ حقوق شوہری کے مقدمات پر بھی حاوی ہے۔ البتہ میرا خیال نہیں ہے کہ نکاح کی ناجوازی کے اعلان یا نکاح کے شعلی غلط بیانی کے مقدمات سے بھی وہ متعلق ہے 44۔ پی۔ ڈی۔ 19۔ لیکن جوڈیشل کمیٹی نے ذریعہ لارڈ وٹن لایمر بنام لایمر میں اس سے بالکل مختلف رائے اختیار کی۔ انہوں نے لکھا کہ اس میں کچھ کلام نہیں ہو سکتا کہ ازدواجی نزاعات اور عوارض کا اعلان منسوخ نکاح کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے جو قانون میں الاقوام (Jus gentium) کے اصول پر اس ملک کی عدالتیں ایسے زوجین

کے مقابلہ میں استعمال کر سکتی ہیں جن کا توطن کہیں اور کا ہو بلکہ وہ فی الوقت اس ملک میں رہتے ہوں فرض کرو کہ ایک شوہر اپنی زوجہ کو چھوڑ دیتا ہے اگرچہ ان کا قیام اس ملک میں عارضی ہی کیوں ہو مگر یہاں کی عدالتیں شوہر کو نفیقہ دینے پر مجبور کر سکتی ہیں اور ایسی صورتوں میں اگر ان کا قیام اس ملک میں زیادہ تر متصل طریقہ کا ہو اور شوہر اپنی زوجہ کے ساتھ ایسا برحمانہ برتاؤ کرے کہ اس کا شوہر کے ساتھ رہنا محال ہو جائے تو قانون بین الاقوام کے ماہرین کا غلبہ آرا اور عام عملہ رائج یہ ہے کہ اس مقام کی عدالتیں جہاں زوجین مقیم ہیں بلا لحاظ ان کے توطن کے عدالتی افتراق کا جاریہ کاروبار دینے کی مجاز ہیں۔ مقدمہ آر بیج آئی بیج و بعدہ مقدمہ انجینلی بنام انجینلی (۱۹۱۸) [پی ۲۴۷]۔ سی اے۔ جج سونفٹن آئی بیج ایم آر ڈیوک و وائرنگٹن میں اس اصول کے مطابق عمل کیا گیا اور اب اس کو انگریزی عدالتوں کا قانون سمجھا جاتا ہے۔ یو خوالدہ مقدمہ میں شوہر کا توطن اٹلی کا تھا مگر زوجین آغاز کار روانی مقدمہ کے وقت انگلستان میں مقیم تھے اور زوجہ کا نکاح سے قبل انگلستان میں توطن تھا۔ عدالت نے افتراق کی ڈگری دی اور اس کو طلاق کے مقدمہ سے اس بنا پر تمیز کیا کہ بظاہر عدالتی افتراق سے حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ نیز دیکھو مقدمہ کریچن بنام کریچن (۱۸۹۷) میل۔ بی ۷۷۰۔ جج جین؛

دریا بنام دریا (۱۹۱۴) میل۔ بی ۲۲۳۔ جج ڈین کو

**دفعہ ۱۸** انگریزی عدالتیں اعادہ حقوق شوہر کی ڈگری دینے کی مجاز ہیں؛ جبکہ آغاز کار روانی مقدمہ کے وقت، فریقین انگلستان میں بود و باش رکھتے ہوں۔ اس سوال کے متعلق کہ آیا توطن اس اختیار کی بنیاد قائم کرنے کیلئے لازم ہے؟ سب کا اتفاق ہے کہ اس معاملہ میں اسی طریقہ پر کارروائی ہونی چاہیے جیسی کہ عدالتی افتراق میں ہوتی ہے۔ مقدمہ میوٹ بنام میوٹ میں لارڈ چیف جسٹس برٹن نے ان دونوں مسائل کو طلاق کے مثال قرار دیا (صفحہ ۴۴) مقدمہ لایمرز بنام لایمرز میں لارڈ وائسٹن نے ان میں سے کسی ایک کا بھی بصر امت مذکرہ نہیں کیا اور مقدمہ آر بیج بنام آر بیج میں جسٹس گورل بارنس نے اگرچہ ان کے سامنے جو مقدمہ پیش تھا وہ صرف عدالتی افتراق کا تھا، بدلائل یہ ظاہر کیا کہ ان کے نزدیک اعادہ حقوق شوہر کے مقدمات بھی صرف بود و باش کی بنا پر مسموع ہو سکتے ہیں (۱۸۹۷) [پی صفحات ۱۹۲، ۱۹۳] مقدمہ وکس بنام وکس

[۱۸۹۹] پی۔ ۲۵۔ و مقدمہ ٹینن بنام ٹینن [۱۹۱۰] پی۔ ۳۶، اس جج کی یہ رائے تھی۔ اور مقدمہ پیرن بنام پیرن [۱۹۱۴] پی۔ ۳۵، اس کا اتباع جج آئیونس نے کیا۔

اسی بارہ میں قدیم مقدمات یہ ہیں: ہینوٹن بنام نیوٹن (۱۸۸۵) پی۔ ۱۱۔ ڈی ۱۱ جج ہینن و شٹارٹن جوا پی۔ ڈی۔ ۶۰۔ ۱۸ جج کالٹن۔ پون و فسرائی جنہوں نے بٹ کی رائے کی تائید کی، ان مقدمات کی نسبت یہ کہاجا سکتا ہے کہ اس زمانہ میں طلاق بجا لا مقدمہ نیوٹن بنام نیوٹن محض بریلکے بود و باش اندرون اختیار سماعت عدالت تصور ہوتی تھی۔

دفعہ ۴۸ میں جس دوسرے امر کا ذکر ہے، ایسے یہ کہ اختیار عدالت کو قائم کرنے کیلئے صرف ایک فرقہ کی بود و باش کا کافی نہیں ہے، اسے متعلق مقدمہ فارٹر بریس بنام فارٹر بریس ہے (۱۸۷۸) پی۔ ۴۔ ڈی ۹۳۔ جج ہینن اس مقدمہ میں ان مشکلات کی بنا پر۔ جو عدالتی ڈگریوں کو ایسے مداخلت عظیم کے خلاف تشیل کرانے میں پیش آتی ہیں، چونکہ اس ملک کے متوطن اور نہ ساکن ہوں بکا و ر یہ پھیلنے بعض صورتوں میں محالات کی حد کو پہنچ جاتی ہیں۔ یہ کہہ لیا جاتا تھا کہ یہ وجہ ہے کہ اس شوہر کے مقابلہ میں جس نے اپنی زوجہ کے ازدواجی حقوق اس ملک کے زمانہ قیام میں ادا نہیں کئے، اختیار سماعت کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا تاہم اگر وہ زوجہ جو انگلستان میں چھوڑ دی گئی ہو وہیں رہنے کو بظاہر وہ اس کی مجاز معلوم ہوتی ہے، کہ اعادہ حقوق ازدواجی کیلئے اپنی بود و باش کے لحاظ سے ان قلمی قواعد۔

کے استثناء کے مہول پر جو دفعات ۴۔ ۴۶ الف اور ۴۸ میں بیان کئے گئے ہیں، دعویٰ وار کرے کہ مقدمہ ٹینن بنام ٹینن (حسب سابق) اس کا مدعی ہوتا، اگر اس مقدمہ میں یہ صحت طور سے معلوم ہو، کہ شوہر نے اپنا متوطن تبدیل کر دیا تھا، اور یہ مہول مقدمہ نیوٹن بنام نیوٹن (۱۸۵۹) آئی۔ ایس و لی ۴۔ ۵۔

جج کو تشیل کے خلاف نہیں ہے، اس میں یہ قرار پایا تھا کہ زوجہ اعادہ حقوق ازدواجی کی ڈگری نہیں پاسکتی کیونکہ شوہر نے اس ملک کا متوطن بنے اور نہ یہاں بود و باش رکھتا ہے، اگرچہ زوجہ چھوڑ دئے جانے کے بعد سے یہیں قیام کریں ہے، جو جس حالت میں زوجہ میں سے کسی کی بود و باش انگلستان کی ہو،

اور نہ توطن تو یہ امر صاف ہے کہ انگریزی عدالتیں کوئی ڈگری اعادہ حقوق ازدواجی کی صادر نہیں کر سکتیں جو مقدمہ ڈی کا سکے جیسے بنام میکملنگ [۱۹۱۴] پی - ۵۳ - جج ایوانس جو

مقدمہ سیرن بنام سیرن (بحوالہ سابق) میں جج ایوانس نے مفصل ذیل علی قواعد قبیل سمن وغیرہ کے متعلق قائم کئے۔

اعادہ حقوق ازدواجی کے مقدمات میں جب عرضی دعویٰ میں یہ بیان کیا جاتا کہ بروقت ارجاع نامشروع یقین انگلستان کے متوطن تھے یا بروقت علیحدگی، انھی ازدواجی سکونت انگلستان کی تھی یا بروقت ارجاع نامشروع دونوں انگلستان میں مقیم تھے تو عرضی دعویٰ اور سمن کی تعمیل ہر ذریعہ پر مالک محروسہ انگلستان کے اندر اور باہر ہو سکے گی۔

جب کوئی مقدمہ اعادہ حقوق ازدواجی کا باضابطہ طور سے دائر ہو اور اس میں کوئی ڈگری صادر ہو تو انھی تعمیل مالک محروسہ انگلستان کے اندر اور باہر دونوں جگہ ہو سکے گی۔

اگر ڈگری کی عدم تعمیل کی وجہ سے کوئی مزید کارروائی کرنی پڑے تو مدعیہ پلازم ہو گا کہ وہ عدالت کو اس امر کا اطمینان دالے کہ مدعیہ قبیل ایسے مقام پر ہوئی ہے جہاں سے وہ ڈگری کی مدت مقررہ کے اندر اپنی زوجہ کے پاس باسانی پہنچ سکتا تھا۔ مقدمہ سیرن بنام سیرن [۱۹۰۱] پی - ۱۳۹ - جج گورل بارنس نے نیز دیکھو وکس بنام وکس [۱۸۹۹] پی - ۵۷۵ - جج گورل بارنس نے

اعادہ حقوق ازدواجی کی ڈگری کی تعمیل قائم مقامی (Substituted

(Service) ایسی حالت میں کہ مدعیہ کا پتہ نہ تھا کافی تصور ہوئی۔ مقدمہ

پیر بنام پیر [۱۹۲۱] ڈبلو - این - ۲۴۷ - جج ہارٹ ڈ

وقع ۱۹۲۱ء نکاح کی ناجوازی کے استقرار اور ازدواج کے متعلق جھوٹے

دعویٰ کے مقدمات میں انگریزی عدالتوں کا اختیار سماعت مدعیہ علیہ کے قیام انگلستان کے کافی طور پر قائم ہو جائے بشرطیکہ وہ قیام بغرض ملاقات یا مسافرانہ طریقہ پر نہ ہو اور نہ اس مقدمہ کی اغراض سے اختیار کیا گیا ہو۔

مقدمہ میں بنام ڈارمر (۱۸۵۱ء) جی، فستق (۱۸۵۲ء) جی، ڈوڈسٹن (۱۸۵۲ء) جی، ۵۰۵۔ ۵۰۶ (in rem) جیسی طلاق کی، اور اس کے ساتھ ہی تمام نتائج لگے ہوئے ہیں۔ ایسے مقدمہ میں تو طعن کس طرح سیار اختیار سماعت قرار دیا جاسکتا ہے؟ فرض کرو کہ دعائے جواز وجہ بیان کی جاتی ہے، عیسہ ہے اس کا توطن اسی امر پر منحصر ہو گا جو مقدمہ میں زیر بحث ہے۔ اگر فی حقیقت اس کا نکاح ہوا ہے تو اس کا توطن وہی ہو گا جو اس کے شوہر کا ہے اگر نکاح نہیں ہوا ہے تو اس کا توطن وہی قرار پائے گا جو سابق میں تھا۔ لارڈ جسٹس جیسے، بمقدمہ نوٹس بنام نوٹس ام پی۔ ڈی۔ ۹۰۹ اور ایسے مقدمہ میں لارڈ جسٹس بریٹ کی رائے کا انتخاب دیکھو زیر دفعہ ۵۷: اس طرح سے بحث متکررہ صفحہ ۹۰ کی دونوں صورتیں اس معاملہ میں متفق ہو جاتی ہیں لیکن اگر وہ عورت جواز وجہ بھی جاتی ہے، مدعی علیہا ہے اور نکاح کی تقریر سے تو وہ خود اپنے بیان سے مدعی کے توطن کی عدالت کا زیر حکم بننا تسلیم کرتی ہے چنانچہ بنام ڈوڈسٹن (۱۸۵۲ء) جی، ۵۰۵۔ ۵۰۶ (صفحہ ۱۹) جی، نیگل بنام مقدمہ رابرٹس بنام برٹن (۱۹۰۲ء) جی، ۱۲۳ جی، جن میں یہ لکھا گیا کہ ایک عورت کے مقدمہ میں جو ناجوازی نکاح کے متعلق ہوا اختیار سماعت ہاتھ میں لینے کیلئے بجز اس کے کوئی دوسری بنا نہیں ہو سکتی کہ نکاح سینہ کے بعد فریقین نے پچھلے عرصہ تک انگلستان میں باہم زندگی بسر کی تھی مگر یہ مقدمہ ایسا تھا جس میں فریق ثانی کی طرف سے کوئی پیروی نہیں ہوئی تھی۔

مقتضات استقرار یا اعلان ناجوازی نکاح میں بھی انگلستان کی عدالتوں نے اختیار سماعت کو اس بنا پر اپنے ہاتھ میں لیا ہے کہ وہ نکاح جس کا وقوع پذیر ہونا زیر بحث ہے اس ملک میں واقع ہوا تھا۔ مگر یہ امر شبہ ہے کہ آیا محض اس بنیاد پر اب بھی ایسے اختیار کا جائز ہونا تسلیم کیا جائیگا۔ مقدمہ ڈی گا کے جیمز بنام ٹنگلبرگ (۱۹۰۱ء) حسب سابق (۱)

ایوان نے ہر استوار جواز نکاح سے اس بنا پر انکار کر دیا کہ فریقین میں سے کسی کا توطن اور دوسرا انگلستان کی تھی اور یہ لکھا کہ محض اس واقعہ سے کہ نکاح

انگلستان میں ہوا تھا اور درخواست گزار بروقت ارجح کار روائی میں ان کا مقیم تھا، اس عدالت کو یہ اختیار نہیں حاصل ہو جاتا کہ وہ نکاح کے جائز ہونے کی دگری صادر کر سکے۔ نکاح کی صحت کے متقررہ مسئلے نظر ثانی کی ملک کی عدالت موزوں ہے جہاں ان کا ازدواجی توطن ہو۔ اس مقدمہ میں شوہر کے توطن کی عدالت نے نکاح کو کالعدم قرار دیا تھا۔ اگر عدالت مذکور نے ایسا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو ممکن تھا کہ وہ اختیار سماعت جو نکاح کے انگلستان میں مقعد ہونے کی وجہ سے حاصل ہو جاتا ہے تسلیم کر لیا جاتا کہ اس فیصلہ کے مد نظر متقررہ ناجوازی کے مقدمہ میں جو عدالت مقام معاہدہ پر مبنی ہو کسی اختیار کا کام میں لایا جانا نہایت مشتبہ ہے۔

مقدمہ سرخون بنام مالک (۱۸۹۰ء) ۲- اس میں ۴ ویں میں جج کرتول نے اختیار سماعت کو ایسے ہی علیحدہ کے معاملہ میں ثابت قرار دیا جو نزد انگلستان کا توطن اور نہ ساکن تھا اور نہ انگریزی رعایا تھا۔ سمین کی تینیں بھی اسپر پروں ملک ہوئی تھی۔ محض اس بنا پر کہ جب فریقین انگلستان میں معاہدہ کرنے کا اقرار کرتے ہیں تو یہ سمجھا جانے لگا کہ وہ باہم اس تعلق ہو گئے تھے کہ اس معاہدہ کی تعمیل اور اثرات کے تعینہ کا حق انگریزی عدالتوں کو حاصل رہے گا۔ صفحہ ۵۰۰- جج جو صوف نے تدریم نظائر فقہاء علی علیہ (Forum reigestae) کی تائید میں پیش کئے ایک خیال یہ اعلیٰ تائید کا سن لاس کے ضابطہ کے ایک طرہ سے اس کے دفعہ (۱۹) سے بھی جوتی ہے۔ مگر چونکہ ان مقدمات میں مین سے سپریم کورٹ کے قواعد ۱۸۸۳ء متعلق

ہوئے ہیں، عدالت مقام انعقاد معاہدہ (Forum cotractus)

(Celebrati) کا لحاظ نہیں کیا جاتا تو کیا وہ عدالت ان مقدمات پر بھی حادی ہوگی جن میں اس معاہدہ کا وجود زیر بحث ہوگا۔ ان کے تعلق جو دلیل مقدمہ سمون بنام مالک میں بیان ہوئی ہے وہ مشکل سے قائم رہتی ہے مگر جو اختیار مقدمات ناجوازی نکاح میں اس بنا پر کہ نکاح زیر بحث انگلستان میں ہوا تھا، تسلیم کیا گیا تھا، اس کا مقدمات اس کا تدریم بنام ڈی بار روز (۱۸۰۷ء) ۲- پنی ڈی ایگن جج فلیمنگ کو ملنگس بنام وان آر۔ ڈی (۱۸۹۴ء) ۱۸۹۴ میں رپورٹ ہم۔ ۱۸۹۳-۶۱- جج گورنل نہیں ہوگا و اسپرول بنام ہائینس (۱۹-۳) ۲- آئی۔ آر۔

۱۳۳۲ء، انڈیا میں بھی اعادہ کیا گیا

**دفعہ ۴۹ الف**۔ جو فیصلہ ناجوازی نکاح کے متعلق ہر مقام توطن میں کیا جائے وہ لازمی طور سے انگلستان میں قابل پابندی نہ ہو گا۔ الگڈن بنام الگڈن (۱۹۰۰ء) اپریل ۴۶ء، گورنل بارنس کو ریزنہ ہارڈی۔ گنڈینی۔ سو ال نمبر ۲ صغہ ۸۶۔

یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ازدواجی مقدمات کے سودہ کی دفعہ ۶ میں جو مسئلہ میں ہاؤس آف لارڈز میں پیش ہوا تھا یہ تجویز کی گئی تھی، کہ انگریزی عدالتیں اس علاقہ عدالتی افتراق اور ناجوازی نکاح کی ڈگریوں کے نفاذ کی بجائے انگریزی رعایا توطن انگلستان کی انگریزی مقبوضات کے زمانہ قیام میں حاصل کرے؛ بشرطیکہ وہ ڈگری ایسے وجہ پر صادر ہوئی ہو جو انگلستان میں اس ڈگری کے حدود کیلئے کافی تصور ہوتے ہوں۔

**دفعہ ۵۰** مذکور میں قاعدہ ذیل نئے ان شہادت کے رائج کرنے کی بھی تجویز کی گئی تھی جو متحدہ الگڈن بنام الگڈن میں پیدا کئے گئے تھے۔  
”۲ اگر ایک عورت انگریزی رعایا توطن انگلستان یا یڈن، ایک ملک غیر کی رعایا کے ساتھ نکاح کرتی ہے اور بعد ازاں اس نکاح کو ملک غیر کی وہ اختیار عدالت جہاں کی رعایا میں شوہر شریک ہے، بنا جائے قرار دیتی ہے تو ہائیکورٹ کو یہ اختیار حاصل ہو گا، کردہ ایک مشورہ ماحکم رائج نکاح کے متعلق جاری کرے یا جو دیکھ نکاح مذکور قاذون مقام انعقاد کی رو سے جائز ہو ایسی ڈگریوں سے ایکٹ بنا سکے اس جز کے احکام متعلق ہو گئے۔“

94

**دفعہ ۵۱** گو کہ شوہر نے زوجہ کو چھوڑ دیا ہو یا اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا ہو، کہ وہ علیحدہ رہنے کی مستحق ہو گئی ہو مگر وہ طلاق جو زوجہ نے ایسے ملک میں حاصل کی ہے جو اس کے تعلق توطن کا مقام ہے، اور نہ وہ مقام ہے جہاں وہ شوہر کے تبدیل مقام کرنے، ادما کے ساتھ ذاتی طور سے نہ جانے کے بعد بغیر ہی انگلستان میں جائز تصور ہوگی۔ اس دفعہ کا آخری جز اس واقعہ پر مبنی ہے کہ انگریزی عدالتیں اس عورت کے حق میں طلاق کی منظوری دیں گی، جس کو ایسے شوہر کے ساتھ نہ جانے کی جبکہ شوہر انگلستان کا توطن ترک کرے کافی وجہ ہو (دیکھو دفعہ ۴۶۔ گزشتہ) اس میں نہ صرف منصفانہ بلکہ انصاف



بظاہر مسئلہ اصول شرعی کے کہ ملک غیر کی طلاق کا تسلیم کیا جانا اور اس ملک میں طلاق کی منظوری دینا دونوں ایک ہی قواعِد کے تحت ہونے چاہئیں۔ بقیہ جزوفہ کے لئے دیکھو مقدمہ شاہنام اٹرنی جنرل (۱۸۷۰) لارپورٹ ۲۔ پی ڈایم ۱۵۶۔ ایچ پیئر انس۔ دیگرین بنام گرین [۱۸۹۲] ایلی ۸۹۔ ایچ گورٹل بارس۔

**دفعہ ۱۸۱ الف۔** البتہ (طلاق مذکور) اس صورت میں جائز مقصود ہوگی؛ جبکہ وہ طلاق جو زوجہ نے حاکم کی شوہر کے حقیقی وطن کے مقام کے قانون کے لحاظ سے قابل تسلیم ہو۔ آر بیج بنام اٹرنی جنرل ہنگام بنام ملک [۱۹۰۶] پی ۱۳۵۔ ایچ گورٹل بارس جو نیز دیکھو مقدمہ کیلرڈیسہ اتوالدین (حوالہ حسب سابق)

**دفعہ ۱۸۲** طلاق کا حکم صرف ایسی وجوہ پر صادر ہو سکتا ہے جو اس مقام کے قانون کے لحاظ سے جہاں مقدمہ دائر کیا گیا ہے، اس کے لئے کافی تصور ہوئے ہوں۔ جب حسب قواعِد مذکور بالا اختیار سماعت ثابت ہو جائے تو طلاق کی منظوری سے اس بنا پر انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس کو قانون مقام معاہدہ ازدواج یا زوجین کا وہ ذاتی قانون جو نکاح کے وقت تھا یا اس مقام کا قانون جہاں وہ واقعہ پیش آیا جس کی بناء پر طلاق کی درخواست پیش ہوئی ہے یا زوجین کا وہ ذاتی قانون جو اس واقعہ کے پیش آنے کے وقت تھا اس کو تسلیم نہیں کرے گا۔ یہ اصول انگلستان میں طلاق کی منظوری دینے اور ملک غیر کی وی ہوئی طلاق کو تسلیم کرنے دونوں میں مان لیا گیا ہے۔

ایک طلاق قانونی طریق میں سخت باغوازی کی بناء پر ایسے زوجین کے درمیان منظور کی گئی تھی جو دونوں وہیں کے متوطن تھے دیکھو مقدمہ پیرٹن بنام ہیوز [۱۸۹۹]

جانری ۸۱، ایچ گورٹل۔ دیکھان دیستس دیکھتے۔

ایسے مقدمات میں جن میں طلاق کی کسی طور سے بھی منظوری دیا جاسکتی ہے طلاق کو کلیتہً اس مقام کے قانون پر منحصر کر دینا جہاں مقدمہ دائر ہوا ہو، انگلستان میں اس حکمت عملی کی حفاظت کی غرض سے ہے جس کی سختی کے ساتھ پابندی لگائی ہے اور جو شخصی قانون بین الاقوام میں مسلح ہے دیکھو صفحہ ۱۸۷ گزشتہ۔ جہاں مقدمہ دائر کیا جائے اس مقام کے قانون کے علاوہ دوسرا قانون جو تصفیہ سبب طلاق میں قابل لحاظ ہونے کا دعویٰ کسی معقول وجہ کے ساتھ کر سکتا ہے علاوہ زوجین کا ذاتی قانون ہے جس کا ماخذ ان کا ازدواجی

توٹن ہوتا ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ ازدواج ایک ایسا معاہدہ ہے کہ وہ ایک مقام پر اس خیال کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ اسکی تعمیل ازدواجی توٹن کے مقام میں ہوگی، تو یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ نفس نکاح (Substance of marriage) اور اس کی منسج کے اسکا فی اسباب پر اس مقام کا جہاں تعمیل میں منظر تھی، اسی حد تک اثر ہونا چاہیے جس تک مقام نکاح کے عمل یا کسی اسی قسم کے دوسرے معاہدہ کا جائداد پر ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ نفس نکاح منسل نکاح کے ان اثرات کے جو جائداد پر پڑتے ہیں، فریقین کا اختیار نہیں ہے۔ فریقین معاہدہ نکاح کرنے میں آزاد ہیں، مگر نفس نکاح میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے۔ نکاح کا وجود معاہدہ کا نتیجہ ہے مگر اس کے شرائط معاہدہ کا نتیجہ نہیں ہیں نہ وجہ باہمی تعلقات کے متعلق ایک معاہدہ کرتے ہیں جسکے بعض تفصیلات کے متعلق مختلف ممالک میں مختلف رائیں ہیں مگر تمام قومیں اس امر پر متفق ہیں کہ یہ ایسا اہم تمدنی معاملہ ہے کہ اس کے تمام تفصیلات کا تصفیہ قانون کے توسط سے ہونا چاہیے۔

انگلستان میں ہمارے ضابطہ منسج نکاح کی صحت پر کبھی اس بنا پر شبہ نہیں کیا گیا کہ ممالک غیر کا قانون جس کو کسی طرح معاملہ سے تعلق پیدا ہو گیا ہو اس وجہ کو طلاق کے لئے کافی نہ سمجھ کر گنا یا قطعاً طلاق کی منظوری دینے سے انکار کر دے گا۔ البتہ ایسے نظام موجود ہیں جن میں یہ قرار پایا ہے کہ ایسے نکاح جن کو نظائر مذکور میں انگریزی نکاحوں کے نام سے موسوم کیا گیا ہے کسی ایسے سبب کی بنا پر جو انگلستان میں قابل منسج نکاح نہ تصور ہوں کسی غیر ملک کی عدالت کی دگر کی سے منسوخ نہ ہو سکیں گے۔ اور یہ نظائر اس سبیل کی بنا پر جو اس زمانہ میں عام طور سے پیش کی جاتی تھی، جبکہ انگلستان میں طلاق کا ضابطہ پرائیویٹ کے ایک خانگی (Private) ایکٹ پر قائم تھا اور زیادہ پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ اگر انگلستان کا قانون انقضی بحث محدود مفہوم میں لیا جائے، تو وہ مطلق طلاق کو تسلیم نہیں کرتا اور اس بنا پر کوئی انگریزی نکاح کسی غیر ملک کی عدالتی دگر کی سے منسوخ نہیں ہو سکتا۔ اُسے چلکرو واضح ہو گا کہ کس حد تک نظائر سے اس بیان کی تائید ہوتی ہے جو دفعہ مذا میں کیا گیا ہے یعنی یہ کہ اب اس ملک میں منسج نکاح کو جائز قرار دینے کیلئے اس سبب کے متعلق کوئی قید نہیں لگائی جاتی جس کی بنا پر عدالت مجاز ہے اس نکاح کو منسوخ کیا ہو۔ البتہ یہاں یہ ظاہر کر دینا چاہیے کہ مقدمات محلہ میں جن نکاحوں کا

تذکرہ ہے اور جن کے ممالک غیر کی منہج کے متعلق شبہ پیدا ہوا ہے اس سے مقصود انگریزی نکاح ہیں۔ نکاح کے معاملات میں توطن کو جب قدر و قیمت ہماری عدالتوں میں اس وقت دی گئی ہے (دیکھو دفعات ۲۱ و ۲۵) اس کے لحاظ سے یہ قرار دینا زیادہ تر مناسب ہوتا کہ انگلستان کے قانون میں سبب طلاق کے کافی یا غیر کافی ہونے کا سبب ان اشخاص کی طلاقوں سے متعلق ہے جو ملک غیر کی حدود و دواڑی کے وقت انگلستان میں توطن رکھتے تھے۔ از دواجی توطن جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے، اس مسئلہ میں کسی طرح دخل نہیں ہو سکتا۔ البتہ توطن جس کے تابع تبدیلی حیثیت کے تمام معاملات خواہ وہ نکاح یا اس کے فسخ کی بنا پر ہوں ہونے چاہئیں وہی قرار پائے گا جو مبینہ تبدیلی کے وقت تھا۔ جن نکاحوں کے متعلق از دواجی دفعات کے ایکٹ کے نافذ ہونے کے قبل یہ بحث کی جاتی تھی کہ وہ ممالک غیر کی ایسی کڑی سے جو ان وجوہ پر مبنی نہ ہو جسے انگریزی قانون کافی سمجھتا ہو یا ممالک غیر کی کسی دواڑی سے بھی منسوخ نہیں ہو سکتے۔ وہی تھے جو انگلستان میں منعقد ہوئے تھے۔ نکاح کی بین الاقوامی حیثیت کے متعلق جو پریشان خیالی انگلستان کے قدیم مقدمات میں ظاہر ہوتی ہے؛ اس وسعت سے مقام معامہ کے قانون کے حوالے مقدمہ ڈارنپل بنام ڈارنپل (دیکھو زیر دفعہ ۱۹) سے اخذ کر کے دینے گئے ہیں؛ اس سے ان لوگوں کو جنہوں نے اس معاملہ پر غور کیا ہے زیادہ تعجب نہیں ہو سکتا۔

لالی کے مقدمہ (۱۸۱۲) پرل ورائین ۲۳ میں تمام جج متفق رائے تھے کہ ملک یا سلطنت غیر کا کوئی حکم یا فعل کسی ایسی وجہ کی بنا پر جو انگلستان میں قطعی طلاق Vinculu matrimonii کیلئے کافی نہیں ہے کہ کسی انگریزی نکاح کو قطعی طور سے منسوخ نہیں کر سکتا۔ لالی کا پہلا نکاح انگلستان میں ہوا تھا اور اس کا توطن اس زمانہ میں انگلستان کا تھا۔ تجویز بالا میں جو لفظ "انگریزی نکاح" استعمال ہوا ہے اس کی نسبت ہمیشہ یہ سمجھا گیا ہے کہ وہ محض رہنمائے قوس نکاح کے تھا، اور حقیقت بھی یہی معلوم ہوتی ہے۔ طلاق اسکی زوجہ کی درخواست پر اور بنائے ارتکاب نامہ اسکاٹ لینڈ میں واقع ہوئی؛ جہاں لالی کا قیام کاغذی طور سے تھا۔ مقدمہ میں سنگلین واقعات نہ تھے اور ایسی صورتوں میں پارلیمنٹ نے اہمیت ہی حکم مقدمات میں پارلیمنٹ ایکٹ کی رد سے زوجہ کی درخواست پر

طلاق کی منظوری دی تھی۔ تجویز میں یہ لکھا جانا کہ طلاق ایسی بنا پر ہو جو انگلستان میں سب سے پہلے نکاح کیسٹلے نے کافی ہو بظاہر اسی وجہ سے تھا جس اعتبار سے اس کے ساتھ اتفاق کا استعمال ہوا ہے اس سے یہ مانے مستحب ہوتی ہے اور اسی کو صریح طور سے عدلیہ نے اختیار کر لیا ہے کہ جو طلاق پارلیمنٹ کے پرائیوٹ ایکٹ سے دیجاتی تھی کہ وہ فی حقیقت عدالتی کارروائی ہوتی تھی اور ۱۸۱۲ء میں بھی یہ خیال کرنا غلط تھا کہ انگریزی قانون قطعی طلاق سے ناواقف تھا۔ دیکھو محمد زار ڈویٹ بری وکولنسے بقدر شاہنام گوڈ (۱۸۶۸) ایل - آر ۳ - ۱۵۱ وائی ۱۷۱ و ۱۸۶ و ۱۹۱ و ۱۹۲ لائی نے دوسرا نکاح انگلستان میں کیا، اور ایک زوجہ کی موجودگی میں دوسری زوجہ کرنے کا مجرم قرار پایا جو بٹ کے بعد تمام جوں نے نذر کو بحال رکھا اور وہ تجویز کی جو اوپر نقل کی جا چکی ہے۔ یہ تجویز اس وجہ سے کہ طلاق کے وقت اس کا وطن انگلستان کا یہ تصور قائم تھا بلکہ یہ مقدمہ کیلئے غیر ضروری تھی۔

وائی ایک یاد و سال کے لئے ایک پرائے نہا ز پر نظر لینا کہ وائی اور باقی سسٹرا معاف کر دی گئی پرمقدمہ مکاتھی بنام ڈی نیکیس (۱۸۳۱) ۲ رسل وطنی ۴۱۸ ج ۱ و برادام میں ایک حائد اولی بحث میں یہ سوال اتفاق طور سے پیش آیا کہ طلاق بمقام وطن منظور کی گئی تھی، وجہ طلاق ظاہر نہ ہوتی تھی، جنس حاصل چانسٹر نے تجویز مقدمہ مقدمہ آئی کی پابندی اپنے اوپر لازم تصور کی، اگرچہ اس نے تجویز مذکور پر سخت اعتراض کیے مگر غالباً بنیادی سے اس کی تعبیر میں یہ فیصلہ کر کے کہ جو نکاح انگلستان میں ہوا ہو وہ ملک غیر کی کسی کارروائی سے منسوخ نہیں ہو سکتا اور اسلئے کارروائی زیر بحث میں جو طلاق خواہ کچھ بیان کیجا جائے نتیجہ واحد ہے۔ اس فیصلہ کو اور زیادہ وسیع کر دیا۔ وائی کے مقدمہ میں جو فیصلہ ہوا وہ کسی زمانہ میں بھی پوری طور سے تسلیم نہیں کیا گیا ہے بلکہ ڈو ایٹن نے جن کے سامنے یہ کار تھے بنام ڈی نیکیس کا مقدمہ کہ لاڈ برادام کی سماعت سے پہلے پیش ہوا تھا، انہوں نے ایسی طلاق کو جو ملک غیر میں منظور ہوئی تھی، بغیر کسی مزید مدد کے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا ۲۰ رسل وطنی ۶۱۹ مقدمہ کانوے بنام نیپرس (۱۸۳۱) ۳ رسل مذہبی ۶۳۹ میں کوشٹنگٹن لاڈر مقدمہ بگھی بنام میک ایڈ (۱۸۵۳) ۱۵ رسل

جائزہ ۶۰۴ میں ایک برن انٹر لینڈ کے لارڈ جانسلہ اور مقدمہ ڈالمن سنہ ۱۸۵۹ء ایچ۔ ایل۔ ۳۹۰ میں کرتھورجھ اور گنگس ڈالمن نے لالی کے مقدمہ میں ملک غیر کی طلاق کے متعلق جو کچھ طے ہوا تھا، اسکو قطعی نہیں قرار دیا؛ اگرچہ مقدمہ نمبر ۱ اور سب سے میں اس طلاق کی صحت نہیں تسلیم کی گئی جس کی منظوری سے ملک غیر میں انکار کر دیا گیا تھا؛ ورنہ اس کے امانات کے مقدمہ (۱۸۶۵) ایل بار (۱) میں کنڈرسلے نے اس توسیع کو جو برتھام نے لالی کے مقدمہ کے فیصلہ کو دہرائی دوبارہ زندہ کیا؛ اور اس پر بعد سے کر کے ایسے نکاح کے تسخیر کا، جو انگلستان میں ہوا تھا، ملک غیر کی عدالت کو غیر مجاز تسلیم کیا۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ ازدواجی شہادت کا ایک نائد نہیں ہوا تھا؛ لیکن جب ان کی تجویز تبدیل نام، مقدمہ شانام گولڈ (۱۸۶۸) ایل۔ آر۔ ۳۰۳-ای۔ آئی و اے ۵۵ میں منظور ہوئی تو کرتھورجھ جیمز پیڈرٹ، ریڈیٹری اور کونز نے صحیح تعبیر کے ساتھ بھی اس فیصلہ کو منظور کرنے سے دوبارہ انکار کیا؛ اور لارڈ بٹھری (صفحہ ۸۴) نے نہایت زور کے ساتھ ان وقتوں کا اظہار کیا جو طلاق کے حالات کو قانون مقام معاہدہ ازدواج پر محمول کرنے سے نہیں سمجھتی ہیں بلکہ مقدمہ شانام اثرنی ہیزل (۱۸۷۰) میں لارڈ پنفر انس نے لکھا کہ لالی کے مقدمہ کی تفسیر کسی وقت بھی منسوخ نہیں ہوئی؛ اور ان وجوہ طلاق کی تحریر کی جو اس ملک میں تسلیم کی جاتی ہیں؛ اور جو انگریزی رعایا کے، انگریزی نکاح میں اس طلاق کے معاملہ میں جو زمین کے حقوق تو وطن کی عدالت منظور کریں گا تاہم اور یہ ثابت ہو سکتی ہیں تو انگریزی رعایا کے انگریزی نکاحوں سے غالباً انکی مراد وہ نکاح ہیں جن میں مقام معاہدہ اور ازدواجی توطن دونوں انگلستان کا ہو۔ ایل۔ آر۔ (۲) پی و ایم ۱۶۱

لالی کی تفسیر اور ان وجوہ کے متعلق جن کے لحاظ سے ملک غیر کی منظور کردہ طلاق کی بنا پر انگلستان میں نکاح منسوخ ہو سکتا ہے جو مباحث تھے وہی نسبت سمجھا جاتا ہے کہ ان کا قطعی خاتمہ مقدمہ باروی سنہ ۱۸۸۰ء (۵-بی۔ ڈی ۱۵۳-جج، ہینن سے ہو گیا؛ جیمس، کائٹس، اور توشس نے (۱۸۸۰) بی۔ ڈی۔ ۳۵-اور سبلورن،

بلیک برن اور وائٹس نے ۱۸۸۲ء اپریل کی سیزم ۲۴ میں اس کی تائید و توثیق کی ڈیزو کیجھو مقدمہ برکس بنام برکس (۱۸۸۰) ۵ پی۔ ڈی۔ ۱۳۳، ہنریٹ جو ان میں سے بعض مقدمات کے فیصلوں میں اس امر کی کوشش کی گئی تھی کہ اس مشہور نظریہ کی وقعت قائم رکھی جائے اور ان میں جو الفاظ ’انگریزی نکاح‘ کے واقع ہوئے تھے انکی تعبیر کجائے کہ اس سے مراد ازدواجی توطن ہے نہ کہ مقام انقطاع اور غیر اس میں اس خیال کا احضار کر دیا جائے کہ انگلستان فی توطن نکاح کے صدور و رد کی کے وقت تک قائم تھا۔ یہ امر محتاج بیان نہیں ہے کہ جو اہرین فرخ برس عہد سے قریب تھے وہ سمجھتے تھے کہ اس سے کیا مقصد ہے اور ازدواجی توطن کا اس زمانہ میں حوالہ دیا جانا زمانہ حال کے خیالات سے بالکل بعید ہے۔ علاوہ بریں اس تعبیر سے جو وقت پیش ہے وہ رنغ نہیں جو فی ہلکہ اس کا مقام تبدیل ہو جاتا ہے پھر ہاروی بنام فارنی اور برکس بنام برکس کے مقدمات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان آخری مقدمات میں اصلی مقصد یہ ہے کہ جطلاق حقیقی توطن کے مقام میں رہ جائے خواہ کسی وجہ سے ہو اور عہد ازدواجی توطن اور مقام انقطاع کہیں کا ہو اسکی تائید کی جائے یا نہ ظاہر لاڈ ویٹس جیسٹس نے اس امر کی نسبت شبہ ظاہر کیا کہ آیا لاتی کے مقدمہ کا فیصلہ صحیح طریقہ سے درنہ رپورٹ ہوا ہے یا نہ خیال میں تجویز مذکور کو بہ نسبت سلاڈ کے لاڈ کو کک کے زمانہ سے زیادہ تر سانسیت اور شائبہ ہے ۶- پی۔ ڈی ۳۳-۴-۴- لاڈ کو کک کے

۱۵ مقدمہ بارٹر بنام بارٹر [۱۹۰۹] صفحہ ۲۰۹، لیکن جطلاق کی بحث جس کو مکمن ہے کہ مسابہ نکاح سے تعلق ہو، پھر مقدمہ اسٹرنک اسٹرنک بنام اسٹرنک [۱۹۰۸] ۲ چانری ۴۴۴ ج ۳، جنریشن ایڈیٹر پیشانی کی گرفت سناں نہ تھی پڑ ۱۵ اسٹریلیا کی عدالتوں نے یہ تصدیق کیا ہے کہ شوہر زہد کو بچھو دینے کے وقت، زوجین کے مقام توطن کا قانون عدالتی تفریق کو دینے کا مجاز ہو سکتا ہے بعد شوہر نے ایسے ملک میں توطن اختیار کیا ہو جس کی عدالت طلاق کی مجاز ہو تو اس ملک کی عدالت کوشش نکاح کی ڈگری دینی چاہیے (دیکھو کریمر بنام کریمر [۱۹۰۵] ۱ دی۔ ایل آر ۵۲۶) جو چارہ ملاحظہ کیا جاتا ہے اسکو ایسا چارہ کا نہیں کہہ سکتے جو ملک غیر کی عدالتیں منظور کرتی ہیں؛ بلکہ وہ مخصوص چارہ کار ہے جو حسب قانون عدالت مروجہ مخصوص جرائم کے ساتھ لگا ہوا ہے؛

زمانہ اور زمانہ حال میں جو فرق ہے، اس کا تعلق بہ نسبت حجوں کے جو ہمیشہ اپنی رائے کے دلائل لکھتے رہے ہیں، زیادہ تر پروردگاروں سے ہے۔ ریوٹر اس زمانہ میں لال کو، منحصر لکھا کرتے تھے مگر اب جو بحث و کلام کی طرف سے ہوتی ہے اس کی ریوٹر اس طرح کیجاتی ہے جو طرح مقررین اور خطیبوں کی تقریروں اور خطیبوں کی رپورٹ ہوا کرتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ لائی کا مقدمہ اخیر مقدمہ ہے جو بلوچ قیام، انحصار کیا تھہرٹ کیا گیا ہے، مگر اس بنا پر شبہ کہ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ فیصلہ مذکور میں بحالت موجودہ جن امور پر جو جن نے اپنے فیصلہ میں زور دیا ہے وہ صحیح طریقہ سے رپورٹ نہیں کئے گئے۔ صرف اتنا اور بیان کر دینا باقی ہے کہ مقدمہ ہاروی بنام فارسی کے فیصلہ سے اس امر کا ثبوت ملے گا، کہ لاڈلہ کو دوہام نے مقدمہ میکار تھے بنام ڈی کیس میں جو جہول قاصر کیا، وہ بے گناہ معاملہ زیر بحث کے بالکل مجزورت تھا۔ مقدمہ لائی میں جو غلطی ریوٹر کی طرف منسوب کی جاتی ہے اس کے بالکل عکس غلطی ہے۔ لائی کے مقدمہ میں ریوٹر واقعات سے باہر نہیں گیا، اس پر جو الزام ہے وہ یہی ہے کہ اس نے بخلاف احوال کے اس واقعہ کا تین کر دیا، جن پر جنہوں نے بھروسہ کر کے اپنا فیصلہ صادر کیا تھا۔

طلاق کے جواز کی بحث میں قانون مقام معاہدہ از دواج کا کلمہ ویش حوالہ مقدمات ذیل میں بھی دیا گیا مگر نہ وہ حوالہ بصرحت تھا اور نہ اس سے کوئی قاعدہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔ مقدمہ ٹوی بنام انڈ سے (۱۸۱۳ء) ڈی او ڈیلو ۱۱۷ ج، ایڈلڈن وریڈر سکیل ڈو مقدمہ ریشان بنام ریشان (۱۸۱۶ء) فلپ، بی بی ۳۲۲ ج، نیکال ڈو کانے بنام کانے (۱۸۵۱ء) ۷ مو۔ پی۔ سی ۴۳۸ ج، شوٹنگٹن جس میں سلسلہ افتراق فرانس کے جواز کی بحث تھی ڈو اجنٹ بنام اجنٹ (۱۸۶۵ء) ۱۱ ج۔ یو۔ آر (جدید سلسلہ) ۸۶ ج، ڈائلڈو مقدمہ

ریٹ بنام بوٹینیر (۱۸۶۸ء) ۱۱ ایل۔ آر (۱) پی و ایم ۴۸۷ ج، پینر انسٹیوٹ

شخصی قانون میں الاقوام کے وہ قواعد جو پاکستان میں اختیار کئے گئے ہیں جو دنیا میں عام طور سے قبولیت کا مرتبہ حامل نہیں کر سکتے وہ بطور خاص بہ نسبت اس قانون کے دوسرے اجزاء کے زیادہ تر طلاق سے متعلق ہیں۔ اس کی توضیح کی غرض سے میں، ہیگ کے معاہدہ ۱۹۰۲ء جون ۱۹۰۲ء متعلقہ طلاق کا خلاصہ ذیل میں درج کروں گا: اس معاہدہ میں بارہ

سلطنتیں متذکرہ صفحہ ۷۲ پر ایک تھیں۔

طلاق یا عدالتی افتراق (Separation de corps) کی اس وقت تک منظرِ رسمی نہ دیکھا گئے گی جب تک کہ اسکی اجازت قانون مقام عدالت مرجعہ اور فریقین کے ذاتی قانون دونوں سے نہ ہوگی۔ اور نیز یہ کہ عام طور سے دفعہ (۱) اور خاص صورتوں سے دفعہ (۲) متعلق ہوگی۔ صرف قومی قانون سے اسی حالت میں کام لیا جائے گا جبکہ قانون مقام عدالت مرجعہ اس کی ہدایت کرتا یا اجازت دیتا ہو دفعہ (۳)۔ زوجین کا قومی قانون ایسے واقعہ کو بنائے طلاق یا عدالتی افتراق نہیں قرار دے سکتا جو ایسے وقت میں ظہور پذیر ہوا ہو جبکہ زوجین یا ان میں سے کوئی ایک فریق دوسری قومیت رکھتا تھا (دفعہ ۴)۔ طلاق یا عدالتی افتراق کا مقدمہ ان عدالتوں میں دائر ہو سکتا ہے جو: (۱) زوجین کے قومی قانون کی رو سے مجاز سماعت ہوں۔ (۲) اپنے مقامِ وطن کے حکم سے مجاز ہوں؛ اگر ان کے قومی قانون کے حکم سے فریقین کا وطن ایک نہیں ہے تو مدعی علیہ کے وطن کے مقام کی عدالت مجاز سماعت تصور ہوگی۔ اگر سبب طلاق یا افتراق کے واقع ہونے کے بعد وطن تبدیل یا ترک کر دیا گیا ہے تو مقدمہ آخری مشترک وطن کی عدالت مجاز میں بھی دائر ہو سیکے گا مگر فریقین کی قومی عدالتوں کا اختیار سماعت محفوظ رہے گا جس حد تک کہ نہاد ہی طلاق یا افتراق کے مقدمات کی مجاز سماعت ہیں جن نکاحوں میں طلاق یا افتراق کا استغناء باضابطہ قومی عدالتوں میں نہیں ہو سکتا ان کی سماعت کی مجاز ملک غیر کی عدالتیں رہتی ہیں (دفعہ ۵)۔ ایسی حالت میں اگر زوج اور زوجہ طلاق یا افتراق کا دعویٰ اس ملک کی عدالتوں میں نہ کر سکتے ہوں جہاں ان کا وطن ہے تب بھی فریقین میں سے ہر ایک اس امر کا مجاز ہو گا کہ وہ اس ملک کی عدالت مجاز میں ایسے عارضی انتظام کیلئے درخواست پیش کرے جو وہاں کے قانون میں محکوم ہو اس غرض سے کہ وہ علیحدہ علیحدہ زندگی بسر کر سکیں۔ یہ عارضی انتظامات قائم رکھے جائیں گے اگر ایک سال کے اندر فریقین کی قومی عدالت نے اس کو منظور کر لیا۔ وہ اس سے زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتے جس کی اجازت ملکِ وطن کے قانون میں دیکھی ہے (دفعہ ۶)۔ جس طلاق اور افتراق کی منظوری حسب دفعہ (۵) کسی عدالت مجاز نے دی ہو وہ ہر جگہ تسلیم کی جائے گی بشرطیکہ معاہدہ ہذا کے وفات کی پابندی کی گئی ہو ورنہ اگر تجویز بر بنائے غیر حاضری صادر ہوئی ہے تو



دعی طیبہ کی طلبی اس مخصوص طریقہ سے عمل میں آئی ہو جو اس کے قومی قانون کی رو سے ایک غیر کے فیصلوں کے تسلیم کئے جانے کیلئے مطلوب ہو۔ اسی طرح وہ طلاق اور افتراق بھی ہر جگہ تسلیم کیا جائے گا جس کا حکم انتظامی اختیارات کے لحاظ سے صادر کیا گیا ہو بشرطیکہ فریقین کا قانون ایسی طلاق اور افتراق کو جائز رکھتا ہو (نفسہ)۔ اگر فریقین کی قومیت ایک نہ ہو تو وہ آخر قانون جو دونوں پر حاوی تھا، دفعات متذکرہ بالا میں اہمال کئے جانے کے لئے ان دونوں کا قومی قانون منظور ہو گا (نفسہ)۔

## صحیح النسبی

صحیح النسبی ایک ایسا مضبوط بنی جس میں تعین حیثیت کے قانونی مسئلہ کا کامل تصفیہ فریق متعلقہ کے ذاتی قانون سے ہونا محال ہے خواہ اس کا سیارہ توطن قرار پائے خواہ پولیٹیکل قومیت۔ اگر اولاد صحیح النسب سے ہو تو اس کا ذاتی قانون وہی ہو گا جو اس کے باپ کا ہے۔ اگر اولاد غیر صحیح النسب سے ہو تو اس کا ذاتی قانون بھی وہی ہو گا۔ اس کی ماں کا ہے۔ یا اس مقام کا ہو گا جہاں وہ پیدا ہوا ہے اس حالت میں تقریباً تمام مقدمات میں ذاتی قانون کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے پہلے صحیح النسبی کا فیصلہ کرنا پڑے گا اور صحیح النسبی کے سلسلہ میں نکاح کے جائز یا ناجائز ہونے کی بحث پیش آنے لگی۔ اور اگر فریق متعلقہ نکاح سے پہلے پیدا ہو چکا ہے تو یہ فریق بحث پیش آئے گی کہ آیا وہ قاعدہ جو بعض اقوام کے قانون میں صحیح النسبی مابعد کے متعلق رکھا گیا ہے، اس سے متعلق ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور یہی ممکن ہے کہ خود نکاح کے جواز کا معاملہ فریقین میں سے کسی فریق کے پہلے نکاح کی طلاق پر منحصر ہو اور اس طرح صحیح النسبی کے معنیوں پر نکاح و طلاق کے نتیجہ کے طور سے بحث کیا جاسکتی ہے۔ اور بطور ذخیرہ مسائل متعلقہ صحیح النسبی بذریعہ ازواج مالبعد *Per subsequens matrimonium* شریک کیے جاسکتے ہیں۔ جن لوگوں میں طلاق کے ذریعہ سے طلاق کی واقع ہوتی ہو ان کے دوسرے نکاح کے متعلق اس کے سابق زوج یا زوجہ کی زندگی میں مختلف مقدمات پیش آسکتے ہیں۔ اگر مرد بذریعہ طلاق کے طلاق کیا گیا ہے اور وہ دوسرا نکاح کرتا ہے اور دوسرے نکاح کے وقت اس کا ذاتی قانون ایسے ملک کا ہے جس میں اور نیز عقد زانی کے قانون مقام وقوع (*Locus actus*) میں وہ تمام سلسلہ افعال جائز سمجھا جاتا ہے تو ایسی حالت میں اس بنا پر اعتراض کیا جانا کہ طلاق کے وقت اس کا ذاتی قانون ایسے ملک کا تھا جس کی عدالت منظور کنندہ

طلاق بین الاقوامی طور سے مجاز نہیں تصور ہو سکتی تھی ضرورت سے زیادہ باریک بینی سے کام لینا ہو گا۔ اس نے اپنا توطن یا پولیکل قومیت طلاق اور عقد ثانی کے درمیانی زمانہ میں تبدیل کر دی جس کا اس کو حق حاصل تھا طلاق خواہ جائز ہو یا ناجائز ایسی حالت میں، یہ بالکل نامناسب ہو گا کہ اس کی اولاد کی صحیح نسب ہی اس کے ایسے ذاتی قانون پر منحصر کر دیا جائے جو اس نکاح کی تاریخ سے پہلے تھا جس سے یہ اولاد پیدا ہوئی۔ اگر عورت بذریعہ طلاق کے علیحدہ کی گئی ہے اور وہ عقد ثانی کرتی ہے تو اس عرصہ میں اس کا تبدیل توطن یا پولیکل قومیت کا اختیار طلاق کے جواز اور صحت پر منحصر ہو گا۔ اس لئے اگر اس کا ذاتی قانون طلاق کے وقت اس ملک کا تھا جو ایسی طلاق کو تسلیم نہیں کرتا تو اس میں اپنے ذاتی قانون کے ساتھ اسے عقد ثانی کی قابلیت ہی نہیں پیدا ہوئی، اور اس اصول کے لحاظ سے کوئٹاں کے ہر فریق میں اس کے ذاتی قانون کے لحاظ سے عسر اور حرمت وغیرہ کے متعلق بقا بہت کا ہونا ضرور ہے، جیسا کہ دفعہ ۲۱ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ سبب المطلق کارآمد نہیں ہو سکتی کہ طلاق اور عقد ثانی عورت کے قانون مقام انعقاد (Locus actus) اور زوج ثانی کے ذاتی قانون کی بنیاد پر جائز تصور ہونا چاہیئے۔ چونکہ اس کتاب میں صرف انگلستان کے نظائر کا پیش کرنا مقصود ہے اس لئے ایسے مقدمہ سے بحث کرنا جو اب تک ہماری عدالتوں میں پیش نہیں ہو ا ہے بالکل غیر ضروری ہے۔ نیز ایسا مستحکم جس میں عدالتی تفریق کے حکم میں ہو ایسے ملک کی عدالت سے صادر ہوا، جو یقیناً زوجہ کا ملک ہو اور جو یہ اجازت دی گئی ہو کہ وہ اپنے شوہر کے توطن سے قطع نظر کر کے اپنا توطن تبدیل کر لے اور اس طور سے نتیجہ کسی ایسی طلاق کے اس میں دوسرے نکاح کی قابلیت پیدا ہو جائے جو تبدیل توطن کے علاوہ بھی اس کے سابق ملک میں جائز قرار پائی۔ دفعہ آئندہ سے یہ ظاہر ہو گا کہ جو عورت یہاں واقع ہوئی ہے، اس پر انگلستان کے اہران من نے جو رائے قائم کی ہے وہ تقریباً وہی ہے جو اوپر لکھی جا چکی ہے۔

دفعہ ۲۵ جن صورتوں میں عورت کے عقد ثانی کی قابلیت ایسی طلاق کی صحت پر منحصر ہو جس کا اختیار انگلستان میں بین الاقوامی طور سے کافی نہ تصور ہوتا ہو تو ایسے عقد ثانی کی اولاد انگلستان میں غیر صحیح النسب قرار پائے گی اگرچہ عقد ثانی

قانون مقام انعقاد (Locus actus) اور زوج ثانی کے ذاتی قانون میں جائز سمجھا جاتا ہو۔

مقدمہ (۱۸۶۵ء) ایل، آر، آئی، ۲۴-ج، کنٹرولر جس کی تائید،

مقدمہ زیر اہم شاہنامہ گولڈ (۱۸۶۹ء) ایل، آر، ۳-ای، ڈائی، ۱-۱۷ (۱۵۵)

میں کی گئی۔ ج، آر، تھورنٹون، جیمز، ڈی، ٹی، ڈی، کوئنز، ٹو

**فقہ ۵۴** عقد ثانی کی اولاد کی صحیح النسب میں مقام سیدائش اور اس مقام کو جہاں

عقد ثانی منعقد ہوا کوئی دخل نہیں ہے۔ ان کی صحیح النسب اس وقت تک نہیں ثابت ہوئی، جب تک کہ ان کے باپ کا وہ ذاتی قانون جو نکاح کے وقت تھامس کی اجازت،

نہ دیتا ہو۔ چونکہ صحیح النسب اولاد اپنے باپ کے ذاتی قانون کے تابع ہوتی ہے اس لئے

ان کا اپنے باپ کے ذاتی قانون کے خلاف صحیح النسب قرار پانا بجائے خود ایک متناقض امر ہوگا۔

مقدمہ ڈیووزی بنام سیکلڈیل (۱۸۴۰ء) سی ایل و ایف، ۱۷-۱۸، مقدمہ  
منزونیام منور (۱۸۴۰ء) سی ایل و ایف، ۲۲-۲۳، جن کا ایک ساتھ فیصلہ کائنات نام  
و برہام نے لکھا ان مقدمات میں تجویز دی کہ پیدائش اور نکاح کے درمیانی  
زمانہ میں باپ کے توطن میں کوئی تبدیلی نہیں واقع ہوئی مگر اس امر کو ہاؤس  
سائینس بیان کرتے وقت برہام نے باپ کے توطن کا ذکر نہیں کیا، جو مقدمہ الذکر  
واقعہ کے وقت تھامس کو والد ذکر واقعہ کے وقت کا توطن بیان کیا (صفحہ ۸۸۲)۔

اس کے بعد انھوں نے بعض اسکاٹ لینڈ کے جموں کی رائے نقل کی جن کی تجویز ہے  
مراغہ دیا ہوا تھا۔ رائے یہ تھی کہ جو اولاد پہلے پیدا ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ انکی  
حالت کا تعلق اس ملک کے قانون سے کیا جائے گا، جہاں اولاد کی پیدائش  
اور نکاح کے وقت والدین کا توطن تھا، اگر ان دونوں اوقات میں والدین کا توطن  
ایک نہ تھا تو ہمارے نزدیک والد کے اس توطن کو جو نکاح کے وقت تھا نافذ قاعدہ  
قرار دینا چاہئے۔ اس مقدمہ میں چونکہ والدین کا توطن ایک ہی ہے اس لئے یہ سوال  
نہیں پیدا ہوتا کہ اس رائے کو نقل کر کے انہوں نے کھائیں اس طور سے قانونی مسئلہ

خاص ججوں کے غلبہ آرا کے ساتھ پورا اتفاق ہے اگرچہ وہ نوج خود واقعات کے متعلق مختلف الزائے ہیں۔ (صفحہ ۸۴) مہلہ آخر میں انھوں نے یہیہ بتایا کہ ان کو اسکاٹ لینڈ کے تقریباً تمام ججوں کی رائے کے ساتھ ملکہ قانون میں اتفاق ہے (صفحہ ۸۴)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ برٹوہام اس سے وسیع تر رائے کی تائید کیلئے تیار تھے جس کے اظہار کی دفعہ ذرا میں جرأت کنگھی ہے۔ یہ سننے پر کہ ازواج مابعد صحیح لنسی، صرف باپ کے اس مقام کو ملنے کے قانون پر منحصر ہے جو نکاح کے وقت تھا۔ لارڈ کائٹن ہام نے صرف اسی پر اکتفا کیا کہ ”اہل اسکاٹ لینڈ کی اولاد اگرچہ وہ انگلستان میں پیدا ہوئی ہو اسکاٹ لینڈ میں تمام تمدنی و معاشرتی حقوق کے لحاظ سے والدین کے انگلستان میں ازواج مابعد کی بنا پر صحیح لنسی ہو جاتی ہے بشرطیکہ باپ کا توطن اسکاٹ لینڈ کا تھا، اور اس عرصہ میں وہیں کارہا“ (صفحہ ۸۵) بیوٹی والدین کے انگلستان میں ازواج مابعد سے انکی وہ اولاد جو ملک غیر میں پیدا ہو چکی تھی صحیح لنسی نہیں ہو جاتی؛ یہودیوں کا قانون صحیح لنسی انکا ذاتی قانون نہیں تسلیم کیا جاتا۔ لیونی بنام سالو مان (۱۸۷۷) ۲۵- ڈیلویو۔ آر ۳۲۲ نیو کیوہیو۔ لارڈ ڈیل پیرک (۱۰)

102

اے۔ سی۔ ۹۲۰ صفحہ ۳۹، نوج مہلبورن ٹو

**دفعہ ۵۵** والدین کے ازواج مابعد سے بھی اولاد کی صحیح لنسی اسوقت تک ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ اس کی اجازت باپ کا وہ ذاتی قانون نہ دے جو ان کی ولادت کے وقت تھا۔

مقدمہ رائٹ (۱۸۵۶) ۲- کے وجہ ۹۵ میں یہ فیصلہ اس جاسٹر دئے نے کیا تھا، انھوں نے لارڈ برٹوہام کی رائے کا جو بالکل اس کے مخالف تھی، اور جو گذشتہ دفعہ میں ظاہر کیا چکی ہے کوئی سکھانا نہیں کیا؛ اور لارڈ کائٹن ہم کو کہہ کا غلط حوالہ دیکر یہ سمجھ کر مقدمہ سرزور بنام سرزور میں لارڈ مذکور نے یہیہ کہا ہے کہ ”اسی صورتوں میں سوال یہ ہونا چاہیے کہ آیا اولاد کی صحیح لنسی اس ملک میں مل میں آسکتی ہے جہاں باپ کا توطن انکے تولد کے وقت ہے“ (صفحہ ۶۱۴) اسی فیج نے لارڈ ہیلڈر نے کے خطاب سے مخاطب ہونے کے بعد مقدمہ لارڈ

بنام اڈنی (۱۸۶۹) ایل۔ آر ۱۱۱۔ ایس وٹھی وائے ۴۴۴  
 میں اسی مسئلہ کا اعادہ کیا اور مقدمہ گزین بنام گڈمین (۱۸۶۲) ۳-گفت۔  
 ۶۴۳ میں، بیج اسٹورٹ نے اس کا اتباع کیا اور اس کے بعد بھی مقدمہ  
 گرلوڈ و آچرس نام سلسلہ خزانہ، ۴۴ چالسری ڈوٹرل ۲۱۶، ج، کٹامن  
 فرای، نوپس (۱۸۸۸) میں اس کا اعادہ ہوا ہے جس میں بیج اسٹورٹ کی  
 تجویز بحال رکھی گئی (۱۸۸۸) ۱۱۱

اسکاٹ لینڈ کے ججوں کی جو رائے مقدمہ منرو بنام منرو میں قسدا ریائی،  
 اور جو کچھ لارڈ برودام نے کہا، اسی کے مطابق نسوبہ کی بھی یہ رائے تھی کہ "ازدواج  
 مابعدہ کی بنا پر جو صحیح النسبی ہوتی ہے، اس کا انحصار بروقت نکاح" باب کے مقام توطن  
 پر ہوتا ہے اور اس کا خاٹہ اولاد کے تولد کا وقت مطلقاً اہم نہیں ہے۔ اس میں شک  
 نہیں کہ یہ بھی کہا گیا ہے، کہ اس وقت کا بھی لحاظ ہونا چاہیے، کیونکہ اولاد کا پید ا  
 ہوتے ہی ایک خاص قانونی تعلق قائم ہو جاتا ہے جس کا پورا اثر والدین کے ازدواج  
 مابعدہ سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ باپ قبل ازدواج ایسے مقام کا  
 توطن اختیار کر سکتا ہے جو اولاد کے حق میں مضمر ثابت ہو۔ لیکن ایسی اولاد کی نسبت  
 یہی طرح میں کہا جاسکتا کہ ان کے حقوق ہیں یا ان حقوق کی خلاف ورزی ہوئی، کیونکہ  
 ان کی ماں کے ساتھ نکاح کرنا اور نکاح کے بعد بھی ان کو اپنی اولاد تسلیم کرنا، بعض  
 باپ کی آزاد مرضی پر منحصر ہے۔ ان دونوں صورتوں میں اولاد کو صحیح النسبی کا کوئی حق  
 نہیں پیدا ہوتا کیونکہ اولاد کے اقرار بالنسب (Filiation) کا صحیح ثبوت بغیر حالت  
 ازدواج کے ناممکن ہے اور بناء علیہ اولاد کی صحیح النسبی کے حقوق اسی وقت مسلم  
 ہو سکتے ہیں جبکہ بلا جبر واکراہ باپ کے منتقل اقرار کے ساتھ ساتھ ازدواج بھی عمل میں آئے۔  
 مفصل ذیل مقدمات صحیح النسبی کے متعلق جہان گرانے کوئی قاعدہ نہیں اخذ  
 کیا جاسکتا۔ اسرا تھ مور بیرنگ (۱۸۲۱) ۶ پین ۵۶۲-۵۶۳، ایڈن، ریڈنڈیل  
 منرو بنام سائڈ میں باپ اس بنام اس (۱۸۳۱) ۶ بلک ۱۰-این آر ۴۶۸-۴۶۹، وٹھی

۲۰۹-ج، ایڈن، لنڈسٹرٹ۔ کنوٹر پبلک کی رپورٹ، مقدمہ رس بنام  
راس میں ۱۸۲۳ء تک غلط لکھا گیا ہے اور جو عدلیہ اسے رد کر سنا گیا ہے وہ بھی

103

**فقہ ۵۶** جو اولاد اپنے ایسے باپ کے ازدواج مابعد کی بنا پر صحیح المذنب  
قرار پائی ہو جس کا توطن ملک غیر کا ہو تو وہ انگلستان کے ہبہ بالوصیت اور توریث کے  
محمولات کے ایکٹوں میں اس کی اولاد تسلیم کی گئی ہے۔

اسکا نو بنام بنگ۔ ایل۔ آر۔ ایم۔ ایم۔ جی، اسٹورٹ، دیکھو یہی اصول قانون  
تقسیم اور تعمیر وصیت متعلقہ ذات متذکرہ دفعہ ۱۲۹ میں متعارف ہوا ہے جس کے اظہار  
کا یہی مناسب موقع تھا اگر اس کا اظہار یہاں اور نیز ذاتی توریث کے سلسلہ میں،  
دو دفاتر جگہ مناسب سمجھا گیا۔

**فقہ ۵۷** لیکن اگر وہ اولاد جو ایسے ملک میں پیدا ہوئی ہو جو سیاسی  
کھانا سے غیر سمجھا جاتا ہے، اپنے والدین کے ازدواج مابعد کی بنا پر صحیح المذنب قرار  
پائے تو اس کو اس بنا پر زیر ایکٹ ۴۴ جارج فصل ۲ دفعہ ۲۱، حقوق باسندگی  
(Naturalization) حاصل نہیں ہو جاتے، اگرچہ اس کا باپ سرکار انگریزی کی رعایا تھا۔  
کیونکہ اس ایکٹ کے تحت وہی اولاد استفادہ کر سکتی ہے جس کے باپ اس کی پیدا  
کے وقت سرکار انگریزی کی رعایا ہوں۔ یہ اولاد پیدا ہونے کے وقت نہ صرف غیر ملکی بلکہ  
اولاد ماجائز (Filius nullius) بھی اور قانونی مفہوم میں ان کا باپ ایسا شخص تھا  
جو سرکار انگریزی کی رعایا سمجھا جاتا ہو۔

شمیڈن بنام پیرک (۱۸۵۴ء) ایکس ۵۳۵ ج، کنوٹر تھ۔ برترام

سینٹ لیونارڈس کو

**فقہ ۵۸** جب والدین میں مطلق نکاح نہ ہوا ہو اور ملک غیر کا قانون  
ایسی غیر صحیح المذنب اولاد کو توریث کا حق دیتا ہو، تو وہ اولاد انگلستان کے محمولات  
توریث کے ایکٹ میں بالکل اجنبی تصور ہوگی۔

ایٹلیس بنام انڈرین ۲۱ (۱۸۸۲ء) چانسی ڈویژن (۱۸۰۰ء) ج، آل

نواب ناظم بخار کے بچوں کی ایک عیب مقدمہ ہے۔

نواب ناظم نے جو کہ مسلمان انگریزی رعایا متوطن برٹش انڈیا تھے اور جن کی کم سے کم ایک زوجہ اس ملک میں موجود تھی انگلستان کے ایک عیسائی انگلستان کی رہنے والی عورت کے ساتھ جس کو یہ معلوم تھا کہ ان کے کوئی اور عورت بھی موجود نہیں نکاح کے مراسم ادا کئے، جو اولاد اس نکاح سے پیدا ہوئی اس کو ہندوستان کی انگریزی حکومت نے نواب ناظم کی اولاد تسلیم کیا۔ نکاح کے مراسم کے اثرات کے متعلق خواہ کچھ خیال کیا جائے، مگر اولاد کے متعلق جو رائے قائم کی گئی: بظاہر اس سے چارہ ہوتا تھا۔ کیونکہ باپ نے انکو تسلیم کر لیا تھا، اور جیسا کہ مشر جسٹس ججی نے لکھا کہ ”اسلامی قانون میں اقرار سے صحیح لنسی قائم ہو جاتی ہے اور یہ امر ان حوالوں سے جو مسٹیکٹن نے اپنی بحث میں دئے ہیں بالکل صاف ہے“ انگلستان میں ان بچوں کی حیثیت کے متعلق بھی بحث ہوئی مگر اس کے متعلق تصفیہ کی ضرورت نہ تھی اگر اس کی ضرورت ہوتی تو انکی صحیح لنسی کی تائید میں مشر (بعدہ لارڈ) میکٹکن کی یہ بحث کہ اولاد کی صحیح لنسی کے قیام میں باپ کے ذاتی قساذون کے اقرار یا نسب کا وہی اثر ہونا چاہیے جواز و مانع بعد نکاح ہوتا ہے، بالکل مسکت تھی، اور مشر جسٹس ججی کا جہان بھی اسی طرف معلوم ہوتا تھا۔ اگر ایسے حالات میں اس امر کے تصفیہ کی ضرورت واقع ہو کہ نکاح کے جو مراسم دانتے گئے، ان سے بطریق اسلام جائز نکاح منقذ ہوا نہیں، تو پہلا سوال یہ ہو گا کہ کیا عورت اس قسم کے نکاح کی نیت کھتی تھی یا نہیں، اگر اس کی نیت یہ ہی تھی تو حسب اصول متذکرہ دفعہ ۶۶ صفحہ ۶۳ اور بلحاظ اس کے کہ مرد کا توطن برٹش انڈیا کا تھا یہ کہا جاسکتا ہے، کہ وہ ایسی حالت میں کہ قانون مقام عاہدہ میں آسکے، کوئی خاص صورت نہیں بتائی گئی تھی، اپنے ذاتی قانون کے طریقہ پر نکاح کر لینے کا مجاز تھا (دیکھو دفعہ ۲۳۴ الف صفحہ ۹۶) لیکن جو نکاح ہندوستان کے مسلمان کا انگلستان میں رجسٹرڈ کے سامنے منقذ ہو گا، وہ نکاح بطریق عیسوی سمجھا جائے گا۔ دیکھو دفعہ

بیکھر فہمیر انوالدین (۴۱ حسب سابق) یہ فیمن نشین لکھنا چاہیے کہ جو اصول صحیح لنسی کے اس دفعہ میں انگریزی حوالوں سے بھی بیان کئے گئے ہیں، ان سے انگلستان کی جائداد غیر منقولہ کی توثیق کے



حق کا تصفیہ نہیں ہو جاتا۔ ہم کو آگے چل کر معلوم ہو گا کہ انگلستان کی ارضی کے حق تو ریٹ کیسے علاوہ صحیح انجی کے بحالت ازدواج پیدا ہونا بھی ایک لازمی شرط ہے۔

**فقہ الف**۔ یہ سوال کہ آیا اولاد غیر صحیح النسب (bastard) ہے، کلیتہاً اس مقام کے قانون پر منحصر ہے، جہاں اولاد کی پیدائش کے وقت والدین کا توطن تھا اور یہ واقعہ کہ اولاد بیرون ملک پیدا ہوئی حیثیت کے بارہ میں غیر موثر ہے۔ مقدمہ سرکار بنام ہففریز (۱۹۱۴) [۳۱] کے بی۔ ۱۲۳۔ ج، بینکیز و ٹوش، جس اور کسی مختلف الرے۔ اور اسی طرح باب کی ذمہ داری متعلقہ نفقہ اولاد کا تصفیہ صرف باب کے قانون مقام توطن سے کیا جاتا ہے۔ مقدمہ کو لڈزنگہام پیرشس کو نسل بنام نمٹھ (۱۹۱۱) ایل۔ جے نیوز پیپر صفحہ ۱۸۱۔ ج، جسٹس سن۔

# فصل پنجم

## بحالِ وفات جائیداد منقولہ کی تفریث

105

حیثیت، قابلیت اور ذاتی تعلقات کے بعد پھر ان بقیدہ صورتوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جن میں جائیداد کا محض تعلق انسان کی ذات کے ساتھ خیال کیا جاتا ہے۔ تاکہ اسی مضمون کے ضمن میں ذاتی قانون کے استعمال کے جانے کی سبب صورتیں ختم ہو جائیں۔ اس قانون کا استعمال معاملات نکاح کے بعد زیادہ تر وفات کے معاملات میں ہوتا ہے۔ انگلستان کے عملدرآمد کے مطابق یہ استعمال صرف جائیداد منقولہ تک محدود رہے گا کیونکہ انگلستان کی ارضی ہمیشہ قانون مقام وقوع (Lex situs) کی تابع ہیں اور کسی صورت میں ذاتی قانون کی تابع نہیں ہو سکتیں۔

انگلستان اور ان ممالک اور نوآبادیوں میں جہاں کے قوانین کا ماخذ انگلستان کا قانون ہے، متوفی کی ذاتی (یا جائیداد منقولہ) پر قبضہ صرف سرکاری منظوری سے ہو عموماً عدالتی ہوتی ہے حال کیا جاسکتا ہے۔ اس منظوری کی انگلستان میں تین شکلیں ہیں:-

- (۱) ”پروبیٹ“ یا ”نقل مصدقہ وصیت نامہ“ جو ایسے شخص یا اشخاص کو دیجاتی ہے جو وصیت نامہ میں تعمیل کنندہ (وصی) مقرر کئے جاتے ہیں۔
- (۲) ”اجازت نامہ“ اہتمام ترکہ موقل وصیت نامہ جس حالت میں وصیت نامہ کے ذریعہ سے کوئی تعمیل کنندہ (وصی) مقرر ہوا ہو۔

(۳) ”اجازت نامہ“ اہتمام ترکہ جس حالت میں متوفی نے کوئی وصیت نامہ بھجوا دیا ہو، اوصیا یا ہمتان ترکہ کا یہ کام ہے کہ وہ متوفی کی ذاتی جائیداد حاصل کر کے اس کا تحزیق کرے۔

اور جو کچھ باقی رہے، وہ ان لوگوں میں تقسیم کر دیں جو بموجب وصیت اور اگر وصیت نہ ہو تو حاکم اس کے مستحق ہوں۔ یہ سب فرائض لفظ اید منظرین (Administration) اہتمام ترکہ کے تحت داخل ہیں، اسلئے اس کے دوسری معنی ہیں:۔ اولاً اس کا استعمال بمقابلہ "پر دبیٹ" کے ایک خاص قسم کی سرکاری منظوری کیسے ہوتا ہے، ثانیاً جائیداد منقولہ کے متعلق بطریق خاص عمل کے اظہار کے لئے جس کی ایسے منتقل ایہ سے کی جاتی ہے منظوری کی نوعیت خواہ کسی قسم کی ہو۔

۱۔ جن صورتوں میں متوفی ایک انتقال جائیداد یا بے ۱۹۹۰ء ۶۱ و ۶۰ و کٹوریہ فصل ۶۵ کی تاریخ یکم جنوری ۱۹۹۸ء کے بعد مرے تو تحقیق یا غیر منقولہ جائیداد بھی منقولہ جائیداد کی طرح جسمی یا اہتم کے اختیار میں آ جاتی ہے۔ ان ملک میں جن کا قانون توثیق بہ نسبت انگریزی قانون کے زیادہ تر قانون رد اسے اخذ کیا گیا ہے، متوفی کی جائیداد منقولہ غیر منقولہ جائیداد کی طرح ان ورثاء کو پہنچتی ہے جن کے حق میں وصیت کی تسمی ہے، یا جو از روئے قانون اس کے مستحق ہوں (جسمی صورت ہو) اور بعض صورتوں میں وصیتی ہو جب کہ کو بھی پہنچتی ہے گزشتہ ہے کہ ورثاء اور موبوب اس کو منظور کریں۔ یہ لوگ ذاتی طور سے متوفی کے تمام قرضوں کے ذمہ دار ہیں لیکن اگر انھوں نے توثیق بقید فہرست منظور کی ہے تو انکی ذمہ داری بقدر جائیداد (With benefit of inventory) مصلہ کے رہے گی، اور اسی مناسبت سے، وہ ایسے مخصوص ہبہ بالوصیت کے بھی ذمہ دار ہو گئے جو وصیت نامہ میں بتایا گیا ہو، اس کے اور قرضہ کے ادا ہو جانے کے بعد حق تصرف (Beneficial interest) انھیں کو رہے گا۔ موصی کو وصی کے تقرر کا حق، ایک استثنائی شکل ہے اور عام طور سے یہ اختیار محدود ہوتا ہے مثلاً پنولین کے کوڈ کی دفعہ ۱۲۶ میں صرف جائیداد منقولہ کے قبضہ کا حق دیا گیا ہے اور وہ بھی صرف ایک سال اور ایک دن سے زیادہ سلسلے نہیں ہے۔

قدیم یا انگلستان کے مضابطہ کی رو سے جائیداد منقولہ (اور ۱۹۹۰ء کے بعد سے غیر منقولہ) کے بھی اس حصہ میں جو بعد ادا قرضہ باقی رہ جائے تصرف یا استفادہ وفات پر منتقل ہوتا ہے خواہ وصیت عمل میں آئی ہو خواہ نہ آئی ہو۔ خود جائیداد منقولہ سرکاری طور سے بعد وفات کے منتقل ہوتی ہے، اور وہ حق استفادہ یا تصرف پر حاوی ہے؛

اگرچہ ایسی صورت میں کہ متوفی نے کسی کو بھی نہ مقرر کیا ہو، تاہم ایسی صورتیں عام طور سے وہ ہی مقرر کیا جاتا ہے جس کو جائیداد مذکور میں حق استفادہ یا تصرف حاصل ہوتا ہے۔ یہ پوخر الذکر اور یورپ کے دوسرے ممالک کے ضابطہ میں وفات کے بعد خود جائیداد منقولہ نقل ہو جاتی ہے خواہ وصیت عمل میں آئی ہو، خواہ ذاتی ہو، اور اس میں حق استفادہ یا تصرف شامل ہے، اگرچہ وہ صرف قرضہ اور جویتی ہیہ کی اداسے مشروط ہو۔ یہ ضابطہ اس ضابطہ کے منسلک ہے جو انگلستان میں مختلف رد و بدل قانونی کے بعد جائیداد غیر منقولہ کے متعلق ہے۔ اس کے تحت ایک انتقال جائیداد کے نفاذ کے قبل قائم ہو گیا تھا، دو دنوں ضابطوں کی مشترکہ بنیاد قانونی رو ما کا وہ قدیم اصول ہے جس کی رو سے وزارت متوفی کے وجود کا قائم اور باقی رکھنے والا اور اس لحاظ سے اس کے تمام حقوق اور ذمہ داریوں کا قائم مقام متصور ہوتا تھا۔ انگلستان میں جائیداد منقولہ کے متعلق اس اصول میں کمی قدر تبدیلی ہو گئی ہے۔ اولاً متوفی کی ہر صورت میں قائم مقامی کیلئے سرکاری منظوری لازم کر دی گئی ہے۔ ثانیاً استفادہ یا تصرف کی قائم مقامی کو نفیس قائم مقامی سے جدا کر دیا گیا ہے، اور اس طور سے خصوصی یا مہتمم ترکہ، جو انگلستان میں متوفی کے ذاتی قائم مقام کہے جاتے ہیں، متوفی کی کامل ذات کے قائم اور باقی رکھنے والوں سے مختلف ہو گئے ہیں۔ یورپ کے دوسرے ممالک کے ضابطہ میں صرف قید فہرست کی بنا پر تبدیلی ہوئی ہے جس کا جاری کرنے والا جینیٹین تھا۔ ان ضابطوں کی بنا پر جو مسائل قانون بین الاقوام کے متعلق پیدا ہوتے ہیں، ان کا فیصلہ یورپ کے دوسرے ممالک میں جائیداد منقولہ کی توریث میں خواہ وہ وصیتی ہو، خواہ غیر وصیتی، متوفی کے ذاتی قانون سے کیا جاتا ہے۔ اٹلی کے کوڈ نے حسب رائے سو گئی، اس کو متوفی کی اس جائیداد غیر منقولہ پر بھی حاوی کر دیا ہے جو اس ملک کے علاوہ دوسرے ممالک میں واقع ہو۔

107

جائیداد غیر منقولہ کی توریث میں جو اصول انگلستان کے حجب کے فیصلہ جات کی بنیاد ہے، وہی فی الحقیقت انگلستان کے قانون میں بطور قاعدہ کے اختیار کر لیا گیا ہے۔ اور جو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے:-

**دفعہ ۹۔** متوفی کی ذاتی جائیداد جو قرضہ، جہیز، تکفین اور اہتمام ترکہ یعنی اس پر قابض ہونے اور اس کی تقسیم کے معارف کے بعد باقی بچ جائے، اس سے استفادہ

یا تصرف کا تصفیہ متونی کے آخری مقام توطن کے قانون سے کیا جائے گا خواہ وصیت  
عمل میں آئی ہو، خواہ نہ آئی ہو۔ یہاں قانون سے مراد آخری مقام توطن کا مجموعی قانون  
ہے، نہ کہ صرف وہ قانون جو قانون اندرون ملک (Internal law) کے نام سے  
موسوم کیا جاتا ہے، دیکھو مسئلہ ”رینوائے“ کی بحث فصل دوم میں، اور خصوصاً مقدمات  
ٹرڈ فورٹس و جانسن متذکرہ صفحات ۳۶ و ۳۷۔ سو خالذکر مقدمہ میں جس فارویل نے  
اس کی تصریح کی کہ بیڈن کے قانون میں ”ڈی کو جس“ (Decujus) کی انگریزی قومیت  
کے حوالہ دینے سے کیا مقصد تھا؛ انھوں نے لکھا کہ ”تقسیم حسب قانون قومیت“ کے  
معنی تقسیم حسب قانون انگریزی ہیں؛ مگر اس قانون کے مطابق جو خاص مویش کے متعلق استقامت  
ہوتا ہے نہ کہ تمام انگریزوں کے متعلق؛ بلکہ اظان کے اصلی توطن کے“ (۱۹۰۳)  
اچانسی ۸۲۵۔ لفظ ”اصلی“ کو مخصوص حالت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ اگر مس تاجنسن  
بیڈن جانے سے پہلے تالا سے کسی دوسرے انگریزی توطن میں منتقل ہو چکی ہوتی، تو  
فیصلہ اس انگریزی توطن کے لحاظ سے عمل میں آتا جو اس نے منتخب کر لیا تھا۔

اور چونکہ ملک کے نافذہ قانون کی توضیح اور استمال، ان عدالتوں سے بہتر  
کوئی عدالت نہیں کر سکتی جہاں وہ رائج ہے اسلئے آخر دفعہ سے یہ نتیجہ صریح طور سے اخذ  
کیا جاسکتا ہے کہ:-

**دفعہ ۶۰۔** اگر متونی کے آخری توطن کی عدالت کو اس امر کے تصفیہ کا حق

ملا ہے کہ متونی کی ذاتی جائیدادیں، دیون، اور تہنہ و تکلیفیں، اور اہتمام ترکہ کے مصارف کی  
منہائی کے بعد حق استفادہ یا تصرف کس شخص کو حاصل ہے، تو اس کا فیصلہ انگلستان  
میں قطعی تصور ہو گا؛ خواہ وہ سوال اہتمام ترکہ کی منظوری کے دعویٰ میں پیش آیا ہو، خواہ  
وصیت نامہ کی مجوزہ نقل مصدقہ کے دیئے جانے کی تردید کے دعویٰ میں یا کسی اور طور پر۔  
ایسے سرمایہ کی تقسیم کے متعلق (بعد منہائی دیون و دیگر مصارف متذکرہ بالا کے) جو  
انگلستان میں موجود ہو، دفعہ ۵۹ کے پہلے فقرہ سے یہ نتیجہ لوگوں کی رائے میں نہیں  
ستنبط ہو سکتا جو مسئلہ ”رینوائے“ اور مسائل متذکرہ فصل دوم کو تسلیم نہیں کرتے؛ بلکہ  
نزدیک انگلستان کی عدالتوں کو آخری مقام توطن کے اندرون قانون کا اہتمام کرنا لازمی  
ہے، نہ کہ اس ملک کی عدالتیں اپنا مجموعی قانون کام میں لائیں گی۔ انگلستان میں اس دفعہ

مطابق پوری طرح سے عملدرآمد ہے اور یہ نیکلہ دوسرے دلائل کے ایک لیل اس مینہ خیال کی تردید میں ہے بلکہ شخصی قانون بین الاقوام کے جو قواعد ہم نے اختیار کئے ہیں، وہ دوسرے ملک کے صرف ان قوانین کا حوالہ دیتے ہیں جو قانون امدرون ملک کے نام سے موسوم ہیں۔

مقدمہ گر سپین بنام ڈاگلیونی (۱۸۴۳) ۲-پریس ویل ۹۶ جج، کرسول (۱۸۶۲)

ایل (۱۸۰۱) ای ویل ۱-۳۰۱ جج، پیٹریٹ ڈ-کریویرتھ کو مقدمہ ٹرو فورٹ

متذکرہ سابق صفحہ ۳۹ جو اسٹیس فارول کا حوالہ مقدمہ جانسن زیر دفعہ ۵۹

**دفعہ ۶۱** جس حالت میں متوفی کے آخری توطن کا قانون اس کی توریث جائداد منقولہ کو اس کے قومی قانون پر محول کرتا ہے تو دفعہ ۶۰ کا اصول اس ملک کی عدالت سے متعلق ہوگا، جہاں کا باشندہ شخص متوفی بھی اس قانونیت کے تھا۔

مقدمہ ٹرو فورٹ ٹرانڈرٹ بنام لیننگ (۱۸۸۷) ۳۶ جانسری ڈویژن

۶۰-جج، اسٹرننگ میں یہ امر زیر بحث تھا کہ سلطنت ترکی اور دوسرے

ایسے ملک کے توطن کی بحث جن کے ساتھ ہمارے بین الاقوامی تعلقات

تاقم نہیں ہیں تو توطن کے ضمن میں کیجائے گی۔

**دفعہ ۶۲** متوفی کے آخری توطن کے قانون سے ہر دو دفعات متذکرہ بالا میں کہ وہ قانون سمجھا جانا چاہیے جو متوفی کی وفات کے وقت نافذ تھا، ایسا قانون جو متوفی کی وفات کے بعد جاری ہوا اور جس کا اثر زمانہ گزشتہ پر پڑے وہ تمام مسائل متعلقہ توریث میں عدالتہائے انگلستان میں ناقابل محاکمہ تصور ہوگا۔

مقدمہ نیچ بنام بریڈونزل گورنٹ ہیراگی (۱۸۷۱) ایل-آر (۲) پی

ایم ۲۶۸ جج، پیئر انسی کو مقدمہ سارواٹاٹ اگالور (۱۸۹۵) ۶۴-ایل-ج

سلسلہ جدید جانسری ۵۲۱-جج، کروتھرڈ

جائداد منقولہ کی توریث میں جو تفصیلی مسائل بین الاقوامی انگلستان میں پیدا ہوتے ہیں، ان کا ذکر اسی سلسلہ میں کرنا، موجب آسانی ہوگا جس سلسلہ میں عموماً مقدمات میں کارروائی ہوا کرتی ہے۔ پہلے ان اشخاص کے متعلق قواعد بیان کئے جائیں گے، جن کے حق میں پروپیٹ یا اہتمام ترکہ کی منظوری دیجا سکتی ہے اور نیز یہ کہ کون سے

وصیت نامے ایسے ہیں جن کے نقول مُصدقہ عطا ہو سکتے ہیں منظوری کے دینے میں ان دونوں امور پر لحاظ کیا جاتا ہے مگر مقدم الذکر قواعد کو زیادہ تر کام میں لانا پڑتا ہے کیونکہ وہ وصیتی اور غیر وصیتی دونوں صورتوں پر حاوی ہیں۔ ان کے بعد وہ قواعد ہیں جن کے ذریعہ سے یہ متعین ہوتا ہے کہ پروبیٹ یا اہتمام ترکہ کی منظوری سے کس قسم کی جائداد منتقل ہوتی ہے۔ ان میں وہ قواعد ہیں جن سے ان سوالات کا تصفیہ ہوتا ہے جو دورانِ اہتمام ترکہ میں پیش آتے ہیں۔ یہاں اہتمام کا لفظ ان دو معنوں میں سے جن کا ذکر صفحہ (۱۰۵) پر کیا گیا ہے، دوسرے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

109



## پروبیٹ یا اہتمام ترکہ کی منظوری

**فقہ ۶۳** متوفی کا توطن یا پولیٹیکل قومیت، خواہ کچھ ہو، اس کی ذاتی جائداد (جائداد منقولہ) موجودہ انگلستان پر قبضہ ہو سکتا ہے اور نہ ایسی جائداد واجب الوصول کی باتہ دعویٰ ہو سکتا ہے، بغیر اسکے کہ پروبیٹ یا اجازتِ اہتمام ترکہ کی منظوری دیکھائے بشروطیکہ جائداد مذکورہ رقم ہو، جو جس متوفی کی زندگی کے بیمہ کی باتہ واجب الادا ہو۔

ٹورن بنام فلور (۱۸۵۱ء) ۳۱- پی۔ ڈبلیو ۳۶۹- ج ۱، طلبوٹ کو تو تیار کر  
بروڈریک کو بنام اٹرنی جوبل (۱۸۹۹ء) ۱۷- پی۔ ڈبلیو ۶۲- ج ۱، باسبری۔ تو اٹرن۔  
شیڈ وڈ کو بنام جنسوں نے آٹھ رگبی اور کوش کی رائے سے اتفاق کیا۔  
انہوں نے ایک انگریزی کمپنی کے حصص اور دیگر کے مقدمہ میں جس میں اہتمام  
کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا تھا کو مقدمہ پر اس بنام ڈیوہرسٹ (۱۸۳۸ء) ۴- پی۔ ڈبلیو  
۶۶- ج ۱، کائن نام سے وفد ہا کے لازمی نتائج کا اظہار ہوتا ہے، یعنی یہ کہ متوفی  
کی ذاتی جائداد کے ایسے اہتمام میں (یہاں اہتمام دوسرے معنوں میں ہے جس کا  
ذکر صفحہ ۱۰۵ میں ہو چکا ہے) جو زیر ہدایت عدالت کل میں آ رہا ہو، عدالت کل ایسے  
وصیت نامہ ہی نافذ نہیں کر سکتی جو انگلستان میں ثابت دیکھا گیا ہو جو خزانہ کے  
مہتممان ترکہ کے حکم کو مقدمہ (۱۸۶۰ء) ایل۔ آر۔ ۵- ج ۱، باسبری اپیل ۳۱- پی۔ ڈبلیو  
گے فارڈ نے رٹو لے کی رائے کو منسوخ کر دیا، اس وفد میں جو استثنائے قائم کر لیا ہے

وہ ایک مالگاری سند کی دفعہ ۹ کے قانونی حکم پر مبنی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص جس نے اپنی زندگی کا بیمہ کرایا ہو سلفنتہائے متحدہ سے باہر وطن کی حالت میں مر جائے تو رقم بیمہ کے مستحق قرار دیئے جانے کے لکھنؤ ورنس ہے کہ سلفنتہائے متحدہ کی عدالتوں میں سے کسی عدالت کی منظوری حاصل کی جائے۔ مقدمہ ہاس بنام ایس انشورنس کمپنی [۱۹۱۳ء - ۲۱ - کے - پی ۲۹ - ج ۱، انگریزین مقدمہ سچہ ویٹ بنام فری (۱۸۴۰ء - ۱ - ایم و ج ۱۵۹ - میں جسٹس سٹال، ہوتا ہے کہ کوئٹین اور اسکیپت نے ایک ہتم ترکہ کو جو منظوری عدالت آئرلینڈ پر قرار ہوا تھا ایک ایسی دستاویز کی بنا پر ناش کرنے کی اجازت دی کہ جو آئرلینڈ میں بروقت منکات جائداد مالیتی (bona notabilia) تصور ہوتی تھی لیکن یہ یقیناً ایک غلط کارروائی تھی۔ دیکھو وائٹ بنام رورزیر و دفعہ آئندہ - مقدمہ وینکولن بنام بوڈو (۱۸۶۳ء - ۱۵ - اسی - پی - ۱ - سلسلہ جدید) ۳۴۱ میں فقرہ ۲ - غرض سلسلہ کے متعلق ارل ڈیمیس اور کیٹنگ نے یہ طے کیا کہ جس منطقی وارث کو توفی کے وطن کے قانون کے مطابق میراث حاصل ہو کہ وہ توفی کے ان دیون کی بائو جوارث میں شریک ہوں ۲ بنے حق کی بنا پر دعویٰ کر سکتا ہے، وہ انگلستان میں بھی ۲ بنے نام سے دعویٰ دائر کرنے کا مجاز ہے، گو کہ انگریزی عدالت سے اس کی منظوری نہ ملے گی۔ ان جوں نے اگرچہ فیصلہ کیا اگر ساتھ ہی اس کے وہ اس قاعدہ کو بھی چھوڑا کہ صرف جائزے تھے جو اس دفعہ میں قائم کیا گیا ہے۔ بظاہر ان کا خیال یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تجویز مخصوص مقدمہ سے متعلق تھی۔ جو مقدمہ ان کے سامنے پیش تھا اس کو وہ دوسرے مالک یورپ کے قانون کا عام مقدمہ نہیں سمجھتے تھے۔

فرض کر کے مسئلہ کا تعلق توفی کی ذاتی جائداد سے نہیں ہے بلکہ ای جائداد سے ہے جس پر جس برائے وصیت نامہ بطور امین قابض ہونے کا اقبال کرتے ہیں۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا انگریزی عدالتیں غیر ملک کی پرجنٹل لکھی نظر سے نہیں دیکھیں گی جس نظر سے شرائط امانت کے متعلق کسی دوسری پیش شدہ دستاویز کو سمجھیں جو مقدمہ اوقات ٹول (۱۸۸۲ء - ۲۳ - چانسرری ڈویژن ۵۳۲ (۲۰۶ - ۵۴۱) ج ۱، پی ۱۱۱) وجہ کے علاوہ جس سے مقدمہ ٹینسن (۱۸۸۲ء - ۲۴ - چانسرری ڈویژن



۱۷۷۔ ہنریٹس میں بحث کی گئی ہے، اس وجہ کی بنا پر بھی مستند سمجھا جاسکتا ہے۔  
**واقعہ ۶۴** انگلستان میں متوفی کی جائداد منقولہ کے متعلق مقدمہ چلانے کے واسطے کسی غیر ملک کی عدالت کی منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔

مقدمہ دائرۃ بنام رورڈ (۱۸۸۲) کیو۔ پی۔ ۴۹۶، جج ہنڈل، انجبر،  
 کوئین، مال، تبارکی، اندرسن، رولف نے اپنی مقدمہ (۱۸۴۰) کیو۔ پی۔

۴۹۳، جج، ڈنین، لیٹل، ڈیل، سٹین، وکارج کو منسوخ کر دیا۔

**واقعہ ۶۵** اس اہم اصول کے قرار دینے کی سلسلے میں انگلستان میں منظوری  
 کس شخص کو دی جائے گی اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا کہ انتخاب ذیل شخص کی کر دیا جائے۔  
 ”میں قبل ازیں اس عام اصول پر کاربند رہا ہوں کہ جب متوفی کے توفیق کی عدالت،  
 کسی شخص کو منظوری عطا کرتی ہے اور وہ عدالت ہذا میں حاضر ہو کر اس امر کا اطمینان دلاتا  
 ہے کہ وہ اپنے ملک کے باضابطہ حکم کی رو سے متوفی کی جائداد کے اہتمام کا مجاز ہے؛ تو  
 مجھے کوئی بلا کسی مزید غور کے شخص مذکور کو یہ اختیار عطا کرنا چاہیے کہ وہ اس سسر نامہ کا بھی  
 اہتمام کرے جو انگلستان میں موجود ہو۔“ لارڈ پیر نے مقدمہ ہل (۱۸۷۰) ایل۔ آر۔ ۲۔  
 پی واکیم ۹۰۔ صرف اس اشتقاق کے ساتھ کہ عدالت ہذا ملک غیر کے قانون کی پابندی  
 اس حد تک نہیں کر سکتی بلکہ وہ ایسے شخص کو اہتمام ترکہ کی منظوری دیدے جو ذاتی طور سے  
 اس منظوری کے لینے کے ناقابل ہو؛ مثلاً یہ کہ عدالت ہائے ملک غیر اس امر پر کتنا ہی زور  
 کیوں نہیں دیتیں کہ نابالغوں کو منظوری دی جانی چاہیے لیکن اس ملک کی عدالتیں ان کے  
 اتباع میں ایسے اشخاص کو منظوری نہیں دے سکتیں۔“ جج ہین بمقدمہ ریتارڈ (۱۹۰۳)  
 پی صفحہ ۱۲۹ و ۱۳۰۔ اس مقدمہ میں اجازت نامہ اہتمام ترکہ مع نقل وصیت نامہ ریان سیورڈ  
 کو دیا گیا جن کو عدالت توطن نے اوصیائے مقررہ وصیت نامہ کو ترکہ کے مقرر کیا تھا۔  
 مقابلہ کرو مقدمہ ڈی۔ الینس مستدکرہ سابق صفحہ ۴۱۔

لارڈ پیر نے اسے کی نسبت کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک دوسرے کو تو پرانی اصول  
 کو اس طرح بیان کیا تھا ”یہ اصول عام ہے جس کے مطابق یہ قبل ازیں ملک کی کیا ہو؟  
 کہ جب کوئی شخص بحالت توطن ملک غیر فوت ہو، اور اس ملک کی عدالت کسی شخص کو  
 (خواہ وہ کوئی ہو) اہتمام ترکہ کا حق دیتی ہے تو عدالت ہذا کو عدالت مذکور کا





ایل کیو۔ آر [۱۹۱۳] صفحہ ۴۰) کو

112

جاء، وأُسلطوا

۱۔ قانون ۲۱ و ۲۲ دستوریه فصل ۵۶ و منہ ۴ -

”یہاں مذکور اور اس کے بعد سے جب کوئی تصدیق ایسے شخص کے ہاتھ نہ کرے گی“ جس کی نسبت حسب طریقہ تذکرہ بالا معلوم ہو چکا ہو کہ بحالت توطن اسکا ٹیلینڈ قوت ہو اے، اور تصدیق مذکور ذاتی جائیداد موقوفہ اسکا ٹیلینڈ کے علاوہ، انگلستان کی موقوفہ

ذاتی جاماد پر بھی حاوی ہو، انگلستان کی خاص عدالت پروبیٹ میں پیش ہو اور اسکی ایک نقل مع درمیانی کارروائی کی نقل مصدقہ کے، اس امر کی تصدیق میں کہ شخص ستونی بجات توطن اسکاٹ لینڈ فوت ہوا، جبرٹار کے سامنے پیش کی جائے؛ تو عدالت مذکورہ ایسی تصدیق پر اپنی مہر ثبت کر کے پیش کو نیوالے کو واپس کر دے گی؛ اور اس کے بعد سے انگلستان میں اس کا وہی عمل اور اثر ہو گا؛ گیارہ دہریہ پروبیٹ (نقل وصیت نامہ) یا سہ اہتمام ترکیز جیسی صورت ہولائی عدالت پروبیٹ سے جاری ہوتی تھی۔ (مترجمہ سابق) و فصل ۱۲۔

اس قانون نے فی الحقیقت انگریزی منظوری اور ثبوت کی ایک جدید شکل مہیا کر دی ہے اور اس نے انگلستان میں جاماد کے قبضہ یا ارجاع و حوی، یا کسی وصیت نامہ، برکھانا کئے جانے کے واسطے انگلستان کی عدالت اہتمام ترکہ کے سامنے، انگریزی قوت کے پیش کئے جانے کی جو ضرورت جب دفعہ ۶۳ بیان ہوتی ہے، اس میں کوئی فرق نہیں آتا۔

جب اسکاٹ لینڈ کے ایک وصیت نامہ کی توثیق بھی مہمان ترکہ ہو چکی ہو، تو انگلستان میں انگلستان کی عدالت ہائے پروبیٹ، اس کی تصدیق مہر ہی منظور کریں گی؛ اگرچہ تصدیق مذکورہ ایسے شخص کے حق میں ہو جو انگریزی قانون کے مطابق ہتم ترکہ ہونے کی قابلیت نہیں رکھتا، جو بمقدار جاماد و زینین (۱۹۱۸) پی ۱۲۴۔ عدالت مرافقہ - جج، سٹونن ایڈمیٹیکلر، آپو جنوٹ کو آرن کے فیصلہ کو منسوخ کیا؛ اسکاٹ لینڈ کے ایک وصیت نامہ میں ایک جماعت سند یافتہ (Corporation) ہتم مقرر کی گئی تھی جو ترکہ ہونے کو وصیت نامہ کی مہر تصدیق بلا عذر کے انگلستان میں ہونی چاہئے؛ اگرچہ انگلستان کے قانون کے مطابق اسے جماعت سند یافتہ تھی، پروبیٹ نہیں ہو سکتی؛

اسی ایکٹ کی دفعہ ۱۲ و فصل ۱۲ کے ہے، صرت بجائے الفاظ انگلستان کے آؤ لینڈ لکھا گیا ہے۔ اور و فصل ۱۲ میں ایسا ہی انتظام اسکاٹ لینڈ کے لئے کیا گیا ہے، تاکہ وہ پروبیٹ و اسناد اہتمام ترکہ جو ان لوگوں کے اوصیا یا مہمان ترکہ کو انگلستان یا آؤ لینڈ میں دیئے گئے ہوں، جو ان ملک کے توطن کی حالت میں فوت ہوئے ہوں،

اسکاٹ لینڈ میں نافذ قرار پائیں گی۔

مگر انگلستان کی حد تک ایسی حالت میں بھی پروویٹ یا اسناد اہتمام ترکہ دینے کی مجاز ہیں جبکہ آئر لینڈ کی منظوری کی ہری تصدیق نہ کی گئی ہو مقدمہ

ایرون بنام کارتر (۱۹۱۶) بی ۲۳۰ ج ۲، بارن کی

**دفعہ ۱۷۱ (الف)** انگریزی منظوری کی ایک جدید صورت، نوآبادیات

کے پروویٹ ایکٹ ۱۹۱۶ء سے پیدا ہو گئی ہے جس کی رو سے کوہ پروویٹ اور اسناد اہتمام ترکہ جو ایسے انگریزی مقبوضات سے ملے ہوں جن سے باہمی مساوات عمل کا معاہدہ ہو یا جن کو ایسی انگریزی عدالتوں نے منظور کیا ہو جو مالک غیر میں واقع ہوں، سلطنت متحدہ میں مصدق بہر ہو سکتی ہیں۔ انگریزی عدالتیں موقوفہ مالک غیر، سفارت خانوں کی عدالتیں ہیں جو حقیقی غیر ملک میں واقع ہوں یا ان مالک میں واقع ہوں جو انگریزی نوآبادیات کی حفاظت میں ہیں۔

نوآبادیات کی منظور کردہ اسناد اہتمام ترکہ انگلستان میں مصدق بہر

ہو سکتی ہیں اگرچہ متونی بعد وصیت کے مرگیا ہو اور اسکی کوئی جائداد انگلستان میں

نہ ہو۔ مقدمہ سائڈرس [۱۹۰۰] بی ۲۹۲ ج ۲، گولڈ کو

دفعہ ۱۷۲ (ب) گورنمنٹ آئر لینڈ کے ایکٹ ۱۹۱۶ء نے آئر لینڈ کی منظوریات

اہتمام ترکہ کی تصدیقی کارروائی پر کوئی اثر نہیں ڈالا ہے اور نوآبادیات کے پروجیکٹ

ایکٹ ۱۹۱۶ء کو آئر لینڈ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مقدمہ رابرٹ گالت

[۱۹۲۲] ویلیو این صفحہ ۱۱۶ ج ۲، بی ڈیوک کو

**دفعہ ۱۷۳** جبکہ متونی کا انتقال، بیرون ملک، اپنے توطن کے مقام میں

ہو اور وہاں کی عدالت نے کسی شخص کو اس کی ذاتی جائداد کا اہتمام سپرد نہیں کیا، خواہ

اس وجہ سے کہ اس ملک کے قانون کی رو سے ایسی اجازت کی ضرورت نہیں، خواہ کسی

دوسری وجہ سے ایسی حالت میں انگریزی عدالتیں منظوری دینے کی مجاز ہوں گی:-

اول ان ادھیاء کو اگر کوئی ہوں جو وصیت نامہ کے ذریعہ سے مقرر کئے گئے ہوں،

یا اس کے مضمون سے ان کے تقرر کا منشا معلوم ہوتا ہو جب ایسے شخص کے وصیت نامہ

میں جو بحال توطن ملک غیر فوت ہوا اہتمام ترکہ کے عام تقرر کی منظوری مندرج ہو، تو

174

انگریزی عدالتوں پر لازم ہے کہ وہ ہتھان مقرر شدہ کے حق میں بلا اس دریافت کے کہ آیا وصیت نامہ کا کوئی اثر متوفی کی ذاتی جائیداد ہو تو عد انگلستان پر پڑتا ہے یا نہیں، ریبیٹ کی منظوری ہی اسی طرح صادر کریں جس طرح انگلستان کے ایک نموضی کے وصیت نامہ کی منظوری کی جاتی ہے۔

لارڈ چیمفورڈ نے بمقام انجمن بنام دیلی (۱۸۶۲ء) ایچ۔ ایل۔ آئی  
صفحہ ۷۳- اور لارڈ ویسٹمورلے نے اسکا مقدمہ نمبر ۱۳ میں اس مزید حالت کا اضافہ  
کیا کہ جہانن ترکہ نے ملک توپن کی عدالت مجاز میں وصیت نامہ کی تصدیق  
کرائی ہو۔ لیکن اس باب میں اس قسم کی کسی شہادت لگانے کی ہرگز ضرورت  
محبوس نہیں ہوئی تھی

۲۔ لیکن اگر موصی نے ایک ہی وصیت نامہ کے ذریعہ سے اپنی جائیداد کو قاعدہ انگلستان اور ملک غیر کیلئے مختلف ہتھمان ترکہ مقرر کئے ہیں تو یہ سمجھنا غلط نہ ہو گا کہ ملک غیر کے ہتھمان ترکہ انگلستان میں پر و بیٹ حاصل کرنے کے مستحق ہونگے۔ مقدمہ دینرٹسندرجہ تحت وصیت میں سرہمی کسٹول نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ جب موصی عام ہتھمان ترکہ اور ایک خاص ہتھم ترکہ کو چھوڑ جاتا ہے تو جس ملک کے تقرر کاران میں سے ہر ایک کو پر و بیٹ دینے کا عہدہ آمد جاری ہے، مگر میں اس اصول کو پوری طور سے نہیں سمجھ سکتا، جس کی بنا پر یہ عہدہ آمد جاری ہو گیا ہے۔ میں اس قدر عرض کرنے کی معافی چاہتا ہوں کہ یہ عہدہ آمد صحیح ہے اور اس سے یہ نتیجہ مستنبط ہوتا ہے کہ ایسے ہتھم ترکہ کے حق میں جو بطور خاص ایسی جائیداد کیلئے مقرر کیا گیا ہو جو عدالت کے عدا اختیار سے باہر ہو گا کوئی پر و بیٹ منظور نہیں ہو سکتی مگر

جس حالت میں کہ وصیت نامہ ہی تک صحیح انا جائے جہانک کہ اس کا قلم  
تقریر کے اختیار کی تعمیل سے ہے تو منظور کیا ہی جاوے گا تاکہ محدود رسے کے ہر جسکے  
انتقال کا مستوفی کو انشیا تھا اگر اس نے وصیت نامہ کے ذریعہ سے اس کا منتقل نہیں کیا،  
جب تک کہ اس سے وسیع تر منظوری کی تائید ضروری رضامندی سے نہ ہو۔ مقدمہ  
ترنیفونڈ (۱۹۹۰ء) بی ۴۲۷، ۲۸۵ بھتیجی کو جب ایک موصی متوطن ملک غیر و وصیت نامے  
لکھے، ایک شخص اس راہی کی اجازت جو پاکستان میں واقع ہے اور باشندگان

انگلستان ہی کو جہتم مقرر کرے؛ اور دوسرا ملک غیر کی جامدا اور اس ذاتی جامدا اور  
کے متعلق جو انگلستان میں واقع ہے اس کے لئے ملک غیر کا جہتم مقرر کرے تو عدالت  
محیت نامہ مقدمہ لکھ کر اس کے جہتموں کے حق میں امر میں موقوفہ انگلستان کی حد تک  
منظوری عطا کرے گی؛ اور برقی منظوری (Coetorum) ملک غیر کے جہتموں کو

دیجائے گی مقدمہ دان برینو (۱۹۱۱) صفحہ ۱۶۲۔ جن، آیوانس پڑ  
**دفعہ ۳۳** جو جہتم ترکہ بروے وصیت نامہ مقرر کیا گیا ہو اور موسیٰ کے  
آخری ملک توطن کے قانون کی رو سے اس کی مدت ختم ہو گئی ہو مگر انگلستان میں  
کسی منظوری کا مستحق نہیں قرار پاسکتا۔

مقدمہ لین دلی ہشام انڈین (۱۸۶۰) ۲۔ اس دلی ۲۴۔ بیچ کر سول پڑ  
متنی کے آخری ملک توطن کے قانون کے لحاظ سے جہتم ترکہ صرف ایک سال  
تائید رہنے کا مستحق تھا۔ پروبیٹ وقت وفات سے ایک سال تک کیلئے

محدود عطا کی گئی تھی مقدمہ گورس (۱۹۰۲) [۱۹۰۲] بیچ کر سول پڑ  
**دفعہ ۳۴** ملک غیر کے وصیت ناموں کے متعلق جن میں بعد ازاں جہتموں  
مقرر کئے گئے ہوں، انگلستان کا ملکہ رائیہ ہے کہ جب وصیت نامہ میں کسی وارث کا ذکر  
ہو تو بلکہ استنباط بحیثیت جہتم ترکہ اس کو پروبیٹ دی جاتی ہے مگر موہوب لا وصیتی کل  
جامداد (Univesal legatee) کو صرف اجازت نامہ منقل وصیت کے لئے ہے۔

مقدمہ اولی فینٹ (۱۸۶۰) ۱۰۲۔ بی (سلسلہ جدید) اپی ۱۰۲۔ بیچ  
کر سول پڑ مقدمہ گورس اور نیز دیکھو زیرہ دفعہ ۶ نسبت اس شکل کے جس میں

منظوری دیجائے گی پڑ

**دفعہ ۳۵** بہ نظر ذرائع اگر کوئی وصیت نامہ نہیں ہے یا وصیت نامہ کے  
ذرائع سے کوئی جہتم مقرر نہیں ہوا ہے اور نہ اس کے مضمون سے کسی کے مقرر کا منشا  
ظاہر ہوتا ہے تو دوسرے درجہ کے اشخاص مستحقین منظوری میں (جو ایسی حالت میں انہما م ترکہ  
کی ہوگی نہ کہ پروبیٹ کی) کا وہ لوگ شامل ہوں گے جو کہ بحیثیت وراثتہ داران قریبہ  
یا موہوب لا وصی کی تریث کے حق استفادہ (lienaficial successim) سے  
غرض رکھتے ہیں، یعنی اس جامداد سے جو بعد ازاں قرضہ و مصارف تجہیز و تکفین و اہتمام ترکہ



نہج رہے۔ جن کو منظوری دیکھائے گی، ان کا انتخاب انگلستان کے عملدرآمد کے مطابق عمل میں آئے گا؛ اس شرط کے ساتھ کہ حق استفادہ یا تصرف کا مسئلہ متونی کے آخری توپن کے ملک کے قانون کی طرف رجوع کیا جائے گا جیسا کہ دفعہ ۹۷ کا منشا ہے۔  
مقدمہ اسٹورٹ (۱۸۳۸) ۱ کر ۹۰ ج ۹۰ نکال پڑیز کچھ مقدمہ

آلفینٹ زیر دفعہ مابسل کو

**دفعہ ۹۶** اور جو شخص متونی کے آخری توپن میں ان لوگوں کا نامیندہ ہے جن کو قرین حق استفادہ سے تعلق ہے؛ مثلاً متونی کی اولاد کا ولی عہد، انگلستان میں اہتمام ترکہ کی اجازت کا مستحق قرار پائے گا۔  
مقدمہ بتایا ہے (۱۸۶۲) ۱ ایس وی ۱۲ ج ۱۲ کر ۱۲ کو

**دفعہ ۹۷** تیسرے؛ اگر وفات اسبق سے مطابق کوئی شخص بھی مستحق نہ قرار پائے تو منظوری بحق قرض خواہ دیکھائے گی۔  
مقدمہ راتور (۱۸۲۸) ۱ پیگ وانکلا ۲۹ ج ۲۹ نکال کو

**دفعہ ۹۸** موصی، خواہ انگلستان کے توپن کی حالت میں فوت ہو، خواہ ملک غیر کے توپن کی حالت میں، اجازت اہتمام ترکہ، منقول وصیت نامہ یا ضمیر وصیت نامہ جس کا تعلق صرف جائیداد ملک غیر سے ہو نہیں دیکھا جاسکتی؛ اور نہ ایسے وصیت نامہ یا ضمیر وصیت نامہ کی پر و بیٹ لی سکتی ہے، جب تک کہ کسی دوسرے ایسے وصیت نامہ میں اس کا شریک کر لیا جانا ناظر ظاہر ہوتا ہو؛ جو انگلستان میں قابل پر و بیٹ ہو۔ ایسی صورت میں نہ صرف دونوں ایک دستاویز بنو جاتے ہیں؛ بلکہ انگلستان کے ہتھمان ترکہ کی آگاہی کیلئے بھی لازم ہو جاتا ہے کہ وصیت نامہ یا ضمیر وصیت نامہ مولود پر و بیٹ میں شریک کر دیا جائے تاکہ ان لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ان کو اس جائیداد سے جس کا تصفیہ دستاویزات مذکور سے ہو چکا ہے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مقدمہ مرے (۱۸۶۶) پی ۶۵ ج ۶۵ نکال آئرس میں غصاء پر بیان  
ہوا ہے کہ برطانیہ اس کے یہ ممکن ہے کہ ملک غیر کا وصیت نامہ انگلستان کے وصیت نامہ کو شریک کر لے اس صورت میں ملک غیر کا وصیت نامہ ناجائز مانا اپنے اثر کے صرف جائیداد ملک غیر تک محدود نہ رہے گا؛ اور پر و بیٹ میں دونوں

شریک کر لئے جائیں گے جو مقدمہ کوڈ (۱۸۶۷) ایل۔ آر۔ آئی۔ پی۔ وایم ۴۴۹ میں جج وائلڈ نے مقدمہ اسپرٹ بنام ہیرس (۱۸۳۳ء - ۴ - ہیگ ہندہ سی ۵۰۵ - جج نیکنال کو منسوب کر دیا اور مقدمہ ونٹر (۱۸۶۱) ۳۰ - ایل۔ جے - (سلسلہ جدید) پی۔ وایم ۵۶ - جج کرسول کو مقدمہ ہارس (۱۸۷۰) ایل۔ آر۔ ۲۰ - پی۔ وایم ۸۳ - جج پیئرٹ نے مقدمہ ڈی - لاساسی (۱۸۷۳) ایل۔ آر۔ ۳۰ - پی۔ وایم ۴۲ جج تیننٹ کو مقدمہ ہارڈن (۱۸۷۷) ۴۳ ایل۔ جے (سلسلہ جدید) پی۔ وایم ۲۶ - جج تیننٹ کو ان سب مقدمات میں دستاویزات متعلقہ انتقال جائداد ملک غیر بنائے شمول قابل عطائے پروپیٹ تصور ہوئے - اور آخر مقدمہ میں جج نے دوسری وجہ متذکرہ دفعہ ہارڈن کی پچھن صورتوں میں شمول شامل نہیں ہوتا ایک حلف نامہ مقدمہ نقل و معقدہ کے دخل کیا جاتا ہے اور اس کا حوالہ اس وصیت نامہ کی پروپیٹ میں دیا جاتا ہے جو جائداد موقوفہ انگلستان کے متعلق ہوتی ہے جو مقدمہ اسٹر (۱۸۷۶) ۱ - پی۔ ڈی - ۱۵۰ - جج تیننٹ کو مقدمہ کالوس (۱۸۹۰) ۱۵ - پی۔ ڈی - ۱۴ - جج بریٹ کو نیز لاطین مقدمہ ڈیلا رو (۱۸۹۰) ۱۵ - پی۔ ڈی - ۱۸۵ - جج تیننٹ کو مقدمہ تیننٹ (۱۸۹۱) پی۔ ۲۵۳ - جج جین کو جین ایک ایسا حلف نامہ چاہا گیا جس سے معلوم ہو سکے کہ جو جائداد مقولہ کینڈا کے وصیت نامہ میں درج تھی، وہ موصی کی وفات کے وقت کینڈا میں موجود تھی اور جو جائداد مقولہ انگریزی وصیت نامہ میں بتائی گئی تھی وہ انگلستان میں موجود تھی جو مقدمہ پی۔ آر۔ فریزر (۱۸۹۱) پی۔ ۲۸۵ - جج جین کو مقدمہ ٹیپلین (۱۸۹۲) پی۔ ۲۶ - جج کنگو بارنسٹ کو

مقدمہ بلٹن (۱۸۷۷) ۱۲ - پی۔ ڈی - ۲۰۲ - جج تیننٹ میں دونوں وصیت ناموں کی جن کا تعلق جدا جدا انگلستان اور نیم کی جائداد سے تھا پروپیٹ دیکھی، اگرچہ ان میں سے کوئی بھی دوسرے میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ ٹیم کے قہر ترکہ نے دست برداری کر کے منظوری سے اتفاق کر لیا تھا جو

دفعہ ۶۹ قانون ۲۵۰۲۳ وکٹوریہ کی فصل ۱۲۱ دفعہ ۴ میں یہ حکم ہے کہ ملک غیر کی حکومت کے ساتھ باہمی معاہدہ اور اس کے متعلق کنسل کا حکم ہو جانے کے بعد



وحیث نامہ کی صحت کا انحصار ہوگا گریزی عدالتیں اس فیصلہ کا اتباع کریں گی پھر اس ملک میں حاصل کیا گیا ہو جو موصی یا مینہ موصی کا آخری مقام توطن تھا۔ دفعہ ۱۷ کی صورت میں یہی ملک اس کی قومیت کا ملک سمجھا جائے گا۔

پرو بیٹ یا سندہ اہتمام ترکہ و دستاویز ایسے فیصلے کی بنا پر عطا کی گئی ہو ملک توطن میں حاصل کیا گیا تھا۔ مقدمہ میر سب نام نمبر ۱۸۱۶ (۲۰-ایڈ-۲۵-جنگ و نیکیال) و مقدمہ کوسا سن (۱۸۶۶) ایل آر آئی پی وی و ایم ۱۸۳-جنگ و نیکیال مقدمہ لرنہ نام نمبر ۱۸۰۲ (۱۸۰۲) ایل آر-۲۰-جنگ و ایم ۴۰-جنگ و نیکیال مقدمہ میں نو قتل اور اب ناجائز کا عذر کیا گیا تھا لڑکے لڑکیاں اپنے آپ کو اس فیصلہ کا پابند رکھ کر کہتے ہیں کہ میں بتائے وحیث نامہ حاصل کیا گیا تھا۔ یہ عذرات اس ملک کی عدالت میں نہیں کئے گئے تھے۔

پرو بیٹ یا سندہ اہتمام ترکہ و دستاویز ایسے فیصلے کی بنا پر ہو ملک توطن میں حاصل کیا گیا تھا۔ منظور نامہ منو خ کیا گیا۔ مقدمہ میر سب نام نمبر ۱۸۰۲ (۲۰-ایڈ-۲۵-جنگ و نیکیال) و پرو بیٹ منو خ ہوا۔ مقدمہ مور بنام ڈارل (۱۸۳۲) ۴-بیگ مذہبی ۲۶۶-جنگ و نیکیال و بیلی بنام انڈرسن (۱۸۶۰) ۲-ایس وی ۲۴-جنگ و نیکیال کر اتول ہو۔

انگلستان کا یہ قاعدہ کہ از دواج سے وحیث منو خ ہو جاتی ہے قانون از دواج کا ایک جبر سے مذکور قانون وحیث کہہ اور اس کا استعمال ایسی حالت میں ہو گا جبکہ از دواجی توطن ہنگلستان کا ہو بلا سکا مٹا آخری توطن کے مقدمہ مارٹن و لوٹاٹن بنام لوٹاٹن (۱۹۰۰) پی ۲۱۱-میں تمام جج و جین نے ملے گئے گرجی و اگلیان و مسین سب اس بارہ میں متفق رائے تھے۔ ایک انگلستان کی ستوطن عورت نے بجات توطن انگلستان ایک وحیث نامہ لکھا اور ایک ایسے مرد نے نکاح کیا جس کا توطن اسکاٹ لینڈ کا تھا اور اسکاٹ لینڈ کے قانون میں وحیث نکاح سے منو خ نہیں ہوتا، اسلئے اس کا لکھا ہوا وحیث نامہ منو خ نہیں ہوا۔ مقدمہ

ویٹر بن بنام شوب (۱۹۰۵) ۴۳-اسکاٹ لارڈز ۱۶۱ ہو۔

دفعہ ۱۷ بایں ہمہ یہ کہا جاتا ہے کہ جب عدالت ملک توطن نے،

کسی دستاویز کی نسبت یہ فیصلہ کیا ہو کہ وہ وصیتی اغراض سے مرتب ہوئی ہے تو جو اعتبار اس فیصلہ کا حسب دفعہ بالا کیا جاتا ہے وہ محض اس بنا پر ہوتا ہے کہ وہ قانون توطن کا قطعی ثبوت ہے اور اسلئے محض فیصلہ کا پیش کر دینا کافی نہیں ہے بلکہ تکمیل کنندگان دستاویز کا یہ بیان ہونا چاہیے کہ اس کی تکمیل قانون توطن کے مطابق عمل میں آئی ہے۔

مقررہ ایشر و ڈونام پیٹیم (۱۸۶۲ء-ایل ٹی-۱۰) (سلسلہ جدید) ۲۵۰-

جج کرسول ٹی

**دفعہ ۸۲** بر خلاف اس کے جب اصل دستاویز انگریزی میں ہو اور اس کا ترجمہ عدالت ملک توطن میں ثابت ہو چکا ہو تو اگر دفعہ ۸۰ کے اصول پر اعتبار کیا جائے تو جو منجھ حاصل ہو سکتا ہے وہ صرف اہتمام ترکہ کا اجازت نامہ مع ترجمہ کے ہو گا اگرچہ اصل کی بابت اس امر کے ثابت کرنے پر کہ وہ قانون ملک توطن کے مطابق جائز ہے پربوٹ دیا جائے گا۔

مقررہ ڈی وگینے (۱۸۶۵ء) ۴-ایس وی ۱۳۰ جج ہوائیڈ و مقررہ کلارک

(۱۸۶۷ء) ۳۶-ایل جے (سلسلہ جدید) پی وی ایم ۷۲-جج آکلڈ و مقررہ اک

(۱۸۷۸ء) ۴-پی-ڈی ۷۶-جج ہیزن ٹی

اس کو دستاویز سے مطابق کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر ملک غیر کا فیصلہ

صرف اس امر کا ثبوت ہے کہ اس کی تکمیل قانون توطن کے مطابق ہوئی ہے تو

118

جس کی صحیح تکمیل کی تصدیق ہوتی ہے وہ اصل دستاویز ہے اور اس بنا پر حقیقت

کیجا سختی ہے کہ ملک غیر کے فیصلہ کی بنا پر انگلستان میں اصل کی پربوٹ یا اجازت

اہتمام ترکہ مع نقل اصل کے دیا جانا چاہیے تھا

اگر اصل وصیت نامہ غیر زبان میں ہو تو انگریزی عدالتیں اس کے ترجمہ کی

پربوٹ نہیں دیں گی مقررہ ڈی ۱۱-ایل ٹی-۵۲۹ جج ہیزن ٹی

**دفعہ ۸۳** اگر دستاویز کی وصیتی حقیقت یا اس کا وصیت نامہ جائز ہونا،

وصی کی آخری توطن کے ملک میں زیر بحث ہو تو انگلستان میں پربوٹ کا دیا جانا اس

کارروائی کے نتیجہ کے انتظار میں ملتوی رکھا جائے گا۔

مقررہ میرسٹام سیمہ (۱۸۳۱ء) ۲-ایڈ-۲۵ جج ہوائیڈ و مقررہ ڈی ہونول

بنام ڈی پرنسپال (۱۸۳۸) ۱-۱۸۵۶-۸۵۶ جیمز پرنسپال  
دفعہ ۸۴۔ انگریزی عدالتیں ملک توطن کی عدالتوں کا اس مسئلہ میں بھی اجاب  
کریں گی کہ آیا دو دستاویزیں بحیثیت وصیت نامہ اور خیمہ وصیت نامہ کے پربوسیٹ میں  
قبول کیے جانے کے قابل ہیں یا دونوں بلکہ متونی کی وصیت کا اظہار کرتی ہیں؟

لارنڈ بنام سنڈری (۱۸۲۸) ۱-ہیگ۔ پرنسپال ۲۸۲ جیمز پرنسپال  
دفعہ ۸۴۔ الف مارک موسی کا توطن انگلستان کا ہو تو انگریزی عدالتیں قانون  
ملک غیر کے متعلق شہادت لیکر خود اس امر کا فیصلہ کریں گی کہ آیا دستاویز پر اس مقام  
کے قانون کی رو سے جہاں وہ مرتب ہوئی، جائز وصیت نامہ کا اطلاق ہو سکتا ہے یا نہیں؟

سنڈرلن بنام ڈی لارنڈ (۱۹۱۰) ۱۰۲-۱۰۱ ایل ٹی ۴۲۳ جیمز پرنسپال  
دفعہ ۸۵۔ جب انگریزی عدالتوں کو موسی کے آخری توطن کے ملک کے  
کسی فیصلہ سے کوئی مدد ملتی تھی تو اس کی نسبت قدیم قاعدہ یہ تھا کہ دستاویز مرتبہ کی وصیتی  
حیثیت اور اس کے جواز کا تصدیق توطن کے ملک کے قانون سے کیا جانا چاہیے، مگر  
اب قانون وکٹوریہ ۲۴ و ۲۵ فصل ۱۱۲ دفعہ ۳ کی رو سے جو عموماً لارڈ کننگس ڈاؤن کے  
ایکٹ کے نام سے موسوم ہے، یہ قرار پایا ہے کہ کوئی وصیت نامہ یا دوسری وصیتی دستاویز  
کاتب دستاویز کے بعد تبدیل توطن سے منسوخ یا ناجائز نہیں قرار پائے گی، اور نہ اس کی  
تعبیر میں کوئی تغیر کیا جائے گا۔ اور دفعہ ۳ کی رو سے یہ ایکٹ صرف ان لوگوں کے  
وصیت ناموں اور دوسری وصیتی دستاویزوں تک محدود رہے گا جو اس ایکٹ کے نفاذ  
(۶ اگست ۱۸۸۸ء) کے بعد فوت ہوئے ہیں۔ اس لئے آئندہ موسی یا ان لوگوں کی  
لکھی ہوئی دستاویز جو تاریخ متذکرہ بالا کے بعد فوت ہوں، جائز وصیتی دستاویز متصور ہو گئی  
بشرطیکہ وہ موسی کے آخری توطن یا اس توطن کے مقام کے قانون کے مطابق ہو جو  
تحریر دستاویز کے وقت تھا۔ اور یہ امر ضرور ہے کہ وہ ان دونوں قوانین میں سے کسی  
ایک قانون کے مطابق ہو، بشرطیکہ مقدمہ ان مستثنیات میں نہ داخل ہوتا ہو جن کا ذکر  
دفعات ۷ و ۸ میں کیا گیا ہے۔

لے دفعہ ۳ کی اس تعبیر پر پرنسپال نے (پولکٹنڈ و مینڈا) بحث کی ہے لیکن یہ قرار دینا قرین عقل نہیں معلوم ہوتا کہ ایک وصیت نامہ  
محل شکل کی بنا پر جو تبدیل توطن کی وجہ سے واقع ہو جائے، ٹھہرنا وجہ دیکر اسے منسوخ میں اسے تبدیل توطن سے کوئی تغیر نہ ہو گا

قدیم قاعدہ کیلئے کچھ مقدمہ اسٹینلی بنام فرنس (۱۸۳۱) ۳ ایگ۔ مذہبی  
 ۴۴ لم عدالت نمائندگان جن کے صدر شین بظاہر پارک کے متعلقین کو بعد ہ  
 لارڈ وینسلیٹ کیل کا خطاب لا انتقال اسی مقدمہ (۱۸۳۰) ۳ ایگ۔ مذہبی ۳۴  
 کو جسٹس ٹیکال نے منوع کر دیا: انہوں نے مخلوط اور مختلف وجوہ کی بنا پر ایسے  
 ضمیر و صیت نامہ کے متعلق جو حسب قانون ملک توطن نہیں مرتب ہوا تھا  
 پروبیٹ کا وینا منٹو کر لیا اور وصی کی پوٹیکل قومیت اور جامہ اؤتھوال کو (زر نقد  
 انگلستان کے سرمایہ میں) کے وقوع اور اس فرضی تفریق سے جو قانون ملک  
 توطن کی توفیر میں وصیت اور غیر وصیتی مقدمات میں کی جاتی ہے بحث کی۔ سر جان  
 ٹیکال نے مقدمہ کر لٹا بنام تھارن (۱۸۲۳) ۲ ایڈ۔ ۶ میں اسی کے قریب  
 قریب رائے کا اظہار کیا تھا تاہم مزید ملاحظہ ہو مقدمہ ٹوی ترکی تیر اس بنام ہارٹورڈ  
 (۱۸۸۳) ۳ کر ۴۶ جس میں جج ہنری شسٹ نے (۱۸۴۴) مقدمہ موسومہ کر و کرنام  
 ہارٹورڈ ۳ سو۔ پی وی ۲۳۹ جج ٹوشنگٹن کی تائید کی: اس مقدمہ میں مقام  
 نمیل اور جامہ اؤتھوال کے مقام وقوع کو وصیت نامہ کی شکل کے متعلق بنیا و فیصلہ  
 قرار دینے سے انکار کیا گیا تھا اور مقدمہ تیک بنام ٹو نووان (۱۸۵۵) ۱۷ این ۴۸  
 جج ڈاؤن جس میں قانون مقام نمیل Lex loci actus کا حوالہ دیا گیا  
 دیا گیا مقدمہ شاہزادہ۔ پی۔ جی اولڈ ٹرگ (۱۸۸۴) ۱۰ ی۔ وی ۲۳۴ جج سٹ  
 میں شاہی خاندان کے مخصوص قانون کی رو سے یہ قرار پایا کہ اس خاندان کے ایک  
 رکن کی کنسی و مستاد و بحیثیت وصیت نامہ پروبیٹ میں قبول ہو سکتی ہے  
 لارڈ ٹنگسٹس ڈاؤن کے ایکٹ کی دفعہ ۳۳ صرت انگریزی رعایا تک محدود  
 نہیں ہے، باوجودیکہ اسی رعایا کا ذکر ایکٹ کی تہید میں کیا گیا ہے، مقدمہ گروس  
 (۱۹۰۴) ۱ پی۔ ۲۹۹ جج گورل بارنسٹ کو

**دفعہ ۳۴** کا قدیم اور جدید قاعدہ کیل تک محدود نہیں ہے  
 بلکہ ہر اس کیفیت پر حاوی ہے جس پر وصیت نامہ کی صحت کا انحصار ہو سکتا ہے یہ اشتنا  
 منوصی کی قابلیت کے جس کا تصفیہ جدید قاعدہ سے بھی اس کے اس ذاتی قانون سے  
 ہوتا رہا جو بر وقت وفات تھا۔ اس طور سے جدید قاعدہ کے مطابق اگر منوصی نے

تبدیل توطن کے بعد نکاح کیا ہے اور اس کے آخری توطن کے قانون کے لحاظ سے، اس کا نکاح مانع وصیت ہے یہی ممکن اس قانون توطن کے لحاظ سے موجود وقت تکمیل وصیت نامہ تھا، ایسا نہیں ہے تو وصیت نامہ منسوخ نہ ہوگا۔

مقدمہ ریڈ (۱۸۶۶) ایل لارڈز جی۔ بی۔ ایم۔ ۲۰۷۰ ج ۱۰ اٹلڈ ڈومسٹک گروس  
[۱۹۰۳] ۲۹۹ ج ۱۰ گورل برٹس اور نیر غلطیہ ڈومسٹک مالین و مقدمہ ویسٹر

بین بنام شرب جس کا ذکر زیر وصیت ہو چکا ہے

**فقہ ۸۶ الف** جب موصی وصیت نامہ مرتب کر چکے بعد اپنا توطن بدل دیتا ہے اور جدید توطن سے اس کی وصیتی قابلیت میں توسیع ہو جاتی ہے اور وہ اپنی کل ذاتی جائیداد منسلک کر سکتا ہے تو اس کی کل جائیداد کا انتقال بہ استثناء اس جائز حصہ کے جس کے بروقت انتقال رشتہ دار متحق ہوتے ہیں جملہ جائیداد شخصی کے متعلق جائز تھو ہوگا۔ مقدمہ گروس نیسلر [۱۹۱۵] ایچ جی سرجنٹ۔

اس موقع پر جو بحث تھی وہ وصیت نامہ کی تعبیر کے متعلق تھی اگر ایسا ہوتا تو

توطن کا وہ قانون اجود تکمیل وصیت نامہ کے وقت تھا نافذ قرار دیا اور یہ حصہ ۱۵۱

آئینہ) بلکہ بحث وصیت نامہ کے ذریعہ سے نقل کرنے کی قابلیت کے متعلق تھی جس کا

تفسیر اس ذاتی قانون سے ہوتا ہے جو وفات کے وقت تھا

**فقہ ۸۷** ہر وصیت نامہ اور ہر دوسری وصیتی دستاویز جس کی تکمیل کسی انگریزی

رعایا نے سلطنتہائے متحدہ میں کی ہو خواہ مکمل دستاویز کے وقت یا کاتب دستاویز کی

موت کے وقت اس کا توطن کسی مقام کا ہو جہاں تک اس کا تعلق ذاتی جائیداد سے

ہو گا صحیح طور سے مرتب شدہ قرار پائے گی اور انگلستان اور آئرلینڈ میں پروبیٹ اور

اسکاٹ لینڈ میں تصدیق کے لئے قبول کیجائے گی بشرطیکہ وہ اس قانون کے مطابق

مرتب ہوئی ہو جو اس وقت سلطنتہائے متحدہ کے اس حصہ میں نافذ ہو جہاں دستاویز مذکور

مرتب ہوئی قانون ۱۲۵۰ و گورنر جنرل ۱۱۲ فصل ۱۱۲ یہ قانون ان مقدمات میں جن میں

وہ کام میں لایا جاتا ہے مقدمہ کے قاعدہ میں مقام تکمیل کی ایک تیسری صورت

alternative کا اضافہ کر دیتا ہے جو تکمیل منوہ تک محدود ہے، کسی اور امر کے

مطلق جس پر وصیت نامہ کی صحت کا انحصار ہو۔ اس کے نفاذ کی تاریخ کے لئے لائحہ نو دفعہ





کے دفعہ میں بصرحت انگریزی رعایا ہونا مشر و ما ہے۔ ذوقہ مذکور ان لوگوں کے  
وصیت ناموں سے تعلق ہیں، جو پیدائش کے لحاظ سے انگریزی قومیت رکھتے  
ہئے گو بعد وہ ان سے زائل ہو گئی، مقدمہ واں بوزک (۱۸۸۱) ۶- پی۔ وی ۲۱۱-  
نچ، ہینن۔ بنا اظہار ان لوگوں کے وصیت ناموں کا جب قانون توطن جو ترتیب  
دستاویز کے وقت یا کاتب کی بوت کے وقت تھا مرتب ہونا ضرور ہے۔

**دفعہ ۸۹** دفعات ۸۵، ۸۶، ۸۷ کی تعبیر میں ملک غیر کے اس قانون  
میں جس کی رو سے ایک وصیت نامہ کا جواز ثابت ہوتا ہے قانون بین الاقوام حسب کہ اس  
ملک میں اختیار کیا جاتا ہے، شریک ہے۔ اس طور سے اگر ملک مذکور میں ایک وصیت نامہ  
اس بنا پر جائز قرار پائے کہ وہ کسی دوسرے قانون مثلاً قانون مقام مکمل یا عمومی کے سیاسی  
قومیت کے قانون کی محکومہ شکل میں مرتب ہوا ہے تو ایسی شکل ان اشکال کے لحاظ سے  
قانون توطن کے مطابق تصدیق ہوگی، مگر اگرچہ وہ قانون توطن کی محکومہ شکل میں نہ ہو۔  
دیکھو دو دفعات جن کا ذکر صفحہ ۲۹ پر ہوا ہے، مقدمہ کالیر بنام روارا۔

دفعہ ۸۵ بنام فرمیر، دفعہ ۸۶ بنام فرمیر، مقدمہ برادین سیکورٹس میں قرار پایا کہ

تعبیر دفعہ ۸۵ کے قدیم قاعدہ اور مقدمہ لیکر اس اور دفعہ ۸۶ سے بھی تعلق ہے۔

**دفعہ ۹۰** ان تمام صورتوں میں جن میں دفعات ۸۵، ۸۶ کے لحاظ سے  
اشکال علی سبیل البدل بتائے گئے ہیں، عدالت ایک وقت میں صرف ایک ملک کے قانون پر  
محکومہ کی تاد و دہا ملک کے قانونی اصول کو ملحوظ نہونے دیگی۔

مقدمہ سبیل بنام بلڈرے (۱۸۶۹) ایل۔ مار۔ آئی۔ پی۔ و ایم ۶۳ - ج ۱۰

**دفعہ ۹۱** جب ایک دستاویز کا یہ مقصد ہو کہ اس کے ذریعہ سے حسب

وصیت تقسیم جائداد کے اس اقتدار Power کا نفاذ ہو جو خود کاتب دستاویز کو

لے لٹھا اور Power جو اس دفعہ اور اس کے بعد دفعات میں استعمال ہوا ہے، انگریزی قانون

کی ایک مخصوص اصطلاح ہے، پاور، وہ طریقہ ہے جس کے ذریعہ سے ایک مخصوص شخص یا صولی طریقہ عطا یا

انتقال یا وصیتی انتقال کے کسی جائداد کو مالک قرار دیا جاتا ہے۔ دیکھو اصطلاحات قانونی سرفہ طریقہ

نزدہم پوسٹر جم۔

کسی دوسری ایسی دستاویز کی بنا پر جو انگریزی قانون میں جائز سمجھی جاتی ہے حاصل ہوا ہو تو ایسی دستاویز پر وریٹ کیلئے منظور ہونی چاہیئے یا اس کے متعلق اجازت نامہ اہتمام کر کے دستاویز کے دیا جانا چاہیئے، باوجودیکہ ان صورتوں میں سے کسی صورت میں بھی نکاح دستاویز کو کوئی حقیقی قابلیت بجز اس کے کہ وہ اس اقتدار کا ہو جو بولہ پہلا حاصل نہ ہو۔

پر وریٹ اس صورت میں دیکھائے گی جبکہ دستاویز اس نمونہ کے مطابق ہوگی جو نمونہ جائز و حقیقت نامہ کی حیثیت پیدا کرنے کیلئے از روئے قانون مذکور یا دوسرے قوانین کی رو سے جو حسب دفعات سابق معمولی موصی پر نافذ ہوتے ہیں لازم قرار پایا ہو۔

بارنس بنام ونسٹ (۱۸۶۶) ۵ سو۔ پی۔ سی ۲۰۱ ج، بروہام۔ بکلا، کاسٹلیم۔  
کسبل: نائٹ بروں پراوی کوئلر کا اتفاق جنہوں نے بحث ساعت کی، اور  
لینڈ ہرسٹ و سنگٹن کی بحث جس پر فیصلہ صادر ہوا، بروہام نے صفحہ ۲۱۸ پر نقل  
کی ہے۔

شخصی قانون بین الاقوام کا کوئی سوال اس مقدمہ میں پیدا نہیں ہوا، مگر قرار  
یہ پایا کہ انگلستان کی ایک نکلوہ عورت کا وصیت نامہ جو انگلستان کے حقیقی نمونہ  
کے مطابق ہو بلا در یافت اس امر کے کہ آیا ان مخصوص منوابع کی پابندی بھی کی گئی  
ہے یا نہیں جو اس اقتدار سے عائد ہوتے ہیں جس کی تعمیل میں وہ مرتب ہوا پر وریٹ  
کے لئے منظور ہونا چاہئے۔ اور نیز یہ کہ جو تائید و حقیقت نامہ کی ہے کہ وہ اس کے  
فیصلہ میں وصیت کے ایکٹ سے مدد لینے کی مانگ ہے۔ اس ایکٹ سے اب  
انگلستان کے قانون کا یہ قاعدہ قرار دیا گیا ہے کہ انگلستان کے عام حقیقی نمونے  
ان مخصوص منوابع کے قائم مقام ہو جاتے ہیں اگر وصیت کے ذریعہ سے اقتدارات  
کی تعمیل میں عائد ہوتی ہیں فیصلہ نکاح اصول یہ تھا کہ پر وریٹ دینے سے دستاویز  
کے نمونہ کی بنا پر انکار نہ کیا جانا چاہئے، ایسی صورت میں کہ وہی نمونہ کے ساتھ  
معمولی موصی کو پر وریٹ کا دیا جانا لازم ہو، اس مہول کا جو انگریزی قانون بین الاقوام  
پر چلتا ہے، اس سے بھی لازم ڈبروہام نے بحث کی ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۱۷ وی ہورٹ  
بنام بارگٹس (۱۸۶۵) ۲۴ بیو۔ ۲۴۴ ج، رائل مقدمہ ہائیں اس اصول کے

بین الاقوامی استمال کا موقع پیش آیا اور ایک ننگوہ عورت کا وصیت نامہ جو ایک وصیت کے مفاد کے بعد بر بنائے ایک انگریزی اقتدار کے قریب ہو اقتدار انگریزی نوڈ کے مطابق نہ تھا اور اگرچہ اسے آخری توطن کے قانون کے لحاظ سے باضابطہ تھا۔ وہ بظاہر بغیر کسی عذر کے مصدق Proved ہو چکا تھا اور اقتدار کی تصحیح تعمیل قرار پایا تھا لیکن مقدمہ ڈائن بنام انیس (۱۸۵۹ء) ۱۰ ایچ۔ ایل۔ ۴۱۹ میں لارڈ کرینو رتھ نے اپنی رائے میں اس اصول سے اختلاف کی طرف رجحان ظاہر کیا اس میں مقدمہ انیس بنام سنٹ کا حوالہ دیا جانا ظاہر نہیں ہوتا ہے اور ایسی دستاویز میں جس سے اقتدار کا خواہ وہ عام ہو یا خاص جو دہم آتا یا جاتا ہو وصیت نامہ کی تعریف میں ہر ایسا نوشتہ داخل ہے جو انگلستان کے قانون میں وصیت نامہ تسلیم کیا جاتا ہو اگرچہ اس کی تکمیل ہنگامہ کے قانون کے مطابق نہ ہوئی ہو مقدمہ ٹیلیک وگنس (۱۹۱۷ء) ۱۰ چانسرری ۲۲۰ ج ۱ سارجنٹ اور بعض لوگوں نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ ایک وصیت کی دفعہ ۱۰ کا لحاظ کرتے ہوئے اقتدار کی تصحیح ممکن ہو سکتی ہے نہ کہ یہ تصحیح ہو سکتی ہو کہ اقتدار کے مندرجہ شرائط یا ایکٹ وصیت کے بیضہ ضابطہ کی تعمیل نہ ہوئی ہو۔ مقدمہ اوقاف کووان (۱۸۸۳ء) ۲۵ چانسرری ڈویژن ۳۷۴ ج ۱ کے قریب مقدمہ ہول بنام ہول (۱۸۹۸ء) ۱۰ چانسرری ۴۴۰ ج ۱ کیلئے مقرر لیکن بعد کے اکثر مقدمات میں ان رایوں کی صحت کی نسبت شبہ ظاہر کیا گیا ہے اور اس لئے وہ صحیح نہیں قرار دیج سکتیں جس صورت میں وصیت نامہ آخر توطن کے قانون کے لحاظ سے باضابطہ ہو گا تو اس سے مقدمہ ڈی ہورٹ بنام انیس کا اصول متعلق کیا جائیگا۔ نہ صرف عدالت پروریٹ کی کارروائی کی جہت اور کو حتمیت تسلیم تقسیم جائداد کے سادے اقتدار کی تصحیح قرار دینے پر ہی مقدمہ انیس و مقدمہ توطن بنام لٹیر (۱۹۰۰ء) ۱۰ چانسرری ۴۲۲ ج ۱ اس طرح کی تفسیر میں یہ قرار پایا تھا کہ وصیت نامہ صرف لٹیر تصحیح کے جائز تصور ہوتا ہے جبکہ ایکٹ وصیت کے دفعہ ۲ کی مدد کے بغیر ایسا سمجھا جاسکتا ہو۔ دفعہ مذکور کی رو سے عام یہ وصیتی کو عام اقتدار کی تصحیح تعمیل قرار پاتی ہے۔ ڈی ایٹ کے ٹیک نامہ

امانت کا مقدمہ و پراپرٹ نام ٹری ایسٹ (۱۹۰۲) ۱۔ چانسری ۱۹۰۹ء، بیج، بنگلہ  
جس کا اسراع مقدمہ شولیفیلڈ و شولیفیلڈ بنام سینٹ جان (۱۹۰۵) ۲ چانسری  
۱۹۰۹ء، بیج، بنگلہ وچ میں کیا گیا جس میں صرف شرط پر اتفاق کیا گیا تھا (۱۹۰۷)  
۱۔ چانسری ۱۹۰۴ء، بنگلہ اگر اس صورت میں وہ دستاویز جس کی بنیاد پر  
اقتدار دیا گیا ہے جسے مخصوص ضوابط کی ہدایت کرتی ہے جن کی تعمیل نہیں ہوئی ہے  
تو عدالت اس نقص تعمیل کو اقتدار و وصیت دینے والے کی اولاد کے فائدہ  
کے لئے معاف کر دے گی۔ مقدمہ واکر ویکال بنام بروکس (۱۹۰۸) ۱۔ چانسری -  
۵۶۰۔ بیج، بنگلہ اگر یہ شرط اس قائم نہیں ہے تو

آخری فیصلہ جہان کا رجحان اس طرف ہے کہ اگر دار و زیہ وصیت کی تعمیل میں  
جہان کے ہر و مدو و بچائے جو حصول مقدمہ کے سن و کاٹس و کمپنی بنام چیچ مشنری  
سوسائٹی (۱۹۱۱) ۱۔ چانسری ۵۶۲ء، بیج، بنگلہ میں قائم ہو ۱۱ وچس کا ابتداء مقدمہ  
ولکنسن کی ٹیکس (۱۹۱۱) ۱۔ چانسری ۶۲۰ء، بیج، بنگلہ میں کیا گیا اور برے  
کو ایسی عطیہ (gift) جو وصی کے قانون توہن کے بحفاظ سے جائیداد بقولہ  
کی عام وصیتی bequest متعذر ہوتی ہو عام اقتدار خیر جائیداد کا نفاذ بھی جائے بلکہ  
وصیت نامہ سے اس کے خلاف نشانہ نظر ہوتا ہو۔ علاوہ اس کے جب تک قانون  
ملک غیر یہ اس امر کا اختیار ہو کہ کوئی وصی اپنی جائیداد کو جو اس کی ملکیت  
کے ذریعہ سے تقسیم کرے وہ جس طرح ایک اگر بڑی وصیت کی تعبیر کی جاتی ہے کہ  
اس ملک غیر کی وصیت کی تعبیر کی جائے گی، اگر وصیت مذکور بلحاظ اقتدار کے  
جائز ہے۔

اس طور سے ایک خطہ وصیت مستطاع کی دفعہ ۴ کی مدد سے ایسے وصیت نامہ  
میں جو کو وصی کے ہر ملی ان کے قانون کے کانا ہے جائز ہو عالم وصیتی مہرہ کا  
کہ عام اقتدار کی نتیجہ تین تصور ہوگی وہ بھی بوال کے ٹیکس امانات کا مقدمہ  
(۱۹۱۰) ۲۔ چانسری ۲۹۱ء، بیج، بنگلہ اس مقدمہ میں بھی نے بونگلستان کی  
عورت تھی۔ ایک فرانس کے مدو۔ جو فرانس ہی میں توہن رکھتا تھا، لکھا گیا کہ  
عورت نے ۱۹ سال کی عمر میں ایک غیر مدو وصیت نامہ اپنے اقدار سے لکھا تھا،

جس میں اپنے شوہر کو جلد جائیداد کا مہربان قرار دیا۔ تھلیک نامہ نکاح کی رو سے  
جو کہ انگلستان میں مرتب ہوا اور زیر تھلیک نامہ اطفال باقیہ ۵۵ء منظور ہو چکا  
تھا اس کو اقتدار عظیم جائیداد حاصل تھا؛ اپنے وطن یعنی فرانس کے قانون کے  
کھانا سے زیادہ و ستاد زبائز وصیت نامہ مقرر اس کو وصیت کے ذریعہ سے صرف  
اپنی نصف جائیداد کے انتقال کا اختیار تھا؛ جائیداد کا مہربان قرار دینا،  
اس اقتدار کی جائز تسلیم قرار پائی۔ اسی بار میں ایکٹ وصیت کے دفعہ ۲۷ سے  
فرانسیسی وصیت نامہ کی تعبیر میں مدد لی گئی۔ چونکہ فرانس کے قانون کے مطابق  
سے یہی کو صرف اپنی جائیداد کے نصف حصہ کے انتقال کا حق حاصل تھا، اس لیے  
نصف سرمایہ جو زیر اقتدار تھا وصیت کے ذریعہ سے منتقل ہو گیا؛ اور بقیہ اس بنا پر  
اس کو پہنچا کہ تقسیم کر کے نہیں ہوا۔ اگر مقتدات ڈی ایسٹ (حوالہ حسب سابق) اور

۹۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جو جائیداد انگلستان کے غیر مذکورہ وصیتی  
کے مطابق ہو۔ اگرچہ وہ ان نوعیت کے مطالبات نہ ہو جن کی بنیاد زیر دفعات اسبق  
اس کا جو از بحیثیت ایک معمولی مویشی کے وصیت نامہ کے تسلیم کیا جاسکتا ہو۔

ٹینٹال بنجام بنکے (۱۸۳۰ء)۔ موپلی۔ سی ۳۴۰۔ بی ۳۴۰۔ ج ۳۴۰۔ ج ۳۴۰۔ اس  
مقدمہ کی رپورٹ کی تکمیل ذریعہ ضمیمہ ہوئی اور اس کا اتباع مقدمہ انگلٹنڈ (۱۸۶۰ء)  
۲۹۔ ایل۔ جی۔ (سلسلہ جدید) پی وی ایم۔ ۹۳۔ آئی ایس۔ وی ۴۵۴ میں کیا گیا۔  
وکیو کو اتول کا اختلاف، اپنی پہلی رائے سے جو اس فائنل جج نے مقدمہ کو کانٹن  
بنام فلر (۱۸۵۹ء) آئی ایس۔ وی ۴۴۴ میں نکالا ہے کہ جی ہوٹلر ٹینٹال بنام ٹیکلیک کا  
پھر اختلاف آرا۔ مقدمہ الیبرٹن (۱۸۶۶ء) ایل۔ آر۔ ۶۔ پی وی ایم۔ ۹۰۰۔ ج ۳۴۰۔ ج ۳۴۰  
میں تسلیم کیا گیا۔ اور اب وہی قانون سمجھے جانے کے قابل ہے جو مقدمہ مرنی بنام  
ڈیسلر (۱۹۰۹ء) ۱۷۱۔ سی ۴۴۶۔ ج ۳۴۶۔ لورڈرن۔ بیٹھین۔ ٹیکس۔ شاؤف  
ڈیفرینٹ میں بھی مقدمہ کو قابل اتباع قرار پایا۔

جو مقتدات اس دفعہ میں داخل ہوتے ہیں ان میں انگریزی مدتیں ۱۲ باجائز ۱۲ تمام ترک  
صرف اس جائیداد کے متعلق دینی میں جس کے انتقال کا متوفی کو حق تھا اور اس نے

ذریعہ دستاویز اس کو منتقل کیا۔ مقدمہ سر ہرود (۱۸۹۶) پی ۲۰۶ ج ۱۱ جینین (دیکھو صفحہ ۲۵) جو مقدمہ سر ریفورڈ (۱۸۹۹) پی ۲۳۷ ج ۱۱ جینین کو بحجری اس صورت کے کہ عطا میں اتنا خاص تعلقہ کی رضامندی سے اضافہ ہو سکتا ہے۔

مقدمہ ویٹانی (۱۹۰۱) پی ۳۳۰ ج ۱۱ جینین

**فصل ۹۳** حب دستاویز ہر دو صورتوں میں متذکرہ بالا میں داخل ہو یا اگر داخل ہو مگر ان مخصوص صورتوں کی تعمیل نہ کرتی ہو جو اقتدار میں بتائی گئی ہیں تو وہ اقتدار کی صحیح تعمیل نہیں تصور ہوگی۔

مقدمہ ڈیلے (۱۸۰۸) پی ۲۵۰ ج ۱۱ جینین

۲۰۔ چانرسری ۲۲۹ ج ۱۱ جینین

**فصل ۹۴** یہ امر کہ دستاویز ہر دو اشکال متذکرہ بالا میں سے کسی ایک شکل میں داخل ہوتی ہے۔ انگلستان میں ثابت کیا جانا چاہیئے۔

مقدمہ اسس (۱۸۰۲) پی ۲۳۷ ج ۱۱ جینین

مقدمہ انت ٹول (۱۸۰۲) پی ۲۳۷ ج ۱۱ جینین

**فصل ۹۵** (الف) جب انگریزی اقتدار تقسیم کی دستاویز اس طور سے مرتب ہوئی ہو کہ سرمایہ fund وصی appointer کا اثاثہ assets قرار

پایا ہو، تو اس کے منتقل کرنے کی جو قابلیت وصی کو حاصل ہوگی، اس کا اندازہ اس کے توفیق کے ان قانون سے کیا جائے گا، جو موت کے وقت تھیلڈن ٹیلیک کرنے والے کے قانون وطن سے۔

مقدمہ ریکس (۱۹۱۱) پی ۲۰۶ ج ۱۱ جینین

بارڈے۔ بچے۔ کنڈے جنہوں نے پائلر کی تجویز کو منسوخ کیا تو مقدمہ امانات لیوال (حسب حوالہ سابق) نو

ایسے سرمایہ کو منتقل کرنے کی قابلیت کا اندازہ جو مقصد جس اقتدار سے تحت میں بنائے ٹیلیک نامہ مکمل حاصل ہوا ہو، وصی کے قانون سے نہیں کیا جائے گا، بلکہ اصل ٹیلیک کنندہ کے قانون سے کیا جائے گا (دیکھو صفحہ ۹ گزشتہ)۔

یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ جو کچھ دفعات ۸۰ تا ۹۱ الف میں لکھا گیا ہے اس کا تعلق ان وصیت ناموں کی صحت سے نہیں ہے جو انگلستان کی اراضی کے متعلق ہوں مگر ذاتی یا جائداد منقولہ میں اس سہرا یہ ٹیکسی کا محصل اور اصل ہے جو اراضی میں لگایا گیا ہو اور وہ اثاثہ بغرض فروخت قبضہ میں ہو، دیکھو مین کی ٹیکس امانتی کا مقدمہ [۱۹۱۵] ۱۔ چانسیری ۸۰۔ سی۔ ۱۔ ۷۔ جج، ٹکسٹن آئیڈی۔ ڈوبوکٹ۔ رٹو۔ جنہوں نے جسٹس پیئرمن کے فیصلہ کو منسوخ کیا، اسلئے انگلستان کی اراضی سے ایسا استفادہ اس وصیت نامہ سے منتقل ہو جائے گا جو فرانس میں مرتب ہوا ہو اور جو اس کے قانون کے لحاظ سے جائز تصور ہو۔

کوئی ذاتی جائداد عطا ئے پرو بیٹ یا اجازت نامہ اتہام ترکہ سے منتقل ہو جاتی ہے یا جس کا حساب انگلستان کے تعمیل کنندہ یا ہتہم ترکہ سے لیا جاسکتا ہے۔

انگلستان اور دوسرے ممالک میں جن میں وفات کے بعد جائداد منقولہ کی قریش انگریزی قانون کے ان طریقوں کے مطابق جاری ہوتی ہے جن کی توضیح صفحہ ۵۰ پر کی جا چکی ہے، ہر عطا ئے پرو بیٹ یا اجازت نامہ اتہام ترکہ کی نسبت یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ متوفی کا تمام ایسا مادی اثاثہ منتقل ہو جاتا ہے جو عطا ئے منظور می سٹی تاریخ پر عدالت عطا کنندہ کی حدود اختیاریت میں ہو یا بعد اس میں آئے۔ بشرطیکہ وفات کے بعد اس پر بطریق جائز کسی شخص کا قبضہ نہ ہو گیا ہو۔ ایسا جائز قابض وہ ہتہم ترکہ ہو سکتا ہے جس کی منظوری کسی دوسری عدالت سے جاری ہوئی ہو یا وہ ایسا وارنٹ یا جملہ جائداد کا مہوب لاء ہو جو یورپ کے دوسرے ممالک کے مردہ ضابطہ کے مطابق جس کی تصریح صفحہ ۱۰۶ پر کی جا چکی ہے بغیر کسی منظوری کے اس کا سختی سمجھا جاتا ہے جو اثاثہ اس قسم میں داخل ہوتا ہے اس کا حق ملکیت، property مجہول vacant ہوتا ہے اور جب عدالت کے حدود اختیاریت میں وہ واقع ہوتا ہے وہ اس تعمیل کنندہ کو جس کو وہ منظور کرتی یا اس ہتہم ترکہ کو جس کو

لے تو ریٹ مجہول وہ تو ریٹ ہے جس کا وارنٹ نامعلوم ہو۔ تیسرے جرم۔



وہ مقرر کرتی ہے ایسا حق عطا کرنے کی مجاز ہے لیکن اگر اثاثہ اس حدود میں ایسے وقت آتا ہے جبکہ اس پر اس قدر وفات بطریق جائز قبضہ ہو چکا ہے تو اس پر جو حق ملکیت ہے وہ کسی وقت بھی مجہول نہیں منظور ہو سکتا اور نہ اسپر خانگی منظوری کا کوئی اثر ہو سکتا ہے اس لئے لازم ہے کہ وہ ملک غیر کے وارث یا موبوب لایا و صی یا مہتمم ترکہ کا مال منظور ہو۔ ملک غیر کے وارث یا مہتمم ترکہ میں اگر مہتمم ترکہ کا لفظ جیسا کہ عام طور سے ہوتا ہے وسیع معنوں میں لیا جائے گا وہی بھی شامل ہے۔ اگر اثاثہ خواہ اس اہل نسبت وصیت ہوئی ہو خواہ نہ ہوئی ہو متوفی کی وفات کے بعد ملک غیر کے ایسے اختیار میں رہا ہے جس میں منظوری عطا ہوئی ہے یا کوئی وارث سختی قبضہ موجود ہے مگر مہتمم ترکہ منظور شدہ یا اس وارث نے اسپر قبضہ نہیں کیا ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں واقع ہوتا۔

اثاثہ جب خانگی حدود و اختیارات Domestic jurisdiction میں داخل ہوگا وہ مجہول منظور ہوگا۔ ایک نیویارک کے مقدمہ میں، کرایہ کی گاڑیاں اور گھوڑے ایک ایسی کمیٹی کی ملک تھے جو رولز آف ایک ریاست سے دوسری ریاست میں لیجاتی تھی۔ چانسلر آف آئرن نے لکھا اگر دو ریاستوں میں مہتمم ترکہ کی منظوری ہو مختلف اشخاص کو دی گئی ہے تو حق ملکیت میرے خیال میں اس مہتمم ترکہ کا ہونا چاہیے جس نے اپنی ریاست کے حدود میں جائیداد پر پہلے قبضہ حاصل کر لیا۔ مقدمہ آرکٹ بنام آرمس ۲۲۱ ۲۰۱ ۲۵۹ ۲۵۹ ۲۵۹۔

اور استوری کا بیان ہے کہ "تا جہاز کاروبار کے عام رواج کے مطابق، وہ جہاز معد سلمان اور محاصل کے جو ملک کے انتقال کے وقت ملک غیر کے حدود میں ہوتے ہیں ہمیشہ اپنے وطن کے بندر گاہ کی طرف سفر اختیار کرتے ہیں اور کوئی شخص متعلقہ یہ خیال نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے فعل کا قانوناً مجاز نہیں ہے۔ وہی پر ایسے مقام وطن کی عدالت کا مقدر کردہ مہتمم اس پر قبضہ حاصل کرتا اور اس کا اہتمام کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ نہ صرف بطور استحقاق ایسے عمل کا مجاز ہے بلکہ اس کا اہتمام اسپر اسطرح لازم ہے جس طرح دوسری جائیدادوں کا جو بطور جائیداد اس کے اہتمام میں ہیں۔ اختلاف قوانین مختلفہ بناء علیہ

**فصل ۹۵** متوفی کی مادی اشخاص اثاثہ اس وارث یا مہتمم ترکہ کی ملک میں آجاتی ہیں جو اس ملک میں جس کے قانون یا اختیارات کی بنا پر وہ اپنا حق یا منظوری حاصل کرتا ہے، ان پر پہلے قابض ہو جاتا ہے۔

”اگر اشیاء بعد وفات کے انگلستان میں آئیں تو کیا ملک غیر کی حکومت ان کے متعلق حق دے گی؟“ ردلف بمقدہ وارٹ بنام روز (۱۸۴۱ء) ۲ کیو - جی . ۵۰۶ - فرض کر دو کہ ایک شخص کی وفات کے بعد اس کی گھڑی ایک تیسرا شخص لیکر انگلستان میں آگیا؛ اگر زمری مہتمم ترکہ کے دعویٰ قبضہ ناجائز (Trover) کے جواب میں کیا شخص مذکور یہ حجت کر سکتا ہے کہ ستونی کی وفات کے وقت، یہ گھڑی آئرلینڈ میں تھی؟ پارکرافٹ ایٹاڈین سوالوں سے بظاہر یہ مقصد تھا کہ ان کا جواب نفی میں دیا جائے اور اس جا ماؤ کی طرف اشارہ کیا جائے جس پر انگلستان میں آنے سے قبل قبضہ نہیں ہوا تھا۔ میری رائے میں انکی حجت احد سے بڑی ہوئی ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان کی کوئی عدالت انکی مجاز نہیں ہے کہ وہ کسی بیبی شے کے متعلق کوئی حق دے جو حدود انگلستان سے باہر ہو۔ یہاں ایک شخص اپنے ایک ملک غیر کی پروپیٹی یا اجازت کی بنا پر دعویٰ یا مہتمم ترکہ کا ہر کے دعویٰ کر سکتا ہے؛ اگر کیا کسی شخص نے ایسے پروپیٹی یا منظوری کی بنا پر بحیثیت دمی یا مہتمم ترکہ کے دعویٰ کیا ہے این جرایض صفحہ ۵۰۴ - اس مقدمہ پر بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ انجبر کے ذہن میں وہ اشیاء تھیں جو ان حدود میں جہاں سے منظوری صادر ہوئی، قبضہ میں آچکی تھیں؛ اگر اختیار منظوری انگلستان کی عدالت کا ہے تو اس کے بعد انگلستان کے مہتمم ترکہ کو ان اشیاء پر حق حاصل ہو جائیگا۔ جو انگلستان سے باہر ہیں۔ بظاہر اس کے اگر اختیار منظوری ملک غیر کا ہے تو اس کے بعد اشیاء موجودہ انگلستان ملک غیر کے مہتمم کے متعلق ہو جائیں گی؛ اور وہ اس امر کا مجاز ہو گا کہ اپنے حق کی بنا پر دعویٰ دائر کرے اور محض توضیح کیلئے اپنے آپ کو ”مہتمم ترکہ زیر منظوری ملک غیر“ کے نام سے موسوم کرے؛ مقدمہ کری بنام برکام (۱۸۴۲ء) ۱۱ - ڈو - و - رای - ۴۵ عدالت شاہی میں یہ تجویز دی کہ انگلستان کا مہتمم ترکہ اس امر کا مجاز نہیں کہ وہ اس غیر متبہی جا ماؤ کی آمدنی جو بیبی کے مہتمم ترکہ کے قبضہ میں آچکی تھی اور جو اس نے حصول کر کے اپنے ایک بینٹ موجودہ انگلستان کے پاس بھیج دی تھی؛ ایک بینٹ مذکور سے مول کر لے۔ جا ماؤ کے مادی یا حقوق الناس کے پاس (chooses in action) کے ہونے کی بنا پر بظاہر اس میں کوئی فرق

نہیں ہو سکتا تھا۔

جہاز کی صورت میں بر تائید استقلال ایک لیل بر بنائے عائد ہونے معقول پر رو بیٹ کے پیش ہو سکتی ہے۔ قانون کوٹورہ ۲۷ و ۲۸ کی فصل ۵۶ کے دفعہ ۱ کی رو سے ایک جہاز ملوکہ ستونی کی قیمت یا اس کے ایک حصہ کی قیمت پر جو سلطنت تھائے متحدہ کی کسی ایک بندرگاہ میں رجسٹر ہو باوجودیکہ جہاز مذکور ستونی کی وقت کے وقت (خواہ اس نے کوئی وصیت کی ہو یا نہ کی ہو) سمندر یا کسی دوسری جگہ سے سلطنت تھائے متحدہ کے باہر ہو معقول پر رو بیٹ عائد کیا گیا ہو

**فصل ۹۵ الف۔** ستونی کے حصول دیون کے متعلق جن حدود اختیار آتا ہیں دعویٰ کرنا لازم یا ممکن ہے، انکا انحصار دوسرے ایسے ہے جن کو اہتمام ترکہ سے کوئی تعلق نہیں۔ دائن کی موت کا اس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں ہوتا، بجز اس کے کہ بعض مخصوص قوانین سے استفادہ کی بنا پر وہ خود دعویٰ کا مستحق اور اس کا وارث یا اہتمام ترکہ اس کا غیر مستحق قرار پا سکتا ہے، جیسا کہ پولینٹ کے کوڈ کی دفعہ ۱۱۷ ہے، جس میں اہل فرانس کو یہ اجازت دیکھی ہے کہ وہ ان تمام وجوہات کے متعلق جو انھوں نے ملک غیر کے لوگوں سے قسما علم کئے ہیں، فرانس میں نمائش کریں۔ مگر مقدمات کے حالات کے لحاظ سے زمین کا دعویٰ جن حدود ارضی میں پیش ہونا چاہیے یا پیش ہو سکتا ہے، انہیں حدود میں منقسم ترکہ کی طرف سے جس نے انہیں حدود میں اجازت حاصل کی ہے، یا صرف وارث کی طرف سے جو ہیں کے قانون سے اس کا مستحق ہے، دائر ہو سکتا ہے۔ یا اگر زمین قابل انتقال ہے تو اس کا حق دعویٰ منتقل کیا جاسکتا ہے۔ دیکھو دفعہ ۱۱۲۔

**فصل ۹۶** لیکن جو قاعدہ دفعہ ۹۵ الف میں بتایا گیا ہے اس سے وہ دیون جو دستاویزات قابل بیع و شرا پر واجب الادا ہیں، مستثنیٰ ہیں، کیونکہ انہر کاغذات متعلقہ کے ذریعہ سے قبضہ ہو سکتا ہے۔ انکی حیثیت فی الحقیقت مادی اشیا کی ہے، اس لئے ستونی کی دستاویزات قابل بیع و شرا اور اس کے وثیقہ جات یا صداقت نامجات جو ممل کو واجب الادا ہوں اس وارث یا اہتمام ترکہ کی ملک میں آجاتے ہیں جو ان حدود ارضی میں جہاں کے قانون یا اختیارات کی بنا پر اس کو حق یا منطوری ملی ہے، پہلے قبضہ کر لے اور اگر وہ ستونی کے حکم کی بنا پر واجب الادا ہیں، تو وہ ان پر عبارت ظہری ختم کر سکتا ہے۔

اور جس شخص کے حق میں ایسی عبارت ظہری لکھی جائے وہ ان کے متعلق ہر حد و واراضی میں بغیر کسی دوسری منظوری کے دعویٰ کا مجاز ہے۔

اٹرنی جنرل بنام پرنس (۱۸۲۸) ۴-ایم و ولیمو ۱۷۱ ج ۱ انج ۱۸۲۸-پارکی و فیفر  
اس مقدمہ میں جس امر کا فیصلہ ہوا وہ یہ ہے کہ جب ایسے ترسکات متوفی کے انتقال کے وقت انگلستان میں پائے جائیں تو ان پر روایت کا حصول واجب تھا۔  
اور انج ۱۸۲۸ نے عدالت کا فیصلہ صادر کرتے ہوئے اس قسم کے ترسکات کو "اخر قسم" قرار دیا جو اس ملک میں کسی عمل کی وجہ سے قابل انتقال ہوں یا اس ملک میں بمعاضدہ نقد فروخت کئے گئے ہوں۔ ظاہر کیا حکومت کے حصول کے چاہئے  
ہونے کی نسبت یہی قاعدہ جاری ہے کہ مقدمہ وینو اس بنام اٹرنی جنرل [۱۹۱۰] ۱-ایم-سی-۲۷-جی ہلورڈن-ایلیکشن-کونسل-و شات آف ڈائمنڈ لائن،  
جو ہتھم ترکہ ایک ملک میں متوفی کے کسی ورثہ قابل بیع و شلر پر بطریق جائزہ قاضی ہو جائے اسکے لئے یہ ضرور نہیں ہے کہ وہ اس ملک میں جہاں دیون رہتا ہے  
دعویٰ کی غرض سے اجازت اہتمام ترکہ حاصل کرے۔ یہ استثنوی کی رائے ہے:  
دیکھو فنسٹرا اختلاف قانون کو دائیٹ بنام روز کے مقدمہ میں کچھ غلط  
ہوا، وہ یہ تھا کہ وہ مقام جہاں ایک ترسک ناقابل بیع و شلر وقت وفات  
پایا گیا، اس مسئلہ میں کہ منظرہ کی تحت میں اسکے متعلق دعویٰ ہونا چاہیے؟  
مطلق اہم نہیں ہے (۱۸۴۲) ج ۱، ٹرنڈل-انجیر-کولین-ٹال-پارکی-الڈرسن  
روڈف جنسوں نے ولیمین ٹیل ڈیل پٹن اور کوکراج کے فیصلہ کو منسوخ کیا؛ یہ  
اصول ان عدالت نامحیات حصص سے بھی تعلق کیا گیا جو حال کو حاجب الادا دیتے  
مگر جن کا قبضہ عملی طور سے قیمتی تھا۔ ذریعہ مقدمہ سٹرن بنام ملکہ (۱۸۹۶) ایکریچی  
۲۱۱-ج، رائٹ و کنڈی (محول پر روایت) مقدمہ انجینیر (۱۹۰۰) ای-۶۰  
ج، جینری (منظرہ پر روایت) مقدمہ کلارک میکینگی بنام کلارک (۱۹۰۴) اجازت  
۲۹۴-ج، فارویل (بہ حیثیت کی تعبیر) اور زینر نوآبادیات کے فیصلہ جات کے  
متعلق جو حال کو واجب الادا ہوں، اگرچہ جائداد موقوفہ نوآبادیات پر اس کا باہر ہو۔  
ذریعہ اٹرنی جنرل بنام گیلنڈنگ (۱۹۰۴) ۹۲-ایم-لی-۸۷-ج ۱۸۷۱-ج ۱۸۷۱-ج ۱۸۷۱

مقابلہ کروہ مقدمہ اسٹین کا پ [۱۹۲۲] ڈبلیو دین ۱۲۰ ج ۲ رسل: جو مئی کے ایسے  
 وثیقہ جات کے متعلق ہو حال کو واجب الامانت، اور ایسے شخص کی جانماد کے  
 جزیتے جس کا وطن انگلستان میں تھا، قرار پایا کہ وہ جو مئی کے سوتو نہیں ہیں؛  
**دفعہ ۹۷** دیون کو قبضہ میں لانے کا دوسرا ذریعہ فیصلہ عدالتی ہے اسلئے  
 جب ملک غیر کے وراثت یا ہتہم ترکہ نے متوفی کے قرضہ کی بابت ملک غیر میں ایک  
 عدالتی فیصلہ حاکم کر لیا ہے تو وہ ایسے فیصلہ کی بنا پر انگلستان میں دعویٰ دائر کر سکتا،  
 یا عدالت دیوالیہ یا کسی دوسری عدالت انتظام ترکہ میں اس کو بغیر انگلستان کی منظوری کے  
 ثابت کر سکتا ہے۔

مقدمہ ویلکون بنام بارڈ (۱۸۶۲) ۱۵-سی۔ بی۔ این۔ ایس ۳۴۱-مدلول  
 ج، ازل۔ ویس کیٹنگ: مقدمہ میکنی کول (۱۸۷۷) ایل و آر ۱۹-سی کیو ۸۱-سٹین؛  
**دفعہ ۹۸** اگر متوفی کے دین کی بابت بغیر مقدمہ دائر کرنے کے ہتہم ترکہ کو  
 کوئی قسم وصول ہو تو آیا اس کی رسید دیون کو بری الزمہ قرار دینے کے لئے کافی ہوگی؟  
 فرض کرو کہ جس عدالت سے اس کو منظوری ملی ہے وہ ایسی ہے کہ اس میں دیون سے دین  
 وصول نہیں کیا جاسکتا تھا، اور دوسرے ہتہم نے بعد وصول قرضہ کیلئے عدالت مجاز میں دعویٰ  
 دائر کیا، اصولاً رسید مذکور برائت ذمہ کے لئے کافی تصور نہونی چاہیے۔

مقدمہ ڈنیل سبام کمر (۱۵۷۱) ڈائر ۳۰۵ ڈائیسٹن ۷۶ میں یہ قرار پایا کہ  
 ایک ہتہم ترکہ کا ایسے مقدمہ میں، جو دوسرے حدود ارضی میں دائر ہو، دیون کو بری الزمہ  
 کر دینا، دوسرے مقدمہ میں جو دوسرا ہتہم ترکہ ایسی عدالت میں دائر کرے جہاں سے  
 وصول قرضہ کا زیادہ تر صحیح تعلق ہو، جواب دہی کیلئے کافی نہیں تصور ہو سکتا۔ دو ہتہم  
 ترکہ کے درمیان میں جو سوال پیدا ہو اس کا انحصار اس مقام پر سمجھا گیا تھا جہاں  
 وفات کے وقت دستاویز موجود تھے، مگر اس خیال کو مقدمہ سٹاکٹ بنام ہڈز نے  
 باطل کر دیا جس کا حوالہ زیر دفعہ ۹۶ دیا گیا ہے، مقدمہ شانامہ سٹاکٹن (۱۶۰۰)،  
 ۳ کیبل ۱۶۳ میں یہ خیال کیا گیا تھا، کہ یہ سوال کرایا ایک ہتہم کا قرضہ وصول کرنا، دوسرے  
 ہتہم کے دعویٰ میں کافی جواب ہو سکتا ہے؛ اس امر کے یقین پر منحصر ہے کہ قرضہ کوان  
 دونوں میں کس شخص سے زیادہ تر تعلق ہے۔



بل - (۱۸۲۷) ۲۰۷ دکر ۹۹ و ۱۱ میں لارڈ کائٹن ایم نے بتایا کہ جو کچھ اس میں ملے ہوا ہے اسکی مطابقت اس رائے سے نہیں ہو سکتی جو بیچ موصوف نے مقدمہ لوگن بنام فرلی میں ظاہر کی تھی۔

مقدمہ ار تھر بنام پیوز (۱۸۲۱) ۴ بیو - ۵۰۶ - بیچ مالکیت ڈیل میں ایسا مقصود تصرف ہو چکا تھا کہ مقدمہ اس وفد کی تحت میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ مقدمہ بانڈ بنام گریہام میں پیٹرس و گیوم نے اصول کو ان الفاظ میں بیان کیا: "اگر کسی یا بہتر ترکہ نے اثاثہ کے متعلق ایسا عمل کیا ہے کہ اسکی بنا پر اس کے جیتی ہو یا حصہ یا جائداد کی حیثیت زایل ہوگی اور اس نے ایک اننتی سرمایہ کی صورت اختیار کر لی، اس سے مختلف منہوم میں جس منہوم کے ساتھ وہ کسی یا بہتر ترکہ کے قبضہ میں تھا۔ یعنی اگرچہ وہ کسی کی جائداد سے قطعہ کر لیا گیا اور اس میں تصرف ہوا یا وہ امون (Cestui que trust) کی جائداد ہو گیا ہے تو ایسی حالت میں یہ ضرور نہیں ہے کہ امون (امونی) کے ذائقہ نہاندہ کو ایسے مقدمہ میں جو جائداد کے اس حصہ کے متعلق نہ ہو سیکے۔" پورا ہوا عدالت میں لائے ہوئے۔

**قضا** اس طرح متونی کے اثاثہ کے اننتی معاملہ میں اگر بنائے نقص امانت کسی پر شخصی ذمہ داری عائد ہوتی ہو اور اگر یہی عدالت اپنے جمعی اصولی قواعد اختیارات کے تحت اس کی سماعت کی جہتم ملک غیر کے مقابلہ میں مجاز ہو تو متونی کے انگریزی جہتم کے ذریعہ سے یا اس کی موجودگی میں ہمارے والی میں آنے کے لئے گذر اور اس مقدمہ سے جو کچھ وصول ہو گا وہ فی الحقیقت متونی کا اثاثہ تصور ہو گا جو اس ملک میں قابل وصول تھا۔

مقدمہ انڈرسن بنام کانٹنٹس اس معاملہ کا جہاں تک تعلق ہے وہ مقدمہ ٹیلر بنام بل سے منسوب نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ تصدقات جن کا حوالہ مقدمہ میں کیا گیا ہے وہ ٹائٹنورڈ بنام ٹریل (۱۸۲۲) ۷ بیچ ۹۲ - بیچ شاہ اول میں مال اور بے اسے میسن کی جائداد کے مقابلہ میں ڈگری ہوئی، سو خال ذکر مقدمہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ملک غیر کے جہتم کا انکسٹانی جہتم مال کسی کی جائداد کا جہتم

نہیں ہے، برخلاف اس کے انگلستان کے ہتھم کا انگلستان ہتھم اصل رسمی کا ہتھم

بکھا جاتا ہے۔

**فصل ۱۰۱** لیکن ایک ایسے ملک غیر کے ہتھم ترکہ کا جو اس اثاثہ کی بابت جو اس کے قبضہ میں آیا ہے اس عدالت میں جو ابدہ ہے جس نے اس کو یہ حق عطا کیا ہے اور جس نے اس اثاثہ کی نسبت کوئی ایسا عمل نہیں کیا ہے جس کی بنا پر وہ ذاتی طور سے قبضہ امانت کا مرکب قرار پاسکے، اس شخص کا محض انگلستان میں موجود ہونا اس کیلئے کافی نہیں ہے کہ اس کے مقابلہ میں یہاں عدالتی اہتمام ترکہ کا دعویٰ دائر ہو سکے مگر یہ اسی غرض سے مدعی نے انگلستان میں اجازت نامہ اہتمام ترکہ حاصل کر لیا ہو۔

مقدمہ جانشینی بنام سیلی (۱۹۸۶) ۱- ورن ۲۹۷ جج جیفری جی ہروڈ

بنام فریڈرک، تحریریک ثانی (۱۸۵۴) کے ۲۲ جج توڈ

**فصل ۱۰۲** اور اگرچہ ایک ملک غیر کے وارث پر جس نے بلا قبضہ فہرست وراثت کو منظور کر لیا ہے غالباً انگلستان میں اس بنا پر دعویٰ ہو سکتا ہے کہ وہ، اس منظوری سے متونی کے دائروں کا ذاتی طور سے ذرا متاثر ہو گیا ہے۔ اگر فی بحیثیت ایسا ہے تو اس غرض کیلئے انگلستان کے اجازت نامہ اہتمام ترکہ کی ضرورت نہیں ہے مگر اس ملک میں عدالتی اہتمام کیلئے اس کے مقابلہ میں دعویٰ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی ذمہ داری مال متروکہ Assets کی بابت نہیں ہے۔

مقدمہ بیون بنام ہٹنگ (۱۸۵۶) ۲- کے وے ۲۲ جج، وڈ

**فصل ۱۰۳** اگر ایک انگلستان کا ہتھم ترکہ بغیر ملک غیر کے اجازت نامہ اہتمام ترکہ کے متونی کے متروکہ پر ملک غیر میں قبضہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے، تو وہ ملک بذات کے عدالتی اہتمام یا متروکہ کے متعلق اتر متقی طلب کے جواب میں جو دلائل کے رجوع کردہ مقدمہ میں جس کو عدالتی اہتمام سے کوئی تعلق نہ ہو قائم کیا گیا ہو اس طرح

۱۰ Assets کا انڈیکس گزنی میں چند نمونی میں متعل ہوتا ہے اس کا نام ہے اس کا ترجمہ یہ مقام مختلف القادسے کیا گیا ہے اس افکار کے مختلف نمونی میں (۱) مال متروکہ جو تاج دیون متونی ہو (۲) جسٹس مال متروکہ (۳) دیوال کا مال (۴) جملہ جائیداد متعلقہ جماعت سند یافتہ یا حقیقت یعنی اثاثہ متروحم (ازنٹ قانونی سولف درگاہ پرنشاد) وڈ



حساب دینے کا ذمہ دار ہو گا گویا کہ وہ متروکہ اس کو انگلستان کے اجازت نامہ تمام ترکہ کے ذریعہ سے دستیاب ہوا ہے۔

مقدمہ ڈوڈیل (۱۶۰۴) ۹۰ کوک (ب) زیر نام رچرڈ سن بنام ڈوڈیل کرو۔ جے۔ ۵۵۔ عدالت اعلیٰ دیوانی انگلستان متعلقہ تفتیش بست متروکہ جسٹس دہائے مختلف (الائیکٹر مقدمہ ٹینکس بنام اسٹو (۱۷۴۰) ۲۔ ایک ۹۲ جہاں ہارڈوک میں ایک نوٹ سے جو صاف طور سے سمجھ میں نہیں آتا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس اصول سے ایک مقدمہ عدالتی اہتمام ترکہ میں کام لیا گیا اسٹوری کا یہ خیال ہے کہ انگلستان کے ہتہ کچھ ڈوڈیل کے مقدمہ میں اس متروکہ کی بابت ذمہ دار قرار دیا گیا جو اس کو آئرلینڈ میں ملا تھا، وہ فی الحقیقت برطانیہ اجازت اہتمام ترکہ منظورہ آئرلینڈ تھا، اور اس کا سب سے وہ فیصلہ زمانہ حال کے فیصلہ جات سے مطابق نہیں ہوتا۔ کتاب اختلاف قوانین دھرم ۱۲۷ ص ۱۷۷۔ اگر دعات ہی تھے تو یہ فیصلہ دھرم کے اصول کے مطابق تصور ہو گا کیونکہ یہ قرار دینا دشوار ہے کہ ایک شخص کی حیثیت میں جو ملک غیر کی منظوری حاصل کر چکا ہے، محض اس بنا پر کہ اسے پاکستان کی منظوری بھی موجود ہے، کوئی فرق ہے اگر ڈوڈیل کے کسی مقدمہ میں بھی مجھ کو آئرلینڈ کی منظوری کا ذکر نہیں ہوتا۔ اسٹوری کا یہ خیال ہے کہ جس ہتہ ترکہ نے متوفی کا متروکہ ایسے ملک میں پایا ہو، جہاں کی منظوری اس کے پاس نہیں ہے وہاں وہ بحیثیت ہتہ ناجائز (Executor de son tort) کے ذمہ دار ہو گا۔ اختلاف قوانین دھرم ۱۲۷ ص ۱۷۷۔ ممکن ہے کہ یہ بھی درست ہو، مگر وہ اس ملک کی عدالت کا بھی ذمہ دار ہو گا، جہاں سے اس کو منظوری ملی ہو۔

مقدمہ اسٹرٹنگ میکول بنام کارٹ رائٹ (۱۷۷۹) ۱۱۔ جانسری ڈیزین ۲۲۔ ۵۰ جیمیس۔ بیکلہ پرنٹل میں عدالت مراخوئے جسٹس مال کے فیصلہ (۱۷۸۸) ۹۔ جانسری ڈیزین ۲۲، ۱۷ کوکال رکھا جس میں انہوں نے یہ تجویز کی تھی کہ اگر انگریزی پریوینٹ یا اسٹاؤنڈ ہتہ ترکہ بصورت انگلستان کے اثاثہ ملک محدود نہ ہوتا تو اہتمام ترکہ کی ایسی عدالتی مجموعہ میں جو ان پر بھی ہو کوئی قید قائم نہیں

کیا جائے گی اگرچہ موتی کا قوطن ملک غیر کا ہو تا وقتیکہ ملک غیر میں عدالتی اہتمام ترک کی ڈگری ہو چکی ہو اور ایسی صورت کے متعلق بیج نے اپنی رائے محفوظ رکھی۔ جسٹس جسٹیس نے یہ تجویز کی کہ اگر اسکاٹ لینڈ میں کوئی کارروائی ہوئی ہو تو عدالت ہذا اسکاٹ لینڈ کی عدالت کی اس کارروائی کو جو وہ اس معاملہ میں کرتی قیلم کرے تسی ہم کو یہ فرض کر لینے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اسکاٹ لینڈ میں کوئی کارروائی ہوئی ہو مقدمہ آریونگ بنام آریونگ (۱۸۸۲) ۲۲-۰۔ چانسرری ڈویژن ۶۱۵۶ میں بیج جو نیٹیل۔ ٹاٹن لوڈن نے جسٹس میٹھی کے فیصلہ کو منسوخ کیا اور اس انفاسخ کی تائید (۱۸۸۳) زیر نام آریونگ بنام آریونگ ۹-۴ مرادھ ۴۴ میں بیج، سلبورن، بلیکیرن و ڈاٹن نے کی اور یہ قرار دیا کہ جس صورت میں ایک حکم اسکاٹ لینڈ میں تمیل کی غرض سے ایسے شخص کے نام صادر ہو چکا ہو جو انگلستان اور اسکاٹ لینڈ دونوں جگہ بہ متم ترک ہو اور اس وقت اسکاٹ لینڈ میں کوئی کارروائی درپل رہی ہو اور شخص باکسی شرط کے حاضر عدالت ہو جائے تو جو فیصلہ اس مقدمہ میں صادر ہو سکتا ہے وہ بجز اسکے نہیں ہو سکتا اگر وہ دہشتر کہ تمام جائداد اہتمام ترک کے متعلق ہو گا یہی معاملہ تھا جس پر اسکاٹ لینڈ کے مرادھ کا مقدمہ ایونگ بنام آریونگ (۱۸۸۵) ۱۰-۱۰ مرادھ ۴۵۲-۴۵۳ بیج، سلبورن، بلیکیرن، ولشن۔ فرز جوالڈ، چلاؤم قدر سیٹھی لینڈ بینام ایش (۱۸۹۴) ۳-۲۴۳ (دیکھو زیر دفعہ ۹۹) جسٹس شاڈول نے کہا کہ جائداد کا جو حساب انگلستان میں لایا جائے اسکے ضمن میں یہ ممکن ہے کہ کل جائداد کے حساب لینے کی ضرورت واقع ہو جو ملک غیر کے جائزات اہتمام ترک کی بنا پر قبضہ میں آئی ہو ان مقدمات سے یہ ثابت ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان کے ایسے متم ترکوں جس نے ملک غیر کی جائداد پر رہنا ہے منظور کی ملک غیر قبضہ حاصل کیا ہے اور اس متم ترک میں جس نے ایسی جائداد پر بغیر ملک غیر کی منظوری کے قبضہ کیا ہے کوئی منسحق نہیں ہے۔ یا آنکو ایک ملک غیر کے متم کی ایسی جائداد کی بابت جو اس کو ملک غیر کی اجازت کی بنا پر ملی ہو انگلستان میں حساب دینے کی ذمہ دار عدالت امر پر منحصر ہے کہ

اس کے اس انگلستان کی منظوری بھی ہے یا نہیں؟  
اصلی و ضمنی اہتمام ترکہ اور وہ مسائل جو اہتمام ترکہ میں قبل تقسیم  
جائداد باقیماندہ پیش آتے ہیں

جب متوفی کی جائداد منقولہ جائداد انگلستان اور دوسری جگہ کی جائداد پر مشتمل  
ہو اس طور سے کہ مختلف ممالک میں اس کے اہتمام کا انتظام ساتھ ہی ساتھ ہوا جویا ہو سکتا  
ہو جو جو انتظام متوفی کے ملک توطن میں ہو گا وہ اصلی اہتمام ترکہ کہلائیگا اور جو دوسرے  
ممالک میں ہو گا وہ ضمنی اہتمام ترکہ کے نام سے موسوم ہو گا۔ مضمون مندرجہ صفحہ ۱۰۵  
سے ظاہر ہے کہ جو اہتمام ترکہ انگلستان میں ہوتا ہے وہ دوا جز پر مشتمل ہے۔ اول متوفی  
کی جائداد منقولہ کا ہمہ جو بچا اور اس کے دیون کا ادا کرنا۔ دوسرے بحیثیت کو ان لوگوں میں  
تقسیم کرنا جو از روئے وصیت یا اگر وصیت نہ ہو تو حسب قانون اس کے متحق ہوں۔ پہلے  
جز کا تعلق ضمنی اور اصلی اہتمام ترکہ دونوں سے ہے کیونکہ انگریزی عدالتوں نے جو شخص  
جائداد پر یا باقیماندہ جائداد کے حق استفادہ سے جدا (Situs) کے اعلیٰ  
اختیار کو تسلیم کرتی ہیں اور اسی اصول پر انگلستان کی جائداد پر قبضہ کیلئے انگلستان کی  
منظوری کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ ہم کو معلوم ہو چکا ہے۔ مولایہ قاعدہ فقہ ار  
دے لیا ہے کہ وہ انگلستان کی جائداد کے متعلق قرض خواہوں کو، انگلستان میں چارہ کار  
حاصل کرنے کی اجازت دیتی ہیں، باوجودیکہ اس ملک میں اہتمام ترکہ کا انتظام ضمنی ہو۔  
**فصل ۱۰۔** انگلستان میں جو پروپیٹ یا اجازت نامہ اہتمام ترکہ دیا جائے  
اس کی رو سے وہی یا ہتم ترکہ اس کا ذمہ دار ہے کہ وہ متوفی کے قرض خواہوں کو اس جائداد  
کے متعلق جو اس منظوری کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے انگریزی عدالت میں حساب دے۔  
اس صورت میں اگرچہ متوفی کا توطن ملک غیر کا ہو ایسے ہی یا ہتم ترکہ سے یہ خواہش  
نہیں کی جاسکتی اور نہ بلا اندیشہ ایسا کر سکتا ہے کہ بغیر تمام دیون کے تصفیہ کے جائداد کا  
کوئی حصہ وارث یا ملک توطن کے ہتم ترکہ کے حوالہ کر دے۔

پرسن بنام پول (۱۸۱۱ء) سی ایل و ایف۔ بیج کاٹن نامہ  
لیکن یہ امر مفید صاف نہیں ہے کہ اہتمام ترکہ کا دوسرا جز یعنی تقسیم جائداد باقیماندہ  
کس حد تک انگلستان کے ذاتی نمائندہ پر لازم ہے جبکہ متوفی بحالت توطن ملک غریب۔

فوت ہوا ہو۔ چونکہ یہ امر تسلیم کیا جاتا ہے کہ ملک توطن کے قانون اور ملک توطن کی عدالت کے اختیارات سے جبکہ اس کی طرف رجوع کیا جائے، جاہلہ و متوکی کے متعلق حقوق کا تصفیہ کیا جاتا ہے (دفعات ۶۰ و ۵۹)؛ تو زیادہ تر آسانی ہی میں نظر آتی ہے کہ جمعد مسائل ان حقوق کے متعلق ہوں، وہ ملک توطن کی عدالت میں پیش کئے جائیں، ایسی حالت میں بھی کہ کوئی وصیت عمل میں نہ آئی ہو۔ قانون توریث کا علم اسی ملک کی عدالتوں کو زیادہ تر ہو سکتا ہے جہاں وہ قانون نافذ ہو، اور وصیت کی حالت میں تو اسکی اور زیادہ ضرورت ہے کہ ایسے ملک کی عدالتوں سے استدعا کی جائے جہاں کے قوانین سے انکی تعبیر اور ان کے انتقالات کا جواز دریافت ہو سکتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ وصیت نامے ایسی دستاویزیں ہیں کہ ان سے زیادہ کسی اور قسم کی دستاویزوں میں قانونی مباحث پیش نہیں آتے یہ ممکن ہے کہ خاص صورتیں ایسی پیش آئیں جن کی وجہ سے دوسرے ملک کی عدالت وصیت نامہ کی بہتر تعبیر کر سکتی ہو (دیکھو مقدمہ بونی فایو صفحہ ۱۲۲)۔

**دفعہ ۱۰۵** جس حالت میں اہتمام ترکہ کی کوئی کارروائی انگلستان میں نہ چل رہی ہو اور متوفی کے ملک توطن میں اس کا ذاتی نمائندہ، انگریزی مفہوم میں، ایسا موجود ہو جس کے ذریعہ جاہلہ و متوکی کا کام ہو، یا کوئی ایسا وارث یا مہوب لاکل ہو، جو جاہلہ و متوکی اپنے فائدہ کے لئے دوسرے مہوب لہم کے دعاوی کے تصفیہ تک قابض ہو تو انگلستان کے وحی یا اہتمام ترکہ کا انگلستان کے دیون ادا کرنے کے بعد اثاثہ میں سے جو کچھ بچ رہے وہ شخص مذکور الصدر کے حوالہ کر دینا انگلستان میں اس کے بری الذمہ ہونے کے لئے کافی تصور ہوگا۔

مقدمہ بیان بنام میان (۱۷۴۲) اسل ۲۵ میں جج تارڈوک نے اس دعویٰ کو ایک شخص ساکن انگریزی کے قریب داروں (Next-of-kin) نے جو بلا وصیت مرگیا تھا انگلستان کی باقیماذہ جاہلہ و متوکی کے متعلق پیش کیا تھا، اپنے سے ادا کر دیا، نہ صرف اس بنا پر کہ عام مقیم عدالت میں پیش نہ تھا بلکہ اس عجز کے ساتھ کہ وہ عیسویں نے ایک جو حساب کیلئے اس عدالت میں آنے میں غلطی کی تھی۔

حسب قانون (تقسیم) بجلہ حساب کے متعلق دگری ہوئی چاہیے۔ اور اگر میں بجلہ حساب کی دگری ادوں تو توریث کی عدالتیں اس کے خلاف کریں گی، اور اس

لوگ ہندو متوں میں پھنس جائیں گے یہ صحیح ہے کہ رپورٹ کے بیان کے مطابق لارڈ دارڈو کوک نے یہ بھی لکھا کہ "یہ مقدمہ اس مقدمہ سے مختلف ہے جس میں ایک مخصوص اور مسیحی حصہ انگلستان کے موجودہ اثاثہ پر مشتمل ہو، لیکن یہ اصولی مسئلہ ہے۔ مطابق نہیں ہوتا اور میرے خیال میں حقیقی الفاظ یہ ہیں کہ یہ مقدمہ انگلستان کے مخصوص اثاثہ کے بارے میں مختلف ہے۔" مقدمہ راجنوت بنام ویل (۱۸۶۲ء) ۱۰۔ ایچ۔ ایل۔ آئی میں لارڈ ورسٹر نے یہ قرار دیا کہ جب متوفی کا توطن ملک غیر کا ہو تو وہ صرف انگلستان کے دسی یا متروک انگلستان کی عدالتوں کو بھی اگر جاما داد عدالتی اہتمام میں بولا نہ جائے بلکہ انگلستان کے باقی ماندہ اثاثہ کو ان لوگوں کے حوالے کر دیں جو ملک توطن میں اہتمام جاما داد کے واسطے مقرر کئے گئے ہوں تاکہ وہ ان لوگوں میں تقسیم کیا جاسکے جو متوفی کی وصیت کے مطابق یا از روئے قانون اس کے متعلق ہوں۔ لارڈ کوک تو رتھ اور لارڈ چیمسٹرڈ اس بارہ میں مختلف الارہ تھے، مگر یہ مسئلہ ایسا تھا جس کا تعلق مقدمہ میں ضرور تھا۔ جو مسئلہ اس دفعہ میں بیان ہوا ہے وہ اس اصول کی بحث میں آجاتا ہے جو قرآنی اور عربی نے مقدمہ فیست بنام ہاکن (۱۸۸۰ء) ۱۶۔ چانسرری ڈویژن ۷۰ میں قائم کیا تھا، قرآنی کی اس کی تائید مقدمہ (۱۸۸۱ء) ۱۸۔ چانسرری ڈویژن ۳۷ میں کی گئی تھی، جنج و جیسل بچکے اور توش۔ مگر اس مقدمہ میں فیصلہ دہرے وجوہ بھی نہیں تھا۔

**دفعہ ۱۰۶** لیکن جس صورت میں اہتمام ترکہ کی کارروائی انگلستان میں چل رہی ہو اس وقت یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا عدالت اس مقدمہ کو ختم کرنے اور باقی ماندہ جاما داد کو اس علم کی مدد سے جو وہ متوفی کے ملک توطن کے قانون کے متعلق حاصل کر سکتی ہے تقسیم کر دینے پر اصرار کرے گی یا باقی ماندہ جاما داد کو متوفی کے نایندہ ملک توطن کے سپرد کر دے گی۔

مقدمہ ویدربانی بنام سینٹ اگریگو (۱۸۴۳ء) ۲۔ ۱۶۴ میں جسٹس ہارم نے یہ خیال کیا کہ دیون کے ادا ہو جانے کے بعد ملک توطن کا ہتم ترکہ ان لوگوں کو جو جاما داد باقی ماندہ کے متعلق استفادہ میں صرفہ میں ہو جاتا ہے اس صورت میں جاما داد باقی ماندہ کا اسکے حاکم کو دینا اس قاعدہ کے خلاف ہو گا کہ اگر جاما داد

مامون لاکسیلئے این کو دیجاتی ہے تو عدالت اس کو مامون لاک کے حوالے کرے گی،  
 نہ کہ این کے۔ اور یہ اس مقدمہ میں ہوا جس میں ابھی نے بطرحت اپنے انگلستان  
 کے وصی کو کاپایت کی تھی کہ باقی ماندہ جائداد اس کے اٹلی کے ہتھان ٹوک کے سپرد  
 کر دیا۔ کچھ مقدمہ ریٹکلیں سن کم کمیل (۱۸۵۷ء) ۲۴-۷۰۰ میں جسٹس روتوں  
 کا صریح رجحان اس طرف تھا کہ باقی ماندہ جائداد وہ تو قصہ کم کریں اور صرف  
 اس کا روالہ والی کو کم ملک تو مل کی عدالت میں چوری ہو اختیار کر لیں۔ اسی رائے  
 سے لارڈ کرینو رتھ اور جیسٹسورڈ کو بھی اتفاق تھا جیسا کہ دفعہ ماسبق میں بیان  
 ہو چکا ہے۔ دوسری طرف لارڈ ویتسبرج کی رائے تھی جس کا ذکر اسی مقام پر  
 کیا گیا ہے کہ وہ جو ویل انگلستان کی عدالت کے طرز عمل سے بحالت تو مل انگلستان  
 پیدا ہوتی ہے اس کی سیلئے اٹکندہ دفعہ دیکھنی چاہیے تو مقدمہ اس بنام پچل  
 (۱۸۵۷ء) ۴-۱۰ ڈی آر ۱۱-۱- ڈی-ایم-جی وجے ۴۲۳ میں ایک سو وصی  
 متوطن اسکاٹ لینڈ کی انگلستان کی مقبول جائداد کا حق استفادہ زیر بحث  
 تھا اور اسکی متعلق اسکاٹ لینڈ میں ایک دعویٰ دائر تھا جس میں اس کا  
 منصبیہ ہو سکتا تھا جس کے لئے اور ناسٹ بر اس اس میں متعلق قرار دئے تھے کہ  
 یہ دعویٰ ملیم کے نام پر اسکاٹ لینڈ میں تھے و طلبہ نامہ جاری ہو نا چاہیے  
 کہ جو کارروائی انگلستان میں چلی رہی ہے وہ طبعی رہے جسٹس فورڈ کو اس پر شبہ تھا  
 مقدمہ ہونی غایہ سری بنام رین (۱۹۱۲ء) ۲۲۳-۱۰ سی-آئی-۱۰-ج  
 کرین، ہارڈوی، ایم-آر-فارول اور لارڈ جیسٹس آئیٹسلی نے جسٹس روتوں  
 کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا۔ ایک آئو ایک اٹلی کی عورت سے نکاح کر کے انگلستان  
 سے چلا گیا اور اٹلی میں وطن اختیار کر لیا، اس نے کوئی وصیت نامہ نہیں لکھا  
 تھا بلکہ انگلستان میں صرف ایک خواہر و تنہا کے تھے جسکی نسبت کہا جاتا تھا  
 کہ وہ خود اسے ہاتھ کا لکھا ہوا وصیت نامہ حسب قانون اٹلی ہے اس کی  
 بہن نے انگلستان میں بحیثیت قرار تدارت رہے جس کے اہتمام پر کہ کا دعویٰ  
 دائر کیا اور دوسرے شخص سے اسے و سادہ نکاح بنا چلائی تھی لارڈ روالہ کی ضرورت  
 تھی۔ قرار پایا کہ۔

(۱) انگلستان کی عدالت کو، اہتمام ترکہ کے حکم دینے کا اختیار تھا اور اس

کھانا سے وہ انگلستان کے متروکہ کے متعلق تمام سوالات کے تفسیر کی مجاز تھی

(۲) چونکہ سوال محض انگریزی الفاظ کی تفسیر کے متعلق تھا، اس لئے اس کا

تفسیر انگلستان کی عدالت میں ہونا لازم ہے (نیز غلط فہمی سے متدار لارڈ)۔

**فصل ۱۰۹ (الف)** جب تک کہ وائسوں کے دعوای انگلستان یا

ملک غیر کے مہتمماں جامدا کے پاس سے تفسیر نہ ہو جائیں، اس وقت تک قانون توطن

کے مطابق متروکہ وراثت مستحقین میں تقسیم نہ ہو سکے گا، لیکن اگر ملک غیر کے دین انگلستان

کے مہتمماں جامدا کے سامنے احاطہ ہوئے اور اپنے دعوای کے ثبوت پیش کرنے سے قاصر ہیں، یا ان کے

دعوای خارج الیعداد ہوں (اگرچہ متوفی کے مقام توطن کے قانون سے خارج الیعداد

نہ ہوں) تو انگلستان کے مہتمماں جامدا کے پاس جو متروکہ بچ رہے گا اس کو انگریزی تفسیر

متوفی کے مقام توطن کے قانون کے مطابق وراثت مستحقین میں تقسیم کر دیں گی۔

مقدمہ لارڈ رڈ اگر بیفہ بنام کٹ فورڈ (۱۹۲۲ء) ۱۹۲۲ء پی ۵۷۵-۵۷۶

آرٹو (مندرجہ ذیل کتاب) کو

**فصل ۱۰۹ (ب)** اگر متوفی کا توطن انگلستان کا ہے، جہاں

اہتمام ترکہ کی کارروائی جاری ہے اور انگلستان کے اوصیا یا مہتمماں ترکہ یہ نہیں ظاہر

کرتے کہ اس متروکہ کے متعلق جس کا اسکو مالک خارجہ سے وثیقہ حاصل ہے، انگریزی

عدالتیں بمقابلہ دائین کے بطور جائز ہری الذمہ نہیں کر سکتیں تو انگلستان سے ایک

حکم امتناعی اس مضمون کا جاری ہو گا کہ جو عدالتی کارروائی ملک غیر میں اس کی بر قوعہ

جامدا و منقولہ کے متعلق چل رہی ہے وہ ملتوی کر دی جائے۔

مقدمہ ہوپ بنام کائی (۱۸۶۶ء) ایل ۱۰۱-۱۰۲ - چانسیری مارفہ ۲۰-۲۱

نچر، ٹائٹ برٹس اور رز جنہوں نے اسٹورٹ کے فیصلہ کو بحال رکھا، بحث مرث

ان لوگوں میں تھی جن کو حق بستہ دارہ حاصل تھا، سیلی بنام سیلی (۱۸۶۶ء) ایل

آر-۵-۱۱ کیو-۵۰ - چانسیری - ملک غیر کے متدارہ مقدمہ میں جنٹس دی

تھا اس کا دعویٰ یہ تھا کہ اس کو باقی ماندہ متروکہ میں حق استفادہ حاصل تھا، اگرچہ ایمر

تسلیم کیا جاتا تھا کہ اس امر کی دریافت کے لئے کو کافی تحقیق کوئی سبب

ہے پہلے حساب کا ذیل ہونا لازم ہے تاہم تہمان ترکہ نے یہ نہیں ظاہر کیا کہ  
انکی حفاظت کے لئے بمقابلہ دہن کے ملک غیر کی برائت ضروری تھی بلکہ رشتہ  
اسکے منجملہ تہمان مذکور کے ایک شخص حصول حکم امتناعی کی کارروائی میں شریک تھا۔  
اس وقت میں یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ جس شخص کے مقابلہ میں حکم امتناعی چاہا جاتا  
ہے اس وقت انگلستان کے حدود اختیار کے تحت میں ہے پہلا سوال جو اس معاملہ میں  
پیش آتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا عدالت چانسری کا کوئی قاعدہ یا اصول ایسا ہے  
جس کی بنا پر وہ ایک بوسی کے متروکہ کے اہتمام کی دگر دی دینے کے بعد ایک  
ملک غیر کے دائرہ کو جو اسی ملک میں رہتا ہو اپنے قرضہ کی بابت اپنے ملک کی  
عدالت میں چارہ جوئی سے باز رکھنے کا حکم لگائے۔ یقیناً کوئی ایسا قاعدہ یا  
اصول نہیں ہے۔ ایسے دائرہ پر اس ملک کی عدالتوں کو کوئی اختیار نہیں ہو سکتا۔  
یہ امر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ہم ملک غیر کے ایک شخص بلکہ ایک سند یافتہ جماعت  
کے متعلق کارروائی کر رہے ہیں جو اس ملک کی عدالتوں سے کوئی استدعا  
نہیں کرتی۔ اگر مرفعان غولہ کی میں شریک ہوتے اور اس طور سے کچھ حصہ  
انگلستان کے متروکہ سے پاتے تو صورت حال دوسری ہو جاتی۔ لارڈ  
کرنیو تھو، مقدمہ کیرن ایرن پنچی نام میکلارن (۱۸۵۵) ص ۵۱۵ - ایل  
۱۴۴ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴ ۱۸۱۵ ۱۸۱۶ ۱۸۱۷ ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰ ۱۸۲۱ ۱۸۲۲ ۱۸۲۳ ۱۸۲۴ ۱۸۲۵ ۱۸۲۶ ۱۸۲۷ ۱۸۲۸ ۱۸۲۹ ۱۸۳۰ ۱۸۳۱ ۱۸۳۲ ۱۸۳۳ ۱۸۳۴ ۱۸۳۵ ۱۸۳۶ ۱۸۳۷ ۱۸۳۸ ۱۸۳۹ ۱۸۴۰ ۱۸۴۱ ۱۸۴۲ ۱۸۴۳ ۱۸۴۴ ۱۸۴۵ ۱۸۴۶ ۱۸۴۷ ۱۸۴۸ ۱۸۴۹ ۱۸۵۰ ۱۸۵۱ ۱۸۵۲ ۱۸۵۳ ۱۸۵۴ ۱۸۵۵ ۱۸۵۶ ۱۸۵۷ ۱۸۵۸ ۱۸۵۹ ۱۸۶۰ ۱۸۶۱ ۱۸۶۲ ۱۸۶۳ ۱۸۶۴ ۱۸۶۵ ۱۸۶۶ ۱۸۶۷ ۱۸۶۸ ۱۸۶۹ ۱۸۷۰ ۱۸۷۱ ۱۸۷۲ ۱۸



رہک دے گی، بجز ایسی صورت کے کہ کارروائی مذکور تقسیم جائداد باقی ماندہ سے متعلق ہو۔  
اس سے زیادہ روٹ ٹوک اس واسطے سے مطابق ہوگی، جو کم مقام وقوع کو مال متروکہ  
پر اختیار رکھنے کی نسبت قاعہ کی گئی ہے اور جس پر دفعہ ۱۰۲ منبہ ہے۔

**دفعہ ۱۰۹** اگر ملک غیر کے ہتھم سے انگلستان کی عدالت میں حساب  
لیا جائے گا، خواہ حساب کے داخل کرانے سے ایک کسی دوسرے طریقہ پر تو اس کو جوشن  
اس کاررو بار پر دلایا جائے گا، جو اس نے ملک غیر کی منظوری کی بنا پر کیا ہو، وہی ہوگا،  
جو اس کو ان حدود و ارضی میں دلایا جاتا، جہاں سے وہ منظوری جاری ہوتی تھی۔

مقدمہ تقسیم بنام اڈے (۱۷۹۸) ۴-ویں ۷۲ میں آرڈن کے فیصلہ کو  
لوہرڈ نے بحال رکھا جس میں ہندوستان کامر دجہ (۵) فیصد کمی شیش  
دلایا گیا تھا، اور نیز مقدمہ کاکرل بنام باربر (۱۸۲۹) ۱-م ۲۳، ج ۵، پٹیکو  
مقدمہ جوی بنام ٹیکہ بین (۱۷۹۹) ۴-ویں ۵۹۹-ج ۵، آرڈن میں کاروبار  
کے واقعات کی بنا پر اس کی منظوری سے انکار کیا گیا اور نیز مقدمہ فرین بنام  
فرل (۱۸۱۷) ۳-میر ۲۴-ج ۱، گوانٹ میں گومبو و میت نامہ میں ہتھم کو کہ  
اسکی محنت کا معاوضہ دلایا گیا تھا، اس کو پیش نظر رکھ کر یہ خیال کیا گیا ہوگا کہ وہ  
ہندوستان کی عہدہ راء کے مطابق بھی شیش کے پائے کا مستحق نہیں بلکہ

**دفعہ ۱۱۰** ہر ہتھم ترکہ پر خواہ وہ اصلی ہو یا قصصی لازم ہوگا کہ جو متروکہ برائے  
منظوری اس کے قبضہ میں آئے اس کو متوفی کے دائین کے ادا کرنے میں صرف کرے  
خواہ وہ دیون ان حدود و ارضی کے ہوں، جہاں سے منظوری صادر ہوئی ہے یا اسکے  
باہر کے، اور خواہ وہ دائن ان حدود و ارضی کے متوطن یا باشندہ ہوں، یا ان کے باہر  
کے، اس ترتیب تقدم کے ساتھ جو قرضہ یا متروکہ کی نوعیت کے مطابق اس ملک  
کے قانون میں بنائی گئی ہو، جہاں سے منظوری صادر ہوئی ہے۔

یہ قاعدہ شخصی قانون بین الاقوام کے اس اصول کا بلا واسطہ نتیجہ ہے کہ  
دائین کی ترتیب، بلحاظ تقدم و تاخر کا تصفیہ بحالت اجتماعی Lex Comeursus قانون مقام  
دعوی یا قانون اجتماع سے کیا جائے گا۔ یہ ایک ایسا اصول ہے کہ اس سے گریز نہیں  
ہو سکتا، کیونکہ اگر دو دین، مختلف قوانین کے تحت میں محال کئے جائیں، اور ان میں سے

ہر دین کو دوسرے دین پر اس قانون کے لحاظ سے جس کی سخت میں وہ حاصل کیا گیا ہے مقدم حاصل ہو تو اونکے تقدم کی ترتیب کا فیصلہ سوائے اس مقام کے قانون کے جہاں فریقین متعین ہوں اور کس قانون سے ہو سکتا ہے یہ قاعدہ انگلستان کے قانون کے اس اختیار (Authority) کا نتیجہ ہے، جو مقام وقوع کو نفی مٹروکہ پر (بجٹ کے حق استفادہ سے علیحدہ) دیا جاتا ہے کیونکہ اسی اختیار کی وجہ سے انگریزی قانون میں یہ چاہا جاتا ہے کہ پہلے مٹروکہ پر مقام وقوع کی منظوری سے قبضہ حاصل کیا جائے اور بعدہ زمین اس غرض سے جمع کئے جائیں کہ جو مٹروکہ اس طور سے قبضہ میں آیا ہے وہ پہلے دیون سے پاک ہو جائے قبل اسکے کہ اسکی بجٹ کے متعلق ہوتی کے مقام توطن کے قانون کا نفاذ ہو۔ اگر توطن یا قومیت کے اختیار کی نسبت یہ تسلیم کیا جاتا کہ وہ بجائے یا تمانہ جائداد کے جملہ جائداد مٹروکہ متوفی پر حاوی ہے جیسا کہ یورپ کے دوسرے ممالک میں ہوتا ہے تو سلسلہ توریث جیسا کہ محاورہ ہے وہیں پہلے قائم ہوتا ہے اور وہیں دائنوں کا اجتماع ہوتا اور وہیں کے قانون سے ان میں تقدم و تاخر کی ترتیب قائم کی جاتی ہے جیسا کہ یورپ کے دوسرے ممالک میں ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس طریقہ میں جو اجتماع ہوتا ہے وہ مٹروکہ کے مقابلہ میں نہیں بلکہ وارث کے مقابلہ میں ہوتا ہے اگرچہ وارث کی ذمہ داری مضطربہست کی وجہ سے محدود ہو گئی ہو؛ اور وارث کا تعین تمام مراتب کیلئے متوفی کے اس ذاتی حدود و ارغی کے قانون سے ہوتا ہے جہاں سلسلہ توریث قائم کیا جاتا ہے۔

مقدمہ کلیسیا دکنٹھوربن اسمیل برٹ (۱۸۸۴) ۲۸۔ چانسری ڈویژن ۱۷۵۰۔ بیچ پیرسن میں اس دفعہ کا حوالہ دیا گیا اور اس کا مضمون بند کیا گیا۔  
فاضل جج نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے مقدمے میں جس میں فرانس کی بجٹ کی تفسیر اس طرح غلط میں آئی ہو کہ فرانس کے انیو کو بحیثیت فریڈیسی ہونے کے تقدم حاصل ہو گیا ہو تو انگلستان کی بجٹ کو تقدم کرتے وقت عدالت کو ہوشیاری سے کام لینا لازمی تھو کہ درجہ مساوات میں لانا چاہیے اور اس امر کی احتیاط کرنی چاہیے کہ جب تک انگلستان کے دائنوں کو حصہ متناسبہ نہ پہنچ جائے کوئی فرانس کا دائن ان میں داخل

نہ ہونے پائے، مگر ان صورت کے جس کا کیا جانا سادات اور انصاف  
 کے لحاظ سے ضروری ہے، اس کی اور قاعدہ سے واقف نہیں ہوں جس کی  
 بنا پر پاکستان کے قانون کو بقا ملے غیر کے و انہوں کے ترشح و بچے  
 و تحیر و دوسرے نیکو اثرات و فوائد کے تحت میں درج ہوئے ہیں اور  
 مقدمہ ڈوئش (۱۹۶۶ء) چالانہ ۲۶۰۲، جی جی کو عام طور سے پاکستان  
 کی حالت کو پاکستان کے قانون کے مطابق تسلیم ہونا چاہیئے، مینہ بھٹ  
 اس مقدمہ و تاخر کے ہواں پاکستان کی عدالتوں میں تسلیم کیا جاتا ہے، صفحہ ۲۹۶

وَقَدْ اَلَّ اَمْرًا لَمَّا كَانَ غَيْرَ مَهْتَمٍّ كَيْفَ يَنْشِئُ كَرْنًا يَأْكُلُ رَوْحًا طَرِيقَةً سَعًا  
 مَلِكٌ غَيْرُ كِيٍّ بَحْتٍ كَا عِلَاقَتِي اِهْتِمَامٌ مَلِكُ غَيْرِ كِيٍّ كَمَا جَا تَا جُو تُو عِدَالَتِ اس سَبِيحَتِ كُو  
 اِسِي طَرَحِ كَامِ مِيں لَانِي كِي جِس طَرَحِ مَلِكِ غَيْرِ كَا مَهْتَمُّ كَامِ مِيں اَلَا تَا بِنِي خَا تَا بَحْتِ اَلَا نُو  
 مِيں اِسِي تَرْتِيبِ تَقْدِمْ وَ اَخَرِ تَقْسِمْ هُو كِي جُو اس قَانُونِ مِيں بَتَا كِي كَمِي بَحْتِ جِس كِي رُو  
 سَ اس سَبِيحَتِ يَرْ قَضَ كَا كِيَا تَقْضَا -

مقدمہ میں بنام واکر (۱۸۶۹) - ۷۰ ایل - جی - پانسی ۱۳۵ - ج ۱ پینج  
میں، موسمی جیٹون انگلستان کی ارضی ملک غیر کی آمدنی اس کے نمونوں  
میں اسی ترتیب تقدم و تاخر کے ساتھ تقسیم کی گئی جو قانون مقام وقوع  
میں بتائی گئی تھی مقدمہ کوک بنام گرین (۱۸۵۴) - ۲ (۵) آر ۲۸۶ - ج ۱،  
کنڈرسلے میں اس جائداد کے تعلق جو آئرلینڈ سے لائی گئی تھی، ایک دائن کو جو  
آئرلینڈ کے فیصلہ کی بنا پر، عودہ و عودہ بمقابلہ دائن و دائنوں کے جو بعض معاہدہ کی  
بنا پر عودہ و عودہ سے مزید دی گئی تھی اس کے انگلستان کی جائداد کے تعلق جو بعض بنائے  
معاہدہ دائن ہمارے وایک اس قاعدہ کی پابندی کی بنا پر جس میں ایسی وقت  
حرف ملک غیر کے فیصلہ کو دیکھائی ہے اگرچہ موسمی آئرلینڈ کا متوطن تھا۔  
برخلاف اس کے مقدمہ لسن بنام ٹوینٹی (۱۸۵۴) - ۱۸ - نیو - ۲۹۳ -  
ج ۱، روٹلے میں بھی موسمی آئرلینڈ کا متوطن تھا اور اس بنا پر انگلستان اور آئرلینڈ  
دونوں جگہ کا مشترکہ آئرلینڈ کی ترتیب تقدم کے مطابق تقسیم کیا گیا انگلستان  
کے فیصلہ والا دائن بھی دونوں جائدادوں کے تعلق دائن بنائے معاہدہ

قرار پایا۔ یہ مقدمہ لوگ نام گریسن کے مقدمہ سے پہلے فیصل ہوا تھا۔ اگر اس میں اس کا حوالہ نہیں دیا گیا اور مقدمہ کتبہ کی وکٹ تھیٹر ناگم شیل برٹ (۱۸۸۴) ۲۸۔ چانسرری ڈویژن ۱۵۵۔ جج، پیرسٹن میں اس کا حوالہ دیا گیا اگر اس سے اتفاق نہیں کیا گیا تب مقدمہ پارڈونٹ ام ٹیکام (۱۸۶۸) ایل ۷۰ آر ۶۰۔ اہی کیو۔ ۴۵۵ میں جج، روسلے کی نسبت کہا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ مسئلہ رائے ظاہر کی کہ متوفی کے ملک توطن کے قانون سے اس متروکہ سے متعلق جو ملک توطن کے لحاظ سے بیرونی ہو وہ زمین کے ترتیب تقدم تصفیہ نہیں کیا جائے گا۔ بجز اس دائن کے حق میں جس کا توطن اسی ملک میں ہو گا جس کا متوطن متوفی تھا۔ اگر اس کو وہ اس اصول کے کام میں لانے کی ضرورت ہوئی اور نہ اپنے پہلے بیان کردہ اصول کو کیونکہ متوفی کا مینہ توطن بیرون انگلستان ثابت نہیں کیا گیا تھا۔ اسٹوری نے اسی اصول کو پسند کیا ہے جس کو ہم دفعہ ۱۱ میں درج کر چکے ہیں اور کہتا ہے کہ ریاستہائے متحدہ میں وہی نافذ ہے۔ اختلاف قوانین وفیات ۵۲۴ و ۵۲۵۔ نیز ملاحظہ فرمائیے مقدمہ لازمی لاڈلو

جو فیصلے مقدمات دیوالیہ میں تقدم کی نسبت قانون مقام اجتماع (Lex loci Concursus) کی تائید میں ہوئے ہیں ان کیلئے دیکھو مقدمہ بکٹرنہ لمورن (۱۸۷۰) ایل ۷۰ آر ۶۰۔ چانسرری مرافعہ جات ۶۴۔ جج، ہیلشس و جیسٹس ڈی مقدمہ تھورن نام اسٹورٹ (۱۸۷۱) ایل ۷۰ آر ۶۰۔ پی۔ سی۔ ۴۷۸۔

جج، کیلینسٹن

**دفعہ ۱۱۱ الف** (جس صورت میں موصی نے امریکہ اور انگلستان دونوں جگہ جائداد چھوڑی تھی اور دیگر دياروں کے وعاوی میں امریکہ کی کل جائداد صرف ہو گئی تھی اور امریکہ کا کوئی دعویدار انگلستان کی جائداد سے طالب ایفاء نہ فرم نہ ہوا تھا) مگر بعدہ امریکہ کے ہتھم جائداد نے موصی کی جائداد انگلستان کی تحویل کا مطالبہ کیا تو یہ طے ہوا کہ موصی کے امنا کو جنہوں نے وصیت نامہ انگلستان میں داخل کیا تھا ملازم تھا کہ وہ موصی کے امریکہ و انگلستان دونوں کے دائروں کے قرضہ کے ایفاء کے لئے جس سے وہ واقف تھے متروکہ کے طالب ہوتے اور اگر امریکہ کے

و ان حاضر ہوتے تو انکو امریکہ کا وہ حکم یا صداقت نامہ جو وہاں سے ملا تھا پیش کر کے یہ ثابت کرنا پڑتا کہ وہ انگلستان میں ان کے دعاوی کے ثبوت کیلئے کافی ہے اور نیز یہ کہ ان کے دعاوی خارج المیعا و نہیں ہیں۔

مقدمہ لارڈ ہارڈوود حسب سابق۔

**فصل ۱۱۲** جو محصول اموات (Death duties) پر لیا جاتا ہے، اس پر بحث کا یہی مقصد ہے، کیونکہ اہتمام ترکہ میں بحیثیت تقسیم کرنے سے پہلے اس کے متعلق سوالات پیش آتے ہیں۔ انگلستان کا قدیم محصول اموات دو قسم کا تھا: اول محصول پر و بیٹ جس میں اسناد اہتمام ترکہ اور اجازت نامہ پر و بیٹ، دونوں محصولوں کو ہم شامل کر سکتے ہیں۔ اور جو بعدہ بروے قوانین ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ یا فصل ۱۵۔ دوسرا ایسی جائیداد منقولہ سے بھی متعلق ہونے لگا جس کا وصیت نامہ کی بنا پر، بذریعہ اختیار تقسیم تصفیہ ہوا ہو۔ سرکار مال منقولہ کی جو حفاظت کرتی ہے، اس کا معاوضہ یہ محصول سمجھا جاسکتا ہے؛ اس نظر سے متوفی کا توطن، غیر متعلق، لیکن اس جائیداد کا جس کی حفاظت کیجاتی ہے، اس مقام وقوع متعلق قرار پاتا ہے۔ دوسرا محصول ہبہ وصیتی جس میں مال منقولہ کے وہ حصص، جو قرائتاروں کو پہنچتے ہیں شریک ہیں۔ اور چونکہ یہ ایک ایسا محصول تھا جو سرکار جائیداد منقولہ کو متوفی اشخاص سے زندہ اشخاص کی طرف منتقل کرنے کی باتہ یعنی سٹی، اسلئے اس متوفی کا توطن جس کی منقولہ جائیداد اس طرح منتقل کیجاتی ہے متعلق؛ اور اس جائیداد کے اجزاء کا وقوع، غیر متعلق، ٹھہرتا ہے۔ سلسلہ میں محصول توریت جاری ہوا جو ہبہ وصیتی کے محصول کی طرح، محصول حق اشفاہہ پر ایک ٹیکس تھا، مگر جہاں تک اس کا تعلق قطعی مالک کی موت کے بعد، انگلستان کی جائیداد غیر منقولہ سے تھا۔ اس کو بلحاظ ان اصول کے جو اس بارہ میں انگلستان میں رائج تھے، تو وطن سے کوئی تعلق نہ تھا۔ محصول توریت کا تعلق اس جائیداد سے جس پر قبضہ قطعی نہ ہو، بلکہ جو کسی شخص کو بعد قابض حال کے دی گئی ہو (Settled) زیر مصلحت بیان کیا جائے گا۔ آخر کار ان اموات پر جو یکم اگست ۱۸۹۴ء کے بعد واقع ہوں محصول پر و بیٹ کا لیا جانا موقوف کر دیا گیا، اور اس کی جگہ ایک جائیداد می محصول (Estate duty) قائم ہو، ابھو ان تمام جائیدادوں پر دعاوی تھا جن پر محصول پر و بیٹ عائد ہوتا تھا، اور اسی میں جائیداد

غیر منقولہ انگلستان اور دوسری جائدادیں جن سے محصول توریث لیا جاتا تھا، اور تمام ایسی جائدادیں جو سلطنت ہائے متحدہ کے باہر واقع ہوں، اور جو موت واقع ہونے پر ایسے حالات میں منتقل ہوں کہ اس قانون کی رو سے جو ۱۸۹۳ء کے قبل نافذ تھا، ان پر ہبہ وصیتی یا توریث کا محصول واجب الادا ہوتا، یا منتقل الیہ سے قربت کی ابتدائی صورت کے علاوہ لیا جاسکتا تھا، بشریک ہیں۔ موثر الذکر قسم کا نتیجہ یہ ہے کہ متوفی کا توطن بھی، حفاظت جائداد کے ساتھ ساتھ، جو کہ دوسرے قسم کی جائداد کا اصول ہے محصول کا ایک اصول قرار پا گیا ہے، اور اس سب کا نتیجہ یہ ہے کہ جائدادی محصول دو تہذیبی کے محصول کی حیثیت سے یکساں ہو جاتی اور توریث کے اس محصول کے پہلو پہ پہلو، جسے محصول حق استغدادہ کا بھی کہنا چاہیے قائم ہو گیا، جس طرح پر ویٹ اور ہبہ وصیتی کے محصول، اس جائداد منقولہ میں جن سے وہ تعلق ہوتے ہیں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

187

پر ویٹ اور اسناد اتہام ترکہ کا محصول جس طرح پہلے بلا کسٹا متوفی کے توطن کے واجب الادا تھا، اسی طرح اب جائدادی محصول منقولہ ذیل اشیا پر واجب الادا ہے۔

اس کے تمام مادی اثاثہ، تمسکات قابل بیع و شرا، اور ان وراثت یا تصدقات پر جو حال کو قابل ادا ہوں، اس حد تک کہ وہ متوفی کی وفات کے وقت انگلستان میں موجود ہوں، یا اگر وہ اس وقت دریائی سفر یا دوسری حد وارضی میں تھے، تو اس حد تک کہ وہ وفات پہنچنے پر منظر ہوں، ہر ترکہ کے قبضہ میں آئے۔

اور نیز ان دیون پر جو متوفی کو بجز بابت تمسکات قابل بیع و شرا یا تصدقات یا تصدقات زحمات کے جو حال کو قابل ادا ہوں، دوسرے طریقہ پر واجب الوصول ہوں، اور ان کے گنہگاروں کے حصوں اور دوسرے غیر مادی اثاثہ پر اس حد تک کہ انکی موت کے وقت انگلستان میں صحیح طریقہ سے انکے وصول کرنے یا ان پر قبضہ پانے کا دعویٰ ہو سکتا تھا، دوسرے الفاظ میں اس کی تمام ذاتی جائداد پر جو استناد انگلستان کی نظری سے حسب دفعات ۶۲-۹۵-۹۶ منقول ہوتی ہے، کہ اور سنیاتی جائداد پر جس کی بابت حسب دفعات ۹۳-۹۴ انگلستان کا ہر ترکہ جواہر ہو سکتا ہے، یا جس کو حسب دفعہ ۹۹ یا ۱۰۰ انگلستان کا ہر ترکہ محصول کر سکتا یا وہ انکی موجودگی میں وصول ہو سکتی تھی۔

اس سوال پر کہ محصول پر وہ بیٹا ملک غیر کی اس جائیداد کی آمدنی پر منقسم  
 ترکہ بر بنائے مفکورہ حال نہیں کر سکتا، یا جو اسکے قبضہ میں نہیں آتی تھی وہ واجب الوصول  
 نہیں ہونے لگا کہ اس کے وصول ہو جانے کے بعد وہ انگلستان میں اس کا جواہرہ  
 اور ذمہ دار ہو مقدمہ راولن (۱۸۲۰) اسی۔ آر۔ جے ۲۵۹ میں الزبتھ راولن  
 نے بحث کی تھی کہ اور مقدمہ راولن جرنل بنام ڈائمنٹ (۱۸۳۱) اسی۔ آر۔ جے ۲۵۹  
 میں لینڈ ہرسٹ اور تیلی وغیرہ نے اس کا فیصلہ کیا تو ان دونوں مقدمات میں ملک غیر  
 کی حکومت کا سرمایہ زیر بحث تھا۔ انگلستان کی اعلیٰ عدالت دیوانی اور ہاؤس آف  
 لارڈز میں (بروہام) براؤنڈ مقدمہ راولن جرنل بنام ہوپ (۱۸۳۲) اسی۔ آر۔  
 ایم۔ آر۔ ۵۲۰۔ بی۔ آئی۔ ۱۰۱۷۔ آر۔ جے ۲۰۴۔ اسی ایل وائیٹ ۸۴۔ اس کا پھر  
 فیصلہ ہوا۔ اس میں ملک غیر کی حکومت کا سرمایہ اور دین جو ملک غیر کے متوطن اور  
 باشندہ لوگوں سے واجب الوصول تھا اور وہ اثاثہ جو موت کے وقت ملک غیر کے  
 مختاروں کے پاس فروخت کیے تھے، زیر بحث تھا اگر اس مال کے متعلق جو موت  
 کے وقت سمندر میں تھا بلا غرض محصول ادا کیا گیا تھا اور میرے خیال میں یہ فرض  
 کرنے کی گنجائش ہے کہ جو مال مختاروں کے ہاتھ میں فروخت کے لیے تھا اور  
 فروخت ہو گیا تھا اور پھر وطن میں واپس نہیں لایا گیا تھا اور نہ یہ کہ اگر موت کے  
 وقت ملک غیر کے حدود میں کوئی مال تھا جو بعد موت کے اس ملک میں لایا گیا اور  
 وہ منقسم ترکہ کے قبضہ میں آ گیا تو اس مال پر محصول اسی طرح واجب الودا ہو جائیگا کہ  
 اس مال پر جو موت کے وقت سمندر میں تھا۔ اگر اس مقدمہ کی کم سے کم تفسیر  
 صحیح نہیں سمجھو جو کہ مقدمہ راولن جرنل بنام ہرسٹ (۱۸۳۱) ایل آر۔ ۹۰ میں  
 ۱۴۱ میں سسٹن اکیٹھ نے اسی جائیداد پر جو موت کے وقت ایک جہاز پر جو  
 تھی محصول عامہ کے جانے کے متعلق اپنی رائے کو محفوظ رکھا مگر جس کی کلی تصانیف  
 طور سے اس کی تائید میں تھے اور بطریق شہادہ اور شک کی کوئی وجہ ظاہر نہیں ہوتی، ایسے  
 جہازوں کے متعلق جن کی رجسٹریشن ملطہ تھائے متحدہ میں ہوئی ہو تو نہ ۲۷ و ۲۸  
 و کٹوریا فصل ۵۶ و ضمیمہ ۵۹ جو زیر دفعہ ۵۹ میں درج کئے جا چکے ہیں تو  
 جو ملکات قابل بیع و شراعت کے وقت انگلستان میں پائے گئے ان پر

معمول پر دیوٹ واجب الاؤ اقرار پایا، مقدمہ اثرنی جنرل بنام پونس اور دوسرے  
 مقدمات زیر دفعہ ۹۲ کے فیصلوں کے حصص پر جو کہ حدود و ارضی میں قائم  
 ہوئی ہوں، ہر ایسے مقام پر جہاں کہ ان کا کاروبار جاری ہو۔ مقدمہ اثرنی جنرل  
 بنام گنٹس (۱۸۵۵ء) - ایچ و این ۳۲۹ - جج پولکٹ - وارٹن - وائٹسن پر مقدمہ  
 اوصیا و فروعینڈ (۱۸۷۷ء) ایل - آر - ۵ - چانسیری مرافعات ۳۱۴ میں گفتار دے  
 نے، یہی مقدمہ (۱۸۶۹ء) منصفہ رولے کو منسوخ کر دیا۔ یا ایک ایسی سیٹی میں جو  
 سند شاہی سے قائم ہوئی تھی اور جس کا صدر دفتر انگلستان میں تھا، اگرچہ اس کا منشا  
 کاروبار ہندوستان میں چلتا تھا، مقدمہ نیویارک بیر و ویر کمپنی بنام اثرنی جنرل  
 (۱۸۹۹ء) ۱ - سی - ۶۲ - جج، البٹری - وائٹسن، شیفلڈ - ڈوئیسی - ولڈ و جنہوں نے  
 استغناء - رگبی اور کانس کے فیصلہ کی تائید کی (۱۸۹۸ء) ۱ - کیو - بی - ۲۰۵ -  
 اور انہوں نے، وائٹس اور گرنٹھام (۱۸۹۷ء) ۱ - کیو - بی - ۷۳۸ - کے فیصلہ کو منسوخ  
 کیا تھا، نیز قرضہ رستا ویزی پر جبکہ دستاویز موت کے وقت حدود و ارضی میں  
 تھی۔ مقدمہ گمشدہ اثامب بنام ہوپ (۱۸۹۱ء) ۱ - سی - ۴۷۶ - جج،  
 فیصلہ دینے والے قرضہ دینے کے مرافعہ پر گورنر بلازم حجت، اس معمول کے جو اس مقام پر  
 واجب الاؤ ہو جہاں قرضہ بعض معیار پر کی بنا پر ہو، مقدمہ بین بنام سرکار  
 (۱۹۰۷ء) ۱ - سی - ۵۲۰ - جج، میلٹائن اور وینچو مقدمہ بنام ملکہ (۱۸۹۹ء)  
 ۱ - سی - ۵۶۷ - جج، وائٹسن نو اور ان دیونہ پر جو انگلستان کے باشندوں سے  
 واجب الوصول جو مقدمہ اثرنی جنرل بنام پریٹ (۱۸۷۴ء) ایل - آر - ۹ - ای  
 ایکس - ۱۴ - جج، کیلی سٹیٹ ری پبلیکٹ لیکن، ڈوڈنٹ آف انڈیا کے کفالت نامحلات  
 پر جو موت کے وقت اس قرضہ کی شکل میں نقل نہیں ہوئے تھے جو انگلستان میں  
 ایٹم، انڈیا سے واجب الوصول تھے۔ اگرچہ متوفی نے یہی تبدیلی کیلئے اپنی  
 رائے کا اظہار کیا تھا۔ پیرس بنام پیرس (۱۸۳۸ء) ۹ - جج - ۴۲۰ - جج، شاڈول ٹو  
 اس امر کے متعلق کہ شریک متوفی کی پر دیوٹ کا مناسب موقع کہاں  
 ہے، وینچو مقدمات: لیٹ نے بنام لارڈ وائٹ (۱۸۹۰ء) ۱۵ - ۱ - سی -  
 ۴۶۸ - جج، ہرشل - وائٹسن، میلٹائن - بیچر بنام ماسٹر کیویٹی پیرم کورٹ



اؤف دکٹوریہ۔ (۱۸۹۵) ۱۔ ۷۱۔ ۲۵۱۔ ج، شرل جنہوں نے مقدمہ  
اٹامپ کیشیر بنام رائٹنگ [۱۹۰۰] ۱۔ ۷۱۔ ۲۲۹۔ ج، کلوٹر برن۔  
اشٹرن۔ یگنائٹن۔ لوکسٹن اور دوس کا اتباع کیا۔

بب ایک جائے اومیں جس کا کال، انتہام حال نہ ہو ملک غیر کا رقوم ترک  
بھی شامل ہو اور قرابت دار کا ایک حصہ بخیر بھیت ترور کے ہاتھوں کے مقام  
توٹن میں واقع ہو۔ دیکھو مقدمہ ٹیڈیے بنام آرٹنی جزل [۱۹۹۰] ۱-۷ سی  
۱۱- ج، ہائبریری، بریکسل۔ میگنٹن بشینڈ۔ ٹیڈیوں جنہوں نے لوپس  
اور کے کی تائید کی جس سے اشتہر نے اختلاف کیا تھا) [۱۹۹۶]

۱۔ کیو۔ بی۔ ۲۵۔ اوجینہوں نے ریل آؤنٹ کیلون اور چاکرس کے فیصلہ کو منسوخ کیا تھا۔  
(۱۹۵۵ء۔ ۲۱۔ کیو۔ بی۔ ۲۵۔ مقدمہ استیضہ و بیچ بنام بیچ (۱۹۹۰ء۔ ۱۱۔ چانسی ۸۹۔ ج ۱،  
رہنہ۔ اٹنی خیرل بنام چانسن (۱۹۰۰ء۔ ۲۱۔ کے۔ بی۔ ۵۸۔ ج ۱ برے) (فصلی سرکاری راجہ  
مقدمہ پانکشن بنام اٹنی خیرل (۱۸۹۹ء) ایل۔ آر۔ ۴۰۔ اسی وائی۔ ۱۔ اے  
۱۰۰، میں اجازت نامہ اختتام کرکے و بعضوں کی جائداد کی بابت محسوس کیا گیا تھا۔

اگرچہ اس اصول کو کام میں لاکر جس کا تذکرہ نمبر ۳۷ میں ہو چکا ہے، صرف ایک اجازت نامہ لینا کافی تھا جس کا اظہار لارڈ ویسٹمیری نے کیا تھا۔ لارڈ ویسٹمیری کی یہ رائے تھی کہ ایسے اجازت نامہ پر جو غیر ضروری طور سے حاصل کیا گیا ہو محصول نہیں لیا جانا چاہیے، مگر آرٹیکل ۱۰ کو لکھتے اور کیرتس اسٹیمٹن سمجھتے کہ اجازت نامہ خواہ ضروری ہو خواہ غیر ضروری اس پر محصول لیا جانا چاہئے۔ لارڈ ویسٹمیری نے اس اجازت نامہ کا لینا ضروری خیال کیا اس لئے یہی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اصول نمبر ۳۷ کے خلاف تھے۔ اس وقت کا تعلق مقدمہ ڈاس سے منظر ہوا تھے وہیں میں صاف نہ تھا کہ

دیکھو مقدمہ ملک وڈنام لک (۱۸۸۲ء) - مراغہ جات ۵۲ - ۵۳ - ۵۴

جو صرف اس مہربان رجحیتی سے وصول کیا جاتا ہے جس کو بعد اوائے دیون ہبہ بقیہ جائداد پہنچتی ہے (Residuary legatee) جو پیش کیٹی نے یہ تجویز کی کہ یہ حالت اس امر کی مانع نہیں ہے کہ قانون کی یہ تعبیر نہ کی جائے کہ محصول صرف اسی جائداد پر وصول ہونا چاہئے جو منظوری کے ذریعہ منتقل ہوتی ہے مادہ اس مسئلہ سے اسی جائداد منقولہ پر محصول نہیں عائد ہو سکتا ہے وگرنہ یہ سے باہر واقع ہو کر اس کا اہلکار مدد و دوزن بنام اٹارنی جنرل انٹریلو (۱۹۰۰) آئی۔ سی۔ ۵۰۰ ج ۱، راپٹرسٹن انٹرسٹس۔ کانسٹریوٹس میں کیا گیا جس میں یہ قرار پایا کہ ملک انٹریلو کو یہ جنسیدار حاصل رہتا کہ وہ ایسی جائداد پر ٹیکس عائد کرے جو اس ملک سے باہر واقع ہو۔ اور فقہ مددہ کائن بنام سرکار (۱۹۱۲) آئی۔ سی۔ ۱۹۰ ج ۱، سی۔ ۵۰۰ ج ۱، لڈین۔ انٹرسٹس۔ موٹن و مقدرہ ریلوے بنام سرکار (۱۹۱۱) ڈیوٹی۔ این۔ ۲۴۴ ج ۱، پریوی کوشل ج ۱، لڈین۔ ایکٹ اسٹریٹسٹ انٹرسٹس۔ کانسٹریوٹس میں کیا گیا کہ قانون کے تعلق سے متعلق رہی ہو تو قرار پایا ہے کہ یہ عائد ہو سکتا ہے کہ سرکار بنام لوٹ (۱۹۱۲) آئی۔ سی۔ ۲۱۲ ج ۱، لڈین۔ میٹنگٹن۔ شاہ۔ رائٹسٹن جس میں یہ ایک ہو جو برقیہ ملک کے قانون کے متعلق ایسا ہی خیال کرنا چاہئے۔ اب عام جائداد پر جو ملک میں جو سرکاری ملک لیا جائے وہ خواہ اس کو ملی ملک تو نہیں کہیں گا جو جس کی کوئی چیز جائداد منتقل ہوتی ہے۔ یہ اس مسئلہ سے جس جائداد پر یہ محصول پہلے محصول پر ہیٹھ لکھا گیا جاتا تھا وہی یا اب جائدادی محصول لیا جاتا ہے۔ یہ انتظامیہ محکمہ خاص قسم کی جائداد کے جو فی اہلیت ملک غیر میں واقع ہو، اور ان لوگوں کی ملک ہو جن کا وطن ملک غیر ملک ہے جو محصول پر ہیٹھ کے اعراض کیلئے خاص قوانین کی رو سے ہو تو عائد وزن ملک تصور ہوتی تھی جیسے جہاز جن کی حسب شرعی ملک میں زیر قانون ۲۸۰۲ وکٹوریٹ ٹریبل ۵۰۰ وکٹوریٹ ہو تو یہ مدد و دوزن بنام سرکار (۱۹۰۰) آئی۔ سی۔ ۱۰۲۲ ج ۱، لڈین۔ انٹرسٹس۔ پریوی کوشل کو مدد و دوزن بنام سرکار (۱۹۱۰) آئی۔ سی۔ ۲۴۲ ج ۱، لڈین۔ انٹرسٹس۔ سرکار۔ شاہ و کٹھن لڈین نے نوٹس کروا کر مدد و دوزن کو اس کو جز آف ٹریبلٹ

[۱۹۱۲] ۱۔ جیائسری ۴۰-۵ حج، سوائفن ایڈیو

واقعہ ۱۳ جب ستونی کا متروکہ مختلف حدود ارضی میں واقع ہوا اور ملک غیر کا ایسا متروکہ جس پر انگریزی محصول پر ویسٹ نہ لیا جاسکتا ہو، انگلستان کے مہتمم ترکہ کے ہاتھ آئے تو وہ اس قدر محصول ادا کرنے کا سختی سے جوبہ تناسب ان جمہوریوں کے ہو جو اس نے ادا کئے ہیں۔ اور بنظر ہر بھی عمل اب جائدادی محصول کے متعلق بھی ہو گا۔

سہ کار بنام کشتراوٹ اشاس ٹکس (۱۰۴۹) - ۱۳ - جو - ۴ - ۶ -

بسم الله الرحمن الرحيم

وَقَعْدًا لِّمَنْ أَهْلَكَ الْأَعْيُنُ (الف) اسی جامد اور کے متعلق جس پر محصول پر و سیت نہیں لیا جاتا تھا اگر اب اس پر جامد ہی محصول لیا جاتا ہے اس تثبیت سے کہ اس پر زیادہ و سولت نہ آئے تھوہ سے باہر واقع ہونے سے بر بنائے توغوں ستوں محصول وحیت یا تور سیت لیا جاتا تھا انما نس ایکٹ سے ۱۹۹۲ کی دفعہ ۲ (۲) کے الفاظ اس امر کے مانع ہیں کہ اسکے و توغوں کی بنیاد کو فی عذر کیا جائے۔

تقدیر اس بات کے لئے فرمائی ہے (۱۹۹۶) ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶

فرنگیوں نے ۱۹۰۶ء میں صفحہ ۱۸۱ پر اپنی ایک راز قرآن میں سوال کیا  
 ہوا تھا جو انگریزوں کے سابقہ قانون کی خصوصیت کی بنا پر نامور ہے یہاں  
 کو محمد ولید صاحب الادب نے خود ہدایتی حزل بنام جامع فتاویٰ ہائے  
 ہندوستان [۱۹۰۶ء] ۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶

سے ملانے کی جاسکے گا۔ غرض مقدمہ نمٹ سکیا اور غرض اوستہ بچھڑا دیا۔ اوستہ  
 ونگٹن بنام برونک اوستہ منیچر (۱۹۱۲ء) پانسیں مہینے سو اٹھ ایس  
 میں ایک دوسری کڑی انگلستان کے انگریزی اویا بقتدار اس خبر کو کہ جہاں  
 کے ہاتھ میں تھا، اس محصول سرکاری کے ادا کرنے کے وقت اہل قرار پائے جو  
 ملک غیر کی منقولہ جائیداد پر واجب الادا تھے، اگرچہ وہ جائیداد منقولہ بصرہ تمام



موتی کی پوٹیکل قومیت بنیاد فیصلہ قرار پائی مگر اس میں اس سیار اور توطن کا  
 نتیجہ واحد تھا۔ مقدمہ برکس (۱۸۳۲ء) ۲- سی آر جی ۴۶- ج ۲ ولینڈ ہرٹ  
 وٹیلی کوکر اسی زمانہ میں اسی عدالت نے پھر توطن کو بنیاد فیصلہ قرار دیا اور اس مرتبہ  
 ایسے مقدمہ میں جس میں دیاسیائی قومیت کا وہی نتیجہ نہیں مل سکتا تھا۔ مقدمہ جیکسٹن-  
 بنام فارس (۱۸۳۲ء) ۲- سی آر جی ۲۸۲- ۲- ٹائیز ۴۰- ج ۲ ولینڈ ہرٹ  
 بلی- ویکھان۔ بونڈ- لارڈ بروڈام نے عدالت چانسی میں اس صداقت نام پر  
 عمل کیا جو انگلستان کی اعلیٰ عدالت دیوانی نے موقوفہ کر دیا تھا  
 اور دوس آف لارڈ نے انکی تائید کی۔ مقدمہ موسومہ اٹرنی جنرل بنام فارس  
 (۱۸۳۴ء) ۸- جی- ایل- این- آر- ۱۵- ۲- سی- آئی- وایف ۴۸- ج ۲ بروڈام-  
 پلنکٹ پولکین جو دلال پیش کئے گئے ان میں قدیم اسناد اور نظائر بصاحت  
 مستثنیٰ کر رکھے گئے تاکہ اس کا امکان باقی رہے کہ حصول ایسی صورت میں بھی  
 لیا جاسکے جبکہ توطن سلطنتہائے متحدہ سے باہر کا ہو اگر مگر توکر کا اہتمام قبل اسکے کہ  
 اس پر وہ مخصوص عمل ہوا ہو جس کا ذکر دفعہ ۹۹ میں ہو چکا ہے سلطنتہائے متحدہ  
 میں ہو چکا تھا مقدمہ لوگن بنام فیولی (۱۸۳۵ء) ۱- جی وی- آر- ۵۹- ج  
 پیٹرس و پوتسائے (ایک فریذ فیصلہ اس مقدمہ کا قبل بیج کے مقدمہ بحولہ بالا  
 کے جس میں واقعات کے متعلق مختلف رائے قائم کی گئی تھی) و مقدمہ آرنلڈ  
 بنام آرنلڈ (۱۸۳۶ء) ۲- جی وی- آر- ۲۵۹- ج ۲ کاسٹ نام- جس میں یہ  
 مسئلہ اس حد سے آگے نہیں بڑھا جہاں اس کو مقدمہ اٹرنی جنرل بنام  
 فارس نے چھوڑا تھا۔ آخر کار جو ہول اس دفعہ میں بیان کیا گیا ہے وہ  
 مقدمہ کاسن بنام ایڈوکیٹ جنرل (۱۸۴۵ء) ۱۲- سی- ایل- وایف ۱-  
 ۱۳- سم- ۱۵۳- ج ۲ ولینڈ ہرٹ- بروڈام کمبل سے قائم ہو گیا۔ اس کا فیصلہ  
 شہنشاہ نے لکھا جس میں سب جج متفق لائے گئے تھے کہ  
 بہرہ ہجرتی کا حصول موتی کے ملک غیر کی جائیداد وغیرہ منقولہ کے حقوق پر  
 واجب لاوا ہے بشرطیکہ وہ زر نقد کی شکل میں بر بنائے شرکت یا معاہدہ  
 منتقل ہو جائے۔ مقدمہ فارس بنام ایڈوکیٹ (۱۸۷۰ء) ایل- آر- ۱۰- اسی-



منظوری سے آیا جس کا وہ جواب دہ ہے اور جس سے ملن ہے کہ انگلستان

کے قوانین انگلوری کی خلاف ورزی ہوتی ہوگا

**فصل ۱۱۱** اب ہم اس محصول تحریر سے بحث شروع کرتے ہیں جو ایسی جائیداد پر عائد ہوتا ہے جو بعد قابض حال کے کسی دوسرے شخص کو دیکھی ہو (Settled property) اور جو انگلستان کی غیر منقولہ جائیداد کے قطعی مالک کی شہ

کی بنا پر ہو۔ تخلیک کا جو طریقہ ہمارے یہاں رائج ہے، اس کی رو سے جائیداد منقولہ توسط انسان یا اور جائیداد غیر منقولہ توسط و بلا توسط انسان — بچے بعد دیگرے مختلف لوگوں کے مابین منتقل ہوتی رہتی ہے جو بمقدار اپنے محدود حقوق کے مالک کے نام سے موسوم ہو سکتے ہیں۔ اگر انسان موجود ہیں تو وہ مالکان حق استفادہ یا اور اگر انسان موجود نہیں ہیں تو وہ مالکان قطعی کہلاتے ہیں۔ اسی محدود ملکیت کی بنا پر ان میں اور قطعی مالکوں میں فرق واقع ہوتا ہے اس لئے اکثر ہوتا ہے کہ جائیداد خواہ وہ قطعی ملکیت کی ہو یا صرف حق استفادہ کی ایک محدود مالک کی موت اور ساتھ ہی اس کی مدت ملکیت کے ختم ہو جانے پر منتقل ہو جاتی ہے، یہ انتقال مالک متوفی کے وصیت نامے یا قانون متعلقہ جائیداد کے اثر سے نہیں بلکہ اس تخلیک کی شرائط کے مطابق ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے جائیداد مذکور پر قبضہ تھا۔ ممکن ہے کہ یہ تخلیک کسی پہلے قطعی مالک کی وصیت یا معاہدہ نکاح یا علاوہ نکاح کے کوئی اور انتقال، وریان، استثناس زندہ (inter vivos) کے ہو۔ یہ صورتیں ایسی ہیں جیسی جائیداد کی تقسیم حق استفادہ

(Usufruct) اور قطعی جائیداد (Nuda proprietas) میں ہوتی ہے جو راسخ

کے دوسرے مالک میں بہت مشہور اور معروف ہے اگرچہ ان مالک میں ایک جائیداد سے چند اشخاص کو بچے بعد دیگرے مستفید کرنے کا عام طریقہ یہ تھا کہ پہلے شخص کو جائیداد دیکھائی تھی جو برائے نام قطعی ہوتی تھی مگر اس شخص پر یہ فریضہ عائد کیا جاتا تھا کہ وہ جائیداد کو محفوظ رکھے اور تیسرے شخص کو حوالہ کر دے اور بغیر قائم مقامی (Substitution)

کے نام سے موسوم ہوتا تھا۔ انگلستان کی تخلیک کے تحت میں پہلا قابض — ایک امین بھی ہو سکتا ہے اور اس صورت میں ایک حیثیت سے وہ استفادہ قابل انتظام سے مستفید اور دوسری حیثیت سے امین ہوتا ہے اسلئے اس کو ایک حیثیت سے

حق استفادہ حاصل ہو جاتا ہے جس کا منتقل کرنا اس کا فرض ہوتا ہے جو کہ قائم مقامی کا اصل اصول ہے اور اس کا وجود انگلستان کے قانون میں نہیں ہے۔ چونکہ وہ قائم مقامی اکثر ممالک میں ممنوع کر دی گئی ہے جیسا کہ پینلین کوڈ کی فصل ۹۹ میں اس لئے مصنفین اور عدالتوں نے اکثر ایسے انتقالات کو بحیثیت حق استفادہ اور قطعی جائداد کے جائز قرار دینے کی کوشش کی ہے جو قدیم زمانہ میں بذریعہ ”قائم مقامی“ کے موثر ہوتے تھے۔ جن محصول سے ہم نے اب تک بحث کی ہے، وہ ایسے محصول ہیں جو قطعی مالک کی وفات پر لئے جاتے ہیں اب ہم کو ان محصولات پر غور کرنا ہے جو محصول توریث کے ایکٹ منظورہ سے قبل کی رو سے ایسے مالک کی موت پر جس کی ملکیت موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے اس کی منقولہ جائداد کے انتقال پر عائد کئے جاتے ہیں، وہ سب اسی انصاف میں داخل ہوتے ہیں جس کا عنوان توریث جائداد منقولہ بر بنائے وفات ہے؛ اور ان کا ذکر بہت ہی صحتی اور قدیم پروویٹ کے محصولات کے بعد ہی مناسب ہے۔ اگرچہ لمبا نا اصول کے ان دونوں کا تعلق بہ نسبت مشابہت کے اختلاف کا ہے؛ مگر اختلاف بھی مفید علم ہو سکتا ہے۔

پس اولاً محصول توریث کو قدیم محصول پروویٹ سے کوئی مناسبت نہیں؛ مجدد مالک کی موت پر سسرکار کو جائداد فراہم کرنے کی ضرورت نہیں واقع ہوتی؛ کیونکہ وہ پہلے سے امانت کے پاس جمع ہوتی ہے؛ یا بحیثیت جائداد غیر منقولہ کے اس کا ظاہر وجود ہوتا ہے؛ اگرچہ اس وقت ہم کو جائداد غیر منقولہ سے کوئی بحث نہیں ہے؛ اور نہ مالک متوفی کے دیون کے ادا کرنے کا کوئی سوال ہوتا ہے؛ کیونکہ وہ جائداد کو اپنی محدود ملکیت کے زمانہ سے زیادہ کیلئے زیر بار کرنے کا مجاز نہ تھا۔ ثانیاً توریث جائداد منقولہ کا محصول مثل محصول ہبہ وصیتی کے ہے؛ اور یہ ایک ایسا ٹیکس ہے جو مال کو مردہ اشخاص سے لیکر زندہ اشخاص کو پہنچا دینے کی بابت سسرکار وصول کرتی ہے؛ لیکن جو مال اس طور سے منتقل کیا جاتا ہے کہ وہ متوفی کا نہیں ہوتا؛ اور نہ اس کا حق منتقل کیا جاتا ہے؛ کیونکہ وہ ختم ہو چکا؛ اس لئے بظاہر اس کا توکل اس محصول پر موثر نہیں قرار پاسکتا۔ وارث کو جو حق پہنچتا ہے؛ نہ وہ متوفی سے پہنچتا ہے؛ اور نہ اس قانون کے اثر سے جو اس کی جائداد پر موثر ہوتا ہے؛ بلکہ اصل ٹیکس سے



سہو سنبھاتا ہے۔ اس لحاظ سے تفریق عقل یہ ہے کہ محصول کی بنیاد یا تو وارث کا توطن، یا ملک کی نوعیت، قرار دیا جائے گا اور عدالتوں کی تعبیر کے مطابق، ایسیٹ مذکور نے افریقہ اور امریکا کو اختیار کیا ہے اور محصول اسی حالت میں عائد ہوتا ہے جب کہ تھیکس ملک کی ہو۔ انگلستان کے نقطہ نظر سے ملک و ملت ہمارے متحدہ ہوں گی، لہذا کہ دوسرے انگریزی ممالک۔

جب وصیت یا معاہدہ از دو ارج یا کسی دوسرے انتقال درمیان اشخاص زندہ کے ذریعہ سے جائیداد منقولہ ایک سلسلہ اشخاص کیلئے ایسے املاک کے سپرد کی جائے جو ذاتی طور سے کسی عدالت متوقعہ سلطنت ہمارے متحدہ کے، اس طرح تاج ہوں کہ عدالت اس اتباع کی بناء پر، جائیداد کے یکے بعد دیگرے استفادہ کے دعاوی کے تصنیف کے لئے، عدالت مجاز ہو تو حق استفادہ جائیداد کے ایک شخص سے دوسرے شخص پر منتقل ہونے کے وقت اس پر محصول توریث، بلحاظ توطن اشخاص مذکور یا تھیکس واجب الوصول ہو گا۔ اس میں کچھ فرق نہیں کہ تھیکس (وصیت۔ معاہدہ یا ہبہ) ایسی ہو کہ اس سے خود سلسلہ انتقالات متعین ہو جاتا ہو، یا اس میں کسی شخص کو ایسے تعین کا اختیار کسی طور سے کام میں لانے کے لئے دیا گیا ہو۔ اگر وہ شخص جس کو ایسا اختیار دیا گیا ہے (موجودہ) اختیار تقسیم یا تقرر دیکھو دفعہ ۱۸ سلطنت ہمارے متحدہ کے باہر توطن سے اور اس اختیار کو بذریعہ وصیت کے عمل میں لاتا ہے اس حالت میں بھی انتقال متعینہ پر محصول توریث وصول کیا جائے گا کیونکہ اب بھی یہ انتقال تریکس تصور ہو گا لہذا کہ ہبہ وصیتی، زریعہ وصیت موجود ہے۔

اگر تھیکس ایسے شخص کی وصیت پر کی جائے جس کا توطن سلطنت ہمارے متحدہ کے باہر ہے تو سرمایہ (Fund) ہبہ وصیتی ہونے کی بناء پر املاک کے سپرد کئے جاتے وقت ہبہ وصیتی کے محصول سے منظور ہے گا لیکن بعد اس کے حق استفادہ کے منتقل ہونے کے وقت اس پر محصول توریث لیا جائے گا۔

مقامات ذیل میں محصول توریث کا لیا جانا قرار پایا ہے اگرچہ انتقال ایسے شخص کے اختیار وصیتی کی بناء پر عمل میں آیا تھا جو ملک غیر میں توطن تھا۔  
مقدمہ لوئیس (۱۸۵۹ء) ۴- ڈی-ای-جی و جے-۲۴۰۰-۱۱، نائٹ برنس  
ڈیڑر و مقدمہ ڈالپ (۱۸۶۴ء) ۱- ڈی-ای-جی-جے-۱۵۶-۱۱، ۱۱۶

نائب برادر و ڈیڑھ

اگرچہ تھلیک ایک ایسے شخص کی وصیت پر عمل پیرا تھی جو ملک غیر میں متوطن تھا۔ مقدمہ استغ (۱۸۶۴) ۱۲ ٹو لویو۔ آر۔ ۹۳۳۔ جج، ایلوورٹس مقدمہ۔  
 باڈارٹ (۱۸۶۰) ایل۔ آر۔ ۱۰۰۔ ای۔ کیو۔ ۲۸۰۔ جج، اسٹریٹز جرنل بنام  
 کیمبل (۱۸۶۲) ایل۔ آر۔ ۵۔ ای۔ وائی۔ ۱۰۔ ۵۲۴۰۔ جج، ویلڈ۔ ریسے۔  
 جیٹسفورڈ۔ ویتبریجی۔ کوٹنرے۔ اگرچہ انتقال ایسے شخص کی طرف ہوا تھا جو  
 ملک غیر میں متوطن تھا، مقدمہ لائل بنام لائل (۱۸۶۲) ایل۔ آر۔ ۱۰۵۔ ای  
 کیو۔ ۱۰۔ مضمون پر جس حالت میں ایک موصی نے جس کا تعلق نیو سکاٹلینڈ میں  
 تھا، بیوفا و بی کے اوصیا کو ماریٹ کی کراس کی باقی ماندہ جاندا و اماناء انگلستان  
 کو کام میں لگانے کیلئے منتقل کر دینا کے، لیکن خود جاندا و کا کوئی حصہ امانا کے  
 ہاتھ میں نہیں پہنچے یا اسکا کہ حسب شرائط امانت منتقل کر دیا ہو تو تھلیک کا اصل  
 ہو گیا، جسٹس رٹس نے کی یہ رائے قرار پائی کہ اس تہریت کی بنا پر جاندا و بعد امانا  
 کے ہاتھ آئی اس پر حصول، امانا نہ تھا۔ اس طور سے ایک صریح فرق موجود  
 تھا جس پر فیصلہ کیا گیا و قائم ہو سکے تھے، مگر باؤسسل وٹ لارڈز کے مقدمہ لارڈز  
 جرنل بنام کیمبل کے فیصلہ پر ایک تھلیک بحث کے، جاندا و ایل: امر کے متعلق تھا،  
 ضمنی امر کے نسبت انھوں نے جو فیصلہ کیا، وہ مقدمہ تھا کہ میرٹھ رائے میں اس  
 سرمایہ پر جو موصی کی باقی ماندہ جاندا و۔ یہ کوئی حصول نہیں لیا جاسکتا تھا

142

اگرچہ وہ سرمایہ جس پر حصول طلب کیا جاتا تھا، انگلستان کے رہنے والے کے ہاتھ  
 اسی وقت پہنچا تھا جبکہ تہریت واقع ہو چکی تھی مگر اس سرمایہ پر امانا کو حتیٰ اس  
 پہلے دیا جانا چاہیے تھا کہ لائل بنام لائل (۱۸۶۲) ایل۔ آر۔ ۱۵۔ ای۔ کیو۔ ۱۰ متعلقہ  
 اصل امر۔ جج، کوٹس گرہیاں مقدمہ ناکا ضمنی امر قابل محاسبہ ہے جو فقہ بالا  
 میں مذکور ہوا ہے

اگرچہ وہ جاندا و جو انگلستان کے امانا کی تحویل میں دی گئی ملک غیر کی حکومت  
 کے سرمایہ لگائی گئی کی کمیوں کے حصے میں رہتی ہو۔ مقدمہ سیگل (۱۸۷۸) ۷۔ جج،  
 ڈیرن ۲۵۱، جج، وائری جرنل بنام ٹلس (۱۸۹۳) ۱۰۔ ٹالس لاپورٹ

۳۲۴، بیج، مقیم و کوٹ و اٹرنی جنرل بنام جماعت آباد کنندہ بیورو (۱۹۱۰ء کے۔ بی۔ ۱۲۳-۱۷۱۲ء) بیج، و اسٹیمپ کوٹس و اسٹیمپنگ ہاؤس جا ماہر امور بیورو اٹرنی جنرل تھی، جو ملک غیر میں واقع تھی، جو ایک امانت کی تحت میں فروخت کیے گئے، انگلستان کے اسٹیمپ میں تھی۔ اٹرنی جنرل بنام جانسن (۱۹۱۹ء کے۔ بی۔ ۵۰۵) بیج، و برے کو باوجود یکہ تھامنا، اوقات طور سے سلطنت ہائے متحدہ کی کسی عدالت کے تابع نہیں ہیں؛ اس وقت تک کان کو گروں کو جن کو حق آئندہ کا دعویٰ ہو، اسٹیمپنگ ہائے متحدہ میں ٹائٹل کوئی علی ضرورت واقع ہو، مقدمہ باؤٹ و اٹرنی جنرل بنام کیسل و کیسل بیورو بیورو پکا ہے کہ مقدمہ سید گالا میں ابتدائی امانتیں سے ایک شخص اٹلی کا رہنے والا تھا۔ اگرچہ فیصلہ کے وقت جب اسٹیمپنگ انگلستان کے رہنے والے تھے، یہاں یہ اٹرنی جنرل اٹھارہ برس کو برطانیہ اس کیلئے اسٹیمپنگ انگلستان کے متوطن ۱۱ ور باشتہ ہوئے، اس منافع کی بابت جو ملک غیر کی تھی، اس کے حقوق پر ایسے شخص کی طرف سے قابض ہیں، جس کا توطن ملک غیر کا ہے، اور اس کا منافع براہ راست اس کو پہنچتا ہے، کوئی محصول آمدنی (Income tax) نہیں لیا گیا، مقدمہ ٹیکس بنام سٹیمپنگ (۱۹۲۱ء کی۔ ۱۱-۱۰ سے سی۔ ۱۵۰-۱۵۱) بیج، و اٹرنی جنرل (۱۹۱۹ء کے۔ بی۔ ۱۰۰) سی۔ ۱۰۰-۱۰۱ بیج، و نون ڈی۔ و اٹرنی جنرل۔ سٹیمپنگ ڈیون جنھوں نے بے ہمتی کی کے فیصلہ کو بحال رکھا۔

اگر مقدمات میں جموں نے ٹیکس کر وہ قلم کو انگلستان کے سرمایہ میں شامل ہونے کی طرف اشارہ کیا، چنانچہ یاد و سر سے طریقہ سے ان کا ایک قسم کا انتظامیہ وجود سلطنت ہائے متحدہ میں قرار دیا، جسے ٹیکس دیون کی سکوٹ کی بنا پر جس سے اسٹیمپنگ کوٹس حاصل کرنی ہوگی، ٹیکس کو کسی مقدمہ میں محصول تو ریت اس بنا پر ایسی صورت میں عائد کرنا، اگرچہ نہیں پایا، جس میں امانتیں ہیں سے ایک یا ایک سے زیادہ انگلستان کے نہ تھے، اور مقدمہ سید گالا کا محصول جس میں ملک غیر کے سرمایہ ہونے والا، اسٹیمپنگ انگلستان کے حقوق کے انتقال کے وقت محصول عائد کرنا، قرار پایا، اسٹیمپنگ انگلستان کے ایسے سرمایہ کے حقوق کے انتقال کے وقت محصول عائد کرنا، قرار پایا، اسٹیمپنگ انگلستان کے محصول میں ہو، مانع اخذ محصول مقصود ہو گا، اس مقدمہ میں سسر۔ جی جیٹیل نے

کہا کہ یہ جاہل اور غیر متفکر نہیں ہے، بلکہ مشغول جاہلاد ہے، جو انگلستان کے سامنے کے ہاتھ میں ہے، اور ہم اس کو بغیر اس کے کہ انگلستان میں عدالتی کارروائی کی جائے، نہیں حاصل کر سکتے، یہ بسیار درست ہے، مگر ہوا سیکے مصلحت کرنے کیلئے، انگلستان میں آنا چاہیے تو  
**دفعہ ۱۱** جب کسی ایسے شخص کے متروکہ برائیں کا آخری توپوں، انگلستان تھا، کوئی مصلحت ملک غیر میں ادا کیا جائیگا، تو وہ صرف اسکے باقی ماندہ ترکہ سے ہوگا، اگر جمیع ملک میں، اس کا انتظام ہے، اور اس طور سے، اسکے کو ہو بہو، پر کوئی بار عائد نہ ہوگا۔ دوسری صورت میں، وہ اس شخص کی بیوی کو ادا کرنا ہوگا، جو چلے زندہ اس ملک کے قانون کے، جہاں جاہلاد واقع ہے، وہ عائد ہوتا ہے۔

مقدمہ اسکاٹ (مجلد ۱) (۱۹۱۱ء) ۱۔ جانوری ۱۸۹۲ء۔ اسے منہج کو تشریح  
 دارگوئے فیوریور جو اس شخص نے جسٹس وارنٹن کے فیصلہ کو بحال رکھا جس میں، ایک شخص  
 نے جس کا توپن انگلستان کا تھا، ملک غیر میں جاہلاد مشغول ہو کر جو کسی کے معمول سے آزاد  
 چھوڑ دی، قانون فرانس کے رو سے، جاہلاد پر اس کو ہوب لہو فرانس کا حصول، نام کے دخل  
 خارج کئے جانے کے متعلق، ادا کرنا چاہیے تھا، قرار پایا کہ اس شخص کی مصلحت ادا کرنا تو کسی پر  
 لازم نہ تھا، کیونکہ حصول توثیق کے الفاظ، محمد و مومن میں استعمال ہوئے تھے، مگر

1465

عدالت نے، اس مقدمہ اور دوسرے دو قدیم مقدمات میں طین نام اسکاٹ (۱۸۷۸ء)  
 ۱۔ جانوری ڈویژن ۲۷، منہج، الماس و انیس، برادرین نام باریس (۱۸۹۶ء) ۵، ایل  
 ٹی۔ ۱۵۔ منہج، نامہ میں جن کے وصیت نامہ کے الفاظ، صحیح تھے، جو فرق تھا، اس کو نام کیا، مگر  
 نیسٹر مقابلہ کر مقدمہ ڈوی سمارز (۱۹۱۲ء) ۲۔ جانوری ۱۸۹۲ء۔ منہج، نامہ کہ جب ایک شخص  
 متوطن انگلستان نے ایک غیر ملک کی کمپنی کے حصص فروخت کیلئے، اس کے سپرد کئے،  
 اور اس نے ملک غیر کا حصول توثیق ادا کیا، تو یہ قرار پایا کہ حصول کا بار حصص فروخت شدہ

کی آمدنی پر پڑنا چاہیے، نہ کہ جملہ جاہلاد پر پڑے  
 چونکہ متوفی کی ذاتی جاہلاد کی بحث میں، تہادہ کا حق، اس ملک کے قانون کے تابع ہے،  
 جہاں اس کا آخر توپن تھا (دفعہ ۱۱) اسلئے ایک ہی قانون کا اتباع کیا جائیگا، اگر یہ متروکہ،  
 مختلف ملک میں واقع ہو، یہ اس طرح نہیں ہے، کہ کوئی فرض، کس متروکہ سے ادا کیا گیا، لیکن  
 فی تحقیق ایسا نہیں ہے، فرض کرو، کہ متوفی کی غیر متقولہ جاہلاد، ایسے ملک میں واقع ہے، جو اس کے

مقام تو من سے طلحہ ہے اور وہاں جائداد غیر منقولہ کی تشریح، اس قانون کے تحت سمجھی جاتی ہے، جہاں جائداد واقع ہو اور متوفی کا قرضہ اس جائداد کا وارث یا موہوب لا وصیتی ادا کرے یا جہاں تک وصیت نامہ سے یہ منشا ظاہر ہوتا ہو کہ یہ قرض اس پر عائد کیا جائے، بغض ہر قانون مقام وقوع جائداد ہی ایسا قانون ہے جس کے ذریعہ سے موہوب جائداد منقولہ کو چھڑکا کر ابتداءً غیر منقولہ پر عائد کیا جاسکتا ہے، اس لئے اگر خود قانون مقام وقوع جائداد کی رو سے وارث یا موہوب لا وصیتی کو بقیہ حق حاصل ہے کہ وہ قرض ادا کر دے کی رقم کو متوفی کی جائداد منقولہ سے وصول کرنے کی کارروائی کر سکے، تو یہ قوانین کا قصاص دوم یا اختلاف نہیں متصور ہو گا اور یہ ظاہر ہے کہ اس کو نہر ایسے حدود ارضی میں، جہاں متوفی کی جائداد منقولہ لئے ایسی کارروائی کا اختیار حاصل رہے گا اور یہی انگلستان میں یا ایسی بحث کے بعد جس کا سمجھنا کچھ آسان نہیں، طے ہو گیا ہے، لیکن اگر قانون مقام وقوع جائداد کی رو سے قرض، ابتداءً جائداد غیر منقولہ ہی پر، عائد ہوتا ہے، تو جس مخصوص تشریح سے وارث یا موہوب لا وصیتی فائدہ اٹھاتا ہے وہ خود اس قانون سے استفادہ جائداد غیر منقولہ تک محدود ہے جو دین کے ادا کر نیچے بعد باقی رہ جاتی ہے جب وہ قانون جہاں سے وہ استفادہ کر سکتا ہے اور جس کے اثر سے وہ وارث حق استفادہ یا دین کا منتقل الیہ قرار پاتا ہے اس کو اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ بجائے اس دائرے کے جس کا دین اس نے ادا کر دیا ہے، عام تشریح کے مقابلہ میں کھڑا ہو تو کوئی وجہ نہیں نظر آتی، کہ اس کو کسی دوسرے حدود ارضی میں کسی ایسی کارروائی کی اجازت دی جائے۔ یہ بھی انگلستان میں طے شدہ ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ ہر مقدمہ میں حق دعویٰ کا تین مقام وقوع جائداد کے قانون سے کیا جاتا ہے پس اؤ غلطیہ۔

**دفعہ ۱۸** جب وصیت نامہ سے کوئی خاص منشا ظاہر نہ ہوتا ہو، تو ملک غیر کی جائداد غیر منقولہ کے وارث یا موہوب لا وصیتی کے اس حق دعویٰ کا جو وہ اس دین کی بابت جو اس نے ادا کیا ہے، انگلستان میں متوفی کی منقولہ جائداد کے مقابلہ میں دائر کرے، تصفیہ اس مقام کے قانون سے کیا جائیگا، جہاں مقابلہ غیر منقولہ واقع ہے۔

دعویٰ کی اجازت دیجی جہاں اس کی اجازت قانون مقام وقوع کی رو سے جائز تھی بڑا این بنام ریوی (۱۷۲۱) پریسی چا۔ ۷۷۔ ۵۔ جج ریکس فلڈ بنظا ہریہ وہی مقدمہ ہے جو بغیر نام کے ۹۰۔ نوٹو۔ ۶۶۔ میں مورخہ ۱۷۲۳ء ظاہر کیا گیا ہے جو مقدمہ ریچلسی بنام کارٹی (۱۸۲۸) ۲۔ کیبن ۲۹۳۰۔ جج ریکس فلڈ مقدمہ الذکر مقدمہ میں متوفی کا توطن اس مقام وقوع جائیداد غیر منقولہ کا اور زوال ذکر میں انگلستان کا تھا؛ دعویٰ کی اجازت دینے سے انکار کیا گیا جس حالت میں اس کی اجازت قانون مقام وقوع میں دستی (مقدمہ دستاویزات اسکات لینڈ قابل توریث) غیر مقدمہ ڈور و منڈ بنام ڈور و منڈ (۱۷۹۹) ۶۔ برو۔ بی۔ سی۔ ۱۰۔ ۲۰ و ۲۱۔ ویس دی ۲۲۰ نو مقدمہ ایلیٹ بنام منٹو (۱۸۲۱) ۶۔ بیٹ۔ ۱۶۔ جج ریکس فلڈ مقدمہ الذکر مقدمہ میں متوفی کا توطن انگلستان کا تھا مگر مورخ الذکر میں توطن نہیں بتایا گیا ہے پ

دیکھو مقدمہ میوٹ۔ لاسن بنام ڈیمن (۱۸۹۱) ۳۱۔ چا۔ ۵۶۸۔ جج ترموز

اس میں جائیداد غیر منقولہ مختلف حدود و ارضی میں واقع تھی اس امر کا تصفیہ کہ غیر منقولہ اور منقولہ جائیداد کس ترتیب سے ادائی دیوں میں کام میں لائی جائے زیادہ وصیت نامہ کی تعبیر سے کیا گیا پ

**صفحہ ۱۱۹** وصی یا مہتمم ترکہ سے جو شرح سود اس متروکہ پر دلایا جائے گی جو ان کے قبضہ میں ہو اس کی شرح ملازمی طور سے دہ نہ ہوگی جو عام طور سے اس مقام عدالت یا متوفی کے مقام توطن میں رائج ہے بلکہ وہ ہوگی جو عام طور سے اس ملک میں دلائی جاتی ہے جہاں بال متروکہ تھا یہ فرض کر کے کہ جائیداد مذکورہ بجا طور سے ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل نہیں ہوئی یا کسی ملک میں بجا طور سے روک نہیں گئی تھی

مقدمہ ملکام بنام مارٹن (۱۷۸۹) ۲۔ برو۔ چا۔ ۵۰۔ جج، آرٹون پٹ مقدمہ

ریوڈ بنام براڈلیٹ (۱۸۰۰) ۵۔ ویس۔ ۱۹۹۔ جج، آرٹن پٹ دیکر بنام راکٹس

(۱۸۰۴) ۱۰۔ اوس۔ ۳۳۰۔ جج، گرانت پٹ مورخ الذکر مقدمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ

اس قاعدہ کا نتیجہ یہ ہے کہ جب متروکہ املاک و عیال و یا زیادہ املاک میں ہو تو جو سود موصیٰ لے کر دیا جائے گا اس کا انحصار اس ملک پر ہو گا جہاں وہ دعویٰ کرنا چاہے

## اثہام ترک میں بچت کی تقسیم

ان حقوق استفادہ کا تعین جن کے لحاظ سے ایک متوفی کی جائداد کی بچت تقسیم ہوتی ہے۔ خواہ وصیت کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو۔ متوفی کے آخر مقام توطن کے قانون سے ہوتا ہے۔ یہ اصول دفعہ ۵۵ میں قائم کیا گیا تھا جو ان مضامین کے سمجھنے کیلئے جو آئندہ لکھے جانے والے تھے ضرور تھا۔ مثلاً وہ وقت ہو منظور ہو چکا ہے۔

بروہمیٹہ اجازت نامہ اثہام ترک کو وجوہ وصیت نامہ جات کے معاملات میں تقسیم توطن کی عدالتوں اور قوانین کو دلجباتی تھی۔ اس فصل کے مقیہ حصہ میں ہم کو صرف اسی کے نتائج سے بحث کرنا باقی رہ گیا ہے۔ اب وہ تمام سجدہ گیاں جو بچت کے متعین ہو چکے ہیں، خود ترکہ کے پراختیارات کے متعلق نہیں، اور انکسٹان میں وہ اختیارات مقام وقوع کے قانون کے سپرد کر دیئے گئے۔ اسی اثنا میں ہم اس مسئلہ پر غور کر سکتے ہیں جو لارڈ اولیٹ نے مقدمہ سمر ویلی سنٹ سمر ویلی (۱۸۰۱) ۵ دس ۹۱ میں پیش کیا تھا: اگر بالفرض توطن ایک ہی وقت کا اور مساوی طور سے دو مختلف مقامات کا ہو تو ایسی حالت میں کیا صورت ہوگی؟

147

انگریزی عدالتوں کے تجربے کے لحاظ سے یہ مسئلہ صرف خیالی ہے۔ بگرلارڈ اولیٹ کے سوال کا جواب دیا جاسکتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ”میں خیال کرتا ہوں کہ ایسی صورت مشکل سے پیش آسکتی ہے لیکن اس کا تصور ممکن ہے۔ ایک شخص ایک ایسے ملک میں پیدا ہوا، جس کا علم کسی کو نہیں ہے، یا اس نے ایسے مقدمہ کا توطن اختیار کیا جس کو اس نے مطلقاً ترک کر دیا تھا اب وہی شخص اس ملک یا دوسرے ملک میں ایک ہی وقت میں دو توطن اختیار کر سکتا ہے اور دونوں میں ایک ہی حالت میں رہ سکتا ہے مثلاً اس نے دو ملکوں میں دو مکانات ایک وقت میں خرید کئے، یہ کہنا مشکل ہے کہ جس پر وہ پہلے قابض ہوا، اسی کو ترجیح ہوتی چاہیے۔ اب فرض کر دو کہ ان میں سے ایک میں مر گیا، تو کیا موت کا اس پر کوئی اثر ہوگا؟ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اثر ہوگا۔ امد اس حالت میں بھی بلحاظ صورت تھانوں مقام وقوع جائداد کو ترجیح ہوگی، کیونکہ جس ملک میں جائداد واقع ہے وہ اس ملک سے باہر

یہ جاننے کی اس وقت تک اجازت نہ دے گا جب تک اس کو یہ نہ معلوم ہو کہ جائداد منقولہ کس قاعدہ سے تقسیم کی جائے گی اگر جائداد ہمارے ملک میں ہوتی تو اس کو باہر لیجانے کی اس وقت تک اجازت نہیں دی جا سکتی تھی جب تک کہ یہ نہ ثابت کیا جاتا کہ متوفی کا توطن کسی دوسرے مقام کا تھا یا برعکس اس کے تو گنی کہتا ہے۔ ایک آوارہ وطن شخص کی موت پر جس کا کہیں کا توطن نہ ہو اس کے مقام پیدائش کا قانون ہو گا اور اگر وہ بھی نہیں دریافت ہو سکتا تو اس کے آخر مقام تو بدو و باش یعنی اس مقام کا قانون چھپاؤہ مرانا نافذ کیا جائے گا۔

**واقعہ ۱۲۰** وصیت ہونے کی حالت میں متوفی کی ذاتی جائداد کی غرض سے بیعت ان لوگوں اور ان حصوں میں قابل تقسیم ہے جو اس کے آخر توطن کا قانون متعین کرتا ہے۔

مقدمہ پین بن پین (۱۷۴۲) اہل ۲۵ - بیج ہارڈوک بختار  
بنام ویکس (۱۷۵۰) - ۲۵ بیج ہارڈوک بکسٹا لینڈ کے قدیم  
نظارہ متعلقہ مضمون ذابو باہر مختلف ہیں مقدمہ برکس بنام بروس (۱۷۹۰)  
۱- برو - پی - سی - ۵۶ میں ملیں گی تو مقدمہ بالفور بنام اسکاٹ (۱۷۹۳)  
۲- برو - پی - سی - ۵۵ اس مقدمہ کی اپیل کے ضمن میں یہ قاعدہ اسکاٹ لینڈ  
کیسے بہترین طے ہو گیا جس طرح وہ انگلستان میں رائج تھا بالآخر ڈیوٹر کی تقریر  
جو مقدمہ بروس بنام بروس میں ہوئی وہ دوسری رپورٹ میں ملے گی؛ ۲ -

بوس ویل ۲۱۹ - نوٹ ۶

**واقعہ ۱۲۱** اس لحاظ سے اگر کوئی شخص بلا وصیت اپنے مقام توطن کے علاوہ کسی دوسری جگہ جائداد غیر منقولہ چھوڑ مرتا ہے اور اس مقام کا قانون تو ریت، جائداد غیر منقولہ میں مقام توطن کے قانون کے نفاذ کی اجازت نہیں دیتا بلکہ حق ریت ایک مخصوص شخص کو عطا کرتا ہے اور اس کو بھی جائداد منقولہ میں حصہ پانے سے اس وقت کے لئے محروم کر دیتا ہے جب تک کہ وہ تمام جائداد غیر منقولہ کو لاکر جملہ متروکہ میں شامل کر دے؛ باوجود اس کے ایسا وارث بالحاظ قانون توطن کے بغیر جائداد غیر منقولہ کو شامل کئے اپنے حصہ جائداد منقولہ کو قاعدہ دو ملک کے متعلق کو عوی کا مجاز ہو گا۔



مقدمہ بالغور بنام اسکاٹ (۱۷۹۳) ۶ برو۔ بی۔ سی۔ ۵۵ مرافعہ

ایسکاٹ لینڈ ٹرنز ملا خطہ ہو۔ دفعہ ۱۲۵۔ ارا کے تحت ۱۲۶ (ب)

**فصل ۲۱** اگر مال لاوارث (Bona vacantia) جو اس ملک میں موجود

ہو وہ سرکار کا ہو جاتا ہے؛ اور اس پر آخر توطن کا قانون نہیں نافذ ہوتا۔

مقدمہ امانت بارنٹ [۱۹۰۲] ۱۔ چانسیری ۴۸، ج ۱، ایکٹ وچ

148

**فصل ۲۱** (ب) جو جائداد مرض الموت میں بہہ کجائے اس سے

عام بہہ کا قانون متعلق ہوتا ہے؛ ذکر انتقالات وصیتی کا باوجود دیکھ جائداد ہو ہو بہ ہو

بحالت غیر کافی ہونے متروکہ کے وراثت کے دین کا بار ہو؛ اور اس سے توثیق کا اور

نیز سرکاری محصول ادا واجب الوصول ہو۔

مقدمہ امانت کروئین [۱۹۲۱] ۱۔ چانسیری ۳۶۲، ج ۱، آکوٹو

**فصل ۲۲** اگر ایک موصی کی جائداد منقولہ کی خالص بخت پر اس کی وصیت

کے اثر کا تعین بھی تمام معاملات میں یہ استثناء و تعبیر وصیت نامہ کے اس کے آخر

مقام توطن کے قانون سے کیا جائے گا؛ اسلئے اگر اس کے انتقالات میں کوئی انتقال

ایسا ہے جو قانون مذکور کے دئے ہوئے اختیارات سے تجاوز ہوئے یا کسی دوسری

بنابراں ناجائز ہے تو اس کا کوئی اثر نہ ہوگا اور اسی قانون سے جائداد منقولہ اس درجہ

وصیت نامہ کے (Destination) وراثت کا بھی تعین کیا جائیگا۔ حالانکہ کرو دفعہ ۸۷۔

برعکس اس کے اگر موصی کے آخر مقام توطن کا قانون اس کو نصیب

اس مقام کے قانون کے جہاں تحریر وصیت نامہ کے وقت اس کا توطن

تھا؛ وسیع تر اختیار انتقالات کو دیتا ہے تو قانون مقیم الذکر ہی کو ترجیح

دی جائیگا۔ مقدمہ گرگس (نسبٹر) [۱۹۱۵] ۱۔ چانسیری ۷۲، حسب حوالہ

سوانح صفحہ ۱۱۹

اس امر کا تعین کہ یہ وہ اور فرزند کے قانونی حصہ (Legitim) کا حق

کس حد تک موصی کے ان انتقالات کا مانع ہے جو انکے حصوں میں ظل اندازوں

موصی کے آخر توطن سے قانون۔ نہ مقام وقوع جائداد منقولہ کے قانون۔ سے

کیا جائے گا۔ مقدمہ ہگ بنام ٹینٹل [۱۷۹۲] ۶ برو۔ بی۔ سی۔ ۵۵، ۵۶۔

ایک - مذہبی ۱۵ کو نیز لا خطہ دہلی و سولہ اوٹ مارڈ و ہمارہ جات اسکاٹ لینڈ  
و ہٹارٹن بنام کرنگ (۱۸۲۲ء - ۲۱ - ۱۱ جولائی ۱۸۲۱ء) بنام ہونے  
(۱۸۵۹ء) جنس ۳۲۰ جج مڈوڈ  
جس حالت میں انگلستان کی غیر منقولہ جائیداد امانت میں فروخت کیلئے  
چھوڑی جائے تو اس کا انتقال ہومس کے مقام توطن کے قانون کے تابع  
رہے گا۔ مقدمہ ڈی ڈالیز (۱۹۱۶ء) ۱۱۳ - ۱۱ - لی - آر - ۱۵۹۰ جج ایوڈ  
برسیمی نے جس کا توطن فرانس کا تھا اپنی جائیداد غیر منقولہ واقع انگلستان  
کو ایک تھرڈ کے قیام کیلئے امانت میں فروخت کے لئے رکھا تھا چونکہ وقت  
کی تبدیلی کی وجہ سے اس میں ہر کئی تھی اسلئے قیمت بڑھ گئی کیونکہ فرانس کے  
قانون میں انگلستان کی طرح کوئی اصول تعبیر نشاء وقت (Cy-pres)  
کا نہیں ہے۔

اگر یہ وقتی کے متعلق کوئی ایسا شرط ہو جو وارث از اول ہوتا ہو  
صحت کا انداز ہومس کے آخر مقام توطن کے قانون سے کیا جائے گا۔  
مقدمہ آٹانی بنام نگھام باسہ چارلس و گلاس کا مقدمہ (۱۸۹۶ء) ۳ - ۱۵ - ۲۰۲  
و نیز مقدمہ بیڈی بنام جاسٹن ۵ - ۱۵ - ۵۰۰ کو اور مقدمہ سرولی بنام ہولی ۲ - ۱۵ - ۱۸  
مذہبی ۱۴ - ۱۵ - ۶ - ۵۰۰ جی - سی - ۵۰۰ مقدمہ عنوان مقدمہ بالظور  
بنام اسکاٹ - بجان تو برو و مقفل - مرادہ حالت اسکاٹ لینڈ  
ایک وصیت کرینوالی عورت کا توطن انگلستان کا تھا وہ ایک ایسے  
شخص کے حق میں کیا گیا تھا جو اس سے پہلے رگلا - وہ اگر نری قانون کے لحاظ  
سے باطل ہو گیا، اگرچہ وہ اس مقام کے قانون سے باطل نہیں ہو سکتا تھا، جہاں  
وصیت نامہ لکھا گیا اور جس مقام کی اصطلاحی زبان میں وہ مرتب ہوا تھا۔  
مقدمہ اینسٹوٹور بنام چارم (۱۸۲۶ء) ۲ - ۱۵ - ۱ - جج مڈوڈ

لے ساپرس (Cy-press) کا اصول یہ ہے کہ ہر کسی ایسے کا خارجی وصیت کر جائے جسکی تھیل کسی دوسرے ہونے  
و تو دستاویز کی تعبیر اس طرح کی جائے کہ اس سے ہومس کے منشاء کی تھیل جہاں تک ازاد کے قانون  
مکن ہو جائے مثلاً کہ اسی قسم کا دوسرا خارجی تجویز کیا جائے ۱۲ - مترجم



وصیت نامہ یا دستاویز تکمیل پائی کسی طور سے بجا نہیں تصور ہو سکتا، اور جب وصیت نامہ معمولی الفاظ میں ہو تو اسکا ٹک لیدنگ کی عدالتوں کے بیچ اس کی صحیح تعبیر اسی طرح کر سکتے ہیں جس طرح کہ اس ملک کے مقنین کر سکتے ہیں، جہاں دستاویز تکمیل پائی تھی۔ مگر حکام تحت کو اس رائے سے اتفاق نہ تھا، اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرے نزدیک ایسی رائے کبھی مقبول نہیں تصور ہو سکتی۔ وصیت نامہ کی تعبیر ہمیشہ اس ملک کے قانون سے کی جانی چاہئے، جہاں وہ تکمیل پائی، اور جہاں وصیت کنندہ کا توطن ہے عدالتوں میں تعبیر کے خاص خاص قواعد مقرر ہیں، اور وصیت ناموں میں جو فقرات اور جو الفاظ مستعمل ہوئے ہیں، ان کا تعلق اکثر انھیں قواعد تعبیر سے ہوتا ہے، اسلئے اگر ان قواعد سے کلیتہً قطع نظر کر لیجائے، اور ان عدالتوں کے بیچ جو دستاویز کے لحاظ سے غیر ہیں، بغیر اس ملک کے قانون کی ضروری واقعیت کے جہاں دستاویز تکمیل پائی، اپنے قواعد تعبیر کے لحاظ سے وصیت ناموں کی تعبیر کرنے لگیں، تو اس سے بڑی نقصان پہنچ سکتا ہے، اور اکثر صورتوں میں اس کا امکان ہے کہ موصی کا نفاذ بالکل فوت ہو جائے۔ مزید برآں ایک بڑی وقت یہ پیش آ سکتی ہے کہ جو تعبیر اس کی انگریزی عدالتیں کریں، اس سے مختلف تعبیر ناما ملک غیر کی عدالتوں میں کیجائے۔ پس میرے نزدیک جو اعتراض کیا جاتا ہے، وہ صحیح بنیاد پر نہیں ہے۔ جس حالت میں ایک وصیت نامہ ملک غیر میں ایسے شخص کی طرف سے تکمیل پائے جس کا توطن اسی ملک کا ہو تو شخص مذکور کی جائداد کے متعلق اسکی تعبیر اسی ملک کے قانون کے لحاظ سے ہونی چاہئے، جہاں وہ لکھا گیا تھا، اگر کسی کارروائی میں وہ زیر بحث ہو تو اس کی وہی تعبیر قرار پائی چاہئے جو اس ملک کی عدالتوں میں قسماً باقی، جہاں اس کی تکمیل ہوئی ہے۔ بناءً علیہ میری رائے میں، جو اس کا یہ ہدایت کرنا کہ جب قانون انگلستان، اس وصیت نامہ کے مفہوم اور تعبیر کے متعلق انگلستان کے سربراہ اور وہ مقنین کی رائے لیجائے، بالکل درست تھا۔

150

اس موقع پر لارڈ لینڈسٹر نے یہ فرض کر لیا تھا کہ وصیت نامہ موصی کے مقام توطن میں مرتب ہوا تھا، اگر وہ کسی دوسرے ملک میں بھی مرتب ہو تا تو انگریزی نظام اور اسناد کے لحاظ سے قانون مقام توطن کو ترجیح دیکھتی اور قدیم زمانہ میں اس قانون سے مراد اس مقام کا قانون ہوتا تھا، جو موصی کا آخری توطن تھا، مگر اب (لارڈ لینڈسٹر)

ایکٹ کی اس تجویز کی بنا پر کہ وصیت نامہ کی تعبیر میں، موصی کے تبدیل توطن مابعد سے کوئی فرق نہ پڑے گا (دیکھو دفعہ ۱۲) اس سے مراد اس مقام توطن کا قانون ہوتا ہے جہاں موصی نے وصیت نامہ کی تکمیل کی اور اسی کے لحاظ سے اس کی تعبیر کی جانی چاہیے۔ میں اس کو حقیقی ترقی اور اصلاح تصور کرتا ہوں اور میرے نزدیک جو عام اختیار موقوفی کے آخری توطن کو جاکا کی فالجیت کے حق استفادہ پر دیا گیا ہے وہ اس کے مخالف نہیں ہے تعبیر ایک واقعاتی امر ہے اور وہ قانون ہو کہ بعد تعبیر کے ہبہ جیتی کی صحت یا غیر صحت کا فیصلہ کرتا ہے تعبیر میں کسی دوسری مدد کا محتاج نظر آتا ہے۔

مزید برآں مسئلہ تعبیر اور اس کے عمل میں تیز کرنا کچھ آسان کام نہیں ہے؛ اس طرح سے مقدمہ اینٹرو و تھورن ہام چارم جو زیر دفعہ ۱۲ لکھا جا چکا ہے، تعبیر کا ایک مسئلہ تصور ہو سکتا ہے لینے یہ کہ کیا اس ہبہ کی نسبت جو موصی کے لاویجی کے قائم مقام کے حقیقی کی گئی ہے، اور جو انگریزی قانون کے لحاظ سے جائز ہے یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ وہ اس ہبہ جیتی سے مستثنا ہوتی ہے، جو ایسے قانون کی اصطلاحی زبان میں کی گئی ہے، جس میں جو موصی کے موصی کی زندگی میں فوت ہو جانے سے منقطع عالم نہیں ہوتا؛ اور مقدمہ میں جس قدر یہ امر صاف ہو گا کہ۔۔۔ مسئلہ تکمیل کا نہیں بلکہ تعبیر کا ہے۔۔۔ اسی قدر زیادہ عدالت کو اس کا موقع ملے گا کہ وہ مقدمہ کے مخصوص حالات کے لحاظ سے جو اس کے پیش نظر ہوں، عام نتیجہ کو قانون مقام توطن کے مطابق کر سکے۔

151

اس سے مفصلہ ذیل قاعدہ مستنبط ہوتا ہے:-  
**دفعہ ۲۳** جب کسی انگریزی عدالت کو ایک وصیت نامہ متعلقہ جاکا اور منقولہ کی تعبیر کی ضرورت واقع ہو اور موصی کے آخر مقام توطن کے کسی فیصلہ سے مدد نہ ملتی ہو (جس کے متعلق دیکھو دفعہ ۱۲) تو اس کو اس ملک کے قانون سے، ہدایت حاصل کر کے جہاں تحریر وصیت نامہ کے وقت موصی کا توطن تھا وہاں کے واجب اہل قواعد تعبیر سے کام لینا چاہئے اور اگر وہاں ایسے قواعد موجود نہ ہوں تو تمام حالات پر بشمول اس ملک کی عدالتوں کے اس رجحان اور عملہ رائے کے، جو تعبیر و شایعات کے متعلق رائج ہو اور جو ماہرین فن کی شہادت سے ثابت کیا جاسکتا ہے، بطور معتدل لحاظ کرنا چاہئے۔

لیکن موسیٰ کے صریح اور صاف منشا کے خلاف یہ قاعدہ نافذ نہ ہو سکیگا جس سکے میں باہرہ وصیت کی رقم ادا ہوتی ہے، وہ عام طور سے وہی سمجھا جائیگا، جو موسیٰ کے مقام توطن میں رائج تھا، اگرچہ وصیت نامہ کے مفہوم اور اس سے مراد یہ سکے مقام وقوع سے جس پر یہ رقم بھراحت عامہ کی گئی ہے، انہیں فرق واقع ہو سکتا ہے۔ سائنڈرس بنام ڈریک (۱۵۴۲) ۲-۱-۱- ٹی۔ کے ۴۶-۵- بیج، مارکوک ٹو و مقدمہ پیرینٹام گارنٹ (۱۷۸۶) ۲-۱- برو۔ چانسر، ۲۸- بیج، کینان: جنہوں نے اس مقام کا ذکر کیا جہاں وصیت نامہ مرتب ہوا اگر وہ وہی تھا، جہاں اس کا توطن تھا، و مقدمہ ملکم بنام مارٹن (۱۷۸۹) ۳- برو۔ چانسر، ۵۰- بیج، آرٹون ٹو اگر رقم یہ جو توطن ملک غیر کے سکے میں رکھی ہے، انگلستان میں اور کیجاتی ہے، تو اس قدر انگریزی سکے دیا جانا چاہیے جو اگر ملک توطن میں دیا جاتا تو اس سے اس ملک کے سکے کی مقدار جیسے نہ حاصل ہو سکتی۔ مقدمہ کارل بنام باربر (۱۸۱۰) ۱۶- دس۔ ۴۹۱- بیج، آرٹون ٹو و مقدمہ کیبل بنام گریہام (۱۸۳۰) ۱- رو۔ ۵- ۴۵۳- بیج، کیبل ٹو جج ساتھ برٹنام نے اتفاق کیا جیسا کہ انھوں نے ہو س اوف لارڈز میں مراضہ کیبل بنام سینڈ فورڈ (۱۸۳۲) سی۔ ایل۔ وایلف میں ظاہر کیا تھا،

اس مسئلہ کے تعلق کو جو بہ ازروئے وصیت نامہ کیا گیا تھا، آیا وہ اسس وین کی ادا کی غرض سے تھا، جو ایک بیرونی معاہدہ ازرواج کی بنا پر واجب تھا؟ ایک وصیت نامہ کی تعبیر موسیٰ کے ملک توطن کے قانون سے کی گئی کیبل بنام کیبل (۱۸۶۶) ایل۔ آر۔ ۱۱- اسی۔ کیو۔ ۳۸۳- بیج، وڈو اور نیز اس سوال کے تعلق کو ایک ہی میں جو ہو بوب لا کے قرائت باروں کے حق میں کیا گیا بحکون کورن لوگ شال تھے، مقدمہ فرمٹون (۱۹۰۲) ۱- چانسر، ۴۸۳- بیج، بلو ٹو نیز مقابلہ کر (مقدمہ بنیفائے (مذکرہ صفحہ ۱۳۲) کہ اس میں وصیت نامہ کی تعبیر موسیٰ کے قانون قومی سے کی گئی ہو کہ قانون توطن نہ تھا، مگر مقدمہ کے حالات مخصوص تھے،

نیز کیو۔ ایک عجیب مقدمہ تعبیر کا جو اس دفعہ کا اصول کے مخالف تھا، مقدمہ

برٹل بنام برٹل (۱۸۴۸) ۳ - ایم وی - آر - ۵۵۹ - جج و کاٹن ہام کو جب کوئی موصی اپنی جائیداد، اثاثہ یا ملک کسی خاص ملک میں جبہ وصیتی کرتا ہے تو اس میں باوصی انٹرمی طور سے کا وہ سب ریون شامل ہوتے ہیں جو اس کو اس ملک کے باشندوں سے واجب الوصول ہیں۔ سبٹ بنام مرے (۱۷۹۹) ۵ - دس - ۱۲۹ - جج، ارٹون کو و مقدمہ ارنالڈ بنام ارنالڈ (۱۸۴۴) ۲ - ۷ - دس - ۳۹۵ - جج، ٹمپسین کو و مقدمہ ٹارن بنام موارٹورٹھ (۱۸۶۰) ڈی - ایف - وجے - ۹۱۲ - جج، انالٹ بروکس صفحہ ۶۲۸ کو اور اس سے کم واضح طور سے کیبل ٹرز - مقدمہ گوٹھی بنام وارلڈ (۱۸۸۳) ۲۲ - چانسرری ڈویژن - ۵۷۳ - جج، فرائی کو مقدمہ کلارک و کیکنی بنام کلارک [۱۹۰۴] ۱۹ - جج، چانسرری - ۲۹۴ - جج، فارول میں تصدیقات کے متعلق یہ قرار پایا کہ وہ جائیداد منقولہ کی جبہ وصیتی کے ساتھ ایسے ملک میں منتقل ہو گئے، جس میں وہ واجب الادا تھے؛ اگرچہ وہ حال کے نام اور دوسرے ملک میں تھے۔ اور جب جائیداد غیر منقولہ کے جبہ وصیتی کے ساتھ جھجھج اس ملک میں منتقل ہو گئے، جہاں تصدیقات تھے؛ اور جہاں وہ قابل انتقال تھے؛ اگرچہ وہ کمپنی جس کے یہ حصص تھے اور اس کا صدر دفتر ملک غیر میں واقع تھا۔ دیکھو تصدیقات جس میں مھول پروپیٹ اور اب تحصیل سرکاری جائیداد پر دفعہ ۱۱۷

مقدمہ مات برٹل فورڈ بنام نیک (۱۸۸۳) ۲۶ - چانسرری - ڈویژن - ۶۵۶ - جج، پیرسن کو (۱۸۷۵) ۲۹ - چانسرری ڈویژن - جج، کاٹن - لنڈے - و فرائی - سے جو کچھ مستنبط ہو تا ہے، وہ یہ ہے کہ جائیداد منقولہ کے وصیتی انتقال میں بوجہ مصلحتات اس قانون سے کیجئے جو موصی کے مقام توطن کے قانون سے ملکہ ہے؛ واقع ہوں؛ انکی تعبیر اسی قانون سے کیجانی چاہئے جس کے وہ مصلحتات ہیں؛ اگر ان کا منشاء دریافت ہو سکتا ہو۔ مگر عدالت اعلیٰ اس پر آمادہ نہ ہوئی کہ وہ آسانی سے قانون مقام توطن سے آگے بڑھے۔

ایسی تفسیر کیجئے جس میں ایک وصیت نامہ کی تعبیر قانون مقام توطن کے علاوہ بلحاظ اہل منشا کے ہو اس سے ظاہر ہوتا ہو کہ دوسرے قانون سے کی گئی؛

دیکھو مقدمہ پرائس و مٹن بنام لیٹر [۱۹۰۰] ۱۔ چانسرری ۴۲۲ ج ۱، اسٹرنگ۔  
جس کا عدالت زیر دفعہ ۱۹ متعلقہ کیل مختار بحالت دیا گیا ہے کہ داد میں مقدمہ نمبر سن  
[۱۹۱۶] ۱۔ چانسرری ۵۰۲۔ ج ۱، نیول کو مقدمہ امانات لیول (متذکرہ  
سابق صفحہ ۲۲) کو اور ایسے مقدمہ کیسے جس میں یہ قرار پایا کہ کوئی ایسا مشاء  
ظاہر نہیں ہوتا جس سے قانون مقام توطن کا قاعہ تبدیلہ ساقط کیا جائے  
دیکھو مقدمہ بارنگ بنام ایشربرٹن (۱۸۸۶) ۵۴۔ ایل۔ بی۔ ۲۶۲۔  
ج ۱، جٹی ۶

جس حالت میں وصیت نامہ غیر زبان میں ہوا اور پربو بیٹ کے دفتر رجسٹر  
میں صرف اس کی نقل داخل ہوئی ہو، اور پربو بیٹ صرف انگریزی ترجمہ کی گیا  
ہو جو غیر صحیح معلوم ہوتا ہو تو عدالت تبصرہ نہ صرف مجاز ہے بلکہ اس پر لازم ہے  
کہ وہ اصل دستاویز کا معائنہ کرے۔ مقدمہ لافٹ بنام لا بیٹ (۱۷۱۹)  
۱۔ پی۔ ڈبلیو۔ ۵۲۹۔ ج ۱، جیکل۔ اس مقدمہ کی رپورٹ کی اصلاح مقدمہ  
امانات گلف (۱۸۹۲) ۲۔ چانسرری۔ ۲۲۹۔ ج ۱، ناتھ میں کی گئی کہ موخر الذکر  
مقدمہ میں اس امر کی نسبت شبہ ظاہر کیا گیا کہ اگر مقدمہ کے کسی سربراہ کی  
طرف سے اطلاع نہ ہو تو کیا پہلے پربو بیٹ کے معنے سے استدعا کیا جائے کہ  
وہ ترجمہ کی اصلاح کرے، موخر الذکر مقدمہ میں اس پر اصرار کیا گیا اور فیصلہ اس  
ضرورت کے خلاف کیا گیا کہ مقدمہ برل بنام برل (۱۸۲۸) ۳۔ ایم وی ۵۶۸۔  
میں جو سمجھا لارڈ کاٹن ہام نے کہا وہ یہ تھا کہ پربو بیٹ کا پی کو قطعی طور سے وہ  
دستاویز سمجھنا چاہئے جس پر عدالت کو عمل کرنا ہو گا اس مقدمہ میں اصل  
اور اس کی نقل دفتر رجسٹری میں داخل کی گئی تھی

دفعہ ۱۲۳ دفعہ ۱۲ اور دفعہ ۱۲۳ کو اس مقررہ قانونی کے قیود

(Qualification) سمجھنا چاہیے جس کی رو سے اوخال شہادت کا مسئلہ اس مقام  
کے قانون کا تابع ہوتا ہے، جب اس مقدمہ دائر ہو اس کو لارڈ برٹروہم کے الفاظ  
میں جو انہوں نے ایک اسکاٹ لینڈ کے مرافعہ میں استعمال کئے تھے، ظاہر کرنا زیادہ  
مناسب ہو گا۔ اس سے ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ جب شہادت میں ملک غیر کی عدالت



کوئی تجویز مثلاً ایک انگریزی وصیت کی پرویٹیشن ہو تو وہ قبول نہ کیا جائے اور نہ میری یہ رائے ہے کہ اسکے فطری اور وجہی اثر سے انکار کیا جائے۔ میرے نزدیک یہ امر بالکل صاف ہے کہ وہ دوسری دستاویزات کی طرح ایسے ثبوت کے پیش ہونے پر جو اس عدالت میں وہ پیش کی گئی ہے، راجع ہے قبول کیجانی چاہئے۔ اس سے جو کچھ مستنبط ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ اگرچہ ایسی پرویٹیشن جس سے وصیت کا ایک جز حذف کر دیا گیا ہے؛ داخل ہو سکے گی اور عدالت اجلاس کنندہ کو جو حذف شدہ پر غور کرنے کا حق ہو گا کیونکہ ایسا عمل بہتر نہ اس کی تبدیلی یا کم از کم عدالت پر ویٹ کی تجویز سے بے اعتنائی کے تصور ہو گا۔ مگر ایک شخص کے وصیت نامہ کی نامنظوری پرویٹیشن کا اخراج (non probate) وصیت نامہ کے احوال اور اس پر غور کا مانع ہو گا؛ بشرطیکہ خود اس عدالت کے قواعد اس کے احوال کے مزاحمت نہ ہوں۔ اس موقع پر اس امر کا فیصلہ کرنا بھی ضرور نہیں کہ انگلستان کے ان وصیت ناموں کی نسبت اسکاٹ لینڈ کی عدالتوں کی کیا عمل ہو گا جو جاہلہ و غیر منقولہ سے متعلق ہوں اور جن پر صرف ایک شخص کی گواہی ہو۔ اور اس کے بعد کے مجریہ قانون سے داد و آدمیوں کی شہادت ضروری قرار دیکھا گئے، جیسا کہ اب ہوا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ان قواعد کا لحاظ کر کے جو اس وقت نافذ ہوں وہ شہادت میں داخل ہو سکیں گے بلکہ اس کے انتقالات اس وجہ سے نافذ نہ ہو سکیں گے کہ انگلستان کے قواعد و آدمیوں کی شہادت کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ اور یہ ضرورت صرف دستاویز کی شکل کی تکمیل کیلئے نہیں ہے کہ اس سے کاغذی شہادت چھپا ہو سکے؛ بلکہ یہ ضرورت حقیقی ہے تاکہ وصیت کرنے والوں کی بشرط مرگ پر حفاظت کیجاسکے۔

158

اس کا اہتمام مقدمہ تذکرہ میں کیا گیا اور قیصرار پاپا کو اسکاٹ لینڈ کی عدالت اس وصیت نامہ کے معائنہ کی مجاز تھی جو ایک شخص متوطن انگلستان نے لکھا تھا اور جس کی پرویٹیشن انگلستان میں اس وجہ سے نہیں دیجاسکی کہ وہ وصیت نامہ ایک دوسرے وصیت نامہ سے جو اس ثابت کیا جا چکا تھا منسوخ ہو گیا تھا۔ اسکاٹ لینڈ کی عدالت وصیت نامہ اس غرض سے معائنہ کرنا چاہتی تھی کہ اس کو ایک دستاویز امانت یا قیصر سے وصیت نامہ

تعبیر میں مدلل جو بظاہر اسکاٹ لینڈ میں اس قسم کے متعلق جو داں کے ایک نیک میں جس میں بجائز قسرا یا تھانہ

یٹٹ بنام ٹامسن (۱۸۳۵) - سی۔ ایل وایف - ۵۴۴ ج  
چونکہ انگلستان کا قانون نوشتہ جات کے احوال شہادت میں شہرہ  
مختی کا برتاؤ کرتا ہے اسلئے یہ قیاس نہیں ہو سکتا کہ انگریزی عدالت سے یہ  
درخواست کی جائے گی کہ وہ ایسے نوشتہ پر عمل کرے جس کو عدالت مقام  
توین قابل احوال شہادت قرار دے چکی ہو۔ ایسی حالت میں بھی کہ لارڈ  
لینڈ ہرسٹ کی یہ رائے کہ ایک وصیت نامہ کی وہی تعبیر نیچانی چاہئے جو  
اس ملک کی عدالت میں کی جاتی ہے اس وہ مرتب ہوئی تھی۔ بلکہ وہ کہیں  
چاہئے کہ جہاں موصی کا توین تھا لارڈ پروٹام اور عدالت مانوف کی اس رائے  
سے مخالفہ تب بھی جائے جو انھوں نے یٹٹ بنام ٹامسن میں ظاہر کی تھی۔  
بقابلہ کوہ عقدہ منقولہ نیٹ (۱۹۰۵) - ۲ - جانری ۲۴۸۰ - سے کو

واقعہ ۱۲۵ اگر موصی ایسے ملک میں جو اس کے مقام توین کے علاوہ

ہے، جاما او غیر منقولہ چیزوں کا ہے اور اس کا وصیت نامہ اس جاما پر سو گز نہیں ہوتا، مگر یہ  
جست کی جاتی ہے کہ وصیت نامہ میں جو جاما اس کے ہمہ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے اس سے  
ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص قانون مقام وقوع جاما کوئی روس سے وارث ہے اس کو  
یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ جاما مذکورہ اور اس رقم میں سے جو وصیت نامہ کے ذریعہ  
اس کو بخشی گئی ایک کو اختیار کرے۔ تو یہ سوال کہ آیا اس کو ایسا اختیار دیا گیا ہے تبصرہ کے  
متعلق ہے اور وصیت نامہ کی تفصیل متعلقہ انتقال جاما منقولہ کا تصفیہ موصی کے مقام  
توین کے قانون سے ہوگا۔

مقدمہ برائوی بنام بری (۱۸۱۳) - ۲ - وی وی ۱۲۷ - بیگز لارڈ جوترا بنام

ٹراٹر (۱۸۴۹) - ۳ - بی۔ ایل - آرن - ۵۰۲ - ۲ - بوس و شا - ۵۰۷ - جیوٹنٹ

و مقدمہ جانسن بنام ٹیٹورڈ (۱۸۳۰) - آرو ایم - ۲۴۳ - بیگز لارڈ جانسن بنام

ٹوٹس (۱۸۲۰) - ۲ - وی وی - ۲۴۹ - بیگز لارڈ جانسن بنام ٹیٹورڈ (۱۸۴۹)

۵ - ایچ - اے - ۱۶۳ - بیگز لارڈ جانسن بنام ٹیٹورڈ (۱۸۶۶) - ایل - آر - ۲

ای۔ کیو۔ ۸۴۴۔ جج اسٹورٹ کی و بارنگ بنام اسبرٹن (۱۸۰۶) ۵۴۔ ایل۔  
ٹی۔ ۴۹۴۔ جج ریجنٹی۔ نیز ملاحظہ ہو نوٹس ۱۲۱ کی

ایک موصی بہ وطن اسکاٹ لینڈ سے غور وصیت نامے لکھے اور یہ وصیت  
کی کہ انگریزی وصیت نامہ کی تعبیر اسکاٹ لینڈ کے قانون سے اور اسکاٹ لینڈ کے  
وصیت نامہ کی تعبیر اسکاٹ لینڈ کے قانون سے کی جائے۔ اور اکیلیو (C) نے لکھا

اسکاٹ لینڈ کے وصیت نامہ کے جائداد منقولہ میں حق زوجیت (Jus relicta)  
اور ایک تہ (Terce) کا دعویٰ کرنا مناسب تصور کیا قرار پایا کہ وہ  
اسکاٹ لینڈ کے وصیت نامہ سے استفادہ کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ یہاں تک کہ  
کے لئے دونوں وصیت نامے ایک تصور ہونگے۔ مقدمہ ڈگلاس و سنرینر  
بنام ہٹلی (19۰۸) ۱۹۰۸ سی۔ سی۔ ۲۲۴۔ جج سیگلنٹن۔

رائلٹن۔ آئینٹن۔ کالٹن۔ ورسٹن۔

## فقہ ۲۵ (الف) یہ امر قابل محسوس نہیں کہ وصیت نامہ

جائداد غیر منقولہ واقع ملک غیر پر موثر نہیں ہے؛ خواہ اسوجہ سے کہ  
وہ نمونہ مقررہ کے مطابق نہیں؛ یا اسوجہ سے کہ قانون مقام وقوع جائداد  
کی رو سے، موصی اس امر کا مجاز نہ تھا کہ وہ اپنی غیر منقولہ جائداد قانونی وارث  
کے سوائے کسی اور کے نام منتقل کر دے؛ دونوں صورتوں میں، وارث  
قانونی کو، جسے اسی وصیت نامہ کے ذریعہ سے جائداد منقولہ دی گئی ہے، حق انتخاب  
دیا جائے گا۔ بشرطیکہ موصی کا آخر وطن، انگلستان کا ہو۔

مقدمہ ایگلی (19۱۸) ۱۔ چانری۔ ۴۹۲۔ جج ریجنٹی۔ یہ امر مذاری کے  
خلاف ہے کہ ملک غیر کا ایسا وارث، جس کو اسی وصیت نامہ میں مقررہ جائداد لگائی

لے لفظ الیکشن (Election) کا ترجمہ ہے۔ قانون میں یہ لفظ کئی معنی میں متعلیٰ ہے، جب کہ کسی کو کسی کی بیٹی  
کو بس کا کسی اسکول میں ہے، نیز یہ وصیت نامہ کے منتقل کر دینا ہے، انوکھی کو یہ اختیار ہوتا ہے، کہ اسکول منور کرے یا نہ منور کرے۔  
..... نامنقرہ کی حالت میں، اسکویہن باقی نہیں رہتا کہ وہ وصیت نامہ کی بنا پر کسی شے کا دعویٰ کر سکے، جو  
وصیت نامہ میں اسکود لائی گئی ہو۔ اسی منقرہ یا نامنقرہ کا نام "انتخاب" ہے اور یہ فیصلہاں ہی میں متعلیٰ ہوتا ہے۔ ترجمہ





یہ اس مخصوص قاعدہ سے علیحدہ ہے جس کی رو سے انگلستان کی ارضی کے وارث  
غیر وصیتی کا بحالتِ نکاح پیدا ہونا لازم قرار دیا گیا ہے جس کے متعلق دیکھو اور فستلر  
جو آگے آتی ہے۔

یہی مقدمہ امانت گری بنام ایٹمورڈ [۱۸۹۲] ۳ - چانری - ۸۸ -  
بجاء اسٹرنگ میں قرار پایا ہے۔



## فصل ششم

دیوالیہ

156

ازدواج اور موت کے علاوہ جن صورتوں میں جائیداد کے مخصوص تعلق کی بحث ایک شخص کی ذات سے کیجاتی ہے وہ کارروائی دیوالیہ ہے۔ اس لفظ میں میں ان تمام صورتوں کو داخل کرتا ہوں جن میں ایک زندہ شخص یا ایک ایسی جماعت یا کمیٹی کی جائیداد کے مقابلہ میں جس کا قانونی وجود ہو، نوٹین کا اجتماع یا مقابلہ قائم ہو جائے خواہ اس کا اصطلاحی نام دیوالیہ مفلسی، منجلی، تحویل مال بدائیاں (Cessio-bonorum) یا تصفیہ حساب و کتاب و ختم شرکت : اور کچھ قرار دیا جائے مادر خواہ وہ لوگ جو دائروں کے لئے جائیداد کا انتظام کرتے ہیں، این ہنوز ایہ، محافظ، مستوفی یا مختار یا کسی دوسرے اصطلاحی نام سے موسوم کئے جائیں، جہاں لفظ آئنا استعمال ہو وہاں یہ سب لوگ شامل سمجھے جائیں گے۔ اور اس میں، شخصی قانون بین الاقوام کے انیس مسائل سے بحث کی جائے گی جو اس طرح کے معاملہ میں دیون کی جائیداد کے جمع اور تقسیم کرنے میں پیش آتے ہیں۔ دیون کی برائت کے مسئلہ پر (جس کا تعلق عموماً اگرچہ لازمی طور سے نہیں، قومی قانون میں، ایسے ہی مقابلہ سے ہوتا ہے) اس وقت بحث کی جائے گی، جب ہم وجوہات کے زائل ہو جانے پر غور کریں گے۔

پہلے ہم کو ان دو آرایہ ملحدہ آدموں پر غور کرنا چاہئے جو اس معاملہ میں رائج ہیں؛ جو رائے کارروائی دیوالیہ کی وحدت (Unity of bankruptcy) کی توثیق ہے وہ؛ ہیشہ متینین کے نزدیک متبادل پسند قرار پائی ہے۔ مسئلہ میں سو گئی نے یہ رائے ظاہر کی کہ جو جو کارروائی دیوالیہ میں چنہ و آئین کے و مادی کا تصفیہ پیش نظر ہوتا ہے،

اس لئے اس کا تفسیر ایک ہی مقام لینے دیوں کے مقام توطن میں ممکن ہے، اس طور سے نومذہب و ادنیٰ کی مخصوص عدالت اس موقع پر عام ذاتی عدالت سے مغلوب ہو جاتی ہے؛ اور چونکہ اس میں مالی معاملات کا تعلق ہوتا ہے، اس لئے یہاں عام ذاتی عدالت کے تعین میں جس کا اظہار ان معاملات میں ہوتا ہے، جن کا تعلق ایک شخص کی ذات اور خاندان سے ہوتا ہے، توطن کو تیسرے پر ترجیح دینے کی طرف میلان نہیں ہوتا، جن ممالک میں قانون دیوالیہ صرف تجارت پیشہ لوگوں پر نافذ ہوتا ہے، وہاں توطن بھی، عدالت دیوالیہ کے تعین میں کارآمد نہیں ثابت ہو سکتا، تجارت کے صدر دفتر کے مقام سے، اس کا تعین کیا جاتا ہے۔ دوسری رائے جداگانہ کارروائی دیوالیہ کی مؤید ہے: یعنی یہ کہ جن حد و ارضی میں دیون کی جائداد واقع ہو ہو، وہ صرح اور تقسیم کجائے۔ وضع قوانین کے عمل سے، اس رائے کو زیادہ تر مدد ملتی ہے، جس میں تفرقہ قومی اور خود مختاری کے خیال کو بڑا دخل ہے؛ اور نیز ان دیکھنوی ضروریات کا لحاظ کرنا پڑتا ہے جو ہضمان قوانین سے حفاظت کی توقع رکھتے ہیں۔

کارروائی دیوالیہ کا انتظام سنگینی نے مفصل ذیل فقرہ میں بیان کیا ہے، جو اس زمانہ کے مروجہ قانون پر روشنیاء کے لحاظ سے تھا، اور جس کو وہ وجہی تصور کرتا تھا۔

”اس قانون کے کھٹا سے، دیوالیہ کی کارروائی صرف مشترک دیون کے مقام توطن میں ہو سکتی ہے، بیج ہر عدالت دیوالیہ پر روشنیاء کی ان عدالتوں سے استمداد کرتا ہے، جن کے حد و ارضی میں جائداد کے اجزاء واقع ہوتے ہیں۔ اگر جائداد کے اجزاء بیرون ملک واقع ہیں، تو وہ یہ دریافت کرتا ہے کہ آیا ان مقامات کے ساتھ باضابطہ معاہدات ہیں یا نہیں؛ اگر نہیں ہیں، تو ج کونسلک غیر کے ج سے، اس کارروائی دیوالیہ میں جو پر روشنیاء میں ہو رہی ہے، اس طرح مدد کی درخواست کرنی چاہیے، جس طرح، وہ خود پر روشنیاء کے عدالتوں سے کچکا ہے۔ اگر اس میں کامیابی نہیں ہوتی، تو محافظ کو اس ملک (پر روشنیاء) کے دینین کے حقوق کی حفاظت ملک غیر کی مخصوص عدالت دیوالیہ میں کرنی پڑے گی۔ اس قانون کے بعد، جس قدر معاہدات ہوئے ہیں، وہ اسی اصول پر مبنی ہیں کہ دیوالیہ کی صرف ایک



کارروائی ہو کرے گی؛ اور بطور قاعدہ عام اسی مقاصد پر جہاں مدیون کا توطن ہے۔ مشترکہ مدیون کا اثنا بشو دوسری سلطنتوں میں واقع ہو کر فروخت کر کے اس کی قیمت عدالت دیوالیہ کے حوالے کر دیا جائے، اور اسی میں تمام دائین کو حاضر ہونا چاہیے۔ دائین کے تقدم اور تاخر کی ترتیب جائیداد منقولہ کے دعوای میں عدالت کارروائی کنندہ کے قانون کے مطابق، اور جائیداد غیر منقولہ کے حقوق کے متعلق بلحاظ اس مقام کے قانون کے، جہاں وہ واقع ہے۔ ہمارے پائے گی۔ صرف فرق اتنا ہے (۱۸۳۹ء کے بعد سے) کہ جدید معاہدات کی رو سے اس جائیداد غیر منقولہ کے حقوق کی نسبت جو عدالت دیوالیہ کے جدید و اختیارات سے باہر واقع ہوں، اس مقام پر بھی عذر کیا جاسکتا ہے جہاں وہ واقع ہوں۔ قبل اس کے، کہ جائیداد مذکور عدالت دیوالیہ کے منج کی تحویل میں دیا جائے۔ اگر یہ کارروائی ایسے دائین کی طرف سے ہو جن کے پاس جائیداد کمفولی کو دیکھی تھی، تو وہ وہیں فروخت کر دیا جائیگی اور رقم دائین کو دیا جائیگی مگر اس کے بعد کوئی رقم پس انداز ہوگی تو صرف وہی عدالت دیوالیہ کے سپرد ہو سکے گی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک زمانہ میں یورپ کے مختلف ممالک کے جوں میں کارروائی دیوالیہ میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا طریقہ مروج تھا جیسا کہ سوگنی کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ البتہ اکثر اہمیت اس کے خلاف رہے ہیں کہ ملک غیر کی کارروائی دیوالیہ کا اثنا جائیداد غیر منقولہ پر پڑنے دیا جائے، جہاں تک کہ محض ذاتی دعوای کے استیفا کا جائیداد مذکور سے تعلق ہے جیسا کہ سوگنی کا خیال تھا؛ اور تنہا اسی کا یہ خیال تھا۔ لیکن ان اثرات سے جن کو ہم بیان کر چکے ہیں یہ طریقہ سندرس ہو کر اس کی جگہ دوسرا طریقہ قائم ہو گیا جس کی تشریح ہم باب کرنا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ہم کو پرتویشا کے قانون مسئلہ سے بحث کی ضرورت باقی نہیں رہی جس میں کسی معاہدہ باہمی کے نہ موجود ہونے کی وجہ سے متروکہ موجودہ پرتویشا میں پرتویشا کے دائین کو ترجیح دی جاتی تھی، اگرچہ اس میں یہ ہدایت بھی تھی کہ متروکہ کی بچت اس ملک کے دعوای کے ادا کرنے کے بعد، ملک غیر کی کارروائی دیوالیہ میں نہیں بلکہ موصی کے اس ملک کارروائی دیوالیہ کے حوالہ کر دیا جائیگی۔

اب ہم سلطنت جرمنی کے قانون دیوالیہ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۱۸ء سے بحث کرنا چاہتے ہیں جو سلسلہ میں نافذ ہوا اور جس میں مفصلہ ذیل فقرات موجود ہیں۔  
 فقرہ ۱۔ ایک غیر کے دوائوں کی وہی حیثیت ہے جو اپنے ملک کے دوائوں کی ہوتی ہے۔ سلطنت کے چانسلر کے حکم سے جو مساوی ریاستوں کی مجلس کی راء کے اتفاق کے ساتھ، صادر ہوگا، یہ طے کیا جائے گا کہ آیا سلطنت غیر کے اشخاص اور ایجنٹ مشعل الیہم کے ساتھ جوابی عمل کیا جائے یا نہیں دینے وہ عمل جو ان سلطنتوں میں اس ملک کے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

فقرہ ۵۔ دیوالیہ ہونے کے ساتھ ہی، (یعنی عدالتی کارروائی کے جس پر دستا ہے) اس کا آغاز اس وقت سے ہوتا ہے جس کو انگلستان میں عمل دیوالیہ کہتے ہیں۔ جے۔ ڈبلیو (شیرکر دیون کا اختیار متعلقہ انتظام و انتقال جائداد متعلقہ دیوالیہ سلب ہو جاتا ہے۔ اس جائداد کے نظام اور انتقال کا حق متبر دیوالیہ عمل میں آتا ہے۔

فقرہ ۲۴۔ جو اثاثہ لمجا فاعلم ہونے میں لے کے جائداد غیر منقولہ میں شمار ہوتا ہے، وہ جداگانہ استیفاء (اداء) میں صرف کیا جائے گا جبکہ ایک ایسا حقیقی یا مخصوص حق موجود ہو جس کا اول ادا کیا جانا اس سے لازم ہو سلطنت اور اس کی مساوی ریاستیں یہ امور طے کریں گی کہ جائداد غیر منقولہ میں کون کون سی چیزیں شریک ہیں اور کس قسم کے عادی اس سے ادا ہونے چاہئیں اور کس ترتیب سے۔

فقرہ ۲۵۔ جب کسی ایسے دیون کے اثاثہ واقع ملک غیر پر دیوالیہ کا اثر ہو جو اس ملک میں بھی اثاثہ رکھتا ہے تو آخر الذکر اثاثہ کے متعلق اہتمام کی کارروائی ہو سکتی ہے۔

اس قانون میں سلطنت کے چانسلر کے حکم سے جو مساوی ریاست کی مجلس کی رائے کے اتفاق کے ساتھ صادر ہوگا مستثنا قائم ہو سکتا ہے۔

فقرہ ۲۸۔ من دیوالیہ ایسے دیون کے اثاثہ موجود سلطنت پر بھی جاری کرایا جاسکتا ہے جس کی سلطنت میں کوئی عام ذاتی حالت نہ ہو [یعنی جو رہائے قومیت با حرم کے جن کے حدود اختیارات میں نہ ہو۔ جے۔ ڈبلیو] بشرطیکہ سلطنت میں اس کا کوئی کارخانہ صنعت تجارت کا یا دوسرا زیر کسب معاش موجود ہو۔

یاجس سے بلا واسطہ کاروبار ہو گا۔

یہی صورت اس دیون کو لگے ہے جس کی سلطنت پر کوئی ذاتی عدالت نہیں ہے۔  
 اگر وہ سلطنت میں بحیثیت مالک یا شہریت یا گروہ دار کے کسی پادشاہت توہمکانات  
 کو رو باغی یا کاروبار کا انتظام کرتا ہو۔

سمن صرف ایسے ضلع کی عدالت سے حاصل کیا جاسکتا ہے جس کے حدود انہی  
 میں وہ کارخانہ یا جائیداد واقع ہوگی۔

جب مالک غیر میں دیوالیہ کی کارروائی شروع ہو جائے اس سلطنت میں کارروائی  
 شروع کرانے کے لئے دیوالیہ جوئے کا جوت لینے کی ضرورت نہیں۔

۱۵۹

اس طرح جو تفریق ملک کے دائروں کو عدالت کے قانون پر مشتمل یا کردہ  
 دیجاتی تھی وہ ناکل ہوئی ہے۔ اس صورت کے لئے اس کا عمل جوابی طور سے کیا جائے گا۔  
 ایک مخصوص جوبسی کارروائی دیوالیہ پر بنائے قیام کاروبار یا سمات عدم موجودگی کے  
 ذاتی عدالت کے اختیار کیا جاسکتی ہے۔ اور اگر جائیداد اور یا سمات کے معاملوں کی  
 مجلس نے ان اختیارات سے کام نہ لیا ہو جو ان کو حاصل ہیں اور جن کے ذریعہ ہے  
 وہ معاہدات کی تکمیل کر سکتے ہیں تو ملک غیر کی کارروائی دیوالیہ اس امر کی مانع نہیں ہے  
 کہ مخصوص دائرہ اختیار کی اجازت جوبسی میں حاصل کریں اس خود سے کارروائی دیوالیہ کی  
 وحدت تسلیم نہیں کی گئی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کارروائی دیوالیہ میں اس کی اجازت  
 نہیں دی جائے گی بلکہ جائیداد خود ملک کے قانون سے آزاد ہے۔

فرانس کی عدالتوں کے عملدرآمد کا اگر اصولی رائے سے مقابلہ کیا جائے گا اگرچہ وہ  
 رائے خود بھی مختلف ہے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ بھی وحدت کارروائی دیوالیہ کے خلاف  
 ہے۔ بہر حال ان معاہدات کا جو سوئیٹزرلینڈ سے سلطنت اور الجیم سے سلطنت میں  
 ہوئے کوئی بنیادی اصول ہے بلکہ عدالتوں کا جو عملدرآمد ہے وہ بڑی حد تک ملک غیر  
 کی کارروائی دیوالیہ پر موثر ہے۔ اس رائے کی وجہ سے جو فیصلہ جات عدالتی کی نسبت  
 یورپ کے دیگر ملک میں عام طور سے شائع ہے یہی وجہ ہے کہ اس سے دیون کی  
 جائیداد امینوں یا مختاروں کی طرف منتقل نہیں ہوتی بلکہ وہ دائیمنوں کے حق میں صرف  
 ایک فیصلہ ہوتا ہے، جس کا اثر ملک غیر میں بلکہ فیصلہ (chose jugée) یا جب

اس کی تعمیل مطلوب ہوتی ہو تو بطور تعمیل طلب کے۔ جیسا کہ محاورہ ہے۔ یا بطور اجازت نفاذ (Exequatur) کے، اسے بطور ہوتا ہے جیسا کہ عدالت ملک غیر کے ہاں دیگر فیصلہ جات کا ہوتا ہے۔ ان شرائط کی پابندی کی بنا پر جو امین یا مختار اس کے ذریعہ سے مقرر ہوتا ہے؛ اس کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو خود اس ملک کے مقرر کردہ امین یا مختار کی ہوتی ہے۔ اور اس جو بھی ہستمر کی طرح ہو۔ اور فروری ۱۸۷۸ء کے قانون کے دفعہ ۳ کی تحت میں مقرر کیا جاتا تھا، اس کو انہیں کے مختار کی حیثیت سے دیوالیہ کی جائداد کے اہتمام کا حق ہو گا بغیر اس کے کہ وہ دیوالیہ کی ملکیت کو اس جائداد سے زائل کر سکے اور انہیں کی طرف سے وہ تمام وعادی دواؤں کر سکے گا جو خود دیوالیہ دواؤں کر سکتا تھا۔ عدالت دیوالیہ فرانس ۱۲ جنوری ۱۸۷۸ء۔ اس حیثیت سے ملک غیر کا امین۔ اگر کوئی خود اس ملک کی ملحدہ کارروائی دیوالیہ مندرجہ میں ہے تو۔ دیوالیہ کی جائداد کے کسی جز پر قبضہ پاسکتا ہے؛ باوجود اس کے کہ ملک غیر کا کوئی دائر اس کی مضبوطی کی کوشش کرے۔ لیکن اس وجہ سے کوئی پوئین کے کوڈ کی دفعہ ۱۳ کی رو سے ایک فرانسیسی دائر کو یہ حق قطعی طور سے حاصل ہے کہ وہ ملک غیر کے دیوالیہ پر فرانس میں دعویٰ دائر کرے؛ اس لئے جو مضبوطی دہرائے گا وہ جائز قرار پائے گی نیز یہ امر بھی قابلِ مبالغہ ہے کہ خود فرانس کے قانون کا یہ مقصد ہے کہ دیوالیہ کی جائداد مساوی طور سے تقسیم ہو؛ اس لئے اس کا اثر اس سے زیادہ نہیں ہونے دیا جائے گا کہ جو حصہ فرانسیسی دائر کو ملک غیر کی کارروائی میں ملا ہے اس کی حفاظت ہو جائے (عدالت مراکش پیرس ۱۲ اگست ۱۸۷۸ء) فیصلہ عدالتی کے تعمیلی قرار دیئے جانے کے قبل بھی ملک غیر کا امین اگر اٹا اس کی اس حیثیت کے متعلق کوئی اقرض نہ ہو، اس امر کے متعلق مدد پیش کر سکتا ہے جس سے بالآخر اس کے حقوق میں خلل اندازی کا اندیشہ ہو۔ عدالت مراکش پیرس ۱۲ اگست ۱۸۷۸ء اور اس طور سے جو مضبوطی کو برخاست کر سکتا ہے؛ اگرچہ وہ بغیر اجازت کے کوئی حکم ادائی رقم یا تحویل کا اپنے حق میں نہیں حاصل کر سکتا

۱۔ Exequatur اصل میں اس اجازت کو کہتے ہیں جو ایک حکومت دوسرے ملک کے سفیر کو اپنی خدمت کا جائزہ لیکر کام شروع کرنے کیسے دیتی ہے۔ مترجم پڑ

عدالت مراغه سیلان ۱۵۱۸ (۱۸۶۹ء)

اس معاملہ میں یورپ کے دوسرے ممالک کا جو قانونی اصول ہے اس کی انگریزی عدالتیں ترجیح نہیں کرتیں؛ وجہ یہ ہے کہ ہمارے حج ملک غیر کے ججوں کے ساتھ ملکر اس طرح کارروائی نہیں کرتے جیسا کہ کوئی نے ائمہ و سند کردہ بالا میں نظر کیا ہے۔ اور تہ ہمارے یہاں ملک غیر کے فیصلہ جات کو تعمیلی قرار دینے کا کوئی ضابطہ ہے۔ آئندہ فصل میں اس کی تشریح کی جائے گی کہ ملک غیر کا فیصلہ انگلستان میں کبھی تعمیل کیسے نہیں لیا جاتا؛ بلکہ اس کو بنیاد و دعویٰ سمجھا دیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ امر ممکن نہیں کہ ہم یورپ کے دوسرے ممالک کے فیصلہ جات دیوالیہ کی وجہ حیثیت تسلیم کریں؛ جو ان ممالک میں تسلیم کی جاتی ہے۔ یعنی ان فیصلہ جات کو صرف، موثر بہ اہتمام جائداد مندرجہ حق ملکیت دیوالیہ قرار دیں۔ مزید برآں ہمارے ملک کی کارروائی کو دیوالیہ میں مقرر محاذ کی فیباد قانون روم پر نہیں ہے؛ بلکہ صرف اس کا تغیر و تبدل؛ بلکہ خود اس کا وجود و برپائے قانون قائم ہوا ہے؛ اور اس کی رو سے دیوالیہ کی جائداد و امین کو بطور قانونی انتقال کے سمجھتی ہے؛ اس لحاظ سے اگر یورپ کے دوسرے ممالک کے فیصلہ جات قابل تعمیل قرار بھی دئے جائیں تو وہ خود ہمارے ملک کے فیصلہ جات سے مطابقت نہیں رکھ سکتے۔ مگر اس کی وجہ سے ہماری حقیقی وسعت نظری میں کوئی فرق نہیں آتا۔ انگلستان میں ملک غیر کی عدالتوں کے فیصلے جائداد منقولہ کے متعلق نافذ کئے جاتے ہیں؛ اس مفروضہ اصول پر کہ وہ اس ملک میں منتقلات کی حیثیت رکھتے ہیں؛ بشمول اس منقولہ قانونی کے کہ مال منقولہ ملک کی ذات کے ساتھ جاتا ہے۔ یہ انتقال ہمارے ملک میں ان منتقلات میں شمار کیا جاتا ہے جو عموماً (Universal assignment) انتقال عام کے نام سے موسوم ہیں؛ اور اس مضمون پر جو مفاد ضلحا مباحث ہوئے ہیں وہ زیادہ تر انہیں دیوالیہ کے مقدمات میں پائے جاتے ہیں۔ اسکاٹ لینڈ کے دیوالیہ کی ایک کارروائی میں لارڈ میتھ وینک نے وہ قانونی مقولہ بیان کیا جس کا حوالہ اکثر دیا جایا کرتا ہے۔ "ازدواج میں قانونی انتقال بالاحاظ ملک کے تمام عالم میں نافذ ہوتا ہے۔"

۱۵ بجہ مرادال بینک اون اسکاٹ لینڈ بمبائیم کا تصدیق شدہ (۱۸۱۳ء) ۱۰۰ رفر - ۱۶۵۲۸۱ - الف -

اس موقع پر سرسری طور سے یہ امر قابل بیان ہے کہ انتقال کا تصور انگریزوں میں حساب و کتاب کر کے کمپنی کی شرکت کو منسوخ کر دینے سے اسی طرح متعلق ہے جس طرح اس کا تعلق اصطلاحی کارروائی دیوالیہ سے سمجھا جاتا ہے کیونکہ کمپنی کی جائیداد کی ایک دائمی حیثیت پیدا ہو جاتی ہے جس کا اہتمام عہدہ دار بمقام کنندہ (Liquidator) دائروں کی طرف سے کرتا ہے، اور اس طرح سے جائیداد کا حق استفادہ حقیقی طور سے منتقل ہو جاتا ہے۔ اسی دلیل سے یہ بحث بھی کی جاسکتی ہے کہ ملک غیر کے فیصلہ دیوالیہ کو ایک انتقال قرار دینا فرضی اصول پر مبنی نہیں ہے بلکہ دونوں مختلف ہیں، اور ان سے جو تشکیلات امانت اور حق استفادہ کی پیدا ہوتی ہیں، ان میں یورپ کے دوسرے ممالک میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔ یورپ کے دوسرے ممالک کی کارروائی دیوالیہ کے مختار کے مختار میں فرائض ہو گئے ہیں مادہ اس کو اختیار بھی ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ ان فرائض کو بجالاتا ہے مگر وہ یہ نہیں مانتے کہ اس کے ساتھ ان اشیاء کی ملکیت میں کوئی تبدیلی واقع ہوتی ہے جن کے متعلق اس کو اپنے فرائض منجی ادا کرنے ہیں۔

انگلستان کے مقنین نے جس طور سے اس مضمون پر نظر ڈالی ہے اس سے ایک اہم نتیجہ کا پیدا ہونا لازم تھا۔ جب ایک ملک غیر کی کارروائی دیوالیہ، ملکی جج کی امداد و ستانہ کی بنا پر نافذ اور جائز قرار پائے تو اس امداد کا اثر جائیداد غیر منقولہ دونوں پر یکساں ہونا چاہئے تھا۔ ایسا ہونے کی وجہ صرف یہی احتیاط تھی جو شخصی قانون میں الاقوام کے متعلق تقدیر رائے کے مطابق، قوانین متعلقہ جائیداد غیر منقولہ (Real statute) کی نسبت براتی جاتی تھی۔ مزید بریں جب ملک غیر کے فیصلہ میں، اجازت نفسا ذ (Exequatur) شامل ہے تو نظری طور سے اس کا اثر برتنجھ ان حقوق متعلقہ جائیداد غیر منقولہ کے جو دائرہ انہیں نے فیصلہ جات مذکور کے ذریعہ سے حاصل کئے ہیں، جائیداد غیر منقولہ پر محیط پڑنا چاہئے جیسا کہ جائیداد منقولہ پر پڑتا ہے لیکن جب ملک غیر کی کارروائی دیوالیہ کا جواز اس بنا پر قرار دیا جاتا ہے کہ وہ انتقال مجموعی ہے، اور خود انتقالی مجموعی کے جواز کا انحصار اس منقولہ قانونی پر ہے کہ مال منقولہ ملک کی ذات کے ساتھ جاتا ہے، تو کارروائی دیوالیہ سے جائیداد غیر منقولہ کے استثناء کو قوانین متعلقہ جائیداد

غیر مستقولہ کی اعتبار اور سختی پر محمول کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اس کے ذریعہ سے ایسا عمل ہو رہی نہیں سکتا، اس لئے انگلستان کے مقنین نے ابھی اس مسئلہ سے بحث ہی نہیں کی ہے کہ آیا ملک غیر کی کارروائی دیوالیہ کا اثر جائداد غیر مستقولہ پر بھی پڑ سکتا ہے؟

جن کمپنیوں کی قانونی شخصیت ہو ان کیلئے وہ حدود داخلہ جس کے قانون کی رو سے ان کی قانونی شخصیت پیدا ہوئی یا وہ مقام جہاں ان کے کاروبار کا صدر مقام ہو (جہاں ان کا توطن ہی ہو گا) عام مقام عدالت قرار پائے گا۔ اور وہی ان کے مقابلہ میں صدور فیصلہ کا مجاز ہو گا، اور جب تک یہ فیصلہ تنہا اس کے گاہان لوگوں کے لئے جو کارروائی دیوالیہ کی وحدت کے قائل ہیں، کافی منظور ہو گا اگر ان دونوں مقامات کی عدالتوں میں اختلاف ہوتا ہے تو یورپ کے دوسرے ملک میں اس مقام کی عدالت کو جہاں کاروبار کا صدر مقام ہوتا ہے ترجیح دی جاتی ہے۔

پہلے ایک تنہا تاجر کی دیوالیہ کارروائی نہیں کیا جاتا ہے۔ اگر ایک کمپنی دیوالیہ ہو جانے کی بنا پر کمپنی کو توڑ دینا مناسب خیال کرے تو صرف وہی قانون جس کی اجازت سے وہ قائم ہوئی تھی اس اجازت کو واپس لینے کا مجاز ہو گا۔ فرانس میں ایسی کمپنیاں جن کی قانونی شخصیت ملک غیر کی عطا کردہ ہوتی ہے، برابر دیوالیہ قرار دی جاتی رہتی ہیں، اگرچہ منفرد تجارت کی طرح ان کے کاروبار کا صدر مقام اس ملک میں نہیں ہوتا۔

162

نظائر یہ ہیں۔ مقدمہ کرٹس فائیس سوئٹزرلینڈ کا صدر مقام پیرس میں تھا (عدالت تجارت علاقہ سین، ۵ مارچ ۱۸۸۷ء)۔ ایک بلجیم کی کمپنی جس نے فرانس میں ڈالنے کا کارخانہ قائم کیا تھا (عدالت مرا فٹھ نیسی، ۸ مئی ۱۸۸۷ء)۔ ایک بلجیم کے ایک فیصلہ دیوالیہ کے متعلق، اسی کمپنی کے مقابلہ میں اجازت نفاذ دینے سے انکار کر دیا۔ ایک اسپین کی کمپنی جو اسپین میں ایل تیار کرنے کیلئے قائم ہوئی تھی، جس کا ایک دفتر اور ایک گیٹی فرانس میں بھی تھی اور وہیں قرض لینے کا کارروائی ہوئی تھی (عدالت مرا فٹھ پیرس، ۱۷ جولائی ۱۸۸۷ء) اور مقدمہ فوٹین جو لندن کا سوداگر تھا، اس کے کاروبار کی تشخیص ہیمبرگ، میلان، اور پیرس میں تھیں، وہ انگلستان میں دیوالیہ قرار دیا جا چکا تھا، اگرچہ موجود انگلستان کے امین کے اختلاف

۱۔ اور اس درخواست کے، کہ اس کو، انگلستان کے فیصلہ دیوالیہ کے نفاذ کی اجازت دیکھائے؛ عدالت فرانس نے اس کو دیوالیہ قرار دیا (عدالت مرافعہ پیرس، ۱۷ مارچ ۱۸۸۱ء)۔ مگر ان ہی مدیون کے متعلق، میلان کی عدالت مرافعہ نے ۱۵ اپریل ۱۸۸۱ء کو، یہ رائے لگا کر دی، کہ اس کو ملک توطن کی کارروائی دیوالیہ کے، عام تسلیم کرنے میں، کوئی تامل نہیں، اور انگلستان کے امین کی درخواست پر ایک دائن کو، اس قسمل سے مستفیض ہونے دیا؛ جو اس نے اٹلی میں کرائی تھی۔ دیکھیے صفحہ ۱۶۰۔ ان میں، سب سے زیادہ دلچسپ، اگر بیڈٹ فانسہ سوئٹزرلینڈ کا مقصد ہے؛ جس کا فرانسیسی فیصلہ زیادہ تر فرانس اور سوئٹزرلینڈ کے معاہدہ ۱۸۶۹ء پر مبنی تھا؛ جس میں یہ قرار پایا تھا؛ کہ ایسی فرانسیسی رعایا کو جس کا تجارتی کارخانہ، سوئٹزرلینڈ میں ہو، اس علاقہ کی عدالت، جہاں، سوئٹزرلینڈ میں وہ رہتا ہے، اس کو دیوالیہ قرار دے سکتی ہے؛ اور اس طرح اس کے خلاف، شکایتیں جیتو یا جہاں اس کا توطن تھا، عدالت پیرس سے دووں پہلے، دیوالیہ قرار دیکھا جاتی تھی؛ اور اس کو جنسلیع جیتو یا کی عدالت مرافعہ نے، بحال رکھا۔ مگر ۲۲ جنوری ۱۸۸۱ء کو سوئٹزرلینڈ کی وفاقی کونسل نے، اس بنا پر اس کو منسوخ کر دیا؛ کہ معاہدہ کا مقصد یہ تھا؛ کہ دیوالیہ کی ایک ہی کارروائی عمل میں آئے۔ اور اگر یہ اسی رو سے، دونوں دیوالیہ کی کارروائیاں درست تھیں؛ مگر اسی کو بحال رکھنا چاہئے۔ جو اس ملک میں ہوئی ہو، جہاں اس کے کاروبار کا صدر مقام تھا۔ کونسل مذکور نے، یہ بھی اضافہ کیا کہ اس کارروائی دیوالیہ میں، جیتو یا کی عدالتوں کی تمام کارروائیاں، جو ان معاہدات پر مبنی ہونگی، جو کمیٹی مذکور نے، بمقام جیتو یا کے تسلیم کیں گی؛ یا سٹریچاٹس روجر صدر نشین عدالت دیوانی جیتو یا نے، کونسل وفاقی کے فیصلہ کو، اجنبی برقصفت، اور موجب آسانی؛ یا اگر غیر قانونی، قرار دیا۔ کلوٹ جرنل ڈوڈرائٹ انٹرنیشنل راپورس، ٹی، ۱۷ ص ۴۲۳)۔

۲۔ بناء علیہ، یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہئے، کہ جن فیاضانہ اہول کا فرانس میں ملک غیر کی کارروائی دیوالیہ کی نسبت، برتا جانا بیان کیا گیا ہے، وہ ہیوقت برتے جاتے ہیں، جب تک کہ خود فرانس میں کوئی ایسی کارروائی دیوالیہ ہو رہی ہو؛ اور نیز یہ کہ مدیون یا کمپنی کی قومیت یا توطن، اس امر کا مانع نہ ہو کہ خود فرانس میں وقت واحد میں ایسی کارروائی دیوالیہ دار کیا اسکے کارروائی دیوالیہ کے، دو حکم ساتھ ساتھ چلنے سے مختلف قسم کی مشکلیں پھٹتی ہیں، جن کے متعلق یہ شخصیتیں نے بہت کچھ بحث کی ہے جن مقامی قوانین میں ایسی کارروائی دیوالیہ کی اجازت ہے؛ جو توطن پر مبنی



ہنہ اور ایسے لوگوں کی نہیں رہی ہے، جو ہول نڈا کی اس بنا پر تائید کرتے رہے ہیں کہ ملک غیر کے تاجروں کو جو قرض دیا جاتا ہے، وہ نسبت ان کی ذات کے زیادہ تر ان کی جائداد کے لحاظ سے دیا جاتا ہے اور نیز یہ کہ اختیار استعدہ و ارضی کے قواعد کی پابندی سختی کے ساتھ تجارت کے معاملات میں ہونی چاہیے۔ لیکن سابق الذکر کی بنا پر بعض لوگوں نے یہ رائے قائم کی کہ مقامی اثاثہ بین الاقوامی قانون کو ترجیح دیکر چاہیے جس سے اسی مقام میں قرض لیا گیا ہے۔ اس بحث کے لئے انگریز رائٹ برگ کی کتاب (De jure quod oritur a statutorum diversitate) حصہ اول فصل ۵۔ دفعہ ۱۱۱ کو سائنہ کر سکتے ہیں، جس میں برقیاتی رائے رکنہ میں بھی

حالت میں بھی جبکہ دیون کے ایک ہی حیثیت کے کارخانہ جات تجارت مختلف مقامات میں ہوں، بشرطیکہ اس کا توطن بھی ہر ایسے مقام کا نہ ہو؛ وحدت کارروائی دیوالیہ کے حق میں فیصلہ کرتا ہے۔ (توطن کے مساوی ہونے کی حالت کے لئے یہ بھی غور فرمائیے) کتاب ہذا دوسری صورت میں، دائیمنوں کی ترتیب تقدم و تاخر کا فیصلہ قانون توطن سے کیا جانا چاہیے اور دوسری جبکہ اہتمام کی اجازت نہ ملنی چاہیے، لیکن یہ قدیم رائے ان بیشتر فیصلوں اور اصولی تالیفات سے جو اچھے مقابلے میں شائع ہو چکی ہیں، بالکل وبھٹی ہیں، اور وہ ضوابط کے ایسے پہلوؤں سے متعلق ہیں، جن کو انگلستان کے ضوابط سے کوئی مشابہت نہیں اور اس لئے اس ذخیرہ کو بطور اختصار کے بھی پیش کرنے سے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔

دفعہ ۱۲۱۔ انگلستان کے قانون دیوالیہ کا عمل، دیون پر خود اس کی درخواست یا کسی دین کی درخواست سے ہو سکتا ہے۔ کارروائی حکم تقرر سے شروع ہوتی ہے، اور بعدہ حسب حالات مندرجہ ذیل ۵۔ قانون ۱۹۰۸ء خارج۔ ایکٹ سلاٹم دیوالیہ، دیون کے دیوالیہ قرار دیئے جانے کا فیصلہ کیا جاتا ہے، دائیمنوں کی طرف سے ایسی کارروائی شروع ہونے کی حالت میں، علاوہ ان شرائط کے

۱۹۰۸ء کے قانون نے سلاٹم کے قانون کو منسوخ کر دیا ہے جس کا حال پہلے ایڈیشنوں میں دیا گیا ہے۔

جس کے تعلق قانون بین الاقوام سے نہیں ہے، اور جن کی بنا پر یہ کارروائی تجارت پیشہ لوگوں تک محدود نہیں رہتی، مریوں میں مضبوطی شراکت میں سے ایک شراکت شرکا کا پایا جانا لازم ہے۔

(۱) وہ انگلستان کا متوطن ہو جس سے یہ معاہدہ ہے کہ اس کا متوطن کامل ہونا چاہئے جیسا کہ ذاتی الیمینٹ یا قومی مقدمات میں مطلوب ہے یا (۲) وہ معمولی طور سے انگلستان میں رہتا ہو یا وہاں اس کی سکونت کا مکان یا مقام کاروبار ہو۔ یا (۳) درخواست پیش ہونے کے ایک سال قبل اسے معمولی طور سے انگلستان میں رہتا ہو یا وہاں سکونت کا مکان یا مقام کاروبار رکھتا ہو۔ یا (۴) (بہ استثناء۔ اس شخص کے جس کا وطن اسکاٹ لینڈ یا آئر لینڈ کا ہو) اس جماعت یا شرکت کے جس کے کاروبار کا صدر مقام اسکاٹ لینڈ یا آئر لینڈ میں ہو) اس نے انگلستان میں ذات نوڈ یا ذریعہ تفریق یا منجر کئے کاروبار کیا ہو۔ یا (۵) (بہ استثناء مذکورہ بالا) وہ ایسی جماعت یا شرکت کا ایک رکن ہو یا وہ صدر یا متذکرہ بالا میں ایک رکن رہا ہو جس نے بذریعہ کسی شریک یا شرکا یا غنما یا منجر کئے انگلستان میں کاروبار کیا ہے یا (۶) وہ ایسا مریوں کی رہی ہو جو دفعہ ۱۱۹ کے مریوں کے زیر حوالہ رکھا جائے۔ اس صورت میں بجائے ذرا حوالہ دے رکھنے کے کہ بہ اتفاق دیگر اراکھم تقرر ریور جاری ہو سکتا اور اس کے بعد فیصلہ صادر کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں اگر کارروائی دیوالیہ کا غنما و دان کی درخواست ہو جائے تو لازم ہے کہ درخواست مذکور بھی ایسے دیوالیہ فعل پر مبنی ہو جس کا ارتکاب مریوں نے درخواست کے پیش ہونے سے تین مہینے کے اندر کیا ہو۔ مسئلہ کے ایکٹ دیوالیہ میں یہ قرار پایا تھا کہ دیوالیہ فعل کی ترکیب (فرم) جماعت شرکا پر مشتمل

۱۔ ایکٹ دیوالیہ ۱۹۲۰ (دفعہ ۱) میں (۵)۔

۲۔ انگلستان کے مریوں کے تعلق جو شرائط (۱) تا (۵) لکھے گئے ہیں وہ ایکٹ دیوالیہ کے دفعہ (۱) میں درج ہیں۔  
 (۲) دفعہ (۱۳) سے اخذ ہوا ہے میں شامل ہے۔ (۱) شرطا بھی ایکٹ مذکور کی دفعہ (۱) کے تعلق ہے۔ شرکا (۴) کے لئے یہ ضرور نہیں ہے کہ کوئی اور شرکا بھی اس کے ساتھ پائی جائے بقدر کارکن بنام کارکن (۱۸۹۵ء) کے پری۔ ۲۰۔ اس کے بدلے (۱) آٹھ رکنی کونسل جس کا اجتماع صدر یا بنام مریوں کی (۱۹۰۹ء) کے پری ۲۳۰ دفعہ مریوں کی کیا گیا

جماعت کے نہیں ہو سکتی، بلکہ وہ ایسے شخص کا نفل یا ترک نفل ہو گا جو دیوالیہ تسمرار دیا جانے والا ہے۔ نظیر۔

بلین بینام سارہ ویس (۱۸۷۹ء) ۱۲۔ چانسی ڈوین ۵۲۰۔ جج جیمز بریٹ  
وکٹائن جو مقدمہ کوک بنام ۱۷ جالس اوگلر و کمپنی [۱۹۰۱ء] ۱۔ سی۔ ۱۱۳ میں پسند کیا گیا۔  
جدید ایٹ کی دفعہ ۴۔ (۱) ھ کے احکام نے ان اصول کو تبدیل کر دیا جو ان  
فیصلہ جات میں قائم کئے گئے تھے اور جو مقدمہ کوک بنام جالس ۱۷۔ اوگلر و کمپنی  
[۱۹۰۱ء] ۱۔ سی۔ ۱۰۲ میں ان الفاظ میں ظاہر کئے گئے تھے ایک ملک غیر کا باشندہ  
جو اس ملک میں نہیں آیا اور اس ملک کی عدالت دیوالیہ کی حدود و اضی کے اندر بذات خود  
کسی دیوالیہ فعل کا مرتکب نہیں ہوا، دیوالیہ نہیں قرار دیا جاسکتا، شخص اس بنا پر کہ وہ  
اس ملک میں بذریعہ اپنے کارندہ کے تجارت کرتا تھا اور اپنے ملک میں ایسے دیوالیہ  
فعل کا مرتکب ہوا جس کا ارتکاب اگر وہ اس ملک میں کرتا تو نفل مذکور ضرور دیوالیہ  
قرار دیا جاتا۔

مقدمہ پیرسن و مقدمہ کچلر ڈیرین [۱۸۹۲ء] ۲ کیو۔ بی۔ ۲۹۳۔ جج  
ایشرو بریٹ، قرآنی و توپس میں قرار پایا کہ عدالت ایک ملک غیر کے باشندے  
پر جو اس کے حدود و اضی سے باہر ہو، اطلاع عامہ دیوالیہ جاری کرنے کی اجازت  
نہیں دے سکتی مگر ملک غیر کے باشندے یہ کاہم لہذا توپس کے لینا چاہئے،  
نہ کہ لہذا توپس کے پٹکستان میں ایسے دیوالیہ اطلاع عامہ دیوالیہ کی نسل پر  
ہو جو اسکے اجرا کے وقت انگلستان سے باہر تھا، اس فرقہ کے ساتھ اس کے تعلقات  
اس بحث کا موقع ہے کہ اطلاع عامہ دیوالیہ کی کیا حیثیت ہے۔ مقدمہ ٹھاکر کچلر  
جی۔ پیکاک و کمپنی لیٹ [۱۸۹۶ء] ۲ کیو۔ بی۔ ۴۹۰۔ جج، آئی۔ سی۔ ۱۔ پیرسن۔  
جج، اطلاع عامہ دیوالیہ و توپس دیوالیہ کی توپس کی نسل کیسے حکم صادر ہو سکتا ہے، اگر  
عدالت کو اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ مالوں میں سے کچھ کے لئے عدالت کے  
حدود و اضی سے باہر چلا گیا تھا۔ مقدمہ اگسٹ کچلر ڈیرین (۱۸۹۰ء)  
۲۴ کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۲۳۰۔ جج، ایشرو۔ قرآنی۔ توپس ڈاکٹر وین کے انگلستان  
کے توپس پر پھر دیا گیا ہے، اور اس کی نسبت بحث ہے تو اس کا با ثبوت کو اس

درخواست گزار پر ہوگا۔ مقدمہ یکھڑو کیلئے حکام ہر مقدمہ سپرٹل (۱۸۸۴) کیو۔ بی  
ڈی ۱۸۸۱۔ بیج، ایکٹیکلے۔ کاش۔ لٹوے و مقدمہ باری (۱۸۸۶) کیو۔ بی ڈی  
۵۲۲۔ بیج، ایشر۔ لٹوے۔ ولوہسٹو

مکان بود و باش جو چھوڑ دیا گیا ہو وہ ایکٹ کے حکم میں نہیں آتا؛ اگرچہ ایکٹ  
مدیون کی ملک میں ہو۔ مقدمہ نارٹون فلٹ (۱۸۹۵) کیو۔ بی۔ ۱۵۱  
بیج، ایشر۔ لوہسٹو۔ گرجی پو

دائن کی درخواست کو ایسے متونی دیوالیہ کی جائداد کا اتہام حسب قاعدہ  
دیوالیہ کیا جائے جو انگلستان میں نہ رہتا تھا؛ اپنی کورٹ میں پیش ہونی چاہئے۔  
مقدمہ براؤنس و یکھڑو لاپنس (۱۸۹۱) کیو۔ بی ۱۴۲۔ بیج، ایشر۔ لوہسٹو۔ لٹوے پو

اس سے ظاہر ہے کہ انگلستان کا نظام قانون دیوالیہ کی وحدت کا رروائی  
دینے اس امر کو کہ دیوالیہ کی کارروائی صرف ایک ہی ملک میں ہونی چاہئے۔ مترجم کی  
تائید نہیں کرتا۔ اور ایسے مقدمات میں جو کال توطن یا صدر مقام کاروبار کے علاوہ  
دوسرے امور پر مبنی ہوں، دیوالیہ کی منظوری دینے میں اس امر کا اسکان باقی رہتا  
ہے کہ انگلستان کی کارروائی دیوالیہ ملک غیر کی ایسی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ چلتی ہے  
جو انہوں نے اپنے اصول پر چلائی ہوں۔

جب مدیون نے انگلستان کی ایک جماعت کی شرکت میں کاروبار کیا ہو اور  
جب مدیون ملک کی جماعت کے ساتھ بھی؛ اور دونوں جگہ ملحق فیصلہ ہوا ہو تو عدالت  
اس امر کی مجاز ہے کہ متفقہ اتہام کی تجویز کی منظوری دے۔ مقدمہ یکھڑو لاپنس  
و یکھڑو دجا گھرم کمپنی لمیٹڈ (۱۹۰۸) کیو۔ بی۔ ۶۷۵۔ بیج، ایکٹیکلے پو

**دفعہ ۱۲۸** حسب دفعہ ۱۶ ایکٹ دیوالیہ، مدیون کا درخواست دیوالیہ پیش  
کرنا بجائے خود ایک دیوالیہ عمل ہے۔ اور مدیون کی تعریف، نوٹس ضمن (۲) میں کی گئی ہے؛  
اور اس میں ہر شخص شامل ہے۔ خواہ وہ انگریزی رعایا ہو یا نہ ہو۔ جو فعل دیوالیہ کے عمل میں  
آئے، یا فعل مذکور سے متاخر ہونے کے وقت۔ (الف) بذات خود انگلستان میں موجود  
تھا؛ یا (ب) معمولی طور سے انگلستان میں رہتا تھا؛ یا وہاں اس کے بود و باش کا  
مقام تھا؛ یا (ج) انگلستان میں کاروبار بذات خود یا بذریعہ مختار یا منیجر کے کرتا تھا؛

یا (ح) ایسی جماعت یا شرکت کا ایک رکن تھا جو انگلستان میں کاروبار کرتی تھی۔  
 مدیون کی یہ تعریف اس جماعت سے زیادہ تر اشخاص پر حاوی ہے جن کے  
 معاملے میں حسب دفعہ ۴۰ (۱)۔ حر۔ دائن کارروائی کر سکتا ہے۔ اور ایک  
 ملک غیر کا باشندہ انگلستان میں خود اپنی درخواست پر دیوالیہ سرار دیا جاسکتا ہے؛  
 صرف اس بشرط کہ ساتھ کہ جس وقت، وہ کسی دیوالیہ فعل کا مرتکب ہو اور وہ انگلستان میں تھا۔  
**فقہ ۱۲۹** دائن کے درخواست گزار ہونے کی صورت میں یہ انور قابل  
 سزا نہیں ہوگا اس سے دین کہاں لیا گیا تھا اور آیا وہ متوطن یا باشندہ انگلستان  
 ہے یا وہاں کاروبار کرتا ہے؟ اور نہ کسی صورت میں اس پر لکھا گیا جائیگا کہ آیا مدیون  
 اپنے مقام متوطن کے قانون کی رو سے (اگر وہ انگلستان کے علاوہ کوئی دوسرا مقام  
 ہے) قانون دیوالیہ کا متبع ہے اور آیا وہ ہر وقت پیشی درخواست انگلستان میں جو دھما؟

قدیم مقدمات میں انگلستان میں تجارت کرنے اور انگلستان سے تجارت  
 کرنے میں فرق کیا گیا ہے جس میں نص کی تجارت کی کوٹھی انگلستان میں ہوتی تھی یا جو  
 بنات خود وہاں تجارت کرتا تھا، گو کہ اسکا آنا تھوڑے ہی مضبوط سے زیادہ کیسلے  
 کیوں نہ ہو تاہم اس کی نسبت کہا جاتا تھا کہ وہ انگلستان میں تجارت کرتا ہے؛ لیکن  
 جس کی تجارت کی کوٹھی ملک غیر میں ہوتی تھی اور وہ صرف سامان انگلستان میں فروخت  
 کے لئے بھیجتا تھا اور وہاں سے سامان بذریعہ مختار یا بذریعہ تحریر مکتا تھا؛  
 اس کی نسبت کہا جاتا تھا کہ وہ انگلستان سے تجارت کرتا ہے۔ اس زمانہ میں انگلستان  
 کا قانون دیوالیہ صرف تاجروں سے متعلق تھا؛ اور فیصلہ دیوالیہ کا از کتاب انگلستان  
 میں ضرر تھا؛ اور فیصلہ بات کا اصل یہ تھا کہ صرف وہی لوگ جو انگلستان میں  
 یا انگلستان سے تجارت کرتے تھے، دیوالیہ قرار دیئے جاسکتے تھے۔ مقدمہ ٹاڈ سو تھ  
 بن نام اینڈرسن (۱۶۸۱)۔ جی، ٹی جونس۔ ۴۱۔ انگلس ریج، انگلستان میں  
 کبھی کسی اگر بنات خود تجارت کرنا یا مقدمہ برڈنام جوک (۱۸۹۲)۔ سال ۱۱۰۔  
 انگلس ریج، انگلستان سے تجارت کرنا۔ مقدمہ بیکٹر فڈ تھ (۱۸۳۷)۔ جو، پی سی۔  
 وہ تھے کوٹھی تھلہ مقدمہ الگزینڈر بن نام ویکھم۔ سی او ٹی بیو پی۔ ۳۹۹ سے  
 منتخب کیا گیا تھا اور خزانہ مقدمہ میں انگلستان سے تجارت کرنے کے متعلق تھا۔

اور لارڈ ہارڈوک نے بظاہر اس کا فیصلہ صرف باتباع مقدمہ برابنام جو کہ بجاہت یہ کہہ کر کیا کہ ”اگر دیوالیہ کے فعل کا ارتکاب بیرون ملک ہوا ہے تو یقیناً اس فعل کے متعلق کسی تہمتیں کے باہر سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔“ یہ الفاظ کسی مقدمہ تجویز بینگز ہیں اور بظاہر اس میں رپورٹر کی غلطی معلوم ہوتی ہے بلکہ بھروسہ زمانہ میں کارروائی دیوالیہ کے متعلق کوئی تہمتیں باہر اس دیوالیہ فعل کے متعلق نہیں بھیجا جاسکتا تھا، جس کا ارتکاب ملک غیر میں ہوا ہو، لیکن مقصد صاف یہ ہے کہ اس عمل دیوالیہ کو جو کہ جس کا ارتکاب انگلستان میں ہوا تھا وہ دیون جو انگلستان سے تجارت کرتا تھا وہاں کے قانون دیوالیہ کا محکوم تھا۔ مقدمہ کی طرف نمیں (۱۷۵۱) ۲۰۔ دس سین۔

۲۴۹-۱۔ ایک-۲۲ دوسرے مقدمہ میں ایسے دیوالیہ کا ہے جو انگلستان کی تجارت کرتا تھا اصرار کے سامنے پیش ہوا تھا اس میں بھی تاجر مقدمہ ڈاؤن سور تہہ بنام انڈرسن کی طرح انگریز کا موطن تھا۔ اگر لیتل میں اس زمانہ میں کوئی قانون دیوالیہ نافذ نہ تھا: اس بنا پر ان مقدمات میں یہ طے ہوا کہ دیون کا اپنے ملک تو مل کے قانون کی رو سے کارروائی دیوالیہ کا نتیجہ ہونا لازم نہ تھا۔ مقدمہ انگلیس کی رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ لارڈ ہارڈوک نے دیون کا کسی ملک متعلقہ سلطنت برطانیہ غلطی میں تجارت کرنا لازم قرار دیا ہے۔ لیکن مقدمہ ویس کی رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے یہ کہا کہ ”جب کوئی شخص جو ملک کے کسی حصہ کا باشندہ ہو یا ملک غیر کا یہاں قرض لیتا ہے یا اور یہی زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے پھر فی الحقیقت مقدمہ برابنام جو کہ کارروائی پر نکال میں رہتا تھا۔“ یہاں قرض لینے سے اس طرف اشارہ کرنا مقصود تھا کہ وہ انگلستان سے تجارت کرتا تھا۔ اور یہ کہ جب اس کا محکوم قانون دیوالیہ ہونا ثابت ہو گیا تو انگلستان کے قوانین دیوالیہ کے استفادہ کو صرف ان دائروں تک محدود رکھنا من سے صرف انگلستان میں قرض لیا گیا نہ طور نہ تھا۔ لارڈ ہارڈوک نے مقدمہ اکثر ڈیون بنام ویلیم (۱۷۷۶) ص ۱۰۱ اور ڈیو۔ پی ۳۹۳۔ میں ان سب پر تبصرہ کیا اور ان کو تسلیم کیا کہ مقدمہ این بنام کینن (۱۸۲۱) ص ۴۱۔ بی دا ص ۴۱۸۔ ص ۴۱۹۔ ایسٹ وغیرہ میں قرار پایا کہ انگلستان میں چند روز کے لئے آتے رہنا اور صافان خریدنا انگلستان سے

تجارت کرنے کے ثبوت کیلئے کافی تھا؛ اگرچہ وہاں سا ان فروخت نہ کیا گیا ہو؛  
 مقدمات متذکرہ بالا کے بعد انگلستان کا قانون غیر تجارت پیشہ لوگوں سے  
 بھی متعلق کر دیا گیا اور ان افعال میں فرق قائم کر دیا گیا جس کا ارتکاب تجارت پیشہ  
 اور غیر تجارت پیشہ لوگوں میں فعل دیوالیہ تصور ہو گا؛ اور بعض افعال کا ملک غیر  
 ارتکاب فعل دیوالیہ سمجھا کر دیا گیا اگر ان میں سے کوئی فعل ایسا تھا جو صرف  
 ناجرد کی طرف سے ظہور پذیر ہونے کی حالت میں دیوالیہ قرار پاتا تو قانون  
 کی اس حالت میں اس اصول کے مطابق جو لارڈ ہارڈوک نے مقدمہ میکلفنڈ اسمتھ  
 ظاہر کیا تھا؛ یہ طے ہوا کہ کوئی شخص جو متوطن انگلستان نہ ہو یا بذات خود انگلستان  
 میں تجارت نہ کرتا ہو کسی فعل دیوالیہ کی بنا پر جس کا ارتکاب اس نے ملک غیر میں  
 کیا ہو دیوالیہ نہیں قرار دیا جاسکتا؛ اور نیز یہ کہ انگلستان میں ہر شخص غیر تجارت پیشہ  
 اشخاص کے افعال دیوالیہ کے ارتکاب پر دیوالیہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ وقت  
 یکطرفہ کرپسن (۱۸۶۳ء) ایل۔ آر۔ ۸۰۔ چانسرری مرافعہ۔ ۲۰۶۴۔ جج جیمز شس  
 و تلبورن کا قانون کی اسی حالت میں مقدمہ میکلفنڈ پاسکل (۱۸۶۶ء) ۱۱۔ چانسرری  
 ڈویرن ۵۰۹۔ جج جیمز شس دیکھئے؛ یہ ظاہر ہوا کہ مرین کے سمن کی  
 تعمیل انگلستان میں ہو سکتی ہے نہ وہ اس کا آنا عارضی ہی کیوں نہ ہو۔ بطور بنیاد  
 فعل دیوالیہ کے پھر خلاف اس کے مقدمہ میکلفنڈ لگ لین (۱۸۶۱ء) ایل۔ آر۔  
 ۶۔ چانسرری مرافعہ ۴۸۰۔ جج جیمز شس میں یہ ظاہر ہوا کہ سمن کی تعمیل بیرون  
 انگلستان نہیں ہو سکتی جو

مفصلہ ذیل مقدمات بھی ملک قابل پابندی ہیں بعض حالات سے ایک شخص  
 باشندہ انگلستان یا وہاں کاروبار کی کوئی رکھنے والے کے نسبت غیر متعلقہ لگایا گیا  
 کہ وہ ملک مذکور سے چلے جانے یا وہاں کو محروم رکھنے یا انکو تعویق میں ڈال دینے کی  
 نیت سے بیرون ملک ٹھہر جانے کے فعل دیوالیہ کا مرتکب ہوا؛ انہیں حالات کی  
 بنا پر دوسرے شخص کی نسبت ایسا نہیں سمجھا جائے گا۔ مقدمہ میکلفنڈ کرپسن بکار بائیڈ  
 مقدمہ میکلفنڈ ٹریز (۱۸۶۹ء) ۱۱۔ چانسرری ڈویرن ۲۹۸۰۔ جج جیمز شس اور  
 مقدمہ میکلفنڈ فرائڈلن (۱۸۶۴ء) ۲۵۱۔ چانسرری ڈویرن (۵۰۰)۔ جج تلبورن

کائن و فسترائی کو

مقدور پیکر گذارپن سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تعینہ کیلئے پور غرابت کے پیش ہونے کے وقت بدرون کا انگلستان میں موجود ہونا لازمی نہیں ہے اور مقدر پیکر ذرا سکل بجا اسباق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مقام قابل توجہ نہیں ہے؛ جہاں اور ان درخواست گزار سے قرض لیا گیا تھا؛

**فقہ ۳۰** یہ کہ کسی مہیون کے مقابلہ میں کبھی دوسرے ملک میں کارروائی دیوالیہ جاری ہے؛ انگلستان میں اس کے مقابلہ میں کارروائی دیوالیہ شروع کروانے کی قطعی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ ظاہر ہو کہ ایسے عمل سے دائنوں کا فائدہ ہے یا ہو سکتا ہے تو انگلستان کی عدالت ایسا کرنے کی مجاز ہے؛ مگر کارروائی کے آغاز ہو جانے کے بعد بھی اس کا التواء ہو سکتا ہے؛ اگر یہ معلوم ہو کہ وہ بیکار ہے مثلاً۔ اس وجہ سے کہ تمام متر و کھ؛ برین ملک اور ملک غیر کی عدالت کے ذریعے سے معترض تقسیم میں ہے۔

مقدور چلانے کی ایک درخواست پر اجازت دی گئی جس کی نسبت خیال تھا؛ کہ وہ ایک قابل کی ترقی کی کارروائی کو منسوخ کر دیگی؛ اور اس سے زیادہ اثاثہ و مثلاً۔ ہریکلیگا۔ مقدر پیکر (۱۸۸۰) ۱۲۔ چانسی ڈویژن۔ ۱۶، جج کہیں جس کو حسین کائن اور تحسینگر نے بحال رکھا؛ مقدر پیکر نے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا؛ جبکہ ضعیف کی کارروائی اسکاٹ لینڈ میں جاری تھی اور اسکے آغاز کے بعد سے کوئی قرض نہیں لیا گیا تھا؛ اور نہ کرنی اثاثہ انگلستان میں تھا۔ مقدر پیکر (۱۸۸۳) ۲۲۔ چانسی ڈویژن۔ ۸۱۶، جج جسٹس بیکلے۔ لیٹلے؛ انگلستان میں جو کارروائی ہو رہی تھی اس کو روکنے کیلئے؛ دیہوار سے جسٹس تیس کی جگہ ہفتوں نے مقیم ہو پیکر ذرا سکل (۱۸۶۹) ۱۔ چانسی ڈویژن ۵۱۲۔ مقدر پیکر؛ حساب ہوا کہ گذشتہ صفحہ ۲۲ میں ظاہر کی ہے کو

یہ امر کہ ایک مہیون کے متعلق ملک غیر میں دیوالیہ کی کھد ملتی پہلے سے چل رہی ہے جس کا مقام توطن نہیں ہے؛ انگلستان کہ کارروائی دیوالیہ اس کے مقابلہ میں روک دینے کیلئے کافی وجہ نہیں ہو سکتا؛ اگر پہلے کی کارروائی مقام توطن میں چل رہی ہو تو کیا ہو گا؟



مقدمہ ارتولا ہرموناس۔ دفعہ دیکھو انڈری جالی (۱۸۹۹) ۲۴ کیو۔ بی۔ ۶۴۰۔ جج، کالج و قزاقی  
 جس صورت میں ڈنٹین درخواست گزار نے، انگلستان میں ایک دیون کے نام  
 اطلاع دیا گیا تھا، اور بعد ازاں اطلاع کے بعد، دیون کی درخواست  
 اسکاٹ لینڈ کی جائیداد کی قرقی کے متعلق پیش ہو کر، اسیدن منظور می  
 ہوئی۔ قرار پایا۔ کہ انگلستان میں جو حکم، تقرر سیور کا صادر ہوا، وہ درست تھا؛  
 جائیداد انگلستان میں موجود تھی؛ انگلستان اسے اطلاع کارروائی دیوایس رک  
 عدم تعمیل، خود دیون کا فعل تھا، اس کو اس مقصد کیلئے، اسکاٹ لینڈ کی کارروائی  
 سے انتظام کی اجازت نہیں دیا جاسکتی تو ایک دیون کے مقدمہ (۱۹۲۲) ڈیو۔ این۔  
 ۱۶۳ سی۔ اے۔ جج، آسٹرن ڈیل۔ وارنٹن ٹیکر عدالت نے مقدمہ رہن کو اس سے  
 علیحدہ کیا، اس مقدمہ میں انگلستان میں کوئی تروکہ نہ تھا، برضلاف اس کے مقدمہ ہوا  
 میں تروکہ انگلستان میں موجود تھا

**۱۳۱۔** جس کمپنی نے، ایسائی دی یاد و سری نوع کا قانونی وجود انگلستان  
 کے قانون یا قانون برطانیہ سے، جس کا تعلق، بہ نسبت ملک کے دوسرے اقطاع کے اچھا  
 انگلستان سے ہوا، حاصل کیا ہو، اس کے تصفیہ حساب (Winding up) کی کارروائی انگلستان  
 میں ہو سکتی ہے؛ خواہ اس کا کاروبار کہیں ہو۔ اور اگر اس کا کل کاروبار ملک غیر ہی  
 میں ہو، تو یہ بجائے خود، ایک وجہ اس کے فسخ کی قرار پاسکتی ہے۔

مقدمہ میڈرٹ۔ ویلنٹینار دیو کی کمپنی (۱۸۴۹) ۳۔ ڈی۔ جی۔ ویس، ۱۲۰۔ جج، ٹاٹ بروٹ  
 جن کی تجویز کو کلائن ہام نے بحال رکھا۔ (۱۸۵۵) ۲۱۰۔ ایم۔ جی۔ ۱۹۹۔ ڈی۔ مقدمہ ٹیکس پریس میٹ  
 (۱۸۶۴) ۲۴۰۔ ایل۔ جی۔ رین۔ ایس (چانسیری، ۱۸۰۰) جج، رٹلے ڈی۔ مقدمہ ریتھن  
 ریو کے کمپنی میٹ (۱۸۶۴) ۱۸۰۔ ایل۔ آر۔ ۲۰۔ چانسیری۔ ۱۸۰۰۔ جج، میکسنس و ٹرنر  
 جنہوں نے، میٹس کے فیصلہ کو بحال رکھا، مقدمہ جبرل کمپنی، نمبر من صلاح قرضہ تسلطہ ارم  
 میٹ (۱۸۰۰) ۱۸۰۔ ایل۔ آر۔ ۵۔ چانسیری۔ ۲۹۳۔ جج، جٹس کینڈر جنہوں نے، مقدمہ  
 شہزادی ریچیس بنام کوس (۱۸۰۱) ۱۸۰۔ ایل۔ آر۔ ۵۔ ای۔ ٹی۔ وے۔ ۱۸۰۰۔ جج، ہیڈلے  
 کوئیگز۔ ریچیس۔ سوخا لڈ کے مقدمہ، خود کتاوی جہ کی سند ہے، گیتوڈا اور ہیڈلے کے بظاہر  
 رائے معلوم ہوتی ہے۔ کہ کمپنیوں کے ایکٹ ۱۸۶۴ کے احکام کی رو سے کوئی کاروبار تجارت



بیج، روسے پٹا، مقدمہ تھیمین براؤنس لیٹیٹ (۱۸۸۴) ۲۷۔ چانسیری ڈویژن ۲۲۵۔ بیج، کسے پٹا، مقدمہ کرسٹل بنک جنوب ایشیا (۱۸۸۶) ۳۔ چانسیری ڈویژن ۴۱۷۔ بیج، پیرسین ومارتھ، مقدمہ کرسٹل بنک آف ایشیا (۱۸۹۲) ۲۔ چانسیری ۲۰۴۔ بیج، مارتھ پٹا، مقدمہ انگلش اسکاٹش اسٹریٹین چارٹرڈ بینک (۱۸۹۳) ۳۔ چانسیری ۲۰۵۔ بیج، واکن ڈیمیس، جن کی تائید لٹڈ۔ لوپسٹو اے۔ ایل، ایٹھنے کی مقدمہ فنڈرل بنک آف ایشیا (۱۸۹۳) ۱۰۔ ڈیویو این ۹۸۵۔ ایل۔ اے۔ ۱۱۱۔ ایل۔ جی۔ سی ایچ۔ ۵۶۱۔ بیج، کوکس و سیم، جن کی تائید لٹڈ تے۔ روٹن۔ کسے پٹا، مقدمہ کوکس اینڈ سٹرنل (۱۸۹۳) ۱۸۔ ڈیویو۔ این ۱۲۸۔ بیج، کوکس و سیم، مقدمہ نمبر ۳ و ۶۔ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کہنی کے مقام توین میں نسخہ کی کارروائی کا جاری رہنا، ملک ہذا میں ضمنی کارروائی کا مانع نہیں ہے۔ اگر کہنی، زیر رجسٹریشن اسکاٹ لینڈ یا آئر لینڈ میں قائم ہوئی ہے تو از روئے بحث کہنی سلطنت ہائے متحدہ کے اجراء کے مذکورہ کی کارروائی کیلئے مناسبات،

مستور ہونگے پٹا

۱۲۳۔ ایسی کہنی کے متعلق جو بیرون ملک قائم ہوئی ہو، انگلستان میں کوئی حکم فرما کے متعلق جاری نہیں ہو سکتا؛ اگر اس کا دفتر انگلستان میں نہیں ہے؛ اگرچہ وہ اپنے مختاروں کے ذریعہ سے وہاں کاروبار کرتی ہو۔

مقدمہ لائیٹ جرنل، ٹیلیو (۱۸۸۵) ۲۹۔ چانسیری ڈویژن ۲۱۹۔ بیج،

پیرسین ومارتھ، بینک آف کلکتہ (۱۸۵۰) ۳۔ ڈیویو۔ جی ویس ۲۵۳۔ بیج،

ہاسٹ بروس، اس امر پر اسکاٹ کے کرنے کی ضرورت تھی، یکہ دہاں نسخہ کے

حکم کے اجراء سے برہنہ، انکیا، قریب سے انکار کیا گیا تھا

۱۲۴۔ اگر محافظ یا ایجنٹ یا دوسرے اشخاص، اس ملک کے قانون

کی رو سے، جہاں کا مدیون متوطن ہے، یا اگر وہ مدیون، کارروائی میں کوئی فریق ہے؛ تو

اس ملک کے قانون کی تحت جہاں کا وہ باشندہ ہے۔ اس امر کے مجاز ہوں کہ

اسکی جائداد کا متجانب دائرہ تسلط امر کریں؛ تو وہ لوگ، اس حیثیت کے لحاظ سے

انگلستان میں، مدیون کے ذاتی اثاثہ اور اسکی حقوق ناشات کے استحقاق تصور ہو گئے۔

[نوٹ۔ جن الفاظ کے نیچے خط کھینچا گیا ہے، وہ تدریجاً سہ پران تین مقدمات کی بناء پر اضافہ کئے گئے ہیں، جو نوٹ میں درج کئے جاتے ہیں اور جو طبع اول کے بعد تفصیل ہوئے ہیں۔]

مقدمہ سولہ ماہ بنام راس (۱۷۹۴)۔ ایچ۔ بی۔ آئی۔ ۳۱۔ نوٹ میں جس میں  
 بائیسٹ لارڈ چانسلر نے اسٹیشن کی جگہ کو کم کر کے رہے تھے کو حوالہ بنام ایڈمپٹی (۱۷۹۹)  
 ۱۔ ایچ۔ بی۔ آئی۔ ۱۲۲۔ نوٹ۔ ایچ۔ بی۔ آئی۔ ۱۲۲۔ نوٹ میں: تین سالہ کے لارڈ چانسلر نے ایڈمپٹی (۱۷۹۹)  
 ۱۔ ایچ۔ بی۔ آئی۔ ۱۲۲۔ نوٹ میں: تین سالہ کے لارڈ چانسلر نے ایڈمپٹی (۱۷۹۹)  
 ہنگامہ شان کے متعلق ایڈمپٹی کے حق میں کیا جس کے ساتھ کہ لارڈ چانسلر کے حق میں متفق  
 تھے۔ ان سب مقدمات میں مخالفتیں بائیسٹ ایڈمپٹی کے حقوق کا فرق کرانے والے  
 ان کے حقوق کے ساتھ متبادل تھا۔ فرق کے ساتھ کہ لارڈ چانسلر نے اس وقت پہنچا تھا،  
 جبکہ ان کا تقرر ہو چکا تھا، مقدمہ سولہ ماہ بنام راس (۱۷۹۴)۔ ایچ۔ بی۔ آئی۔ ۳۱۔ نوٹ میں:  
 اٹھائے بحث میں، لارڈ چانسلر نے یہ کہہ کر سالہ سولہ ماہ بنام راس کے مقدمہ میں توسیل تھے،  
 کہا کہ اس کا فیصلہ صرف اس میں ہو چکا تھا، کہ دیوالیہ کی جائداد کو، مخالفتیں جائداد ہائے  
 تباہ شدہ واقع ملک ہالینڈ کی طرف منتقل ہونا، بدلہ دینے کے ساتھ استحصال تھا،  
 مقدمہ الیون بنام فرسٹال (۱۷۹۴)۔ سی۔ آر۔ ایم۔ آر۔ ۲۶۰۔ ۳۔ ٹامپٹر۔  
 ۵۱۔ ایچ۔ بی۔ آرکٹ وغیرہ، جو فرانسیسی مخالفتیں کی طرف سے ان کے دیوالیہ کے  
 واجب الاموال فرض کی بناء پر لڑا گیا تھا، اور ان کی مخالفت بائیسٹ، بنیاد متعلق  
 کے تسلیم کی گئی تھی، اور اگرچہ ان کی تعداد تین تھی، مگر اس ثبوت کے پیش پر، جو سولہ  
 کہ وہ بتیہ تھیں، کی شرکت کے، فرائض میں راجع دعویٰ کے مجاز تھے، صرف دو کو کو  
 رقم کی اجازت دی گئی۔

پہلا انگریزی مقدمہ جس میں بیرونی حقوق کی بنیاد کے لئے توطن کی ضرورت  
 پر غور کیا گیا، وہ، ہتھ سین (۱۷۹۹)۔ ایچ۔ بی۔ آئی۔ ۲۰۱۔ کیو۔ ۲۳۔ مقدمہ ہے جس میں  
 ایک نواب آدمی کی دیوالیہ کارروائی میں متعلق ایڈمپٹی اور دیوالیہ کی وجہ سے مزاعہ کی  
 روٹے نے یہ قلمبند کیا کہ مقدمہ لارڈ چانسلر کے حق کا انحصار اس امر پر ہے کہ آیا دیوالیہ  
 نواب آدمی کا توطن تھا یا نہیں۔ اس کے بعد مقدمہ سولہ ماہ بنام راس (۱۷۹۴)۔

۱۔ چانسی ۴۰۵۔ دائرہ اجلاس میں کیلونج نے مقدمہ ہذا کو منظر پسندیدگی دیکھا۔ لیکن مقدمہ ڈیوٹن (۱۸۷۳) ایل۔ آر۔ ۱۵۰ ای کیو ۳۸۳ میں بیج، جسٹیس نے بمقابلہ دیون کے تحت منسلک ایہ فیصلہ کیا؛ بلا کاٹا اس امر کے کہ توٹن کس مقام کا تھا؛ کیونکہ دیون خود اپنی درخواست پر دیوالیہ قرار پایا تھا۔ اور اسی کی پسری مقدمہ امانت لائن میں کی گئی (۱۸۹۶)۔ چانسی ۵۱۷۔ بیج، نہ مقدمہ ڈیوٹن (۱۹۱۱) ایل۔ آر۔ کے۔ بی۔ ۴۶۶۔ میں بیج، علیحدہ نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک نوآبادی کی کارروائی دیوالیہ میں جو انگلستان کی کارروائی دیوالیہ سے پہلے کی تھی، انگلستان کی ذاتی جائیداد منقول یا یہ کی طرف منتقل ہوگی؛ اگرچہ دیون کا توٹن انگلستان کا تھا؛ اس بنا پر کہ دیون، نوآبادی کی کارروائی کا ایک تہ تھا۔ بظاہر فاضل بیج نے، یہ خیال کیا کہ سابق اصول تہات ڈیوٹن اور امانت لائن سے منوع ہو گیا؛ مگر کم از کم فیصلہ کا یہ جزئیات بہت تین اور ہیورڈ کے مخالف معلوم ہوتا ہے۔ اس فیصلہ کا اتباع مقدمہ کریک (۱۹۱۶) ایل۔ جی۔ سی۔ ۱۷۱۔ بیج، ۱۷۱، میں کیا گیا اور یہ قرار پایا کہ ایک نوآبادی کے مقدمہ دیوالیہ میں اگر مقدمہ موجود عدالت کا حق عودی، امین کو نسبتا ہے؛ اگرچہ دیون نوآبادی کا متوطن نہ ہو۔ دیون نے ایک درخواست کے ذریعہ سے اپنا زیر استیجار عدالت نوآبادی ہونا قبول کر لیا تھا؛ اس طرح مقدمہ برگ۔ ۱۴۴۔ ایل۔ ٹی۔ ۱۷۵۔ بیج، مقدمہ میں ہوا؛ اس میں منقول ایہ ایک کارروائی ملک غیر میں مقیم ہوا تھا؛ وہ اثاثہ موجود انگلستان کا تھا؛ قرار پایا؛ اگرچہ دیون انگلستان کا متوطن نہ تھا۔ دیون نے ملک غیر کی عدالت میں ایک درخواست، عدالتی طور سے تصفیہ حساب دیکھائی اثاثہ کے لئے زیر قانون ملک غیر میں کی تھی؛ اور پھر اس کا اتباع مقدمہ کرم نام مارش (۱۹۲۱) ایل۔ آر۔ ۱۵۱۔ ایل۔ ٹی۔ ۲۹۴۔ بیج، ایل۔ ٹی۔ میں کیا گیا؛ جس میں ایک دیوالیہ کی کارروائی میں، ایک مجموعہ کا امین ایک انگریز متوطن انگلستان کے تمام اثاثہ کا تحت قرار پایا؛ اگرچہ مجموعہ کی ایک کوٹلمی میں شریک تھا اور ملک مجموعہ کی کارروائی دیوالیہ میں اپنے شریک کے ساتھ دیوالیہ قرار پایا تھا۔ ابتدائی دکر می مدعی علیہ کی عدم موجودگی میں صادر ہوئی تھی، بعد اس کو

اطلاع دی گئی اور اُس نے حاضر ہو کر اس کی صحت کی نسبت عذر کیا، اگر اس کا عذر قبول نہیں ہوا اور قیصر ادا کیا کہ یہ عمل بمنزلہ اس کے ہے کہ اس نے عدالت مذکور کا اختیار اپنی نسبت قبول کر لیا۔ مگر خزانہ کے مقدمات میں جو عمل انگلستان میں کیا گیا، اس سے یہ اصول مستنبط کرنا غلط ہے، لہذا ہذا کے مقدمات دیوالیہ میں تجارتی توطن، اختیار سماعت کی کافی بنیاد ہو سکتا ہے۔ پھر مقدمہ ٹونی بنام میری (فرزندہ [۱۹۱۰] کے - بی۔ ۵۲۹ - میں) بیج پھیلنے نے یہ قرار دیا کہ جو املازیدہ دستاویز انجمن مرتبہ ملک میرے لینڈ بمنزہ نفع دائرہ میں مقدر ہوئے تھے، اور جو ملک مذکور کی عدالت کے زیر حکم اس امانت کے اتہام کے مجاز کئے گئے تھے، ان کے حقوق بقا داران تعمیل خواہ اس کے جس کے حق کی بنیاد صرف یہ ہوں کہ مال منقولہ ملک کی ذات کے ساتھ جاتا ہے، مزین اور فائق ہیں۔ ایکٹ اتہام سیکشن کی دشاویات کی تحت میں دشاویہ کی جبرٹری نہیں ہوتی تھی اور وہ اس مقدمہ سے متعلق نہیں کیا گیا کہ دفعہ ۳۲ کے متعلق اسکاٹ لینڈ کے متعین مختلف الائنے تھے لیکن مقدمہ انٹرو تھر بنام ریڈ (۱۸۰۳) ۲۱ فیکس ڈی ۲۵۲ میں عدالت سیشن نے ایک انگلستان کے متوطن کی انگلستان کی عدالت کی کارروائی دیوالیہ میں منتقل ایہم کے حقوق کو بمقابلہ ان اشخاص کے حقوق کے جو اسکاٹ لینڈ کی قرقی (Arresment) کے ذریعے سے جس کی ذیلیہ (Decreet) ڈگری قبل تو فیض کے حال نہیں ہوئی تھی اور فائق سمجھا۔ اسی کا اتباع مقدمہ رائل بینک آف اسکاٹ لینڈ بنام گھبرٹ یا بنام اسٹین کے منتقل ایہم کے (۱۸۱۳) ۷ فیکس ڈی ۷۲۰ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ میں کیا گیا: اس میں اسی عدالت نے یہ قرار دیا کہ انگلستان کی کارروائی دیوالیہ سے بجا روں شرکاء کی نام منقولہ جائداد، جن کا کاروبار اسکاٹ لینڈ اور انگلینڈ دونوں جگہ تھا، مگر جن میں سے دو انگلستان اور دو اسکاٹ لینڈ کے متوطن تھے، اسکاٹ لینڈ میں منتقل ہو گئی تاکہ بعد وہ اسکاٹ لینڈ کی قرقی اور تحویل (Sequestration) کے اثر سے بے ضرر



- ۱۔ عمل دیوالیہ جس کے متعلق انگلستان کا کمیشن مقرر ہوا تھا۔
- ۲۔ درخواست قرضی و تحویل جس کے متعلق اسکاٹ لینڈ کا فیصلہ تھا۔
- ۳۔ انگلستان کا کمیشن دیوالیہ (جواب عدالتی کارروائی منظور ہوگی)۔
- ۴۔ اسکاٹ لینڈ کی تجویز قرضی و تحویل۔

ایک اسکاٹ لینڈ کے مرافضہ میں دوس آف لارڈز نے یہ طے کیا کہ انجمن تحویل و قرضی (Sequestration) کو فوق ہے مقدمہ گنڈاس بنام موٹ (۱۸۲۳) ۱- جی۔ ایل و جی ۱۲۴ گنڈاس بنام موٹ (۱۸۲۴) ۱- جی۔ ایل۔

۲۱۴۔ جی۔ گفرڈ پو  
**دفعہ ۱۳۵** لیکن جن صورتوں میں دستاویز انتقال کا خاص شکل میں ہونا ضرور ہو؛ مثلاً ایسی صورت میں کہ رقم ملک فنڈ میں ہو یا وہ حق وصول قرضہ ذریعہ نباش ہو؛ جو صرف ضابطہ انگلستان نے ایکٹ ۱۸۷۳ کے دفعہ ۲۵ ضمن ۶ کے مطابق منتقل ہو سکتا ہے، تو ایسی حالتوں میں ملک غیر کا قانون جس کی رو سے ہتہم یا مختار یا دوسرے اشخاص مستحق تسمار پاتے ہوں، ایسی دستاویزات انتقال کی عدم موجودگی کی کمی کو پورا نہیں کر سکتا؛ اگرچہ حق استفادہ اس کا قبیح اور پابند رہے گا۔

اسکاٹ لینڈ کی قرضی و تحویل کو کہ انگلستان کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کی بنا پر جو امین کو اس کا مجاز نہیں کرتی کہ وہ وصول زر قرضہ کا دعویٰ اپنے نام سے دائر کرے جیفری بنام سیگلنگرٹ (۱۸۱۶) ۶- ایم و ایم ۱۲۹ ج، این برو۔ و ایبٹ پو

اسی طرح انگلستان کی ایک کارروائی دیوالیہ جو جائیداد غیر منقولہ کو ایسی ذرا دہی میں منتقل کرتی ہو، جہاں حمل حق کے لئے اس کی رجسٹری ہونا لازم ہے اور رجسٹری کی ضرورت کو رفع نہیں کر سکتی جیسا کہ مقدمہ کیٹریڈر ایجرس (۱۸۸۱) ۱۶- چانسرری۔ ڈی ۶۶ اینرینج جیسٹیل نے قرار دیا ہے ۱۹۱۳ء کے ایکٹ دیوالیہ کی دفعہ ۲۲ ضمن (۲) کی رو سے دیوالیہ پر لازم گردانا گیا ہے کہ وہ اپنی جائیداد کی قوم کی فراہمی میں مدد سے؛ اور اس لئے اگر کسی انتقال کیلئے رجسٹری کرانے کی ضرورت



ہو تو اس کو اس بارہ میں حکم دیا جاسکتا ہے  
دیوالیہ ایکٹ کی وجہ سے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ دیوالیہ عمل دیوالیہ کا متعلق  
ہوتا ہے اگر انگلستان یا کسی دوسرے مقام میں وہ اپنی جائداد کا انتقال عمل میں  
لانا ہے۔ اس سے یہ قدر قانون نہیں بدلتا کہ اس انتقال کا مشاہدہ ہے کہ اس کا عمل  
انگلستان کے قانون کے مطابق ہونا چاہیے اور اس لئے عمل دیوالیہ ہونے کیلئے  
یہ ضروری ہے کہ اس کی تیسرے انگلستان کے قانون کے مطابق ہو۔

**دفعہ ۱۳**۔ ملک غیر کی کارروائی دیوالیہ کا متعلق یا منتقل ایہ محض  
اس بناء پر کہ وہ انگلستان میں موجود ہے اور دیوالیہ کا سرمایہ اس کے ہاتھ میں ہے  
انگلستان کی عدالت کا جوابدہ نہیں رہتا۔ اگرچہ اس کے عدالت اس کے معاملہ  
میں کوئی دست اندازی کر سکتی ہے جب تک یہ نہ ثابت کیا جائے کہ ملک دیوالیہ سے اسکی  
غیر حاضری مانع اور سی ہے۔

اسمیتہ بنام ٹانٹ (۱۸۶۵) ایل۔ آر۔ آئی۔ سی۔ کیو۔ ۲۹۰ ج ۱۰ و ۱۱  
ملاحظہ ہوں۔ اشخاص متوفی کی جائداد کے ہر ذریعہ کے قابل مقدمات

172

دفعات ۹۹-۱۰۱ اگرچہ شدہ  
**دفعہ ۱۴**۔ یہ تعظیم قانون یہ تھا کہ انگلستان کی کارروائی دیوالیہ  
یا ایسی جماعت شہر کار کے متعلقہ حسابہ کی کارروائی میں جو انگلستان میں قائم  
ہوئی ہو، دیوالیہ یا جماعت شہر کار کی تمام فعلی جائداد یعنی جائداد غیر منقولہ سلطنت  
انگلستان کے ہر حصہ میں نافذ ہو سکتی تھی، یہ آئین دیوالیہ کے اجتماعی ایکٹ  
بابت ۱۸۶۲ کی دفعہ ۴۲ میں مندرج تھا، مگر ایکٹ مذکور منسوخ کارروائی دیوالیہ  
عدالت دیوالیہ کے ایکٹ ۱۸۶۲ کے منسوخ ہو گیا اور ایکٹ دیوالیہ ۱۸۶۲ کی  
دفعہ ۴۲ میں جو لفظ "تمام" واقع ہوا تھا، اسی پر اس مسئلہ کا انحصار ہو گیا، لفظ "تمام"  
سے دیوالیہ کی اس جملہ جائداد کا اظہار مقصود تھا جس سے اس قانون میں بحیث  
کی گئی تھی۔ لفظ مذکور کے صاف اور سادہ معنی کے علاوہ اس تعبیر کی دو بنیادیں تھیں۔  
اول یہ کہ پارلیمنٹ کے مشاؤ کا اندازہ اس کے وسعت اختیارات سے کیا جاتا تھا۔  
دوسرے یہ کہ قدیم قانون کے الفاظ میں تبدیلی مائل مائل (in pari materia)

بغیر مخصوص مقصد کے فرض نہیں کیجا سکتی تھی۔ اگرچہ عام طور سے اس تعبیر سے خاموشی کے ساتھ اتفاق کر لیا گیا تھا، مگر لارڈ ہوب ہاؤس نے بمقدار کلنڈر سائیکس و کمپنی بنام سکرٹری نوآبادی ڈاکوس و ڈیوس بمیس بنام ڈیوس (۱۸۹۱ء) سے ۲۶۰ صفحہ ۲۶۶ میں فیصلہ جو ڈیش کیٹی (لارڈز وائس - ہوب ہاؤس و مارتس - ستر آر کو جی - لارڈ شیلٹن) صادر کرتے وقت جو کچھ کہا اس سے لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی اور اس پر غور کیا جانے لگا۔

”یہ امر مسلم ہے کہ ہر ملک کا قانون اس ارضی کے متعلق نافذ ہونا چاہیے، جہاں وہ واقع ہے۔ اگر کسی نوآبادی کے قوانین ایسے ہیں کہ اس میں ارضی نفس حکم تفریق یا محض تقریرین سے نہیں متقل ہو سکتی تو اس کے متعلق مختلف سوالات پیدا ہو سکتے ہیں، جن کا تصنیف ہر مقدمہ کی صورت حال کے لحاظ سے کرنا پڑے گا۔ یہ سوالات مخصوص ان نوآبادیوں میں پیدا ہو سکتے ہیں جن کو شاہی مجلس وضع آئین و قوانین سے خود اپنے لئے قوانین بنانے کے اختیارات عطا ہوئے ہیں، اور جن میں دیوالیہ کے متعلق قوانین وضع ہو چکے ہیں، اس معنی خیر ریپارک سے جو کمپنیوں کے ایکٹ کے عام الفاظ سے بھی اسی طرح متعلق ہے، یہ امر مستنبط ہوتا ہے کہ ۱۸۶۶ء میں پارلیمنٹ نے جو الفاظ میں تبدیلی کی، اس کا منشاء یہ تھا کہ عدالتوں کو ایک درجہ تک ان تعلقات کے قیام میں آزادی رہے، جو اصل سلطنت اور اس کی اہم نوآبادیوں میں ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں کینڈا کی نوآبادی جدید قائم ہوئی تھی، اور اس لئے تعلقات بالکل نئے تھے، مسئلہ کے دیوالیہ ایکٹ میں ”جاڈا دھو کی جو تعریف کی گئی ہے، اس میں صاف طور سے ہر قسم کی جاڈا دھل ہو سکتی ہے۔ خواہ وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ اور خواہ وہ انگلستان میں واقع ہو یا کہیں اور (صفحہ ۱۶)۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان کی کارروائی دیوالیہ بیرون ملک کی ارضی موقعہ پر بھی حاوی ہے؛ لیکن یہ خیال کہ ارضی مقامی قانون کی تابع ہے، انگلستان کے خالق قانون بین الاقوام کے نظام قانونی میں اس طرح رائج اور متکثر ہے کہ یہ کسی طرح بھی فرض نہیں کیا جاسکتا کہ اصل سلطنت نے جس حالت میں کہ وہ ایسی نوآبادیاں اور ریاستیں قائم کر رہی تھی جو اخوات سلطنت (Sister state) کے نام سے موسوم کیجاتی ہیں، یہ خیال کیا ہو کہ وہ

اپنے قوانین سے ان ممالک کی ارہنی پر کوئی اثر ڈالے۔ ایسا فرض کرنے کی تائید میں اتحاد کارروائی دیوالیہ کا کوئی اصول پیش نہیں کیا جاسکتا؛ کیونکہ انگلستان کے نظام قانونی میں کارروائی دیوالیہ کے وحدت کا اصول unity of bankruptcy اختیار نہیں کیا گیا ہے۔ اتنا کہنا غالباً کافی نہ ہو کہ جب انگلستان کی کارروائی دیوالیہ یا کارروائی تصفیہ حسابات اسی قسم کی کارروائی سے جو ایک خود مختار نوآبادی کے قانون کے تحت میں ہوئی ہو، تیجاً بعد کی ہو تو پارلیمنٹ کا ہرگز یہ منشا نہیں ہو سکتا کہ وہ مقامی جائیداد منقولہ کے اس انتظام میں رد و بدل کرے جو وہاں کے قانون کے مطابق، یا اس کے ذریعہ سے ہو چکا ہو۔ اور اتنا کہنا بہ شکل کافی ہے کہ اسی حالت میں سچا جبکہ انگلستان کی کارروائی بلحاظ تہریج کے مقدم یا تنہا ہو پارلیمنٹ کا ہرگز یہ منشا نہیں ہو سکتا کہ وہ اس نوآبادی کی ارہنی پر آئندہ ان قوانین کا اثر ہونے دے جو نوآبادی مذکور میں دیوالیہ کے متعلق نافذ کئے گئے ہوں۔ پارلیمنٹ کے منشا، غالب کا انحصار یقیناً اس امر پر نہیں ہو سکتا کہ آیا غلام نوآبادی میں کوئی قانون دیوالیہ جاری ہوا ہے یا نہیں؟ بلکہ اس امر پر ہو سکتا کہ آیا نوآبادی مذکور نے اسی جداگانہ حیثیت پیدا کر لی ہے، جس کی نسبت انگلستان کا خیال ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ ارہنی پر دوسری پبلیک حکومت کے قانون کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ اسی حالت میں ہمیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایک دیوالیہ یا کمپنی کی جائیداد غیر منقولہ واقع نوآبادی بعض ملکوں کی کارروائی دیوالیہ یا کارروائی تصفیہ حساب کے قانونی اثر سے متعلق نہیں ہو سکتی؛ اگرچہ اس لحاظ سے کہ نوآبادی کی عدالتیں، انگلستان کی کارروائی کو بین الاتوامی حیثیت دیتی ہیں؛ جائیداد مذکور اس کارروائی میں شریک ہو سکتی ہے۔ دوسرے انگریزی ممالک کی صورت میں تمام مقامی غیر منقولہ جائیدادیں زیر اثر قانون انگلستان تصور ہو چکی۔

لے ڈومین کا یہ اصول تھا کہ از دہی توطن کا قانون برائے سادہ سکونت بیرون ملک کی غیر منقولہ جائیداد پر سب جاری ہے، ہمیں جو کچھ کتاب میں لکھا گیا ہے، اسے مجباً اصول مذکور ڈی نکلاس بنام گریڈ کے دوسرے مقدمہ کے فیصلہ کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ دیکھو صفحہ ۱۷۸

اگر کسی انگریزی نوآبادی یا حکومت ماتحت کی متوقعہ جائیداد غیر منقولہ کسی انگلستان کی کارروائی دیوالیہ یا اسی قسم کی دوسری کارروائی میں شریک ہوا تو اس کے حق کی تکمیل مقامی قانون کی رو سے ہونی چاہیے۔ ایسا عمل زیادہ تر تصفیہ حسابات (Winding up) کی کارروائی میں کرنا پڑے گا کیونکہ جماعتیں عام شریک کہلائی ہیں کسی اثاثہ کو کمپنی کی ملکیت سے متفرع نہیں کرتا، بلکہ جملہ اثاثہ پرموثرانوں کے فائدے کیلئے صرف بارامانت مالڈ کرتا ہے۔

**دفعہ ۱۳۸** انگلستان کی کارروائی دیوالیہ یا ایسی کمپنی کے تصفیہ حساب کی کارروائی جو انگلستان میں قائم ہوئی ہو دیوالیہ شخص یا کمپنی کی ایسی ذاتی منقولہ جائیداد پر جو ممالک انگریزی کے کسی حصہ میں واقع ہو یا وہاں دستیاب ہو سکتی ہو، حاوی منجھی جائے گی، ایسے جائیداد مذکور پر موثر ہوگی۔

174

دیکھو مقدمہ میٹرڈربرشٹن (۱۸۷۵) ایل۔ آر۔ ۲۰۔ ای۔ کیو۔ ۷۲۲  
 بیج، لیکن جس میں ایک دائرہ متوطن اسکاٹ لینڈ کو حکم دیا گیا کہ وہ اس رقم کو جو اسے انگلستان کے تصفیہ حساب کی کارروائی شروع ہونے کے بعد ایک تصفیہ حساب کے مریض سے ملے الحساب وصول ہوئی تھی، انگلستان کی کارروائی تصفیہ حساب کے دائرہ کے حوالے کر دے۔ بیج نے فیصلہ کیا بنیاد اس پر قائم کی کہ دائرہ نے اپنے زربقایا کا ثبوت دیا تھا؛ اور اس کا ثبوت دینا منسلک اس بعدہ کے تھا کہ کل جائیداد کا اہتمام تصفیہ حسابات دیوالیہ کی کارروائی میں کیا جائے گا۔

مقدمہ اوٹل ایلیسنڈ، میٹیم کمپنی و مقدمہ میٹرڈربرشٹن (۱۸۷۴) ایل۔ آر۔ ۹۔ چانسمری مرافہ، ۵۵۵، میں جس میں میٹیمس و ٹنٹس نے میٹیمس کے فیصلہ کو بحال کر لیا اور مقدمہ انفرینٹل پب و مییر کمپنی (۱۸۷۶) ۳۔ چانسمری ویز ۵۹۴۔ بیج و جیٹس، میں ایک کمپنی کے دائرہ کو بجز انگلستان میں زیر تصفیہ حسابات تھی، نو کہ یا گیا۔ مقدمہ مقدمہ الذکر میں اس جائیداد کی قرقی سے جو کمپنی مذکور کی منقولہ میں واقع تھی، اور جو خالذ مقدمہ آکریسٹنڈ میں ارجاع دعویٰ سے، اگر کوئی منسلک یا نوآبادی کی کمپنی انگلستان کی تصفیہ حسابات کی کارروائی میں زیر اصول قرار

اسکی محکوم ہوتی تو یہ فرض کرنا مشکل تھا کہ اس کی ایسی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ جو انگلستان سے باہر واقع تھی، اس کارروائی تصفیہ حساب سے باضابطہ طور سے منتقل ہوگئی، اگرچہ پھر آسانی یہ ممکن تھا کہ اس کا اہتمام انگلستان کی عدالت کے ذریعہ سے ہوتا، بشرطیکہ ساتھ ہی ساتھ کہیں کے مقام توطن میں ہوگئی

کارروائی تصفیہ حسابات کی نہ ہو نہ ہی ہوتی ہے۔  
**دفعہ ۳۱۸**۔ لیکن اگر ایک ایسے شخص کے دیون نے جو انگلستان میں دیوالیہ ہے، دیوالیہ کی کارروائی کے آغاز ہونے کے بعد حکماء عدالت کی بنا پر کسی ملک میں خواہ وہ انگلستان ہو یا غیر انگلستان، اپنا قرضہ ادا کر دیا ہے، تو اسکو کارروائی دیوالیہ اس سے دوبارہ وصول قرضہ کے مجاز نہیں ہیں، اگرچہ وہ دائن، جن نے ذریعہ حکماء قرضہ کی اس قرضہ کے ادا کرنے پر مجبور کیا، اس قسم کی بابت اس کا جواب دہ ہوگا۔

مقدمہ لی شو لیٹر نام لٹج (۱۷۷۹)۔ ڈاک۔ ۱۷۰۔ ج، ہینفیلڈ ٹو  
**دفعہ ۳۲۰**۔ قبل ازیں یہ امر مسلم تھا کہ انگلستان میں دیوالیہ مجبور نہیں کیا جاسکتا، کہ وہ اپنا برادری ایسی جائیداد غیر منقولہ جو سلطنت انگلستان کے حدود سے باہر واقع ہو، منتقل کر دے یا جائیداد منقولہ بھی، جو ایسے ملک میں واقع ہو یا دستیاب ہو سکتی ہو، جہاں ایسی جائیداد کی نسبت اس کا حق اس کمال طریقہ سے تسلیم نہ کیا جاتا ہو جیسا کہ وہ انگلستان میں تسلیم کیا جاتا ہے۔

مقدمہ بیکٹرڈ المیکس (۱۷۸۷)۔ کاکس۔ ۳۹۸۔ ج، متعلقہ قرضہ مالک غیر  
 ج، مایلیٹن، مقدمہ سلاک رگ نیام ڈیوس (۱۸۱۴)۔ ۲۱۱۔ ۲۰۔ اس۔  
 ڈو۔ ۲۴۵۔ متعلقہ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ یہ امر مناسب ہو گا کہ لوگوں  
 دوسرے طریقوں سے مجبور کیا جائے کہ اس کا صداقت نامہ روک لیا جائے  
 اس وقت تک کہ وہ اپنی جائیداد غیر منقولہ موقع ملک غیر منتقل کر دے۔

ج، بارک کی بمبارہ کال لبرنام ڈیکس۔ (۱۸۴۰)۔ ۳۔ مو۔ ۱۳۲۔ سی۔  
 لیکن مسئلہ کے دیوالیہ کیٹ کے دفعہ ۲۲ میں محکوم ہے کہ دیون ایسے تمام انتقال نامحبات اور مستاء وراثت کی تکمیل کرے گا، جن کی تکمیل کی بطور معقول

انسان کی طرف سے خواہش کی جائیگی۔ اس کا اثر یقیناً اس جائیداد غیر منقولہ پر نہیں پڑے گا، جو ملک غیر میں واقع ہے، کار جو قانون مقام وقوع کے مطابق سے کارروائی دیوالیہ کے انسان پر منتقل نہیں ہو سکتی، البتہ یہ عمل تمام جائیداد منقولہ کے انتقال میں موثر ہو گا۔ اب فرض کرو کہ ایک ایسے شخص نے جو انگلستان میں دیوالیہ ہے، دیوالیہ کی کارروائی شروع ہو جانے کے بعد اپنے مدیون سے بیرون حکومت انگلستان کوئی رقم حاصل کی۔ خواہ وہ جائیداد غیر منقولہ کی ہو، خواہ ایسی جائیداد منقولہ کی ہو جس کے متعلق انگلستان کے انسان کی طرف سے کوئی استدعا ہوئی ہو، اور نہ اس ملک کے قانون کے مطابق سے جہاں وہ واقع یا واجب الوصول ہے، انسان کا ایسا حق تسلیم کیا جاتا ہے۔ ایسی صورتوں سے جو مملکت متعلق کیا جاتا ہے، وہ مملکت کے ایک مرفوعہ (دیوالیہ ہندوستان) کے فیصلہ پر انوی کونسل میں قائم کیا گیا ہے، اور تقریباً وہی ہے جس کے مطابق انگلستان کی کارروائی دیوالیہ میں عمل ہوتا ہے۔ اگر قانون ۹۔ بارج ضلع ۴۔ ۳۰، دفعہ ۹۔ (یہ ہندوستان کی کارروائی دیوالیہ کا قانون ہے) کے انتقال کی رو سے جائیداد غیر منقولہ واقع جاؤ، منتقل نہیں ہوتی ہے، اور نہ عام دائروں کے فائدہ کیلئے منتقل الیہم کو دستیاب ہو سکتی ہے، تو جو مخصوص دائر قانونی طریقہ سے اس کے حصول میں کامیاب ہو گا، وہ اس کو اپنے قبضہ میں رکھنے کا مستحق تصور ہو گا، اور اگر اس نے جائیداد مذکور سے اپنے دین کے کسی جزو کے وصول پانے سے پہلے اپنے قصہ واجب الوصول کو ثابت کر دیا ہے، تو وہ جائیداد دیوالیہ سے اس وقت تک اقساط پانے کا مستحق تصور ہو گا، جب تک کہ روپیہ میں پورے سولہ آنے نہ وصول ہو جائیں، ایسی طریقہ سے جس طرح کہ ایک دائر کے قرض کا بار کفالت، جائیداد غیر منقولہ ہو یا تیسرا شخص اس کے قرض کا ضامن ہو، ایسی حالت میں جو رقم اس کو جائیداد غیر منقولہ سے ملی ہے، اور نہ وہ اقساط جو اس کو دین کی بابت ملے ہیں، اس سے واپس لی جا سکتی ہیں، اور نہ وہ آئندہ کے لئے ان کے لینے سے روکا جا سکتا ہے، جبکہ وہ واجب الادا ہوں۔ حصول یہ ہے کہ ایک دائر اس رقم کا کوئی جزو نہیں حاصل کر سکتا، جو تمام دائروں کے دیون کے ادا کرنے کے لئے ہوتا، اور جو رقم اس کے ادا کرنے کے بعد باقی رہ جائے، اس میں پھر دوسرے دائروں کی شرکت میں اس کو حصہ پانے کے دعویٰ کر سکتی، اجازت

نہیں دیکھا سکتی لیکن یہ اصول ایسے دائن سے متعلق نہیں ہو سکتا جو اپنی دواؤں سے کوئی ایسی شے حاصل کر لیتا ہے جو اس سرمایہ میں نہ شریک تھی اور نہ شریک ہو سکتی تھی۔ مقدمہ کارل بنام ڈیکنس (۱۸۴۰ء - ۲ - سو۔ پی۔ سی۔ ۱۳۲۰) یہ انتخاب بھلائی کے طور سے اس سرمایہ کے متعلق ایک اصول قائم کرتا ہے جو ایک مخصوص دائن کے قبضہ میں نہ اٹھانے کی صورت میں بھی عام طور سے دوسرے دائن کے فائدہ کے لئے دستیاب نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن اس سرمایہ کے متعلق ایسی صراحت کی اس موقع پر ضرورت نہ تھی جس کا تمام دائین کے فائدہ کے لئے دستیاب ہونا ممکن تھا۔ یہ مخصوص دائن، حدود ملک غیر کے باشندے تھے، ان لوگوں نے نہ صرف دیوالیہ کی جائداد غیر منقولہ واقعہ جاوا سے ایک رقم پائی تھی، بلکہ دیوالیہ کے مدیونوں کے خلاف نیکون میں جو کہ ڈیج ایسٹ انڈیا کی ایک نوآبادی ہے، عدالتی کارروائی شروع کر دی تھی، اگرچہ اس سے ان کو اس وقت تک کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا تھا۔ فقہہ فقہہ بالائیں جو کچھ لکھا گیا ہے، اس کی بنا پر ملکیت کے منتقل ایہم نے ہوا اس کی کارروائی دیوالیہ میں، ان کا حصہ اس وقت کے لئے موقوف کر دیا جب تک وہ نیکون کی موجودہ کارروائی سے دست بردار نہ ہو جائیں۔ اگر یہ مخصوص دائن محدود اختیارات عدالت کے باشندے ہوتے، اور نیکون کی کارروائی سے مستفید ہوئے ہوتے تو یہ سوال پیدا ہوتا کہ آیا منتقل ایہم اس امر کے مجاز نہیں ہو سکتے تھے کہ وہ فائدہ مذکور کو ان سے واپس لے کر، اس سرمایہ کا ایک جزو قرار دیں، جو عام دائین کے لئے تھا، اور جس کو وہ دائین خود کارروائی دیوالیہ کے قانون کے زیر اثر ہونے کی بنا پر عام سرمایہ سے علیحدہ رکھنے کے مجاز نہیں ہو سکتے تھے جو مسئلہ اس صورت میں ہمارے سامنے پیش ہے، اب ہم اس کی توضیح کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

واقعہ ۱۲۱ - ہر دائن خواہ وہ انگلستان کا باشندہ ہو یا ملک غیر کا اس کا مجاز ہے کہ وہ کسی رقم کو جو وہ دیوالیہ یا کمپنی زیر تصفیہ کی جائداد غیر منقولہ واقعہ بیرون ملک انگلستان کے وصول کر سکتا ہو، اپنے قبضہ میں رکھے گا اور اگر رقم وصول شدہ اس کے قرضہ کا ایک جزو ہو تو کارروائی دیوالیہ یا تصفیہ حساب میں اپنے بقیہ قرضہ کی بابت دوسرے دائین کی طرح اور ان کے ساتھ اقساط پانے کا مستحق ہو گا۔

کا کرل بنام ویکسن (۱۸۲۰) ۲- سو۔ پی۔ سی۔ ۹۸- ج، پیرکی  
مقدمہ سنٹرل فنڈ ٹیکسٹری واقع برازیل۔ مقدمہ ٹیلیک (۱۸۹۴) ۱-  
جانسن سی ۳۹۹- ج، مارتھ میں ایک دائن کو ایک انگریزی کمپنی کی جائداد  
غیر منقولہ موقوفہ برازیل کے متعلق کارروائی کرنے کی اس بنا پر ممانعت  
کر چکی تھی کہ ایسی کارروائی جائداد مذکور کے بطریق احسن فروخت میں مزاحم  
تھی؛ مگر یہ قرار دیا گیا کہ اس حق کے متعلق کہ اس کا قہر منقبت جائداد  
سے ادا کیا جائے۔ بعدہ تحقیقات کی جائے گی

یہ اصول جو انگلستان کے نظائر میں عام الفاظ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے،  
وہ اس مفروضہ پر مبنی ہے کہ ملک غیر کی کارروائی دیوالیہ کہ کسی ملک میں ہو یاں کی  
موقوفہ جائداد غیر منقولہ پر موثر ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی؛ لیکن چونکہ  
فی الحقیقت ایسا نہیں ہے، اس لیے جو اصول مقدمہ کا کرل بنام ویکسن میں قائم ہوا ہے،  
وہ ان رقوم تک محدود رہنا چاہیے جو ایسی جائداد غیر منقولہ سے وصول کی جائیں جو ایسے  
ملک میں واقع ہوں جہاں کہ انگلستان کے امانات سے کسی طرح مستفید  
نہیں ہو سکتے۔

اس دفعہ کا اصول ان رقوم سے بھی متعلق ہے جو ملک غیر میں بذریعہ فیصلہ جات  
تیمسی (in rem) جائداد منقولہ سے معمول ہوں۔

مقدمہ مینا کریگ اسٹیم شپ کمپنی بنام چارٹرڈ ٹرانزٹلینک آف انڈیا

لندن وچین (۱۸۹۷) ۱- کیو۔ پی۔ ۵۵- ج، کاسٹنس

اب ہم جائداد منقولہ کی عام حالت پر غور کرتے ہیں، فرض کرو کہ ایک ایسا  
ملک ہے جہاں اس کے متعلق انگلستان کے اسناد دیوالیہ کے حقوق سے قطعی طور  
سے متنازعہ نہیں کیا جاتا، کیونکہ ایسا کوئی ملک نہیں ہے مگر حقوق مذکورہ دیوالیہ کی  
بعد کی کسی کارروائی کی تعمیل یا ترقی کی بنا پر ملتوی رکھے جاتے ہیں۔ اگر  
کوئی دائن ایسی تعمیل یا ترقی کے ذریعہ سے کوئی رقم وصول کر لیتا ہے تو اس کی نسبت  
یہ کہنا جاسکتا ہے کہ اس نے اس رقم کا ایک جز حاصل کر لیا جو تمام دائین کے دین  
کے ادا کرنے میں کام آتا ہو سکتا تھا؛ کیونکہ اگر کسی کی طرف سے مداخلت نہ ہوتی، تو



امناہ جائیداد منقولہ کے متعلق بمقابلہ دیوالیہ کے کامیابی کے ساتھ اپنا استحقاق ثابت کر سکتے تھے۔ اس کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے کہ ممکن ہے کہ اس میں دوسرے ایسے دائرہ غفل انداز ہوتے، جو انگلستان کی عدالتوں کی دسترس سے باہر تھے، اسلئے اگر ایسا دائرہ جو انگلستان کی عدالتوں کے تابع ہے، ملک مفروضہ میں اپنی محنت کے نتیجہ سے محروم رکھا جائیگا تو جائیداد منقولہ سے صرف وہ دہکن فائدہ اٹھائیں گے جو ان عدالتوں کے تابع نہیں ہیں جواب کا کافی یا غیر کافی ہو یا خاص حالات میں، موصوفہ الذکر دائرہ کے وجود اور ان کی اہمیت پر منحصر ہے مگر عدالتوں نے کبھی اس طرف توجہ نہیں کی بلکہ ایک دوسرا راستہ اختیار کیا ہے جس کی تشریح غالباً آئندہ دو دفعات سے ہو جائے گی۔

**دفعہ ۲۲** جو انگلستان کا دائرہ یا انگلستان کا باشندہ یا ایسا شخص، جو دائرہ کی حیثیت سے انگلستان کا مقصور ہوتا ہو اس بنا پر کہ دین انگلستان کے ایسے کارخانہ کا ہے جس کا وہ ایک رکن ہے، انگلستان میں کارروائی دیوالیہ یا تصفیہ حساب کی کارروائی کے شروع ہونے کے بعد — نہ کہ کارروائی دیوالیہ یا تصفیہ حساب کی کارروائی سے پہلے کی کفالت یا فیصلہ اہتمام کی بنا پر دیوالیہ یا تصفیہ منقولہ واقع ملک غیر میں سے کوئی قسم وصول کرے کہ اس کو لازم ہو گا کہ وہ رقم کارروائی دیوالیہ کے امنا یا تصفیہ کنندگان حساب کو واپس دے — خواہ وہ اپنے قبضہ میں کی باتہ (اگر سمجھ ہو) طالب اقتضا ہو اور خواہ رقم نہ کو واپس کو عدالتی کارروائی کے ذریعہ سے ملی ہو اور خواہ ایسی کارروائی میں امنا یا تصفیہ کنندگان حساب کی طرف سے طلب حق کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو — اور ایسے تمام دائرہ میں ملک غیر میں ایسی رقم کے وصول کی کارروائی عمل میں لانے سے ممنوع کئے جائیں گے۔

مقدمہ سوٹھ ایسٹرن پرنٹنگال ریلوی کمپنی (۱۸۶۹) ۱۷-ڈیلیو-آر-۸۲-۹

ج، ہائٹس لم محدود نارمنڈ کارولینا اسٹیٹ کمپنی (۱۸۸۹) ۱-۵-ڈی-ریل-آر

۳۲۸-ج، جی بی بی و وقارہ پبلشنگ شپ اور کمپنی (۱۸۹۴) ۱-آئی-آر-۳۲۱

ج، پیٹرٹن جس کی تائید واکر-پاسٹس مشین نے کی تھی غلط دہکن کے

روکنے کے متعلق ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا

دفعہ ۱۲۳ اگر دائن کی وہ حیثیت نہیں ہے جو دفعہ متذکرہ بالا میں بیان ہوئی ہے، اور اس نے انگلستان کی کارروائی دیوالیہ یا کارروائی تصفیہ حساب کے شروع ہونے کے بعد نہ بنائے کسی بارکفات قابل کارروائی دیوالیہ یا تصفیہ حساب یا فیصلہ بائیس کے دیوالیہ یا کمپنی کی جائداد منقولہ واقع ملک غیر سے کوئی رقم پائی ہو، تو اس پر لازم ہوگا کہ وہ اس کا حساب دے، اگر وہ اپنے بقیہ قرضہ کی بات (اگر کچھ ہو) اقساما کا طالب ہے، اگر ایسا نہیں ہے تو وہ رقم محصلہ پر تصرف ہو سکتا ہے، بخواد رقم مذکور عدالتی کارروائی کے ذریعے سے وصول ہوئی ہو، اور خواہ اس میں یا تصفیہ کنندہ حساب کے حقوق ایسی کارروائی میں اگر کوئی کارروائی ہوئی ہے۔

اس میں اہم نظائر یہ ہیں: مقدمہ رنڈرنام پٹس (۱۷۹۱ء)۔ ٹی۔ آر۔ کنلیس بیج۔ عدالت کا فیصلہ، جج، کنلیس نے صادر کیا کہ مقدمہ رنڈرنام پٹس (۱۷۹۱ء)۔ ایچ۔ بی۔ ایل۔ ۶۶۵۔ مقدمات دیوالیہ عدالت جج لارڈ نے صادر کیا کہ مقدمہ رنڈرنام پٹس (۱۷۹۵ء)۔ ایچ۔ بی۔ ایل۔ ۴۰۲۔ عدالت اعلیٰ قاذون انگلستان جج، میکڈونلڈ ہوٹم۔ پیرن جتیدہ وٹامسن۔ و برکت بلرظوت، ایریمی: ان سب مقدمات میں انگلستان کی کارروائی دیوالیہ کے منتقل الیہم نے ان دائنوں سے رقم وصول کر لی جو انہوں نے، ذریعہ قرضی جردن ملک حاصل کی تھی۔

مقدمہ رنڈرنام پٹس میں ترقی ہوئے روڈس میں ہوئی تھی اور منتقل الیہم نے اس میں کوئی دخل نہیں دیا تھا، لہذا یہ ثابت کیا گیا تھا کہ اس ملک میں ان کے حقوق کس نظر سے دیکھے جائیں گے۔ لارڈ کنلیس نے دائن کے انگلستان کی حکومت، اور اس امر سے بحث کی کہ جب اس نے قرض کی کارروائی شروع کی تھی، وقت اس کو کارروائی دیوالیہ کا علم تھا، اگر ان کے فیصلہ کی اصل بنیاد دیوالیوں کا انگلستان کا توطن تھا، مقدمہ رنڈرنام پٹس (۱۷۹۵ء) میں ترقی ہوئے وٹامسن و ایریڈیز میں ہوئی تھی، اگر منتقل الیہم کی طرف سے دعویٰ ہوتا تو ان کا قرض جج سمجھا جاتا، اور مقدمہ کا فیصلہ اصول مندرجہ ذیل ۱۲۳ کے بنا پر ہوتا، مگر لارڈ

دائن کی حکومت انگلستان، اور اسکے انگلستان کے حلف اور کارروائی دیوالیہ کے علم اور بیان ملحق ہو جس سے کارروائی قرضی کا آغاز ہو اقتصاد فیصلہ کیلئے کافی تصور کیا جائے انہوں نے اس مسئلہ میں اس سے زیادہ چھان بین کی، جبکہ اسکی رائے میں، بلجائے حالات مقدمہ ضرورت تھی تاہم دیوالیہ کے توطن پر براہِ روز روک کر لکھا کہ دوسری یہ خواہش نہیں ہے کہ اس سے یہ سمجھا جائے کہ جو رائے میں دیر باہوں، اس سے یہ امر بطریقہ کے مستنبط ہوتا ہے، بلکہ جس دلیل سے اس میں کام لے رہا ہوں اس سے نتیجہ اسکے خلاف پیدا ہو گا کہ ایک دائن اس ملک میں (زرا با دمی نہیں) بلکہ مقدمہ ملک حکومت انگلستان سے باہر ہو کہ قوانین دیوالیہ کا تابع نہ ہو اور دائن سے متاثر ہو سکتا ہو، اپنا قرضہ وصول کر کے اس ملک میں آنے کے بعد رقم قرضہ کی واپسی کا مستوجب ہو گا اگر اس نے بمقابلہ منتقل ایہم مقدمہ دائر کر کے قرضہ وصول کیا ہے تو مصارف نظامہ ہونے کو کسی طرح مستوجب واپسی نہیں قرار پا سکتا لیکن اگر اس ملک کا قانون ایسا ہے کہ وہ دائن کو بمقابلہ منتقل ایہم کے ترجیح دیتا ہے تو گو کہ میں اس فیصلہ کو غلط قرار دوں گا مگر میں نہیں سمجھتا کہ میرا اس کے خلاف رائے دینا اس ملک کے فیصلہ کو متاثر کر سکتا ہے؛ البتہ میں اس مہول کو ضرور ناپسند کروں گا جس کی بنا پر وہاں کے قانون نے ایسا فیصلہ صادر کیا ہے، "قلیس نہر" کے مقدمہ میں، قرضی بینیلوینا میں ہوئی تھی تو منتقل ایہم کی طرف سے کوئی کارروائی عمل میں نہیں آئی، اور نہ یہ ثابت کیا گیا کہ ان کے حقوق وہاں کس نظر سے دیکھے جاتے۔ عدالت کے جموں کے بڑے حصہ نے، اپنے فیصلوں میں، قرض کو اپنے دائن کے عطا کئے انگلستان ہونے سے بحث کی۔ اگرچہ وہ امریکہ میں ہوا تھا۔ اور نیز اس پر کہ وہ ایک ایسی جماعت تجارتی کا شرک تھا جس کی تجارتی کوٹھی صرف انگلستان میں تھی، اور جہاں اس کے دوسرے شرکاء رہتے تھے، اور جہاں دیوالیہ نے کوٹھی سے قرضہ کا معاملہ کیا تھا، انہوں نے ان سب امور کو ہم تصور کیا، انہی رائے کا خلاصہ منسلک ذیل فتاویٰ سے ظاہر ہو گا، اسلئے کہ جب قرض یا گیا اس وقت مقدمہ کے تمام قرضہ انگلستان کے قوانین دیوالیہ کے اس طرح تابع تھے جس طرح دوسرے قوانین ملک کے تھے، جہاں



مقدّمہ بھارت ڈومبرہ ولی، بیرون دیوالیہ ۱۸۰۳ء۔ دس ۱۸۰۳ء میں لارڈ ایڈن نے انگلستان کی کارروائی دیوالیہ سے اور جرمنی کی ترقی کی اہمیت کو تسلیم کرنے کیلئے موریاخت دقت کی کارروائی کجائے کی اجازت دی گئی۔ دفعات ۱۲۲ و ۱۲۳ اکا اصول انگلستان کے ڈومبرہ ہولڈر (حصص داروں) کے بیرون اور ایسے سادہ دائین کے درمیان میں، جنہوں نے بیرون ملک کوئی رقم حاصل کر لی ہو یا حاصل کرنا چاہتے ہوں، کارآمد نہیں ہو سکتا؛ بمقابلہ سادہ دائن کے ڈومبرہ ہولڈر کو بر بنائے نصف کوئی ترجیح نہیں دیا جاسکتی۔

مقدّمہ ڈیٹلے فیسر زندان و فیڈ (۱۹۰۰)۔ ۱۔ چانسری مرفضہ۔ ۶۰۲۔ ج،

کوڈنس ہارڈے ٹو

دفعہ ۱۲۴ جس حالت میں، ایک ہی شخص کی جائداد، یا ایسے شہر کا، کی جائداد جو انہیں اشخاص سے مرکب ہو، اگرچہ اس کا نام دوسرا ہو، انگلستان اور بیرون ملک میں زیر کارروائی دیوالیہ سے ہو، اور ایک دائن نے بیرون ملک کی کارروائی میں، اپنے دین کا کوئی جز حاصل کر لیا ہو، تو اس کو انگلستان کی کارروائی میں کوئی جز اس دقت تک نہیں ملے گا جب تک کہ سب دائن، مساوات کے درجہ میں نہ آجائیں؛ اگرچہ وہ بیرون ملک کی، کارروائی دیوالیہ کی رو سے ترجیح کا مستحق قرار پاتا ہو۔

مقدّمہ بھارت ڈیٹن (۱۸۷۲) ایل۔ آر۔ ۷۰۔ چانسری مرفضہ۔ ۴۹۰۔ ج، جیس۔ سلیش، و مقدّمہ بھارت ڈیٹن (۱۸۷۹) ۱۱۔ چانسری ڈویژن۔ ۳۱۶، ج، جیس۔ بیکلے و برٹول: جس کو زیر نامہ بھارت ڈیٹن پور جگال بنام وائل (۱۸۸۰) ۵۔ مرفضہ۔ ۶۱۔ جہان، کیرٹن، سلیورن۔ بلکین، نے کمال رکھا۔ مقدّمہ بھارت ڈیٹن میں یہ لکھا گیا کہ: اس مقدمہ کی فی الحقیقت صورت یہی ہے، کہ انگلستان کی کارروائی دیوالیہ کے شروع ہو جانے کے بعد، ایک دائن، بیرون ملک تحصیل ترقی کے ذریعہ سے کوئی رقم حاصل کرے، لیکن اگر انگلستان کا دائن، ایسا کرنا تو وہ، دفعہ ۱۲۴ کے تحت قاعدہ کے زیر اثر آجاتا؛ اور ظاہر نہیں ہوتا کہ ڈیٹن کے بھارت ڈیٹن کا دائن، انگلستان کا نہ تھا؛



۲۴۵۔ جج برتو ہام: جنہوں نے عدالت نظر ثانی کے فیصلہ کو بحال رکھا  
 و مقدر یکطرفہ گولا اسٹنڈ ۱۸۵۶ء۔ وی۔ جی۔ ۲۵۷۔ جج، انٹل برکس  
 و تریوڈ و مقدر ۱۸۵۷ء صرف تریوڈ۔ موخر الذکر مقدمہ میں انٹل برکس  
 کا اختلاف انگلستان کے قواعد کے متعلق تھا کہ

۲۴۶۔ انگلستان کی کارروائی دیوالیہ کے امنا کو، دیوالیہ  
 کی جو جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ملک غیر ملکی ہے، اس کے طریقہ تصرف میں،  
 وہ انگلستان کے قانون دیوالیہ کے تابع رہیں گے۔ اور اس سے ان کا تصرف ان  
 تمام حقوق کا پابند رہے گا، جو بمقابلہ دیوالیہ کے عام ہوتے تھے؛ بشرطیکہ حقوق مذکور  
 خود قانون دیوالیہ کی رو سے، ناقابل نفاذ نہ ہوں۔ اور اگر دیوالیہ نے؛ بذریعہ معاہدہ  
 نافذ جائداد پر کفالت کرنے کا معاہدہ کیا ہے، تو اس کی پابندی، امنا کو بھی  
 کرنی پڑیگی، اگرچہ اس کفالت کی تکمیل، اس مقام کے قانون کے احکام سے ہوئی  
 ہو، جہاں کو جائداد واقع ہے یا جہاں وہ واجب الوصول ہے۔  
 مقدر یکطرفہ، جو تھامسن و ۱۸۷۷ء ایل۔ آر۔ ۹۔ چانسی۔ مرٹن

۲۴۷۔ جج جیمس میلسن  
 ۲۴۸۔ جب ایک دین کا جواز، قانون مقام معاہدہ یا کسی دوسرے  
 متعلقہ قانون کی رو سے، ثابت ہو جائے، تو کارروائی دیوالیہ میں، اس کے تقدم کی  
 ترتیب، قانون دیوالیہ، مقام کارروائی، یا مقام دادی  
 Lex loci concursus or Lex fori پر منحصر ہوگی۔

مقدر یکطرفہ، بلورن و ۱۸۷۷ء ایل۔ آر۔ ۹۔ چانسی۔ براون۔ ۲۴۹۔  
 جج، میلسن و جیمس و مقدر تھامسن بنام اسٹوارٹ و ۱۸۷۷ء ایل۔ آر۔

۲۵۰۔ بی۔ سی۔ ۴۰۰۔ جج، کیرنس  
 ۲۵۱۔ (الف) لیکن قانون مقام کارروائی کے احکام  
 جن کے ذریعہ سے امنا کے حقوق کسی تین قبل تجریز سے متعلق ہو۔ تم ہوں؛ اس  
 جائداد یا دیون کی کفالت، یا ترتیب تقدم پر موثر نہ ہونگے، جو دوسرے حدود دارینی  
 میں واقع یا واجب الوصول ہوں؛ اور جو اسی مقام کے قانون کی رو سے، تجریز





جامداد منقولہ کی بحث کے استفادہ تک محدود کر دیا ہے؛ اور اس معاملہ کے اُس جز میں، جو کارروائی دیوالیہ سے بہت زیادہ مشابہ تھا، مختلف انتظامات کر کے، وارث کے دائلوں میں ایسی ترتیب قائم کی ہے، جو دوسرے نظامہائے قانون سے مختلف ہے۔ اس کے دو اسباب ہوئے۔ کارروائی دیوالیہ میں مذہبی عدالتیں، مال متروکہ کا پروسیجر حاصل کرنے کے لئے موجود نہ تھیں؛ اور تجارتی آسانیاں ایک ہی کارروائی کے لئے جانے کی موثر تھیں ایسی آسانیاں آئندہ اس کا فیصلہ کریں گی کہ آیا وحدت کارروائی کے طریقہ کو، توسیع دینا یا اس کو اور زیادہ محدود کر دینا چاہئے؛ یا صرف اس طرح اس کو جلاتے رہنا چاہئے؛ جس طرح وہ اس وقت ملک میں چل رہا ہے؟

182

اس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا، کہ اس بارے میں قانون اور قواعد کی ضرورت ہے؛ اور اس بارہ میں جبکہ اختلاف آرا ہے، اس سے، شخص یہ سمجھ سکتا ہے، کہ بقیاس غائب، اس کی اصلاح، عدالتی فیصلوں، اور کسی ایک ملک کے قانون وضع کر لینے سے، نہیں ہو سکتی؛ اس کے انتظام کی یہی صورت ہو سکتی ہے، کہ بین الاقوام، معاہدات کئے جائیں؛ اور ان کی تعمیل کی غرض سے، ہر قوم، قانون وضع کرے۔

## فصل ہفتم

### جامد و منقولہ

183

اب ہم نکاح، موت، اور دیوالیہ کی حالتوں پر غور کر چکے ہیں، یہی تین مخصوص صورتیں ہیں، جن میں انسان کی جامد اور یا کم از کم اس کی منقولہ جامد اور پر بحیثیت کلی (As an entirety) اور سائو علیہ اس کی جامدات متعلقہ ذات پر ملحوظ حالات کے غور کرنا پڑتا ہے۔ اب ہم کو جامدات کی، خواہ وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ، مخصوص اشیاء کے حقوق، اور ان حقوق کے استفادہ سے بحث کرنا باقی ہے: مخصوص اشیاء منقولہ بلکہ جملہ جامدات منقولہ کے متعلق جو قانون ہے، وہ، ان عام تعلقات کی بنا پر جو اس میں اور مالک کی ذات میں، مخصوص حالات سے قطع نظر کر کے، فرض کر لئے گئے ہیں، عام طور سے ان اشیاء کے مالک کی ذات پر منحصر سمجھا جاتا ہے: اسلئے قانون مذکور، ان صورتوں سے جن پر ہم قبل ازیں تبصرہ کر چکے، بہ آسانی غیر منقولہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے: جن کی نسبت، ایسے عام تعلقات کا اظہار، بجز ان لوگوں کے، جو قومیت کے اثر کو، خاتمی قانون پر، انتہائی اصرار کے ساتھ، ڈالنا چاہتے ہیں، کسی اور نے نہیں کیا ہے۔ جامدات منقولہ اور اس کے مالکوں میں جو تعلقات فرض کئے گئے ہیں، ان کا اظہار، ان قانونی مقولوں سے کیا جاتا ہے، مدتی دعویٰ، بابتہ دین دائن کے رگ و پے میں ساری ہے۔ اور ”مال منقولہ“ مالک کی ذات کے ساتھ جاتا ہے۔“

منقولہ مقدم الذکر میں، صاف طور سے، صرف دیون کا خیال کیا گیا ہے؛ اور جب ہم انکی ملکیت کا ذکر کرتے ہیں، تو اس سے مقصد، صرف انکے متعلق، حق دعویٰ ہو سکتا ہے؛ خواہ وہ دیون مالک کی ذات میں ابتدائی حق سے پیدا ہوئے ہوں، خواہ جب رضامندی یا خلاف رضامندی منتقل ہوئے ہوں۔ ان حقوق کی نسبت ہمیشہ یہ سمجھا گیا ہے، کہ وہ، خاص طور سے وقانون مقام معاہدہ یا قانون مقام ادا، پر

منقسم ہوتے ہیں اور شاید ان میں کچھ تبدیلی قانون مقام دعویٰ سے بھی ہو جاتی ہے۔ اسلئے اس منقول قانونی سے شکل سے ایسا سمجھا جاسکتا کہ اس سے جائداد کی قسم اور مالک کی ذات سے کسی تعلق کا اظہار مقصود تھا؛ بلکہ اس کا تعلق تمام ایسی صورتوں سے تھا، جن سے یہ ظاہر ہوتا ہو، کہ اس کی جملہ جائداد سے بحث کیا جائے یا پیش نظر تھا۔ اس منقول قانونی میں، جو کچھ بیان کیا گیا ہے، وہ صرف اسی قدر ہے، کہ ایسی صورتیں جو عام انتقالات کے نام سے موسوم ہیں، دیون سے، ذاتی قانون متعلق ہوتا ہے، نہ کہ حقیقی قانون، اور یہ منقول کسی اصول قانون متعلقہ مخصوص انتقال جائداد منقول کی تائید میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔

184

دوسرے منقولہ جملے "مال منقول، مالک کی ذات کے ساتھ جاتا ہے"۔ اہمیت متعلق ہے، اور اس کا منشاء یہی ہے، کہ وہ مادی اشیاء سے متعلق کیا جائے اور اس پر زور دیا جائے، کہ ان کی ملکیت کا انتقال، فرد افراد، ان کی حیثیت کل کے مالک کے ذاتی قانون پر منحصر رہتا ہے۔ استوری کا بیان ہے، کہ بعض لوگوں کی یہ رائے ہے، کہ تمام قوانین متعلقہ جائداد منقولہ، اہلی ہیں، مگر ساتھ ہی اس کے، وہ لوگ، اس کے جس مالک میں کہ ایک قانونی مفروضہ کی بنا پر، تمام جائداد منقولہ کی نسبت یہ سمجھا جاتا ہے، کہ وہ، مالک کے مقام توطن میں واقع ہوتی ہے۔ وہ دوسرے فریق کہتا ہے، کہ ایسے تمام قوانین ذاتی ہیں، کیونکہ قانون کی نظر میں، جائداد منقولہ کا کوئی تقسیم نہیں؛ بلکہ جہاں مالک ہو، وہ، اس کی ذات کے ساتھ بحق مقصور ہوگی؛ اور اس صورت میں، اسی قانون کی تابع ہوگی، جس کے تابع، خود اس کی ذات ہے؛ یعنی قانون توطن کی کتاب اختلافات قوانین دفعہ، اس طرح سے، قانون کی نوعیت کے متعلق، دو مختلف خیال، اور ان کی بین الاقوامی قبولیت کا، جن کی تکمیل، مناسب مفروضات سے ہوتی ہے، ایک ہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے، اسی نتیجہ پر لارڈ ٹوربولٹ سب سے طریقہ سے پہنچے تھے۔

اس مسئلہ میں کہ جائداد منقولہ مالک کے ساتھ رہتی ہے؛ انہوں نے نہ صرف جائداد کو کہ مالک کے مقام توطن یا اس کے مقام موجودگی میں فرض کر لینے سے انکار کیا، بلکہ یہ بھی سہارا دیا، کہ جائداد منقولہ کا کوئی مقام نہیں ہوتا۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ صرف قانون انگلستان، بلکہ دنیا کے ہر ملک کے قانون کا جیسے یا اصل سے کا اطلاق

ہو سکتا ہے۔ مسئلہ مسئلہ ہے کہ ذاتی جائداد کا کوئی مقام نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ذاتی جائداد کا کوئی قابل احساس مقام نہیں ہوتا، بلکہ اس کا مفہاف یہ ہے کہ وہ اسی قانون کی تابع ہے جس کی تابع ملک کی ذات ہوتی ہے؛ اور اس کے تصفیہ اور اس کے انتقال میں خواہ وہ توریث خواہ کسی فریق کے عمل کی بنا پر ہو، اسی قانون پر عمل کیا جاتا ہے جو ذات (ملک) پر نافذ ہوتا ہے۔ ملک مجاز ہے کہ اپنا ذاتی مال جس ملک میں چاہے منتقل اور فروخت کر دے۔ مگر وہ مرجائے تو اس کی وراثت کا تصفیہ اس ملک کے قانون سے کیا جائیگا، جس کی وہ رعایا ہے، نہ کہ اس ملک کے قانون سے جہاں جائداد مذکور واقع ہے۔ مثلاً اگر ایک ایسا پر دسی جس کی جائداد اس ملک کے فنڈ (سرایہ) میں خریدا ہو، یہیں مرجائے تو اس کی جائداد کا دعویٰ ان حقوق کی بنا پر کیا جائے گا جو اس کے باشندوں کو اس ملک کے قانون کی رو سے حاصل ہونگے۔

رسل بنام وار سوک (۱۷۹۱ء - ۱۷۹۲ء - ۱۷۹۳ء) (۶۹۰) جو کچھ ہم نے لکھا ہے، اس کا بڑا خزانہ انتقالات کے متعلق ہے جو عام انتقالات (Universal assignments) کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ توریث کا معاملہ اس کا دوائی کی صحیح مثال نہیں ہو سکتا جس میں ذاتی قانون کا عمل مخصوص انتقالات پر ہوتا ہو، کیونکہ اس معاملہ میں انگلستان کا قاعدہ ذاتی قانون کے عمل کو حق استفادہ سے آگے نہیں بڑھنے دیتا، اور سختی کے ساتھ حکم دیتا ہے کہ وراثت کی منقولہ اشیاء کا حق اس ملک کے قانون کے تابع رہے گا، جہاں اشیاء مذکور موجود ہوں۔ لیکن باوجود ان تمام اُمود کے یہ صاف طریقہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ لارڈ توبرو کا مفاد یہ تھا کہ ذاتی قانون مخصوص جائداد منقولہ کے انتقال کے معاملہ میں بطور قاعدہ کے نافذ کیا جانا چاہئے۔

185

اس قاعدہ کی نسبت جیمز رگس، اس قدر مختلف اصطلاحی طریقوں سے پہنچے ہیں، یہ سمجھنے کی گنجائش ہے کہ دراصل وہ کتنی حقیقی ضرورت پر مبنی ہے۔ اس امر کی کہ ذاتی قانون کو ذاتی جائداد کے تصفیہ کا حق ہونا چاہئے، ایک وجہ عدالت نے بغلیہ ارا منقولہ مذکورہ فلیر بنام ہنر (۱۷۹۵ء - ۱۷۹۶ء - ۱۷۹۷ء) (۶۹۰) میں بیان کی ہے، جنہوں نے دلائل کے خلاصہ میں جو ہم تک پہنچا ہے، قانون مقام وقوع کے حقوق پر غور کرنے کے بعد جس کی بنا حقوق ملکیت کی وہ حفاظت ہے جو قانون مذکور سے حاصل ہوتی ہے، عدالت گھنٹی ہے۔



جو منتقل کرنے والے کے ملک توطن کے قانون کے مطابق کئے جاتے ہیں، مگر یہ خیال، اس طرح اور اسی حد تک، اس انتقال کا بھی سید ہے، جو قانون مقام فروخت کے مطابق عمل میں آتا ہے۔ اگرچہ متواتر اس پر اصرار کیا جاتا ہے کہ قانون مقام توطن ہی جائداد منقولہ کا قانون ہے، مگر ایسے مواقع پر عام طور سے مقام فروخت کے قانون کی محکومہ اشکال سے کام لیا جاتا ہے، اور اسی پر وہ مقضین بھی، جو کہ قانون مقام توطن کے طہذاب میں ضرور دیتے ہیں۔ جو سوال عام طور سے پیش آتا ہے، وہ یہ ہے کہ آیا بغیر حوالگی کے کامل حق پیدا ہو جاتا ہے یا نہیں؟ ایک طرف نوکین کے کوڑکی دفعہ (۱۱۳۸) ہے جس کی رو سے، معاہدہ فروخت کے ساتھ ہی جائداد منتقل ہو جاتی ہے۔ انگلستان کا قانون جس کا اتباع اکثر نوآبادیوں اور امریکہ کی ریاستوں میں کیا جاتا ہے، یہ ہے، کہ مشتری کا فرض ہے کہ وہ منقول مدت میں قبضہ حاصل کرے، یا اگر مال فروخت کے وقت سمندر میں ہو، تو بندر گاہ کے پہنچنے سے ایک منقول مدت کے اندر اس پر قابض ہو جائے۔ اگر وہ ان شرائط کی پابندی کرتا ہے، تو انگلستان کے قانون کے لحاظ سے اس کا حق، بمقابلہ مشتریان البعد یا دھنین کے جنہوں نے جدوجہد کر کے اس سے پہلے قبضہ حاصل کر لیا ہے، مرجع قرار پائے گا۔ برخلاف اس کے، پروشیا کا کوڈ ۱۸۶۹ء اور لوتینا وغیرہ کے قوانین، جو قانون روم پر مبنی ہیں، مال کا استحقاق ہی شخص کو قرار دیتے ہیں جو جائز حق کی بنیاد پر پہلے قابض ہو جاتا ہے، اور حقوق میں ترجیح اور تقدم کا مطلق لحاظ نہیں کرتے، اور نہ اس پر لحاظ کیا جاتا ہے کہ آیا اس عہدید کی عیادت سے جو مال سے محروم رہا، قبضہ لینے میں کوئی غفلت یا توقف بچا (laches) ظاہر ہوئی۔ اس طرح انگلستان کے قانون کی رو سے زمین، عام طور سے، انتقال جائداد کی صورت اختیار کر لیتا ہے، جس کا انعکاس دین کے ادا کرنے سے ہو جاتا ہے، مگر دوسرے ممالک کے قوانین کے لحاظ سے زمین، انتقال جائداد کی کارروائی سے، ایک بالکل جداگانہ اور مختلف کارروائی ہے، اسلئے صرف یہی بحث کافی نہیں کہ جن ممالک میں فروخت کی تکمیل کیلئے حوالگی ضرور ہے، ان میں ملک غیر کی فروخت بغیر حوالگی کے تکمیل پائی ہے یا نہیں؟ — بلکہ یہ امر بھی بحث طلب ہوتا ہے کہ آیا حوالگی کے بعد بھی ملک غیسر کے زمین سے کوئی حق پیدا ہوتا ہے؟ — بغیر اس کے کہ وہ حوالگی بہ صورت بیع مل میں آئی ہو۔

متعلق، اسٹوری کہتا ہے کہ فروخت سامان میں حواگی کو اس بنا پر لازم قرار دینا کہ وہ اس مقام کا قاعدہ ہے، جہاں سامان مذکور موجود ہے۔ ”اس اعتبار میں بلا عقل بال دے گا جو تجارتی دنیا اس وقت تک اس حق کے مسئلہ عام اور نافذ ہونے رکھتی ہے، جو بل آف لیڈنگ (جہاز کے مال کی بلٹی) سے پیدا ہوتا ہے۔“ (صفحہ ۳۹۳) لیکن جب جہاز کے مال کی بیٹیاں اور بندہ رکھا ہو سکے مجبورہ اطلاع نامحبات سامان متعلقہ کے قائم مقام کا غذات قابل بیع و شہری ہیں، تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مقام وقوع کا قانون، بمقابلہ قانون توطن سے حرکت کر دیا گیا ہے بلکہ اگر وہ ترک ہوا ہے تو بمقابلہ قانون مقام کارروائی (lex loci actus) کے ترک ہوا ہے، جس سے ایسی دستاویزات کا انتقال عبارت ظہری وغیرہ کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے۔

187

بہر حال، اس منقولہ قانونی کی تائید میں کٹال منقولہ مالک کے ساتھ جاتا ہے یعنی اس کے مال منقولہ پر اس کا ذاتی قانون جاری ہوتا ہے، جو دلائل پیش کئے گئے ہیں، اسی نسبت، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ قابل اطمینان ہیں۔ اور ناظرین کو معلوم ہو گا کہ انیسویں صدی میں، انگلستان سے باہر عام رائے سختی کے ساتھ قانون مقام وقوع کو جائداد منقولہ اور غیر منقولہ سے متعلق کرنے کے خلاف ہو گئی ہے، بجز ان صورتوں کے جو عام اتفاقات کے نام سے موسوم ہیں۔ انگلستان اس رائے کے ساتھ کہاں تک متفق ہے، اس پر بعدہ غور کیا جائے گا، مگر اس موقع پر ایک ملک غیر کی رائے کا اثبات پیش کر وہ فولسک کا پیش کر دینا موجب آسانی ہو گا۔ فولسک ایک علی مصنف ہینچی بنا، پر خاص طور سے قابل تھانا ہے (دیکھو شخصی قانون بین الاقوام ۶۲)۔ کہ یہ ہم کو معلوم ہو چکا کہ وہ قاعدہ جس کی رو سے جائداد غیر منقولہ پر مالک کے مقام توطن کے قانون کا عمل ہوتا ہے، ان گہرے تعلقات پر مبنی ہے جو جائداد منقولہ اور ان کے مالک کی ذات میں قائم ہوتے ہیں، اور اس ختام کی بنیاد وہ قانون مفروضہ ہے جس کی رو سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ جائدادیں واقع ہوئی ہیں جہاں مالک کا توطن ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ قاعدہ بجز ان حالات یا افعال کے جن میں جائداد منقولہ اس شخص کے ذاتی لوازمات میں سمجھی جاتی ہے کسی اور صورت سے متعلق نہیں ہو سکتا، مثلاً بحالت وراثت بلا وصیت، و اتفاقات ذریعہ وصیت نامہ





بیان ہوا، ہم کو کسی قانون کی پابندی کرنی چاہیے، جو اس مقام میں جاری ہو، جہاں کہ شے مذکور موجود ہو، بلا کا کا اس کے، کہ کسی شخص یا اشخاص کا مقام توطن کیا تھا، اور بلا کا کا اس کے، کہ معاہدہ کہاں ہوا تھا؟۔ یہ طرح قانون روم میں، انتقال کا انحصار شے کی حرکت پر ہے، اور یروشیا کا بھی یہی قانون ہے، برخلاف اسکے فرانس کے قانون میں، جائیداد کا انتقال محض معاہدہ سے ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ اگر ایک فرانسیسی، اپنا سامان خانہ داری، جو برلن میں ہے، ایک فرانسیسی کے ہاتھ پیرس میں فروخت کر دیتا ہے، تو سامان مذکور صرف برلن کے رسم و رواج بنقل ہو جاتا ہے، لیکن اس کے برخلاف، اگر ایک برلن کا باشندہ اپنا سامان موجودہ پیرس، ایک برلن کے رہنے والے شخص کے ہاتھ برلن میں فروخت کر دیتا ہے، تو اس معاہدہ کی بنا پر جائیداد منتقل ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔ اس قاعدہ پر عمل کرنا کافی ہو گا، اگر جائیداد کا کسی مقام پر موجود ہونا صرف عارضی یا تھوڑے عرصہ کیلئے ہو، کو بھی ہر صورت میں، جائیداد کا انتقال، فوری عمل سے ہو جاتا ہے، اور اس کیلئے زیادہ وقت کی ضرورت نہیں ہوتی، لیکن شخصی حالتوں میں، جن میں سامان کے موجودہ مقام میں قائم رہنے کے زمانہ کا تعین نہیں ہو سکتا، اور نہ اشخاص متعلقہ کی نسبت یہ سمجھا جاسکتا ہے، کہ وہ تعین کے ساتھ کوئی علم رکھتے ہیں، تو اس کی صورت دوسری ہو جاتی ہے، ان صورتوں میں، ہم کو اس مقام کو جہاں کہ اشیا، مذکور موجود ہیں، ایسا مقام فرض کرنا پڑیگا، جہاں اشیا، مذکور کو ابتداً موجود ہونا چاہئے تھا، اور یہیہ بالعموم موجودہ ملک کا جو واقع ہے، مقام توطن ہی ہو گا۔۔۔۔۔ جو حقیقت جائیداد برلن کے تصرف حاصل ہوتی ہے، ایسی اور اس حقیقت میں، جو محض برلن کے رسم حاصل ہوتی ہے، بڑا فرق ہے، یہ مقدمہ الذکر کا انصاف کسی فوری نقل سے نہیں ہوتا، بلکہ اس کیلئے ایک زمانہ دراز ضرور ہوتا ہے۔ جائیداد غیر منقولہ پر، اس مقام کے قانون کا نفوذ، جہاں کہ جائیداد مذکور واقع ہے، ایک مسلمہ امر ہے، برخلاف اس کے جائیداد منقولہ پر، جو حق برلن کے تصرف حاصل ہوتا ہے، اس کے متعلق آراء مختلف ہیں۔ اور یہ مسئلہ خاص طور سے اس وجہ سے اور زیادہ قابل توجہ ہو جاتا ہے، کہ مختلف ملک کے قوانین، اس بارہ میں مختلف ہیں۔ قانون روم میں، اس کے لئے تین سال کا قبضہ، اور قانون پرتوشیا میں، دس سال کا قبضہ درکار ہے، نیز فرانسیسی قانون میں مسلسل قبضہ کی ضرورت نہیں، بلکہ اس کی ابتدا ہی سابق ملک کے حق میں کو

ساتھ کر دیتی ہے۔ استثنائے مال اگر شدہ یا سروسقہ کے جس کی میعاد تحفظ تین سال کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ اس موخر الذکر قاعدہ سے فرانس کا قانون عملی نتیجہ کے لحاظ سے قانون روم کے قریب قریب ہو جاتا ہے۔ یہی ٹھیک وہ موقع ہے، جہاں قانون مقام وقوع جائداد کا نفاذ یقینی ہے، اس وجہ سے کہ تمام تصرفات کی بنا مسلسل قبضہ ہے؛ لیکن قبضہ کا فیصلہ جو فی الحقیقت اور اوقات کا باہمی تعلق ہے، بلاشبہ حقیقی حق کی طرف قانون مقام وقوع جائداد کی رو سے ہونا چاہیے، مگر اب بھی ایک بحث یہ تھی ہے کہ اس صورت میں کہ زمانہ تصرف میں اشیاء کی جائیداد ملک میں بدلتی رہی ہو، اس میں کوئی شک نہیں کہ قبضہ کی یہ سب مدتیں مع کجانی چاہئیں، مگر تصرف کی مدت اور جائداد کے کمال حصول کا تصفیہ اس مقام کے قانون سے ہونا چاہیے، جہاں کہ اشیاء مذکورہ آخر مرتبہ باقی لگیں، کیونکہ تمام مدت کے ختم ہو جانے کے بعد ہی حقیقت اشیاء میں تبدیلی واقع ہوتی ہے، اس کے قبل صرف اس کا مواد جمع ہو رہا تھا، جب اس قانون کے مطابق جائداد بدلتی رہنا کے تصرف حقیقت ثابت ہو جائے تو وہ ہر ملک میں قابل تسلیم ہونی چاہیے، اگرچہ اس ملک کے قانون کے لحاظ سے اس کے لئے اس سے زیادہ طویل مدت کی ضرورت ہو۔

فرانکس اور زوئی کی جو رائے ہے، وہ ہی امریکہ کی اعلیٰ عدالت اور عدالت نے ریاست کی رائے ہے، جیسا کہ ان کے فیصلوں سے ظاہر ہوتا ہے جن کو وارٹن نے اختلاف قانون سلسلہ میں بیان کیا ہے۔ وہ ان کا خلاصہ اس طرح کرتا ہے کہ اس لئے ہم ریاستہائے متحدہ کا قانون یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ ایک ریاست میں ایسی جائداد منقولہ کا انتقال جو دوسری ریاست میں واقع ہو، درحالیکہ جائداد مذکورہ ریاست میں یا ملک کیساتھ نہ ہو، کوئی حقیقت نہیں ہے کہ اس کو منتقل کرنے والے کے لئے کنٹین کی طرف سے محدود ہو جائے کہ مرنے والے کو ریاست کے متضمن ہوں، اور ایسا انتقال وہاں کے قانون

En fait de meubles, la possession vaut titre. Cod. Nap., Art. 2279. ۱۷

کے لئے اسے ناجائز ہو۔“ (فصل ۵۳۲)۔ جائداد کے راستہ میں یا ملک کے ساتھ ہونے کا، استثنائاً قائم کیا گیا ہے، سو وہ وارثن کے پیش کردہ نظائر میں نہیں پایا جاتا، مگر وارثن نے، سوگنی کے اس فقرہ کے مد نظر کہ جس صورت میں اشیاء کا وہ قوع اس طرح غیر متعین ہو کہ انخاص متعلقہ کی نسبت پر سمجھنے کی گنجائش نہ ہو کہ ان کو کوئی یقینی علم ہو گا۔“ اسکو تسلیم کیا ہے۔ سوگنی اس استثنائاً کو تسلیم کرتا تھا، جیسا کہ ہسم کو قبل ازیں معلوم ہو چکا۔ امریکہ کے مجوں نے بظاہر وائٹن قریبی گمنامہ کے قون پر بھی زیادہ زور نہیں دیا ہے، اگرچہ وہ وجہ انھوں نے قانون مقام وقوع جائداد منقولہ کے اختیار کرنے کی تفسار دی ہے اس میں اپنی ریاستوں کے باشندوں کی حفاظت کو بڑا دخل دیا ہے۔ اس بارہ میں ہم نظر روسینا کا مقدمہ الیورسٹام ٹرس ہے (۲۲۱-۱۸۷۱-۱۸۷۲)۔ وارثن۔ این۔ این۔ (۹۲) جس میں جسٹس پورٹر نے عدالت کا فیصلہ صادر کیا، اس میں انھوں نے لکھا کہ ”ہم نے ایک ایسے وارثن کی صورت فرض کی ہے جو اپنے مریوں کو، جائداد کو ترقی کراتا ہے، قبل اسکے کہ جائداد کو ذریعہ فروخت اور حوالگی کے منتقل ہو سکی ہو۔“ قانون روسینا کی دوسری حالات موجودہ مقدمہ بھی جاریہ کا تھا، مگر سب سے زیادہ اہم جو گنجائش کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ تمام مہذب ممالک کے قوانین کے لحاظ سے جائداد منقولہ کے انتقال کا تصفیہ ملک کے مقام قون کے نافذہ قوانین قواعد اور ضوابط سے ہونا ہے، اس لئے اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ اس ریاست کے قانون کے لحاظ سے جہاں کہ بائیں رہتا تھا تکمیل بیع کے لئے حوالگی ضرور دیتی ہو، پس بیع مذکور، یہاں بھی کمال مقصود ہونی چاہیے۔ اور نیز یہ کہ اس معاہدہ سے اس ملک کے تمام متعلق کرنا جو فریقین معاہدہ کے ذہن میں بھی نہ تھے، اصول مذکورہ بالا کی صریح خلاف ورزی ہے۔ مضافہ علیہ کی طرف سے جو عام اصول پیش کیا جاتا ہے، اس سے بالاتر ہسم کو بھی اتفاق ہے۔ اس نے، اپنی بحث کی تائید میں مختلف نظام قوانین کے حوالے پیش کئے ہیں، لیکن بعض انھیں حوالوں میں وہ استثناء موجود ہے، جس پر ہمارے خیال کے مطابق اس مقدمہ کا تصفیہ ہونا چاہیے۔ اور وہ یہ ہے کہ ”جب وہ قوانین باہم مختلف ہوں اور اس ملک کے باشندوں کے حقوق میں خلل انداز ہوں، جہاں فریقین معاہدہ وارد ہو جاتے ہیں، تو ان میں کسی ایک قانون کو نظر انداز کر کے مقام وارد ہو کے قانون کو ترجیح دی جانی چاہیے جس انگریزی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے، اس کے الفاظ

یہی ہیں۔ یہ امر قابلِ افسوس ہے کہ عدالت نے اس عام اصول سے انکار نہیں کیا اور  
مراخضہ ملکہ کی طرف سے پیش ہوا تھا۔ اس کا ایسا عمل دیکھنا کی عام قانونی رائے کے مطابق  
ہوتا اور جو فیصلہ جس نے قرق کی سندہ وائٹ کے حقیقی کیا تھا اپنی سختی کے ساتھ، وہ  
اعتراضات نہ ہوتے جو فیصلہ مذکور پر انگلستان میں ہوئے اور آسٹری نے کئے۔ جو صورت  
اختیار کی گئی، اس میں اعتراضات سے محفوظ رہنے کا بہت کم موقع تھا کیونکہ عدالت نے اشتبا  
کے پر وہ میں اس قاعدہ کو بالکل معطل کر دیا، جس کو رائے نامہ وہ تسلیم کرتی تھی اور وہ بھی مضامین  
کے باشندوں کی آسانی کے خیال سے۔ باوجود ان تمام باتوں کے کہ اس فیصلہ سے، وہ مختلف صورتوں  
کے صحیح فرق کا پتہ چلتا ہے۔ اول وہ صورتیں، جن کا تعلق وراثت سے ہوتا ہے اور جس میں جائیداد  
مالک کی ذات سے ملتی بھی جاتی ہے۔ دوسرے وہ صورتیں جن میں جائیداد کے انتقال سے  
بحث ہوتی یا اس کے مقابلہ میں کوئی خاص وجہی ہوتا ہے اور جبکہ جائیداد مالک کی ذات سے  
علحدہ تصور ہوتی ہے۔ یہ تسلیم کر کے کہ ذاتی جائیداد کی تقسیم اس سلطنت کے قانون کے مطابق  
ہونی چاہیے، جہاں وجہی فوت ہو جائے۔ قابلِ حرجوں نے یہ اکتفا نہ کیا کہ جہاں تک کہ وہ لوگ  
تعلق ہے، اس کا تعلق اس ملک کے قانون سے کیا جاتا ہے، جہاں کہ جائیداد واقع ہے۔  
اگر کوئی انگریز یا فرانسیسی اپنے ملک سے باہر جائیداد چھوڑ کر فوت ہو جاتا ہے تو اس امر کا فیصلہ  
کہ اس کے دیون کس ترتیب سے ادا کئے جائیں، اہم اپنے عدالتی اختیارات سے کرتے ہیں،  
نہ کہ اس کے مقامِ وطن کے قانون سے۔

191

انگلستان میں جو نظامِ بحال میں ہوئے ہیں وہ تو ملک، سوگنی اور امریکہ کی حالتوں  
کی رائے کے مطابق ہیں کیونکہ قبل اس کے کہ ہسم ان مقدمات پر نظر ڈالیں جس سے  
یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے، ہم اس قانون یا خیالی قانون کا تذکرہ کرنا ضرور ہے جو جائیداد  
منقولہ کی ایک قسم یعنی جہازوں کے متعلق ہوتا ہے اور جو اس ضمن میں ان تمام قوانین  
ہیں۔ قانون مقامِ مقیم، قانون مقامِ وطن، قانون مقامِ شاہدہ، یا قانون مقامِ کاروائی  
سے جن کا ذکر ہو چکا، اہم ترجیح دیا جاتا ہے۔ یہ عام بحری قانون ہے جس کے متعلق مفصلہ ذیل  
نظیر بطور خاص قابلِ توجہ ہے۔

یورپ میں ایک جہاز ایک انگریزی ملکیت میں تھا اس کو بعض لوگوں نے  
مغنا کر لیا، جو غارت گریاں کئے جاتے تھے۔ اس کے لٹیرے اور ڈالے جانے کے بعد

اس کو سہ کار انگریزی کے ایک جنگل جہانستان لوگوں سے چین کر شاہی براہ کے ایک ناخدا کے اس غرض سے سپرد کردیا کہ وہ یورپول پنجاہ دیا جائے۔ چونکہ جہان کو سب نقصان پہنچا تھا اس لئے وہ جزیرہ فاکل میں ٹھکانا ڈھونڈ کر سٹلم کے ڈاکٹر کو سرکاری سمائٹہ کی درخواست کی تین سالے ہوئے، رپورٹ کے مضمون یہ تھا کہ جہان کی مرمت تقریباً تین سو پونڈ میں ہو سکتی ہے۔ ناخدا کو اسپرٹسٹان دیا اور اس نے خانگی طور سے اس کی جانچ کرائی رپورٹ یہ ہوئی کہ جہان کو سب مقاصد کیلئے بیکار ہے اور نا کار و قرار دیا جانا چاہیے سٹلم کے ڈاکٹر نے ناخدا کی فرمائش پر حکم دیا کہ جہان زیر نیا لام عام فروخت کر دیا جائے اور وہاں کے طریقہ کے مطابق اس کا اعلان کر دیا۔ اس کو ایک پرنگال کے تاجر نے خرید لیا اور نوآرامت کر اسے اسپرٹسٹان باریکیا اور سٹلم مسجد باریکیا اصل مالک نے اس کو ایک قبضہ دہانی کے مقدمہ میں مدعی کر لیا۔

تجزیہ یہ ہوئی کہ (۱) ناخدا کو وہی اختیار تھا جو ایک معمولی ناخدا کو ہوتا ہے ناخدا سے زیادہ۔ (۲) فروخت کے سلسلہ کا تصدیق قانون بحری سے ہونا چاہئے (۳) بحری اور زیر آسمانستان کے قانون کے کمانڈر ناخدا کا جہان کو فروخت کر دینا اگرچہ باضابطہ ہو اسی وقت جائز تصور ہو گا جبکہ ایسے عمل کی اس شد ضرورت ہو (۴) جہان کے متعلق قانون مقام معاہدہ پائل نہیں ہو سکتا، جبکہ وہ بحری قانون کے مخالف ہو۔ (۵) مقدمہ کی صورت حال سے یہ کی اس شد ضرورت غیر ظاہر ہے (۶) بیع ناقابل تلافی ہے اور جہان اصل مالک کو مدخر ہے کے واپس لانا چاہیے (فصلی نوٹ) مندرجہ نوٹس حاشیہ مقدمہ سگریڈ دیا لیزاکا رٹش (۱۸۵۳) اسپنکسٹن پلاؤم ۳۶۔ جج، وینسٹنٹن

ڈاکٹر وینسٹنٹن نے جس قانون سے اس موقع پر کام لینا ضروری تصور کیا، اس کو انھوں نے خود ہی طرح بیان کیا ہے وہ سب سے پہلے جو امر میرے ذہن میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ جس قانون سے میں کام لینا چاہتا ہوں (بشرطیکہ میں اس کو دریافت کر سکوں) وہ بحری قانون ہے جس کا تذکرہ مجھ بجا لارڈ اسٹوڈل اور دوسروں نے کیا ہے، جن کے قدم مقدمہ میں چلنا چاہتا ہوں؛ مگر اس کی تعریف کسی نے نہیں کی:

اور غالباً اس کی صحیح تعریف ہو بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہر ملک کا قانون بعض اجزائیں دوسرے ملک کے قانون سے مختلف ہوتا ہے؛ باوجود اس کے کہ یہ (قانون بحری) ایسا لفظ ہے جو ہر ملک میں یکساں طور سے مستعمل ہوتا ہے۔ اور میرے خیال میں اس سے مراد وہ قانون ہے جس کو عام طور سے بحری سلطنتیں برتنی ہیں“ (یو۔ اس۔ صفحہ ۵۴)۔ اس کے بعد، فاضل جج نے اس قانون کو انگلستان اور جزیرہ فائیل کے قانون سے تمیز اور جدا کر کے دکھایا اور آگے چل کر اس کو ”مہذب دنیا کے موجودہ تحریری قانون“ (یہ نو۔ ایس۔ صفحہ ۵۶) کہے نام سے یاد کیا۔ اور بطور خودیہ سوال کیا کہ آیا وہ قانون مقام معاہدہ کے اصول پر جزیرہ فائیل کے قانون کو اختیار کر سکتے ہیں؟ اور خودی یہ جواب دیا کہ ایک جہاز کے فروخت کے معاملہ میں قانون مقام معاہدہ کو کس طرح خیل اور نافذ قرار دیا جاسکتا ہے؟ اگر ایسے عام خیالات کو دخل دیا جائے تو فروخت جہاز کا قانون، ایک ایسا قانون ہو گا جو ہر ایسے ملک کے قانون سے تبدیل ہوتا رہے گا، جہاں کہ ملک غیر میں معاملہ فروخت واقع ہوا ہو۔ ایسے قانون کی تلاش کبھی ہم کو جزیرہ فائیل اور کبھی اپنی نوآبادیوں اور کبھی ویتیرا اور کبھی ترینیڈاڈ اور کبھی فرامیسی نوآبادیوں اور کبھی انگلستان کے قوانین میں کرنی پڑے گی میرے خیال میں اس بشری کو جس نے ملک غیر میں ایک جہاز خریدی ہو، بشرطیکہ وہ اس ملک کی رعایا کا نہ ہو، مطلق یہ حق نہیں ہے جتنا کہ وہ قانون مقام معاہدہ سے استہداد کرے، دعوائے اس ایک صورت کے کوشش کو استحقاق، ایک جائز عدالت کی ڈگری کی بنا پر حاصل ہوا ہو جو عدالت مذکور نے اپنے ہی حدود داخلہ میں صادر کی ہو۔ اگر جہاز کی خرید و عدالت امیر البحر کی ڈگری کی بنا پر ہوتی، اور اس میں جہاز کو بغضین کا رروانی مقدمہ اپنی ہی حدود داخلہ میں فروخت کر دینے کی ہدایت دی گئی ہوئی، یا ایسے عدالت کے قانون کی بنا پر ہوتی ہو جو ہماری اعلیٰ عدالت دیوانی کے مقابل ہے تو مجھ کو اس کے حق کے متعلق شبہ کرنے میں جی تامل ہوتا“ (یو۔ اس۔ صفحہ ۵۷)۔

امر موخر الذکر پر طویل بحث کرنے کے بعد، ڈاکٹر ٹولٹن نے اپنی بحث کو سبب ختم کیا کہ میں یہ امر صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر عدالت امیر البحر سے جس کو ایسا اختیار حاصل ہو، یا معمولی عدالت سے کوئی حق دیا جائے تو اس کو حق جائز تسلیم کرنے میں، مطلق تردد نہیں ہوں۔ بلکہ وہ اسے فرض کر دے کہ ایک بہاد و کمشنریں یا اعلیٰ عدالت دیوانی

کی ڈگری سے برہنہ قری قری فروخت کر دیا جائے، تو اگر ایسی صورت واقع ہو تو میں اس کو حق جائز تصور کروں گا۔ فرض کر دو کہ ایک جہاد ملک غیر میں برہنہ قوانین نافذ و بالیہ فروخت کر دیا گیا، اس کو بھی میں صحیح فروخت سمجھوں گا مگر یہ امر ذہن نشین کرادینا چاہتا ہوں کہ جس اصول پر میں چل رہا ہوں، اس کے سوا کوئی اور صورت میرے خیال میں فروخت کی کافی وجہ اور شہرتی کے حق کے جواز کی نہیں ہو سکتی۔ اور اس اصول سے اظہار اتفاق کر کے کہ ہر معاہدہ کی جواز کا انحصار عام طور سے قانون مقام معاہدہ ہوتا ہے۔ انھوں نے مسئلہ براڈی کے اس نوٹ کی بعض مستثنیات سے بحث کی، جو انھوں نے لارڈ اسٹیر کے آئین کو جمع کرتے وقت لکھا تھا۔ ڈاکٹر لوٹنگن نے کہا کہ ان کے (یعنی براڈی) کے فیصلے کے کچھ حصے اکثر ایسے وجہ نظر آتے ہیں، جن کی بناء پر قانون مقام معاہدہ ہمیشہ کام میں نہیں لایا جاسکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسی جماعت میں جو اتفاقہ طور سے کسی ملک غیر میں آگئی ہو، اور ان لوگوں میں جو وہاں رہتے ہوں ہمیشہ فرق کیا جانا چاہئے تاکہ یہ فرق خاص کر اس شخص کے متعلق زیادہ تر قابل لحاظ ہے جو بحیثیت ایک ناخدا کے ملک غیر کی بندرگاہ میں کسی جہاد کا ہتھم ہو، ایسی صورت میں ان کا بیان ہے کہ وہ بقایا نالاب، اس ملک کے قانون سے ناواقف ہو گا اور اس لئے بے حسنی کے ساتھ اس کا پابند نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے علاوہ ایک اور فرق ہے جو اس سے بھی اہم ہے۔ مسئلہ براڈی کہتے ہیں کہ ایسی صورتوں میں (Mandatory) معاہدہ، ناخدا سے ہوتا ہے، جو ملک جہاد کا منہوی ہتھم تصور ہوتا ہے، اور صورت معاملہ کارنا درجہ تک، اس کی وسعت اختیارات پر انحصار ہوتا ہے۔ یہ مسلم ہے کہ جو شخص کسی عہدہ پر مقرر ہوتا ہے، اس کی نسبت یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس کو عہدہ و مذکور کے معمولی اختیارات حاصل ہونگے، پیش اس کے معمولی اختیارات پر کسی قسم کے قیود ایسے فرق کے مقابلہ میں جبکہ پہلے سے ان قیود کی اطلاع نہ ہو، کیونکہ یہ قیود کا رد نہیں ہو سکتے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جو لوگ مختاروں سے معاملہ کریں، ان کا فرض ہے کہ وہ پہلے ان لوگوں کے حدود اختیارات معلوم کر لیں، جو ان کو بصاحت حاصل ہوں، یا جن کا موجود ہونا ان کے عہدہ کے لحاظ سے عام طور سے، قیاس کیا جاسکتا ہو پس جو اختیار اہتمام قیاس کیا جائے، اس کی جانچ یا تو قانون بحری کے

کسی عام اصول، یا اس ملک کے قانون سے جہاں کا وہ جہاز ہے ہوئی چاہیے۔ قانون بحری کا ایسا عام اصول بھانپنے خود میرے خیال میں ایک دوسرے طریقہ سے مقامی قانون کا مانع اور مزاحم ہو گا۔ اور چونکہ قانون بحری کا ایسا عام اصول موجود نہیں ہے، اس لئے اس کا نتیجہ بحر اس کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ قانون مقامی کا استعمال اور زیادہ سختی کے ساتھ ممنوع قرار پائے۔ اس کے بعد وہ انگلستان کے قانون کفالت جہاز (Hypothecation) سے بحث کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اس کا استعمال کی طرح

ہونا چاہیے۔ (یو۔ ایس صفحہ ۵۹ و ۵۸)

اس لئے مقدمہ سرگریڈ میں ڈاکٹر رٹنگٹن نے جس رائے کا اظہار کیا ہے اس کا خلاصہ اس طرح ہو سکتا ہے:- (۱) عدالت امیر البحر یا معمولی عدالت دیوانی کی ایک قطعی اور تعمیری دگر (in rem) یا کارروائی دیوالیہ کی منج، ایک جہاز یا کسی دوسری منقولہ شے کے متعلق، جس پر دیکر دیتی ہے، بشمولیکہ یہ فرض کر لیا جائے کہ عدالت دیوالیہ، یا قطعی اور تعمیری دگر ہی صادر شدہ عدالت کو، اس بارہ میں اختیار حاصل تھا۔ (۲) ایک مختار کو یہ اختیار کہ وہ جہاز کو فروخت یا کفالت کر دے، قانون مقام وقوع یا قانون مقام مہاجر سے نہیں حاصل ہو سکتا؛ اس کا مانع نہ صرف وہ ہدایات ہیں جو اس کو دیئے گئے ہیں، یا اس ملک کا قانون جہاں کا وہ جہاز ہے، بلکہ قانون بحری بھی ہے۔ اس رائے کا آخری جز، بشرط برادری کی رائے کے خلاف ہے، جن کے نزدیک کسی ایسے بحری قانون سے مدد لینا ممکن نہیں، کیونکہ کوئی ایسا قانون جو دنیا بھر میں تسلیم کیا جاتا ہو، جو وہی نہیں ہے۔ (۳) بحر ان صورتوں کے جو ضمن (۱) میں بیان کی گئی ہیں، اور جس میں فائل منج جہاز کی اس منج کو بھی شامل کر دینے کے لئے فیضاً آمادہ ہو جاتا ہے، جو زیر حکم عدالت اہتمام ترکہ عمل میں آئی ہو، جو منج، سرکاری طور سے مقام وقوع جائیداد میں واقع ہو، اس میں اس امر کے دریافت کی ضرورت باقی رہتی ہے، کہ آیا جو شخص اس کو فروخت کرتا ہے، اس کو ایسا اختیار بھی حاصل ہے یا نہیں؟ اس رائے کے دوسرے اجزاء پر وقت موقعہ آئندہ غور کیا جائے گا؛ مگر شرط برادری نے ایسے مسلمہ بحری قانون کے متعلق جس سے فی الحقیقت کوئی کام لیا جاتا ہو، جو رائے ظاہر کی ہے، وہ بلا تامل قابل قبول ہے۔ اگر یہ خیال قائم کر لیا تھا، تو ایسے قانون کے تعین اور دریافت میں انہیں تمام وقوتوں کا سامنا ہو گا، جو مذہبی ملک کو ایسے اصول کے دریافت



اور استعمال میں پیش آئیں جو ہرگز زمانہ میں ہر جگہ اور ہر موقعہ پر بھیج ہوں۔ خانگی قانون میں اقوام کا عام اور مسلمہ تصور یہی ہے کہ وہ ہر مقدمہ میں مختلف اقوام کے قوانین میں سے کسی ایک قانون کو منتخب کر لیتا ہے، نہ یہ کہ وہ چند اصول کو لیکر بطور خود کوئی ایسا قانون بنا دیتا ہے جس کی قانونی فطوری شکی قوم سے نہ ہوتی ہو۔ جب اس عام مجری قانون کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس کے مطابق انگلستان کی عدالت مجری میں عمل ہوتا ہے، انہوں کا مقصد انگلستان کے قانون کے ایک جز سے ہوتا ہے، جس کا ماخذ انگلستان کا کوئی خاص رواج نہیں ہے بلکہ نہ وہ خاص طور سے وضع کیا گیا ہے، بلکہ جہاں تک ہمارے قوانین سے پتہ چلتا ہے، اس کو قانونی حیثیت ان تمام ممالک میں حاصل تھی جو ہمارے قدیم متقنین کے پیش نظر تھے۔ جسٹس وارڈ نے مقدمہ لائیڈ بسٹم گریوٹ ریل۔ آر۔ اے۔ کیو۔ بی۔ ۱۲۵ کے فیصلہ عدالت مرافعہ کے صادر کرنے کے وقت یہ الفاظ استعمال کئے تھے: ”عام مجری قانون جو انگلستان میں استعمال ہوتا ہے، یا صاف طور سے یوں کہو کہ قانون انگلستان، اس مضمون پر مزید بحث بہرہ (ٹارٹ) کے ضمن میں کی جائے گی، جہاں جہازوں کے تصادم کا تذکرہ ہو گا۔“

اب ہم اس معاملہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ انگلستان میں جاؤ و منقولہ کی ملکیت پر مختلف فیصلہ جات اور قوانین کے اثرات کی نسبت کیا خیال تھا۔ بہت ساری زیادہ زور تقیسی فیصلہ جات (judgments in rem) پر دیا جاتا تھا، کیونکہ اس وقت ایسی تجویزیں بتھا بلا۔ ایسے قوانین کے عمل کے عین کا حال تجاویز مذکور میں نہیں ہوتا تھا، زیادہ تر متعین اور قطعی تصور ہوتی تھیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ تقیسی فیصلہ جات کی صحت کی بنیاد کسی ایسے اصول پر سمجھی جاتی تھی جو قانون میں موجود نہ ہوتا تھا۔ مگر بعدہ دونوں صورتوں کا عمل یکساں اور مقام وقوع کے زیرِ قیست دار ہونا زیادہ تر قوت کے ساتھ تسلیم کیا جانے لگا، مگر ساتھ ہی اس کے باوجود ترتیب پہلے سے قائم تھی اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، کیونکہ تجاویز قانونین دونوں براہِ راست، اعلیٰ اقتدار کی عملی شکلیں تھیں، اور انگریزی اصول کے ارتقا میں جو تائید ترقی ہوئی، اس کی ترتیب کے ساتھ ایک گونہ کچھ پیچیدگی تھی۔

۱۸۹۵ء سے ۱۹۰۷ء تک ہر سال ایک بار بین الاقوامی قانون میں ایک ہی ہے مقدمہ کری ہام میک نائٹ (۱۸۹۵ء سے ۱۹۰۷ء تک ہر سال ایک بار بین الاقوامی قانون میں ایک ہی ہے مقدمہ کری ہام میک نائٹ)

**فقہ ۱۴۹** انگلستان میں جامدا و منقولہ کی ملکیت کا تین قسمی تقسیم فیصلے سے ہو گا جو وہ عدالت صادر کرے جس کے حدود ارضی میں جامدا مذکور موجود تھی۔ تقسیمی فیصلہ جامدا کی امتیازی صفت یہہ ہوتی ہے کہ وہ نہ صرف جامدا و منقولہ میں کسی فریق کے حق استفادہ (interest) پر موثر ہوتی ہے بلکہ خود جامدا و مذکور کا تصفیہ کر دیتی ہے۔ یہ امر مطلقاً قابل محکمانہ نہیں کہ تجویز مذکور سے پہلے کس طرح ہوتا ہے خواہ وہ اس طرح ہو: کہ (۱) جامدا کی ملکیت بمقابلہ تمام عالم کے فوراً کسی ایک فریق کے سپرد کر دی جائے جیسے سرشت مالک داری کی ایک کھنڈ کے ذریعہ اسے جامدا و حکومت کی ملکیت میں آجاتی ہے یا جیسے عدالت ایسے مجموعی کے فیصلہ سے مقرر فرما کر وہ جہاز کی ملکیت مقرر کر کے اسے اس کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ (۲) کسی جامدا و منقولہ کے فروخت کی دگری دیکھائے یا وہ دگری بحال رکھی جائے ایسے مطالبہ نقد کے ادا کرنے کے لئے جس کا بار کفالت خود جامدا و پر، نہ کہ اس میں کسی فریق کے حق استفادہ پر ہونا، عدالت تجویز کرے۔ (۳) کارروائی دیوالیہ یا وراثت میں کسی جامدا و منقولہ کے بطور اہتمام ترکہ فروخت کئے جانے کی دگری دے یا اس دگری کو بحال رکھے۔

دوسری صورت اور فروخت زیر تعمیل میں جو فرق ہے وہ آسانی معلوم ہو سکتا ہے؛ تعمیل میں صرف دیون کے حق کا تصفیہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ تیسری صورت کی جو خصوصیت ہے وہ یہ ہے کہ اس میں عدالت تمام امتیالات کے اصول پر عمل کرنے کی مدعی ہوتی ہے؛ اور بناء علیہ اسے لوگوں کی بھی مزاحمت ہوتی ہے جنہوں نے مقدمہ میں شرکت اور کامدائی سے مستفید ہونے کی اجازت اسے مانگا نہ اٹھایا ہو۔

اہم نفاذ کا شریک بنام امری (۱۸۶۰ء) سی۔ بی۔ (این۔ این) ۱۔ بی۔ آر۔ ل  
 جس۔ ویس۔ کیٹنگ۔ جنہوں نے ۱۸۶۰ء۔ سی۔ بی۔ (این۔ این) ۴۰۵۔ بی۔ آر۔ ل  
 کا کہن۔ جین۔ سین۔ بل۔ بلیک۔ برن۔ آر۔ ٹرن۔ برائول۔ پیس۔ کی۔ ٹیس۔ ہرل۔ (۱۸۶۰ء)  
 ال۔ آر۔ سی۔ آئی۔ اے۔ ۱۸۶۰ء۔ بی۔ آر۔ ل۔ جین۔ ہیڈ۔ رے۔ جین۔ ہیڈ۔ رے۔ لکونری۔ یہ۔ ابل  
 ۱۸۶۰ء۔ بلیک۔ برن۔ برائول۔ لکونری۔ بلیک۔ ہائی۔ کیٹنگ۔ جنہوں نے اپنی پہلی رائے  
 سے برائے فیصلہ راجع مقبہ کیل بنام سیول رجوع کیا تھا؛ مگر خالہ کہ مقدمہ کو  
 ۱۸۶۰ء۔ بلیک۔ برن۔ برائول۔ لکونری۔ بلیک۔ ہائی۔ کیٹنگ۔ جنہوں نے اپنی پہلی رائے

اور اس کو مستند یہ ۵۱-۱۵۰، ایچ۔ این۔ ۲۸۰، اکا کزن۔ ڈیٹن۔ لمیس۔ کوکسٹن۔ اور کیننگٹن نے بحال رکھا بائیس نے اختلاف کیا۔ ذمہ داریاں جائیداد منقولہ کے ضمن میں تجویز قطعی اور قیسی کی جو تعریف کی گئی ہے وہاں تاہم قانون آرا کے مطابق ہے جن کا اظہار مقدمہ کاٹرک بیک بنام امر می میں کیا گیا ہے وہ جج جس کے کہ جو ذمہ داری فیصلہ مقدمہ مذکور میں زیر بحث تھا اس کو لمیس۔ ڈیٹن۔ اور کیننگٹن نے برائے اوقات کارروائی عدالت فرانس قطعی اور قیسی تسلیم کیا اور تیسرے مقدمہ قطعی اور قیسی فیصلہ مقدمہ ذمہ داریاں کے جہاں تک کہ اس کا تعلق کارروائی دیولپمنٹ کی فروخت سے ہے کو کیننگٹن نے مقدمہ سگریڈ میں بحث کی تھی۔ دیکھئے صفحات ۱۹-۱۹۱ اگر مستند مقدمہ کیننگٹن بنام سیول میں کورٹ کے کے تختوں کی حکایت کی بحث تھی لہذا ایک ایسے جہاز پر بار تھے جو کارروے کے کیا رہے پر تباہ ہو گیا تھا یہ تختے ایک بیچ میں جو اسی ملک میں جہاز کے نافذ کر کے ذمہ داری واقع ہوئی ذمہ داری تھے اور جہاز کے بقیہ کینیاؤں کے غمار کی طرف سے اسی ملک میں انجنیئر تختوں کی دہلی کے دعویٰ میں بیچ بحال رکھی گئی تھی۔ (انگلستان میں) اسی باروے کے فیصلہ کی بنا پر عدالت کت نے اس کا تصفیہ کیا۔ ڈیٹن نے اپنی اور بالک اور پیل کی طرف سے باروے کی تجویز کو قطعی اور قیسی تجویز تسلیم کر دیا۔ اس بنا پر کہ اس میں حوالگی خاص کی استدعا کی گئی تھی۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ جہاز کے بیکہ کرنے والے جو کہ انگلستان کی کارروائی میں مدعی تھے، باروے کی کارروائی میں بھی شریک رہ چکے تھے۔ اسکی قطعی کی مزید تائید تصور ہو کر اس بحث کی گئی حالانکہ قطعی اور قیسی فیصلہ تمام عالم کے متبادل میں قطعی تصور ہوتا ہے۔ عدالت ائمہ نے فیصلہ جات کی نوعیت کے متعلق زیادہ تر واضح رائے اختیار کی اور جو فیصلہ بحث مشترک کیا، اسکی بنیاد پر تسلیم کر دی کہ قانون باروے کے حکامات ہے جس سال تختہ موجود تھے، جو انتقال ذریعہ بیچ ہوا وہ نافذ اور جائز تھا، مقدمہ کاٹرک بیک بنام امر می میں عدالت کا فیصلہ صادر کرتے وقت ایک کزن نے کہا کہ یہ امر قابل بیان ہے کہ ناشات متعلقہ تھے (actions in rem) اور ناشات متعلقہ ذات (actions in personum) کے الفاظ اور یہ عام بیان کیا کہ کاپا بند و فرنی تالیف ہوتا ہے، اور دوسرے کا نہیں، البتہ کہ اس کا بنیاد نہیں ہے بلکہ ان کے قانون میں



جس کا آغاز قریبی سے ہو تا وقت کر دیا جاتا تو اس کی ملکیت منتقل ہو جاتی ۱- ایچ وایم۔ ۲۸۰ اس میں بنا چلان و قبی حقوق کا پورسک لایا گیا اور اس کے قانون مقام وقوع اصل کے یا جن کے مقام وقوع کی عدالت نے تسلیم کر لیا تھا جو حق مقدم قریبی کی ہو کسی کی بنا پر عمل میں آتی، اس سے صرف جاما و منقولہ میں و ان کو حق استفادہ منتقل ہو گیا اور اس کی موت کی نسبت بقا بذریعہ جس کے برنا اس کے شریک مقدمہ ہونے کے خواہ کوئی بحث کجائے نگاہ اس مسئلہ پر آگے ذکر رہنا ہے جو ترمیمی اور قطعی کے و بقا بذریعہ جن کے جائزہ منتقلہ کچھ ایلیکٹن کے ریفرنس مقدمہ کا طریقہ

بنام ادوری میں ایل۔ آر۔ ۲۰- اسی ۱۹۵۰ء ۲۶۰ پیج

اب ہم ان قوانین پر غور کریں گے جو قبی اور قطعی تقاضوں میں شامل ہوئے بغیر پورے ہوتے ہیں مسم کو معلوم ہو چکا ہے کہ لارڈ ہلیکین نے اس وقت کو جو ایسے تجاویز کو دیکھا تھا ہے اس سلطنت کے شاہی اختیارات کی طرف مہوب کیا ہے جس کے حدود ارضی میں جاما و منقولہ موجود ہوتی ہے، اس کسٹا سے اگر اسی وقت کی نظر سے اس سلطنت کی مبنی اور نوامش دیکھی جائے جس کا اظہار سادہ و تر طریقہ سے بڑی وضاحت قوانین ہوتا ہے تو ہم کچھ تعجب نہ کرنا چاہئے۔

**وضع شاہ** جو سوالات جس جاما و منقولہ کے انتقال یا حصول حقیقت، یا ان سے کسٹروسیج واقعی حقوق مثلاً زمین و کمالات وغیرہ کے متعلق پیدا ہوتے ہیں ان کا تصفیہ ملو کا قانون مقام وقوع کی رو سے کیا جاتا ہے۔

اگر سوال ایسے جہاز کے متعلق ہو جو بیحد انتقال یا حصول حقیقت کے وقت مسم میں تھا تو اس کا تصفیہ ملک یعنی ایسے شخص کے ذاتی قانون سے کیا جائیگا جس کی طرف سے یا جس کے مقابلہ میں اس انتقال یا حصول حقیقت کا عمل میں آنا بیان کیا جاتا ہے۔ اس قانون کا عمل یا تو بحیثیت قانون مقام وقوع کے ہو گا، اس مفروضہ کی بنا پر جس میں جیسے ملک کا ایک غیر متصور ہوتا ہے، اور اس کا تعین اس جہنم سے کیا جاتا ہے جو اس پر نصب ہوتا ہے، یا خود اس کے ذاتی قانون کی حیثیت سے جس حالت میں قانون مقام وقوع ملک سے متعلق نہیں کیا جاسکتا تو صرف یہی ایک ایسا قانون ہے جو کسی کے حق کا مزیل تصور ہو سکتا ہے اس میں ضرورت کے زیادہ

تکلف ہے کہ عارضی اور اتفاقی مقام وقوع کے قانون کو عام اصول کے اندر داخل کیا جائے جس کا خیال بھی معاملہ کے وقت فریقین کو نہ تھا۔ مثلاً وہ سامان جو معاملہ کے وقت ایک تیسرے ملک کے جہاز پر ہوا ملک مذکور کے کسی بند درگاہ کے گودام میں رکھا ہوا۔۔۔ اس بارہ میں سوئی کا بیان دیکھو صفحہ ۱۸۸۔

”فرز سیدہ مال کا الی کڑا ایسے جہاز پر پہنچا دینا جو مکمل الیہ نے کرایہ کیا ہو، ایسی حوالگی تصور ہوگی؛ اور فرسیدہ مال کو یہ حق نہ ہو گا کہ وہ مال اٹھائے راہ میں روک رکھے یا ایک مقدمہ میں ایسے جہاز پر جو ملک روس میں تھا الی پہنچا دیا گیا تھا، اسی ملک کے قانون کے تحت اسے ملک مجاز تھا کہ وہ مشتری کے دیوالیہ ہو جانے کی حالت میں جہاز سے مال کے وہیں لینے کا حکم عدالت سے حاصل کرے اور مال کو قیمت کے ادھر نہ تک روک رکھے سال آباد کر دینے کے بعد مالکوں کو مشتری کا دیوالیہ ہونا معلوم ہوا، انھوں نے جہاز مذکور کے مالدار سے درخواست کی کہ وہ جہاز کے مال کی بمبی پرائی کی ہدایت کے مطابق دستخط کر دے؛ اور غیر اس کے عدالت سے کسی حکم کے اجراء کی ضرورت پڑے؛ مالدار نے اس کو منظور کر لیا؛ تیسرا بلکہ یہ قانون مذکور کی پوری تکمیل تھی؛ اور ناخدا پر اس ملک میں پہنچنے کے بعد لازم تھا کہ وہ مال ان لوگوں کو حوالہ کرے جن کو بائع ہدایت کریں؛ یہ مشتری کے مفصل الیہم پر جو کہ دیوالیہ ہو گیا تھا؛ مقدمہ انگلشس بنام میشروڈ (۱۸۰۱) ایسٹ۔ ۵۱۵ نئے، کنیان۔ کراس۔ لارنس علی بینک و کنیان اور لارنس۔ نے؛ معاملہ کی نسبت کہا کہ وہ ملک روس میں ہوا جس کا مفہوم ساہوکار بیج ہوتا تھا؛ مگر کراس نے اس کی وجہ یہاں عمل میں آئی، روسی حوالگی کہا؛ اور اس طور سے اس کی طرف اشارہ کیا جس کا ذکر عارضی کے نوٹ میں ہوا تھا؛ جس کو ہم نے مجسمہ نقل کر لیا ہے۔ کسی نئے بائع کے وطن سے بحث نہیں کی؛ اس سے ظاہر ہے کہ یہ سوال کہ مال میں حقیقت کس وقت قطعی طور سے منتقل ہوئی؟ قانون مقام وقوع سے فیصلہ ہوا۔

”جہاز کا ناخدا اس کا مجاز نہیں ہے مگر وہ مال محول جہاز کو فروخت کر دے؛ مگر بحالت شد ضرورت اس کو ایسا اختیار حاصل ہے؛ اسلئے ایک مقدمہ میں جس میں ایک جہاز جو ہندوستان سے نکل کر آرماتھا اس کے سفر میں کیپ گڈ ہوپ کے قریب

مجاہد ہو گیا۔ کچھ نیل جو سامان محلہ جہاز کا ایک خرد تھا تباہی سے بچ گیا اور زبردست  
نا خدا جو نیک شمس کے ساتھ مل کر رہا تھا، ادو جس کو وہ اپنی رائے میں تمام اشخاص  
متعلقہ کیلئے مفید تصور کرتا تھا، اور یہ ہراج عام (نظام) فروخت کر دیا گیا مگر حوی کے  
زور و کم فروخت کی اس شدت ضرورت ثابت نہیں ہوئی اور قرار پایا کہ مشتری کی طرف  
حقیقت متعلق نہیں ہوئی اور چونکہ نیل اس ملک کیلئے بھیجیا گیا تھا، اس لئے اصل مالک  
کو ایہ حق حاصل ہے کہ وہ اسکی قیمت وصول کرے، بقدر ضرورت بنام ایٹھاٹر یا  
کبیری (۱۸۲۲ء) بی والا۔ ۶۱-۷۱، ج۱، ایتھ بتلی۔ پورا ریڈ رپٹ، رپٹ  
مشتری کی واقفیت حالات کی نسبت سمجھا کہ فرض کرو کہ بالینڈ کا قانون  
جو یک گدا ہو بس رائج تھا، ابھیسا کہ بیان کیا جاتا ہے وہی تھا جو اس بارہ میں  
انگلستان کا قانون ہے، تو اس علم کی بناء پر وہ عام بازار کی خریداری کے  
اصول سے فائدہ اٹھا کر محفوظ نہیں ہو سکتا، اس پر مقدمہ کیس بنام سیول میں جس  
کراسٹین نے یہ رپارٹ کی کہ مقدمہ فرمین بنام ایٹھاٹر یا میں بظاہر ایسا معلوم ہوتا  
ہے کہ کشابی عدالت نے فی لیکم کر لیا کہ بالینڈ کے قانون کے مسئلے بازار کے اصل  
کی بنا پر مال کی حیثیت متعلق ہو جاتی، اگر معاملہ کے حالات کے علم کو جبہ سے موجود ہے،  
قانون مذکور کے حدود سے خارج نہ ہوگی ہوتی، ۵-۱۰ ایچ دائرن ۴۵۷، نو  
کیل بنام سیول کا دیگر پہل از میں ہو چکا ہے، صفحہ ۱۹۰-۱۹۱۔ عدالت تحت میڈل  
نے یہ کہا تھا، اگرچہ ان کی رائے اس معاملہ میں بنیادینہ نہیں تسلیم ار پائی، مگر موقوفہ  
بانڈ اس طریقہ سے متعلق کر دی گئی ہے جو اس ملک میں حساب وہ واقع ہے قابل  
پابندی ہے تو وہ انتقال ہر حکم موثر اور قابل باندی تصور ہو گا۔ ۳-۱۰ ایچ دائرن  
۱۳۸۔ مرافعہ میں جنس کراسٹین نے یہ استثنائے بائیس کے جملہ عدالت کی طرف  
سے فیصلہ صادر کرتے ہوئے کہا کہ "بحث میں اکثر مقدمات کا ذکر ہو رہا اور اس سے  
بھی زیادہ دوسری ایسی صورتیں پیش ہو سکتی ہیں جن میں ملک غیر کے مال کی نسبت  
اس ملک یا کسی دوسرے ملک کے قانون کا نفاذ ہونے سے خالی نہیں معلوم ہوتا،  
شکایت دہی اشخاص کے مال کی قرق بر بنائے کرایہ، یا مال کے مسروقہ ہونے کی  
صورت میں اسکی حقیقت کا اعلائیہ بازار کی فروخت کے بعد بھی منتقل ہونا، مگر ہم

نہیں سمجھتے کہ مملکت خیر کے رہنے والوں کا مال ایسے قوانین کے عمل سے  
محفوظ رہے گا، اگر ان قوانین کی بنا پر ان کی ملکیت منتقل بھی ہو جاتی تو ملک خیر  
میں مال کے لئے جانے کے بعد بھی اس میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اس کے بعد  
انہوں نے تہش وکالت کے اصول متذکرہ کے حالات تحت وکالت کے لکھے کہ:  
”ہمارے نزدیک اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ مال تباہ ہو گیا اور وہ اس ملک کے لئے  
نہیں بھیجا گیا تھا، جہاں وہ فروخت کر دیا گیا، ہمارا یہ خیال نہیں ہے کہ مال کے اس  
ملک میں تباہ ہو جانے کی بنا پر مال مذکور کے بارے میں قوانین متعلقہ علانیہ فروخت  
یا مالک مکان کے حق قری کے برابر ہونے میں کوئی فرق واقع ہو گا، اس کے  
بالک کے خیال میں، مثلاً اس کا مال کسی طرح اگلے سال کو بیچ جائے گا، یا پیش  
نے جو اختلاف کیا وہ مالک کے قانون مقام تولد کی بنا پر، بلکہ ملک قانون  
کے مابین قوانین کی بنا پر، اس کی وجہ سے، اس کے خیال میں خونیال اور دنیا کے  
عام ہجرتی قوانین سے حکم الزم جیسا کہ وہ اس ملک میں کیے جاتے ہیں، اختلاف  
تھی۔ لیکن انہوں نے اس مسئلہ کی رائے کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے ایک ایسا فقرہ  
لکھ دیا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ حکم الزم و غیر الزم کے قانون کے بارے میں  
بقا بلو مشننگ سے براہ راست کے ساتھ متفق تھے، انہیں مسئلہ کا فیصلہ قومن کے  
قانون سے نہیں ہو سکتا، کیونکہ قانون بین الاقوام میں اس کا خدا کے اختیارات کے  
متعلق بڑا اختلاف ہے، جیسا کہ ان مجموعہ قوانین کے ظاہر ہو چکا جو آٹا نے بحث  
میں ہمارے سامنے پیش کی ہے۔“ (پیرا ۱۵)۔ (پیرا ۱۶)۔ (پیرا ۱۷)۔ (پیرا ۱۸)۔ (پیرا ۱۹)۔  
کاسٹیک بنام ام ای۔ اے۔ بی۔ بی۔ (ایرن۔ این۔ ۲۰)۔ میں براتول نے اس پر وکالت  
کے اصول وکالت کے اس کا حوالہ دیا اور اسی مقدمہ میں جیکب جج نے جس آف لاء  
کی عدالت کی طرف سے فیصلہ صادر کرتے وقت اس کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا کہ اصل  
بنام ہول میں ایک اس سے زیادہ عام اصل قانون کیا گیا تھا جس نے کہ اگر مال منقولہ  
اس طریقہ سے منتقل کر دیا جو اس مقام کے قانون کے مطابق ہو جیسا کہ مال مذکور  
ہو جاتا تو وہ امتثال ہر سبب قابل پاسندہ ہی ہے۔ اس کو ہم بطور عام قاعدہ کے  
منجھ تصور کرتے ہیں، اگرچہ اس میں کوئی کام نہیں ہو سکتا کہ اس میں امتثال اور حد و



قائم کئے جانے کی گنجائش ہے۔ اس کی نسبت یہ کہنارساوت ہے کہ یہ عام قاعدہ  
 کہ عمومی اور فطری تجویز ہر جگہ قابلِ پابندی ہے جو پاکستان کے قانون پر مشیہ  
 لوگوں میں عام طریقہ سے رائج ہے۔ اسی عام اصول کی ایک شاخ ہے۔ ایسا  
 آر۔ ۴۔ اسی وائی۔ ۱۔ ۱۹۶۹ء

مقدمہ کلائڈس ڈویل بلیک لیبلیڈ بنام شریڈر کمپنی [۱۹۱۳ء]  
۲۔ کے۔ بی۔ آئی۔ بیج۔ برتے میں قرار پایا لیکہ جو قسم ملک، غیر میں عدالت کے  
حکم میں کہ بنا پر ادا کی جائے وہ انگلستان کے مقدمہ میں اس مقدمہ کے ساتھ کہ وہ  
بذریعہ قری وصول کی گئی تھی اور اس میں دلائل جاسکتی۔ یہ مقدمہ بالکل رعدہ اس شخص  
اور اس کی گئی تھی اور ایک جہاز کو جو کہ ایک حکماء کے ذریعہ سے مقدمہ تھا دلائل دیا گیا تھا۔  
اور ملک غیر کے تعلقی اور عام حکماء پر دیا گیا اعتراض نہیں ہو سکتا جس صورت میں ایک  
ملک غیر کی رعایا نے بجات عرض الموت اپنی جائداد کو انگلستان میں واقع تھی،  
ہمہ کی اور وہ ہند انگلستان کے قانون کی رو سے جائز تھی تو وہاں کے وراثت  
کے متبادل میں جن کی طرف سے یہ مذکور کیا جاتا تھا کہ ہمہ کے جواز کا فیصلہ ہمہ  
کے مقام وطن کے قانون سے ہونا چاہیے اور ہمہ کہ لاحق قائم رکھا گیا۔ مقدمہ  
کارون (۱۹۲۱ء) چائرسبرج ۳۴۲-۳۴۳ ج ۱، آئیو

مقدمہ کوٹ بنام جس (۲۷ مارچ ۱۹۶۱ء) - اسی کی وجہ سے ۱۹۵۹ء میں  
 یہ قرار پایا کہ انگلستان کا قانون جس اور فیملی ایکٹ ۱۹۵۷ء کے تحت  
 ال کے ایسے بل سے متعلق نہیں کیا جاسکتا ہو ایکہ۔ انگلستان کے دائرے  
 انگلستان میں ایکہ۔ انگلستان کے۔ یون کو حوالہ کیا ہو۔ اس کا اجماع مال کے  
 متعلق آئرلینڈ میں مقدمہ برکوس بنام برین میں کیا گیا۔ (۱۹۶۰ء) - ۶۔ ال  
 آر (ایس۔ ۵۰۵) - ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱

۶۰۹: دو میں جن کو کمپینس فورس نے (۱۹۶۸) میں ایل مار ۲۰۰ چارٹر پر پابند کیا، ۶۱۰: بھارتیہ کونگرس کے متعلق، ۶۱۱: پاکستان کے متعلق، ۶۱۲: غیر ملکیوں کے متعلق، ۶۱۳: جہازوں کے قرق کرانے سے بازنہیں رکھنے کے بارے میں، ۶۱۴: اس کیلئے سے کردہ ہر ایک ملک

کے متوطن زمینداروں کے ساتھ انصاف نہ ہو سکے گا۔ اور جو دستاویز یا جملہ ایسے دستوں نے  
 جہاز کی کمرائی کے لئے بیٹھواریس میں لکھ دیا ہو یا انکی بنا پر انگلستان میں دعویٰ  
 ہو سکے گا یہ امر قابل بیان ہے کہ ان بیانات کے مطابق جو مقدمہ نڈا اور مقدمہ  
 کمسن بنام فیلک صفحہ (۱۹۹) میں لکھے گئے ہیں بیٹھواریس کی عدالتیں اصول متذکرہ  
 صفحہ ۱۹۱-۱۹۰ سے اس قدر بجا و زور ہو جاتی ہیں کہ وہ مال منقولہ کے ایسے اختلافات  
 اور انتہائی پر جو بوجھ و آگے کے عمل میں آئے ہوں مطلقاً کھاتا نہیں کرتیں، اگرچہ وہ  
 معاملات مال کے لوہے میں زمین سے پہلے مکمل ہونے چکے ہوں یہ تصدیق کی جاتی ہے،  
 جسٹس آڈ کے ان الفاظ کی طرف توجہ دلانا کافی ہے جو انھوں نے ٹک فیر کے  
 قوانین مجریہ کی نسبت اجمال کے ساتھ یہ کہہ دیا کہ یہ کسی ہی سمت اور بے اہم ہوں، اگرچہ  
 انکی مخصوص کوشش اس بارہ میں تھی کہ وہ ٹک فیر کی عدالتی کارروائی اور وہاں کے  
 مجریہ قوانین میں کسی سے اور فرق کو ہی اہل آر۔ ۴-۱۱ کیو۔ ۱۰-۱۱ جیسے غور کے  
 اس بیان کی طرف بھی جو انھوں نے تورو کے قدیم حمل کی تجدید کی غرض سے ان الفاظ  
 میں کیا تھا، جائداد موقوفہ کا انتقال، ٹک کے تمام متوطن کے قانون کے کٹا سے  
 ہونا چاہئے، پورا اگر اس قانون کے رو سے جائز ہو تو وہ ہر ملک کی عدالت میں سبیل  
 کہ یہ مسئلہ زیر بحث پہنچا نہ تصور ہونا چاہیے، اہل آر۔ ۳-۱۱ جیسے مواضع ۴۸۳  
 یہ امر نظامہ مذکور میں معلوم ہوتا ہے کہ ان دوسری دسات کی موجودگی میں جو اس  
 موقع پر جمع کی گئی ہیں، یہ قاعدہ اس سے وسیع تر مانہ پر قبول کیا جائے، کہ وہ  
 دفعہ (۱۵۰) کی ترتیب میں تسلیم کیا جا چکا ہے، جو اس کی تائید بعد مقدمہ ٹیٹنگ  
 بنام بیرویس بھی ہو چکی ہے (۱۸۸۰) ۵-۱۱ مواضع - کینڈا ۶۶۴-۶۶۵ جیسے مواضع  
 بیٹھواریس۔ والٹن: لارڈ بلیکبرن نے کہا کہ ”جس زمین پر مدعی علیہ اپنا دعویٰ قائم  
 کرتا ہے، وہ ایسے مال کی نسبت ہے جو اس وقت کینڈا میں موجود تھا، اس لئے  
 میرے نزدیک اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ اس زمین کا ہوا زمیندار کے قانون پر  
 منحصر ہے، اس مقدمہ میں لارڈ جے نے بحیثیت جج عدالت استبدادی اور تمام ججین  
 عدالت مواضع اور بعد متذکرہ لارڈ نے اپنے فہم اور اولک کے مطابق قانون کینڈا  
 کی طرف توجہ کی، اگرچہ مال موجودہ ملک ایک انگلستان کی ملکیتی تھی، اور پورے

مالک کے مقام توطن کا قانون؛ بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ مقدمہ انگلش بانام برٹن [۱۸۹۸] اے۔سی۔ ۶۱۶۔ پیج ۱، باسٹری۔ ڈسٹن۔ پٹرل ٹیکنائٹن و آرس میں ملے ہوئے اس مال کے اہتہان کا جو انجو ایک متوطن انگریز نے، اسکاٹ لینڈ میں کیا تھا، اسکاٹ لینڈ کے قانون پر منحصر ہونا چاہیے گا۔

مگر اس سوال کی نسبت کو آیا مرتبہ اس امر کا محاذ ہے کہ وہ مال کسی محدود مقصد کے لیے پھر رہا ہے نہ کہ سپرد کر دے، اور جو حق مال کی نسبت اس کو از روئے ہر ملک حاصل ہے اس میں کوئی فرق نہ آئے، ایک مقدمہ میں جن میں فریقین کا مشترکہ توطن ایسے ملک کا تھا جو اس ملک کے علاوہ تھا، جہاں اس مال کا وجود تھا۔ یہ سمجھا گیا کہ اس کا تصنیف مقام توطن کے اس قانون سے ہونا چاہیے جو اس معاملہ کے متعلق متجاوز فریقین میں ہوا (پٹرل)۔ اور نہ اس مال کی حقیقت پر موثر ہوئیے جسے جو تسلیم طور سے فریقین میں سے کسی ایک کا تھا (ڈائسن)۔ مقدمہ نارٹھ ڈیوٹن بنک بانام بونٹر [۱۸۹۶] اے۔سی۔ ۵۶۔

اسی طرح ایک ملک غیر کی ڈگری جس کے ذریعہ سے وہ کسی جامدادی متعلقہ کا تصنیف اپنے ملک میں کر دے، انگلستان کی عدالتوں میں قابل پابندی تصور ہوگی؛ بشرطیکہ ملک نہ کر کے شاہی اختیارات تسلیم کئے گئے ہوں، اور اس ملک کی عدالتیں یہ دریافت نہیں کریں گی کہ آیا ڈگری مال کو بحقیقت کسے کارضہ کرنے والی، یا نظری انصاف کے اصول کے خلاف ہے؟

مقدمہ سمپٹی فاروڈورک۔ ۱۷۱۰۔ ایم ڈیوٹر بانام جے۔ مارکوگینی [۱۹۲۱] اے۔سی۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ میں ہوئیے۔ اسکوٹن نے راکت کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا؛ محض اس بنا پر کہ آیا اس کی سوئیٹ گورنمنٹ کو، سسر کا ڈگری نے تسلیم کیا ہے یا نہیں؟ میکسکو کی بغاوت میں جو مقدمات پیدا ہوئے، ان کا فیصلہ بھی مالا نہیں، امریکہ کی عدالتوں نے اسی طرح کیا ہے۔ مقدمہ جن بانام پٹرل ایڈرگینی [۱۹۱۴] اے۔سی۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ مقدمہ ریکا ڈیو بانام امریکن ٹیل کمپنی ایفٹا۔ ۲۰۴۔

**دفعہ ۱۵۱** اس موقع پر اس فرق کا خیال کیا جانا چاہیے جس کی طرف مقدمہ سگریڈ (صفحہ ۱۹۱) میں توجہ نہیں کی گئی تھی، اور ممکن ہے کہ حالات مقدمہ کے لحاظ سے

اس کی ضرورت بھی نہ پیش آئی ہوا میں خستہ کیل کا قانون نہایت غیر مکمل طریقہ سے ثابت کیا گیا تھا جس قانون کے پابند ملک نہ ہوں اس سے ان کے مختاروں کو ان کے مقابلہ میں کوئی اختیار حاصل نہیں ہو سکتا مگر باوجود اس کے قانون مقام وقوع اگر چاہیے تو جاہل و متغولہ کے مشتری یا راہن کو مختاروں کے عمل کی بنا پر حقیقت عطا کر سکتا ہے۔ مختاروں کے اختیارات کا مسئلہ قانون معاہدہ سے نکال کر مشتری یا راہن کے حقوق کا مسئلہ قانون جاہل و متغولہ سے متعلق ہے۔ اور بالآخر اسی قانون سے اس کا تصفیہ ہو گا جس کا تعلق معاہدہ سے ہے، اگرچہ فروخت یا رہن کرنے والے مختاروں کے اختیارات جو اصول قانون معاہدہ کی رو سے قرار پائیں اس تصفیہ میں موثر اور ذخیل ہوں۔

تبدیل بنام سہولت پر اگر پیشینہ نہ ہو، البتہ کا فیصلہ پر استثناء مکتسب کے بعد اکتادہ میں صادر کرتے وقت بیان کیا کہ ”جو کچھ توجہ سہم نہاد سے اخذ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نہ تو اس کے قانون کے کھانا سے ان حالات میں جو مقدمہ میں پیش نہ کیا گیا ہے، نہ خدا کا مال کو فروخت کر دینا یا تنگ معاملہ کا تسبیح اس سے اور اسے ان کوں یا مال کے لئے نہ تہجرات موجود و درست نہ تھا اور اس غیر مجاز فروخت کی بابت وہ ان لوگوں کو ذرا ہر گاہ گڑب گڑ میں غلط مشتری کو جس نے مال ملک کے مختار سے خرید کیا، جاہل و متغولہ پر کمال حقیقت حال ہوگی۔ اس میں ہمارے نزدیک کوئی ایسا مشیبا یا غلط قیاس نہیں ہے جس کی بنا پر ہم اس کو تسلیم کرنے سے باز نہ خود ہر قانون علانیہ فروخت کے متعلق ہیٹوں کا ہے۔ اور اگرچہ کہا جاتا ہے کہ ایسے ہونے کے جائز دیکھنے میں جن کی ضرورت بنا نہ حالات مقدمہ ثابت ہو یا بحیثیت کا اندیشہ ہے لیکن اگر مشتری کا حق صرف انہیں صورتوں میں تسلیم کیا جائے جن میں خدا اپنے ارادے کے ملکوں کے تعلقات کے کھانا سے مال کے فروخت کا باطل باقاعدہ طریقہ سے مجاز ہو، تو ضرورت کا اندیشہ اس سے بہت زیادہ ہو جائیگا۔ اس صورت میں مشتری جن کو شکل صورت حال معلوم ہو سکتی ہے مال کی پوری قیمت اپنے کیلئے مال نہ ہو لگنے والا خدا کے جائز اور باضابطہ فروخت میں ہی ہی نیست نہ آئے گی۔

۱۰۵ اچھا دانت ۵۰۳

جب تک غیر کا کوئی جہاد یا ایسے حالات میں فروخت کیا جائے کہ مشتری کو ہمت

بالج کی ذاتی نصبت کے علاوہ کمال حیثیت نہ حاصل ہوتی ہو، تو قانون مقام معاہدہ سے اس امر کا تصفیہ ہونا چاہیے کہ آیا ملک غیر کے ملک کا طرز عمل الیاد اس سے کہ وہ ہمسٹری کی حیثیت پر مستتر نہ ہوئے کا مانع قرار دیا جاسکے۔ ہو پر بنام گرومیر لیاٹن بنام گروم (۱۸۶۶ء) ایل۔ اکر۔ ۲۰۔ چانسی۔ مراۃ ۲۰۶۲۔ جج نیپس فورڈ اور فرز جنہوں نے مقدمہ میں غرضی لکھ کر میں بن ڈوٹ کے فیصلہ کو بحال رکھا، اور مقدمہ مقدمہ لکھ کر میں ان کے فیصلہ کو بر بنائے واقعات میں نوٹ کر دیا، ملک شمسہ کا اخطار بنائے اس معاہدہ حفاظت نقصان کے جوہر انگلستان کے لوگوں سے کرے جن کا جہاز پر مال بار ہوا، ملک ان جیسے پر نوہ روزی جائداد کرنے کا مجاز ہے۔ (۱۹۲۰ء) [۲۰۔ پی۔ ۲۲۔ جج، ایل، ٹو]

امریکہ کے حصص ریلوے کے ایسے صداقت ناموں کا تصفیہ جو انگلستان میں موجود ہوں اور ان کی حقیقت ان معاملات پر منحصر ہو، جو انگلستان میں ہوئے ہو، انگلستان کے قانون سے ہونا چاہیے لیکن معمولی حقیقت حصص کے لئے صداقت ناموں حقیقت کا تصفیہ امریکہ کے قانون سے کیا جائیگا۔ میں بنام کوکوش بنک۔ وومیس بنام لندن چارٹرڈ بینک آف امریکا، (۱۸۸۹ء) ۲۸۔ چانسیری ڈورین۔ ۲۸۸۰۔ جج، کٹھن۔ لٹلے۔ پٹن زمین کو تیک دیا کے ساتھ اس ملک اتفاق تھا (۱۸۹۰ء) ۱۵۰۔ مراۃ کینڈا۔ ۲۶۶۔ جج، الیسی۔ ولسن۔ وٹرش۔ براتمل اور کوشس کو تجویز سے اتفاق تھا، اگر انہوں نے انتخاب قوانین کے متعلق ناموشی اختیار کی ہو

**مبحث ۱۵۔ جس حالت میں وصول قرضہ کا دعویٰ دائر کیا جاتا ہے، اس میں** اور اس مقام میں جہاں مادی جائداد منقولہ موجود ہوتی ہے، بہت زیادہ مشابہت ہے۔ اور جو اطلاع میں انتقال قرضہ کا دیون کے نام جاری ہوتا ہے اور مادی جائداد منقولہ کی اس جانگی سے مشابہت ہے جو کجی منتقل الیہ عمل میں آتی ہے۔ جس طرح مادی جائداد منقولہ کی تکمیل انتقال کے لئے بعض قوانین کی رو سے جو انکی ضرورت نہیں ہے، اسی طرح بعض قوانین ایسے ہیں۔ جیسے کہ قانون انگلستان، جن کی رو سے اگرچہ دیون، دیون کے منتقل رہنوالے کو ایسے وقت میں رسم دیو کہ انتقال قرضہ کی اطلاع اس کو دی جانی ہو،

بری الذمہ ہو جاتا ہے، اور اگرچہ منتقل ایسے جس نے، ایسے اطلاع نامہ کے اجرا سے قبل دعویٰ دائر کر دیا ہو، کسی شکل میں منتقل کرنے والے کے نام سے کارروائی کر رہا ہو، اور اس کا مستوجب ہو کہ اس کے مقابلہ میں ایسا عند کیا جائے کہ منتقل کرنے والے کے مقابلہ میں قابل قبول ہوتا ہے تاہم وہ انتقال بغیر انتقال کی اطلاع کے اس قدر کامل ہو گا کہ اطلاع اٹھائے مقدمہ (Pendente lite) اس امر کی مانع ہو جائے گی، کہ اس قرضہ کو کوئی منتقل الیہ البعد یا وارث قریٰ کنندہ وصول کر سکے۔ اور چونکہ ایسے قوانین بھی موجود ہیں جن کی رو سے، مادی جائیداد منقولہ کے انتقال کی تکمیل کے لئے اس قدر سخت ضرور ہے، اس طرح ایسے قوانین کا بھی وجود ہے مثلاً قانون اسکاٹ لینڈ، جن کے حکم نامہ سے انتقال قرضہ بغیر اطلاع کے اس قدر بے اثر ہے کہ اطلاع اٹھائے مقدمہ بعد از وقت تصور ہوتی ہے، اس لئے مادی جائیداد منقولہ کے انتقال کے قوانین کے متعلق، ایسی ہی رائیں قائم ہیں، جیسی کہ ان قوانین کی نسبت جی جن کا تعلق معاملہ دین سے ہے۔ لارڈ کیمس (دیکھو صفحہ ۱۸۵) و اسٹوری (تخلات قوانین دفعہ ۲۹۷) نے یہ رائے قائم کی، کہ قرضہ کا ایسا انتقال جو بدیون کے مقام توطن کے قانون کی رو سے بغیر اطلاع کے کمال ہو، ہر جگہ کمال قرار پانا چاہیے، مگر انگلستان میں یہ طے ہو چکا ہے، کہ جس منتقل الیہ کو وصول قرضہ کا جائز و حق قانون متقام عدالت کی رو سے حاصل ہو چکا ہے، وہی قابل ترجیح ہے۔

202

اس کی بنامقدمات کوٹنس لینڈز کنسٹبل و کمپنی کمپنی، پیکٹون اسٹریٹین  
انٹرنیشنل کمپنی پیکٹون زمین بینک آف اسٹریٹیا (۱۸۹۱) ۱۔ جانری۔ ۵۲۶-  
راج منار تمہ ہیں جس کو لنڈے۔ پوتن۔ فرانسی نے بحال کیا (۱۸۱۲)۔ جانری ۲۱۹  
انگلستان کے ایکسٹرنی سرایہ میں انتقال حق استفادہ کی اطلاع اسٹار  
کو وینچی قبل اس کے کہ اس حق استفادہ کے ایک قبل کے انتقال کی اطلاع،  
اچھو دیجاتی مقدمہ الذکر ہی کو ترجیح دی گئی، باوجودیکہ پہلا انتقال قریٰ کنندہ  
کے مقام توطن میں مل میں آیا تھا، جہاں کہ قانون کے حکم نامہ سے منتقل انتقال  
کے لئے مہنا کوٹری اطلاع دینے کی ضرورت تھی۔ مقدمہ کیلی سبام سلوٹن،  
(۱۹۰۵) ۲۔ جانری ۱۱۰۔ بیج و اسٹریٹین

بناء تجویز ( Ratio decijendo ) اس عدالت کا قانون مختصر جو

سرایا کا اہتمام کر رہی تھی (۱۲۲) بیورو مقام عدالت کے قانون وصول  
قرضہ کے سادی ہے جس کا ذکر کتاب میں کیا گیا ہے پڑ

جس حالت میں حق وصول قرضہ (Chose in action) کی نسبت دعویٰ حقیقی  
استحقاق یا حق کفالت lien کی بنا پر کیا جائے تو ظاہر ہے کہ اس کا انحصار مقام  
عدالت کے قانون متعلقہ حق وصول قرضہ پر ہو گا۔

ایک امریکی کا باشندہ بین فرانسکو میں ایک امریکی کے جہاز پر جو انگلستان  
جا رہا تھا بطور مسکنڈ ٹیٹ کے لیا گیا۔ چند سرات کی وجہ سے جو بے بر پے واقع  
ہوئے کہ وہ جہاز کا نا خدا ہو گیا اس نے عدالت ایسٹ لیمبری میں اپنی اجرت کی باقیہ  
دعویٰ کیلئے وہ رقم کر یا سے دلایا جاسکتا ہے۔ ملے ہوا کہ اس کے دعویٰ کا نصف قس قانون  
مقام عدالت سے ہونا چاہیے کہ قانون مقام مسادہ سے اس مقام کے قانون  
سے جہاں کہ وہ بطور مسکنڈ ٹیٹ کے لازم رکھا گیا تھا۔ اور قانون مقام عدالت  
مرچنٹ شپنگ ایکٹ میں ملے گا کہ اس قانون بحری میں بہرہ قبل از ان انگلستان  
میں عمل ہوتا تھا۔ مقدمہ لنسورڈ (۱۸۵۸) سالہ ۲۶۲۔ ج کوشنگٹن: بہرہ مستاز  
مقتضی، مقدمہ جانتھن کڈ ہیو (۱۸۵۹) سالہ ۲۶۰۔ میں بھی اپنی اسی ملائے پڑ  
جہاز اڈنگر سٹس فلیمور نے مقدمہ سلی (۱۸۶۷) ایل۔ ۲۰۷۔ اے۔ اے۔ اے۔

۱۲۔ میں یہ ریکارڈ کیا کہ ”مجھ کو اس امر کا اظہار ضرور ہے کہ جو دلیل ”فاضل ج“ نے  
قائم منسروالی اور جہاں فیصلوں کی بنیاد ہے اس پر میرے دل کو کبھی طمیان  
نہیں ہوا۔ مجھ کو یہ دریافت کر کے خوشی ہوئی کہ ایک حال کے مقدمہ میں جس کا ذکر  
مجھ سے سٹہ کلارکٹن نے کیا فاضل ج نے ان فیصلہ جات کے اصول پر نظر ثانی  
کرنے کی آمادگی قائم منسروالی ہے مگر کوشنگٹن کی نسبت یہی سمجھنا چاہیے کہ انکی  
راے وہی رہی جس کا اظہار پہلے ہو چکا۔ یعنی وہ قانون مقام عدالت کی تائید  
میں رہے جس سے ایک غیر مادی حقیقی حق کا تصفیہ ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک  
نہیں کہ جو موصوفہ کی تجویز کی بنیاد یہی قس عدہ تھا کہ ”چارہ کار اسی عدالت کے  
قانون کے مطابق ہونا چاہئے جہاں کہ چارہ کار کی استدعا کی جاتی ہے“۔ سبالی،

۳۶۶ نوٹ کر یہ قاعدہ دوسری اور زیادہ تر مروجہ صورتوں میں، صرف چارہ کار کی شکل سے متعلق ہوتا ہے؛ یا زیادہ سے زیادہ چارہ کار کے اس وجود پر، جس کا انحصار ضرور بطور ہو تا ہے۔ (اور انگلستان میں میعاد کے قواعد ایسی مدین آئے ہیں) یا اس کے ایسے وجود پر جس کا انحصار کسی حق پر ہو۔ مثلاً عدہ کو بہ طور سے منظور ہونے کے مقدمہ سے متعلق کرنا یا بحقیقت متافی عدالت کو ایک غیر مادی متقی حق کے معاملے میں مادی قانونی وقت دینا ہے جو مقام وقوع کو مادی استیلا منقولہ کے متعلق مکمل ہے۔ مقدمہ منظور کا اتباع مقدمہ ٹیکس (۱۹۰۳ء) اپنی ۴۴۔ ویلیو، ج، نظیر میں بھی کیا گیا ہے۔ لیکن قانون نے، اگرچہ چارٹ بینک ایکٹ ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۶۵ کے تحت اسے اس اصول کے خلاف بحث کی دیگر اسلئے اختیار نہیں کیا۔ ایک مقدمہ میں انگلستان کے ایک عہدہ زندگی کے صلوات نامہ کا انتقال جو متعلق کرنے والے نے نہ اپنی زوجہ کے نام پر ایسے مقام میں کیا تھا، جہاں مہربین متوطن تھے، اور جہاں کے قانون کی رو سے ایسا انتقال اجازت تھا؛ انگلستان میں ناجائز قسم قرار دیا گیا۔ لی بنام ایڈی (۱۸۸۹ء) کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۴۰۹۔ ج، وائس۔ پریس۔ ویکھو لارڈ ہرشل کی رائے۔ مقدمہ مارنٹھ وٹن جنک نام پو انٹر منڈ کرہ صفحہ ۲۰۰؛ ایک عدالت کنگنٹیسر کا فیصلہ جس میں ایک غیر صحیح اسلوب اولاد کو جو باپ کے مرنے کے بعد پیدا ہوئی تھی، نام و نفعہ دلایا تھا؛ جب انگلستان میں وہ مناد دعویٰ سرارہ لایا گیا تو یہ طے ہو گیا۔ وہ بمقابلہ نامہ موجودہ انگلستان کے اجادی نہیں کیا جاسکتا؛ کیونکہ انگلستان میں بنائے دعویٰ ہی ناقابل تسلیم تھی۔ نفعہ لانے کے متعلق فیصلہ آتی (in personam) تھا اور قانون مقام وقوع دعویٰ علیہ کی ذمہ داری کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔ مقدمہ میکاٹلٹن [۱۹۲۱ء]۔

۱۔ جائی سرسری۔ ۵۲۲۔ ج، اسٹیریڈ

ایسے قرضہ کی بابت ہو ملک غیر میں جو بی طور سے قابل وصول تھا۔ مدیون کے نام حکم (Garnishee) کے اجراء سے اس وجہ سے انکار کر دیا گیا کہ اس حکم کی بنا پر حکم کا لایا جانا ایک عیسے میں تسلیم نہیں کیا جاسکتا تھا۔ مقدمہ مارٹن بنام ٹاڈل [۱۹۰۶ء] کے رلی۔ ۲۶۔ ج، وائس ڈیس وائس ٹیکٹ جنہو سن



مشن کے فیصلہ کو منسوخ کیا تو

اس مسئلہ پر کہ انگلستان کی ایک ٹیکہ کے ضمن میں جو حق مسانداد میں تعریف کا قبل حصول جامدا ذکر کئے دیا گیا ہو، اس پر قیود کا قائم کر دینا جائز ہے۔ خواہ وہ کہ ذاتی قانون کچھ ہی کیوں ہو۔ (مقررین بسام برونگاک ۱۸۵۵ء-۲۵-۲۱۸-ج ۱، رد لے) جب اس تیار کے ساتھ نظر ڈالی جاتی ہے کہ ٹیکہ انگلستان کی تھی (فصلہ صفحہ ۱۲۱) اور وہ ایک نظریہ اس امر پر ہو جاتی ہے کہ جامدا منقولہ کی ملکیت کا تصفیہ قانون مقام وقوع سے کیا جاتا ہے جو غیر مادی حقوق سے بھی اس طرح متعلق ہے۔

لیکن (موضوعہ التی) کی اغراض کے لئے دین اس مقام کی موقوفہ جامدا منقولہ ہوتا ہے، جہاں اس کی بابت ضمانت موجود ہو اور اگرچہ دیون کا توطن اور مقام وصول دیون نہیں اور ہو۔ ایسی جامدا کی قیمت جس کا انحصار ضمانت پر ہو، ممکن ہے کہ مقدار قرضہ سے کم ہو اور اگر مزید ضمانتیں دوسرے مقامات پر بھی لی گئی ہوں، تو باغراض یہوم قیمت قرار دینے میں ان پر محسوس کیا جانا درست ہے۔

ولش بنام کوئن (۱۸۴۲ء)۔ ای۔ سی۔ ۱۲۲-ج ۱، وائٹ۔ ہرشل۔ اینڈ سن

سیکٹن بشینہ کونج

۱۵۳۔ تاخذ کہ قانون مقام وقوع سے جامدا منقولہ کی

حقیقت کا تصفیہ ہوتا ہے جس کی تشریح اس فصل کے ابتدائی حصہ میں ہو چکی ہے، عام طور سے حق استفادہ اور قانونی تملیک دونوں سے یکساں متعلق ہوتا ہے۔ لیکن جو صورتیں ان انتقالات میں داخل ہوتی ہیں جو عام طور سے "انتقالات مجموعی" کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں ان میں حق استفادہ پر ذاتی قانون جاری ہوتا ہے اور قانونی تملیک کے متعلق قانون مقام وقوع کے تمام مراتب کی تکمیل ضرور ہوتی ہے۔ جیسا کہ دفعہ ۱۲۵ میں کیا جاتا ہے، تاہم یہ امتیاز کہ متعلقہ انگلستان کے جو قواعد ہیں، انکی تیسری صورت ہے۔ ذاتی قانون کو اس قدر بھی وسعت نہیں دی گئی ہے کہ وہ تمام جامدا منقولہ کے حق استفادہ پر مادی ہوں ان کے احکام صرف جامدا و کے بقید حصہ پر جاری ہوتے ہیں جو مشونی کے دیون کے ادا کرنے کے بعد باقی

رہ جاتا ہے۔

اب ہم جامدادی منقولہ کے مخصوص اقسام کی بین الاقوامی حیثیت سے بحث کریں گے۔  
**وفاقیہ** انگریزی جہاز انگریزی مملکت کا ایک جز ہے جب تک کہ وہ کسی سمندر یا ملک غیر کے ایسے دریا میں تمام ہلوں کے نیچے سفر کر رہا ہو، جس میں وہ جز رہتا ہے، البتہ اگر جہاز خانگی ہے تو موخر الذکر صورت میں اس سلطنت کو بھی جس کی ملک میں وہ دریا ہے مساوی اختیار سامت حاصل ہوگا۔ اور اگر جہاز کسی انگریزی بندرگاہ کا ہے تو مملکت انگلستان کے ایک جز ہونے کی وجہ سے اس پر انگلستان ہی کا قانون جاری کیا جائے گا۔

سہ کار بنام لوئز (۱۸۵۸) - ڈی وی۔ ۵۲۵ دس کار بنام سٹیلر -  
 (۱۸۵۸) - ڈی وی۔ ۲۹۰ جن کا تصفیہ کیتل - کا کرتن - ہوکت - کورن -  
 ٹین - ایل - بیس - مارٹن - کراپٹن - کروڈر - دس - وائٹن - سٹیل اور باؤٹ نے ہلکر  
 کیا پو مقدمہ کوئن بنام انڈرسن (۱۸۶۸) ایل - آر - سی - سی - آر - ۱۶۱ - ج - ہالوا -  
 چینل باؤٹز بلکیرن - ٹینس - ان مقدمات میں انگریزی جہازوں پر ایک کتاب مجرم ہوا  
 تھا؛ موخر الذکر مقدمہ میں جہاز ملک غیر کے ایسے دریا میں تھا جو وہ جز سے تاثر  
 ہوتا تھا۔ اس دعوے کا حکم اسی حالت میں بھی نافذ تصور ہوگا جبکہ جہاز ملک غیر کے  
 دریا کی گودی میں ٹکرا نہا نہ ہو اور نہ صرف جہاز کے طارین بلکہ تمام اشخاص جو کسی  
 حیثیت سے جہاز پر آمد و رفت رکھتے ہوں، انگلستان کے قوانین خود ارمی  
 کے تابع سمجھے جائیں گے۔ مقدمہ کوئن بنام کار (۱۸۸۲) - اکیو - بی - ڈی -  
 ۶ - ج - کورن - ہوکت - بوپس - سٹین - وائٹن - بیس -

مارشل بنام گرگٹھ (۱۸۷۰) ایل - آر - ۶ - اکیو - بی - ۳۱ - ج - بلکیرن -  
 وائٹن - جن میں ایک حکم متعلقہ تعین ولایت زیر قانون انگلستان مقبلاً بلکہ  
 ایک شخص کے جو اس لڑکے کا باپ مشہور تھا جو سمندر میں لیورپول کے ایک  
 انگریزی جہاز پر سوار ہوا تھا، بحال رکھا گیا۔

دیوید ام کیو کا مقدمہ یوٹیسٹیس بنام ہیٹن (۱۸۶۶) - اکیو - بی - ۱۵۲ -  
 ج - دستور میں اس قاضی نے حکم کیا کہ وہ امیر انگریز سے یہ سمجھی گئی تھی کہ

ان گویوں کا پانی زہاں مہ و جزر ہوتا ہے، صحیح طور سے عین مسد رکھا جاسکتا ہے۔  
جب تک وہ پانی ایسا نہ ہو کہ اس میں مسد رک کی انتہائی کمی آب کا نشان موجود نہ ہو۔  
عمومی قانون نے، ان اصطلاحات کی اور زیادہ تنگ تعبیر کرنے کی کوشش کی ہے۔  
اٹلی کا ایک جہاز جو سمندر میں تھا چھوڑ دیا گیا تھا ایک انگلستان کے بندرگاہ میں  
لا گیا تھا قانون اٹلی کے بموجب اس پر ان اعتراضات کا بار تھا جو گروینٹ ذکر کرنے لگا تھا  
جہاز کو ان کے وطن پہنچنے میں برواشت کئے گئے تھے، یہ اسلیم کیا گیا اور قابل نفاذ قرار  
پایا بقدر یوٹیا (۱۸۰۲)۔ پی۔ ڈی۔ ۲۰۹۔ ج۲، ص ۱۱۰

**وقعہ ۱۵۴ (الف)** تمسکات قابل یقین و شہادت ۱۲۹ و ۱۵۰

کے حکم میں داخل ہیں، ان کے انتقال سے، ایسے دیون کے حق وصول کے استفادہ  
پر اثر پڑے گا جو کہ بموجب قانون مقام وقوعہ وقت انتقال ان تمسکات کی بنا پر  
واجب الوصول تھے۔

الحاک بنام اسٹہ (۱۸۹۲) ۱۱ چانسرری۔ ۲۳۸۔ ج۲، تو مہ جس کو، قتلے۔  
لوپس۔ کتنے نے کمال رکھا بقدر اسبریکوس بنام ایگلہ اسٹریٹین بیک (۱۹۰۶) ۱۱  
۲۔ کے۔ بی۔ ۱۰۰۔ ج۲، واٹس جس کی (۱۹۰۵) ۱۱۔ کے۔ بی۔ ۱۰۰، میں بگین  
ویس۔ روم اور اسٹریٹ نے تائید کی ہے

کفالتوں پر روم ہی طرح واجب الوصول ہیں جس طرح وہ مالک غیرہ کی کمپنیوں  
کے ان کمالات نامحات پر وصول کئے جاتے ہیں اسلئے تھائے متحدہ میں تیار یا جاری  
ہوتے ہیں، بشرطیکہ وہ سلطنت تھائے ذکر میں داخل ہونے کے بعد بمصدق ہو جانے  
کیوجہ سے قابل یقین و شہادہ بائیں بقدر اننگ بنام کشن ان ان لینڈ پر وینو  
(۱۸۹۰) ۱۱۔ کیو۔ بی۔ ۱۰۰۔ اے۔ ال۔ ج۲، اسٹہ۔ رے وکالٹس جنہوں نے ارفق  
اور رڈے کے فیصلہ کا کمال رکھا اور اسی کی بقدر لارڈ رول اسٹوک بنام وغیرہ وغیرہ  
(۱۸۹۰) ۱۱۔ اے۔ سی۔ ۵۶۵۔ ج۲، اسبرج بیگنٹن۔ آرتھر ٹیڈ نے تائید کی ہے

**وقعہ ۱۵۴ (ب)** سند اختراع یا اس میں شرکت، یا اس سند کے

انتقال کی اجازت، اس ملک کی متوقوعہ جائیداد نہیں تصور ہوگی جس میں وہ حق قائم ہے؛  
کم از کم جہاں تک اس کا تعلق قانون مالکزی سے ہے۔

اسٹانک کمپنی آف اٹریلیا یا نام کم کشران ان لینڈ ریونیو [۱۸۹۶] کیو۔ بی۔ ۱۷۹۔ پوکٹ اور برٹش نے اتفاق کیا کہ دوسری بنا پر ایشور لوپس۔ رینجے نے (۱۸۹۶) ایکو۔ پی ۵۷ میں اسکو بحال رکھاؤ لیکن بعد میں سے بنام لیکوٹیر (۱۹۰۸) ۲۔ جانیسی ۱۵ء جولائی ۱۹۱۰ء [۱۹۱۰] اے۔ سی۔ ۲۶۲ میں بحال رہا۔ یہ طے ہوا کہ ملک غیر کی ایک جماعت موجود انگلستان کا نشان تجارت اس حاکم کے مقام توطن کے اس قانون کا تابع نہ تھا جبکہ دوسرے جاماد کی ضابطی کجاتی تھی کیونکہ ملک غیر کا قانون تو زراٹ انگلستان میں موثر نہیں ہے تو لیکن کاروبار تجارت کی سادھ یا نیک نامی جن میں ضمنی طور سے بعض معاہدات کا استفادہ بھی شریک ہو، قانون مال کے مفہوم میں اس ملک کی موقوفہ جاماد تصور ہوتی ہے جو جہاں اس تجارتی کاروبار کی کوٹھی واقع ہو۔

لواد کمپنی کی مارگرائٹ لیٹیٹسٹام کشران ان لینڈ ریونیو [۱۹۰۰] کیو۔ بی۔ ۳۱۰۔ ایل۔ جی۔ ۱۰۷۔ کاکس و گھان و میس جنوں نے ڈیسے اور لائن کے فیصلے کو منسوخ کر دیا۔ نانک فیصلہ کو [۱۹۰۱] اے۔ سی۔ ۲۱۷ میں لگاتار۔ ڈیوی جی۔ بیس برہمپٹن۔ مارٹنسن اور لڈے نے بحال رکھا اور لبریری مختلف اس کے لیے

اس کمپنی کے حصے جو انگلستان میں اس غرض سے جرٹر ہوئی ہو کہ ایک بیرون ملک کے تجارتی کاروبار کو حاصل کرے یا قانون مال کے مفہوم میں جاماد موقوفہ انگلستان تصور ہونگے۔

کشران ان لینڈ ریونیو نام بیل کمپنی (پریس) لیٹیٹ [۱۹۰۸] اے۔ سی۔ ۲۲۔ جی۔ بی۔ ۱۸۸۔ ایشورین کمپنی آف ہرنیو ڈو۔ مچسن جنوں نے موطن اور قانون دیکھتے ہیں۔ دوسرے وجوہ پائنتان کیا کا وہ فیصلہ منسوخ کر دیا تھا جس میں انہوں نے موطن کی تجویز بحال رکھی تھی اور گزائی نام داری قانون انگلستان کے مفہوم میں میل کے لیے جاماد موقوفہ مقام عدالت نہیں تصور ہوتی۔

ڈو بین ٹکریٹکریسی بنام کشران ان لینڈ ریونیو [۱۹۰۱] ایکو۔ بی۔

۱۹۰۲ء۔ ال۔ جی، آئینہ۔ کانسٹ و اسٹرنگ جمہوں نے ریٹے اور ڈارنگک کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا

کاغذی دیون، جو کاروبار تجارت کے سرمایہ میں شریک ہوں، اس مقصد کے لئے ذاتی ذمہ داری تصور ہوتے ہیں، اور اسلئے فرض قلیل، جائیداد موقوفہ مقام عدالت نہیں سمجھے جاتے۔ یان پر انگلستان کے رسوم و اداب میں اگر بیرونی تجارت کی یہ انگلستان میں واقع ہو۔ ویل اسکینوز لیٹیڈ بانک مشران ان لینڈز بروکرز (۱۹۱۱ء) کے ۲۰۵۸۔ بی۔ جی، کوگز آرڈر۔ ایمر۔ ایلاڈ جٹس پچھوڈو۔ لارڈ جٹس پچھنن ایڈمی نے جٹس اسکورڈن کے فیصلے کو بحال کر کھنڈ

**فصل ۱۵۴ (رج)** ملک غیر کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کے رسیور دہتم، عموماً انگلستان کی عدالت سے تحفظ رکھتے ہیں، لیکن جب تک انکی یہ حیثیت، مقامی قانون سے نہ قائم ہو جائے، اس وقت تک کوئی شخص جو انگلستان کے مقدمہ میں فریق نہ رہا ہو۔ اور اگرچہ وہ انگریزی رعایا بھی ہو۔ اس بنا پر تو یہ عدالت کا طرہ نہیں قرار پاسکتا کہ اس نے ملک غیر میں ایسی کارروائی اختیار کی جس کا مقصد ان مہتموں کے قبضہ میں نکل اندازی تھا۔

مقدمہ ماڈلے و فرزندان ذیلڈ (۱۹۰۰ء)۔ جی، کوگز آرڈر

**فصل ۱۵۵** انگلستان میں ملک غیر کے بادشاہ یا سلطنت کے دیوانی حقوق کی یقیناً حفاظت کیجاتی ہے، خواہ ان کا تعلق جائیداد سے ہو یا ذمہ داریوں سے اور خواہ وہ بادشاہ کے ذاتی حقوق ہوں یا عام حقوق، لیکن یہ امر ستر متین ہے کہ ملک غیر کے بادشاہ یا سلطنت کے سیاسی حقوق کی حفاظت کس درجہ تک ہو سکتی ہے۔ اگرچہ ان سے مالی فوائد بھی حاصل ہو سکتے ہوں۔ یا یوں کہو کہ یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا انگلستان میں سیاسی حقوق اس بنا پر کہ ان سے مالی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں، اثبات یا جائیداد منقولہ سمجھے جائیں گے یا نہیں؟۔ بمقدمہ امپیراٹ انٹرنیشنل بانک (۱۸۹۱ء)۔ ۲۰۔ گرنٹ ۹۲۸۔ جی، اسٹورٹ۔ ۳۰۔ ڈی۔ ایف۔ جے۔ ۲۱۰۔ جی، ایسٹل۔ ۱۸۔ پروسس و ٹریڈس ریجسٹریشن کئی، اس بنا پر کہ امپیراٹ کی طرف سے یہ دعویٰ ہوا تھا کہ اس کو جو مخصوص حق اپنے ملک میں کاغذات کے جاری کرنے کا حاصل ہے، اس کی خلاف ورزی کا اسناد

بذریعہ امتناعی حکم کے کیا جائے جسٹس ہٹورٹ نے، حکم امتناعی برسرِ حق جاری کرنا منظور کیا، اور اس حق کو مالی قیمت پر مبنی کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی بلکہ مبالغہ میں تمام ججوں نے اس سے اس بارہ میں اختلاف کیا۔ میل اور ٹاٹ برس نے حکم امتناعی کو اصل بنا، پر بحال رکھا، کہ وہ دعویٰ کا ایسا حق تھا جو مالی فائدہ پر مبنی تھا جسٹس طرٹز نے اس کی اس بنا پر تائید نہیں کی بلکہ یہ وجہ تیار دی کہ جعلی اشاعت سے دعویٰ کی رعایا کا نقصان تصور ہے۔ لارڈ کیمپبل نے دوسری قسم کے سیاسی حقوق سے جو مالی فوائد پیدا کرتے ہیں اور جو بین الاقوامی معاہدات کے جواز کے ضمن میں ہمارے سامنے آتے ہیں، حسب ذیل بحث کی، زیادہ تر موقع عذر اس قسم کے اعتبار پر مبنی تھا جن میں یہ طے ہو چکا ہے کہ ہم ممالک غیر کے قوانین مال کا مطلق رکھنا نہیں چاہتے، اس لحاظ سے اگر ملک غیر کا کوئی بادشاہ اس امر کے متعلق حکم امتناعی کی درخواست کرے، کہ انگلستان کے تیار کردہ سامان کو اس کے ملک میں خفیہ طور سے لایا جائے اور اس کا استعمال کیا جائے جو اس کے سخت مالی نقصان کا موجب ہے، تو یقیناً وہ درخواست منظور کی جائے گی۔ اگرچہ لمبا طائر تباہ بین الاقوام قاعدہ ہی رہا ہے مگر ممالک غیر کے قوانین کی قوت کی جائے مگر آزاد تجارت کی تائید میں "قوانین مال" اس سے مستثنیٰ رہے ہیں اور استثنا کی ایک ایسی مثال ہے جو قاعدہ کو ثابت کرتی ہے۔ (ایس۔ پی۔ ۲۴۱)۔

## فصل ششم

### جامدا وغیر منقولہ

207

اٹلی کے مجموعہ قوانین میں بھی، جو کہ شخصی قانون میں الاقوام میں اصول قومیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے قانون کا بہترین اور اعلیٰ ترین نمونہ سمجھا جاتا ہے، اور جس کے ابتدائی دفعہ (۷) میں مذکور ہے کہ ”جامدا و منقولہ مالک کی قوم کے قانون کی تابع ہے، بجز اس کے کہ اس ملک کا قانون جہاں کہ وہ جامدا دیا جائے اس کے خلاف حکم کرتا ہو یہ حکم موجود ہے کہ ”جامدا وغیر منقولہ اسی مقام کے قانون کی تابع رہے گی، جہاں کہ وہ واقع ہے۔“ (۹) اس دفعہ (۹) پر بیان ہو چکا ہے کہ قانون مقام وقوع یا حقیقی قانون کا اصول اصلی کے متعلق، انگلستان میں نہایت مجبلیت کے ساتھ اختیار کر لیا گیا، اور وہیں اس کا مشورہ نامہ ہوا، اس لئے جامدا و منقولہ کے متعلق انگلستان کے مسائل بیان کرنے میں ہم کو صرف اس اصول کو وسیع کر کے ان مختلف صورتوں میں دیکھنا ہوگا، جن کی تائید نظائر وغیرہ سے ہوتی ہے، اور جن میں باہم سم بہت کم اختلاف ہے۔ اگر اس کے متعلق کچھ شبہات ہیں تو وہ قانون سے زیادہ تر اختیار کا متعلق ہے متعلق ہیں مقام وقوع کے اصول کا، اور ارضی سے متعلق ہونا، مسلم ہے؛ کیونکہ وہی با اختیار لوگ، جو اس مقام پر موجود ہوں قبضہ لینے یا دینے میں جس سے کام لے سکتے ہیں، وہاں غیر کے عہدہ داروں کا قبضہ دانی یا اس کی ملکیت کی تجویز کرنے میں براہ راست کوئی کوشش کرنا ایک عبث فعل ہوگا۔ اگر فعل مذکور، غرضی یا آئندہ کے حق قبضہ سے بالکل جدا اور غیر متعلق ہے۔ البتہ ملک غیر کے عہدہ دار بالواسطہ ارضی کے قبضہ یا ملکیت کے قبضہ کی، اس طرح کو پیش کر سکتے ہیں کہ اس شخص کو جو ذاتی طور سے ان کے احکام کا تابع ہے، مجبور کریں کہ وہ ان حقوق

قبضہ یا ملکیت کو جو اُسے مقام وقوع جائداد میں حاصل ہیں اس طرح کام میں لائے گئے کہ ان کی ایسی تجویزیں موثر ثابت ہوں جو بغیر اس عمل کے بالکل بے کار تھیں۔ مگر نظائر معقول اصول یہ معلوم ہوتا ہے کہ محض کسی شخص کی ذات پر اختیار حاصل ہونے کی وجہ سے ایسی کوشش نہ کی جانی چاہئے، ایسی کوشش صرف اسی صورت میں ہونی چاہئے جبکہ کوئی ایسا فعل کیا گیا ہو جس میں شخصی اختیار سماعت سے کام لینے کی ضرورت بر نہائے اس ذمہ داری کے پیش آتی ہو جس کا تعلق صحیح طور سے فعل مذکور سے ہو؛ اور ملک غیر کی اراضی کے تعلق پر تجویز کرنا اس ذمہ داری کے تصفیہ کیلئے ضروری سمجھا جاتا ہو۔ یہ امر صاف طور سے ظاہر ہے کہ اس اصول کے استعمال میں جبکہ احتیاط کی ضرورت ہے اور اس میں ایسی صورتیں بھی پیش آسکتی ہیں جن میں غیر منقولہ حقوق زیر بحث کا تعلق خود دار ارضی یا اس کے قبضہ سے نہیں ہوتا۔

208

**دفعہ ۱۵۶۔** جائداد غیر منقولہ کی ملکیت اور ان کے انتقال کے طریقوں کے متعلق تمام مباحث کا تصفیہ قانون مقام وقوع کی رو سے کیا جاتا ہے۔ انگلستان میں انتقال کی ان تمام صورتوں کے مجبور کے قانون مقام معاہدہ عمل میں آئیں یا منظرہ کے جانے کی نسبت کو دیکھو کہ مخدوم۔ اگر مشتتہ۔

غیر منقولہ حقوق کی دستاویزات انتقال پر مہر کا ہونا قانون مقام وقوع پر منحصر ہے۔ متحدہ ممالک بنام کلونڈ بک (۱۸۸۳) ۱۰ کیو۔ بی۔ ڈی۔

۲۰۳۔ جی۔ کیو۔ بی۔

**دفعہ ۱۵۷۔** ارضی کے متعلق ایسے حقوق جو میعاد می ہوں۔ خواہ وہ چند سال کے لئے ہوں یا زندگی بھر کیلئے، یا اس کے علاوہ، یا ایسے حقوق جو اپنی نوعیت سے ماسمومہ ہوں، مثلاً قانونی (ex jure Quiritium) یا متعلقہ استفادہ in bonis، یا استفادہ بالے حقیقت تابع (servitudes) یا بار یا کفالتیں اور ارضی کی ہر قسم کی زمین۔ ارضی کی طرح غیر منقولہ تصور ہوتی ہیں۔

**دفعہ ۱۵۸۔** قانون مقام وقوع جس رقم کو معاہدہ غیر منقولہ کے تمام مقام قرار دے، اس پر وہی تمام حقوق قائم ہوتے ہیں جو جائداد غیر منقولہ پر قائم ہوتے ہیں، لیکن اگر جائداد مذکور مالک کے منتقل کرنے یا اس کی کسی کارروائی کی سبب پر





ایسی حالت میں فروخت کی رقم سے اس سوم وراثت واجب الادا میں مقدمہ فاربس بنام سٹیٹون۔ مگنرے بنام فاربس (۱۸۷۰) ایل۔ آر۔ ۱۰۰۔ ای۔ کیو۔ ۱۷۸۔ بیج، جیس ویسٹنگس۔ ہٹکس بنام مگراڈ (۱۸۹۰) ایل۔ ٹی۔ ۱۷۶۔ بیج، ناتھورم فرم فروخت میں، تو ریٹ، انگلستان کے قانون امانت کے مطابق جاری ہوگی نہ کہ مقام وقوع کے قانون وراثت کے مطابق۔ مقدمہ پیری و وٹھام بنام پیری (۱۸۹۵) ایل۔ چانسرری۔ ۸۳۔ بیج، ناتھورم تخلیک بار کے ذریعہ سے جو حق استفادہ دیا گیا تھا، اور جس کی بنا پر انگلستان کی موقوفہ جائداد غیر منقولہ یا فرض فروخت و تقسیم امانت میں تھی، ذاتی جائداد و قسریاں یا باوجود اس بنا پر اس کا بغیر یہی وصیت کے جو ملک غیر کے طریقہ پر کیا جائے، منتقل ہونا لازم رکھا گیا۔ ایسی وصیت، جائداد منقولہ کیلئے لارڈ کننگسٹون کے ایکٹ کے تحت نافذ تھی۔ لیکن اس کے تخلیک نامہ امانت کا مقدمہ (۱۹۱۹) ۱۔ چانسرری۔ ۸۔ ریج، سوانٹن ایڈی۔ ایم۔ آر۔ لارڈ جیسٹس ڈیوک جیسٹس آف چیمبرس جیرنٹن کی تجویز کو منسوخ کر دیا۔

ایک ایسی صورت اس کا لینڈنگ جیکوٹ لینڈنگ کی مرضی کی رسم فروخت کے تصرف (Appointment) کے نام سے تیار رہتا ہے۔ امانت، فرض فروخت، حامل تھا، ایک وصیت نامہ کے ذریعہ سے جو اس کا لینڈنگ میں منتقل کیا تھا، اور جو اس کے قانون کی رو سے نافذ کرنا چاہتا تھا، اس کے ایکٹ کی رو سے نافذ تھا، اور اس کا لینڈنگ، اپنے زوجہ کے لئے چھوڑنے والے ہو کر اس کا انتقال جائز تھا، کیونکہ رقم فروخت میں استفادہ، ہنر مند مرضی کے تھا، اور اس کا انتقال قانون مقام وقوع کے حکم سے نافذ تھی۔ مری بنام جیمز فرنی (۱۹۰۱) ۲۔ ایل۔ آر۔ ۲۲۲۔ مگراڈ، امر مشتمل ہے کہ آیا یہ فیصلہ، اس فیصلہ کے مطابق سرجو لینڈنگ کے مقدمہ امانت میں کیا گیا تھا، یا یہ وصیت نامہ حسب ایکٹ لارڈ کننگسٹون اور بلور جائز تھا، یا انتقال جائداد کے لئے کافی تھا، اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ وہ ذاتی جائداد تھی، مگر عدالت میں اس امر پر بحث نہ ہوئی، کیا گیا، اور اس لئے فیصلہ کہ وہ عارضی جو فروخت کے لئے امانت میں ہو، بمنزلا اس کی تصور ہوتی ہے۔ — نہایت مشتبہ ہے!

جائداد غیر منقولہ کے متعلق انگلستان کا جو عام اصول ہے، وہ انھیں تین دفعات میں درج کر دیا گیا ہے۔ انگلستان کے وہ مخصوص مباحث جن میں اس اصول سے کام لیا جاتا ہے، اہم اور مختلف ہونے کی وجہ سے علیحدہ دفعات میں ذکر کئے جاسکتے۔

**دفعہ ۱۵۹** بارنگان، بجوار، یعنی واقع انگلستان سے پیدا ہو، غیر منقولہ متصور ہو گا؛ اور جب انگلستان کے کسی قانون کی رو سے اس پر بحیثیت جائداد منقولہ کے رسوم وراثت عائد ہوتے ہوں تو وہ رسوم واجب الادا ہیں؛ اگرچہ مالک متوفی کا توطن ملک غیر کا ہو اور اس لئے جو جائداد منقولہ، وہ چھوڑے اس پر یہ رسوم نہیں لگے جائیں گے۔

مقدمہ چیٹ فیلڈ بمقام ہرجٹولڈ (۱۸۷۲ء) ایل۔ آر۔ ۷۰۔ چانری۔  
مرافقہ ۱۹۲۔ بیچ، تھیمس، میلشس، جینہوں نے بکین کا فیصلہ منسوخ کیا (۱۸۷۱ء)

ایل۔ آر۔ ۱۲۔ ای۔ کیو۔ ۳۶۳

**دفعہ ۱۶۰** جب کسی ایسے دین کی بابت جو ذاتی طور سے بھی واجب الادا ہو، جائداد غیر منقولہ کی کفالت دیکھائے، تو اس امر کا فیصلہ کیا آیا دین مذکور غیر منقولہ ہے؟۔ اس مقام کے قانون سے کیا جاتا ہے، جہاں جائداد مذکور واقع ہے؛ یعنی یہ امر کہ جائداد غیر منقولہ کی قیمت کسے اس چیز کی جس پر دین مذکور لیا گیا، حقیقت معلوم کی۔

یادہ صرف ایک دین، مزید کفالت کے ساتھ ہے۔

ایک اربھان کے مقدمہ میں جو دین ارضی واقع کینیڈا کی کفالت پر لیا گیا تھا جس میں ٹوئنٹی ایڈی نے اس دفعہ کے مندرجہ احکام کو پسند کیا (۱۹۱۱ء)۔

۲۔ چانری صفحہ ۳۲۱۔ ادرت مرافقہ نے کوئٹس آرڈری۔ فارول، سٹولٹن، گریو، ڈاکٹر، غنا ایسے جوہر جو اس نے ظاہر نہیں کئے، اس پر مشتبہ کیا، یہ فیصلہ کیا، کہ اگر تہاں غیر منقولہ ہے۔ مقدمہ بولینز، روبنام، جیک (۱۹۱۱ء)۔ چانری، ۹، ایسیکن قانون مقام، تو عہدہ کام میں لایا گیا، اسکی نسبت سمجھا گیا کہ وہ وہی ہے جو انگلستان کا قانون ہے، اس صورت میں جائداد کا منقولہ اور غیر منقولہ میں تمیز کئے جانے کا کوئی عمل نہیں ہو سکتا۔ دیکھو صفحہ ۱۸۵۔ بیچ، فارول، کیو

اسکاٹ لینڈ کے ایک ملک قابل قریٹ میں یہ صورت پیش آئی کہ قرعہ برداروں



**دفعہ ۱۶۲** دیون اور ہبہ جات وصیتی کے ادا کرنے کے طریقوں کے متعلق کوئی قانون جو اس ملک میں رائج ہو جہاں متوفی کی جائداد کا اہتمام ہو رہا ہو گو کہ متوفی وہیں کا متوطن ہی کیوں نہ ہو! دیون اور ہبہ جات مذکور کے متعلق اس سے زیادہ بار اس کی جائداد غیر منقولہ پر نہیں عائد کر سکتا جو از روئے قانون مقام وقوع اس پر عائد ہوتا ہو۔

ہرین بنام ہرین (۱۸۷۲) بیج، سلطون جیمیس - ملیش (۱۸۷۲) جس میں سلطون ملیش نے آرڈر (۱۸۷۲) کا فیصلہ منسوخ کیا جس کی توجہ اس معاملے کی طرف مبذول نہیں کرائی گئی تھی۔ ایل۔ آر۔ ۸۰۔ چانسی مرافعہ ۴۲۰/۴۱ مقدمہ ہیوٹ و لاسن بنام ڈنکن (۱۸۹۱) ۳۰ چانسی مرافعہ ۵۶۹ بیج، آرموڈنگ کی اراضی سے خیراتی ہبہ وصیتی کا اجرا نہیں ہو سکتا اگرچہ وصی کی یہ خواہش ہو کہ اس کے معاملات کا تصفیہ اسکاٹ لینڈ کے قانون سے ہو چاہیے اس بنا پر یہ مقدمہ دوسرے امر متعلقہ اہتمام ترک میرا بیس بنام بریس سے منکف ہو گیا۔

**دفعہ ۱۶۳** اگر مقام معاہدہ کے قانون کی رو سے معاہدہ ناجائز ہے تو اس کے متعلق ہجو کفالت جائداد غیر منقولہ کی دیکھائے گی، وہ بھی ناجائز ٹھہرے گی اگرچہ معاہدہ مذکور کفالت کے مقام وقوع کے قانون کے لحاظ سے ناجائز نہ ہوتا۔

ریکارڈ بنام گولڈ (۱۸۷۷) ۱۰ سو۔ ۲۲۔ بیج، ہارٹ کو

**دفعہ ۱۶۴** اراضی کا میعاد ہی بڑا اگرچہ انگلستان یا مالک کے کسی دوسرے ذاتی قانون کے لحاظ سے جائداد منقولہ ہو، مگر انگلستان میں شخصی قانون بین الاقوام کے مقاصد کے لئے جائداد غیر منقولہ تصور ہوتا، اور قانون مقام وقوع کا تابع رہتا ہے۔

ایک وصی متوطن آئر لینڈ کو انگلستان کے ایک میعاد ہی ہبہ کے انتقال کیلئے تصدیق کے ایکٹ سے مدد لینے پڑے گی۔ مقدمہ فریک بنام کابری (۱۸۷۳) ایل۔ آر۔ ۱۶۰۔ ای کیو ۶۱ بیج، سلطون کو ایک ایسے مالک کے مر جانے کے بعد جس کا وطن آئی کا تھا اس کے پٹہ میعاد ہی واقع آئر لینڈ کی ورثہ کا انحصار آئر لینڈ کے قانون پر رہے گا اگرچہ اہتمام ترک

کی منظوری دیا جائے گی۔ مقدمہ جنٹلی (۱۸۷۵) ایرشس لارپورٹ - ۹ - ۱۲  
کیو۔ ۵۴۱ - ۵۴۲، آئین کی یہی صورت و ان بھی یہی اس مقام وقوع کے لئے سوال  
تھا۔ مقدمہ ہوسی - موسی بنام پلیٹائین (۱۹۰۸) - ۲۱ - ۱۹۰۸ - چانسرری - ۲۳۵ - ۲۳۶،  
سٹونٹن ایڈمیٹو

انگلستان کے میعاد می پٹوں سے مارٹین کا ایکٹ متعلق ہوتا ہے اور اسکی  
وجہ سے عقد جامدا یا مقدار خیراتی کاموں سے خارج ہو جاتی ہے وہ وہ انگلستان  
کے قانون کے مطابق بعد کے قریب تر شدہ دار کا پہنچتی ہے مقدمہ ٹیکن بنام  
لاس (۱۸۸۹) - ۴۱ - چانسرری ٹوئزن - ۳۹۴ - ۳۹۵، جے ۱، ۲

لیکن جس حالت میں ہونی کا بحالت وطن اسکاٹ لینڈ انتقال ہوا ہو اور  
اس کا مقصد ترک انگلستان میں ہی منظور کیا گیا ہو تو انگلستان کے بحالت کے  
متعلق اس کو وہی اختیارات حاصل رہیں گے جیسا کہ انگلستان کے مقصد ترک کو حاصل  
ہو سکتے ہیں مقدمہ ڈنہام مارٹن (۱۸۶۸) ایل آر - ۶ - ۱۱ کیو۔ ۲۱۸ - ۲۱۹، جے ۱، ۲

**فقہ ۱۶۵** جامدا وغیرہ منقولہ کی انتقال حقیقت یا وصیتی انتقالات کے  
موانع کے متعلق جس قدر سوالات پیدا ہو چکے، اس کا تصفیہ قانون مقام وقوع سے  
کیا جائیگا۔ خواہ وہ موانع عام ہوں یا خاص۔ اور خاص ہونے کی صورت میں خواہ وہ  
موانع انتقال حقیقت یا طریقہ انتقال وصیتی کے متعلق ہوں؛ مثلاً ذریعہ وصیت نامہ یا مخصوص  
اشخاص کے حقیقی نسل زوجہ اور شوہر میں یا خاص مقصد کیلئے جیسے خیرات وغیرہ؛ اور  
خواہ وہ موانع کلی ہوں یا نیت کے کسی خاص جز تک محدود ہوں۔

مارٹین کا ایکٹ انگلستان کی ارضی کے انتقال وصیتی کا مانع ہے؛ اگرچہ

اس سے بیرون ملک خیراتی کام لینا بھی مقصود ہو۔

مقدمہ گریٹ بنام ٹین (۱۸۰۴) - ۱۳ - ۵۲۷ - جے ۱ - ۵۲۷ - جے ۱ - ۵۲۷  
ہائون کیڈ کا ایک جز ہے اسلئے اس رقم سے بھی متعلق مقصد ہو گا، جو کہ انکی ارضی  
کے ار تہان سے حاصل کی گئی ہو۔ مقدمہ پولیر - رو بنام جیک (۱۹۱۱) [ ۱۹ ]  
۱ - چانسرری - ۱۷۹ - ۱۸۰، کورنس ہارڈی - ٹونس و بحالت سبھہ) بوفارڈول،

مقررہ ہونے پر اٹھیں گے

اس موقع پر یہ امر قابل بیان ہے اگرچہ وہ اس وفد کی بحث میں صحیح طور سے نہیں آئی تاکہ ایک موصی ہو تو مل اسکاٹ لینڈ کے اہتمام ترکہ میں انگلستان کی عدالت نے اسی جائداد منقولہ کے وصیتی بہ کے نفاذ سے انکار کر دیا جس سے انگلستان کی ارضی کاغذی امت میں آجانے کا امکان تھا۔ جوائنٹین کے ایکٹ کے خلاف ہے۔ مقدمہ ٹرنٹی منسٹرل بنام ٹرنٹی (۱۸۲۷ء) ۲۔ اس۔ ۳۱۸۔ جج، لنڈن ہسٹس جس کی رائے (۱۸۳۱ء) میں ہوئی؛ ۲۔ ڈی۔ سی۔ ایل۔ ۳۹۲۔ جج، لنڈن ہسٹس کی رائے جسے بعد سے پراویہ کو نسل میں یہ طے ہوا ہے جو میرے خیال میں صحیح ہے کہ ایک فرانسیسی کاروبار سے والا، موصی انگلستان کی ارضی کاغذی امت میں لانے کے لئے جائداد سے رقم دے رہا ہے۔ کو نسل مذکور نے یہ بحث کی کہ مقدمہ ٹرنٹی منسٹرل بنام ٹرنٹی موصی اسکاٹ لینڈ کا موصی نہیں خیال کیا گیا اگرچہ اس رپورٹ اور لارڈ سینٹ لیوٹارڈ کے الفاظ و قانون جائداد منقولہ ۴۱۹ میں اختلاف تھا۔ .... لارڈ سینٹ لیوٹارڈ، اس مقدمہ میں وکیل تھے، مقدمہ میروان کنزبری بنام ڈائمرن (۱۸۹۵ء) اسے بھی ۸۹: منوں نے اپنے رجسٹر بلجیون کی طرف سے فیصلہ صادر کیا۔ ڈائمن، گیٹاٹج منوں۔ سٹینڈ۔ اور کوئٹ کی رائے کا اظہار، لارڈ آف ہوس نے کیا؛ ایک حال کے مقابلہ میں اسٹریٹیا کی ایک ایسی کمپنی کے ڈیجریز وٹسک اقرار دینے پر جس کے پاس انگلستان کی بہہ کی ارضی بھی تھی خریداری بہہ وصیتی کا عامل کیا جانا جائز قرار دیا گیا کہ چونکہ انگلستان کے ماٹین کے ایکٹ کے لحاظ سے ٹرنٹی سے استفادہ کا حق خیراتی کاموں کیلئے وصیت نہیں کیا جاسکتا۔ اسٹریٹیا کا قانون جو کہ موصی کے مقام وطن کا قانون تھا، اس امر کی اجازت دیتا تھا کہ وصیت کے ذریعہ سے خیراتی کاموں کے مصارف کا مالک ارضی پر حامل کیا جائے، مگر مقام وقوع جائداد کے قانون کے الفاظ کے لحاظ سے تمام وصیت اس بناء پر کہ اس میں جائداد غیر منقولہ سے قسٹ کا ایک ٹمبر پایا جاتا تھا، انجا

تسرا پارٹی ڈ

مقدمہ ڈاکسن [۱۹۱۵] ۱۔ چانسیری۔ ۶۲۹۔ سی۔ اے۔ جی کورس  
بارٹھی۔ ایم۔ آر۔ فیلتور۔ جو اسٹس ڈو  
ملک غیر کی موقوفہ جامدا وغیر منقولہ کو ڈاکسن کے ایکٹ کے مقاصد کے لئے  
انگلستان کی عدالتیں خاص منقولہ جامدا و غیر منقولہ میں۔ مقدمہ بریوٹ  
بنام اولیورا (۱۸۹۸) ایل۔ آر۔ ۶۰۱۔ امی کیو۔ ۵۲۔ جی۔ اسٹورٹ۔  
(۱۸۹۹) ایل۔ آر۔ ۴۰۴۔ چانسیری۔ مرفند۔ ۲۰۹۔ جی۔ سلون۔ وکفر ڈو  
مقدمہ موخر الذکر کے ضمن میں، یہ امر قابل بیان ہے کہ جس زمانہ میں  
انگلستان کی حقیقی جامدا پر ہم صورت میں ایک تونی کے فرض کیا جا رہا تھا  
نہیں ہو سکتا تھا تو وہ ملک غیر کی موقوفہ قسم کی جامدا کہی جاتی تھی، اس لئے  
میں یہ امر بھی قابل ملاحظہ ہے کہ حق تدریس بھی ملک غیر میں واقع ہونے کی بنا پر  
ادائی دین اور وصیت کے لئے جامدا و منقولہ از قسم اثاثہ منقولہ ہوتا ہے مقدمہ فول  
بنام آکسن (۱۹۸۱) ۲۔ ڈکس۔ ۳۵۸۔ جی۔ ٹامپکام  
ایک حال کے مقدمہ میں ادائی بہد ہوتی کے لئے اس اصول سے کام لیا گیا  
اور یہ قرار پایا کہ یہ موتی بار کو ادائی اور جامدا و منقولہ کے سرایہ موجود  
ارضیاں پر عامہ کرنے سے پہلے جو نہیں ہو سکتا تھا کہ یہ کے اد کرنے میں اراضی  
اور اثاثہ کی حیثیت کیساں ہوگی وہ ملک اس کا منشاء ہے کہ ادائی اس کی ادائی  
کے لئے ایک مزید قند ہو جائے مقدمہ آجہ بنام اسٹیوڈ (۱۹۱۳) ۲۔ چانسیری  
۲۱۰۔ جی۔ آئی۔ جی۔ نے اس اصول کو جو انگلستان کی ارضی کے متعلق ہے،  
ملک غیر کی ارضی سے متعلق کیا ڈو

**دفعہ ۱۶۵ (الف)** جامدا وغیر منقولہ کے متعلق معاہدہ کرنے کی  
قابلیت قانون مقام وقوع جامدا کے تابع ہے۔

جو معاہدہ ایک مذکورہ عورت متوطن انگلستان، انگلستان میں جامدا او  
موقوفہ ملک غیر کے متعلق کرے وہ قابل نفاذ نہ ہوگا اگر معاہدہ مذکورہ مذکورہ  
عورت کی طرف سے عمل میں آتا قانون مقام وقوع کے مکان سے باہل ہو تب صدر  
بنک آف افریقہ لیٹیڈ بنام کوہن (۱۹۰۹) ۲۔ چانسیری ۱۲۹۔ جی۔ کینیڈی



کوڈنس مارڈی جنہوں نے جسٹس ایو کی تجویز کو کمال رکھا ہے۔  
**واقعہ ۱۶۵** (ب) اراضی کے متعلق جو معاہدہ ہو اس کی تعبیر میں صمیم قانون معاہدہ کو جس کا قانون مقام وقوع جامدادی ہونا لازمی نہیں ہے۔ ہمیشہ ترجیح حاصل ہوگی۔ مقدمہ بٹس ساوتھ افریقہ کیپٹی بنام ڈی بیرس کانٹونیکس ڈیمانٹس لمیٹڈ (۱۹۱۰ء) ۲۱ - چانسرری ۵۰۲ - نیز ملاحظہ ہو صفحہ ۲۱۷۔

**واقعہ ۱۶۶** کسی ولی، جہتم، جامدادی کی کمیٹی، یا کارروائی دیوایس میں مفوض الیہ کو خواہ ان کا تقرر ملک غیر کے عدالتی اختیارات کی بناء پر ہوا ہو، خواہ ملک غیر کے قانون کی وجہ سے انکی حیثیت قائم ہوتی ہو، اپنے ابلان، مجبوں یا دیوتا کی جامدادی غیر منقولہ واقع انگلستان کے متعلق کوئی اختیار نہیں ہے۔

ایک اراضی کی قیمت جو ریاست تیلی کے ایک مجوز کی ملک تھی، شہنشاہ کے ایجنٹ تقسیم کے محکمہ سے فروخت کر دی گئی مگر قیمت اس کی تہی کے ہسٹم کے عداد نہیں کی گئی۔ مقدمہ گروڈن نام بارٹس (۱۸۷۷ء) ۴۶ - ایل۔ جے۔

(این۔ این) چانسرری ۸۸ - بیج، آل پو

عہدہ کوڈریہ کے ایک ایجنٹ دیوایہ کی روسے دیوایہ کوڈریہ کو بیع کر دیا جاسکتا ہے کہ وہ دائروں کے فائدہ کے لئے اپنی قبضہ منقولہ جامدادی کو آدھی سے باہر لے سکے۔  
 چونکہ دیوایہ کی زندگی میں اسے حکم کے اجرا کی درخواست نہیں کی گئی اس لئے اسکے حق متعلقہ جامدادی موجودہ انگلستان کی کسی قسم کا اثر نہیں پڑا بہت مند

ویٹ بنام سٹیگلی (۱۸۸۲ء) چانسرری۔ ڈویرن ۴۷۲ - بیج، آل پو

**واقعہ ۱۶۷** جب ازوداجی توپن کے قانون کی روسے ازوداجی جامدادی کا مشترک ہونا لازم ہو یا باہر ہسٹم اس قسم کا صریح معاہدہ ہو گیا ہو، تو ان کی ملوکہ جامدادی غیر منقولہ واقع انگلستان میں ازوجین میں اسکے کسی ایک کا حق تمام قانون مقام وقوع زیر مشورہ ہوگا۔ دیکھو مقدمہ ڈی نکلاس بنام کرلیئر (۱۹۰۰ء) ۲۱ - چانسرری - ۱۰ - ویٹ بنام سٹیگلی ۵۵ - ۴ - لیکن دوسری صورتوں میں ازوجین کی انگلستان کی جامدادی غیر منقولہ کے متعلق صرف انگلستان کا قانون نافذ کیا جائے گا خواہ جامدادی قبل ازوداجی پسیدہ کی گئی ہو یا بحالت ازوداج۔

**فقہ ۱۶۸۔** بلا وصیت فوت ہونے کی حالت میں انگلستان کی جائداد غیر منقولہ انگلستان کے قانون کے مطابق اور ثناء کو پہنچتی ہے؛ خواہ ستونی کا ذاتی قانون کچھ ہو۔ دیکھو اوصاف ۱۶۸۔ ۱۶۹۔

**فقہ ۱۶۹۔** کوئی محدود حق استفادہ، یا بار کفالت، یا دوسرے قسم کا تسلیم ملکیت انگلستان کی ارضی کے متعلق عمل میں نہیں آسکتی؛ اور نہ انگلستان کی کوئی غیر منقولہ جائداد بشمول بیسہ چند سالہ کئے اشخاص زندہ میں منتقل ہو سکتی ہے اور نہ کوئی انگلستان کی غیر منقولہ جائداد وصیت کے ذریعہ سے عطا ہو سکتی ہے جب تک وہ اس شکل میں نہ ہو جو انگلستان کے قانون میں ان مختلف مقاصد کیلئے مقرر ہے۔

**فقہ ۱۷۰۔** کالیکٹ انتقال ارضی ارضی یا ہتھم کو حقیقی قائم مقام قرار دیتا ہے اور "انگلستان کی تمام غیر منقولہ جائداد جس کا حق کسی شخص کو اس طرح حاصل ہو کہ اس میں کسی دوسرے شخص کو حق پس ماندگی (survivorship) نہ ہو، اس کی موت پر، کسی حقیقی انتقال کی موجودگی میں ہی اسی یا ہتھم کی طرح منتقل ہوگی۔" ایسے قائم مقام کو دیون اور ہبہ حقیقی کے ادا کرنے کی غرض سے جائداد غیر منقولہ کا انتظام کرنا ہو گا اور اس پابندی کے ساتھ ان لوگوں کے فائدہ کے لئے جو اذروئے قانون اس کے منتحق ہیں جائداد مذکور کو اماتار رکھنا پڑے گا۔ ایکٹ وصیت، البتہ قانون مقام وقوع متصور ہو گا، اور اسی سے، ایسے وصیت نامہ کی شکل کا تصفیہ ہو گا جس سے انگلستان کی حقیقت قابل ارث (Free holds) میں حق استفادہ کا تعین ہوتا ہو۔ قائم مقام کی قانونی ملکیت ایک درمیانی ملکیت تصور ہوگی۔

انگلستان کی ارضی اگر سیادی، یعنی چند سال کیلئے ہو تو بجات موت اس کے منتقل ہونے کا ہیہ قاعدہ ہے، کہ اس کی قانونی حقیقت صرف پر و بیٹ یا سند اہتمام کی بناء پر منتقل ہوتی ہے، اور ایسے انتقال کے لئے جس شکل یا صورت کی ضرورت واقع ہوتی ہے، اس کا جواب ان شرائط کی تشریح میں دیا جا چکا ہے، جو حصول پر و بیٹ یا سند اہتمام کی منظوری کے لئے ضرور ہیں۔ اس موقع پر ہتھم کو صرف انتقال حق استفادہ سے بحث ہے، مانجھی قانون بین الاقوام کے متعلق، انگلستان میں جو رائے قرار پائی ہے، اس کے لحاظ سے، ایسے انتقال کے لئے وصیت نامہ

کا جس شکل میں ہونا ضرور ہے، اس کا تصفیہ قانون مقام وقوع سے ہونا لازم ہے؛ مگر یہاں ایک وقت پیش آتی ہے، اس سلسلہ پر کہ انگلستان کی حقیقت *lease hold* کی دو حقیقتیں ہوتی ہیں، یعنی غیر منقولہ اور منقولہ کی۔۔۔ مقدمہ الذکر کا تعلق صحیح طور سے قانون مقام وقوع سے ہے، اور اس میں تمام ذاتی محافانا قابل توجہ ہونے چاہئیں، مگر انگلستان میں جو قواعد حقیقت پٹہ کو بحالت فوت منتقل کرنے کے متعلق جاری ہیں، ان کا تعلق موخر الذکر حیثیت سے ہے۔ اور اس بناء پر اس میں ذاتی محفاظ کی تائید ہو جاتی ہے۔ ایسے مواقع پر ایکٹ وصیت نامجات، اور اجرائی ایکٹ مذکور سے پہلے کا قانون متعلقہ وصیت نامجات اور قانون تقسیم *statute of distribution* بر بنائے توطن ہمیشہ کام میں لائے جاتے رہے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ اس معاملہ میں کوئی ایسا قانون مقام وقوع نہیں ہے جیسا کہ انگلستان کی حقیقت قابل ارشاد کے بارہ میں موجود ہے۔ ایسی حالت میں اس شکل کو حل کرنے کے لئے جو صورت اختیار کیا جاسکتی ہے، اور جس پر اس سے کم بقا عہدہ ہونے کا اعتراض ہو سکتا ہے، وہ یہی ہے کہ یا تو صرف ایکٹ وصیت نامجات منتخب کر لیا جائے، یا ایکٹ وصیت نامجات اور لارڈ لکنس ڈاؤن کا ایکٹ بلحاظ حالت مخصوصہ مقدمہ ملاحظہ کر، انگلستان کی حقیقت پٹہ کے وصیت نامہ کی شکل کے لئے قانون مقام وقوع قرار دیا جائے، اور اس طرح وصیت نامہ ہونے کی صورت میں ہی استفادہ حقیقت پٹہ کے متعلق، قانون تقسیم قانون مقام وقوع ٹھہرایا جائے۔ چنانچہ مقدمہ ڈیکن سنام لاسن میں جس کا ذکر دفعہ ۱۶ کی تحت میں ہو چکا ہے، موخر الذکر صورت کے مطابق عمل ہوا، لیکن دوسری صورت کے متعلق جو مقدمات پیش آئے، انکو جانچنا ضرور ہے۔

مقدمہ ڈیکن سنام لاسن بنام ڈورٹ (۱۸۸۱) ۱۱۔ ایل۔ آر۔ آئر لینڈ

۱۲۳۔ ج۔ واران میں ناگکی قانون بین الاقوام کی اغراض کے لئے یہ قرار

پایا کہ آئر لینڈ کی حقیقت پٹہ کے متعلق جس کی حالت میں انگلستان

کی حقیقت پٹہ کے ہے جو وصیت کی جائے اسکی شکل اور صورت تمام قانون

وصیت نامجات کے مطابق ہونی چاہئے، اور ہی اس کی صحت کا سبب

ہے اور جب وصیت نامہ اس کے مطابق پایا گیا تو نہ اتنا وصیت نامہ



جاہلاد منقولہ ہو گا اور اس کا تمام مقام ہو کر ایسے مقاصد کے لئے جو حسب قانون انگلستان پر ویت سے پیدا ہوتے ہیں نافذ ہو جائیگا۔ یہ دلیل بین بنام بورویر کے مقدمہ کے اصول سے بالکل مطابق ہو سکتی ہے، اس میں سداہتمام ترکہ وصیت نامہ کے متعلق جو شل پر ویت کے ہے یہ قرار پایا تھا کہ اس سے وہ نتائج نہیں پیدا ہو سکتے جو فائل بیج نے پر ویت کی طرف منسوب کیے ہیں۔ لیکن اگر ہسٹم قانون مقام وقوع کو ایک وصیت نامجات اور لاؤنٹلٹون کے ایکٹ کا مجموعہ مخصوص حالات کے لحاظ سے قرار دیا تو اس فیصلہ کا اصل مقدمہ بین بنام بورویر اور آرٹسٹ کے مقدمہ کے اصول سے مخالف نہیں رہتا۔ یہ اثر کہ خاص حالات میں انگلستان کے قانون کا کیا فیصلہ ہو گا حقیقی قانون مقام وقوع کے سوال سے زیادہ حید ہے اور زیری رائے میں کسی طرح اس سوال سے کچھ کر منقولہ ہو گا جو شخص بجات توطن انگلستان میں فوت ہو جائے اس کے متعلق انگلستان کا وہ قانون کیا عمل کرتا ہے جو انگلستان کی حقیقت پید کے متعلق وصیت نامہ کی شکل کی صحت کا سیلا صرف ایک وصیت نامہ کو تسلیم دیتا ہے۔

215

انگلستان کی جاہلاد وغیرہ منقولہ ایک ایسے وصیت نامہ کے ذریعہ سے منتقل ہوگی جس پر صرف تین آدمیوں کی شہادت تھی یا یہ اس زمانہ کا واقعہ بنا جبکہ اس مقصد کے لئے انگلستان میں یہی شکل رائج تھی مگر یہ وصیت نامہ مندر بار مرتب ہوا تھا۔ کوپن بنام کوپن ۲۱ (۱۷۲۵) بی۔ ڈبلیو۔ ۲۹۱ جی۔ کلکٹ۔

وکیو مقدمہ اوس بنام جیٹراک مندر کردہ مسئلہ کو

**فقہ ۱۷۱** معاہدات، وصیت نامجات، یا دوسرے انتظامات مطلقہ جاہلاد غیر منقولہ کی دستاویزات کی تعبیر کی نسبت کوئی عام قاعدہ مقرر نہیں کیا جاسکتا۔ قانون مقام وقوع جاہلاد غیر منقولہ زیر بحث کا قاعدہ مقررہ تعبیر اس امر کا ناخ ہو گا کہ کوئی دستاویز جاہلاد غیر منقولہ پر سوڑ ہو جب تک کہ وہ قانون مذکور کے مطابق مرتب نہ ہوئی ہو لیکن دوسری صورت میں تمام حالات بشمول قانون مقام معاہدہ، یا تکمیل، اور وصی یا دوسرے منتقل کرنیوالے، اور فریقین کی قومی خصوصیات



واقع تھی، جس پر یہ رقم عائد کی گئی تھی۔ مقدمہ ہوسس بنام ہوس (۱۸۲۰) ۱-رو۔ و سس۔ ۶۶۰-۶۶۱۔ بیج، نتیجہ میں موصی وصیت کے وقت اسی ملک کا متوطن تھا، جس میں وہ جائداد واقع تھی، جس پر سالانہ رقم کا بار عائد کیا گیا تھا۔ فیصلہ اس ملک کے اسی وقت کے مردہ کے حق میں کیا گیا، اگرچہ اس کی موت کے قبل سکون اور نیز اس کا مقام تو من بدل کیا تھا جس صورت میں ٹیکس نامہ ازدواج کی بنا پر جو انگلستان کے قاعدہ کے مطابق مرتب ہوا تھا رقم جائداد متوقف آرٹینڈ پر عائد کی گئی تھی اور سر تقین بھی بظاہر انگلستان یا اسکاٹ لینڈ کے رہنے والے تھے، یہ قرار پایا۔ ٹیکس نامہ میں کسی ایسے لفظ کے نہ ہونے سے جس سے اس کے خلاف کوئی امر متنبط ہوتا ہو تو آرٹینڈ کی شرح سود نافذ ہونی چاہیے۔ مقدمہ انفور بنام کوپر (۱۸۸۲) ۲۳-جائرسی ڈویژن ۶۷۶-بیج، پہلے تھو۔ لنڈن سے جس کا تائیدی حوالہ جس کو جنس آرڈری نے، مقدمہ ڈارکین سیبولی بنام ڈارکین [۱۹۰۲] ۱-جائرسی صفحہ ۹۹ میں دیا جو مفصل ذیل مقدمات، اس سوال کے متعلق ہیں کہ آیا غلام، جانور اور دوسری جائداد منقولہ جو اس حقیقت کے استفادہ کے لئے ضروری ہو، ایسے وصیت نامہ کے ذریعہ سے منتقل ہو جاتی ہے جس میں موصی نے صرف حقیقت کا ذکر کیا ہو؟۔ قریباً کہ وہ جملہ اشیاء اس ملک کے مفہوم کے مطابق جہاں جائداد واقع ہو حقیقت کے ساتھ منتقل ہو جاتی ہیں۔

نوشٹن بنام سیول (۱۸۲۶) ۱-سم۔ ۴۳۵-بیج، ہارٹ۔ و ہٹورٹ بنام گارٹ (۱۸۳۰) ۲-سم۔ ۲۹۸-بیج، ٹاڈل، بوخزالڈر مقدمہ میں موصی اسی ملک کا متوطن تھا، جہاں جائداد واقع تھی، مگر مقدمہ الڈر مقدمہ میں یہ

حالت دیکھی جا  
**دفعہ ۱۱۸** جائداد غیر منقولہ میں حصہ "حقوق بر بنائے خدمات (Prescription) کی عبادت قانون مقام وقوع جائداد پر منحصر ہوتی ہے۔

بیک نورڈ بنام وڈ (۱۸۸۵) ۱-س۔ ۷۸ فیصلہ پریوی کونسل صدر گورنٹ؛ غیر حاضر دیکھے تعلق، جب کہ بھارت مذکورہ ہنہ کوئی استثنا جواز

نہیں رکھا گیا اگرچہ وہ لوگ کبھی مقام وقوع جاماد میں نہیں آئے تھے بقدر  
پیٹ (۱۸۶۹) ایل۔ آر۔ ۷۰۰۔ ای۔ کیو۔ ۲۰۲۔ بیج جمبیس میں جو رستم  
ہندوستان میں ارمہی کی فروخت سے حاصل ہوئی تھی۔ اور بعد پیٹ بنام  
ڈیجر (۱۸۷۶) ۲۔ پاسری۔ ڈورزن ۲۹۵۔ بیج مال میں؛ جو  
لنگان اور نہانخ، ارمہی دانج جیرکا سے حاصل ہوا تھا۔ اس کا  
اہتمام انگلستان کی عدالت کے ذریعہ سے انجام پانا سرار پایا  
اور جو مواد اس کے متعلق تھے ان کا تصفیہ اس مقام کے قانون حقوق

برائے قدامت سے کیا گیا جہاں سے وہ حاصل ہوا تھا۔

**فصل ۲۷۔ انگلستان کی عدالتیں مجاز ہیں کہ ملک غیر کے ملک جاماد**  
غیر منقولہ یا اس میں حق رکھنے والے شخص کو اس پر مجبور کریں۔ بشرطیکہ ان کو شخص کو  
کی ذات پر اختیار حاصل ہو کہ وہ جاماد کی حیثیت یا اپنے حق کو، اس غرض سے  
فروخت کر دے، کہ اس سے ان ذمہ داریوں کی پیمائش ہو سکے جو خود اسی کے  
معاہدہ یا ہرجہ سے جاماد مذکور کے متعلق پیدا ہوئی ہوں۔ اور ان ذمہ داریوں کا  
اندازہ ملک غیر کی جاماد غیر منقولہ کے قانون مقام وقوع سے نہیں کیا جائے گا؛  
بلکہ خارجی بین الاتوام کے قواعد سے ہوگا جو ان ذمہ داریوں کے متعلق ہیں، جو معاہدہ  
یا ہرجہ کی بنا پر یا ان سے پیدا ہوئی ہیں۔ اگر فی حقیقت اس ملک کا قانون جہاں  
جاماد واقع ہے، مدعی علیہ کو ایسے عمل کی اجازت نہیں دیتا، یا ایسا نہیں کرنے دیتا  
جیسا کہ عدالت حکم دینا مناسب تصور کرتی ہے، تو ایسی حالت میں، مدعی علیہ کو،  
کسی ایسے فعل کے کرنے کا حکم دینا، محض فضول اور بیجا ہوگا؛ لیکن اگر ایسے مواقع  
نہ ہوں، تو اس ملک کی عدالتیں ان معاہدات یا اختیارات رکھنے کی بنا پر جو یہاں  
کئے گئے ہوں، یا ان فریقین میں مساوات قائم کرنے کی غرض سے، جو اس ملک میں  
رہتے ہوں، خود اپنے قواعد پر عمل کریں گی؛ اور اس کی کچھ پروا نہ کریں گی کہ ایسے  
معاہدات کا اس ملک میں کیا اثر ہوگا جہاں جاماد واقع ہے؛ یا وہاں کی عدالتیں  
ایسی نصفت رسائی کے متعلق کس طرح عمل پیرا ہوں گی؟۔

جو انتخاب اس ذمہ میں دیا گیا ہے، وہ لازماً کاٹن نام کی اس تجویز سے



ہے جو انھوں نے پارلرڈ کے پچھلے مقدمہ (۱۸۴۰) نوٹ رجسٹر - ۲۲۹ ص ۲۵۰ - ۲۵۱ میں جاری کی تھی۔ اس مقدمہ میں ایک معاہدہ ضمانت کی تھیں جس کی شکل انگلستان کی دستاویز استحقاق کے رہن کی تھی، اسکا نتیجہ کی اراضی پر بمقابلہ مدیون کے منتقلیہ کے جو کارروائی دیو ایسیہ میں مدیون کے تاقام کی حیثیت رکھتا تھا اگر ان کی گئی، اگرچہ معاہدہ مذکورہ دوسرے خود اسکا نتیجہ کے قانون کی رو سے ناقابل نفاذ تھا، مقدمہ گنجنام بنام گنجنام (۱۸۹۲) ۱۷ - ۱۸ ص ۶۷ میں جو کچھ لارڈ میکلائن نے لکھا کہ وہ ضرور قابل ملاحظہ ہے؛ انگلستان کی عدالت چانسرری کے قریب اگر سختی کے ساتھ ان کی اراضی جاما دین کی کارروائیوں سے متعلق کئے جائیں، جو ملک غیر کے رہنے والوں کے مقدمات میں ملک غیر کے قوانین کے تحت میں عمل میں آتی ہیں، اور جن کے تعلقات صحیح طور سے این یا ماموں کے نہیں ہوتے تو اس میں ایک قریب بے انصافی کا اندیشہ ہے۔

مقدمہ اگرگلاس بنام میوزکپ (۱۶۸۲) ۱ - ۲ دن - ۷۵ - ۷۶، ج ۱، ناٹنگھام میں ایک حکم جاری ہوا جس سے وہ بارہویہ کی اراضی واقع آئرلینڈ پر براہ قریب مائد ہوا تھا، تھا لایا گیا، مقدمہ گنجنام بنام گنجنام (۱۷۳۶) ۱۷ - ۱۸ ص ۶۷، ج ۱، آرڈرک میں ایک حکم، اب قبضہ اراضی واقع اسکات لینڈ بنائے قریب مقدمہ بنام بائیمور (۱۷۵۰) ۱۷ - ۱۸ ص ۶۷، ج ۱، آرڈرک، ایک معاہدہ تصفیہ کر عدالت نوآبادی امریکہ کی تینیل شخص کے متعلق ہو، مقدمہ گرنیشاؤن بنام جانٹن (۱۷۹۴) ۲ - ۳ ویں - ۱۷۰ - ۱۷۱، ج ۱، آرڈرک، جوبکس بنام پٹی (۱۸۰۴) ۱ - ۲ ویں - ۱۶۴ - ۱۶۵، ج ۱، ایٹلن، نوآبادی بنام مال (۱۸۰۹) ۱۲ - ۱۳ ویں - ۳۲۱ - ۳۲۲، ج ۱، آرگن، حکام بمقابلہ وائیس کے جن کا اہمیت یہاں اہم تھا کہ انھوں نے قریب سے عدالتی فروخت کی اجازت مفادہ وقوع جاما دین کے ویت اندریز میں حاصل کی تھی۔ مقدمہ الذکر مقدمہ میں سربراہ لائونگ نے عدالتی علیہ کہیں جاما دین کو اس نے حاصل کی تھی، این قرار دیا، بغیر کہے ہوئے اگر یہ فروخت ہاں دینے مقام وقوع جاما دین اذروہ کے قس قانون یا

ضعف منوع ہو سکتی تھی اور اس قدر اضافہ کیا کہ میں یہ قاعدہ بطور عوام قرار دیتا ہوں کہ عدالت ہمیں کوئی ملک کے قانون سے استغناء نہ کر سکے صریح ظلم کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ ۳۔ دس۔ ۱۸۳۰ء کو ڈبنام کو (۱۸۳۷ء) ۹۔ جرم (سلسلہ جدید) ۳۳۵۔ ۱۰۔ جرم (موت) ۱۰۱۔ ایک مالک اور جنی واقعہ جلی ۱۰ میں قرار دیا گیا اور اس کو اجازت دینی کہ وہ تمام کارروائی میں معاہدہ فروخت کی تعمیل کے متعلق عمل میں لائے جس کی نسبت تعلق کی عدالتیں یہ طے کر چکی تھیں کہ اس کا وجود نہیں ہے اور اس کو ان عدالتوں میں مزید کارروائی نہ مل میں لانے کا حکم دیا گیا مگر کسٹائل ان وسط میں اسٹینڈ جریٹ کمپنی نام ریوٹ پیٹ ٹرسٹ لون اسٹینڈ کمپنی کمپنی (۱۸۹۲ء) ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵

۱۔ مقدمہ مقدمہ (۱۹۱۶) ۲۔ پانسی ۲۰۶۔ ج، کیو: ایسٹریچ کا مکمل  
اس مقدمہ میں ہوا جس میں اراغی سو فوڈ فرانس کے لاگز می معاہدہ فروخت  
میں، مشروط تھی کہ باجی کا حق بغیر طلب کے تسلیم کیا جائیگا اور اگر خواہش  
کی جائے گی تو جامدا و باجی ہی کی اہم قائم رکھی جائے گی اور اس صورت میں باجی  
کو لازم ہوگا کہ وہ بہت شرمی ایک اسرار نامہ شہر اعلان امانت لکھ دے۔  
قرار پایا کہ اگرچہ فرانس کے قانون کے لحاظ سے کسی دستاویز انتقال کی ضرورت  
نہ تھی مگر انگلستان کے قانون کے لحاظ سے بعض امور تکمیل طلب  
تھے اور اس لئے عدالت بقیہ زمرہ کے دعویٰ کو سماعت نہیں کر سکتی تھی پو  
مقدمہ بالعمود نامہ کارک (۱۹۱۴) ۵۶۱۔ ایل۔ لی۔ ۶۸۔ ج، شیرتین مقدمہ  
بلیک پوائنٹ سٹیک بنام ایسٹرن کانسٹیبلٹ (۱۸۹۸) ۹۹۔ ایل۔ لی۔  
۶۵۸۔ جس میں اسٹریٹنگ نے کہا کہ اگر کب غیر کی اراغی سے استناد  
کے معاہدہ کی تکمیل کے متعلق عدالت کو کوئی اختیار حاصل ہے تو اس کا  
استمال نہایت احتیاط کے ساتھ ہونا چاہیے پو

218

۲۔ مقدمہ تلیک نامہ یادو سرے دستاویزات کے اٹا کے مقابل  
میں منوع تکمیل امانت ہائر کئے جائیں اور ان میں ایک غیر کی جامدا وغیر منقولہ  
شریک ہوان کا تعلق بھی اسی دفعہ سے ہے۔ ایسے اور نیز ان تمام مقدمہ  
میں جو اس دفعہ کی تحت میں دائر ہوں ایک غیر کی جامدا کیسے ہجالات  
ضرورت زبردستی رکھے جائیگے۔ ہرسن بنام گرانی (۱۸۲۱) ۲۱۸۔ جیکٹ ولبو  
۵۶۲۔ ج، ایڈن کلاک بنام اسٹ (۱۸۲۱) ۱۱۶۔ جیک ۱۲۱۔  
ج، ایڈن مقدمہ ہرسن بنام گرانی میں اسنا کو ہارت کی گئی کہ وہ عدالت  
مقام وقوع میں اسی امانت کی تکمیل کے لئے انگلستان میں باغری پاسیجے  
بعد فریڈ کاروائی سے باز رہیں جس صورتیں ایک بونیہ توطن اسکاٹ لینڈ  
نے سکاٹ لینڈ کی جامدا وغیر منقولہ کو بعض امانت میں منتقل کر دیا تھا، انگلستان  
کی عدالت نے قرار دیا کہ جامدا و باجی کی فروخت کے لئے ہر خواہش سکاٹ لینڈ  
کی عدالت سٹن میں پیش ہونی چاہیے مقدمہ چارچ (۱۹۲۱) ڈیو۔ رین۔

۱۹۰۱ء میں سارجنٹ میض شخص سے متعلق مدنیات موقوفہ ایگٹاؤر کے تعلق، نیو یارک میں ایک معاہدہ کیا، اور یہ قرار دیا کہ اس معاہدہ کی نسبت یہ سمجھا گیا کہ وہ لندن میں کیا گیا اور وہیں مکمل پایا۔ عدالت نے تجویز کی کہ اس کو اختیار سماعت حاصل تھا مگر چونکہ مدعی علیہ نے انگریزی عدالت سے سن کے جاری ہونے کے بعد اس معاہدہ کے تعلق نیو یارک میں کارروائی شروع کر دی تھی، مقدمہ پرنس کٹرملڈ اوہیل فیلڈس لیٹیٹ بنام اینٹیک (۱۹۲۱ء) ڈبلو۔ این۔ ۲۱۹-۲۱۹ سارجنٹ کو

مقدمہ جینی بنام مکنش (۱۸۸۶ء) ۳۳-چانری ڈورن۔ ۵۹۵-بج، تاریخی بنجملہ چند مدعی علیہم کے جن کو ارہنی موقوفہ ٹریٹینڈاڈ میں حقوق حاصل تھے، ایک مدعی علیہ پزہرون حدود وارضی عدالت اجرائی سن کی اجازت بخشی، ارہنی مذکور میں حق استفادہ قانون ٹریٹینڈاڈ کی رو سے بدلیسہ دستاویز زمین محدود تھا، اور اسی کی تعمیل کی استدعا تھی، دوسرے مدعی علیہم انگلستان میں رہتے تھے۔

منفصل ذیل مقدمات سے وضع ہونے والے آخری جز کی توضیح ہوتی ہے، انگلستان کے ٹیکس ازدواجی کے ایک معاہدہ میں جو شرط اس جامداد کی تھیک کے متعلق تھی جو بعد از وصال پیدا کی جائے قابل نفاذ قرار پائی، جہاں تک کہ اسکا تعلق ارہنی واقع جڑی سے تھا، قانون مقام وقوع کے محاسبہ سے بطور کافی مالی بدل کے سامنے، نام انتقال باطل تھا۔ مقدمہ پرنس ٹلسٹ و پرنس بنام پرنس (۱۹۰۹ء) ۱-چانری ۳۰-بج، آئوونک آف افریقہ لیٹیٹ بنام کرن (۱۹۰۹ء) ۲-چانری ۱۲۹-مذکرہ زیر دفعہ (۱۹۵۱) الف و

دفعہ ۳۱۱ لیکن جس صورت میں ایسی داد رسی کی استدعا۔ جس کا اثر ملک غیر کی موقوفہ اراضی پر پڑتا ہو، ان وجود کی بنا پر جن کا ذکر دفعہ بالا میں کیا گیا ہے۔ فرمایا، تو انگلستان کی عدالت محض مدعی علیہ کی ذات پر اختیار رکھنے کی وجہ سے جامداد ملک غیر کے متعلق حقوق کا قصیدہ کرنے، یا اس پر قبضہ دہانی سے انکار کر دیگی۔ شاید یہ ممکن ہو کہ وہ ایسے حقوق کا اس بنا پر

تعیین کرنا منظور کرے کہ اسی کارروائی میں جاماڈا غیر منقولہ بھی شریک ہے۔  
 ارٹھی ملک غیر کی تقسیم کے متعلق پاکستان میں دعویٰ نہیں کیا جاسکتا  
 کارٹریٹ بنام ٹی (۱۶۷۶) ۲۔ ایس۔ ڈبلیو ۳۲۳۔ نوٹ ۲۰۔ سی۔ ایچ۔ سی۔  
 ۱۔ ۲۱۔ ٹی بی بی کے بارے میں ملک غیر کے وصیت نامہ کی صحت کی جانچ کیلئے  
 کارروائی ہو سکتی ہے۔ یو۔ اینیک بنام ہور (۱۷۶۳) ۲۔ اینڈن ۱۸۲۰۔ بیج، ہیلے پو  
 اور نہ ملک غیر کی ارٹھی برائے کوئی بارعائد کرنے کی کارروائی ہو سکتی ہے اس  
 بناء پر کہ ملک نے اس کو ایک معاہدہ یا منصوبہ انتقال کی اطلاع کے ساتھ  
 لیا تھا جس میں نہ وہ خود کوئی فریق تھا اور نہ شریک۔ مقدمہ ناس بنام حمیرا  
 (۱۸۹۱) ۲۹۔ بیو۔ ۲۴۶۔ بیج، روتے جس کو پینٹن کیل نے بحال رکھا (۱۸۹۱)  
 ۳۔ ڈی۔ ایف۔ جے۔ ۸۳۔ ۵۱ اور نہ کوئی کارروائی اس غرض سے ہو سکتی ہے کہ  
 جس شخص نے ملک غیر کی وہ جاماڈا فروخت کر دی جس کی نسبت دعویٰ اپنے  
 حق کا اظہار کرتا ہے اس کے ذریعہ کے متعلق شخص مذکور دعویٰ کا امین قرار دیا جائے  
 مقدمہ اٹھارن گریہام بنام اسی (۱۸۸۲) ۲۳۔ چانسیری ڈویژن ۴۳۰  
 بیج، آگے اور نہ ملک غیر کی ارٹھی اسے مستقر حق یا حق قبضہ کے متعلق ہو سکتی  
 کمپنی یونیک بنام پینٹن ساؤتھ افریقہ کمپنی (۱۸۹۱) ۲۔ کیو۔ بی۔ ۲۵۔ پو پو  
 لارنس دھانت جس کو رائلٹ نے صادر کیا اور مرائف میں اس بحث سے دست برداری  
 کر لی گئی۔ مقدمہ ڈی حمیرا بنام لار (۱۹۰۸) ۱۱۔ چانسیری۔ ۸۵۶۔ بیج، پارکرو  
 مقام وقوع جاماڈا میں جو کارروائی جاماڈا غیر منقولہ کے متعلق ہو رہی ہو اس کے  
 خلاف دوسری انٹری طور سے نہ کوئی حکم حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مقدمہ مور بنام  
 ایگلوفیلین بنک (۱۸۷۹) ۱۰۔ چانسیری ڈویژن ۹۸۱۔ بیج، چویل  
 نیز ملاحظہ ہو لارنس بنام فلائس لینڈ وپلک وگرس کمپنی ذریعہ دفعہ ۵۱۱  
 مگر جو اصول اس دفعہ میں بیان ہوا ہے کہ ایک ذریعہ میں جمہوری سیاست  
 قائم نہ ہو اتنا مقدمہ اچر بنام پینٹن جس کا حوالہ جبرائیل اسٹیکام نے کیا ہے  
 مقدمہ انگلوس بنام سیمپ (۱۶۸۲) ۱۔ اینڈن ۴۷۷۔ بیج، دیالو اور مقدمہ کلڈر  
 بنام آئیس (۱۸۸۶) ۱۔ اینڈن ۴۱۹۰۔ بیج، جیفریز۔ پلٹنک لینڈ وائٹسٹن اور

لاؤنگلیسی کا مقدمہ جس کا ذکر بطور اپنی ڈگری تعلقہ تصفیہ حدود دار ارضی واقعہ آر لینڈ کے آرڈوک نے مقدمہ بنیام بالیمور ۱۔ ۲۵ سن۔ ۲۵۵۔ میں کیا ہے ان سب مقدمات میں کوئی وجہ حدود و زگری بجز ذاتی اختیارات سماعت کے ظاہر نہیں ہوتی۔ ان ڈگریوں کے حدود میں ممکن ہے کہ کچھ غلط اس اعلیٰ اختیار کے ہو چکے ہوں ان کی عدالتیں اس وقت آر لینڈ کی ارضی کے متعلق استعمال کرتی تھیں کلاہریہ سب مقدمات ارضی ہی کے متعلق تھے۔ لیکن مقدمہ فوسٹر بنام ویل (۱۷۷۱ء) ۲۱۱۔ ایک۔ ۵۸۹ میں آرڈوک نے نوآبادیات کی وہی حیثیت تسلیم کر دی جو آر لینڈ کی تھی۔ اور انکسٹام نے مقدمہ کارنیرٹ بنام پی کا فیصلہ کیا تھا جس کا تعلق آر لینڈ کی ارضی سے تھا۔ مقدمہ روبرٹو بنام روس (۱۷۷۸ء) ۱۱۱۔ ایک۔ ۵۴۲۔ جج، آرڈوک کی پورٹ، ناقابل مہم ہے بجز اس امر کے جس کا ذکر دفعہ ۱۷ کی تحت میں کیا گیا ہے جو دفعہ ۱۸ کے آخری جز کے متعلق دیکھا جاسکتا ہے کہ مقدمہ میزی بنام بمیزی (۱۸۳۹ء) ۱۔ ۲۱۸۔ جج، ولنگ ڈیل میں جس کو کائنات نام نے بحال رکھا مدعی علیہم ڈنیر ارامیں اس عرض سے کارروائی کر رہے تھے کہ وہاں کی بعض ارضی میں اپنے حقوق قائم کرائیں، محبت یہ کیجانی تھی تاکہ قانون مقام وقوع کے لحاظ سے جاما اور زیر بحث میں جاما میں شریک ہو گئی ہے بلکہ زوج اور زوجہ میں مشترک تھی۔ مدعی کی استدعا یہ تھی کہ زوج نے جو تعلق نامہ اور وصیت نامہ لکھا تھا (اور جو بحال محبت محبت مدعی علیہم صرف اس کے حقوق متعلقہ ارضی پر موثر ہو سکتا تھا) ان دونوں کی تفصیل اکل ارضی اور خراج جاما اور منقولہ کی نسبت کرنا چاہتے۔۔۔ مدعی کو کامیابی ہوئی اور مدعی علیہم نے یہ کارروائی ڈنیر ارامیں کرنے سے روک دیے گئے۔ مقدمہ ہوپ بنام کارنیرٹ (۱۸۸۶ء) ایل۔ آء۔ ۱۔ چانسی۔ ۲۲۷ میں بھی۔ جس میں مؤثر ترے ٹیٹل پورٹ کی پید کی اور انٹ بروس نے اختلاف۔ جاما اور منقولہ اور غیر منقولہ دونوں شریک تھیں دو کچھ دفعہ ۱۰ اگرچہ یہ اور سو خراج لکڑ جاما کے متعلق عدالت مقام وقوع کی کارروائی روک دی گئی تھی کیونکہ یہ ثابت نہیں کیا گیا تھا کہ کارروائی صرف

اس جاہد کے متعلق تنہا بھی حل سکتی تھی۔

مقدمہ ملاک بنام بارٹلی (۱۸۴۱) اور ڈائی وسی وسی سی۔ ۱۱۴  
 جج، انٹ برنس میں بارٹلی موقوفہ جبریک سے وسیعہ یا وصیت اور رقم سالانہ  
 کے ادا کرنے کی ڈگری کا دیا جانا ظاہر ہوتا ہے اور اس مندرجہ کے لئے وسیعہ  
 کی جاہد موقوفہ جبریک کے حدود کا دریافت کرنا اور اگر ضرورت ہو تو اس کا تصفیہ  
 ان کثرتوں کے ذریعہ سے ہونا چاہیے جن کو انگلستان کی عدالت جانشری  
 نے تسلیم کر لیا ہو گا

نیز ملا خطہ ہندو متادگر سے بنام نیٹو باؤنار متادیشن ریلوی کمپنی کیغیبہ  
 (۱۸۹۷) سے سی۔ ۲۵۴۔ جو ڈویل کیٹی ہار متادیشن کلنٹن بنام کلنٹن  
 (۱۹۰۴) اولیو۔ این۔ ۲۰۰ جج، جو آئین میں انگلستان کی عدالت نے ایک  
 غیر معمولی جاہد مشرق کو موقوفہ نو آبادی کے اس ججز پر اپنے امتیازات کو متحمل  
 کیا، جسے شریک متونی نے امانت میں لیا تھا۔ نہ اس ججز پر براہ راست

برصی کے وارث کو ہنر تھا

**دفعہ ۱۷۷** ملک غیر کی اراضی کے انفکاک زمین یا مستوعا استحقاق

انفکاک کا مسئلہ جداگانہ بحث کے قابل ہے۔ یہ امر کہ ایک دین کی کفالت، اس  
 ہم کے دین سے کی گئی ہے اس کا مانع نہیں ہے کہ مدیون اور دائن سے حساب  
 یا جائے گا اور ایسی عدالت جو مدیون کی ذات کی نسبت اختیار سماعت رکھتی ہو،  
 قیہ رقم واجب الادا کے ادا کرنے کا حکم دے۔ یہ امر بھی، دفعہ ۱۷۷ کے خلاف  
 میں ہے کہ مدیون کی رقم واجب الادا کے ادا کرنے کے بعد ایسی عدالت جسے  
 اس کی ذات پر اختیار سماعت حاصل ہو، جاہد اد کی واپسی، یا اس کو بار کفالت سے  
 بلکہ دس کرنے کا حکم دے لیکن مدیون سے رقم نہ ادا ہونے کی حالت میں انفکاک  
 ڈگری کا دیا جانا دفعہ ۱۷۷ کے خلاف ہو گا اور یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ مقام کفالت  
 یا عدالت ایسی ڈگری کی کوئی وقت کرے گی مگر قانون مقام وقوع کی رو سے  
 بن نہ کہ ہنوز قابل انفکاک ہو، اور اس مقصد کے لئے وہاں کارروائی شروع ہی ہو چکی  
 ہو مگر باوجود ان تمام امور کے انگلستان کا عملہ رادمیہ ہے کہ ملاک غیر کی اراضی کے





مقدمہ وارٹن بنام وارٹن ٹول بنام وارٹن (۱۸۳۱) ۲۔ ربرو ۵۰۔ ۵۰۔  
 جج تیس: ازودان کے معاہدہ کے متعلق تعلق مقدمہ وارٹن وارٹس بنام انیس غلط  
 (۱۸۵۱) ۹۔ ۱۔ ۲۳۴ و (۱۸۵۲) ۱۰۔ ۱۔ ۲۵۔ ۲۵۔ جج ٹریٹر میں معاہدہ نہایت  
 اور مقدمہ کس بنام بادل (۱۸۶۹) ایل۔ آر۔ ۴۰۔ چانسیری مراضہ۔ ۴۱۔ ۴۱۔  
 جس میں جسٹس بریڈر نے فیڈیفرڈ کی ٹائیس کی ایک غیر حشری شدہ تھیک نامہ  
 زیر بحث تھا۔ اس کی نسبت ٹیسٹ اریبلہ: کو وہ فریق ثالث کے مقابلہ میں،  
 ناقابل نفاذ تھا، کیونکہ وہ قانون مقام وقوع کی رو سے ان کے مقابلے  
 میں نافذ نہیں ہو سکتا تھا اور مقدمہ وارٹن بنام فلائرس لینڈ و سپلک و کس  
 کمپنی (۱۸۷۷) ۷۔ چانسیری ڈویرن۔ ۲۳۲۔ جج جتیل میں مقدمہ صرف یہ طے  
 ہو گا کہ اس امر کا انحصار قانون مقام وقوع پر تھا اور آیا ارضی موقوفہ ملک غیر  
 کے متعلق معاہدہ کثالت بمقابلہ فریق ثالث کے قابل تھیں یا نہیں؟ بلکہ  
 یہ بھی تجویز ہوئی کہ عدالت مقام وقوع میں مقدمہ کا دائرہ ہو جانا جس میں مسئلہ  
 زیر بحث کا تعلق نہ ہو سکتا ہے؛ و دعویٰ کی (دوسری جگہ) سماعت کا قطعی

دفعہ ہے جو  
 مقدمہ ٹیسٹ بنام برڈپورٹ (۱۸۶۹) ۸۔ یو۔ ۵۴۔ ۵۴۔ جج ہلنگٹ ٹول  
 میں ملک فریجی جاہل و غیر منقولہ کو نوید وصیت نامہ ایک شان میں ٹیک کریٹیک  
 گوشش کی گئی تھی، اس ترکیب سے کہ وارث مندرجہ وصیت نامہ میں مقدمہ  
 کر دیا گیا تھا جہاں تک کہ خلاف ورزی قانون مقام وقوع ممکن ہو، وہ  
 قبیلہ امانت پر مجبور کیا جاسکتا تھا کیونکہ اس کے وارث تہا کی کر کے اپنے آپ کو  
 ایک وجہ تک معاہدہ کا پابند کر لیا تھا۔ اس طور سے پابند ہو جانے اور  
 اس فریب سے ایک محدود حق استفادہ حاصل کر لینے کے بعد قانون مقام  
 وقوع میں تبدیلی واقع ہوئی گا و حق مذکور قطعی ہو گیا اب وہ اس قطعی حق کو  
 قبیلہ امانت کیلئے مزید کام میں لانے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا؛ بلکہ وہ اس کو شخص  
 اپنے لئے مختص کر کے سکتا ہے کہ

**فصل ۱۰** جب کسی عدالت میں جس کو مدعی علیہ کی ذات پابندی

حاصل ہو کسی رقم کا مطالبہ کیا جائے تو یہ عذر نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا کسی طور سے تعلق ملک غیسر کی جاماد وغیر منقولہ سے ہے۔

مقدمہ کارٹریٹ بنام ٹی (۶۷۱۶) ۲۔ ایس۔ ڈبلیو ۳۲۳۔ نوٹ ۲۰۔  
چانسیری۔ کنیٹھا۔ ۲۱۴۔ جج، فیچ: ڈولینڈ کی اراضی کے معمولی کاشتکاروں میں،  
نقصان کا حساب پورا بارڈو بنام روس (۱۶۳۸) ۱۔ ایک ۵۴۳۔ جج،  
ہارڈوک، سینٹ کراسٹوفر کی اراضی کے معمولی کاشتکاروں میں اگلاں اور  
شاخ کا حساب کو مقدمہ بلی بنام ایڈورڈ (۱۷۸۴) جج، تھروٹنٹن کا نام  
کے مقدمہ ۳۔ ایس۔ ڈبلیو ۲۰۔ میں ہجری کی اراضی کے معمولی زائد قبضہ کا ذکر  
کیا جو ایک وصیت نامہ کی بنا پر قبضہ میں آئی تھی کو مقدمہ بلتھ پانی بنام  
والفورڈ (۱۸۸۶) ۲۳۔ چانسیری ڈویرن ۶۲۴۔ جج، مارٹن: اسٹریٹنگرین کے  
ایک مقدمہ امانت ذریعہ وصیت (Fidei commis) میں وارث کو  
مقدمہ انتہام ترکہ میرا اپنے جانشین سابق کی جاماد کے مقابلے میں کھڑے  
ہونے کی اجازت دی گئی تاکہ وہ اسٹریٹنگرین میں جاماد کے نقصان اور فنا  
کی سبب کے متعلق اپنا دعویٰ ثابت کر سکے۔  
لیکن یہ قاعدہ اس حالت میں متعلق نہیں ہو تا جب کہ مطالبہ ٹیکس یا محصول یا  
اسی نوعیت کا جو مقدمہ میوئل کوئل آف سنڈی بنام لی (۹-۱۱۹) کے  
بی۔ جج، اگر انتہام: اس مقدمہ میں اگر وہ ریمارک جوج نے کئے ہیں، اس  
دوسری بنا کی تائید میں تصور ہوں ہو عنوان میں دی گئی ہے، یعنی یہ کہ جب  
رقسم کا بار ملک غیسر کی جاماد وغیر منقولہ پر مارا گیا ہو تو اس کے متعلق ہنگام  
میرا عمومی ملک غیسر پر دعویٰ نہیں ہو سکتا۔ سہو کہنا پڑتا ہے کہ یہ ان تقاضوں کے

خلاف ہے جو ادر بیان کی گئی ہیں۔  
بعض امور جن کا تعلق، نسبت ناگنی قانون بین الاقوام کے، انگلستان  
کے قانون سے بہنی خاص میں زیادہ تر ہے، بلکہ اسی کا ایک جز ہیں وہی سلسلہ میں  
ہ آسانی ذکر کئے جاسکتے ہیں۔  
وضع عام انگلستان کے بادشاہ یا اس کی حکومت کی نسبت ہمیشہ

یہ سمجھا جائے گا کہ وہ حکومت انگلستان کے ہر حصہ میں موجود ہے، پس بادشاہ یا گورنرٹ کے حکم کے ایک لازمی فریق ہونا، ایسی ارٹھی کے مقدمہ کے واسطے جو حکومت کے دوسرے حصے میں واقع ہو، انگلستان میں اختیار سماعت نہیں پیدا کرتا۔

مقدمہ پوس (۱۸۶۱ء)۔ جے وای۔ ۵۲۷۔ جے ڈی۔ پین نام سلیبری

(۱۸۶۹ء)۔ ۲۔ جانری ڈورین۔ ۴۷۸۔ جے، اٹسٹ

**دفعہ ۸۷۱** انگلستان کی جائداد غیر منقولہ کی وراثت کے لئے لازم ہے کہ وراثت خانگی قانون بین الاقوام کے قواعد سے صحیح انہی کے مطابق صحیح نسب ہو۔ دیکھو قواعد مندرجہ صفحات ۱۰۴-۹۹۔ اور اپنے والدین کے حقیقی از و دواج کے بعد پیدا ہوا ہو، جو اس از و دواج سے مختلف ہے، جس کی تاریخ کسی قیاسی یا امر مفروضہ قانونی کی بنا پر قبل کی قرار دی گئی ہو، ایسے وہ صحیح نسب از و دواج مابعد کی بنا پر، نہ قرار پایا ہو، خواہ وہ ایسے ملک ہی کا کیوں نہ ہو جہاں قیاس یا امر مفروضہ قانونی کی بنا پر از و دواج مابعد سے صحیح انہی تسلیم کر لی جاتی ہے بلکہ

مقدمہ برٹویل نام ورڈل (۱۸۶۹ء)۔ ۵۔ بی۔ سی۔ ۴۳۸۔ جے، ایتھ۔

بتی۔ ہول ایسٹل ڈیل (۱۸۳۰ء)۔ ۲۔ سی۔ ایل وایف۔ ۱۰۔ ۵۵۱۔ بی۔ ایل  
این۔ آر۔ ۳۲۔ مجب کا فیصلہ اسی اصول پر تھا جس کو لارڈ الکنڈرن نے اوس  
آف لارڈ زمین صادر کیا (۱۸۳۵ء)۔ ۲۔ سی۔ ایل۔ وایف۔ ۵۸۲۔ ۹۔ بی۔ ایل۔  
(سلسلہ جدید)۔ ۷۔ بروہام نے جو تجویز صادر کی کہ وہ اس مضمون کی تھی کہ جراثیم  
صحیح نسب کی قائم کی گئی ہے وہ کافی ہے۔ لینڈ ہرسٹ اور ڈینین نے اپنی رائے  
محمود کار کی۔ مرنو سے مقدمہ میں جوں کے سامنے مزید بحث کی جانے کا حکم  
دیا گیا۔ (۱۸۳۹ء)۔ ۷۔ سی۔ ایل۔ وایف۔ ۹۵۔ مینڈل۔ واکٹھن۔ پوسٹا کے  
پیشین۔ ڈیسٹس۔ کوآرج۔ کوٹین۔ ماتے۔ پارک وگرت کی تجویز ہاوس آف لارڈز  
میں مینڈل نے صادر کی کہ جو دفعہ مذکور کے مطابق تھی۔ (۱۸۴۰ء)۔ ۷۔ سی۔ ایل

اس میں نظام قانونی میں یہ اصول تسلیم کر لیا گیا ہے کہ اندواج مابعد سے سابق کی بجا میں جبکہ ان کے لئے کدغ  
ہو جائے بہتر ہے۔

دایف۔ ۹۴۰۔ ہوس آف لارڈز کی تجویز کی تائید فیصلہ (سخت) ۶  
 تحریک کاشن آم نے کی، برہام نے اختلاف نہیں کیا، اگرچہ وہ ہر سلطان  
 دتے۔ اس بڑے مقدر کے سلسلہ میں اسکاٹ لینڈ کے رائے فشن بنام  
 لوگ اسٹون (۱۸۵۹)۔ ۳۔ ایک۔ ۴۹۷۔ جج، برہام کی توجہ دینے والے تھے۔  
 جیمس فورڈ کو بھی پڑھنا چاہیئے ڈ

یہ سلسلہ اسی حالت تک محدود ہے جس میں وصیت نہ کی گئی ہو۔ دیکھو منوہا،  
 گزشتہ ڈ

اس اپنی وصیت کے اصول کے متعلق عام طور سے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ  
 اس قانونی اصول کا علمدار آدھے ڈ جائداد غیر منقولہ قانون مقام وقوع کی تابع ہوتی  
 ہے۔ اس اصول کی بنا پر یہ رائے قائم ہوئی ہے کہ جو شخص انگلستان کی اراضی  
 کا وارث ہو، اس کو لازم ہے کہ وہ قانون انگلستان کے مخصوص مفہوم کے لحاظ  
 سے وارث ہو اور اس نئے اسیر لازم ہے کہ وہ قانون مذکور کے مخصوص مفہوم کے  
 لحاظ سے اپنے آپ کو صحیح النسب ثابت کرے۔ اور قانون انگلستان میں ازدواج  
 مابعد سے صحیح النسب ثابت نہیں ہوتی۔ اگر جائداد منقولہ زیر بحث ہو تو اس کو  
 قانون انگلستان کے وسیع مفہوم میں اپنے آپ کو صحیح النسب ثابت کرنا کافی ہے  
 جو اس اصول کی بنا پر کہ جائداد منقولہ مالک کے ساتھ جاتی ہے صحیح النسب کو ذاتی  
 قانون پر محمول کر دیتا ہے۔ اور اس صورت میں ازدواج مابعد کی صحیح النسب کو جو ذاتی  
 قانون سے حاصل ہوتی ہے، اپنا ایک جز قرار دیکر اختیار کر لیتا ہے۔ یہ بظاہر درست  
 معلوم ہوتا ہے، لیکن بنظر متقن دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے دو بڑی تباہتیں  
 لازم آتی ہیں۔ اول یہ کہ صحیح النسب کو ذاتی قانون پر محمول کرنا جیسا کہ صفحہ ۹۹ میں بتایا جا چکا  
 ہے، دائرہ میں دلیل کرنا ہے کیونکہ اکثر صورتوں میں ایک شخص کی قومیت یا وطن کا  
 حال معلوم کرنے کے لیے جسے اس کے ذاتی قانون کا انحصار ہوتا ہے پہلے اس کی  
 صحیح النسب کے فیصلہ کرنے کی ضرورت واقع ہوتی ہے۔ صحیح النسب کا مسئلہ مختلف واقعات  
 کی قانونی وقت پر منحصر ہے؛ اور خارجی قانون بین الاقوام، جو کچھ کہنا یا کرنا چاہیے، وہ  
 صرف اس قدر ہے کہ وہ ان مختلف واقعات کی قانونی وقت کی علحدہ علحدہ جانچ کے

مطلق، ایک مناسب قاعدہ بنا دے۔ دوسرے یہ کہ اگر قرار دیا جائے کہ جب جامد اور غیر منقولہ زیر بحث ہو تو صحیح انہی قانون مقام وقوع پر محمول ہونی چاہیے۔ تو اس کے معنی اور اس کا نتیجہ ہوا ہے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ ان تمام مختلف واقعات کی قانونی جانچ جن پر صحیح انہی کا انحصار ہوتا ہے، بمقام وقوع کے قانون سے ہونی چاہیے بلکہ اس صورت میں حقیقی ازدواج کے قبل یا مابعد کی پیدائش کے مسئلہ سے ہم کو آگے بڑھنا پڑے گا۔ صحیح انہی کیلئے نکاح کا گواہ کہ وہ پیدائش کے قبل کا ہو جائز ثابت ہونا لازم ہے۔ اور پھر ممکن ہے کہ نکاح کا جو اثر قبل کے نکاح سے طلاق کے جواز پر منحصر ہو، پس ہم کو یہ دریافت کرنا پڑے گا کہ قانون مقام وقوع کے استعمال کا سلسلہ کہاں جا کر ختم ہو گا؟ اس سے ظاہر ہے کہ جو بنظام منقولہ اصول قائم کیا گیا ہے، جب اس کا استعمال جامد اور منقولہ یا غیر منقولہ کی نسبت کیا جاتا ہے تو وہ ناقابل اطمینان ثابت ہوتا ہے۔ لارڈ بر و ہام کی ضرور کے ساتھ یہ رائے تھی؛ کہ جن واقعات پر صحیح انہی کا انحصار ہوتا ہے، ان میں قانون مقام وقوع کے استعمال کی حد کو متعین کر دینا محال ہے۔ اور انہیں وجہ کی بناء پر انہوں نے مقدمہ برٹول میں نام درٹول میں اس امر پر زور دیا کہ انگلستان کی جامد اور غیر منقولہ کے دارلثبت سے جو اس صحیح انہی کے جوہر میں ذاتی حیثیت کا ایک جز ہے کسی اور صحیح انہی کا ثبوت طلب کرنا غیر درست نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ صحیح انہی قانون مقام وقوع یا کسی دوسرے ایک قانون کی رو سے نہ کوئی چیز ہے اور نہ یہ آسانی اس کا امکان ہے۔ جو کچھ خانگی قانون بین الاقوام بتاتا ہے اور جب تک کہ سخت قیاس اس کے ساتھ نہ ہوں کہ بتا سکتا ہے وہ یہی ہے؛ کہ صحیح انہی، ایک ذاتی حیثیت ہے جس کا انحصار اس مجموعی نتیجہ پر ہوتا ہے جو مقدمہ کے ہر جداگانہ واقعہ کو اس کے مناسب قانون سے جانچنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس بنا پر یہ کہنا کہ صحیح انہی کے تعین میں ایک قانون کو بمقابلہ دوسرے قانون کے ترجیح سے صحیح نہیں ہو سکتا۔ کہنا یہ چاہیے کہ انگلستان کی اراضی کی توریث کے مسئلہ میں صحیح انہی کی ذاتی حیثیت قابل قبول ہے یا ناقابل قبول۔ مقدمہ برٹول میں نام درٹول میں جو کچھ طے ہوا وہ دراصل یہی ہے؛ اور یہی فاضل مجوں کا خیال تھا کہ انگلستان کے قانون کا ایک قاعدہ ایسی توریث کیلئے پیدائش بعد ازدواج کی ایک نئی شرط

لگاتا ہے۔ اس بارہ میں بحفاظت تاریخ کے، ان کا خیال غائب غلط نہ تھا، اور یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ڈی آر جیفری نے، اس طرح کا ایک عام قاعدہ قرار دیا تھا، کہ اگر کوئی شخص کسی ملک میں صحیح النسب قرار دیا جائے گا تو اصولاً اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ اس کے وراثتی اور جائدادی حقوق بھی قائم ہو گئے ہوں، لیکن دفعہ ۱۸، فصل ۶ (نہم)۔ یہ قاعدہ، مجنسہ نہیں ہے، جو اوپر ذکر ہوا، کیونکہ کلیاتی قانون، جو صحیح النسب کے متعلق تھا، اس قدر رائج اور شائع تھا کہ کسی ایسے قاعدہ کے منظور کر لئے جانے کی امید نہیں ہو سکتی تھی، جو کلیاتی قاعدہ کو منسوخ کر کے تناقض قوانین کو دور کرنے کے لئے، ایسے عام الفاظ میں مرتب ہو سکے۔ سیاق عبارت سے ظاہر ہے کہ ڈی آر جیفری ملک غیر کے عدالتی احکام متعلقہ صحیح النسب کے اثر کا خیال کر رہا تھا، مگر یہ صورت کافی طور سے قاعدہ مذکورہ کے مشابہ ہے۔ فرض کرو کہ تمام ممالک کے جاگیریں قوانین کے مصنف، اس امر پر متفق ہو جائیں کہ ملک غیر کا حکم متعلقہ صحیح النسب، یا ایسی صحیح النسب، جو کسی ایسے قانون سے قرار پائی ہو، جس کا وجود مقام وقوع میں نہ ہو، جائداد غیر منقولہ کی وراثت کے مستحق ہونے کے لئے کافی نہ تصور ہوگا۔ یہ باوجود قرار پا جانے کے بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے، ہر ملک کے مخصوص قانون کا ایک قاعدہ تصور ہو گا، نہ کہ مختلف مخصوص قوانین میں، ایک قانون کے انتخاب۔ یا یوں کہو، کہ ہمارے مفہوم کے مطابق، فصلی قانون برائے انعام کا کوئی قاعدہ۔

اس بارہ میں جس رائے کا اظہار ہوا ہے، اس سے اس سوال کا جواب مل جاتا ہے، جو لاگو انٹری ریویو جلد ۵ صفحہ ۴۴ میں پیش کیا گیا تھا، جب کہ انگلستان کی ارٹھی کا میا کی پٹہ قانون بین الاقوام کے اغراض کے لئے، جائداد غیر منقولہ تصور ہوتا ہے، دیکھو دفعہ ۱۶، تو اس کی وراثت کے لئے صحیح النسب کا تعین قانون مقام وقوع سے نہیں ہو سکتا۔ اور کیا یہ قاعدہ اس سے مطابق ہو گا، کہ انگلستان کی جائداد غیر منقولہ کی وراثت کے واسطے وہ، جو صحیح النسب سے جو والدین کے ازدواج مابعد کی بناء پر اس ملک میں جہاں کہ ایسا قانون جاری ہے، صحیح النسب سمجھا جاتا ہے؟ (دفعہ ۲۶، گزشتہ)۔ اس کا جواب یہ ہے، کہ انگلستان کی جائداد غیر منقولہ کی حالت میں بھی، وارثت کی صحیح النسب، ان معنی میں ہوگی، سوال میں مقصود ہے، قانون مقام وقوع پر محمول نہیں کی جاتی ہے، بلکہ وراثت، انگریزی



# فصل نہم

225

اختیار مآخذ و اختیار (Jurisdiction) کے متعلق عام تصورات

شخصی قانون بین الاقوام کے متعلق ہنگامستان کے اصول کی توضیح میں جو تیسری فصل سے شروع ہوتی ہے، ہم نے جو ترتیب ملحوظ رکھی ہے، وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اشخاص کی حیثیت پر غور کیا گیا ہے، اور بعد ازاں مقدمات پر جو جن سے مزید طور سے جامداد کے مختلف حقوق اور ذمہ داریاں ظاہر ہوتی ہیں، اور جو بمنزلہ اس دائرہ کے ہیں جن کا مرکز خود مالک کی ذات ہے، اور سب سے آخر میں، خود جامداد کے حقوق سے بحث کی گئی ہے۔ دوسرے الفاظ میں، ہم نے، وہ تمام مسافت طے کر لی ہے جو اس فن کی قدیم اصطلاح میں ذاتی اور حقیقی اقوامین کے نام سے موسوم کجائی تھی۔ اب ہم کو صرف ذمہ داری سے بحث کرنا باقی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا قانون جو کسی شخص کی ذاتی حالت کا خود اس کے یا دوسرے اشخاص کے طرز عمل کی بنیاد پر تصفیہ کرتا ہے، مثلاً، اگر خود اس کے یا اس کے والدین کے بعض رسوم کے ادا کرنا ہی بنیاد بن سکے یا منجانب قرار دیتا ہے، یا بعض افعال کے ارتکاب یا ان کے ترک مثلاً وصیت یا غیر وصیت یا انتقال وغیرہ کی بنا پر بعض امور کا بشمول غیر مادی حقوق کے تصفیہ کرتا ہے، اس قانون سے بالکل جدا ہے۔ معاہدہ یا ہر جہ کی بنا پر کوئی ذمہ داری قائم ہوتی ہے۔ مقدمہ الذکر صورتوں میں ایک حالت یا شے کے متعلق تصفیہ ہوتا ہے، اور اگرچہ حالت کی بنا پر بعض فرایض قابل عمل پیدا ہوتے ہیں، مگر جو فرایض شے کے متعلق پیدا ہوتے ہیں، وہ صرف منفی ہوتے ہیں؛ یعنی کہ جس شخص کے حق میں قانون نے اس شے کا تصفیہ کر دیا ہے، اسے استفادہ میں کسی قسم کی خلل ندری ہونے پائے۔ مگر الذکر صورتوں میں عملی منسراض جن کا تعلق دینے یا کرنے یا نہیں کرنے سے



ہوتا ہے، مغربی پر مائل کئے جاتے ہیں، ان کے سوائے کوئی دوسرا امر مقابل تصفیہ نہیں ہوتا جو قوانین مقدم الذکر صورتوں سے متعلق ہیں، ان کی بنیاد وہ اختیارات ہیں جو ان کو اس حالت یا شے کے متعلق حاصل ہوتے ہیں جو مادی طور سے ان قوانین کے حدود سماعت میں موجود ہوتی ہے، یا سلسلہ رسم و رواج یا مفروضہ اصول کی بنیاد ان امور سے جن پر وہ محاط ہیں تعلق رکھتی ہے۔ برخلاف اس کے جو قوانین نو خالذہ صورتوں سے متعلق ہوتے ہیں، ان کی بنیاد وہ اختیارات ہیں جو ایک فاعل فعل (Agent) کے متعلق حاصل ہوتے ہیں۔ فاعل کے مفہوم میں وہ فرقی بھی داخل ہے جو ترک فعل کا مرتکب ہو، لیکن فاعل پر اختیارات ہونے کی حالت میں قانون اور اختیار سماعت، صرف ان اختیارات کی دو مختلف حیثیتیں تصور ہوں گی۔ ہم صفحہ ۱۸ پر لکھ چکے ہیں کہ قانون بین الاقوام کے قواعد اکثر حدود سماعت کے بین الاقوامی قواعد سے، اس اصول کے ذریعہ سے کہ قانون کا انحصار اس مقام پر ہوتا ہے، جہاں مقدمہ کی سماعت ہوتی ہے، اخذ کئے گئے ہیں۔ اس عمل کی صحت کے دلائل حسب ذیل ہو سکتے ہیں۔

اولاً۔ یہ کہ روایات، طرز عمل یا مقدمہ کے ضروریات ان حدود ارضی کا پتہ دیتی ہیں جس میں اس مقدمہ کا تصفیہ بہترین طریقہ سے ہونا چاہئے، یا بطریق موثر ہو سکتا ہے۔

ثانیاً۔ ان لوگوں کو جنہیں تصفیہ مقدمہ سے تعلق ہے، عام طور سے کوئی وجہ اس دعویٰ کرنے کی نہیں ہوتی کہ عدالت سماعت کنندہ کو، بجز اپنے قانون کے کسی دوسرے قانون کا اتباع کرنا چاہیے۔

ثالثاً۔ اگر معاملہ اتفاقیہ طور سے دوسرے حدود ارضی میں پیدا ہوا ہو، تو یقیناً جو کہ قانون میں اس مقدمہ اہم ہے اس کا متقاضی ہوتا ہے کہ اس کا تصفیہ اس طرح کیا جائے، جس طرح اس مقام پر ہوتا ہو، ابتدائی اختیار سماعت کے نام سے سوہم کیا جاتا ہے یہ کیفیت ہر قسم کے مقدمات کے حسب حال ہے، مگر دوسری شکل، نسبت اشیاء یا حالت کے ذمہ داری کے معاملہ میں زیادہ تر مستحکم ہو جاتی ہے۔ ذمہ داری کے معاملہ میں، اس امر کا جس کی نسبت تصفیہ مطلوب ہوتا ہے، کوئی وجود وہاں ابتدائی اختیار سماعت کے قانون سے علیحدہ نہیں ہوتا، جو اس کی تعمیل کیلئے معین ہے۔ حدود

اختیارات کے ابتدائی ہونے کا یہی نتیجہ ہے، اگر وہ عدالت جس کا صحیح طور سے مدعی علیہ متبع ہے، لمجاظ حالات مقدمہ اس کو ذمہ دار نہیں قرار دیتی، تو وہ ذمہ دار نہیں ٹھہرتا؛ اور مقدمہ میں کوئی جان باقی نہیں رہتی۔ البتہ اس میں یہ شرط ضروری ہوئی ہے کہ ذمہ دار کی بحث میں قواعد متعلقہ انتخاب قوانین برائے روایات بحال خود قائم ہوں؛ اگرچہ اختیار سماعت کے وہ قاعدے جن سے قواعد مذکور پیدا ہوئے منسوخ اور باطل ہو گئے ہوں، یا یہ کہ ایسے قواعد ان ممالک میں اختیار کر لئے گئے ہوں جنہوں نے، اختیار سماعت کے قواعد کو جو ان کے ماخذ ہیں بھی اختیار نہیں کیا تھا۔ انصاف ساقی کے لئے جو اتحاد اقوام میں قائم ہوتا ہے، اس سے اس قسم کے نتائج کا پسہا ہونا ایک لازمی امر ہے، لیکن اس سے ان اصول پر کوئی اثر نہیں پڑتا، جن پر یہ استناد مبنی ہے۔ ان قیود اور خود ان مسائل سے جن کے متعلق یہ قیود قائم کئے جاتے ہیں، اس امر کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ ذمہ داری کے متعلق انتخاب قوانین کے قواعد سے بحث شروع کرنے سے پہلے طالب علم کو ان مسائل کی تاریخ سے آگاہ کر دیا جائے جو اختیار سماعت کے متعلق یورپ میں رائج تھے۔ تبصرہ کے اس حصہ میں جو قوانین روماء کے متعلق ہے، میں تنوکی کی اس اہم کتاب کی انھوں جلد کا اتباع کروں گا جو اس نئے زمانہ حال کے قوانین روماء پر تالیف کی ہے۔

جسٹین کے عہد حکومت میں ہر قسم کی ذمہ داریوں کے مقدمات بلاسقاط نوعیت اور مقام معاہدہ کے مدعی علیہ کی ذاتی عدالت میں پیش ہو سکتے تھے یہ ہر اٹلیوں کے لئے تھا، خواہ وہ شہری ہو یا سلطنت کے کسی دوسرے حصہ کا باشندہ یا اس مقام کا، جہاں اس نے وطن اختیار کر لیا ہے، کیونکہ تمام اٹلی، مونیا س Civitas یا اس ملک کا (Respublica) میں منقسم تھی جن کو ابتدائی اختیارات حاصل تھے اور اٹلیوں کی یہ شہری

۱۔ سیوس (Civis) کا اہتمام روماء کے شہری کی نسبت ہوتا تھا بلونیس (Latinus) اور پریگریٹس (Peregrinus) کے گروسیپس (Municeps) سے مراد پریسیپل کا شہری تھا خواہ وہ نیا ہی ہو یا پھر کا ہوا خواہ کالونیا (Colonia) کا، دونوں روماء (Respublica) تھے، لیکن کالونیا مینو پیس میں داخل نہ تھا؛

ہونے کی حیثیت سے ان میں سے کسی نہ کسی ایک کا رکن ہوتا تھا۔ جس کے یہ سنے ہیں کہ وہ اس جماعت کے اختیارات عدالت ابتدائی کا تابع ہوتا تھا؛ اگرچہ وہ کسی ایسے دوسرے شہر یا صوبہ کا متوطن ہو۔ اور ایسی حالت میں وہ اپنے مقام توطن کی عدالت کا بھی تابع تصور ہوتا تھا۔ ہول کے سنا سے مدعی کو اختیار تھا کہ وہ اپنا دعویٰ اس عدالت میں دائر کرے، جو اسکی مستقل سکونت کا مقام، پیدائش کی بنا پر ہو یا مدعی علیہ کے مقام توطن کی عدالت میں۔ لیکن قیاس غالب یہ ہے کہ کسی مجموعہ کی سب سے پہلے اس کا تعلق اس وقت نہیں ملتا، اس کو عدالت مقدمہ الذاکر میں مستقدم دائر کرنے کی ممانعت تھی؛ بجز اس حالت کے کہ مدعی علیہ اپنی پیدائش کے ملک میں پایا جائے۔ اگر ایسا نہ بھی ہو تاہم بھی اپنی آسانی کے لحاظ سے مدعی عام طور سے مقام توطن کی عدالت ہی کو ترجیح دیتا ہوگا۔

لیکن چونکہ صوبوں میں جو شاہی گورنروں کے ماتحت ہوتے تھے، ایک عدالت ابتدائی اختیارات کے ساتھ تھیں (Civitates) قائم نہ تھیں؛ اس لئے کچھ اسی قسم کے اختیارات کے ساتھ ڈیفینسورس (Defensores) پیدا ہو گئے؛ اور ایک صوبہ کے باشندے کے لئے بجز اس کے مقام توطن کی عدالت تھے، کوئی دوسری ذاتی عدالت نہ تھی۔ البتہ کارا کلا کے آئین کے مطابق جس کی رو سے حکومت کی تمام آزاد رعایا کو شہر روماسکی باشندگی کے حقوق دیدیئے گئے تھے، اس کے لئے مقام سکونت برنائے پیدائش کی عدالت کو روماس بھی کھلی ہوئی تھی۔ اس سے بہت قبل شہر روماس کی باشندگی نئے حقوق آئین جو کیا کے ذریعے سے تمام اٹلیین کو حاصل تھے، اس بنا پر ایسے اشخاص کو جن کا بلا واسطہ تعلق شہر روماس سے تھا۔ بلکہ وہ دراصل کسی دوسری ریاست کی رسل یا پبلک کے رہنے والے تھے۔ وہ شہروں کے حقوق حاصل تھے۔ علاوہ اس حق توطن جو بظاہر ان دونوں سے جدا تھا، ایسے اٹلیین اور باشندگان صوبہ کے متعلق، کارا کلا کے آئین کے اجراء کے بعد مجموعہ تو زمین میں صریح احکام موجود ہیں کہ ان پر روماسین جیسا حقوق شہریت دعویٰ نہیں ہو سکتا تھا؛ جب تک وہ حقیقی طور سے وہاں موجود نہ ہوں۔ اور اس میں بھی بہت سے استثنیات تھے جو مجموعی طور سے (Jus domum - Revocandi) کے نام سے موسوم کئے جاتے تھے۔ اس سے یہ استنباط ہوتا ہے؛

جیسا کہ قبل ازیں بیان ہوا کہ اس قسم کی حفاظت کا وجود تھا کہ حق شہریت کی بنیاد پر مدعی علیہ کو اپنے توطن سے جواب دہی کے لئے کھینچ کر لوٹانے کی ضرورت نہ واقع ہو۔ مدعی علیہ کی عدالت کے علاوہ مدعی کو قانونِ روما سے یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ ذمہ داری کے صحیح حدود و اختیارات میں مدعی علیہ پر دعویٰ دائر کرے اسی کیلئے عدالت مقامی (Forum contractus) اور قانونِ میلیک (Rei gestae) زمانہ حال کی اصطلاحات ہیں، اور وسیع طور سے ان مقدمات کے متعلق متعلق ہوتی ہیں، جن کا نتیجہ ان الفاظ سے نہیں چلتا۔ سبکی کا بیان ہے کہ ان اختیارات سماعت کو مفصلہ ذیل صورتوں پر مبنی تفسیر دینا چاہیے:-

228

۱۔ ایسے مقام پر جس کو فریقین نے باہمی رضامندی سے بطور خاص تسبیح کے لئے قرار دیا ہو، خواہ اس مقام کا بصر اہت نام لیا گیا ہو، جیسا کہ اس مشہور اصولِ قانون میں بتایا گیا ہے کہ ”ہر شخص کی نسبت اس جگہ معارفہ کیا جانا سمجھا جائے گا، جہاں اس نے ادائیگی کی ذمہ داری قبول کی ہو“ (خلاصہ ۴۴-۷-۲۱) لہذا اس بنا پر کہ جو مفصلہ ذمہ داری کے قبول کرنے سے عمل میں آئے والا ہے، وہ صرف ایک ہی مقام پر عمل میں لایا جاسکتا ہو، جیسا کہ ارغنی یا مکان کی فروخت یا شہ میں ہوتا ہے، جس میں قبضہ کا دیا جانا لازم ہے۔

۲۔ مقامِ تسبیح، یقیناً ہونے کی صورت میں، یہ اختیار سماعت اس امر پر مبنی ہو سکتا ہے کہ ذمہ داریاں دیون کے سلسلہ کاروبار سے پیدا ہوتی ہیں، اور مقام کاروبار میں تعین ہوتا ہے جیسے ان اشخاص کی ولایت جو اپنا انتظام خود نہ کر سکتے ہوں، اور دوسری ہر قسم کی حفاظت، اور دوسرے اشخاص کے کاروبار کی انجام دہی۔ خواہ اس کے کل کاموں کی ہدایت یہ مختار نامہ عام، یا خاص کاموں کی ہدایت صرف شخصی یا تجارتی کاموں کی۔ اور خواہ وہ بر بنائے مسامہ ہو یا حکم، بشرطیکہ وہ بعض ایک مخصوص

سلسلہ کو تھری کا یہ کچھ کم صبیح ہو گا، بلکہ بعض مثالوں میں زیادہ تر موزوں ہو گا جیسا کہ ماقبل میں ترجمہ میں کہہ چکا ہوں کہ حدود و اختیارات کی بنیاد اس واقعہ پر قائم کیا جاسکتی ہے کہ ذمہ داریاں مدعی علیہ کے اس کاروبار کی انجام دہی سے پیدا ہوتی ہیں جس کا متعلق ایک قابلِ تعین مقام سے ہوتا ہے، یا

کام کیلئے عارضی نہو۔ مثال مساہت کی عمل آوری جس میں سریقین میں سے صرف ایک تفریق کی مرضی پر کام ہوا ہو۔ یا ملاطمت و رضامندی مالک کے کوئی کام کیا جائے۔ اس میں بھی یہی بشرط ہے کہ وہ صرف ایک مخصوص کام اور عارضی نہو۔ اور بس اسے آخر مثال خود ایک شخص کی مہاجنی اوریشن آئینی کی ہے۔ اس دوسری قسم میں جو مثالیں دی گئی ہیں، ان میں کچھ اختیارات بر بنانے کا روبرو قائم ہوتے ہیں وہ اکثر صورتوں میں اس اختیار سے مطابق ہو جاتے ہیں، جن کی بنیاد توطن پر ہوتی ہے، گران دونوں کے علیحدہ علیحدہ ہونے کا امکان ہے۔

۳۔ اختیارِ ساعت اس مقام سے بھی تعین ہوتا ہے، جہاں ذمہ داری پیدا ہوتی ہے، اگر مدیون کے توطن کا مقام بھی یہی ہو، یعنی اس حالت میں اختیارِ ساعت کی دو بنیادیں ہو جاتی ہیں، اگر مدیون کے تبدیل مقام یا موت سے اس کے ورثا یا خود وہ جدید مقام توطن کی عدالت کا ہنجلہ دو وجہ متذکرہ بالا کے ایک وجہ کی بنا پر تاج ہو جاتا ہے، پھر بھی وہ اور اس کے ورثا کو دوسری وجہ کی بنا پر بقیم عدالت کے تابع رہتے ہیں۔

۴۔ اس مقام سے بھی جہاں ذمہ داری پیدا ہوتی ہے، اختیارِ ساعت قائم ہو جاتا ہے؛ گو کہ وہ مدیون کے مقام توطن سے علیحدہ ہو، بشرطیکہ حالات ایسے ہوں کہ اسے اس میں رہنے کے لئے جانے کی کنجائش ہو، گو کہ اس کی تعمیل بھی، اسی مقام میں ہوگی۔

اسی میں اس شخص سے کی جاسکتی ہے، جو اپنے مقام توطن سے علیحدہ، ایک درجہ تک مستقل کوئی تجارتی کاروبار قائم کرتا ہے، اور ایسا اختتام کرتا ہے، جس سے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ جس سالانہ کو وہ اس مقام پر فروخت کر رہا ہے، اس کو وہیں حوالے کر دیگا۔ اس طرح سے وہ اپنے آپ کو اس مقام کی مخصوص عدالت ذمہ داری کا تابع کر دیتا ہے، جہاں معاہدہ منعقد ہوا تھا۔ لیکن اسے اس اصول کو تفصیل سے بیان کیا ہے، مگر اس کے ساتھ ہی بعض معاہدہ کے کسی مقام پر منعقد ہونے کی بنا پر بشرط تمام شرائط کے پائے جانے کے، اختیارِ ساعت کے فرض کر لینے کے خطرات سے بھی مشغول کیا ہے۔ اس نے اس انتباہ کی تائید میں ایسے شخص کی صورت پیش کی ہے، جو

سفر کی حالت میں کوئی معاہدہ کرتا ہے اور ایسی حالت میں کسی صورت سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ مقام معاہدہ کی عدالت کے اتباع پر رضامند تھا۔

”اسے تجارتی شعلق کو عدالت ذمہ داری کی ایک مثال تصور کرنا چاہئے، نہ کہ لازمی شرط، کیونکہ جب کوئی معاہدہ اس مقام کے زمانہ قیام میں ہوتا ہے جو جائے وطن کے علاوہ ہے، تو مضمون پر غور کر کے یہ اخذ کرنا ضرور ہوتا ہے کہ اس کی تفصیل کے شعلق بقایاں غالب فریقین کا خیال منشاء تھا یا نہیں اگر کوئی عہدہ دار سرکاری ہونے سے اسے فرائض منصبی یا مجلس وضع آئین و قوانین کا کوئی نایزیدہ چند ماہ کسی ایک مقام پر قیام کرے اور وہاں اپنے روزمرہ کے مصارف کے لئے قرض لے، تو اس میں کوئی تکلف نہیں کہ وہاں ذمہ داری کی مخصوص عدالت قائم ہو جائے گی، یہ طبع اگر کسی مقام تفریح پر جا کر انھیں اغراض سے قرض لیا جائے، بظراف اس کے اگر تفریح گاہ یا مقام تفریح ایسا ایسے تجارتی معاہدات کے جابجائیں جن میں مزید کارروائی مقام وطن میں متعلق ہو تو اختیار سماعت مقام معاہدہ کو حاصل نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس معاملہ میں تمام تر دار و مدار فریقین کے غالب منشاء پر ہوتا ہے، اس لئے بعض حالات میں چند روزہ قیام بھی، ایسے اختیارات کے قائم کر دینے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ ایسا اختیار سوائے اس مسافر کے مقابلہ میں ثابت قرار دیا جائیگا جو سرائے کے مطالبہ کو ادا کرنے سے انکار کرتا ہے، کیونکہ اس معاملہ میں نوڈار رقم ادا کرنے کا عام دستور ہے، اور اسی کی ہر شخص کو توقع ہوتی ہے۔ اس طور سے تمام امور کا انحصار اس شعلق پر جا کر ٹھہرتا ہے جو قیام کی نوعیت اور مدت کو ذمہ داری کے معاملہ سے ہوتی ہے۔“

”اگر ان میں سے کوئی خرقہ پائی جائے تو عدالت ذمہ داری مادیوں کے مقام وطن کی عدالت ہے۔“ مثلاً۔ وہ معاہدات جو بحالت سفر کئے جائیں، اس حد تک کہ وہ ضمن الہ کے تحت میں نہ داخل ہوتے ہوں۔ معاہدات وہی جہیز شوہر کے مقابلہ میں دائر ہونے چاہئیں، بلکہ وہاں جہاں ان کا معاہدہ ہوا مثلاً اس صناع کا مقدمہ، جو اپنے ایکٹ کو حصول فرائضات کے لئے باہر بھیجتا ہے، کیونکہ اس صورت میں معاہدہ شکی تفصیل استیلاء کی روانگی سے اس جگہ موقوف ہے، جہاں وہ تیار ہوتی ہیں۔ جیسا کہ قانون روما کی، اس تجویز سے ظاہر ہوتا ہے، کہ ایسا ہی وقت سے خریدار کی

ذمہ داری میں آجاتی ہیں، اگرچہ ملکیت جس کی تبدیل کے لئے مقول ضرور ہے، اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک کہ اشیاء مذکورہ مقام مقصود تک نہ پہنچ جائیں۔  
 ”یہ تمام مفہومات، اگرچہ بظاہر مختلف معلوم ہوتے ہیں، اور ان کے باہمی تعلقاً، محض عارضی نظر آتے ہیں، باوجود اس کے، وہ سب ایک عام اصول کے تحت یہ میں آجاتے ہیں: یعنی ہمیشہ یہ مقام تمیز سے، اختیارات سماعت کا تعین ہو جاتا ہے خواہ وہ، امر متعلق طور سے مقرر کیا گیا ہو، ذمہ دار اس کا انحصار صرف توقع پر ہو (ازمخبر آنا، ۱۵)۔  
 دونوں صورتوں میں یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ مدعی علیہ نے، اس اختیار سماعت کا اتباع جو خوشی منظور کر لیا تھا، جب تک کہ بصراحت اس کے خلاف، اظہار عمل میں نہ آیا ہو، مکمل۔  
 مخصوص اختیارات سماعت، جو برائے ارتکاب افعال قابل ہر جہ پیدا ہوتے ہیں ان کا نتیجہ، قدیم قانون روم میں نہیں ملتا، قیام بادشاہی کے بعد سے ان کا آغاز ہوا، ان کو اس حد تک قبولیت کا مرتبہ ملا کہ بعد وہ، قوانین مصدر سلطنت میں بھی شامل عدالت توطن، عدالت معاہدہ، عدالت مدعی علیہ کے شمار ہونے لگے۔ ان کو عدالت ذمہ داری کی، جو عام طور سے عدالت معاہدہ بھی کہی جاتی ہے، ایک شکل قرار دینا غلط ہوگا، کیونکہ عدالت ہرجہ (Forum delicti) مفروضہ اختیاری اتباع سے نہیں پیدا ہوتی، اور اس لحاظ سے، وہ حدود و حدود عدالت ذمہ داری کے متعلق قائم کئے گئے ہیں، اس پر صادق نہیں آتے۔ اس اختیار سماعت کے قیام کے لئے، نہ توطن، اور نہ کسی دوسرے ظاہر ہی تائید سی حالات کی ضرورت ہوتی ہے، بلکہ وہ اتفاقی اور عارضی قیام کے مقام میں بھی، ارتکاب فعل قابل ہر جہ سے پیدا ہو جاتا ہے، اس لحاظ سے، اس کی ایک مخصوص صفت ہے۔ اس کا قیام خود اختیاری اتباع پر نہیں، بلکہ جبری اتباع پر ہوتا ہے، جو خطا کار کے، ارتکاب خطا کے ذریعہ سے، خلاف ورزی حق کا بلا واسطہ نتیجہ ہے، علاوہ اس کے خطا کار کی نسبت، جو اختیار سماعت حاصل ہوتا ہے، اس میں بھی، معاہدہ کی طرح بہت کم مستثنیات کی گنجائش ہوتی ہے، تاہم مدعی کو ہمیشہ یہ اختیار رہتا ہے کہ وہ

صفحہ ۳۶۵ کے (۱۱) سے لیکر بیان کیا گئی کی کتاب نظام قانون رومان کے (۳۶۰) کے تحت، یا بطور خلاصہ کیا گیا ہے۔ جو فقرے ”اور نہ کا“ میں ہیں، ان کو فقہری کے ترجمہ کے تحت منہات ۱۶۴-۱۶۵ کو

خواہ اس مخصوص اختیار سماعت سے استفادہ کرے یا اس عام اختیار سماعت سے جو مدیون کے توطن پر مبنی ہے۔ یہ سوال اکثر پیش کیا گیا ہے کہ آیا عدالت ذمہ داری صرف انہی افعال تک محدود ہے جو ذمہ داری کے تسلسل میں فطری طور سے بڑھکر اس کی تکمیل کی طرف منجر ہوتے ہیں کیا اس کا تعلق ان افعال سے بھی ہے جن کا رجحان دوسری طرف ہوتا ہے، یعنی وہ ذمہ داری کو منسوخ کیا جو کچھ اس کی تکمیل کے متعلق ہو چکا ہے، اس کو الٹ لیٹ کر دینا چاہتے ہیں عام قاعدہ تو یہی ہے کہ اس اختیار سماعت کا اصلی اور محدود استعمال ہی تسلیم کیا جاتا ہے، اور اس کا ضمنی اور وسیع تر استعمال بطور استثناء کے ان چند مقدمات میں واقع ہوتا ہے، جن میں ذمہ داری کے پیدا اور اس کے منقود ہو جانے کی بنیاد میں اشتراک ہوتا ہے؛ مثلاً جب تک ایسی ذمہ داری کی تسبیح جو معاہدہ سے پیدا ہوئی ہو دوسرے ہی کے ساتھ کے معاہدہ سے پیدا ہوئی ہو۔۔۔۔۔

مقام ذمہ داری کے اختیارات سماعت ہی وقت کامل تصور ہوتے ہیں، جبکہ اس ملک میں مدیون موجود ہو یا وہاں اس کے قبضہ میں جائداد ہو، موخر الذکر صورت میں ڈگری کی تکمیل اس کے خلاف اس جائداد کی قرضی سے عمل میں آئے گی، جو اس کے قبضہ میں ہوگی۔ قدیم قوانین روما کے لحاظ سے اس صورت کی نسبت جملی سبیل البدل بتائی گئی ہے، کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا، مگر جینیٹین کے ایک قانون کے لحاظ سے اس کو منسوخ سمجھنے کا امکان ہے، مگر وہ قانون خود اقدس عام اور غیر محدود الفاظ میں ظاہر کیا گیا ہے، اور مختلف حدود اختیارات اس طور سے بلا امتیاز مخلوط کر دیئے گئے ہیں کہ اس سے یقین کے ساتھ یہ استنباط نہیں کیا جاسکتا کہ قدیم قانون کو منسوخ کرنا مقصود تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ڈگریوں کے فیصلہ جات میں اس کا مطلق تحکیم نہیں کیا جاتا، بلکہ قدیم قانون کی نظمی پابندی کی جاتی ہے۔ سوئی کہتا ہے: کہ در موجودہ عملہ آمد کا زیادہ تر رجحان (اس سے اس کی مراد اس عملہ آمد سے نہیں ہے) جو زمانہ حال کے قوانین یا آئین میں بتایا گیا ہے، بلکہ مقصد اس عملہ آمد سے ہے جو قانون رو بایں جہاں قانون مذکور رائج ہے بتایا گیا ہے، اسی رائے کی طرف ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مقام ذمہ داری کے اختیارات سماعت محض ایک ملک غیر کی عدالت کی درخواست



ایک غیر حاضر شخص کے مقابلے میں سوئز نہیں ثابت ہو سکتے۔ اس میں کچھ کلام نہیں کر اس شرط کے لگا دینے سے عدالت مقام ذمہ داری کی اہمیت میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ سوگنی کی اس رائے کی مخالفت میں جو رائیں پیش ہوئی ہیں ان میں سے جس بڑے سب سے زیادہ عملدرآمد رہا ہے، وہ یہ رائے ہے، کہ قانون روم میں عموماً مقام عمل معاہدہ سے۔ نہ کہ اس مقام سے جہاں اس کی تعمیل قرار پائی تھی۔ مخصوص اختیارات کا تعین ہوتا ہے، اور یہی رائے اقرون وسطیٰ میں عام طور سے رائج تھی۔ اس کی تائید میں ایتھنز کی یہ عبارت پیش کی جاتی تھی کہ اگر کوئی سوداگر کسی مقام بڑا پس مال فروخت یا تقسیم کرنا یا مرض نفع میں لاتا ہے (بجز ان کے کو کلاس کو حفاظت کے لئے کسی دوسرے مقام پر جمع کرے) تو بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کو اسی مقام کی عدالت میں جوابدہی کرنی چاہئے، کتاب ڈائجسٹ ۵-۱۹-۱-۵-۲ دفعہ ۲۔ مگر یہ صرف اس فقرہ کی تفسیر ہے جس میں ایتھنز اپنے اظہارین کو تہہ کرتا ہے کہ اس کے الفاظ کی غیر مشروط تفسیر کی جانی چاہئے، اور بعدہ اپنے خیالات کی توضیح کرتا ہے، جس کو ہم صفحہ ۲۲۹ پر لکھ آئے ہیں۔ دوسرا اقتباس جو اسی مقصد کیلئے پیش کیا جاتا ہے، وہ تھیس کی ایک تالیف متعلقہ احکام صوبہ جات سے اخذ کیا گیا ہے جو جب ذیل ہے۔

۱۔ معاہدات کے متعلق۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ معاہدہ کا وقوع میں آئے اس جگہ سمجھا جاتا ہے، جہاں رقم کا ادا کرنا قرار پاتا ہے۔ نہ کہ وہاں جہاں اس کے متعلق گفت و شنید ہوئی ہو۔ خلاصہ ۲۲-۵-۲۔

۲۔ اس اقتباس کا آخری جملہ لحاظ ناظر کے قانون مقام مصرعہ معاہدہ کے مساوی ہے، جس کو ہم صفحہ ۲۲۸ پر بیان کر چکے ہیں۔ اور اس کو فقرہ کے جز اول ”جہاں ایک شخص معاہدہ کرتا ہے۔“ کی توضیح تصور کرنی چاہئے، لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو رائے قانون مقام تعمیل معاہدہ کے متعلق تھی، اس میں زور پیدا ہو گیا۔ اور یہ سمجھا جانے لگا کہ فقرہ کے جز اول میں ایک قاعدہ بتایا گیا ہے، اور جز ثانی میں قانون مقام مصرعہ معاہدہ کے ساتھ ایسی حالت میں کہ معاہدہ میں رقم کے ادا کرنے

کے لئے کوئی مخصوص مقام مقرر کیا گیا ہو، اس کا صرف ایک استثناء بیان ہوا ہے۔ پروشیا کا ضابطہ دیوانی انجین خیالات کے مطابق مرتب ہوا ہے، اور اس میں بتایا گیا ہے کہ عدالت معاہدہ اس مقام کو قرار دینا چاہے گا، جو اذرو کے معاہدہ اس کی تفصیل کے لئے متعین کیا گیا ہو، بشرطیکہ کوئی تعین ہوا ہو۔ اگر کوئی تعین نہیں ہوا، تو اس مقام کو جہاں معاہدہ نے واجب تفصیل ہونے کی حیثیت پیدا کی۔ حصہ اول فصل ۲، دفعہ ۱۲۹ مگر عام رائے یہ قرار پائی ہے کہ مقام تفصیل سے خواہ اس کا تعین معاہدہ سے ہوتا ہو، یا اس کا استنباط مقدمہ کی نوعیت سے کیا جاسکتا ہو۔ صحیح عدالت ذمہ داری قائم ہوتی ہے، اور جو ضابطہ دیوانی ۱۹۰۶ء میں تمام جرمنی سلطنت کے لئے جاری ہوا، وہ اس کو بلا کسی امتیاز کے عدالت مدعی علیہ کا صحیح بدل قرار دیتا ہے۔ دفعہ ۲۹۔

تمام یورپین ممالک میں، روما کے نظام قوانین کے خلاف صرف یہی ایک اہم استثناء پایا جاتا تھا، کہ تروین وسطی میں فرانس میں عدالت معاہدہ، خواہ تفصیل سے متعلق ہو یا تفصیل کے تسلیم نہیں کی جاتی تھی۔ فیس پائے والے امرائے علاقہ جات کو انصاف رسانی کا سروروی حق حاصل تھا، اور شاہی عدالتوں میں ججوں کو جو پنخواہ ملتی تھی، وہ زبردستی ہونے کی بناء پر ان کی ایک قسم کی جائداد متصور ہوتی تھی۔ اس سبب اس لئے مدعی علیہ کی تحقیقات کا، اس کے مقام توطن میں عمل میں آنا، مدعی علیہ سے زیادہ دینج کا حق سمجھا جاتا تھا، جس سے مدعی علیہ دوسری جگہ مقدمہ دائر ہو جانے کی حالت میں عدالت مذکور کے اختیارات کو تسلیم کر لینے یا معاہدہ میں پہلے سے شہرہ کار لینے کی بناء پر دست بردار نہیں ہو سکتا تھا۔ اور امراء مذکورہ اور نیز شاہی عدالتوں کو یہ اختیار حاصل تھا، کہ وہ ایسی عدالتوں سے بھی، جہاں مقدمات دائر ہو چکے ہوں، اور جو ملحوظ اصول قانون روما نوعیت معاملہ مجاز سماعت ہوں، مگر صرف بر بنائے توطن بغیر مجاز قرار پاتی ہوں، ایسی مقدمات کی دہائی کا دعویٰ کریں۔ فریقین مقدمہ کے حقوق سے جو بے پروائی کی جاتی تھی، وہ اس ظاہری شاندار اصول کے تحت میں سمجھی جاتی تھی، مگر اختیار است سماعت کے تعین کا حق عام قانون کو چھوڑ کر کسی فریق کو یہ حق نہیں پہنچاتا، کہ وہ اس میں

خل انداز ہو چکا ہے مسئلہ میں جو آئین تجارت جاری ہوا، اسی سے عدالت معاہدہ کی بنیاد پڑی، اور وہ بھی بھرپور ایسے مقدمات کے لیے جو اجماع ان کونسل کی سماعت کے قابل تھے، ان میں مدعی کو اختیار تھا کہ وہ اپنا مقدمہ مدعی علیہ کے مقام توطن میں، جہاں وعدہ ہوا، اور سامان حوالہ کیا گیا، یا جہاں اس کی قیمت واجب الادا قرار پائی تھی، دائر کرے (فصل ۱۲۔ مسئلہ ۱۲) تو اس کے موجودہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۱۱۱۱ جو صرف تجارتی عدالتوں سے متعلق ہے، مسئلہ کے ایکٹ سے بھنبھہ ناغوز ہے، مگر ان معاملات میں جن پر فرانسس میں لفظ دیوانی کا اطلاق ہوتا ہے، اس وقت تک عدالت معاہدہ کسی فقہیہ قانون کے ذریعہ سے تسلیم نہیں کی گئی ہے، البتہ یوں تسلیم کی جاتی ہے کہ ایکٹ مذکور کے ایک فقرہ سے معاملہ کے فریق کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ معاملہ کی تمام کارروائیوں کے متعلق ایسے مقام توطن کو منتخب کرے جو اس کے حقیقی مقام توطن کے علاوہ ہو، کوڈ نپولین دفعہ ۱۱۱۱ برخلاف اس کے نپولین کے کوڈ کی دفعہ ۱۲ میں، باشندگان فرانس مجاز کہنے گئے ہیں کہ وہ مملکت غیر کے رہنے والوں پر فرانس میں دعویٰ دائر کریں، اگرچہ وہ لوگ وہاں عیشہ ہوں، اور گو معاہدہ ملک غیر میں ہوا ہو۔ اس سے مدعی کی ذاتی عدالت کا جلد یہ تصور پیدا ہوا۔ بنیاد پر قرار دینی، ایکٹ کے باشندے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی تسلط سے انصاف کا خواستگار ہو۔

عدالت معاہدہ کی، جو حالت فرانس میں تھی، اس کو مد نظر رکھ کر، پونیسیس لکھتا ہے کہ قانون مقام معاہدہ کے اصول کی، جو دوسرے ممالک میں، مسلسل بنیاد سمجھی جاتی ہے، وہ یہاں مسترد ہے، اور بجائے اس کے کہ وہ اسے کوئی قاعدہ تسلیم کرے، وہ تمام ایسے مقدمات کے فیصلہ میں، جو عام طور سے اس کے تحت میں آتے ہیں، ہر ایک کے فیصلہ کی، عدالت کا وہ قرار دینا زیادہ تر مناسب تصور کرتا ہے۔ ہم صفحہ (۱۸) پر بتا چکے ہیں کہ فرانس کے بڑے بڑے مقنون کار رجحان اس طرف تھا کہ وہ دوسرے دروازے کو بجائے قانون کا مرتبہ دینے کے سرعیت

کے فضا کے اظہار کا ایک ذریعہ تصور کریں؛ اور مقام وقوع کے رسم و رواج کو مقام توطن کے رسم و رواج کے مقابلہ میں جس کا استنباط انشاء مفروضہ کے ہوتا ہو، اطل قرار دیں۔ متذکرہ بالا حالات میں یہ امر فطری تھا کہ مقام توطن کے رسم و رواج مقام معاہدہ کے رسم و رواج پر بھی غالب آجائیں، اسی بنا پر ڈائجسٹ میں لکھا گیا ہے کہ "قانون مقام معاہدہ پر عموماً اس قانون کو ترجیح دیتی تھی جو مقام توطن کا ہوتا تھا" (۱۱-۲-۶)۔ یہ عام طور سے مقام فروخت کے رسم و رواج کے متعلق سمجھا گیا تھا، مگر دونوں کے نزدیک یہ قاعدہ اس ایک ہی ملک کے تابع اور مشتری سے متعلق نہیں ہو سکتا تھا؛ جنہوں نے اتفاق سے کسی دوسرے ملک میں معاہدہ کی تکمیل کی ہو۔ کیونکہ اپنے مشترک مقام توطن کے رسم و رواج کا دوبارہ کو علم تھا، اور ان دونوں کا منشا یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ اس کو صریح طور سے رد کریں، اور اسی لحاظ سے اس معاملہ میں تابع کی ذمہ داری کا تعین ہونا چاہیے۔ جب ہم ہنر کے اطراف سے منسلک ملک انگلستان کا خیال کرتے ہیں تو ہم کو باہر مختلف حالت نظر آتی ہے جس وقت سے قانونی تاریخ کا شروع ہوتی ہے، انگلستان کی اعلیٰ عدالتوں کو ملک کے تمام حدود میں امتدادی اختیارات حاصل تھے۔ انگلستان میں ایسے مقامی اختیارات کا وجود نہ تھا، جس کی بنا پر توطن و مقام معاہدہ وغیرہ کے مقدمات میں تیسز کرنے کے لئے قواعد کے وضع کئے جانے کی ضرورت ہو، البتہ اس امر میں غور اور تیز کئے جانے کی گنجائش تھی کہ کوئی مقدمات تو فی یا شاہی عدالت میں دائر ہو سکیں گے، اور کن مقدمات کا تعلق محض ممالک غیر کی عدالتوں سے رہے گا، مگر بعض مخصوص اصول ایسے شائع تھے کہ انہوں نے اس معاملہ پر زیادہ توجہ مبذول ہونے دی۔ قوانین غیر موضوع یا قیسی (Common law) کی رو سے یہ امر لازم تھا کہ جس حکماء سے مقدمہ شروع ہوتا ہے، اس کی قیسی مدعی علیہ کی ذات پر اور ملک کے اندر ہونی چاہئے اس لئے اگر مدعی علیہ ملک سے باہر ہوتا تھا تو اس کے توطن یا انگلستان کے

تبع ہونے (allegiance) کی وجہ سے اس کے خلاف کسی فیصلہ کے حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ برصغیر اس کے اگر حکمران کی نیل ملک کے اندر مدعی علیہ کی ذات پر ہو جاتی تھی تو اس کے خلاف فیصلہ ہو سکتا تھا، اگرچہ اس کا مستقل توطن یا اتباع ملک غیر کا ہو۔ اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ جس عارضی اتباع کا ایک راہِ روسافر پر عائد ہونا سمجھا جاتا تھا وہ عدالت مدعی علیہ کے قیام کیلئے کافی تصور ہوتا تھا، اس طور سے توطن، جو روپیوں اور قرون وسطیٰ کے یورپ کے مقنین کی نظروں میں استعدراہم تھا، وہ انگلتائے مقنین کے مطلق پیش نظر نہ تھا؛ ایسی حالتوں میں بھی اس پر توجہ مبذول نہ ہوتی تھی جبکہ قریبی اور حقوق قانونی سے محرومی کے احکام ایسے مدعی علیہم کے متعلق جاری کرنے ہوتے تھے، جن پر ذاتی تعمیل نہیں ہو سکتی تھی۔ اس کے بعد اجرائی سفینہ کا طریقہ ایجاد ہوا اور عدالت چانسی کے حدود قائم ہوئے، اس قید کیساتھ کہ سفینہ کی تعمیل ملک کے اندر ہی ہوتی چاہئے، اگرچہ نیل میں یہ اجازت بھی تھی، کہ خواہ سفینہ کی تعمیل مدعی علیہ کی ذات پر ہو اور خواہ وہ اس کے مقام سکونت میں، ایسے شخص کے سامنے پیش کیا جائے جس کا اس واقعہ سے مدعی علیہ کو مطلع کرنا فرض ہوا۔ تاہم مورخانہ صورت میں مدعی علیہ کا ملک کے اندر موجود ہونا لازم نہ تھا اور ذریعہ ضروری قرار دیا گیا تھا، کہ یہ مقام سکونت اس کا مقام توطن بھی ہو، اس کا گناہے، جو مقدمات عدالت چانسی میں دائر ہوتے تھے، ان میں ذات پر تعمیل لازم نہ تھی، جو قانونی عدالتوں کی کارروائی میں استعدراہم کیلئے وہ ثابت ہوئی تھی۔ تاہم توطن کا خیال۔ اسی قدر غیورانوں اور دروازہ کار اجیدانہ سبب تھا، اور اس سے، نہ ایسے اشخاص کے مقابلوں میں کارروائی کرنے کے اختیارات کو محدود کرنے کا کام لیا گیا، جو اتفاقی طور سے انگلتان میں موجود تھے، یا وہاں کوئی کوئی مکان رکھتے تھے، اور نہ ایسے اشخاص کے مقابلوں میں اختیار است کے قیام کی کارروائی کی گئی تھی، جن کا توطن انگلتان کا تھا، اگرچہ وہ اندوہاں موجود تھے، اور نہ ان کو، وہاں کوئی ہسکونمی مکان تھا۔

مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی لازم نہ تھا کہ جس مقدمہ میں سفینہ کی تعمیل ملک کے اندر ہو، اس کی تحقیقات انگلتان میں ہی ہوں۔ قانون غیر موضوعہ یا ہمیشی میں مقام تحقیقات (Venue) کے متعلق قواعد موجود تھے، یعنی اس مقام کے

مطلق جہاں سے ایک جوری طلب کی جاسکتی تھی تاکہ وہ مقدمہ کے ان امور کا جن کا تعلق واقعات سے ہو، تصفیہ کرے۔ اور اگرچہ ان قواعد کے وضع کئے جانے کا کوئی اور منشا ابجز اس کام کی تقسیم کئے نہ تھا، جن کے مل میں لانے کی، اعلیٰ عدالتیں قطعی طور سے مجاز تھیں، مگر ان قواعد سے عدالتہائے مذکورہ کے اختیارات پر ایک گونہ اثر ضرور پڑا اور ان کے اختیارات ان مقدمات تک محدود ہو گئے، جن کا مقام تحقیقات بتعین ہو سکتا تھا۔ ذاتی مقدموں کی تقسیم مقامی اور غیر مقامی میں تھی۔ مقامی مقدمات وہ تھے، جن کے اسباب کسی دوسرے مقام پر ابجز اس کے جہاں وہ واقع ہوئے وقوع میں نہیں آتے تھے، مثلاً، مداخلت بچا، اس قسم کے مقدمات کی سماعت کا مقام تھا و تعلقہ (جس میں خاص لندن بھی شامل تھا، اگرچہ وہ تعلقہ نہ تھا)، جہاں اس کا وقوع ہوا اس لئے مقامی مقدمات میں ملک میں مدعی علیہ کی ذات پر حکم نامہ کی تعمیل ہو چکے علاوہ یہ بھی ضرور تھا کہ مقدمہ کا وقوع، انگلستان ہی میں ہوا ہو۔

غیر مقامی وہ مقدمات تھے جن کی نسبت کہا جاسکتا تھا کہ وہ ہر ایک مقام پر واقع ہو سکتے ہیں، مثلاً، ذاتی نقصان یا غلاف در رزی معاہدہ، ایسے مقدمات کا مقام تحقیقات غیر مبین تھا۔ یعنی مدعی کو اختیار تھا کہ وہ اپنا دعویٰ کسی تعلقہ میں دائر کرے۔ اس لحاظ سے ممکن تھا کہ حقیقی مقام وقوع، انگلستان سے باہر ہو، یا انگلستان کے اندر، اس تعلقہ کے علاوہ ہو، جہاں مقدمہ دائر کیا گیا ہے اگر حکم نامہ کی تعمیل، انگلستان میں فریق ثانی کی ذات پر کراوی گئی ہے تو مزید کسی شہر یا اس کے پورا کرنے کی ضرورت باقی نہ رہتی تھی۔ چنانچہ کے مقدمات میں جوری کی ضرورت نہ تھی اور اس لئے حدود سماعت کا تعین بھی نہ تھا، اور نہ کوئی دوسری ایسی باضابطہ ضرورت تھی جس کی تعمیل کیلئے اس کے اختیارات ایسے مقدمات میں بھی محدود ہو سکیں، جن کا تعلق ارجحی سے ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایک زمانہ میں عدالت مذکورہ ان اصول کی پابندی برقرار نہیں ہو سکتی تھی بلکہ دوسرے میں مذکور ہیں، یعنی یہ کہ عدالت محض مدعی علیہ کی ذات پر اختیار رکھنے کی وجہ سے اس کی مجاز نہیں قرار دی جاسکتی کہ وہ مدعی علیہ کی جائداد یا قبضہ ارضی واقعہ بیرون ملک کے حقوق کی نسبت کوئی فیصلہ صادر کر سکے۔

دیکھو: مضمون مندرجہ صفحات ۲۱۸ و ۲۱۹۔

پاکستان کی عدالتیں جن قانونی اصول کو خود بخود کام میں آنے لگیں، ان سے انگلستان کے اختیارات سمیت کے قدیم مروجہ قواعد پر دو طرح سے اثر پڑا۔ اول عدالت چانسی ہیں، اس قاعدہ کے اجرا سے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے، دوسرے قانون غیر موضوع میں، پینڈیفیلڈ کے اس قاعدہ کے قرار دینے سے کہ "انصاف رسانی کے اغراض میں غفل نہ واقع ہونے کے لحاظ سے اس امر کی ضرورت ہے کہ اس مقامی سنا و دعویٰ کی بابت جو ملک غیر میں پیدا ہوا ہو، شخص جو ابھی پر مجبور کیا جائے، اگرچہ اس قاعدہ پر انوری طور سے کبھی غفل نہ ہو سکے۔ مگر عدالت چانسی اور قانونی عدالتوں کے اختیارات سمیت میں جن کا تعلق زیادہ اندرون ملک کے مدعی علیہم اور معاملات ہی سے تھا، جاری دوم کے وقت سے لیکر اس وقت تک، وقتاً فوقتاً قوانین یا احکام مجلس وضع آئین قوانین کے ذریعہ سے ترمیم ہوتی رہی۔ اس تبدیلی کی تدریجی ترقی سے بحث کرنا اس موقع پر بے کار ہے، کیونکہ اس کو خانگی قانون بین الاقوام کی پیدائش یا اس کے اصول کی تسلیم یا تسلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو خیالات اس بارہ میں تھے، وہ ان خیالات کے بہت زیادہ مماثل نہ تھے جو یورپ کے دوسرے ملک میں حدود اختیارات کے قواعد کے وضع کئے جانے کے باعث ہوئے اور پھر ان سے قانونی قواعد بنائے گئے۔ اور اگر یہ خیالات مختلف بھی تسلیم کر لئے جائیں، تاہم یہ تسلیم ہے کہ انگلستان میں حدود اختیارات کے مسائل میں اس وقت تک ترقی نہیں شروع ہوئی، جب تک کہ خانگی قانون بین الاقوام کے اصول پڑی حد تک ملک میں داخل ہو کر شائع نہیں ہوئے۔ انگلستان والوں کے خیالات حدود اختیارات کے متعلق عام طور سے غیر بوزوں اور ناقص تھے اور جو مختصر جہان کا فیروزوں اور ناقص نہ تھا، وہ استبداد پر میں شائع ہوا کہ اس اصول کی بنا پر یہ کہ جہاں جو رکن ہو وہ اس حق بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ اس

۲۵۵ پر شروع ہوتا ہے، دیکھو: اور ڈیفینڈنٹ کا فیصلہ بعد مرسٹن بنام فیبریکاس (۱۸۶۵) کو پٹ ۶۱۱ نوٹ جوائنڈ، صفحہ

ملک میں قانونی قواعد و اختیارات کے قواعد سے وضع نہیں کئے جاسکتے تھے۔ حدود اختیارات کے متعلق جن عام تصورات پر ہم نے فصل ہذا میں تبصرہ کیا ہے، اس سے اُن کی اُس رفتار کا پتہ چل جائیگا جو انہوں نے یورپ کے دوسرے ممالک میں اختیار کی، اور جو قانونی قواعد ان سے ماخوذ ہوئے، اُن کا منشاء اور مفہوم بھی سب سے آگے گئے گا؛ جو انگلستان میں اختیار کئے جانے کی جہتیں اکثر ان کے ساتھ لگا ہوا ہے، اگرچہ وہ فضا اور مفہوم ایسا ہے کہ نہ وہ انگلستان میں پیدا ہوا اور نہ ہو سکتا تھا۔



## فصل دہم

انگلستان میں حدود اختیارات (Jurisdiction)

قوانین ملک سے برائے (Exterritoreality)

انگلستان کی تفصیلی حدود اختیارات کی تاریخ کا تعلق انگلستان کے قدیم قانون کی تاریخ سے ہے؛ اور اس کو اس کتاب کے مضمون سے کوئی تعلق نہیں؛ کیونکہ اس میں شخصی قانون بین الاقوام کے اصول کے قائم ہوئے، اور ان کے قبول کئے جانے سے کوئی بحث نہیں ہے۔ اور اگر بنو راہیکھا جائے تو انگلستان کے موجودہ حدود اختیارات کی بحث کو بھی ہمارے مضمون سے زیادہ تعلق نہیں ہے؛ اور اس کی ایک دوسری وجہ ہے کہ اکثر ممالک میں عام طور سے عدالتیں ایسے مقدمات بھی لے لیتی ہیں جن میں بلحاظ حالات کے وہ خود بھی مداخلت کی کہ اختیارات کی بنیاد ایسے اصول پر قائم نہیں ہے کہ ممالک غیر کی عدالتوں کے فیصلہ جات جو ایسے ہی حالات میں قائم کئے گئے ہوں، بین الاقوامی طور سے قابل تسلیم ہونگے۔ مثلاً نیو کیلن کے کوڈ کی دھمکی سے مدعی کیلئے جو ذاتی عدالت قائم کی گئی ہے اور مجموعہ ۲۲۳ اور جس کی نقل دوسرے ممالک میں کی گئی ہے، جن کا نظام قانون اس کوڈ پر مبنی ہے، اسکی نسبت خود فرانس میں یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس کو بین الاقوامی قبولیت کا مرتبہ حاصل ہے۔ اور اس اصول کی بنا پر جو دوسرے ممالک میں فیصلے صادر ہوتے ہیں ان کو خود فرانس تسلیم نہیں کرتا؛ اس حدود اختیارات کے معاملے میں اصل سوال قانون بین الاقوام کا یہ نہیں ہے کہ کس قسم کے مقدمات ایک ملک کی عدالتوں میں دائر ہو سکتے ہیں؛ بلکہ حقیقی سوال یہ ہے کہ کن مقدمات

میں وہ عدالتیں ہمالاک غیر کے فیصلہ جات کو تسلیم کرتی ہیں۔ ابارہ میں انگلستان کا جو عدلہ آد ہے، اس پر غلطیہ فصل میں غور کیا جائے گا۔ سوال مقدمہ الذکر کو مخصوص مفہوم میں قومی قانون سے اسقدر تعلق ہے جتنا اس سوال کو ہے۔ کہ آیا ایک ملک کے قانون میں ہمالاک غیر کے باشندوں کے لئے کوئی مخصوص انتظام کر گیا ہے یا نہیں؟ اسے کو ہمارے مضمون سے اتنا تعلق ضرور ہے کہ محدود اختیارات کے ان اہم قواعد کو جو سپریم کورٹ کے قواعد مسئلہ کی بنا پر جن کی ترمیم وقتاً فوقتاً ہوتی رہی ہے، انگلستان میں رائج ہیں، اس موقع پر پیش کر سکتے ہیں۔

و محضہ۔ سپریم کورٹ آف جوائنٹ میجر (اعلیٰ محکمہ عدل گنٹری) کا کوئی ایکٹ یا حکم اس امر کا باخ نہیں ہے کہ محکمہ مذکور کسی ایسے مقدمہ کے لینے سے باز رہے جس میں سفینہ کی تعمیل، دعویٰ علیہ کی ذات، یا اندرون ملک ہو چکی ہو، اور جو اختیارات قانونی اور صنعتی، اعلیٰ عدالتوں کو حاصل تھے، وہ سب اس کو حاصل رہیں گے۔ علاوہ اس کے، جو قید مقام تحقیقات کے متعلق تھی، وہ اٹھالی گئی ہے، اور سپریم کورٹ کے قواعد ۱۹۴۷ء کی شیخ میں جو قواعد ۱۹۳۸ء میں جاری ہوئے، ان میں بذریعہ قاعدہ (۲۶) حکم دیا گیا ہے کہ مندرجہ سفینہ میں، جو ہر اتین دیکھائی ہیں، ان میں یہ بتایا یا کرے گا کہ ملک مذکور کی ساعت کہاں ہوگی۔

یہاں پہنچا تو اس نے کہا کہ یہاں ایک ایسا مکان ہے جس کا نام ہے "مکمل"۔ یہاں پہنچا تو اس نے کہا کہ یہاں ایک ایسا مکان ہے جس کا نام ہے "مکمل"۔ یہاں پہنچا تو اس نے کہا کہ یہاں ایک ایسا مکان ہے جس کا نام ہے "مکمل"۔

انگلستان کی عدالتیں اس اختیار سے اس قدر کٹاؤں میں استعمال  
 کر رہی تھیں کہ ان کے متعلق اس قدر شک و شبہ تھا کہ ان کے استعمال  
 سے ان کے مقاصد میں استعمال

تھکا کوئی شخص براہ فریب ہے، جسے غرض سے حدود ارضی میں لایا جائے،  
کہ اس پر جس کی تعمیل کرا دی جائے، وہ شخص بنامہ زائدہ امر میں لینے والا ہے جو کوئی  
لے لے (۱۹) ۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے ایک انگلستان کا رہنے والا تھا، اور خاص معنی علیہ  
جو ایک کچھ اسکاٹ لینڈ کی جڑی شدہ تھی، جس کی تھی،۔۔۔ اسکی ایک  
شاخ پر ہے جو انگلستان میں واقع تھی، میں آئی۔ مدعی، اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا  
تھا اور بنائے دعوئی تھی وہیں پیدا ہوئی تھی۔ مقدمہ کی کارروائی کرو کہ می  
گنی۔ گوگن بنام میک، اوف اسکاٹ لینڈ (نمبر ۱۰۶)۔ اے کے۔  
بی۔ ۱۴۱۱ جی۔ گوگن کی بارش۔ کاسٹس۔ روم ۲

ایک مقدمہ میں مدعی کا فرضی طور سے انگلستان میں مقیم تھا، مدعی علیہ  
کی ذات پر سن کی تھیں، اور انھیں کہ وہ چند روزہ صرف کیسے انگلستان  
میں آیا تھا، بنائے دعوئی ہندوستان میں پیدا ہوئی تھی، مقدمہ خارج کر دیا گیا۔  
اگرٹ بنام شارٹ (۱۹۰۷) ۲۱ جی۔ جانسری۔ ۲۰ جی۔ واکشٹن، ایک اور ہی قسم  
کے مقدمہ میں کارروائی روک دی گئی، مقدمہ نارٹن سٹینٹ، وناٹن بنام وارن  
(۱۹۰۸) ۱۱ جی۔ جانسری ۱۷۴ جی۔ واکشٹن ویس۔ فارویل۔ کینڈی ۲

تعمیل سن سے جو اختیارات سماعت حاصل ہو جاتے ہیں، ان کے تسلیم  
کرنے سے عدالت پر یہ لازم نہیں آتا کہ وہ مقدمہ کا فیصلہ بھی کرے۔ عدو و  
اختیار سماعت اور عدو و حقوق۔۔۔۔۔ ایک نہیں ہیں یہ مقدمہ جان ریل  
و کمپنی بنام سیرا راون کمپنی (۱۹۱۶) ۲۱ جی۔ بی۔ ۲۹۸ جی۔ الم لڈن۔  
ستمبر۔ پاور۔ ڈرفیری صفحہ ۲۰۲ اور جب قانونی اختیار سماعت کا استعمال  
غلاف نصیحت ہو گا تو عدالت اس کے استعمال سے دست کش ہو جائیگی ۲

## دفعہ ۱۸ (۱) اس وقت میں تعمیل سن کی ضرورت نہیں ہوتی،

جب مدعی علیہ اپنے سالیٹر کی معرفت بذریعہ تحریر تعمیل سن کو تسلیم کر کے حاضر  
عدالت ہو جاتا ہے۔ (۲) جس صورت میں تعمیل سن کی ضرورت ہوتی ہے تو اسکی  
تعمیل جہاں ممکن ہوتا ہے اس طرح کیجاتی ہے جس طرح فی زمانہ ذات پر تعمیل کا  
قاعدہ ہے، لیکن اگر عدالت یا جج کو اس کا اطمینان دلادیا جائے کہ مدعی کسی وجہ  
سے مدعی علیہ کی ذات پر فوراً تعمیل سن نہیں کرا سکتا، تو عدالت یا جج جب ضرورت  
تعمیل قائم مقامی یا کسی دوسرے طریقہ تعمیل یا اس کی جگہ سبجائے اجراء ٹولس سے

ذریعہ اعلان کے حکم دے سکتا ہے۔ ۱۸۸۳ء کا آرڈر (۱۹) قواعد ۱ و ۲۔ دائرہ  
۵۰۰ قاعدہ (۶) بھی آرڈر نمبر ۱۸۸۳ء قاعدہ ۲۔ کے شامل ہے۔

آرڈر (۶) کے قاعدہ (۲) کے متعلق کسی قدر تشریح کی ضرورت ہے۔  
وفات ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵ سے ظاہر ہو گا کہ بعض خاص قسم کے مقدمات کیلئے  
جو شرکاء کے خلاف دائر کئے جائیں اور مقدمات بابت دل یا پالی اراضی اور مقدمات  
in rem امیر البحر میں تعمیل کا مخصوص طریقہ قرار دیا گیا ہے۔ ان کے لئے  
قائمہ تعمیل Substituted Service کی اصطلاح نہیں استعمال ہوتی ہے، یہ مخصوص  
طریقہ تعمیل اس اصول کے مستثنیات تصور ہوتے ہیں، جن کی رو سے مدعی علیہ کی  
ذات پر عمل کی تعمیل لازم ہوتی ہے اس اصطلاح کا استعمال ان صورتوں میں ہوتا ہے  
جن میں اس اصول کا تعلق تو ان لیا گیا ہے مگر عملی طور سے حقیقی تعمیل ذات پر  
نہیں ہو سکنے کی وجہ سے، اس طریقہ کی تعمیل کی اجازت دی جاتی ہے مثلاً ذریعہ خط  
یا مدعی علیہ کے آخری مقام سکونت پر مسدود اعلان یا بلا اعلان کے یا ایسے شخص پر  
تعمیل کے ذریعہ سے جس کی نسبت قیاس غالب ہو کہ وہ مدعی علیہ کو اس سے  
مطلع کر دے گا، وغیرہ وغیرہ جن مقدمات میں ذات پر تعمیل سن کا اصول تسلیم  
کیا جاتا ہے، اور جن میں اس بنا پر کارروائی قائم مقام تعمیل کی ضرورت پیش آتی ہے  
وہ جہانگیر کہ ان کا تعلق اشخاص سے ہے، حسب ذیل ہیں۔

(۱) ان تمام اشخاص کے مقدمات جو اختیارات کے حدود ارضی کے  
اندروں موجود ہوں، مگر ان مقدمات کے وفات ۱۸۴ یا ۱۸۵ء کی تحت میں آتے ہوئے

گلنگ بنام ڈے (۱۸۶۶)۔ چانرس ڈومین ۲۱۸۔ ج، آل شاہی

جہاں پر عہدہ دار سمندر و خا میں ہوں، و محدود اختیارات کے اندر  
مستور ہو گئے ہو، مقدمات گر و بنام بکس (۱۸۹۱) کیو۔ بی۔ ۵۱۔ مسٹر کچ

اور یاترس نے جہتس ڈومین سے اتفاق کیا، جب یورپ میں جنگ عظیم جاری

تھی، اس زمانہ میں اس امر کی اجازت دی گئی تھی کہ ملک غیر کے دشمنوں کے لئے

مختاروں پر جو انگلستان میں کاروبار کرتے تھے، سن کی تعمیل ذریعہ قائم مقامی

کی جائے۔ پورٹ بنام فریڈرک (۱۹۱۵)۔ کے۔ بی۔ ۵۶۔

(۲) انگلستان کی ایسی تمام رعایا کے مقدمات جو حدود ارضی اختیارات سے باہر رہتی ہو اور اسکے مقدمات و دفعات ۱۰۲ اور ۱۰۳ یا ۱۰۴ میں نہ داخل ہوتے ہوں؛ مگر جن میں حدود ارضی سے باہر قبیلہ حسب دفعہ ۸۶ اجازت ہو جس بات اول مقدمہ گریٹ برٹین گولڈ مائننگ کمپنی بنام مارٹن (۱۸۶۶)۔ ۵ چانسی ڈیزین، ۱۱۱

(۳) ان ممالک غیر کے رہنے والوں کے مقدمات جو انگریزی سلطنت میں موجود ہوں؛ مگر اس کے حدود اختیارات کے تحت میں نہ ہوں؛ تعمیل کے بجائے اجرائی نوٹس کی غرض یہ ہے کہ سن کے اجراء کی اطلاع ملک غیر کے ایسے مدعی علیہ کو ہو جائے جو سلطنت انگلستان کے حدود کے باہر ہو۔ ایسے مقدمات میں جو دفعات ۱۰۴ یا ۱۰۳ یا ۱۰۲ میں نہیں بلکہ دفعہ ۱۸۶ کی تحت میں داخل ہوتے ہیں سلطنت انگلستان کے باہر زمین کی تعمیل ملک غیر کے باشندہ پر لے بجائے اجرائی نوٹس کے۔ نہ صرف بے ضابطہ ملک محض باطل ہے۔

مقدمہ وٹسٹن بنام ایچ بی بلاگٹ ایجنٹ سیکانڈا سٹیکسٹریٹنگ (۱۸۶۶)

۱۔ ایجنٹ۔ ڈی۔ ۲۳۶ میں بیج کیلی براتول۔ اپنفلٹ نے مشن کے قواعد کی بنا پر فیصلہ کیا کہ مقدمہ کے بنام کیفاسن (۱۸۶۷)۔ ۱۰ چانسی ڈیزین۔

۵۰۔ میں جسٹس جیل۔ بیجے تھیننگ کے جسٹس ال کے فیصلہ کو بحال رکھ کر

مقدمہ ہونٹسن بنام فیمری (۱۸۸۰) ۲۱ کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۶ بیج فیلاڈو لسن

میں اجازت دی تھی کہ مختلف مقامات کیلئے، مکمل نامے جاری ہوں؛ اور

انہی قبیلہ اس طرح ہو کہ اس کی ایک نقل ذریعہ پٹا ایسے مقام پر بھیج دیا جائے

جو عدالت کے حدود ارضی کے اندر واقع ہو۔ قرار پایا کہ یہ باسی انظری

طور سے بے ضابطگی تھی؛ کیونکہ اس سے ملک غیر کے باشندے کے حدود

سلطنت سے باہر تھا، تعمیل کی ہدایت ہوتی تھی کہ مقدمہ کی بنام زمینی ڈیو۔

ایس [۱۹۱۲] ۶۲۔ جج مارتونل و کیتھی ہنسون نے مارتونل کے فیصلہ کو

منسوخ کر دیا

جس صورت میں ایک ملک غیر کے باشندے کو جو بیرون ملک ہو؛

صرف کارروائی کی اطلاع دینا لازم ہو گا۔ قیام کی ضرورت نہ ہو اور اس پر اس  
 عمل جو قیام میں نہیں کے مشابہ ہو جائے اطلاع کے نہیں تسلیم کیا جائے گا۔  
 مقدمہ ایگنٹی جنرل وغیرہ (۱۹۹۱ء) ۲۱۔ چانسی۔ ۴۵۱۔ ج ۱، اکثر لنگ بچ  
 حسب ضابطہ من پاکستان میں قیام کیلئے جاری کیا جائے مگر اس کی  
 قیام کے ضابطہ طور سے پاکستان میں ہو سکتی ہو، تو نہ صرف قیام بلکہ من بھی  
 بے ضابطہ تصدیق ہو گا۔ مقدمہ کجک بنام پیراس لنگ کینی (۱۸۶۶)  
 ۳۵۔ ڈبلیو۔ آر۔ ۷۸۰۔ ج ۱، ہیڈ سٹیشن خاے الی امتداد لیکن جب من بین  
 حدود ارضی قیام کیلئے جاری ہو تو اس کی قیام اندرون حدود ارضی ہی ہو سکتی  
 ہو۔ مقدمہ نور ڈبلیو شپور (۱۸۸۵) ۲۲۔ ڈبلیو۔ آر۔ ۶۳۰۔ ج ۱، ڈیوے و آئین  
 جب حکم نامے مختلف مقدمات کے لئے جو بیرون حدود ارضی واقع ہوں جاری  
 کئے جائیں، تو یہ حکم دیا جاسکتا ہے کہ مختلف مقامات پر کارروائی قائم مقام  
 قیام میں آئے گئے گوان میں سے بعض حدود ارضی کے اندر واقع ہوں۔ مقدمہ  
 ویرن لڈنگ سوسائٹی بنام کج (۱۹۰۵) ۲۱۔ چانسی۔ ۴۵۲۔ ج ۱، ٹیٹن ایڈی  
 ایک ملک غیر کے باشندے کو اجازت ہے کہ وہ حکم نامہ لینے کے لئے  
 کسی شخص کو اپنی جانب سے عدالت کے حدود ارضی کے اندر اپنا مختار  
 مقدمہ کرے۔ مقدمہ نوٹنگری بنام لی جنہال (۱۸۹۸) ۱۔ کیو۔ بی۔ ۷۷۰۔ ج ۱،  
 اے۔ بی۔ آئی۔ آئی۔ وکسٹنس جنہوں نے جنس قیام کے فیصلہ کو کال کھلا  
 بلحاظ تعلق مقامات، وہ مقدمات جن میں بیرون حدود اختیارات عدالت  
 ذات ہو سکتا ہے کی قیام یا اس کے قائم مقام فروش، کئے اجراء کی اجازت ہے، وہ آئندہ  
 کی دفعات ۱۸۶، ۱۸۷ اور ۱۸۸ میں بیان کئے گئے ہیں۔ حدود اختیارات  
 سے باہر کے عدلیہ ہمہ عدالت کے اختیارات ان مقدمات سے آگے نہیں  
 بڑھ سکتے، تاہم ان مقدمات سے جو قائم مقام قیام کے قواعد کی رو سے، دفعات  
 ۱۸۸ یا ۱۸۳ یا ۱۸۲ میں داخل ہوتے ہیں۔

مقدمہ فیملڈ بنام بیٹ (۱۸۸۶) ۵۶۔ بی۔ بی۔ کیو۔ بی۔ ۸۹۔ ج ۱،

کاروبار و زمین میں کی ہو سکتی ہے مقدمہ وی ہنس بنام ہوارک ہرلڈ



دعویدار ہوں، یا اس کی بنیاد پر ذمہ دار قرار پائیں اور عدالت کے حدود اختیار کے اندر کاروبار کرتے ہوں، وہ اپنی اپنی جماعتوں کے نام سے (اگر کوئی ہوں) دعویٰ دائر کرنے اور دعویٰ دائر کئے جانے کے مستحق تصور ہوتے ہیں، بشرطیکہ بنائے گئے دعویٰ کے سہرا ہونے کے وقت کہ وہ شریک رہے ہوں۔ (۲) جب زیر قاعدہ (۱) اپنی اپنی جماعتوں کے شرکاء کی حیثیت سے ان پر مقدمہ دائر کیا جائے، تو حکمنامہ کی تعمیل شرکاء میں سے کسی ایک شریک یا ایک سے زیادہ شرکاء پر ہو سکتی ہے، یا ایسے مقام پر جو کاروبار شرکاتی کا صدر مقام ہو۔ ایسے شخص پر جو تعمیل کے وقت وہاں کاروبار شرکاتی کا منتظم اور منظم ہو، یہاں تعمیل سائنڈی قواعد ہذا اس جماعت پر صحت تعمیل منسوخ ہوگی، جس کے مقابلہ میں دعویٰ دائر ہوا ہے۔ خواہ جماعت مذکور کا کوئی رکن بیرون ملک ہو یا نہ ہو۔ اور ان کے مقابلہ میں اجرائی حکمنامہ کی اجازت لینے کی ضرورت نہ ہوگی۔ (۲) اگر کوئی شخص عدالت کے حدود اختیار کے اندر اپنے نام کے علاوہ کسی دوسرے نام سے کاروبار کرتا ہے، اس پر اس نام سے دعویٰ دائر ہو سکتا ہے گویا کہ وہ کمپنی کا نام تھا، اور اس سے وہ تمام قواعد الجواز نوعیت مقدمہ متعلق کئے جاسکتے ہیں، جو ان کارروائیوں میں کام میں لانے جاتے ہیں، جو کمپنیوں کے مقابلہ میں کی جاتی ہیں۔ حکم ۳۸ الف بابتہ جون ۱۹۵۸ء و اجزاء قواعد ۲ تا ۴ جس کے ذریعہ سے حکم ۹ بابتہ ۱۹۵۸ء کے قواعد ۶ و ۷ منسوخ ہو گئے۔

اگر دعویٰ کے علم میں شرکت کا خاتمہ ہو گیا ہے تو حکمنامہ کی تعمیل شخص پر اندرون حدود انصاف عدالت ہونی چاہیے، جس پر ذمہ داری کا عائد کیا جانا مقصود ہے، جب قاعدہ ۳۔ اور جس حکم نامہ کی تعمیل ہو، اس کو ذرا بعد نوٹس تحریری یہ اطلاع دی جانی چاہئے کہ آیا اس پر بحیثیت شریک کے دعویٰ ہوا ہے، یا بحیثیت منظم اس کاروبار کے، جب قاعدہ ۴ و

ان شرکاء پر جو ملک غیر کے تہوطن اور باشندے ہوں اور وہیں کاروبار کرتے ہوں اور انگلستان کے ہوں، ان قواعد کی رو سے دعویٰ نہیں ہو سکتا، اگرچہ ملک غیر کے قانون کے لحاظ سے شرکت ایک ذات تصور ہوتی ہو، اور



۱۔ ان مشرکوں پر قدیم قواعد فقہیہ کے بنا پر دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔ مقدمہ  
 رسل بنام کبھی فورٹ (۱۸۸۹ء) ۲۳ کیو۔ بی۔ ڈی ۵۲۶۔ بیج۔ کانن۔ لرائی۔  
 وپس جنھوں نے مقدمہ اوپل بنام کلاس (۱۸۷۲ء) ۴۹ ایل۔ جے کیو۔ بی۔  
 ۱۹۱۔ بیج۔ کوکرائج و پاکٹ کو منسوخ کر دیا۔ موخر الذکر رجوں نے کلیں لائی کے فیصلہ  
 کی تائید کی تھی۔ یہ مقدمہ اس قاعدہ پر فیصلہ ہوا تھا جو ۱۸۷۵ء کے قاعدہ  
 کے مساوی تھا اور اس سے مقدمہ وکس فن بنام بسن (۱۸۸۹ء) ۱۶ کیو۔  
 بی۔ ڈی ۶۹۲۔ بیج۔ میتھو و انتھو منسوخ ہوا تھا۔ لیکن جو مدعی علیحدہ عدالت  
 کے حدود درستی کے اندر ہوا، اس پر شخصی طور سے دعویٰ دائر ہو سکتا ہے، دوسرے  
 شرکاء کا نام جدا جدا حکم نامہ میں جو حاضر رہے۔ ویشن منٹن بنک فہرنو پارک  
 بنام ریز ٹرائیڈ کمپنی (۱۸۹۱ء) ۱ کیو۔ بی۔ ۲۴۰۔ بیج۔ ولڈے۔ بدین جن کو  
 سٹانڈل فٹس ایشر کے بدلہ حاصل ہوا اور جنھوں نے جمشٹ پوکٹ اور ڈس کے  
 فیصلہ کو منسوخ کر دیا، مقدمہ انڈیگو کمپنی بنام اگلوی (۱۸۹۱ء) ۲۱ چانسرری  
 بیج۔ ۲۱، تارتھ اور رائو میں جسٹس لنڈے و اسکے مقدمہ گرانٹ بنام ڈارلٹ  
 (۱۸۹۲ء) ۱ کیو۔ بی۔ ۱۰۸۔ بیج۔ ۱۰، اشر و اسکے جنھوں نے ککرائج اور رائٹ  
 کے فیصلے کی تائید کی تو مقدمہ سبین کمپنی بنام ہیل کمپنی (۱۸۹۱ء) ۲ کیو۔  
 بی۔ ۸۲۔ بیج۔ جمشٹ ایشر و اسکے جنھوں نے کیوڈ اور جارس کے فیصلے کو منسوخ  
 کیا تو مقدمہ ڈابن بنام منٹی رینی و کمپنی (۱۸۹۱ء) ۲ کیو۔ بی۔ ۹۲۔ بیج۔  
 لنڈے۔ جس و اسکے جس میں انھوں نے جمشٹ کیوڈ اور گزہ تھام کے فیصلہ کی  
 تائید کی، حکم نامہ کے متعلق جو نوٹس دیا جائے، انکی تفسیل بیرون حدود  
 اقتدارات، ملک غیر کے شرکاء کو بنام کبھی سٹشہ اکتی، ناجاز و قار پائی، اگرچہ  
 ملک غیر کے قانون کے کمپنی مذکور ذرا ایک جدا گانہ ذات تسلیم کمرائی حق و دوسرے  
 کمپنی کے نام سے دعویٰ ہو سکتا تھا۔ مقدمہ والٹ بیٹلڈ بنام ریڈمز (۱۸۹۳ء)  
 ۱۔ چانسرری ۴۸۰۔ بیج۔ نیگلے فیتھو و اسٹبرٹی کو

حسب قاعدہ (۱) ابھی تک نئی شہرہ کا پڑ جو عدالت کے حوالہ داری  
کے اندر کاروبار کرتی ہو، اپنی ملکوں کے نام سے میسر اجازت کے معنی ہو سکتا ہے؛

اگرچہ تمام مشرکوں کا ملک غیر کے باشندے ہوں اور بیرون ملک رہتے ہوں۔  
 مقدمہ اس سلسلہ میں وکلاء کی ایک کمیٹی بنام فرینک بائنگ کیپٹن  
 (۱۸۹۴ء) کیو۔ بی۔ ۵۴، جج ایلیوٹ کا تقریریں کے ساتھ پیش کیا گیا۔  
 اپنی اور ٹوٹی نے جزا اتفاق کیا مقدمہ لا ساظم بنام کلاک و کمپنی  
 (۱۸۹۱ء) کیو۔ بی۔ ۵۲، جج کیوٹ و گرتھام ایک ملک غیر کی کمپنی جس نے  
 لندن میں ایک ایجنٹ اس غرض سے مقرر کیا جو کہ وہ کمیشن پر لوگوں سے  
 فراہمیں حال کرے وہ اس قاعدہ کے مفہوم میں حدود و ارضی عدالت میں  
 کاروبار نہیں کرتی ہے۔ مقدمہ گرانٹ بنام انڈرسن (متذکرہ سابق) مقدمہ  
 اوکرواٹ و کمپنی بنام ماربل کا کمپنی (۱۹۱۴ء) کے بی۔ ۱۵، جج ایلیوٹ  
 فلیٹو رجسٹروں نے ججس روٹے کی تائید کی، قاعدہ (۲) اس ملک غیر کے  
 باشندے سے جو بیرون ملک رہتا ہو اور عدالت کے حدود و ارضی کے اندر اپنے  
 نام کے علاوہ کسی دوسرے نام سے کاروبار کرتا ہو تسلیم نہیں ہو سکتا۔ مقدمہ ریڈیٹ  
 گوبین چانسی و سیدی کمپنی بنام ہیوینس ایڈنسی (۱۸۹۳ء) کیو۔ بی۔  
 ۹۹، جج ایلیوٹ اسے ایل اسٹھ، مقدمہ ڈی برانس بنام نیویارک سیرلز  
 (۱۸۹۲ء) کیو۔ بی۔ ۹۷، (نوٹ) جج ایلیوٹ نے اسے ایل اسٹھ؛  
 جنہوں نے ججس لوپس و کاترن کی تائید کی، جو کینڈی کے فیصلہ کے موافق تھے  
 و مقدمہ میکا ورنام جی و جے پرنس (۱۸۹۷ء) کیو۔ بی۔ ۲۲، جج ایلیوٹ۔  
 لوپس و گرتھام

**فصل ۱۲**۔ الف۔ ۱۲۔ میں ایک قاعدہ جاری ہوا جس میں ایسے

مختار پر جو عدالت کے حدود و ارضی کے اندر رہتا اور کاروبار کرتا ہو ٹیلی کی اجازت  
 دینی تھی، گو کہ اصل شخص جس کا وہ مختار ہے، عدالت کے حدود و ارضی سے  
 باہر ہو۔

جب کوئی معاہدہ اصل شخص کی طرف سے جو عدالت کے حدود و ارضی کے  
 باہر رہتا یا کاروبار کرتا ہو، اس کا ایسا مختار جو عدالت کے حدود و ارضی کے اندر  
 رہتا یا کاروبار کرتا ہو، عدالت کے حدود و ارضی کے اندر نہ کرے یا اس کے ذریعے سے

سے کیا جائے تو اس معاہدہ کے مستحق یا اس کی بنیاد پر جو مقدمات پیدا ہوں، انہیں باجائزت عدالت یا جج حکم نامہ کی تعمیل و نفاذ پر ہو سکتی ہے۔  
قبل اس کے کہ مختار کے اختیارات اور اصل شخص کے ساتھ اس کے تجارتی تعلقات کا تعین ہو، اس حکم کی اطلاع جس کے ذریعہ سے اجازت دی گئی ہے، اور اس کی اور حکم نامہ کی نقل بذریعہ ایک محصول ادا شدہ اور رجسٹرڈ خط کے فوراً مدعی علیہ یا مدعی علیہ حکم کے پاس ان کی حدود ارضی کے باہر کے پتہ پر بھیج دی جائے گی مگر اس شرط کے ساتھ کہ اس قاعدہ کے اجرا کے وقت جو طریقہ تعمیل کا مقررہ تھا وہ اس قاعدہ کی بنیاد پر ناجائز تصور ہو گا: اور نہ اس پر کسی طرح کا اثر پڑے گا۔“

سیریم کرٹ کے ایک اعلان میں جو یہ قاعدہ کے متعلق جاری ہوا ہے یہ بتایا گیا ہے کہ جو اختیارات تعمیل کا دیا گیا ہے اس کا استعمال نہایت احتیاط کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اس قاعدہ کا ہرگز یہ نشانہ نہیں ہے کہ معمولی معاملات میں تیل بیرون حدود اختیارات کا طریقہ مسدود کر دیا جائے۔ اس قاعدہ کی تحت میں حکم کا اجرا عدالت کے اختیارات میں پر منحصر ہے اور ہر شخص جو عدالت کے اس کا استعمال ایسے مقدمات میں نہو نا چاہیے جن میں تعمیل کے لئے حکم عمل کرنے اور اس کے حدود اختیارات کے باہر عمل میں آنے میں معمولی طور سے کوئی وقت نہیں ہے۔ اس قاعدہ کی تحت میں ممکن ہے بنا پر حکم نہ دیا جائے چاہے کہ مدعی علیہ نے اس ملک میں مسابہہ یا توسط یا بذریعہ اپنے مختار کے کیا ہے جو درخواست اس قاعدہ کی تحت میں اجرائی حکم کیلئے کی جائے اس کے ساتھ ایک بیان طلبی کا ہونا لازم ہے جس میں تفصیل کے ساتھ معاہدہ کے منقذ ہونے کی کیفیت اور وہ قسم جو معمولی طور سے بیرون حدود عدالت تہیل میں پیش آ رہی ہوں بیان ہونی چاہئیں۔“

۱۸۳۳ء میں اصل یا بیانی ارضی کے مقدمات میں جبکہ وہ خارج القصد ہو 243  
سمن کی تعمیل اگر اور کسی طریقہ پر نہیں ہو سکتی تو اس طرح ہونی چاہیے کہ سمن کی ایک نقل مکان بود و باش کے دروازہ یا جائداد کے کسی دوسرے نمایاں حصہ پر چسپاں

کر دی جائے۔ آرڈر ۹ بابت سلسلہ قاعدہ ۹۔

**دفعہ ۱۸۴** (۱۲) تقسیمی مقدمات ایئر البومی میں جب کوئی سمن یا وارنٹ جہاز کے محمولہ اسباب یا سامان کے متعلق جاری کیا جائے، تو اس کی تعمیل اس طرح ہونی چاہیے کہ اصل سمن یا وارنٹ تھوڑی دیر کے لئے جہاز کے بڑے یا سنگین مستول پر لگا دیا جائے، اور جب وہ نکال لیا جائے تو اس کو جگہ اس کی ایک مصدقہ نقل لگا دی جائے۔ (۱۳) اگر جہاز کا سامان اتار لیا گیا ہے یا کسی دوسرے جہاز پر منتقل کر دیا گیا ہے، تو سمن یا وارنٹ خطی اسباب یا سامان کی تعمیل اس طرح کیجائے گی کہ سمن یا وارنٹ تھوڑی دیر کے لئے خود اسباب یا سامان پر لگا دیا جائے گا، اور جب وہ اتار لیا جائے گا تو اس کی ایک مصدقہ نقل وہاں چھوڑ دی جائیگی۔ (۱۴) اگر سامان کسی شخص کی حفاظت میں ہو، اور وہ سامان تک پہنچنے کی اجازت نہ دیتا ہو، تو سمن یا وارنٹ کی تعمیل محفوظ سامان پر کی جائے گی۔ حکم ۹ بابت سلسلہ قواعد ۱۲-۱۳-۱۴۔

عدالت کو اس قدر اختیار کا اختیار ہے کہ اگرچہ بعد تعمیل جب قاعدہ ۹ بابت جہاز خفیہ طور سے عدالت کے حدود اختیارات سے باہر کر دیا گیا ہو، مگر عدالت (۱۵) ۱۹۱۰ ای. پی. ۱۱۰ جی ۱۲۱۰ کے تحت اس پر غلطی ہو، وی ٹی سی پاکستان ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵

کے اختیارات کا سلب لازم نہیں آتا، بلکہ عدالتوں کو ایسے دعاوی کی سماعت کے متعلق اختیار تیزی حاصل ہوتا ہے۔ گراہیے دعاوی کو لینے سے پہلے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ جس ملک کا جہاز ہو اس ملک کی حکومت کے ماتحت ہو، اس کی اطلاع دیجائے۔

مقدمہ گلوبک (۱۸۴۰ء) ڈبلیو۔ روپ۔ ۱۴۳۔ ج. انٹرنیشنل ٹریڈی۔

یٹا (۱۸۶۷ء) ایل۔ آر۔ ۲۔ ۱۰۷۔ وی۔ ۴۔ ج. ٹریڈ مارک و ایل۔ آر۔ ۲۔ پی۔ وی

۳۸۔ ج. روٹنڈی لیون پیرس سیم۔ ۸۔ پی۔ وی۔ ۱۲۱ (۱۸۸۲ء) ج. ٹریڈ مارک

(۱۸۸۲ء) ج. ٹریڈ مارک و ٹوٹن پیرس سیم و ڈورا (۱۹۱۹ء)۔ پی۔ وی۔ ۱۰۵۔ ج. ۱

آئی۔ مین: عدالت انگریزی نے قبضہ جہازات کے ایک مقدمہ میں جو کہ ملک غیر

کے باشندوں کے درمیان میں تھا، اس ملک کے ماتحت و کی درخواست پر

اختیار سماعت کو قبول کر لیا؛ مثال روس کی عارضی حکومت کی طرف سے،

یہ عذر ہو کہ بعض جہازات اس حکومت کی لازمت میں ہونے کی وجہ سے،

ضبطی سے متعلق تھے۔ یہ محکمہ و حکومت باضابطہ طور سے تسلیم نہیں کی گئی تھی؛

اس لئے یہ عذر ناقابل قبول قرار پایا

۱۸۶۷ء - عدالت یانچہ جہاز ہے کہ سمین یا اطلاع سمین کی برود  
حد و تقبیل کیلئے حکم دے۔ جبکہ:-

(الف) اٹھے مدعو یہ کلیتہاً ایسی ارٹھی ہو (معہ لگان یا منافع یا بغیر اسکے)

جو اس کے حدود ارضی میں واقع ہو، یا اس ارٹھی کے متعلق شہادت کا پیش رو پیش

تلمب بند کیا جائے تاوقتیکہ غرض سے ضرور ہو۔

(ب) مقدمہ میں کسی ایکٹ و تادیز و وصیت نامہ، معاہدہ، یا ذمہ داری،

یا وراثت متعلقہ ارٹھی ہو تو حد و داری کی تعبیر صحت، منج، یا تعمیل کرانی ہو۔ یا

(ج) کسی شخص متوطن، یا عام طور سے ان حدود ارضی کے رہنے والے

کے مقابلہ میں داری چاہی جاتی ہو۔ یا

(د) مقدمہ کسی ایسے متوفی کی ذاتی جائیداد کے اہتمام کے متعلق ہو، جو

مرنے کے وقت عدالت کے حدود ارضی میں متوطن تھا، یا ارٹھی ہو تو حد و داری

متعلق کسی تحریری دستاویز امانت کی تعمیل چاہی جاتی ہو، اور تعمیل (سمن ۱) مقصود ہو، وہ ائین ہو، اور دشاویز کا قانون انگلستان کے مطابق تعمیل ہو، یا (۱۰) (ک) مقدمہ بمقابلہ ایسے مدعی علیہ کے جو اسکاٹ لینڈ کا متوطن نہ ہو یا عام طور سے وہاں نہ رہتا ہو۔ بغرض نفاذ کیس، ابطال، یا دوسری طرح سے معاہدہ بر موخر ہونے کی غرض سے دائر کیا گیا ہو، یا اس کا مقصد وصول ہر جہ، یا دوسری دوسری ایسے معاہدہ کے متعلق ہو، جو (۱) حدود وارضی کے اندر کیا گیا ہو، یا (۲) بذریعہ یا یہ تیسرا ایسے مختار کے کیا گیا ہو جو حدود وارضی کے اندر رہتا یا کاروبار کرتا ہو، اس فعل شخص کی طرف سے جو حدود وارضی کے باہر رہتا اور کاروبار کرتا ہو، یا (۳) بذریعہ شرائط صریح یا استنباط کے قانون انگریزی کا پاس نہ ہو، یا ایسے مدعی علیہ کے مقابلہ میں پیش کیا گیا ہو، جو اسکاٹ لینڈ یا انگریز کا متوطن نہ ہو اور نہ وہاں عام طور سے بود و باش رکھتا ہو، اور ایسی خلاف ورزی کے متعلق ہو، جو عدالت کے حدود وارضی میں واقع ہو، خواہ معاہدہ کہیں ہوا ہو، گو کہ اس خلاف ورزی سے پہلے یا اس کے ساتھ ساتھ بیرون حدود عدالت بھی، ایسی خلاف ورزی ہو چکی ہو۔ جس کی وجہ سے معاہدہ کے اس جز کا نفاذ جو اندرون حدود وارضی میں آنا چاہیے تھا، نامکن ہو گیا ہو، آر۔ ایس۔ بی۔ جون سلاٹ، جس سے ضمن (ک) حکم (۱۱) قاعدہ ۱- کا نسخہ ہو گیا۔

”(۹) مقدمہ کی بنیاد افعال ناجائز قابل ہر جہ (ٹارٹ) پر ہو، جس کا ارتکاب عدالت کے حدود وارضی کے اندر کیا گیا ہو (آر۔ ایس۔ بی۔ سلاٹ)۔

”(۱۰) (د) جب کہ عدالت کے حدود وارضی میں کسی فعل کے کرہی، یا کسی امر باعث تکلیف عام کے اٹھایا یا اس کو دور کرنے کے لئے عدالت سے حصول حکم کی ضرورت ہو، خواہ اس کے متعلق ہر جہ کا بھی دعویٰ کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

”(۱۱) (ح) جب اس مقدمہ میں، جو ایسے شخص کے مقابلہ میں دائر کیا گیا ہو، جس پر ضابطہ طور سے حدود وارضی کے اندر نہیں کی تعمیل ہوئی ہو، کسی ایسے شخص کا فریق مقدمہ بنا، مناسب یا لازم ہو، جو عدالت کے حدود وارضی کے باہر ہو۔ یا (ط) جب مقدمہ ایسی ذاتی جائداد کے دہن کا ہو، جو عدالت کے حدود

ارضی میں موجود ہو۔ خواہ راہن کی طرف سے ہو یا مرتہن کی طرف سے۔ ادا میں مفصلہ ذیل اقسام کی وادری چاہی جاتی ہو مثلاً فروخت سمیات، حرا لگی قبضہ منجانب راہن، انفکاک، واپسی جائداد منجانب مرتہن یا مگر معاملہ ارتہان کے متعلق کسی رسم واجب الادا کے لئے کسی ذاتی فیصلہ یا حکم کی استدعا نہ ہو (بہ استثناء اس رقم کے جو زیر دفعہ ضمنی (۱۱) قاعدہ ۹ جائز ہو)۔

اس ضمنی دفعہ میں ذاتی جائداد موجودہ حدود ارضی عدالت سے مراد وہ ذاتی (منقولہ) جائداد ہے جس کی جائیداد ملک کے ملاصیت ثبوت ہونے کی حالت میں، اس کے ٹیٹل کو سند اہتمام ترک خاص رجسٹر پر ڈیٹ سے دیکھا جکتی ہے۔ رہن سے مراد بار ارتہان یا کسی قسم کا حق کنالت ہے۔ اور مرتہن سے مراد وہ فریق ہے جس کو معاملہ ارتہان میں فی الوقت کوئی حق یا غرض ہو۔ اور راہن سے مراد وہ فریق مقصود ہے جس کو فی الوقت جائداد مرہن میں حق ہو یا اس سے کوئی غرض متعلق ہو (آر۔ ایس۔ سی۔ اگٹ ۱۶ سلسلہ ۱)۔

”۲۔ جس وقت عدالت یا جج سے حسب دفعہ بالا اسکاٹ لینڈ یا آئر لینڈ میں کسی سمن کے اجراء کی اجازت چاہی جائے اور عدالت یا جج کو یہ معلوم ہو کہ اسکاٹ لینڈ یا آئر لینڈ (جسبی صورت ہو) میں بھی اس کے لئے چارہ کار موجود ہے، تو عدالت یا جج پر لازم ہو گا کہ وہ ان مصارف اور آسانیوں کا باہم مقابلہ کرے جو کارروائی جس میں انگلستان، یا مدعی علیہ یا اس شخص کے مقام سکونت میں جس پر سمن کی تعمیل چاہی جاتی ہے۔ چلنے سے عائد حال ہوگی، اور مطالبات خیفہ میں شرف کی عدالتوں، یا اسکاٹ لینڈ کی عدالتوں کے مطالبہ خیفہ اور آئر لینڈ کی ”سول کورٹس“ کے اختیارات اور حدود ارضی کا جو ان کو قوانین متعلقہ سے حاصل ہیں، بطور خاص لحاظ کیا جائے گا۔

”۳۔ الف اس آرڈر کے دفعہ (۱) میں جو کچھ درج ہے باوجود اس کے، ہر معاہدہ کے فریق مجاز ہیں کہ وہ اس پر تعلق ہو جائیں کہ۔  
د الف اس معاہدہ کے متعلق جو مقدمات پیدا ہوں، ان کی سماعت کی مجازت ہائیکورٹ جسٹس ہوگی، اور مزید براں، یا علی السبیل البدل۔

(ب) ایسے مقدمات کے سمنوں کی تعمیل، فریق پر یا ہر فریق کے مختار پر۔ اس طریقہ سے جو معاہدہ میں طے ہوا ہو، ہر جگہ خواہ وہ قاعدت کے حدود ارضی کے اندر یا باہر ہو۔ ہو سکے گی، اور ایسے سمنوں کی تعمیل، اس جگہ (اگر کوئی ہو) یا اس فریق یا شخص پر (اگر کوئی ہو) یا اس طریقہ پر (اگر کوئی ہو) جو معاہدہ میں معین یا درج ہو چکا ہے، صحیح یا تعمیل تصور ہوگی، فریقین خواہ کہیں رہتے ہوں۔ اور اگر معاہدہ میں کوئی مقام یا طریقہ یا شخص، معین یا سندرج نہیں ہوا ہے، تو بیرون حدود عدالت ایسے سمن کی تعمیل کا حکم دیا جاسکتا ہے (آر۔ ایس۔ سی۔ ۱۹۲۰ء)۔

”۳۔ پروویٹ کے مقدمات میں سمن یا اجرائی سمن کا نوٹس، اجازت عدالت یا جج کے حدود ارضی عدالت کے باہر تعمیل کیسے بھیجا جاسکتا ہے“

”۴۔ ہر درخواست جو مدعی علیہ بیرون عدالت کے نام ایسے سمن یا نوٹس کے اجرا کیلئے کی جائے، اس کے ساتھ بیان حلفی یا دوسری شہادت ہونی چاہئے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ بیان حلفی دینے والے کے یقین میں، مدعی کا بناوہ عوامی قابل لحاظ ہے۔ اور یہ کہ مدعی علیہ کس مقام یا ملک میں ہے، یا غالباً وہ کہاں مل سکے گا، اور آیا وہ انگریزی رعایا ہے یا نہیں، اور اس درخواست کی پیشگی کیا وجوہ ہیں۔ ایسی کوئی درخواست، اس وقت تک منظور نہ ہو سکے گی، جب تک کہ عدالت یا جج، یہ کافی طور سے ظاہر نہ کر دیا جائے گا کہ اس حکم کے تحت میں مقدمہ مذا کی، ایسی حیثیت ہے کہ اس میں سمن کا بیرون حدود ارضی تعمیل پانا مناسب ہے“

”۵۔ جس حکم میں، ایسے سمن یا ایسے نوٹس سمن کے اجرائی، اجازت دیجائے گی، اس میں یہ بتا دیا جائے گا کہ تعمیل سمن یا نوٹس سے، اتنی مدت کے اندر مدعی علیہ کو حاضر عدالت ہونا چاہئے، مدت کے تعین کا انحصار اس مقام یا ملک کے لحاظ سے ہوگا، جہاں سمن یا نوٹس کی تعمیل منظور ہے“

”۶۔ جب مدعی علیہ نہ انگریزی رعایا ہو اور نہ حکومت انگلستان کے حدود میں ہو، تو اس کو سمن کا نوٹس دیا جائے گا، جو سمن کی تعمیل، اس پر نہ ہوگی“

”۷۔ جب اس حکم کے قاعدہ ۱۰۶ کے مطابق عدالت کے حدود ارضی سے باہر سمن کے نوٹس کے اجرا کی اجازت دیجائے گی، تو نوٹس کی تعمیل، پابندی







مقدمہ کا کسی بنام از مات (۱۸۷۶) ۲۔ سی۔ پی۔ ڈی۔ ۲۴۔ ج ۱/ اگر تو  
 و ڈوئین، مفصلہ زیر قواعد سہ ماہی اور مقدمہ بابت کرایہ اس میں داخل  
 ہو سکتا ہے تو مقدمہ انگریز بنام اسٹور (۱۸۸۴) ۴۱ کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۷۸۔  
 ج ۱/ کا کارج میٹھو۔ آئینہ دیکھنے کی کتاب "عقد آمد سپریم کورٹ" ساتویں  
 ایڈیشن کے صفحہ ۱۵۱ پر بیان ہوا ہے کہ عدالت مراۃ نے اس فیصلہ کو اس بناء  
 پر کمال رکھا کہ مدعی اس کو نہ ثابت کر سکا کہ مدعی طیبہ پٹہ کے متعلق ایہم شخص  
 جو مقدمہ بدعوض معمول معاوضہ بابت حق کرایہ داری بر بنائے رسم صوبہ اگر ہوا  
 اس کی نسبت قرار پایا کہ وہ اس ضمن میں داخل ہے۔ مقدمہ کے بنام سدرلینڈ  
 (۱۸۸۷) ۲۰ کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۷۸۔ ج ۱/ اسٹیفن و چارلس پٹہ میں جو سٹور  
 ترمیم تھی اس کی خلاف ورزی کا مقدمہ اس ضمن کی تحت میں جھگڑا گیا۔ مقدمہ  
 ماسل بنام بلین (۱۸۹۲) ۱ کیو۔ بی۔ ۲۲۱۔ ج ۱/ کارج و کانسٹنٹینز لایز لاحتہ  
 ہوا مقدمہ اٹرنی جنرل بنام ڈریسپر و کمپنی (۱۸۹۴) ۱ کیو۔ بی۔ ۷۸۔ ج ۱/ اس میں  
 آرلینڈ کی عدالتوں نے اور مئی کے متعلق خیانت کے مقدمہ میں انگلستان  
 میں قبیل کی اجازت دی پٹہ

۱۔ (ج) جماعت شرکاء کے تو من یا قیام کے متعلق، دیکھو فصل آئینہ  
 متعلقہ جماعت سٹور کا دیکھو جاتیں۔

ایک سفیر کی زوجہ کا سفارت خانہ میں رہنا اس قاعدہ کی تحت میں قیام  
 حد و دارضی عدالت کے اندر نہیں تصور ہو سکتا چائیس بنام ہوسورس (۱۹۰۹)  
 ۲۵۔ ٹی۔ آر۔ ۲۲۵۔ ج ۱/ پارکر پٹہ

۱۔ (ج) ایسی جائداد کا عدالت کے حد و دارضی میں واقع ہونا اس  
 ضمن کے تحت میں قبیل سن کی مقدمہ شرط ہے۔ مقدمہ وڈر بنام وڈر (۱۸۹۲)  
 ۱۔ چائیسری ۴۲۱۔ ج ۱/ اسٹورنگ پٹہ ایک عجیب مقدمہ کہیلے جس میں ایک  
 صوبہ کی عدالت کا قاعدہ اس قاعدہ سے وسیع تر تھا، اور اس بنام مقدمہ  
 کے ایلیکٹریٹ میں منتقل ہو چکے بعد نتیجہ کیس میں آئیں۔ دیکھو وڈر بنام میڈلٹن  
 (۱۸۹۷) ۱۔ چائیسری ۱۵۱۔ پٹہ





ایک جہاز کو انگلستان کے سوا مل پھانچانے کے معاوضہ کے وصول کے متعلق جو دعویٰ کیا جائے وہ اس ضمن میں نہیں آتا؛ بشرطیکہ مقام ابراہم لونک قرار پایا ہو۔ مقدمہ ٹومی ایڈر [۱۸۹۳]۔ پی۔ ۱۱۹۔ جج ایشور۔ لٹڈ۔ لے دو بونڈ نے اس حالت میں ایسا دعویٰ ہو سکتا ہے، جبکہ ادائیگی شکل زر نقد حدود ارضی عدالت کے اندر نہ قرار پائی ہو۔ مقدمہ مکیر بنام لی لینڈ [۱۸۹۰]۔ اے۔ سی۔ ۵۲۳۔ جج، ہاتسری۔ ہرشل۔ ٹیکٹائن۔ بورتس۔ ویشینڈ جنہوں نے لٹڈ۔ اے۔ ایل۔ ہتھ اور رگتے کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا تھا، وہ اس سال کی فروخت کے متعلق جو معاہدہ ٹومی۔ آئی۔ ایف کی بنا پر ایسے مقام سے ذریعہ جہاز منتقل کر رہے جو عدالت کی حدود ارضی سے باہر واقع ہے۔ مقدمہ کورڈر ایشورٹن و کمپنی بنام اوربیک [۱۹۰۸]۔ ۲۱۔ اے۔ سی۔ ۱۶۱۔ جج، ویکھان ٹویس و فارول جنہوں نے ججس بگھام کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا تھا۔ وٹھ بارو بنام میرس۔ ۴۔ ٹی۔ آر۔ ۴۴۱۔ جج، ٹینیسی و تھیوڈیکن مقدمہ بڈل برادر بنام ہورسٹ و کمپنی [۱۹۱۲]۔ اے۔ سی۔ ۱۸۔ یہ طے ہوا کہ کسی۔ آئی ایف کے اس معاہدہ میں جو ایک ملک غیر کے تابع اور انگلستان کے شہری کے امین منصف ہو، مقام تعمیل انگلستان قرار دیا جائیگا، جب تک کہ معاہدہ میں کوئی ایسا امر نہ موجود ہو جس سے نشانہ کے خلاف ظاہر ہوتا ہو اور جہازی دستاویزات کی عدم تعمیل کے متعلق انگلستان میں دعویٰ ہو سکتا ہے جس حالت میں ناظم عدالت کو اس امر کے متعلق شبہ ہو کہ آیا جید و دارضی کے اندر معاہدہ کی خلاف ورزی ہوئی یا نہیں؟ تو وہ حدود ارضی سے باہر تعمیل کا حکم صادر کرے گا؛ اور ساتھ اس کے اعمیٰ پر یہ شرط طے کر دیگا کہ وہ اس مقدمہ میں صرف اس مقدمہ کو مدلل کرے جسکی بابت اس کی تعمیل بیرون حدود عدالت مناسب معلوم ہو سکتی ہے۔ تاہم بنام ملٹن [۱۸۹۶]۔ اے۔ سی۔ ۵۹۲۔ جج، ٹوٹسلی تپہ جیس۔ ایشور۔ بونڈ اور آئی۔ نے کیو و مقدمہ ٹیکٹس بنام تاسن [۱۹۲۲]۔ اے۔ آر۔ ۱۰۲۔ ملک غیر کے ملک کا خباہ کاہ بذریعہ خطا اپنے انگلستان کے نامہ نگار کو موقوف کر دیا، حدود ارضی عدالت میں معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں ہے؛ اور نہ اس

ضمن میں داخل ہوتی ہے۔ مقدمہ بالینڈ نامہ منٹ [۱۹۰۲ء] کے۔  
بی۔ ۱۹۰۷ء، ج، ویگھان ٹیمیس و میٹھو

ضمن (ج) کے اضافہ سے پہلے یہ طے ہوا تھا کہ جو مقدمہ باقیہ  
موقوف حق انشاکاک برین دائر کیا جائے وہ مقدمہ برنائے معاہدہ ریشمنش  
مقصود ہو گا۔ وینٹیشیٹل بینک نامہ پائل [۱۸۹۸ء]۔ ۱۱۔ جانیسی ۲۸۳  
ج، اسٹرنٹ ڈاؤرن وہ مقدمہ جس کے ذریعہ سے ایک انگلستان کی کمپنی  
کے حصص پر بار کفالت عائد کئے جانے کا حکم دیا جائے۔ مقدمہ کالچین بنام  
میسس [۱۹۰۲ء] کے۔ پی۔ ۵۲۴۔ ج، ویگھان ٹیمیس و اسٹرنٹ  
جنہوں نے جو آئس کے فیصلہ کو بحال رکھا اس حکم کی جدید شکل میں جس کی  
بنیاد برسن کی تعمیل کو آئی جاتی ہے جو شراٹھ ہوتے ہیں دو ملی سبیل البدل  
ہوتے ہیں اور اس لئے اس معاہدہ کے متعلق جو حدود و اوصافی کے اندر کیا جائے  
برسن کی تعمیل کے بیرون حدود کو رکائی جاسکتی ہے۔ اگرچہ اس کا تصنیف قانون  
انگلستان سے ہو سکتا ہو۔ مقدمہ وائبر و میر کمپنی بنام لاف لینڈ [۱۹۲۰ء]  
ڈبلیو این۔ ۳۴۴۔ ج، ہنگلیس ہسٹر ڈٹن۔ انگلینڈ برخلاف اس کے جس  
حالت میں معاہدہ بمقام نیویارک ایک کینڈائی کمپنی میں جس کا ایک دفتر  
لندن میں تھا اور ایک ملک غیر کی رعایا میں ہوا تھا اور اس میں بصرحت قرار  
پایا تھا کہ معاہدہ ہذا کی ترتیب انجیل کا باضابطہ طور سے ہونا لندن میں  
سمجھا جائیگا۔۔۔۔۔ یہ طے ہوا کہ شرائط کے لحاظ سے اس سے انگلستان کا قانون  
متعلق ہو گا اور اس لئے جو حکم برسن کے بیرون حدود عدالت تعمیل کرانے کا  
ویا گیا وہ بالکل صحیح تھا۔ مقدمہ برٹش کنٹرولڈ اوئل فیلڈس لینڈ بنام سٹیگی  
[۱۹۲۱ء] ڈبلیو۔ این۔ ۳۱۹۔ ج، سٹا جیٹ

اس ضمن کی رو سے ایسے مدعی علیہ پر جو اسکاٹ لینڈ یا آئرلینڈ میں  
یا عام طور سے باشندہ ہو بیرون حدود عدالت برسن کی تعمیل کا حکم  
نہیں دیا جاسکتا۔ جو صریح استثناء قاعدہ ۱- (۵۸) میں درج ہے۔ وہ قاعدہ  
۴ کی بنا پر ایسا آشنا نہیں ہو جاتا جس کا انحصار اختیار میسر ہی پر ہو لینڈ

بنام انڈرسن (۱۸۸۲) کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۵۰۔ جی، گریو۔ پلٹن وینڈ۔  
متفقہ رائے کو نیز ملاحظہ ہو چیل کون و کمپنی بنام راس (۱۹۰۷) کے  
بی۔ ۱۴۵۔ جی، اور اسٹون و ڈارلنگ اور ایک، اسطرح کا مقدمہ کاؤنٹی کورٹ  
کے قواعد کے تحت میں ہوا۔ ایسے مقدمہ میں قائم مقام فیمل کاکل نہیں  
ہو سکتا لیبارڈ نام اسمتھ (۱۸۸۷) ۲۶۔ ڈیلیو۔ آر۔ جی، اسمتھ۔ چارلس  
یہ صریح شرط کو کمپنی کی فیمل ایکٹ پر انگلستان میں ہو سکے گی، جائز ہے۔  
انگرمی جو کس کو کمپنی بنام لائپٹل و کمپنی (۱۸۹۸) کیو۔ بی۔ ۴۸۷  
شرطہ کہ کمپنی کی فیمل مدعی علیہ براسکاٹ لینڈ میں ہو سکے گی، باطل ہے، برٹش  
وگن کمپنی لیٹڈ بنام گرے (۱۸۹۶) کیو۔ بی۔ ۲۵۔ جی، تشر۔ لوپس۔ کے  
یہ اسمتھ ہے، گراڈیہ نیٹیلو صحیح قاعدہ ۱۲۰ (الف) کی موجودگی میں، کاراکٹر تصور ہوگی نہ

۱۔ (۱۵) دیکھو اسٹندہ رائیز بنام اسس (۱۵۸۵) کیو۔ بی۔  
ڈی۔ ۹۵۰۔ جی، کالرج و کیو اور اسی مقام پر، ۹۸۰۔ جی، برٹ۔ بیکے۔  
دوہون۔ اور اس مقدمہ کے لئے جس میں پلٹن و جیٹل و جیٹل و انگلستان کی  
خلاف درزی ملک غیر کے باشندوں نے کی تھی۔ یہ مقدمہ شیش فبرک وارلس  
سینڈس واقع ہل بنام بیڈش نیلن اینڈ سوڈا فبرک (۱۹۰۴) ۲۰۔  
ٹی۔ ۵۵۲۔ جی، بیگنٹائن۔ ڈوئی جیمبتیس۔ رابرٹس جنہوں نے جسٹس کو لٹن۔  
رومر۔ اور کورنٹس بارڈی کے فیصلہ کو بحال رکھا اور انہوں نے جسٹس جو لٹن  
کے فیصلہ کی تائید کی تھی، لکھا کہ یہ ثابت کر دیا جائے کہ انگلستان میں حکم کی  
تعمیل کا نہ کوئی ذریعہ ہے، اور نہ بنیاس غالب تعمیل ہو سکتی ہے، تو یہی بظاہر  
اس ضمن کے تحت میں من کا اجراء نہ ہو سکے گا، دیکھو مقدمہ ڈی برنالس  
بنام نیویارک ہرلڈ (۱۸۹۲) کیو۔ بی۔ ۹۷۔ (نوٹ) جی، لوٹن کالرج  
صفوہ ۹ جس میں اجازت کے دئے جانے سے اس بنا پر بھی انکار کر دیا گیا  
تھا کہ جو اسٹندہ ماہکم کے متعلق کجاتی ہے، وہ نیک نتیجہ پر مبنی نہیں ہے؛  
مگر وہ صرف اس فرض سے بڑا مدعی نہیں ہے کہ مقدمہ اس ضمن کی تحت میں  
دفع ہو جائے، بلکہ حالت کو اختیار تیزی حاصل ہے، مقدمہ ڈی پنی ڈی جی



بنام کراسٹی [۱۹۹۱ء] ۲۱۔ جانوری ۲۰۰۲ء۔ جج پی پی بی ایک مینڈا اراشیٹی کے مقدمہ میں جو اسکاٹ لینڈ کے ایک اخبار کے خلاف تھا، اجازت تسلیم کے انکار کو دیا گیا، اس کی بہت محدود کاپیاں پاکستان میں فروخت ہوئی تھیں۔ مقدمہ روشن و فرزندوں بنام ڈبلیو ریکارڈ (کلاسکو) لینڈ (۱۹۰۰ء) ۱۔ کے۔ بی۔ ۵۲۔ جج کوکس آرڈری جنوں نے اسے ٹی لانس کا فیصلہ منسوخ کر دیا بعد ازاں آئرلینڈ نے ایک مقدمہ میں جو کہ ایسی کمپنی کے خلاف تھا جو کہ حدود ارضی عدالت سے باہر واقع تھی، ایک حکم کے اجرا کی اجازت دی جس میں یہ ہدایت تھی کہ کمپنی اس اشتہار کی اشاعت سے آئرلینڈ میں باز رہے۔ جس میں مدعی کی تصویر تھی، اور اس کی مزید حیثیت بیان کی جاتی تھی۔ جس نقصان کی شکایت کی جاتی تھی، اس پر مقامی طور سے اظہار ناراضگی کیا جاتا تھا، اسلئے جو چارہ کار تجویز کیا جائے، اس کو مقامی طور سے پوشیدہ کرنا چاہیے۔ مقدمہ ڈاکسپ ریجنی بنام ڈاکسپ [۱۹۱۱ء] ۱۔ سی۔ ۳۹۔ ایچ۔ جج، برکٹ ہیڈ، قونٹس۔ ٹیلیفون۔ کات۔ اسٹو جنوں نے آئرلینڈ کے عدالت مراعات کے فیصلہ کو بحال رکھا، ایک باضابطہ مقدمہ میں تسلیم کیا جانے والا قرار دیا۔ مقدمہ آکازنڈر کوینی لیٹیڈ بنام ریٹائنڈ فرینڈز (۱۹۰۰ء) ۱۔ [۱۹۰۸ء] ۲۵۔ ٹی۔ آر۔ ۲۹۔ جج، سیکلے۔ کوینیٹیڈ، سبارہ میں کوکس و ارضی میں کسی عمل کا کیا جانا، کیا ہے؟ دیکھو اوی باوش، اٹلن و سوڈا فیبرک بنام سیل کیل و کس بیڈش (۱۸۹۸ء) ۱۔ سی۔ ۲۰۰۔ جج، سسبری۔ برشل۔ یٹکنسٹن دڈیوٹی پو

پاکستان کی سی عدالت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی پاکستان کے باشندہ کو ان حقوق میں دست اندازی کرنے سے باز رہنے کا حکم دے جو کسی دوسرے پاکستان کے باشندہ کو ملک غیر میں اس ملک کے قانون کے مطابق دیئے گئے ہوں۔ مقدمہ مراکو بانڈز ٹریڈنگ لینڈ بنام سیرس (۱۹۰۹ء) ۱۔ جانوری ۲۰۰۲ء۔ جج کیلکوٹی پو ۱۔ دمن۔ پبل۔ اسس۔ اس کے کوکسٹن ہوائی کسٹ۔ میں بیرون حدود عدالت۔ اجرائی سن کا حکم جاری کیا جائے اس شخص پر جو حدود عدالت کے

اندھ ہرنگی ٹیکس ہونی چاہئے۔ لارڈ ٹورنام لارڈ ٹور (۱۸۸۴) ڈبلیو۔  
 این۔ (۱۸۸۴) صفحہ ۵۰۵، ج ۱، بٹ۔ یارک ٹائمر میگزین نام انگلستان کیلکس کمپنی  
 (۱۸۸۴) ج ۵، ایل۔ جے۔ سی۔ ایچ۔ ۱۰۵، ج ۱، پیکس ٹیکس نام بیلن  
 شدہ کرد بالا زیر، ۱۔ (ب) اس ضمن کی تحت میں ایک فرقہ بغیر لازمی  
 اور ضروری ہونے کے مناسب تصور ہو سکتا ہے اور وہ مناسب اس وقت  
 تصور ہو گا جب کہ حدود عدالت کے اندر ہونے کی حالت میں وہ بدعتی  
 رائے عدالت پر حکم ۱۹ بابت مسئلہ فرقہ بنایا جاسکتا ہو۔ می نام ٹیکس  
 (۱۸۸۴) ج ۲۱، کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۲۲۰، ج ۱، کوئن وغیرہ تمام جس کی تائید،  
 ایشر۔ لڈلے اور توہین نے کی دیکھو ڈی لٹن (۱۸۹۱) صفحہ ۲۶۵، ج ۱،  
 جین۔ مقدمہ نہامیور اسٹیم شپ کمپنی نام ٹامسن (۱۸۸۵) ج ۲، ایل۔  
 ٹی۔ ۵۲۰، ج ۱، سیار یہ ہے کہ یہ فرض کرتے ہو کہ دونوں دعویٰ علیہا نہیں،  
 کی حدود داؤبی کے اندر کی باشندہ ہوتیں تو کیا ان کا شریک مقدمہ کیا جا  
 ممکن تھا؟ مقدمہ ویٹ نام گلبرٹ (۱۸۹۵) کیو۔ بی۔ ۵۰۰، ج ۱، لڈلے  
 دئے جنہوں نے جٹس آف کنس اور کاترج کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا۔ سس کا  
 اتباع مقدمہ اس نام اسپن (۱۹۱۱) ج ۲، آر۔ ۴۵۹، ج ۱، کوپرلین ٹیکس  
 اور بوائے میں کیا گیا اور اسٹریکی اسپن نام ٹیکس انڈین می (۱۹۱۲)  
 ۲۔ کے۔ بی۔ ۵۰۰، ج ۱، کوپرلین ٹیکس و ٹوٹن (۱۸۹۱) لارڈ چیف جسٹس،  
 جنہوں نے جٹس کاترج کے فیصلے کی تائید کی جو ایک ایسی ہی پراپرٹی  
 کر نیوالی، کوٹھیاں تھیں ایک انگلستان اور دوسری اسکاٹ لینڈ کی؛ تو یہ  
 ہو ایک مقدمہ میں اسکاٹ لینڈ کی کمپنی فرقہ مناسب تھا۔ مقدمہ میں کوٹوں  
 دعویٰ علیہا کے مقابلہ میں بنائے دعویٰ قطعاً ایک ہی ہونی چاہئے۔ کاسٹس  
 بنام مارٹن برٹس مکنائل اینڈ ٹیکس کمپنی کوپرلین نام ڈی کو (۱۹۰۴)  
 ۳۔ چانرس۔ ۲۲۸، ج ۱، کیوٹھ کو یہ امر کہ بنائے دعویٰ بیرون حدود عدالت  
 پیدا ہونا قابل کسب قیاس ہے۔ ڈی ڈی ایلی (۱۹۰۲) ج ۱، ۱۸۰، ج ۱، گراٹ  
 ہارٹس کو مقدمہ پیڈیش ٹیکس بنک بنام ہال (۱۸۹۸) ج ۱، چانرس۔ ۲۸۲۔

جج، اسٹریٹنگٹون

دیکھیو باہر احکام جو زیر ضمن ذابہ تائید کارروائی پیشی دستاویز دالین  
مستقلہ اراضی ملک غیر صادر ہوئے۔ مقدمہ صینی بنام سیکنڈرش متذکرہ صفحہ ۲۱۸۔  
اور وہ احکام جو ملک غیر کی اراضی پر بارزہن کے مالک کئے جانے کی  
تائید میں جاری ہوئے۔ مقدمہ ویو در بنام اسٹرم ٹریٹس کنٹور (۱۹۰۲) ۱  
۲۔ چانسی ۱۲۲۔ جج، بارٹن دواہ صورت میں ملک ایک شخص نے جو کہ حدود  
عدالت سے باہر تھا ایسا سامان ایک تاجر کو ٹرینٹ میں بھیجا تھا جس سے  
ٹرینٹ کے رجسٹری شدہ حق پٹنٹ کی خلاف ورزی ہوتی تھی مقدمہ جوئنٹل  
بنام میک کرم (۱۸۹۹) ۱۱۔ آئی۔ آر۔ ۲۱۷ اور ایسی کارروائی کی تائید  
میں جو ایسے شخص کی جائداد کے اہتمام کے متعلق تھی جو بیرون ملک کاسٹوٹن  
تھا، اگر اناٹہ انگلستان میں چھوڑا تھا۔ مقدمہ لین۔ لین بنام رابن (۱۸۸۹) ۱  
۵۵۔ ایل۔ ٹی (سلسلہ جدید) ۱۴۹۔ جج، پیرسن۔ اور دیکھیو مقدمہ سیکلین  
بنام گائیس صفحہ ۲۵۳۔ کتاب ہذا: طے ہوا کہ یہ مقدمہ اس صورت سے بھی  
متعلق ہے جس میں دعویٰ کو علی سبیل الیدل بمقابلہ ایسے شخص کے دعوے  
ہو، جو حدود عدالت کے اندر ہو یا ایسے شخص کے مقابلہ میں جو حدود عدالت  
سے باہر ہو۔ مقدمہ ویٹلٹ بنام ٹکبرٹ (۱۸۹۳) ۱۱۔ کیو۔ بی۔ ۴۳۱۔  
(دیکھیو بھی مقدمہ صفحہ ۷۷ کتاب ہذا) پو عدالت کو اختیار تیزی محال ہے،  
جس کو باقیات نام استعمال کرنا چاہیے۔ مقدمہ وی سگیل (۱۹۰۸) ۱۱۔  
۱۸۹۔ جج ۴ اور اسٹون۔ نمادول۔ کنٹڈی چنبوں نے جسٹس باگزویو اسٹون  
کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا تھا جس میں ایک ملک غیر کے جہاز کے مالکوں پر قبضہ  
سمن کی اجازت کا حکم منسوخ کر دیا گیا تھا؛ اس بنا پر کہ قصاصم بیرون ملک  
واقع ہوا تھا اور کارروائی مبنی غیر مزدوری توین کے ممالک غیر کے مالکوں نے  
مقامی عدالت میں شروع کر دی تھی جو

اختیار تیزی اس وقت کام میں نہ لانا چاہیے، جب کہ دعویٰ نے انگلستان  
میں کو کمپنیوں پر جو حدود عدالت کے باہر ہوں، دعویٰ دائر کر لیا ہو۔ انہوں نے



بنام اٹل (۱۸۸۸) ۳۸ - چانسی ڈویژن - ۳۳۰ - بیج کاشت و فراہمی  
 جہوں سے جہیں تاریخ کے فیصلے کو کمال رکھا ہو مقدمہ برلینڈ ٹریڈ مارک  
 برلینڈ بنام براکسٹن اٹل کمپنی (۱۸۸۹) ۴۱ - چانسی ڈویژن - ۵۴۲ -  
 بیج، چھٹی کو مقدمہ کیٹا ہن بنام کیٹا ہن (۱۸۹۰) ۴۵ - چانسی ڈویژن - ۸۸  
 بیج، ٹیکو بیج کو مقدمہ ڈی بیجی (۱۸۹۱) ۲ - چانسی ڈویژن - بیج، چھٹی کو مقدمہ  
 ویٹ بنام گلبرٹ منڈ کرہ بالادہ متنازعہ اغوا جات اور آسانی ہر دو فریق  
 کی مقصود ہے مقدمہ لمیس بنام کارٹ رائٹ (۱۸۹۵) ۱۱ - کیو - بی -  
 ۴۲ صفحہ ۴۸ - بیج اٹلپس ورتگ پوزر ملاحظہ ہو مقدمہ جائٹ بنام لیک کرم  
 (۱۸۹۹) ۱۱ - آئی - آر - ۲۱ - پوزر - کرہ سابقہ شہادت کے کافی یا غیر کافی  
 ہونے کی بحث مقدمہ کمیش فیک واپس سینڈارن یا بل بنام بیٹس  
 افیلین اینڈ سوڈا فیک (۱۹۰۰) ۲۰ - ٹامیس لارپورٹ - ۵۵۲ - پوزر کرہ  
 قاعدہ ۱۰۱ (۱۹۰۰)

۸ - یہ قاعدہ اس تخیل سے متعلق نہیں ہوتا جو سرکار انگریزی کی رعایا  
 پر ان ممالک میں عمل میں آئے جہاں قاعدہ نافذ ہوتا ہے۔ یہ قاعدہ لارڈ  
 چانسلر کے حکم مورخہ ۴ جولائی ۱۸۹۱ء کی بنا پر سلطنت برصغیر سے متعلق  
 کیا گیا تھا مگر نوبر ۱۹۱۲ء میں ہونٹ کر کے مخصوص ہدایات جاری ہوئیں۔ دیکھو  
 انول پرنس ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۱ - اور روس سے بذریعہ حکم مورخہ ۲۱ مارچ  
 ۱۸۹۱ء سے متعلق کیا گیا اور فرانس، اسپین، اٹلی، جرمنی سے بذریعہ حکم مورخہ  
 ۲ اگست ۱۸۹۱ء پر نکال کے بذریعہ حکم ۲۲ مارچ ۱۸۹۱ء اور جاپان سے  
 بذریعہ حکم مورخہ اپریل ۱۸۹۱ء اور یونان سے بذریعہ حکم مورخہ ۲۵ نومبر ۱۸۹۱ء  
 جب تک اس قاعدہ کا نفاذ نہیں ہوتا تو قدیم عہد راد جاری ہوتا ہے۔

۸ - (الف) جو جدید قاعدہ جولائی ۱۸۹۱ء میں نافذ ہوا اس سے  
 عدالت کے اختیارات تعمیل بیرون حد وہیں وسعت ہو گئی اور علاوہ اس میں یا  
 دوسرے دوسری عدالتی کارروائیوں کی تعمیل کی اجازت کا بھی اختیار  
 حاصل ہو گیا: اس طور سے قاعدہ مذکورہ حکم ۱۱ - کی تحت ایسا استثنائی سن یا

دوسری قسم کے سمن، نوٹس، یا حکم کو ملے آتا ہے مگر جب تک وہ حالت ثابت کئے جائیں گے، جن کی بنا پر عدالت زیر قاعدہ - ۱ - سمن یا نوٹس سمن کی تعمیل کی بیرون حدود و اجازت دینے کی مجاز ہوتی ہے، زیر قاعدہ - ۲ - (الف) کہی سمن، حکم یا نوٹس کے اجرا کی اجازت نہ دیکھائے گی۔ اس قاعدہ کے آخری جز سے قاعدہ - ۴ کے شرائط اور ایسے سمن، حکم یا نوٹس سے متعلق ہونگے جو ملک غیر کے باشندے پر ایسے ملک میں تعمیل کیا جائے جس سے قاعدہ - (۴) متعلق ہوتا ہے۔ مقدمہ ایجوگاٹ رابرٹس فارسل سوسائٹی اینائی (۱۹۱۰) ۲ - کے بی۔ ۲۴۰ - جی ۱۷ اور اسٹون - پیتھور ڈو۔

و کا کرج ٹو

قدیم قاعدہ کی رو سے یہ قرار پایا تھا کہ ابتدائی سمن کی تعمیل کا حکم بمقابلہ ایک فرقہ کے جو اسکاٹ لینڈ میں ٹوٹھیں دیا جاسکتا، کیونکہ قاعدہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ تعمیل کا ملک غیر میں ہونا ضروری ہے اور اسکاٹ لینڈ پر ملک غیر کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ مقدمہ سبیل (۱۹۲۰) ۱ - چائرسلی - ۲۵ - جی ۱۷ اور ٹو جو جو قاعدہ کے الفاظ وسیع تر ہیں اور تمام ایسے سمنوں پر جو کسی انگریزی رعایا پر بیرون حدود و عدالت تعمیل کرائے جائیں، مادی ہیں۔

**فقہ ۱۸** جس صورت میں کسی مدعی علیہ کو کسی ایسے شخص کے

مقابلہ میں، جو فریق مقدمہ نہ ہو، یہ دعویٰ ہو کہ اس کو سنا و ضد نقصان، یا یہ حکم سہرہ کا حصہ، مدعی اس شخص سے ملنا چاہئے تو وہ بیرون اجازت عدالت یا جج شخص مذکور سے نام، اس مضمون کا ایک نوٹس جاری کر سکے گا جو اس کے نوٹس بنام فریق ثالث کے نام سے موسوم ہوگا۔ اس نوٹس پر وہی سہرہ ثبت کی جائے گی، جو حکم نامہ سمنوں پر ثبت ہوتی ہے۔ ایک نقل اس نوٹس کی عہدہ دار مجاز کئے سے سامنے پیش کی جائے گی، اور اس کی تعمیل شخص مذکور پر انہیں قواعد کی پابندی کے ساتھ ہوگی جو تعمیل سمن کے لئے مقرر ہیں، حکم ۱۲ - بابت سلسلہ قاعدہ - ۴۸ -

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جب مقدمہ حکم - (۱۸۶) میں ذیل ہوتا ہے اس میں بیرون حدود و عدالت فریق ثالث کے نام نوٹس کے اجرا کی اجازت۔

استغناء اس کا ثبوت ایسا دائرہ اختیار ہے کہ حکم مذکور کے، ویسا کی جابجائی مقدمہ  
 ڈیو بنام بیکسٹن (۱۸۸۹) کیو۔ بی۔ ۲۲۔ کیو۔ بی۔ ۲۴۰۔ بی۔ ۲۴۰۔ بی۔ ۲۴۰۔ بی۔ ۲۴۰۔ بی۔ ۲۴۰۔  
 لیکن جس معاوضہ نقصان کی بابت مدعی علیہ کو غرضت ثبوت کے نام نہیں  
 جاری کرانے کا حق پیدا ہوتا ہے وہ زیر معاوضہ معاوضہ نقصان پر ناجائز ہے  
 مقدمہ اسپلر بنام برٹل ٹیلر نوٹیشن کمپنی (۱۸۸۴) کیو۔ بی۔ ۱۲۔ کیو۔ بی۔ ۱۲۔ کیو۔ بی۔ ۱۲۔

۴۹۔ بی۔ ۴۹۔ برٹل۔ برٹل۔ برٹل۔ برٹل۔ برٹل۔ برٹل۔ برٹل۔ برٹل۔

لیکن غرضت ثبوت کے نام کوئی غرضت برٹل کے طور سے قاعدہ ۱۱ و حکم ۹۔  
 قاعدہ ۱۰۔ (بی۔ ۱۰۔) کے تحت میں جاری نہیں ہو سکتا ہے تاکہ مجوزہ فریق  
 ثالث پر اندرون حدود و اضطراری عدالت غرضت کی تعمیل نہ ہوتی ہو۔ مقدمہ ریکس  
 بنام گلیسٹن (۱۹۰۲) ۱۱۔ چانسیری ۲۸۰۔ بی۔ ۲۸۰۔ بی۔ ۲۸۰۔ بی۔ ۲۸۰۔ بی۔ ۲۸۰۔

**فصل ۱۱۔ الف)** عدالت یا جج مجاز ہے کہ مقدمہ کی کسی غرضت  
 کارروائی پر کسی فریق کی درخواست پر یا بطور خود ایسے شرائط کے ساتھ جو  
 اس کو مناسب معلوم ہوں یا حکم دیے۔۔۔۔۔ کہ زمرہ مدعیان یا مدعی علیہم میں  
 ایسے اشخاص کے نام شریک کئے جائیں جن کے نام شریک ہونے چاہئے تھے،  
 یا جن کی حاضری عدالت میں مقدمہ یا معاملہ کے تمام متعلقہ امور کے کمال اور قطعی  
 تصفیہ کے لئے ضروری ہو۔ حکم ۱۹ بابت ۱۱۔ قاعدہ ۱۱۔

اس قاعدہ کے متعلق عدالت کو اختیار تفریق حاصل تھا، مگر اس سے  
 مدعی کو یہ حکم دینے سے انکار کر دینا کہ وہ زمرہ مدعی علیہم میں ایک شخص کو شریک  
 کرے یا مجوزہ مدعی علیہ ملک غیر کا باشندہ اور عدالت کے حدود و اضطراری سے  
 باہر رہتا تھا۔ مقدمہ رین فرزندان نوٹیشن بنام بیکسٹن بروک ٹیلر کمپنی

(۱۸۹۲) کیو۔ بی۔ ۲۲۲۔ بی۔ ۲۲۲۔ بی۔ ۲۲۲۔ بی۔ ۲۲۲۔ بی۔ ۲۲۲۔

**فصل ۱۲۔ نمبر ۱)** یا غرضت سن، یا دوسری کارروائی کی تعمیل بیرون  
 حدود عدالت اب صرف ذمہ داری قاعدہ کے مطابق ہو سکتی ہے مجوزہ وفیات ۱۸۹  
 اور ۸۰ میں بیان ہے کہ کسی سابق یا دوسرے ملکہ راہ کو اس میں دخل نہیں ہے  
 مگر ان مستثنیات کو پیش نظر رکھنا چاہئے جو نمبر ۱ کے مقدمہ مندرجہ ذیل سے

مستقبل ہوں۔

یہ دون حدود عدالت تخیل کی اجازت دینے کے لئے یہ وجہ کافی نہیں تصور ہو سکتی کہ لکھنؤ اور قندھار میں عدالت مجاز سماعت دہلی کے ناگزیر چاروں سرکاری حدود میں جہاد ثابت کئے اندر گرفتار کر لیا گیا ہونا مقدمہ

اسبتہ (۱۸۶۶) - پی۔ پی۔ ٹی۔ - ۲۰۰ - پی۔ پی۔ ٹی۔ مقدمہ دو بار (۱۸۶۶) (۱۸۶۶)

۲ - پی۔ پی۔ ٹی۔ - ۱۹ - پی۔ پی۔ ٹی۔ کا فیصلہ جس میں جس - بنگلے اور برائو کی

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۴۳ - پی۔ پی۔ ٹی۔ - ۱۸۶۶ - پی۔ پی۔ ٹی۔

۱۴۳ - پی۔ پی۔ ٹی۔ - ۱۸۶۶ - پی۔ پی۔ ٹی۔

تعمیل میں بین عدالت کا حکم پر سن پانچ جاری نہیں کیا جاسکتا۔  
 کچھ وقت بعد بین عدالت منظور پذیر ہوا ہے اس کے اندرون حدود و رعیت  
 پر جو یہاں سندس شیریں بنام ٹنڈے (۱۸۸۶ء) ۲۲-ڈیلیو۔ آر۔ ۱۲۲-جج، گریوہ  
 مقصدہ ازاں حقیقت طر فی جس کا اعلان میردن حدود عدالت ہوا تھا  
 رونوم ہو جو وہ عدالت کی کارروائی کو میردن حدود عدالت ایسے شخص پر  
 تعمیل کرنے کی بار بنائے ضرورت، اجازت دی گئی جس کی نسبت بیان کیا جاتا  
 تھا کہ اس کو رقوم نہ کر کے تسلی حق حاصل ہے یا وہ اس کا دعویٰ وار ہے۔  
 مقصدہ کلاس بنام رٹن (۱۸۸۶ء) ۵۵-ایل۔ ٹی۔ (سلسلہ جدید) ۹-ج  
 جج، کے کو مقصدہ امانت رٹن (۱۸۸۶ء) ۳۱-بول۔ جے۔ ۲۶۱-جج،  
 اٹلیکٹ جو مقصدہ تلیک امانت گارڈن (۱۸۸۶ء) ڈیلیو۔ این صفحہ ۱۹۲-  
 جج، پہنچے جو مقصدہ کارخانہ بیرن لیکس کو کو ایڈ کمین (۱۸۸۶ء) ڈیلیو۔ این -  
 ۱۲۰-جج، تا رہن جو مقصدہ بھارڈ (۱۸۸۶ء) ڈیلیو۔ این صفحہ ۱۸۴-۱۸۶-میں  
 جسٹس آرنٹ نے گارڈن کے تلیک امانت کے مقصد کے مطابق عمل  
 کرنے سے انکار کر دیا جسٹس، کائن، فرائی۔ آپس نے جو شکل در پیش تھی اس  
 دوسری طرح سے حل کیا، اور اس بحث کا کوئی فیصلہ نہیں کیا۔  
 اگرچہ نکلستان کے ایک نشان تجارت کی منوخی کی تحریک کی اطلاع  
 میردن حدود نہیں دیا جاسکتی، مگر عدالت نے رجسٹر شدہ مالک کی عدم موجودگی



میں جو ملک غیسہ میں تھا اور جس کو حقیقی ٹولس دیا گیا تھا، حکم صادر کیا۔  
مقدمہ گنگ کوپنٹی ٹریڈ مارک (۱۸۹۲) ۲۱۔ چانسی۔ ۲۶۲۔ ج ۱۰۱۔  
بودن دس کے جنہوں نے ایک کوچ کے فیصلہ کو بحال رکھا تھا، تیرہ خط ہوا  
مقدمہ جنرل کمپنی مسینا سے۔ (۱۸۹۱) ۳۱۔ چانسی۔ ۲۵۱۔  
ج ۱۰۱۔ اسٹریٹس ٹو

فروری ۱۸۹۹ء کے معاوضہ کے ایک خط، بابت سے ۱۸۹۹ء۔ ۶۱۷۔ وکٹوریہ  
فصل ۲۴، ضمیمہ ۲، فقرات ۱۴۹، ۱۵۰ کی تحت میں جب کہ فزیکس سلطنت متحدہ  
کے مختلف حصوں میں رہتے ہوں، اس ضلع کی عدالت کو جہاں حادثہ پیش آیا،  
اختیار سماعت حاصل ہے اور کارروائی کی نقل بذریعہ خطوط رجسٹری شدہ ملک  
کے دوسرے حصوں میں بھی بھیجی جائے گی۔ مقدمہ یکسیر کار بنام اربن (۱۹۰۲) ۱۹۰۲  
کے بی۔ ۴۲۶۔ ج ۱۰۱۔ اسٹریٹس ٹو۔ ڈارنگ ٹو

**۱۸۹۹ء** کے قاعدہ کا کوئی اثر بعض معاملات میں رہن میں  
صرف کارروائی طلاق یا دوسرے ازواجی مقدمات ہمارے مضمون کے لئے  
اہم ہیں، ماضی بطل یا عمل درآمد پر نہیں پڑتا۔ حکم ۹۸ بابت سے ۱۸۹۹ء قاعدہ ۵۔ ۱۸ اور یہ  
مقدمات کے عمل درآمد کے متعلق رہتے ہیں۔

درخواست کی تیل مسٹر ایک مدعی علیہ پرمیرون عدالت بلا اجازت  
اور لاک تھا اس کے وطن یا قومیت کے ہو چکی ہے مقدمہ ریٹائرڈ  
۹ اسٹورٹ (۱۹۱۰) ۱۰۱۔ ج ۱۰۱۔ اسٹریٹس ٹو۔ اعداد و حقوق زوجیت  
کے مقدمات میں فیصل کے قواعد پروجیکٹڈ ڈویژن کے مسائل ۱۹۱۹  
میں جاری کیے گئے صفحہ ۹۲ پر درج ہو چکے ہیں۔

مقدمہ ٹرنر نام ٹرنر وکسلٹیا (۱۸۸۹) ۱۵۔ بی۔ ٹوی۔ ۳۲۰۔ ج ۱۰۱؛  
یہاں یہ اجازت دی گئی کہ سٹریٹس ٹو کے شریک مدعی علیہ پرمیرون عدالت  
عدالت فیصل کیا جائے، اس طور سے کہ سٹریٹس ٹو کے نام کا ایک رجسٹرڈ  
خط میں مضمون کر دیا جائے۔ یہ ثابت کیا گیا تھا کہ اگر ایک غیر کا کوئی سٹریٹس ٹو  
بذریعہ کسی مقامی شخص کے فیصلے پائی گئی ہے، اس کو اس ملک کے قانون سے

جہاں وہ رہتا تھا، حق کارروائی پیدا ہو جائے گا، سپریم کی ایک تیس کا شریک  
 یہی علیحدہ حکم دیا گیا جو برنگھال میں تھا، اگرچہ یہ ثابت کیا گیا تھا کہ اگر انگلستان  
 سے برنگھال کو کوئی درخواست بھیجی گئی تو وہ بیکار ثابت ہوگی۔ مقدمہ دے  
 بنام رے و ڈوی المیڈیا (۱۹۰۱ء اپریل ۱۳۲-۱۳۲-۱۳۲) جج گورل آف انس و مقدمہ پہل  
 وزیل (۱۹۰۱ء اپریل ۱۳۲-۱۳۲-۱۳۲) جج ریتس جیمس ملک غیر کے باشندے  
 پر جو کہ بیرون ملک ہونے کا الزام لگایا جائے گا۔ اس پر درخواست کی تھیں غیر منظم  
 ہونے کے متعلق وکیل مقدمہ پر جو بنام پوجہ (۱۹۰۸ء اپریل ۲۰۰-۲۰۰-۲۰۰) جج ہاربرگ  
 و مقدمہ ریش بنام ریش کو پائینٹا (۱۹۱۳ء) اس ذکر صفحہ ۸۹

## نوٹ متعلقہ کارروائی مداخلت سبجیا بلک غیر

مقدمہ سیم۔ کہہ سہ عدالت امیر البحر میں شروع ہوا، مگر اس عدالت  
 کے انضمام کے بعد سپریم کورٹ میں طے ہوا، ایک انٹرنی چھانڈ کی ٹھوس  
 اسپن کے حامل کے ایک گھاٹ کو نقصان پہنچ گیا تھا، فریقین اس امر پر  
 متفق ہو گئے تھے کہ ان میں ہوتا نزاعات اس بارہ میں ہیں ان کا تعلق ہے انگلستان  
 میں کرایا جائے۔ اس کے متعلق ارڈ چیف جسٹس نے یہ لکھا کہ اگر باہمی  
 اتفاق نہ ہو گیا ہو تو "عدالت خدا کو ایک ایسے مقدمہ میں کسی قسم کی کارروائی  
 کرنے میں، بے شمار دقتوں کا سامنا ہے جس میں نقصان ملک غیر میں واقع ہو تھا۔"  
 (۱۸۷۹ء) (اپریل ۱۸۷۹-۱۸۷۹-۱۸۷۹) جج رے و ڈوی۔ اس سے معلوم ہو چکا ہے کہ جو  
 ایجنٹ یا حکام سپریم کورٹ کی برائیت کے لئے جاری ہوئے ہیں ان میں  
 کوئی اثر اس قسم کی کارروائی کا مانع نہیں ہے، جبکہ سن کی تھیں انگلستان  
 میں ہوئی ہو، مداخلت اس کے ان ایجنٹوں اور احکام میں کوئی ایسا امر نہیں ہے  
 جس سے مداخلت اختیارات کا حاصل ہونا مستحب ہو تا، پس اس مسئلہ کو  
 طے کرنے کے لئے کوئی اختیار حاصل ہے یا نہیں ان عدالتوں کے اختیارات  
 کو ملاحظہ کرنا ہے جن کی بائین سپریم کورٹ ہے۔

مقدمہ اسکر بنام ایسٹ انڈیا کمپنی (۱۶۶۵) میں جو مقدمہ سٹرن بنام فیئر بکس (۱۷۰۴) کی لاٹری میں جلی صفحہ ۱۶۸، اور فیئر فیملی کے سامنے پیش کیا گیا تھا، بادشاہ کے طرف سے بہ بلاس کونسل ججوں سے یہ سوال ہوا تھا کہ ”آیا سٹر اسکر“ جو اس ہرجہ کے طالب تھے، جو ٹاک خیر اور غیر مہذب اطلاق میں عام ہوا تھا، کسی معمولی عدالت میں کال داری میں جمل کر سکتے ہیں؟ ججوں نے اس کا جواب یہ دیا کہ ”اعلیٰ حضرت کی معمولی عدالتیں موقوفہ ویسٹ منسٹر“ انجے جہان کے حصین لئے جانے، اور اس کو اور سامان اور کاغذات کو خراب کر دینے اور خود انکی ذات پر حملہ کرنے اور ان کو زخمی کر دینے کی بات۔ داری کی مجاز میں اگر یہ یہ نکل کارروائی مستند رہا ہوئی ہو تو کمین مکان اور جزائر برفیہ قائم رکھنے کا ہوتو ذکر ہا مقدمہ میں کیا گیا ہے، اس کے متعلق کوئی معمولی عدالت کپارہ کار عطا کرنے کا مجاز نہیں ہے۔“

لاٹری فیئر فیملی (صفحہ ۱۸۰) نے ایک ایسے مقدمہ کا بھی ذکر کیا جو قبل ازین انیس کے سامنے پیش کیمر کے خلاف، انگریزی اطلاق میں اگرچہ غیر مہذب ہوں، مکانات کے مہدم کرنے کے متعلق پیش ہوا تھا، اس کے متعلق نظر تہ کرہ بالا کی بنا پر ذکر کیا گیا، اگر اس کے مقابلہ میں ایک دوسرا مقدمہ پیش کیا گیا جس میں لاٹری چیف جسٹس نے اصول ذکر کر کے غلط ٹھہرایا تھا۔ لاٹری فیئر فیملی کا بیان ہے کہ ”میں نے اس عذر کو اس بنا پر قابل قبول قرار دیا کہ جو مساؤں مقدمہ نہ میں طلب کیا جا رہا ہے وہ ذاتی اور بر بنائے نقصان کے ہے۔ اگر یہ عذر قابل مسمنا قرار دیا جائے، تو انصاف میں خلل واقع ہو گا، کیونکہ سو اہل نو انگار تیار جہاں کا یہ واقعہ ہے باضابطہ نہیں موجود نہیں ہیں، اور اگرچہ تو کپتان کیمر وہاں وہ بارہ کیوں جانے گئے تھے، بناؤ علیہ مقام کا عذر انگلستان میں دعویٰ دائر کر سکتے متعلق نہیں حل سکتا۔ یہی اسی قسم کے زبان بجا کا ایک اور مقدمہ ایسٹ انڈیا کے متعلق پیش کیا تھا، جس میں لاٹری ڈوگ نے بہادری عدالت کے عدالت حضرت ہو چکے ہر جہاں گئی اور انکی کا حکم دیا۔“

مقدّمہ برٹش سادھ افریقہ کمپنی بنام کمپنیادی سوزمیک (۱۸۹۲) ۱۷۱  
 ۱۷۱۔ سی۔ ۹۰۲۔ ص ۴۲۲ میں "مق" لارڈ اسٹیری نے اس مقدمہ کو جو جسٹس  
 کے سامنے پیش تھا، مقدّمہ شلنگ بنام فارمر (۱۷۳۸) ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ص ۴۹۰ کے  
 مطابق طہار الاور بیان کیا کہ لارڈ اسٹیری نے جس طرح اس کو بیان کیا تھا وہ  
 صحیح نہ تھا۔ جس آیت میں شہادت کو جو ایٹ انداز کے موقوفہ مکان میں  
 ملائت جیما کے تعلق پیش ہوئی تھی، اقبال قبول نہیں کیا اور دیکھتے ذات کے  
 تعلق جو ملائت جیما کی تھی، اس کو قبول کیا تھا اس سے ظاہر ہے کہ لارڈ  
 اسٹیری کی رائے میں (اگرچہ وہ جس آیت کی رائے کے مطابق وہ) اس  
 بنائے دعویٰ پر جو برلن ملک پیدا ہوا تھا، اس طرح سے انہیں جو تھی ہے  
 غالباً نہیں سمجھے کہ وہی علیہ یا انگلستان کی رعایا یا انگلستان کا باشندہ ہے۔ اگر  
 ایسا قیاس کیا جائے تو اسی دلیل قائم نہیں رہے گی کیونکہ اس حالت میں اس پر  
 ہائٹ خود اس کے ملک میں ہو سکے گا۔

لیکن مقدّمہ ڈاس بنام میٹوڈ (۱۷۹۲) ۴۔ ۴۔ ۵۰۳۔ ۵۰۳۔ کی رائے  
 دعویٰ جیما کے لیے اس کے مکان سکونت واقعہ کمپنی سے نکال دیا گیا تھا جس  
 کو برلن اور برلین کے لیے صرف اس فرق کی بنا پر جو عارضی اور مقامی مقدمہ اس میں  
 کیا جاتا ہے، دعویٰ کے خلاف فیصلہ کیا نہیں گیا ہے۔ لیکن اس وقت  
 ہول لینڈ کی تعلق یا اس کی حکومت علی پر بحث کرنا سیکار ہے۔ اور برٹش سادھ افریقہ  
 کمپنی کے مقدمہ میں جو جس آف لارڈ اس کے جوں کے جوں کے لیے کیا گیا، ایسے فیصلوں  
 کی بنا پر جن وہ علاقہ میں ٹیکس نہیں ہوتی جو مقامی حدود و اختیارات سماعت  
 کے متعلق پیش آتے ہیں۔ دیکھنا، اس میں مخصوص طور سے برٹش ص ۶۲۱  
 اس مقدمہ میں تعلق کے لیے دیا گیا ہے کہ انگلستان کی عدالتوں کو ایسے  
 مقدمات کی سماعت کا اختیار نہیں ہے، جس میں اراضی موجود ملک غیر کے  
 نقصان کے باعث دعویٰ ہو کمپنیادی سوزمیک بنام سادھ افریقہ کمپنی (۱۸۹۲) ۱۷۱  
 ۱۷۱۔ سی۔ ۹۰۲۔ ص ۴۲۲۔ اسٹیری بنگلان وارٹس جنہوں نے جسٹس  
 فرامی اور لوپس کے فیصلہ کو منسوخ کیا تھا (۱۸۹۲) ۱۷۱۔ کیو۔ بی۔ ۲۵۸۔ اور

ایشور کی رائے کی تائید کی جنہوں نے جیٹس لانس اور رائٹ کی رائے سے

256

عدالت میں اختلاف کیا تھا

Exterritoriality

قوانین ملک سے برائے

قواعد متذکرہ بالا میں جن سے ان مقدمات کا تعین ہوتا ہے جو انگلستان کی  
عدالتوں میں سمجھ ہو سکتے ہیں، بعض قسم کے استثنیات بھی ہیں جن کو خاص طور  
سے ہمارے مضمون زیر بحث سے تعلق ہے؛ کیونکہ وہ نہ صرف قانون بین الاقوام  
کے اجزاء ہیں بلکہ وہ انہیں اصول اور انہیں حدود یا تقریباً انہیں حدود کے ساتھ  
دوسرے ممالک میں بھی تسلیم کئے جاتے ہیں؛ ان کا تعلق سلطنتوں، بادشاہوں،  
سفیروں، یا دوسرے ایسے اشخاص سے ہے جو سفارت کی خدمات پر مقرر ہوتے  
ہیں۔ انکی بنیاد سلطنتوں، حکمرانوں اور انکے نمائندہ سفراء کی خود مختاری، اور  
واقعہ اور اس ضرورت پر قائم ہے کہ جو سرکاری کام سفراء کے ذمہ کیئے جاتے ہیں  
ان کی انجام دہی میں وہ تکلیف اور تضحیت اوقات جو مقدمات کا لازمی نتیجہ ہے،  
مانع اور ہاراج نہ ہو۔ اس آزادی اور برائے میں دست اندازی عام قانون بین الاقوام  
کی سخت خلاف ورزی تصور ہوتی ہے۔ قدیم زمانہ میں ان کو ضرورت سے زیادہ  
وسعت ہو گئی تھی؛ اور اکثر ممالک میں سفارت خانے جہاں فوجداری کے طرز میں چلے  
جائے پناہ بن گئے تھے؛ اور بعض اوقات شہر کے اس حصہ کو جہاں سفارت خانے  
واقع ہوتے تھے، بڑے بڑے حقوق حاصل ہو جاتے تھے۔ اصول مفروضہ کے لحاظ  
سے جس کو عملی طور سے ان حدود سے آگے نہ بڑھا چاہئے، جس کے لئے ہر معاملہ  
میں صریح سند موجود ہو؛ ایسے مقامات اور نیز وہ مقام جہاں ملک غیر میں بادشاہ کا  
قیام ہوتا تھا، اس سفیر یا اس بادشاہ کے ملک کا ایک حکم تصور ہوتا تھا؛ اور اس  
طور سے اس ملک کے حدود سے خارج ہو جاتا تھا؛ جہاں وہ فی حقیقت واقع  
ہوتا تھا۔ اور اسی اصول مفروضہ سے انگریزی میں Exterritoriality کی  
اصطلاح ماخوذ ہے؛ جواب عام قواعد امتیازات کے تمام استثنیات کے متعلق استعمال  
ہونے لگی ہے۔

عام طور سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ جو سلطنت یا اشخاص اس قسم کے

ستثنیات میں شامل ہوتے ہیں، ان پر اگر دعویٰ ہو سکتا ہے تو اس کے لئے عدالت  
(Forum rei-gestae) کا وجود نہیں ہے اور عدالت مدعی علیہ (Forum rei)  
وہ عدالت قرار پائے گی، جو خود اس سلطنت میں یا اس شخص کے صیج ملک میں  
واقع ہوگی، لیکن برائت کے یہ ستثنیات، عدالت مقام وقوع جائدا (Forum rei)  
sitae پر حاوی نہ ہونگے، کیونکہ کسی حکومت کے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ  
اپنے ملک کی اراضی پر کسی دوسرے ملک کے تصفیہ کو نافذ کرنے پر رضامند ہوگی۔ جو  
اصول انگلستان میں قائم کئے گئے ہیں، وہ جب ذیل ہیں:-

**دفعہ ۱۹** سلطنت تھائے غیر اور ان کے حکمرانوں پر خواہ وہ شہنشاہ  
کے خطاب سے مخاطب کئے جاتے ہیں، خواہ بادشاہ، یا سردار، یا عظم، یا کسی اور  
خطاب سے، اور خواہ وہ اپنے ملک میں جہلہ یا محدوہ واقعات کام میں لائے  
ہوں:- انگلستان میں معاہدہ، یا معاملات از قسم معاہدہ، یا افعال سجا کی بسا پر  
دعویٰ نہیں ہو سکتا، البتہ یہ ممکن ہے کہ دعویٰ تعمیری میں ایک ملک غیر کے بادشاہ  
کے خاکی جہاز کے مقابلہ میں جو پوری طور سے تجارتی کام میں لگا ہوا ہو، بحر می  
کفالت کا نفاذ کیا جاسکے علیہ

257

ایک ملک غیر کے بادشاہ پر اس طور سے اور ایسے معاملہ میں جس کو اس کی شاہی  
حیثیت سے کوئی تعلق نہ ہو، دعویٰ دائر ہونے میں ممکن ہے کہ اتنا اعتراض نہ ہو، جتنا  
اس پر بحسن یا اطلاع بحسن کے اجراء میں ہو سکتا ہے علیہ

بحری کشتیوں میں ایک غیر کے جنگی جہازوں کے مقابلہ میں نہیں نافذ کیا جاسکتی۔  
مقررہ دی کاسٹیشن (۱۸۰۹ء) - جی۔ بی۔ ۲۹ - جی۔ بی۔ ۲۹ - جی۔ بی۔ ۲۹  
بچانے کے معاہدہ کے ایک مقررہ میرا برائت اس سادان پر حاوی قرار دی گئی۔

اس کتاب نے ان کی طبیعت سے یہ الفاظ تھے کہ "غالبا کفالت کا نفاذ کیا جاسکتا ہے" بطور تجدید فیصلہ بات کے  
جس میں سرکاری جہاز کی برائت میں یہ قید اضافہ ہو گیا ہے، یہ لفظ استعمال کئے گئے ہیں جو پہلے سے زیادہ تر  
مقامات میں  
اس کتاب میں پڑا ہے۔ جی۔ بی۔ ۲۹ - جی۔ بی۔ ۲۹ - جی۔ بی۔ ۲۹

جس کی نسبت ملک غیر کی حکومت کی طرف سے یہ بیان کیا گیا تھا کہ اس نے  
مقتدرہ جہاز موسوسہ کے لحاظ سے سامان مذکور کو اپنی حفاظت میں لے لیا تھا۔

مقتدرہ جہاز موسوسہ چرخہ (۱۸۷۳ء) ایل۔ آر۔ ۲۰۔ ۱۔ ۵۹۔ جی جی میں  
ہر جہاز کا دعویٰ بمقابلہ ایک جہاز کے خلاف کیا گیا تھا جو کہ تجارت کے کاروبار  
میں لگا ہوا تھا۔ جسٹس فیڈر نے یہی نتیجہ دیا کہ دعویٰ صادر کی۔ اس جہاز پر کہ خود  
کمال طور سے ادا شدہ تھے اور نہ غیر کمال طریقہ پر ادا ہو اگر وہ بادشاہ تسلیم  
ہوتے بھی تو مقتدرہ کے موجودہ حالات کے لحاظ سے وہ بری نہیں ہو سکتے

تھے جو جہاز موسوسہ پارلیمنٹ بلج کے مقتدرہ (۱۸۷۹ء) ۴۔ بی۔ ڈی۔ ۱۲۵۔  
میں جس میں ہر جہاز کا دعویٰ بمقابلہ ایک بلجیم کے سرکاری جہاز کے کیا گیا تھا  
اسی نتیجہ دیا کہ حق میں فیصلہ کیا اس بنا پر کہ اس سے کمال طور سے  
نجات ملی کام لیا جاتا تھا کہ اس کو جیٹس، بنگلے اور برٹ نے غنوغ کر دیا اور  
یہ طے کیا کہ بادشاہ بلجیم کے اس اعلان کے بعد کہ جہاز مذکور ان کے قبضہ میں  
بجائے شاہی تھا اور سلطنت کا عام جہاز تھا اس امر کے دریافت کی کوئی  
گنجائش نہیں رہی کہ اس سے فی الحقیقت کیا کام لیا جاتا تھا (۱۸۸۰)

۵۔ بی۔ ڈی۔ ۱۹۷۔ اسی تجویز میں اس خیال کو بحث کر کے غلط قرار دیا ہے  
کہ صرف جنگی جہازوں کے تمام سرکاری جہازات ملک غیر کے ہتھیار عدالتی سے  
خارج ہیں۔ اس کا اتنا ہی مقتدرہ جہاز موسوسہ (۱۹۰۶ء) بی۔ ۲۷۰۔

جنگ گورل بارنس میں کیا گیا و سلاطین سے لیکر سلاطین تک جو لڑائی یورپ میں  
جاری رہی، اس میں اس قاعدہ کی اور زیادہ توسیع ہوئی۔ جنگ مذکور کے دوران  
میں تجارتی بیڑے کا بڑا حصہ سلطنتوں نے سامان جنگ کے حمل اور نقل کیلئے  
بجائے سرکاری موقوف کر لیا تھا اور بقول لارڈ چیف جسٹس اسٹیکرڈن "تو میں دیکھنے کا  
ایک نیشن رائج ہو گیا تھا جو جہاز اس طور سے چال کئے جاتے تھے ان کے  
برائت کے ہی حقوق حاصل ہو جاتے تھے جو سرکاری جہازوں کو حاصل  
ہیں، اگرچہ ان سے بعض جنگ کا کام لیا جاتا ہو مقتدرہ پر ٹوٹا ہوا (۱۹۲۳ء)  
بی۔ ۲۰۔ ۱۰۔ ۷۰۔ لارڈ چیف جسٹس ٹیکینڈرائٹ اور اسٹیکرڈن نے جسٹس

قبل کے فیصلے کو بحال رکھا۔ امریکہ کے مشہور مانج مارشل نے رائے اس کے خلاف قائم کی مگر مقدمہ یونائیٹڈ اسٹیٹ بینک بنام ملینز بینک (۱۸۲۲) ۹- وٹین ۹۰۰ میں اس کا اقبال نہیں کیا گیا۔ تاہم ملاحظہ ہوا مقدمہ جہاز موسومہ براؤمین [۱۹۱۶]۔ پی۔ ۹۰۰- ج، ایپس جس کو ٹوہین ایڈیسی بکفورڈ اور ہنگیز نے بحال رکھا مقدمہ جہاز موسومہ مسیکونا [۱۹۱۶] ۳۲- ٹی ایل۔ آر۔ ۵۱۹- ج، ایوہن ڈومقدمہ انٹی روڈورا [۱۹۱۹] پی۔ ۱۰۵- ج، ہل ڈومقدمہ گھاگرا [۱۹۱۹] پی۔ ۵۰۹- ج، ہل ڈو

جن جہازوں کو کوئی سلطنت تہی سرکار ترقی کر لیتی ہے وہ اس ترقی کے تمام تک قید وغیرہ سے آزاد رہتے ہیں مگر کارروائی نیسی ٹائیکس مقابلہ میں طاری رہتی ہے تاکہ ترقی کے ختم ہوتے ہی فیصلہ کا نفاذ کیا جاسکے۔ مقدمہ جہاز موسومہ براؤمین (امریکی آئین ملاحظہ ہوا مقدمہ جہاز تروائی نیسی صفحہ ۲۷) ۲۷

جو حقوق سرکاری جہازوں کو حاصل ہیں ان کا، ایسے جہازوں سے متعلق کرنا جو سلطنت اپنے تجارتی کاروبار کے لئے استعمال کرے، اصولاً صحیح نہیں تصور ہو سکتا اور یہ امر قابل محسوسا نا ہے کہ جنگ عظیم کے ختم ہوجانے کے بعد جو معاہدات ہوئے ان میں ایک فقرہ اس مضمون کا شریک کر دیا گیا ہے کہ اگر وہ سلطنتیں جو مل ازیں دشمن شمار ہوتی تھیں، بین الاقوامی تجارت میں شریک ہونگی تو ان کو وہ حقوق اور رعایتیں اور برائتیں نہیں دیا جائیں گی جو بادشاہ کی سیادت مخصوص ہیں، دیکھو فقرہ ۲۸۱ معاہدہ وارسیلہ فقرہ ۲۹ معاہدہ وینرس (ملاحظہ توہین قیاس یہی ہے کہ بین الاقوامی عدالت کی رائے یہی قرار پائے گی کہ یہی تو اس متحدین کے ان جہازوں سے بھی متعلق کئے جائیں جو تجارتی کاروبار میں مصروف ہوں اور یہ فقرات اس میں بھی توہین قاعدہ کی تہیہ نہیں کر بات کا حق صرف سرکاری جہازوں تک محدود رہ گیا۔ عیلت، ملک غیر کے بادشاہ یا حکومت کے اعتبارات کی نوعیت اور حدود کی نسبت تجویز کی مجاز ہے مقدمہ مکمل بنام سلطان جوہر [۱۸۹۴] ۱۰ کیو۔ بی۔ ۴۹۰ متذکرہ زیر دفعہ ۱۲ ڈومقدمہ فوسٹر بنام



گلوبل سٹیکٹ لیٹڈ (۱۹۰۰ء) - ۱۱۔ جنوری ۱۹۱۱ء - بی۔ فارول ٹیوسی جدید حکومت  
ریاست یا بادشاہ کے ایک مرتب تسلیم کر لئے جانے سے اس میں قطعیت  
نہیں پیدا ہو جاتی بلکہ اس کے وہ کیا نام کا رضی ہو لیکن جب اس کی تصدیق کر  
انگریزی سے ہو جائے تو اس کا تسلیم کر اعدالت پر لازم ہو جاتا ہے اور اس کی  
ضرورت نہیں رہتی کہ وہ مصلحت مذکور کے سرکاری اکیڈمیوں یا حکومت یا  
بادشاہ کے طرز حکومت پر خود غور کرے۔ متحدہ گھانا - ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۱ء  
(امریکی) ہونٹ کا ٹنٹا تمہیل کے ایجنٹ سے اسی آویل نہیں کیا جاسکتی جس کی  
بنا پر مصلحت انگریزی کی کسی نوآبادی کی حکومت پر انگلستان میں اثر  
ہونے کے۔ متحدہ مالاوین نام گورنر گورنمنٹ نیو ڈیلینڈ (۱۹۰۶ء) - ۱۱۔ اپریل  
ڈی۔ ۵۶۳ - بی۔ جیمس سٹینٹل ویکلیٹو

جو چھوٹے ٹنٹا کی گورنمنٹ کا ملکہ کہہ وہ اس متحدہ کے لئے مصلحت  
(انگلستان) کا جہاز متعور ہو گا۔ متحدہ رنگ نام ایس۔ ایس۔ اسکاٹیا  
(۱۹۰۳ء) - ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۶ء - بی۔ جیمس سٹینٹل ویکلیٹو - ڈی۔ جیمس  
لیٹڈ - ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۶ء

جہد و نشان کا ایک غریبی غور و نظر اطلاق ہے۔ متحدہ میں شریک دلی ملین  
ہو گیا۔ ایشیہ نام شریہ گائیگوار ڈیوہ (۱۹۱۲ء) - ۱۱۔ اپریل ۱۹۱۲ء - بی۔ جیمس سٹینٹل ویکلیٹو

۱۹۔ الف (۱) سرکاری جہاز نوئی عدم گرفتاری کا جو اصول ہے اور اس وقت متعلق نہیں ہوتا  
جہاں جہاز سرکاری کام سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور جو کاروائی اس کے خلاف ایسے زمانہ کے کسی فعل کے متعلق  
ہو رہی ہو جہاں وہ سرکاری کام میں تھا اور اس کی تیسل اس ہو جاتی ہے۔

ایک جہاز کے دستہ کے جہاز کے کہ میں تھا اور دوسرے جہاز سے لایا گیا اس تعداد کے  
بعد جہاز کو ایک غازی شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا گیا۔ قرار پایا کہ مالک مذکور جس کے جہاز سے  
فروختہ شدہ جہاز لڑ لیا تھا، مجاز ہے کہ وہ جہاز مذکور کے معاملہ میں بحری حق کفالت کی تحصیل  
کرائے جہاز دوسرے ترونی۔ ڈیویوین (۱۹۲۱ء) - ۱۱۔ اپریل ۱۹۲۱ء - بی۔ جیمس سٹینٹل ویکلیٹو

انگریزی عدالتوں میں مالک غیر کے سرکاری جہازوں کے معاملہ میں، جو دست  
سے انکار کیا جاتا ہے اس کی یہہ بنیاد نہیں ہے کہ جو افعال سلطنتوں کے

لازمین سے صادر ہوتے ہیں، ان سے حقوق پیدا نہیں ہوتے یا ایسی ذمہ داری عاید نہیں ہوتی، جس کے متعلق مقدمہ چل سکے، اور نہ یہ ہے کہ جو اشیاء و ملکیتیں سرکاری کام میں استعمال کرتی ہیں، وہ سرکاری کام میں آنے کی وجہ سے ان دعاوی کے رسی ہو جاتی ہیں، جو عام طور سے قابلِ سماعت عدالت ہیں، بلکہ سلطنت ملک خیر اپنے منظور کردہ مختاروں کے اذیت سے اپنے جہازوں پر ہر جہاز پر کفالت عائد کرتی ہے۔ اور اس ہر جہاز پر کفالت کی تعمیل کرائی جاسکتی ہے اور بشرطیکہ یہ عمل سلطنت ملک غیر کے کام میں بواسطہ یا بلا واسطہ ہارج و مرغم نہ ہو۔

مقدمہ جہاز تراوی (امریکہ)

**فصل ۱۹**۔ جو قاعدہ دفعہ ۱۹۰ میں درج ہے، اس سے مستثنیٰ بظاہر وہ ملک غیر کا بادشاہ ہے جو سرکار انگریزی کی رعایا بھی ہوئے مثلاً میں ڈیوک آف کمبرلینڈ ہیں اور کسے بادشاہ منتخب ہوئے۔ ایک ایسے فعل کی بابت جس کو عدالت چانسرری اور نیز ہوسس آف لارڈز نے سرکاری کام قرار دیا تھا، ان پر اس ملک میں دعویٰ دائر کرنے کی کوشش کی گئی مگر اس میں کامیابی نہیں ہوئی لارڈ لینکٹ ڈیل نے لکھا کہ میرے نزدیک بادشاہ ہیوڈز اس ملک کی عدالت میں مدعی علیہم کے زمرہ میں شریک کہئے جانے سے مستثنیٰ ہیں، یاد رہے کہ کو مستثنیٰ رکھنا چاہئے، ان افعال کی بابت جو وہ ہمیشہ بادشاہ ہیوڈز یا رئیس ہونے کے عمل میں لائیں، لیکن اس کا فائدہ کہ وہ سرکار انگریزی کی رعایا ہیں، ان پر ہر ایسے فعل کی بابت جو وہ ہمیشہ رعایا سرکار انگریزی کے عمل میں لائیں، یا عمل میں لارہے ہوں، دعویٰ دائر ہو سکتا ہے۔ مقدمہ ڈیوک آف برنوک بنام کنگ آف ہیوڈز ۱۸۴۳-۶۰۔

اس مقدمہ کے مواضع میں لارڈ برنوک نے لکھا کہ یہ امر محتاج بیان نہیں ہے کہ اگر بالفرض ملک غیر کے ایک ایسے بادشاہ کی جس نے اس ملک کی رعایا کے حقوق حاصل کر لئے ہوں (Naturalized) کوئی جائداد غیر منقولہ اس ملک میں واقع ہو، اور اس نے جائداد مذکور کے متعلق کوئی معاملہ پیشا معاہدہ بیع یا رہن کیا ہو، تو اس ملک کی عدالت نصفت اس سے معاہدہ مذکور کی تعمیل نہیں کرے گی۔ ۱۸۴۳-۶۰۔

۲۔ ایچ۔ آف۔ ایل۔ ۲۴۰۔ اور لارڈ کیمبل نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ اگر وہ (گراڈ ڈیوک)

ایک تھیک از دواجی کا ایسے وقت میں اپن ہوا جب کہ وہ اس ملک میں موجود تھا، اور جس امانت کو وہ قبول کر کے اس کا ذمہ دار ہو گیا تھا، اور جس کو وہ اس وقت صحیح طریقہ سے انجام نہیں دے رہا ہے تو ایسی حالت میں میں یہ کہنے کے لئے آمادہ نہیں ہوں کہ عدالت چانسری کو اس پر اختیار حاصل نہیں ہے۔ یہ حوالہ متذکرہ بالا صفحہ ۲۵۔ لیکن فی زمانہ امر تشریفاً محال ہے کہ ایک ملک غیر کا بادشاہ انگریزی رعایا بھی ہو، کیونکہ اگر کوئی شخص انگریزی رعایا میں سے کسی ملک غیر کی بادشاہت کو قبول کرتا ہے تو وہ برضامندی خود اس ملک کی رعایا ہونا قبول کر لیتا ہے، اور حسب دفعہ ۳ قانون قومیت انگلستان اس کی انگریزی قومیت زایل ہو جاتی ہے، اور اس ملک غیر کا کوئی بادشاہ بغیر پارلیمنٹ کے خاص ایکٹ کے ان شرائط کو پورا نہیں کر سکتا، جو اس ملک کی رعایا ہونے کے لئے لازم ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اس کو ان شرائط کے پورا کرنے کے لئے کوئی خاص وجہ تحریک نہ ہوگی، کیونکہ اگر وہ اس ملک میں جائیداد غیر منقولہ لینا چاہتا ہے تو وہ اس بحیثیت باشندہ ملک غیر کے بھی لے سکتا ہے۔ اگر ملک غیر کے کسی بادشاہ کو بذریعہ انتقال کے کوئی جائیداد انگلستان میں ملے، اور وہ اس پر قابض ہو جائے، تو یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ ایک ایسے مدعی کے حق میں جو اسی اراضی کا بہتر حق کے ساتھ و عہدہ دار ہو، فیصلہ نہیں کیا جاسکتا اور قبضہ نہیں دلایا جاسکتا، ایک انگلستان کی اراضی کا مرتبہ اپنا معمولی چارہ کار انگلستان میں اس بناء پر قائل نہیں کر سکتا کہ راہن، ایک ملک غیر کا بادشاہ ہے۔ برائت کا استثناء ایسا کہ قبل ازیں بتایا جا چکا ہے، عدالت مقام جائیداد پر حاوی نہیں ہے، اسی صورت میں غالباً عدالت وزارت امور خارجہ سے درخواست کرے گی کہ بذریعہ سفر اس کی اطلاع اس بادشاہ کو دیکھائے، اور ایسی اطلاع وہی حسب حکم ۹ بابتہ سہ ماہی قاعدہ (الف) یا (ب) بمنزلہ تعمیل سمن کے منظور ہوگی، ایسے بادشاہوں کے متعلق جو انگلستان کی اراضی پر بحیثیت انگلستانی پیدا ہوئے، رعایا یا ایسی رعایا کے جس نے ایسے حقوق بعدہ حاصل کر لئے ہوں، قابض ہوں۔ قدیم زمانہ میں خواہ کچھ کارروائی ہو، مگر فی زمانہ ظاہر ہے کہ ملک غیر کے بادشاہ کو جو ان اراضی پر بحیثیت باشندہ ملک غیر کے قابض ہو، کوئی انگریزی



پیشی دستاویز ایک ملک غیر کے بادشاہ کے نام جاری کرنا منظر کیلئے ایک مدعی علیہ کو اس مقدمہ کی جوابدہی میں تائید ملے ہو کہ موصوفہ کی طرف سے واپس ہوا تھا۔ مقدمہ رگرینٹ کو لیبیا بنام رگرینٹس چائلڈ (۱۸۳۶) ۱۔ نم۔ ۹۴۔ میں جس سچ نے ملے کیا کہ ملک غیر کی ریاست جمہوری کو عدالت چانسری میں اپنے کسی عہدہ دار کے نام سے انش وائر کرنی چاہئے کہ مدعی علیہ کے ضمن کی تعمیل اس شخص کے نام پر ہو سکے اور جس سے دعویٰ عکسی کا جواب (بجائے ضرورت) لیا جاسکے کہ بعد دیگر قاعدہ قرار پایا کہ بن ریاستہائے جمہوری حکومت انگلستان تسلیم کرتی ہے، وہ خود اپنے نام سے دعویٰ وائر کر سکتی ہیں۔ اور عدالتیں اس امر کا اطمینان کر لیں گی کہ ان سچ دستاویزات وغیرہ کے پیش کرانے جانے کا مناسب انتظام ہو گیا ہے۔

دیکھو مقدمہ پرپولونام ریاستہائے متحدہ امریکہ (۱۸۶۶) ایل۔ آر۔ ۲۔ ایل کیو ۶۵۹۔ جج ڈوڈ و مقدمہ ریاستہائے متحدہ امریکہ بنام وگنر (۱۸۶۶) ایل یار ۲۔ چانسری۔ مرفضہ ۵۸۲۔ جج ہیمپفورد۔ ٹریڈ ویکرٹس جنہوں نے جسٹس ڈوڈ کے فیصلے کو منسوخ کیا۔ ایل۔ آر۔ ۲۔ ایل کیو ۶۲۲۔ مقدمہ ریاست جمہوری لبریا بنام امپریل بینک (۱۸۶۳) ایل۔ آر۔ ۱۶۔ ایل کیو ۱۰۹۔ جج، انٹرسٹ و مقدمہ ریاست جمہوری پیرو بنام وگولن (۱۸۶۵) ایل۔ آر۔ ۲۰۔ ایل کیو ۱۲۰۔ جج، ایل ڈوڈ مقدمہ ریاست جمہوری کاسٹاریکا بنام ارلانگر (۱۸۶۵) ۱۔ چانسری ڈورزن ۱۰۱۔ جج جسٹس بلیشٹن و بلیکٹن جنہوں نے جسٹس ہنٹس کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا۔ ایک ملک غیر کی دعویٰ کرنے والی حکومت سے خیر کے بابت ضمانت لی گئی۔ مقدمہ ریاست جمہوری کاسٹاریکا بنام ارلانگر (۱۸۶۵) ۱۔ بنام ایلنڈر (۱۸۶۶) ۳۔ چانسری ڈورزن ۶۲۔ جج جسٹس میلس و بیگلے؛ جو اس بارہ میں، ہنٹس نے متفق تھے، ایک ملک غیر کے بادشاہ کی طرف سے اس ہرجہ کا دعویٰ پیش ہوا، جو جہازوں کے تصادم سے واقع ہوا تھا؛ بادشاہ کو اس ہرجہ کی بابت جمہوری علیہ کے دعویٰ عکسی سے مائد ہوا ادخال ضمانت کا حکم دیا گیا؛ کیونکہ مدعی کے جہازوں کی گرفتاری ممکن نہ تھی۔ مقدمہ جہاز

موسومہ نیوسٹیل (۱۸۸۵ء) پی۔ ڈی۔ ۲۳۰-۲۳۱ جج۔ جٹ۔ کٹن دلتہ سے:

جنہوں نے جٹس بٹ کے فیصلہ کو بحال رکھا اور  
یاد رکھو کہ ملک غیر کے بادشاہ پر بجائے خود دعویٰ نہیں ہو سکتا، ایسے عسکری دعوے کے قبول سے ناچکی  
کوئی دلیل نہیں قرار دیا جاسکتا؛ جو ایک معمولی مدعی کے مقدمہ میں قبول نہیں کیا جاسکتا تھا۔

مقدمہ ریاست جمہوری جنوبی افریقہ فرانس بلجیم کمپنی (۱۸۹۶ء) ۲۱ جالسری۔  
۴۸۶ جج، لینڈ سے لڈو۔ جٹ جنہوں نے جٹس مارٹن کے فیصلہ کو بحال  
رکھا۔ یا جس دعویٰ عسکری کا قبول کرنا نہ نفاذ رسمی کیلئے اس کے مقدمہ

میں ضرور نہیں ہے۔ فریقین حسب سابق (۱۸۹۸ء) ۱۱ جالسری ۱۹۰ جج،  
مارٹن ملک غیر کے بادشاہ کا اختیار عدالت کو تسلیم کرنا بعد دائر ہونے سے  
سکھنا چاہئے، اس کا استنباط اس کے کسی عمل قبل سے کرنا صحیح نہیں تصور

ہو سکتا۔ مقدمہ سٹیکل منام سلطان جوہر (۱۸۹۴ء) ۱ کیو۔ بی۔ ۱۲۹ جج ملوٹی  
ولاریٹس، جبکہ جس آئینہ میں اس کے لئے مذکور کیا گیا بادشاہ زریخاقت کی سلطنت کے  
جوادو قاعدہ ۱۲ کے مقاصد کیلئے؛ بادشاہ کو ضرور ہونا چاہئے اس میں صحت ۱۳۳۱ء سیریل ہندو

کے حکمران رئیسوں کا حال ہے۔ مقدمہ اسٹیم بنام اسٹیم و گائیڈ اور بڑو دہ  
(۱۹۱۲ء) پی۔ ۶۲-۶۳ دیکھو صفحہ ۲۵۸

اس کا تصفیہ عدالت سے ہو گا اگر آیا ایک ملک غیر کی حکومت جو خود اپنے  
نام سے دعویٰ کر رہی ہے؛ سرکار انگریزی کی تسلیم کر دے ہے یا نہیں؛ مقدمہ  
سٹی آف برن بنام بینک آف انگلینڈ (۱۸۰۴ء) ۹ کرس۔ ۴۴۰ جج مالڈن

کسی حکومت یا بادشاہ کے تسلیم کئے جانے کے متعلق عام طور سے دو مفروضات  
خارجہ کا صداقت نامہ کافی مقدمہ ہو گا؛ اکثر مقدمات میں جو انگلستان کی عدالتوں  
میں مشتملہ میرا کرس کی سلطنت کے نوٹیفکیشن کے مختلف ریاستوں میں

تقریباً ہو جانے کے بعد پیش ہوئے؛ عدالتوں نے ان عاجزی حکومتوں کے لئے  
شاہی حقوق تسلیم کر لئے ہیں؛ باوجود عاجزی ہوئی کہ وزارت خارجہ سے  
ان کی حیثیت تسلیم کر لی گئی تھی۔ اسی بنا پر مقدمہ جہاز موسومہ گھراگرا میں عدالت

نے جہاز مذکور چوس کی ملک کی آسٹریلیا کی توہمی کونسل دعویٰ اٹھی؛ کسی قسم کا

اختیار رکھنے سے انکار کر دیا۔ سلطنت کے ایک نمائندہ کے اس بیان پر، حکومت نے اس کی حکومت نے۔ فی الحال عارضی طور سے، اور یہ نقطہ تمام آئندہ حق کارروائی کے لئے۔ آئینہ بین الاقوامی کوئی کونسل کو ذاتی خود مختار مجلس تسلیم کر لیا ہے۔  
 یہ طرح مقدمہ ۱۸۷۱ء۔ ۱۸۷۲ء کو تھریڈنگ جیمس لیگور ویمینی (۱۹۲۱ء) کے بمبئی ۵۶، ۵۷، ۵۸ کی عدالت مراغہ نے یہ طے کیا کہ اس کو لکھنؤ کی اس ذخیروہ پر جو انگلستان میں موجود تھا اور جس کی قیمت برسوں کی سوئٹ گورنمنٹ دعوہ یا داری تھی، کوئی اختیار نہیں ہے۔ دفتر وزارت خارجہ نے جو صداقت نامہ دیا تھا، اس کا مضمون یہ تھا کہ سوئٹ گورنمنٹ کے متعلق تسلیم کر لیا گیا ہے کہ وہ ملک روس میں شاہی اختیارات پر قابض ہے۔ جس پر اس نے فیصلہ کیا کہ خلاف کیا تھا کہ جو جب یہ مقدمہ لائے گئے تھے اس وقت تک، سوئٹ گورنمنٹ تسلیم نہیں کی تھی کہ اس پر اس نے فیصلہ کیا کہ اگر کوئی حکومت یا بادشاہ، سلطنت انگلستان سے نہیں تسلیم کیا جاتا تو اس ملک کی عدالتیں بھی اس کو تسلیم کر سکتی ہیں، اور نہ ان کو تسلیم کرنا چاہئے۔  
 جو یہ مقدمہ رک کی ابتدائی سماعت اور مراغہ کے پیش ہونے میں گزرے، ان میں ایک تجارتی معاہدہ، سرکار انگریزی اور سوئٹ گورنمنٹ میں ہو گیا تھا جس سے اس گورنمنٹ کا تسلیم کیا جانا متبطل ہوتا تھا اور یہی بہت بڑی تجارتی تضحائی کا باعث ہوا تھا۔

ضابطہ کے مسائل کو چھوڑ کر اب ہم اس امر پر غور متوجہ ہوتے ہیں کہ سلطنتیں ملک خیر یا اس کے بادشاہوں پر جو انگلستان میں دعویٰ کریں، لازم گردانا گیا ہے کہ وہ ان معاملات میں جو مقدمہ میں زیر بحث ہوں، مدعی علیہ کی جواہر کی پوری وقعت اور اس کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کریں، جیسا کہ مقدمہ ذیل سے ظاہر ہو گا: مقدمہ ربر استہائے امریکہ بنام بریو (۱۸۷۵ء) ایچ ڈی ۵۹ ج ۵۹ کو مقدمہ ربر استہائے متحدہ امریکہ بنام کرائی (۱۸۷۶ء) ایل۔ آر۔ ۱، ایلکچو، ۳۶ ج ۵۹ میں کو جی۔ جیمس فورڈ نے غور کیا تھا۔ ایل۔ آر۔ ۳۳ چٹسری برانڈ، ۹۷ ایلکچو گورنمنٹ کو دوسری گورنمنٹ کی تصادم اور ان میں ہونے والے غلط فہمی کے ان تمام خدشات کی وقعت کوئی چاہئے،

جسابق گورنمنٹ کے مقابلہ میں پیش ہو سکتے تھے۔ مقدمہ ریاست جمہوریہ  
پرو بنام ڈرافٹس (۱۸۸۸) ۳۸ چانسی ڈویژن۔ ۳۴۸-۳۴۹، جج، آگے ہو  
لیکن ایک فاتح گورنمنٹ مفتوہ گورنمنٹ کے مطالبہ جات کی ذمہ داری نہیں  
ہو سکتی۔ مقدمہ ولیمٹ رینڈ گولڈ اینڈ اینک کمپنی بنام سرکار [۱۹۰۵] ۱  
۲- کے۔ بی۔ ۳۹۱ اگر کسی حکومت غیر کے وزیر سے کوئی معاہدہ ہوا ہو تو  
اس کا جانشین عہدہ دار اسکی بنا پر دعویٰ کر سکتا ہے بشرطیکہ معاہدہ کے  
ظاہری مضمون میں ہوں۔ مقدمہ ڈیکوڈ بنام کلایڈ بینک انجینئرنگ و شپ اینڈ اینک  
کمپنی [۱۹۰۲] ۱- کے۔ بی۔ ۵۲۴، جج، ہالسبری، نیگٹائن برائین۔ رابرٹسن۔  
ولنٹے۔ ترقیقین سابق [۱۹۰۵] ۱- کے۔ بی۔ ۶

اگر ملک غیر کی حکومت یا شخص جو کہ حق برائت کا مستحق ہے اپنے  
مقدمہ میں آخری فیصلہ حاصل کر چکا ہے تو برائے وقت نہ اس کو یہ حق نہ ہو گا،  
کہ وہ کوئی جہانگاہ مقدمہ اسکی بنا پر دائر کرے۔ مقدمہ اسٹورس بنام ریاست  
جمہوریہ کانسٹانٹینا (۱۸۸۰) ۲۹- ڈیکوڈ۔ آر۔ ۱۲۵-۱۲۶، جج، ہوبس۔ کوٹس۔  
شخص جس نے لکھا ہے کہ اگر مقدمہ فیصلہ کے بعد کوئی اور ایسا پیدا ہو جائے،  
یا علم میں آئے جسکی بنا پر دعویٰ کی ڈگری کا نفاذ قرین انصاف نہ ہو تو میری  
رائے میں دعویٰ علیٰ کیلئے صحیح رہا۔ مقدمہ ہی ہو گا کہ وہ بجائے جدید مقدمہ کے  
ایسی کارروائی میں ان اختیارات کو کام میں لانے کی درخواست کرے جو  
ہر عدالت خود اپنے فیصلوں کی نسبت ہمیشہ کام میں لاتی رہے اور مقدمہ  
میں ڈگری مذکور کے متوی رکھے جانے کی اس بنا پر درخواست کرے کہ اس پر  
عمل آدمی قرین انصاف ہوگی۔

گورنمنٹ جاپان بھوکہ انگلستان کے سفارت خانہ کی عدالت میں مدعی  
ایسر جمہور نہیں کیا سختی کو وہ ہیکسی دعویٰ کی سماعت کے اختیارات کو بھی  
نقل کرے اگرچہ وہی واقعات بھوکس مقدمہ کے دائرہ کے ماتے کی بنیاد  
بتائے جاتے ہیں، اسکی دعویٰ کے مقابلہ میں بطور جوابدہی کے نہیں ہو سکتے  
ہوں۔ چوکہ عدالت کے اختیارات محدود ہیں، اسلئے اگر جاپان کے کسی بھولی



شخص کی طرف سے بھی دعویٰ ہوتا، تب بھی نتیجہ واحد ہوتا۔ مقدمہ شاہی گورنٹ جاپان بنام مانی وار۔ اکیمر نو یجیشن نمپنی [۱۸۹۵] ای۔سی۔سی۔ ۱۲۴  
رجسٹرڈ۔ وائٹن۔ ہوت۔ اوس میلٹائن۔ مشینڈ۔ ڈوئی۔ وکوچ ڈ  
۱۹۳۔ جو قاعدہ ۱۹ میں قائم کیا گیا ہے، اس کے متعلق ایک اصول کا بیان کیا جانا ضرور ہے جس کو لازماً تسلیل کے ان الفاظ سے شروع کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، جو انھوں نے عدالت چانسی کے متعلق کہے تھے۔ اکثر ایسے مقدمات پیش ہوئے ہیں جن میں عدالت ہذا کو ایسی نہیں تقصیر کرنی پڑی ہیں، جن کا تعلق کسی ملک غیر کی حکومت یا بادشاہ سے تھا، ایسی رقوم کی صحیح تفہیم کے لئے یہ امر مناسب اور قرین مصلحت سمجھا گیا کہ وہ حکومت یا بادشاہ بھی ان فریق مقدمہ بنایا جائے، اس ترکیب سے مقدمہ ترتیب منسب یقین سے نجات دے سکتے تو مکمل ہو جاتا ہے لیکن جو ملک غیر کی حکومت یا بادشاہ اس قسم کے مقدمات میں زمرہ مدعی علیہم میں شریک کر لیا جاتا ہے اس کا یہ اثر نہیں ہے کہ ایسی حکومت یا بادشاہ کو مجبور کیا جائے یا مجبور کرنے کی کوشش کی جائے، اگر وہ معمولی کارروائی مقدمہ میں شریک ہو کر فیصلہ کی تسلیل کرے، بلکہ اس کا منشاء یہ ہے کہ اس بادشاہ کو اس امر کا غور دیا جائے کہ اگر وہ چاہے تو مقدمہ میں شریک ہو کر اپنا دعویٰ یا حق اجاڑ دے یا بحث میں ثابت کرے۔ اگر وہ دعویٰ میں شریک ہو گیا، تو گویا اس معاملہ میں اس نے عدالت ہذا کے اختیار کو تسلیم کر لیا، اور اگر اس نے شرکت مقدمہ سے انکار کر دیا تو پھر غالباً اس کو اسی حق کی نسبت کسی دوسری شکل میں دعویٰ کر لیا، حق باقی نہ رہے گا۔ ایسا ہی عمل اس صورت میں ہو گا، جب کہ اس ملک میں کسی مدعی علیہ سے ایسی کارروائی کے متعلق جواب لیا جاتا ہو جو اس نے ملک غیر کے بادشاہ کے گزشتہ (ایجنٹ) کی حیثیت سے کی ہو۔ مقدمہ کی تسلیل ان فریقین کے لحاظ سے اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ بادشاہ یا شاہ طریقہ سے زمرہ مدعی علیہم میں شریک نہ کر لیا جائے اور اس کو زمرہ مدعی علیہم میں شریک کر لینے سے خود اس کو اپنی برائت کے لئے جوابدہی کا موقعہ ملتا ہے، لہذا اس کے اہل جوابدہی کا گزشتہ کے ساتھ میں رہے۔ اور اس طور سے اگر وہ چاہے شریک مقدمہ

ہو سکتا ہے؛ اگر اس نے شرکت سے انکار کیا تو جو فیصلہ اس کے گماشتہ کے خلاف ہوگا، اس کا غالباً نو ذمہ دار قرار پائے گا۔ مقدمہ ڈیوک آف برنس وک بنام شاہ جنوریور ۱۸۴۲ء - ۶ - یو - ۲۹۔

یہ اصول جس حد تک صحیح ہے، اب (جگائے جانسی کے) سپریم کورٹ سے متعلق ہوگا۔ اس کا جز اول یقینی طور سے صحیح ہے جس کا تعلق ان رقوم سے ہے، جو عدالت کو تقسیم کرنی پڑیں۔ دوسرا جز جس کا تعلق ان مقدمات سے ہے جنہیں لوگوں نے ملک غیر کے بادشاہوں کی طرف سے بحیثیت گماشتہ کے کارروائی کی ہو، زیادہ تر محتاط طریقہ سے بیان کیا جانا چاہئے تھا؛ اگر مدعی یہ ثابت کر سکتا ہے کہ اس جائداد کی نوعیت یا اس رقم یا شے کے ارتحان کے لحاظ سے جو گماشتہ کے اہتمام میں اس ملک میں ہے اس کو کوئی حق حاصل ہے، تو یہ معاملہ اسی اصول کے تحت اور انہیں مقدمات میں آجاتا ہے جن میں عدالت کو رستم تقسیم کرنی پڑتی ہے؛ کیونکہ فی الحقیقت ایک رقم عدالت کے حدود ارضی میں موجود ہوتی ہے اور اس کے متعلق عدالت اصد و فیصلہ اور اس کی تعمیل کرانے سے انکار نہیں کر سکتی اس سے انکار کرنا ایسا ہی خلاف انصاف ہوگا جس طرح عدالت اس ارضی کے حوالہ کرنے سے انکار کرے جس کی نسبت کسی شخص نے اپنا بہتر حق قبضہ یا حتی سقوط انفکاک رہن بمقابلہ ملک غیر کے بادشاہ کے ثابت کر دیا ہو۔ ان اختیارات کے استعمال کی تائید میں ایک مزید وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ملک غیر کے بادشاہ پر ہائش کی ضرورت ہی نہیں باقی رہتی؛ کیونکہ جائداد منقولہ پر بذریعہ گماشتہ کے عدالت کی دسترس ممکن ہے؛ اور اس گماشتہ کی حفاظت بمقابلہ منسل شخص کے بذریعہ تجویز کے ہو سکتی ہے لیکن اگر مدعی کے دعویٰ کی بنیاد ایسی ذمہ داری ہے جس کا عاید ہونا ملک غیر کے بادشاہ یا مملکت پر بیان کیا جاتا ہے، اور اس کو وہ خود مملکت یا بادشاہ کے مقابلہ میں نہیں چلا سکتا تھا، تو وہ اس کو بالواسطہ گماشتہ کے ذریعہ سے بھی نہیں چلا سکتا ہے؛ اور مملکت غیر یا اس کے بادشاہ کے انکار ماضی اور عدم تسلیم سے اس کا دعویٰ باقی نہیں رہتا ہے۔

جز سے کام لینے کی کوشش کی گئی، جس کا ذکر دفعہ ۱۹۳ میں ہو چکا ہے، مگر آخر کار ان میں سے کسی مقدمہ میں بھی چارہ کار نہ حاصل ہو سکا۔ تمام مقدمات میں عدلیہ طے ہو کر ذمہ داریاں رقم یا شے زیر اہتمام گماشتہ کے ارہتان کے لحاظ سے کوئی حق ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ مقدمہ بریتہ بنام وگلین (۱۸۶۹) ایل۔ آر۔ ۸-۱۱ می کیو۔ ۱۹۸-۱۰، ج ۲، رول ۲۰ مقدمہ لاریور بنام ارگن جس کا فیصلہ جسٹس مائسٹس نے بحق مدعی کیا اور مرافعہ میں جسٹس ہڈرے نے تائیدی نتیجہ صادر کی۔ (۱۸۷۲) ایل۔ آر۔ ۷-۱۱ می وائی۔ ۱-۷۲۳۔ مفصلہ کی ریسٹ۔ اوپینین جیمس فورڈ اور مقدمہ ٹیکلیس بنام ڈیوفس۔ (۱۸۷۷) ۵-۱۱ چانسرری ویرا ۹۰۵-۱۱، ج ۱، آل جس کی تائید جسٹس فٹیل اور جسٹس نے کی ۲۰ مقدمہ رگیٹ اسٹون بنام مسرور بی (۱۸۶۲) ۱-۱۱ ایچ۔ ایم۔ ۴۹۵-۱۱، ج ۲، رول میں مدعیوں نے بنک آف انگلینڈ پر جس کے پاس رقم شہر طاجح کر اور کچی تھی ایک درمیانی حکم حاصل کیا لیکن اس سے زیادہ مقدمہ کا پتہ نہیں چلتا کہ مقدمہ رگیٹ اسٹون بنام عثمانیہ بنک (۱۸۶۳) ۱-۱۱ ایچ۔ ایم۔ ۵۰۵-۱۱، ج ۲، رول میں مدعیوں نے اس رقم یا شے پر اکتفا نہیں کیا، جو انگلستان میں موجود تھی، بلکہ عثمانیہ بنک کو برطانیہ میں ان حقوق کے اہتمام سے باز رکھنے کی کوشش کی، جو اس کو سلطان ترک کے حکم سے ملے تھے اور جس کو مدعیان اپنے حقوق کی خلاف ورزی تصور کرتے تھے۔ اگر وہ سرکار انگریزی کی پارلیمنٹ کی کسی کارروائی کے متعلق بھی اسی قسم کی شکایت کرتے تو اس کا نتیجہ بھی یہی ہوتا جیسا کہ جج نے بتایا ہے مقدمہ اسٹراس برگ بنام ریاست جمہوری کاٹاریکا (۱۸۸۰) ۲۹ ڈبلیو۔ آر۔ ۱۲۵-۱۱، ج ۲، رول ۲۰ جسٹس نے لارڈ لینکلڈ کی اس مہل کا اعادہ کیا، جو ان وقوم کے متعلق ہے، جو حدود عدالت کے اندر رہنے والے تھے، ہاتھ میں ہو کر اس سے زیادہ ۲۰

مقدمہ ویلیا سیور بنام کرب (۱۸۷۸) ۹-۱۱ چانسرری ویرا ۳۵۱-۱۱، ج ۲، رول ۲۰ جسٹس نے تائید جمیس۔ برٹ وکائن نے کی ایک ملک غیسہ کے بادشاہ کو، کہ جس کے گروں کو باہر جانے کی اجازت دیجی، اگرچہ مدعیوں کی استدعا

یہ بھی کہ وہ اس بنا پر ضائع کر دیئے جائیں کہ بادشاہ مذکور کے گماشتہ نے ان کے ٹینٹ کی غلات درزی کی تھی۔

**دفعہ ۱۹۴** ”تمام ایسے سمن اور اطلاع نامے جو اس کے بعد تعمیل ہوں، یا ان کے متعلق کارروائی کی جائے۔ اور انکی بنا پر۔ کسی ایسی ملکیت غیر یا وہاں کے افراد کا۔ کوئی سفیر یا وزیر (Minister)۔ جبکہ ایسا حق دیا گیا ہو اور اس کو ملکہ منظمہ، ان کے ورثا، یا جانشینوں نے تسلیم کر لیا ہو یا اسے سفیر یا وزیر کا۔ کوئی خانگی شخص یا خانگی ملازم۔ گرفتار یا قید کیا گیا ہو یا اسے اٹکا لیا۔ سامان یا اسباب خانگی، قرق یا ضبط کیا گیا ہو۔ وہ سب اس مقصد استناد اور تعبیر کیلئے باطل اور کالعدم تصور ہونگے۔“ اسٹاٹوٹ آف این۔ فصل ۱۲ دفعہ ۳۔

”لیکن یہ شرط پیش نظر رہنی چاہئے کہ کوئی سوداگر یا تاجر۔ جو ان قوانین کی تعریف میں داخل ہوتا ہے جو اشخاص دیواریہ کے متعلق جاری ہوں، کسی سفیر یا وزیر کی خدمت میں داخل رہنے یا داخل ہو جانے کی بنا پر اس ایکٹ سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانے کا مجاز نہ ہوگا۔“ حوالہ حسب سابق دفعہ ۵۔

اس قانون کے نفاذ کی وجہ یہ تھی کہ ایک عمومی شخص نے تھوڑے سے نوٹوں کی گلائی سے اُتر کر قید کر دیا تھا۔ اس کی دفعہ ۳۔ مندرجہ بالا کے متعلق ہمیشہ یہ سمجھا گیا کہ وہ صرف غیر موضوع قانون کا اعادہ ہے، البتہ سفیر یا وزیر کو اس سے زیادہ برائت حاصل ہے، جتنی اس دفعہ سے بظاہر معلوم ہوتی ہے۔ نہ صرف ان کی ذات، قید سے مستثنیٰ، اور ان کا سامان اور اسباب ترقی سے محفوظ ہے، بلکہ ان پر مطلق دعویٰ ہی نہیں ہو سکتا۔ اس غرض سے بھی نہیں کہ اس وقت فیصلہ حاصل نہ کیا جائے اور تعمیل، ایسے وقت کوئی جائے جب کہ وہ اس برائت کے مستحق نہ رہیں۔

سیکڑا ایسا اسٹیٹ منسٹر کبھی بنام مارٹن (۱۹۵۹ء)۔ ای۔ ای۔

۹۴۔ جج گھیل۔ ڈیٹن۔ آئل۔ کراٹین، یہ حق طلب شدہ سفارت سے

بھی متعلق رہتا ہے جو ملک میں ۱۲۔ پنے سہ کار می کار و بار کو ختم کرنے کیلئے

چند روز تمام کریں جو جب کہ ایک سابق وزیر اپنا کام ختم کرنے کے بعد بھی نااہل

غائب رہا تو یہ طے ہوا کہ اس کے حق کے باقی رہنے کے متعلق کوئی سوال قابل

تصنیف نہیں ہے، مقدمہ سوارز بنام سوارز (۱۹۱۸)۔ چانسیری ۱۷۶۔  
سی۔ ۱۷۶، سٹیفن آڈیسی۔ ڈاکٹر و اسٹرکٹ (لارڈ چیف جسٹس) جیساد  
کا آغاز اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ سابق سفیر کا دل طر  
سے تھیل (سمن) نہ ہو جائے؛ اور اس قانون کا کوئی اثر اس اختیار پر نہیں پڑتا جو  
بیرون حدود جیل کے متعلق مائل ہے، مقدمہ سوارز کے نام گذاران  
(۱۸۹۴) کیو۔ بی۔ ۳۵۲۔ جج، اے۔ یل۔ آخرتہ دو فیصلہ کن امور نے  
رائٹ اور آٹس کے فیصلہ کو بحال رکھا جو

نہ وہ بحیثیت اپنے بادشاہ یا ملک کے قائم مقام کے مدعی علیہ بنایا جاسکتا  
ہے، اس غرض سے کہ اس کو حاضر عدالت ہو کر اپنے بادشاہ یا ملک کے حقوق  
کی حفاظت کا موقع ملے، جبکہ ان کا تصنیف لارڈ لینڈ ڈیل کے اصول متذکرہ  
دفعہ ۱۹۳ کے مطابق کیا جاتا ہو۔

مقدمہ کلینڈ اسٹون نام سرورے (۱۸۶۲) ایچ ڈی۔ ۴۹۵۔ جج، ڈوڈ  
اور نہ اس حالت میں کہ ملک غیر کا بادشاہ یا ملک کسی ایسے مقدمہ میں جس کا  
ذکر اور ہوا، مدعی علیہ بنائی گئی ہو، سمن کی تھیل سفیر یا وزیر پر، اس غرض سے ہو گئی ہے  
کہ اس نئی اطلاع سے بادشاہ یا ملک کو سوجائے۔  
مقدمہ سٹوارٹ نام بنک آف انگلینڈ (۱۸۶۶) ڈبلیو۔ این بیفون ۲۶۳۔

جج، تھیل

اگر سفیر یا وزیر نے عدالت کے اختیار کو تسلیم کر لیا ہے، اور اس کا موقع  
باقی نہیں رہا کہ وہ مقدمہ سے اپنا نام خارج کرانے یا اپنے مقابلہ میں کارروائی  
کے لیے کسی رکھے جانے کی درخواست کر سکے، خصوصاً ایسی حالت میں کہ اس پر بشمول  
دوسرے اشخاص کے دعویٰ چل رہا ہو؛ تاہم جب تک وہ اس عہدے پر قائم ہے فیصلہ  
کی تھیل میں اس قانون کا محسوس ظاہر رکھا جائیگا (یعنی اس کے مقابلہ میں فیصلہ کی  
تھیل نہ ہو گئی گی)۔

مقدمہ ٹیلر نام بیٹ (۱۸۵۴) سی۔ بی۔ ۴۸۷۔ جج، جرسٹن لڈ  
مقدمہ سوارز بنام سوارز (میسر) (۱۹۱۸) چانسیری ۱۷۶۔ جج، آڈیسی

لیکن اگر اس نے بصراحت اپنے حقوق سفارت سے دست برداری کر کے  
عدالت کے اختیارات کو تسلیم کر لیا ہے تو بعد ختم زمانہ سفارت اس پر فیصلہ کی  
تعمیل ہو سکے گی، اگرچہ وہ اس وقت تعمیل کے متعلق ہر بنائے اپنی خدمت  
کے بعد ذکر ہے۔ مقدمہ سوارز بنام سوارز نمبر ۲ (۱۹۱۸ء)۔ چانسرری۔

۱۷۶۔ سی۔ اے۔ جج اسٹونمن ایڈمی دارنگٹن۔ لارڈ چیف جسٹس اسکرٹنٹن

اس حق برائت سے سفیر اپنی گورنمنٹ یا بادشاہ یا عہدہ دار بالادست کی  
رضامندی سے دست بردار ہو سکتے ہیں، اور جب کوئی سفیر بصراحت اپنے حق سے  
دست بردار ہو گا تو یہ فرض کر لیا جائیگا کہ اس نے ایسی رضامندی حاصل کر لی ہے،  
کیونکہ خود بادشاہ سے یہ درخواست نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنے بقولہ گماشتہ کے  
فصل کی منظوری دے لے لیکن دست برداری صریح اور صاف ہونی چاہئے۔  
مقدمہ ریلوے یا سپلو رشین منڈیکٹ (۱۹۱۲ء)۔ چانسرری ۱۳۹۔

جج۔ ایسٹ بری پٹ

قانون میں جن ملازمین کا ذکر ہے، اور انکی نسبت جو فیصلے ہوئے ہیں ان کا  
احول مفصلہ ذیل انتخابات سے ظاہر ہو گا۔

”خانگی ملازم قرار دئے جانے کے لئے یہ ظاہر ہونا لازم نہیں ہے کہ وہ  
اسی مکان میں رہتا ہے۔ اگر تم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ شخص مذکور گرجا میں  
مناجات خواں اور اسی حالت میں ہے کہ جویریہ کے سفیر کو سفارت خانہ  
کی گرجا میں عبادت کیلئے اس کو دقتاً وقتاً بلانے کی ضرورت پڑتی ہے، تو  
میرے نزدیک اس بناء پر وہ ایک درجہ تک ملازمین خانگی میں شمار کئے  
جانے کا حق رکھتا ہے۔ جج، تیلی: بمقدمہ شر بنام بگز (۱۸۳۲ء)  
۱۔ سی۔ ایم۔ ۱۱۷ صفحہ ۲۴۴ جسٹس بولٹ نے بھی تقریباً ہی رائے دی،  
اور اس میں اس مقدمہ اضافہ کیا ہو یقیناً جسٹس تیلی کا بھی منشا تھا: اگر اگر ایسا  
شخص گرجا میں حاضر رہتا ہے یہ معاملہ سابق صفحہ ۱۲۷ اگرچہ وہ یہ کہتے ہیں کہ  
ہر وقت طلب کیا جاسکتا ہے، مگر یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ اس کو فی الحقیقت کسی  
سفیر نے کسی عبادت میں شریک ہونے کیلئے طلب بھی کیا تھا ایسٹ تیلی:

بمقدور شہر بنام گریز (۱۸۳۳) ۲- سی۔ ایم۔ ۲۴۰ صفحہ ۲۴۲ بمقدور پوٹیر  
بنام کروڈا (۱۸۴۹) ۱- ڈبلیو۔ بی۔ یل۔ ۴۸۸ میں و سارٹوینیا کے سفیر کی سفینہ  
خدمت غیر ثابت قسرا پانی کو

ممکن ہے کہ لازم علیہ اور مناسب مکان میں قیام کرے، اس کا جو  
سامان اس مکان میں ہو گا وہ محفوظ تصور ہو گا لیکن اگر اس نے کوئی عام  
قیام گاہ قائم کر رکھا ہے تو اس کا جو سامان ہو اسے پایا جائے گا وہ غریب کے  
کمپنس کے مطالبہ میں تفرق ہو سکے گا۔ مقدور ناویو بنام ٹوگڈ (۱۸۲۲)

۱۔ بی۔ وی۔ ۵۴۵ ج۔ ۵، اینج، ایسٹ۔ سیلی۔ ہورائیڈ ٹو  
قانون میں، الفاظ خانگی شخص اور خانگی لازم میں فرق کیا گیا ہے۔ خانگی شخص سے سفیر  
یا وزیر کے خاندان اور اس کے عملہ کے لوگ مراد ہیں۔ عام قانون بین الاقوام کے  
مقنین کا ایک اصول یہ ہے، اگرچہ اس کے استعمال کا، تاہم انگلستان میں کوئی  
موقعہ پیش نہیں آیا کہ جو حق برائے ممبران خاندان اور لازمین کو دیا گیا ہے، وہ وہ فی حقیقت  
سفیر یا وزیر کا حق ہے، جو ان سے اس حق کے سلب کر لینے کا مجاز ہے، اگر اہل حالت  
میں ہو، وہ لوگ خود اس کے مقرر کردہ ہوں، نہ کہ اس کے بادشاہ یا مملکت کے۔  
مگر وہ لوگ خود ان حقوق سے دست برداری نہیں کر سکتے، جس کا قطعی ہلاکت کی  
دقت اور اس کے کاروبار کی آسانی سے ہے۔

یہ حق مقنن اور انجمنوں سے بھی متعلق ہے۔ مقدور کمپنس بنام  
ڈی رووبک (۱۸۸۹) ۲- قی۔ آر۔ ۹- بیج کلینان۔ اشہرٹ و کرپس بمقدور  
کمپنس بنام پوٹر (۱۸۸۵) ۱۶- کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۵۲۰ اینج ہیتھ۔ برٹسٹرمل

جس صورت میں سفیر و وزیر یا سفارت خانہ یا وزارت کا کوئی رکن، اسی  
ملک کی رعایا ہو، جہاں وہ مقینین کیا گیا ہے، تو اس کو بھی برائے اس کے تمام حقوق  
حامل رہیں گے، اگر اس ملک کی حکومت نے جہاں وہ شخص مقینین کیا گیا ہے، اس کی  
تینسانی کے وقت ہی، بصراحت اس کے دینے سے انکار نہ کر دیا ہو۔

مقدور میکاریٹے گارٹ (۱۸۹۰) ۴- کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۲۶۸- بیج  
میتھوا ایک انگریزی رعایا جس نے سفارتخانہ میں ملازمت اس غرض سے اختیار





# فصل پایزدہم

(TORTS) افعال ناجائز قابل ہرجہ

اگر کسی ایسے فعل کے متعلق جس کا عمل یا ترک ناجائز تصور ہوتا ہے، ہرجہ کا دعویٰ کیا جاتا ہے تو اس قانون کے انتخاب میں جس سے اس کا تصفیہ کیا جائے گا، فریقین کے کسی ملک کے قانون کے تسلیم کرنے یا نہ کرنے کا سوال مطلق پیش نہیں آتا، جو ان مقدمات میں پیش آتا ہے، جو معاہدات پر مبنی ہوتے ہیں؛ کیونکہ اس صورت میں ایسے معاملہ کا وجود ہی نہیں ہوتا جس پر فریقین متفق ہوتے ہوں۔ معاہدات میں ہر کچھ واضح ہوتا ہے، اس کا ابتلاع اور نقل کر کے، یہ بحث کیجاتی ہے، کہ دعویٰ علیہ نے، اس ملک کے قانون کو تسلیم کر لیا ہے، جس میں وہ اپنے عمل یا اس کے ترک سے، اس فعل یا اس کے ترک کا شائبہ ہے۔ یا اگر وہ اس ملک کا رہنے والا نہیں ہے۔ اس سے اس ملک کے داخل ہونے کی بناء پر وہاں کے قانون کو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن یہ استدلال حد سے بڑھا ہوا ہے؛ کیونکہ اگر ہر ایسا امر اس ملک کے مخصوص قوانین سے متعلق کر دیا جائے، جہاں وہ واقعہ ہوا تو شخصی قانون بین الاقوام کی جڑ ہی کٹ جاتی ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ کسی ملک میں داخل ہوئے یا وہاں کسی عمل کے کرنے سے تم، اس ملک کے مخصوص قوانین کے، اسی حد تک پابند ہو جاتے ہو، جس حد تک، فن قانون میں یہ متعین کر دیا گیا ہے کہ فلاں مقدمہ کا تصفیہ فلاں قانون کی رو سے کیا جائیگا۔ یا زیادہ تر صحت کے ساتھ یوں کہا جاسکتا ہے کہ تم، اس ملک کے مخصوص قوانین کو اپنے اوپر عمل کرنے کا اس حد تک موقعہ دیتے ہو۔ قانون کا مکمل خاص حالات پر منحصر ہوتا ہے، اور جہاں وہ حالات موجود ہوتے ہیں، وہاں قانون اپنا عمل اس ملک کی سپدا شدہ رعایا اور ان لوگوں پر جو بطور خود اپنے آپ کو اس کے تحت۔ میں نے آئے ہیں یکساں کرتا ہے پس قانون افعال ناجائز بین الاقوام پر معاہدات

کے خیالات سے علیحدہ ہو کر اور اس مضمون سے پہلے نظر ڈالنی چاہئے۔  
یہ امر پیش نظر رکھ کر کہ حدود اختیارات کے عام خیالات کے لحاظ سے عدالت مقام وقوع جرم (Forum delicti) اور عدالت مدعی علیہ (Forum rei) دونوں مقدمات افعال ناجائز کی سماعت کی مجاز ہیں، ہم کو اس پر غور کرنا ہے کہ ان دونوں عدالتوں میں سے ابتدائی اختیارات رکھنے والی کون سی عدالت ہے۔ اس پر ملحوظ تاریخ کے نظر ڈالنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ ہم صفحہ ۲۳۰ پر لکھ آئے ہیں کہ عدالت مدعی علیہ قدیم تر ہے۔ ہم کو جو کچھ دیکھنا ہے، وہ یہ ہے کہ مناسب تر کون سی عدالت ہے، جس کو بھرتا اپنے قوانین کے دوسرے ممالک کے قوانین سے استمداد کی ضرورت نہ ہو؟ (دیکھو صفحہ ۲۲۶)۔ یہ مرتبہ صرف عدالت مقام وقوع جرم کو حاصل ہے، کیونکہ شخص متضرر کی یہ خواہش واجب ہوتی ہے کہ جلد سے جلد اور بطریق آسان اسکی داد رسی ہو جائے، اور اس کو ضرر رساں کے پیچھے پیچھے اس کے ملک تک جانے کی ضرورت نہ پڑے۔ علاوہ اس کے قانون کا اہم مقصد یہ ہے کہ ملک میں امن قائم رہے اور اس بنا پر ایسے افعال کی قانونی داد رسی کی جائے جو بحالت عدم داد رسی امن میں خلل انداز ہو سکتے ہیں لیکن اگر مدعی عدالت مدعی علیہ میں جانا پسند کرے تو کیا وہ یہ خیال کر سکتا ہے کہ اس کے مقدمہ کا وہی فیصلہ ہوگا، جو عدالت مقام وقوع جرم میں ہوتا؟ — بقیاس غالب، دوسری عدالتوں کے حدود اختیارات میں اس قانون کے اتباع کا جس سے عدالت ابتدائی میں کام لیا جاتا، اصل محرک حصول یقین ہے، مگر اس یقین سے دوسری یقین مراد ہے، جو انسانوں کو باہمی معاملات میں ہوتا ہے، اور اسے افعال ناجائز کے مقدمات میں بہت کم دخل ہے، کیونکہ ان مقدمات میں معاملات کا وجود ہی نہیں ہوتا۔ جو قانون افعال ناجائز کی بابتہ ہرچلانا ہے، اس کو انصاف یا عامہ غلطی کی آسانی پر مبنی ہونا چاہئے، اور اگر مدعی علیہ کا ذاتی قانون اس ہرجے کے دلانے سے انکار کرتا ہے، جو قانون مقام وقوع فعل ناجائز دلاتا، تو مقدمہ الذاکر کو خواہ الذاکر قانون کے اختیار کرنے میں، ایسے مقدمہ کے بہت زیادہ تکلیف ہوگی، جتنی مدعی کو اپنے دعویٰ کے ناقابل سماعت قرار پانے سے ہو سکتی ہے۔ اس فرض کو لینے کے بعد بھی کہ اس کو مدعی علیہ پر کیا سبائی کے ساتھ

فصل زیر نالاش کی بابت مقام وقوع جرم میں دعویٰ کرنے کا موقع نہ ملا تھا۔ برخلاف اس کے اگر مدعی علیہ کا ذاتی قانون ایسے فعل کی بابت ہر جرم دلاتا ہے جس کو قانون مقام وقوع جرم ناجائز سمجھتا ہے تو مدعی علیہ یہ عذر کر سکتا ہے کہ اگر اس کے فعل سے کسی تکلیف کی ترکیب میں فصل پڑا تو وہ اس مقام کا تمدن تھا، جہاں کہ فصل مذکور واقع ہوا اور وہیں کا قانون اس بارہ میں معتبر ہو سکتا ہے۔

اس استدلال سے جو نتیجہ نکلتا ہے، وہ یہ ہے کہ کسی فعل کے قابل ہر ہر قرار دینے کے لئے قانون مقامی اور قانون مقام وقوع جرم کو متفق ہونا چاہئے، اور یہی اصول جیسا کہ ہم کو معلوم ہو گا، انگلستان نے اختیار کر لیا ہے۔ یورپ کے دوسرے ممالک اس بارہ میں متفق الگ الگ نہیں ہیں۔ بیٹگنی کی یہ رائے ہے کہ صرف قانون مقامی کو بحیثیت مثبت یا منفی کے اس بارہ میں اختیار حاصل ہے اپنی سیلے قانون کو کام میں لانے یا نہ لانے کی نسبت۔ جسکی رو سے اگر ملک اپنے فعل ناجائز کی بنیاد پر ذمہ داری قائم ہوتی ہو تو اس کی دلیل یہ ہے کہ جہدہ قوانین افعال ناجائز کی نسبت ہیں، ان کا تعلق اس علاقے کے ساتھ ایسا گہرا ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھانے کے مستحق ہیں۔ جن کو میں نے صفحہ ۱۸ پر سخت خانگی حکمت عملی کے تحت نام سے ہم کیا ہے۔ برخلاف اس کے اگر چارلس بروچر قانون مقام وقوع فعل ناجائز کی گائیڈ ایسے الفاظ میں کرتے ہیں جس سے مستنبط ہو سکتا تھا کہ اختیار صرف اسی قانون کو ہے، اگر وہ ناظر عدالت کی نسبت یہ نہ کہتے کہ اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس علاقے کے مسئلہ پر غور کرے اور اس پر غور کرنے کے بعد عملی طور سے وہ جس نتیجہ پر پہنچے گا وہ غالباً اس سے مختلف ہو گا جو عام طور سے انگلستان میں شائع ہوتے۔

دفعہ ۱۹۶ انگلستان میں کسی مدعی علیہ کا کوئی ایسا فعل ناجائز نہیں قرار پائے گا، جو اس ملک میں جہاں وہ واقع ہوا، مدعی علیہ کیلئے ناجائز نہ ہوا خواہ وہاں کے موجودہ قانون کی رو سے یا کسی مابعد کے قانون برائت کی رو سے۔

جس کی بسا پر وہ ۲۰ نے آپ کو اس ملک میں بری الذمہ ثابت کر سکتا ہو۔  
 اس دفعہ کا جزئیاتی میں بدلائل قوی تر، جز اول بھی شریک ہے؛  
 ایک دیوانی کارروائی میں جس میں تمہیک کے ایک سابق گورنر پوہرہ کا دعویٰ  
 ہوا تھا طے ہوا تھا گورنر نے ایک بغاوت کے وقت جو کارروائی کی تھی  
 اس سے برائت کے متعلق نوآبادی مذکور کی طرف سے ایک ایجنٹ جاری  
 کیا گیا تھا۔ مقدمہ غلبہ نام ایری (۱۸۶۹) ایل۔ آر۔ ۴ کیو۔ بی۔ ۲۲۵۔  
 جج، کا کبرتن توش۔ تہیز جو کمال رہا (۱۸۶۰) ایل۔ آر۔ ۶ کیو۔ بی۔ ۱۰۵،  
 کیلئے آرٹن جینل ریگٹ۔ کلیسیائی۔ وٹس برٹ۔ عدالت تحت کا فیصلہ  
 کرتے وقت جسٹس کا کبرتن نے لکھا کہ ہماری ماہے میں یہ امر صاف ہے کہ جب  
 کسی دوسرے ملک کے قانون کی روئے و فصل جس کی بابت دعویٰ کیا جائے،  
 جائز ہو تو وہ فصل اگرچہ اس کا اس ملک میں ارتکاب ہمارے قوانین کی روئے  
 نا جائز ہو تا کسی انگلستان کی عدالت میں بنائے دعویٰ نہیں قرار پاسکتا ہو۔  
 اس صفحہ ۲۳۹۔ جسٹس وٹس نے عدالت درافہ کا فیصلہ صادر کرتے وقت  
 کہا کہ یہ ضرور نہیں کہ جو فصل مل میں آیا وہ اس ملک کے قانون کے خلاف ہے  
 جائز ہو، جیسا اسکا ارتکاب ہوا۔ یہ۔ اس صفحہ ۲۹ مقدمہ ہارٹ بنام  
 وان گیا ج (۱۸۶۳)۔ ایل۔ آر۔ ۴۔ پی۔ سی۔ ۲۳۹۔ جج، مائیک اسمتھ میں ایک  
 بینہ ازالہ حیثیت عربی سے جو ملک چین میں ہوئی تھی، ہر جہ کا عاید ہوا بیان  
 کیا گیا تھا۔ مقدمہ خارج ہو گیا ہو کیونکہ انگلستان کے قانون کی روئے جوابدہی  
 کافی تھی۔ اسی ضمن میں یہ بحث پیش آئی مگر کوئی فیصلہ نہیں ہوا کہ آیا چین کے  
 قانون کے لحاظ سے اس تحریر کا تصور ہونا کافی جوابدہی تصور ہو سکتی تھی یا نہیں؟  
 (صفحہ ۲۶۲-۵) ہم اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ وہ جوابدہی ضرور کافی  
 ہوتی ہو مقدمہ جہاز موسوہ ایم موسہام (۱۸۷۹) ۱۔ پی۔ ڈی۔ ۱۰۷۔ جج جیمس۔  
 میڈس۔ بیگنے۔ جنہوں نے قلمو کے فیصلہ کو نسخہ کیلئے ۱۸۷۵ء حب حوالہ  
 سابق ۲۳ میں ایک دیگر زمی جہاز کی غیر متاثر قرار سے ایک گھاٹ کو جو  
 اسپن کے سال پر واقع تھا، نقصان پہنچ گیا بلکہ یہ کہہ جاتا تھا، کہ اسپن کے

قانون کے لحاظ سے اس نقصان کا ذمہ دار خدا اور اس کا عمل تھا کہ جہاز یا جہاز کا مالک۔ طے یہ ہو کہ اگر ایسا ہے تو انگلستان میں بھی کوہ ذمہ دار قرار نہیں دیا جاتا تھا۔ جو عذر اس مقام میں قابل قبول ہے، جہاں کوہ ذمہ نہیں آیا وہ اس مقام پر بھی قابل قبول ہونا چاہئے، جہاں کہ اس کے مقدمہ کی سخت جوہری ہے۔ یہ لارڈز فیصلہ بمقتدرہ نوٹن بنام فیبریکا (۱۷۷۵ء) سی ۱۷۵ و ڈیلیل۔ ۵۰، اتفاقاً طور سے کہہ چکے تھے۔

ہمارے نزدیک عام اصول قانون فوجداری کا یہ ہے کہ ہر فعل کی نوعیت اس ملک کے قانون پر منحصر ہے، جہاں اس کا ارتکاب ہوتا ہے۔ چیپس میٹس کا مقدمہ ہے جنہوں نے رابوئی کونسل کا فیصلہ بمقتدرہ اٹرنی جنرل ہانگ کاٹنگ بنام کوکاسٹک (۱۸۷۲ء) ایل آر۔ ۵۰، بی۔ سی۔ ۱۹۹ صادر کیا تھا۔ اگر نفل، اجازت ہو تو یہ امر کہ اس کی ابتدا حسب قانون مقام وقوع ہرجہ و حمل نہیں ہو سکتا، قابل لحاظ ہے، مقدمہ یکاڈونام فونٹس (۱۸۹۷ء) ۲ کیو۔ بی۔ ۲۳۱، نیج، لوپس۔ جنگے، ایک مقدمہ میں، ایک شخص متوطن کو ایک انشاریو میں سفر کرتا ہوا گولی کے کہنی کے لائین کی غفلت سے فوت ہو گیا، اس کی بیوہ نے ایک توپک کے قانون دیوانی کے لحاظ سے، کہنی پر ہرجہ کا دعویٰ کر لیا۔ طے یہ ہو کہ چونکہ قانون انشاریو کی رو سے جو کہ قانون مقام وقوع تھا کہ کہنی بڑا فوجداری ذمہ داری عاید ہوتی ہے اور وہ دیوانی، اس لئے کیوٹک میں کوئی دعویٰ نہیں چل سکتا، مقدمہ کیٹن بنام بیٹک ریلوے کہنی بنام پریٹ۔ پی۔ سی (۱۹۱۷ء) ای سی۔ ۱۹۵، نیج، آلڈرینڈ ڈونینڈن۔ پارکر۔ پارمور فیبریکا کی فیصلہ کوہ جنرل کیا گیا وہ اس ملک کے شاہی حکمران سے کیا گیا، قانونی عذر کے مساوی ہے۔ مقدمہ ڈوبے بنام فیبریکا (۱۸۲۱ء) ۲ بینک۔ این سی۔ ۸۱، نیج، ہنڈل وغیرہ مقدمہ کار بنام فیٹیلے۔ (۱۸۷۰ء) بل سی۔ سی۔ ۲۲، نیج، ارل۔ فرینکسٹن۔ ڈاٹن۔ بل کو مقدمہ کار بنام فرانس ٹامس کہنی (۱۹۰۲ء) سی۔ سی۔ ۱۷۶، نیج، ہارسی بینکٹن مشین بنام ہنڈن۔ ڈاٹن، جنہوں نے، ۱۷۰، ایل آسٹو، گیگان و میسٹر۔



میں کسی طرح غفل انداز نہیں ہو سکتی کہ انگلستان کے قانون کی رو سے ایک فعل ناجائز قرار پاسکتا ہے جو انگلستان کے قانون کے لحاظ سے مدعی علیہ کے لئے ناجائز نہ تھا، مگر یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب کہ قانون مذکور عام قانون بین الاقوام کے کسی قاعدہ کو اختیار کرے۔

مقدمہ جہاز مسعود اسٹریٹسنگور (۱۸۱۳) ۱۷۰۰ء، ج ۱، اسکاٹلڈ  
میں ایک شریک مالک اس جہاز کے افعال کا زور دانتسٹار پایا، اگرچہ  
انگلستان کے قانون کی تنگ تعبیر کئے جانے کی حالت میں وہ اس طرح زور  
نہیں قرار پاسکتا تھا کہ جو اس کا نام جہاز کے جہٹ میں درج تھا۔

271

**واقعہ ۱۹** اگر کوئی فعل ایسا ہے کہ وہ اس ملک کے قانون کے لحاظ سے جہاں وہ واقع ہو جائے نہیں ہے، اور اس کی بابت ہرچہ قانون انگلستان کے اصول کے مطابق دلایا جاسکتا ہے تو اگر اس کی بابت انگلستان میں بصیغہ دیوانی کارروائی کجائے تو یہ جواب کافی نہیں تصور ہو سکتا کہ قانون مقام وقوع فعل کی رو سے اس میں کوئی دیوانی کارروائی، اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کے ساتھ یا اس کے قبل بصیغہ فوجداری کارروائی ہو چکی ہو۔ کیونکہ اس کا تعلق چارہ کار سے ہے، اور اس بنا پر اس کا تصفیہ قانون مقامی سے ہو گا۔

مقدمہ اسکاٹلڈ بمسور (۱۸۶۲) ۱۰۱، ج ۱، اسکاٹلڈ  
بارٹن۔ والد جس کو جہٹس و لٹین۔ بیٹس کروٹین۔ جس اور لیکرین۔

بمقابلہ کجائے  
**واقعہ ۲۰** لیکن ایسی حالت میں کیا ہو گا جب کہ ایک فعل اس ملک کے قانون سے جہاں وہ واقع ہوا جائے نہ ہو، اور باوجود اس کے اس فعل کی بابت وہاں کے قانون سے ہرچہ نہ دلایا جاسکتا ہو، اگرچہ انگلستان کا قانون اس کی اجازت دیتا ہو۔ جن مقدمات فوجداری میں حقیقی مالی نقصان واقع ہوتا ہے وہاں یہ سوال باقی اس غالب پیدا ہی نہیں ہو سکتا کہ انگلستان کا قانون دیوانی اور فوجداری ایسے معاملات میں چارہ کار کے دینے میں دوسرے ملک کے قوانین سے زیادہ مباحص نہیں ہے۔ مگر ایسے ممالک بھی ہیں، مثلاً فرانس جن میں ناجائز تعلقات (زنا) کی بنا پر

ہرجہ کے دعویٰ کی اجازت ہی نہیں دی جاتی ہے کیونکہ جو تحقیقات اس کے لئے کرنی پڑے گی، اس کے برے اثرات کا عام اطلاق پر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اور غالباً ایسے ممالک بھی ہیں جن میں نفعی حملہ اور دوسرے جسمانی ضرر میں جو تحقیقی مالی نقصان کا باعث نہیں ہوتے فوجداری چارہ کار دیا جاتا ہے بلکہ انہی نوعیت ہرجہ کی نہیں ہوتی۔

یہ سال بمقدمہ سکاٹ بنام سمور کی بحث میں پیدا ہوا تھا۔ نتیجہ طالعہ سے پیش نہیں کیا گیا نتیجہ یہ ہوا کہ اس پر بحث تو ہوئی مگر کچھ طے نہ ہو سکی۔ لیکن اس کے لئے یہ نتیجہ کہ ایک انگریزی رعایا کو دوسری انگریزی رعایا کے مقابلہ میں اس ملک کی باتہ جو ایسے ملک میں کیا گیا ہو جہاں فوجداری چارہ کار کے سوا کچھ کوئی چارہ کار از قسم ہرجہ نہ مل سکتا ہو، انگلستان میں مقدمہ دائر کرنے کی نجات ہے، مگر جسٹس بولسٹرس، اس کے ساتھ اتفاق کرنے کیلئے آواز دے رہے تھے جسٹس بلکیرن کے نزدیک یہ امر مشتبہ تھا کہ آیا ایسی حالت میں حملہ کی باتہ خواہ کیا ہی سخت تکیوں پر نہ ہو کوئی ہرجہ نہیں دیا جاسکتا ہے۔ مگر وہ اس خیال کے سوید تھے کہ فریقین کے انگریزی رعایا جو نیسے کوئی فرق نہیں پڑتا (۱۸۶۲ء) ای۔ ایچ۔ وی۔ ۲۳۲-۵۵، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱



اس عذر کی بنا پر کہ جہاں زنا واقع ہوا وہاں یہ فعل ناقابل ادائی ہرجہ تھا۔  
ہرجہ کی ذمہ داری سے بچ سکتا ہے۔ کم سے کم ایسی حالت میں جبکہ بروقت  
ارتکاب فعل اس کی نسبت انگلستان کا توطن ثابت ہو جو مقدمات طلاق  
کے اعتبار سماعت کی بنیاد ہے (دیکھو دفعات ۴۴-۴۵-۵۰ کتاب ہذا)۔  
ایسا زنا زودواجی تعلقات میں ضرر رساں ہو گا اور وہ تعلقات اس کے  
مستحق ہیں کہ ان کی حفاظت انگریزی عدالت کرے مگر زنا کی بابت ہرجہ کا  
دلا یا جاتا طلاق کی کارروائی میں ایک ضمنی امر ہو گا اور اس سے ایک  
مستقل ضرر کی کارروائی میں اس ضرر کی بابت جو ملک غیر میں پہنچا ہوا ہرجہ دلا یا گیا  
نظیر قائم کرنا صحیح نہیں تصور ہو سکتا۔ غالباً بہتر اسے یہ ہے کہ کوئی صورت میں  
کوئی مستقل مقدمہ دائر ہی نہیں ہو سکتا جس میں ہرجہ اس ملک کا قانون جہاں  
وہ فعل واقع ہوا نہیں دلائل کے بغیر فریقین انگریزی رعایا ہوں یا نہ ہوں کی کوئی  
مقدمہ میں کوئی ایسا خاندانی تعلق نہیں ہوتا جس کی حفاظت انگلستان کے  
قانون کے ذریعہ ہو! اور نہ استدائی حدود اختیارات میں مدعی کوئی ایسا دوائی حق  
حاصل کرنا چاہے۔ اس بارہ میں دیکھو مقدمہ ریکارڈ بنام فائش (۱۸۹۱ء) ۲۱ کیو  
بی۔ ۲۳۱-ج، لوپس۔ دیکھو مقدمہ ریٹ بنام ریٹ و اسٹوارٹ  
(۱۹۱۰ء) [بی۔ صفحہ ۲۸۶-ج۔] ایونکس مقدمہ غلب بنام بائو (۱۹۱۳ء)  
۳۔ کے۔ بی۔ ۲۵۰ جس میں جسٹس اسکرٹن کی یہ رائے تھی کہ ایک مستقل کارروائی  
انگلستان میں اس انگریز شریک مدعی علیہ کے مقابلہ میں ہو سکتی ہے! جرم  
ہندوستان کے ایک مقدمہ طلاق میں شریک مدعی علیہ تھا۔ ہندوستان  
کی عدالت نے شریک مدعی علیہ پر اسکی غیر حاضری میں ہرجہ دلانے کی رائے

کا اظہار کیا تھا مگر وہ صرف ایک ضمنی امر تھا۔  
**دفعہ ۲۰۰** (الف) جو ایکٹ بابتہ ۱۹۴۷ء و ۱۹۴۸ء مملکت وراثت

کے متعلق نافذ ہیں وہ ملک غیر کے متوفی اشخاص کے ورثا کے فائدہ کے لئے ہرجہ  
میں ایک انگلستان کے خاظمی کے مقابلہ میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

ڈوبوڈ اسن بنام ہل [۱۹۰۱ء] ۲۱ کے۔ بی۔ ۶۰۶ جس کی مدعی علیہ فوت

نے مقدمہ ادم بنام ٹرنس و فارن لٹرم شپ کمپنی (۱۸۹۸ء) کی جی۔ بی۔ ۲۴۰ میں جج ڈارلنگ سے اختلاف کیا اور مقدمہ جہاز سوومہ سپلور (۱۸۷۰ء) ایل۔ آر۔ ۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۲۸۹-۲۹۰ جج سیرنٹ پروردگہ تائید کیا اس کا اتباع ایک سکاٹ لینڈ کے مقدمہ کارٹوری بنام لارنک ٹائمر ٹریو کے کمپنی (۱۹۰۵ء) میں۔ ای۔ ۱۰۱۔ ایس۔ ایس۔ سلسلہ نسبت سے جج ڈارلنگ نے اڈم ایر لارنک کے تئیں کیا گیا اس بنا پر کہ اگر دعویٰ قانون مقام تحقیقات اور قانون مقام وقوع جرم میں قابل سماعت ہے تو یہ امر کو دہری کے ذاتی قانون کے لحاظ سے ناقابل سماعت ہے بلکہ قابل سماعت نہیں تصور ہو سکتا بلکہ ایک ملک غیر کا شخص بمقابلہ اپنے ملک غیر کے آقا کے غرور و روں کے معاوضہ کے ایکٹ سے اس بنا پر ناکارہ نہیں اٹھا سکتا کہ حادثہ انگلستان یا انگلستان کے سمندری علاقہ میں ہوا مقدمہ چٹا گاش بنام چٹا گاش (۱۹۱۲ء) کے ۴۰۰ جج کوزنس ہارڈے۔ لیٹن ولارڈ چیف جسٹس فارلنگ ٹو

۲۰۱۔ جب تک کہ اصول متذکرہ دفعات بالا مانع نہ ہوں ایک ملک غیر کے باشندے کے خلاف بھی جو انگلستان میں موجود ہو ہر جہ کا دعویٰ ہو سکتا ہے اور حکم آشنائی جاری کیا جا سکتا ہے۔

مقدمہ کالڈویل بنام وارڈ (۱۸۵۱ء) ۹۰ ہیر ۴۱۵ جج کرتز جو حال میں مختلف ممالک میں یہ اصول عام طور سے اختیار کر لیا گیا ہے کہ بحری قدامت میں مالکان جہازوں بشرطیکہ ان کا حقیقی قصور نہ ہو یا وہ اس کے معین نہ ہوں۔ اس ہر جہ کی ذمہ داری جہاز کا باعث ان کا جہاز ہو چکا ہو یا مال محمد کی قیمت ملک محمد و سب سے کہ بعد چٹا گاش کے اجراء کے جن کا نتیجہ خصوصاً صورتوں سے تھا یہ حد پہلی مرتبہ کالڈویل کے مقدمہ سے متعلق ہے (انگلستان اور اسٹریٹس میں یہ اصول آئین ۱۸۵۲ء جارج ۲ فصل ۱۹ اور ۱۸۵۳ء کے مشور کی کمی اس میں کسی قسم سے جہازوں اور اس کے مال کی صلاحیت دیکھ کر ملک غیر کے جہازوں اور اس کے مال کو ربحہ اثر اس کا پڑتا تھا وہ قانونی مسئلہ مال پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہ حالت تقریباً نصف صدی تک قائم رہنے کے بعد مسئلہ کا ایک متعلقہ جہازات تجارتی جاری ہو گیا جسکی دفعہ ۴۱۵ ہر جہاز کے ملک کی ذمہ داری کو خواہ جہاز مذکور انگلستان کا ہو

یالک فیر کا اس کے وزن کے مرٹن کی بات ایک معین رقم تک محدود کر دیا۔ اس لئے اب انگلستان کی عدالتوں کو مالک فیر کے الکان جہاز کی ذمہ داری کی مقدار کے تعین میں قانونی استدلال کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن شخصی قانون بین الاقوام کی کتاب میں اصول سے بحث کئے بغیر چارہ نہیں ہے عام بحری قانون جن سے ہم ہم بعض ملکیت جاؤ اور مقتولہ (صفحہ ۱۹۴-۱۹۶) روشناس ہو چکے ہیں ان تمام بحری قواعد کا مجموعہ ہے جو زمانہ قدیم میں یورپ کے اکثر ممالک میں رائج تھے مگر ان میں کوئی ایسی حد جس کا ذکر یہاں ہوا ہے نہیں ملتی۔ اس زمانہ میں ہر مالک جہاز اپنے ممالک کے قانون کے تحت اس سے ملنے والی کسی حد کے ذمہ دار قرار پاتا تھا جو لوگ ایسے معاملات میں عام بحری قانون سے جو انگلستان میں نافذ ہوا ہے مدد لینے کے عادی ہیں وہ معلوم نہیں ہیں کی نسبت کیا رائے قائم کریں گے؟ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مضمون جہاز موسومہ کارل جان کے مقدار سے شروع کیا جائے جس میں لارڈ اسٹول کو برجہ کی مقدار کے تعین پر غور کرنا پڑا تھا جبکہ دونوں متصادم جہازوں کے مالک اس کے قوانین مختلف تھے۔

کارل جان کا مقدار (۱۸۴۱) جج اسٹول مشہور نہیں ہے اس کا حوالہ مقدار جہاز موسومہ ڈی سی۔ ایس بیگ۔ اوم۔ ۱۱۳۔ اور مقدار جہاز موسومہ گروٹو۔ ۳ بیگ۔ اوم۔ ۶۱۔ میں دیا گیا ہے۔ وہ ایک تصادم کا مقدار تھا جس میں ایک انگلستان اور ایک سویڈن کا جہاز ٹکرایا تھا جس سے موسومہ گروٹو کا مقدار ایک کی ذمہ داری کے تعین کا قاعدہ سویڈن کے قانون میں موجود تھا۔ مگر انگلستان کے قانون میں بحال ہی ہے۔ آئین ۲۰۰ جارتی ۲ کے ذریعہ سے قائم ہوا تھا۔ اسی لئے ظاہر ہے کہ سویڈن کا مقدار انگلستان کے قانون سے استفادہ کر کے جواب دہی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ اس کا ذاتی قانون تھا اور نہ قانون متصادم فعل اسے بیان کیا جاتا ہے مگر اس بار میں لارڈ اسٹول نے یہ رائے

۱۹۰۷ء میں انگلستان کا قیودہ ۱۹۰۷ء کی تجارتی جہازات کے قواعد ایکٹ میں اس بات کی ترمیم ہو گیا کہ اگر کسی جہاز میں لارڈ اسٹول کے قوانین

[illegible]



میں قرار پائی ہے، اگرچہ جہاز تباہ شدہ انگلستان کا تھا اور مدعی امریکہ کے رہنے والے تھے۔ مقدمہ اورنگ نوڈیشن کمپنی بنام مور ۲۳۳۔ یو بی سی ۱۸۸۴ء

**دفعہ ۲۰۲ الف** لیکن جو مایہ لارڈ اسٹول اور اسٹول کے ترمیمی ایکٹ تجارتی کے نفاذ کے درمیان میں گزرے اس میں کیشہ انگلستان کی عدالتوں کا رجحان اس اصول کے اختیار کرنیکی طرف مائل رہا ہے، انگلستان کے ایسے جہاز کے مالک جس کا جہاز کسی ملک غیر کے جہاز سے لڑا جائے صرف انگریزی قانون کی صورت ذمہ داری عاید ہوگی لیکن اگر ملک غیر کا جہاز جو باشندہ ملک غیر کی ملک میں ہو، حدود بحری سے باہر کسی انگریزی جہاز سے لڑا جائے اگرچہ اس کے مالک پر اس کے ملک کے قانون کے مطابق سے ہتھیار داری عاید ہوتی ہو چہنچ انگلستان کے قانون مجریہ سے عاید ہوتی ہے، مگر انگلستان میں وہاں کے قانون کے اس جز سے جو عام بحری قانون کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور کام میں لایا جاتا ہے، اس پر غیر محدود ذمہ داری عاید کی جائیگی۔ (۱) اقامت سے موسوم کیا جاتا ہے جو الفاظ عدالت مراعات سے مقدمہ لایڈ نام گورنٹ۔ ال۔ آر۔ آئی۔ کیو۔ بی۔ ۱۲۵۔ ۱۲۵۰ شمائل کے لئے وہ صحیح تھے ہتھیار قانون انگلستان سے تھا، مگر رفع اہتمام کیلئے اس طرح کہا گیا۔ نیز دیکھو، گورنٹ لارڈ جسٹس برٹ ہتھیار جہاز موسوم کہنا نو میریا۔ ۷۔ پی۔ ڈی۔ ۱۲۳۰

ثابت پایہ مقدمہ جس میں یہ اصول بتایا گیا کہ پ بنام دوہارٹی (۱۸۵۸)

۳۔ کے دے۔ ۳۶۷، ج ۲، کوڈ تھا، جو کمال راولا (۱۸۵۸) ۲۔ ڈی۔ جے۔ ۶۱۴۔

جج، ہائٹ بروکس ڈورنڈ جس میں یہ ملے۔ کہ ذمہ داری کی جو حد انگلستان کے قانون میں مقرر کر دی گئی ہے وہ ان دو امریکہ کے جہازوں سے متعلق نہیں ہو سکتی جو انگلستان کے ساحل سے تین میل کے فاصلہ کے اندر لوگئے تھے جسٹس قوڈ نے لکھا: کہ اگر یہ بیان اور ثابت کیا جائے کہ اس بارہ میں ہمارا امریکہ کا قانون ایک متعلقہ ہم میں کو دو امریکہ کے جہازوں کے معاملہ میں کام میں لا سکتے تھے، تو امریکہ کے خطہوں کے متعلق کو قابل اس امریکہ کے عرق شدہ جہاز کے مالکوں کے جہت کیونکہ انگلستان کے لوگ بھی شہر یک تھے جو یقیناً محدود ذمہ داری کے اصول کو کام میں لانے سے انکار کرتے تھے جس سے وہاں ترنگی تجویز میں اس پر خوب بحث

کر کے یہ طے کیا گیا ہے کہ انگلستان کا ایکٹ پارلیمنٹ بیرونی جہازوں کے مالکوں کی ذمہ داری کو محدود کرنے کی غرض سے کام میں نہیں لایا جاسکتا۔ یہ ایک ایسا امتیاز ہے جسے کسی زیادہ وقت کے پیش آنے کا خیال نہیں ہو سکتا تھا، مگر اس چانسٹری نے اس سوال کی طرف توجہ نہیں کی کہ صورت سفر وضع میں انگلستان کے مالکان جہاز پر ذمہ داری عائد کرنے کیسے کیا واقعہ ہو گا جسٹس ناٹ برنس نے اسی صورت کے متعلق اظہار رائے سے انکار کر دیا جس میں مجملہ دو جہازوں کے خلاف صرف ایک جہاز بطریقا نوعیت ادا کیے انگلستان کا جہاز تھا اور کسی انگریزی دیا یا انگریزی بندرگاہ میں واقع ہوا ہوگا جو سوال جسٹس وڈ نے پیش کیا تھا اور جس کے متعلق جسٹس ناٹ برنس نے اپنی رائے محفوظ کر لی، وہ مقدمہ جسٹس از موسومہ وائلڈیرینجر (۱۸۶۲) ۵۵۳-۵۵۴ جج لوشنگٹن ہیں پیش آگیا جس میں امریکہ کا ایک جہاز وسط سمندر میں ایک انگریزی جہاز سے ٹکرایا تھا اور جس میں امریکہ کی طرف ذمہ داری کا عذر پیش کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر لوشنگٹن نے ذمہ داری کی حد کو تسلیم کر لیے انکار کر دیا، انھوں نے اپنی رائے کی بنیاد عام مجری قانون پر قائم کی، انہی جہازوں اس قانون کے متعلق ہے، وہ ہم کو انتقال جائداد متعلقہ میں منسلک ہو چکی ہے۔ مقدمہ جنرل آئرن اسکر کو کیویرینی بنام مشین (۱۸۹۰) ۱-۲ جج وائلڈیرینجر، انگلستان کی ذمہ داری کے حوالے سے ایک انگریزی جہاز کے متعلق بمقابلہ ایک ڈچ جہاز کے کام لیا گیا تھا اور انگلستان کے ساحل سے تین میل کے اندر واقع ہوا تھا مقدمہ جہاز موسومہ زیلیا اکل بنام یاماہانی (۱۸۹۳) ۱-۲ جج۔ بی۔ سی۔ (سلسلہ جدید) ۱۱۱ جج جسٹس وڈ نے لوشنگٹن کی تجویز کو بحال رکھا۔ اس میں بھی انگلستان کی ذمہ داری کے حوالے کا استعمال ایک انگریزی جہاز کے حق میں بمقابلہ ایک لجم کے جہاز کے کیا گیا تھا۔ تعادم بخیرہ روم میں واقع ہوا تھا۔ یہ دونوں مقدمات دفعہ ۲۰۲ کے مطابق ہیں۔ اس کا دریافت کرنا ناگہبی سے خالی ہو گا کہ جو اصول دفعہ (۲۰۲) الف میں قائم کیا گیا ہے، وہ جس نوعیت کے تصورات سے پیدا ہوا ہو گا، کیونکہ وہ ایسے

لوگوں کے نزدیک، جو عدالت کے مجریہ احکام کو لوگوں کی فالت اور ملکوں کی حکومت پر مبنی خیال کرتے ہیں، عجب معلوم ہوتا ہے۔ اس معاملہ پر ایک درجہ تک اس ریمارک سے روشنی پڑ سکتی ہے جو ڈاکٹر لوکسنگٹن نے جہاز موسومہ زولوہرن کے مقدمہ میں کیا تھا جو کہ بحری راہ کے قواعد کے متعلق تھا۔ انہوں نے کہا کہ ”ملک غیر کے جہازوں کے مالکوں کی نسبت یہ نہیں فرض کیا جاسکتا کہ وہ اس ملک کے مینوسل قوانین سے واقف یا ان کے پاس رہو تھے اس لئے مقدمہ کا فیصلہ بحری قوانین سے ہونا چاہئے یعنی جہاز رانی کے ان قواعد کی رو سے جو عام طور سے ان اقوام میں رائج ہیں جو سمندر کے اس حصہ میں جہاں کہ تصادم واقع ہوا، جہاز رانی کرتی ہیں۔ اگر ملک غیر گمارنے والا اس ملک کی عدالتوں میں آتا ہے تو دوسری اور زیر کارروائی، مقامی قانون کے لحاظ سے کیجائے گی؛ سالی۔ کے۔ اڈم رپورٹ ۹۹۔ بحری قانون کو مقامی قانون کہنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب ملاحظہ فرمائیں اس امر سے واقف تھے کہ باوجود ایک ظاہری نام لے دینے کے وہ کئی حقیقت انگلستان کے قانون کو ملک غیر کے لوگوں پر استعمال کر رہے تھے جس سے غالباً ہم کو ان کی اس دلیل کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ جب کسی عدالت امیر البحر کے متعلق یہ تسلیم کر لیا جاتا ہے کہ وہ مقدمہ کی سماعت کی مجاز ہے تو عدالت مذکور کا قانون اس اصول کی بنیاد پر کہ ”جہاں جو رسد کش موجود ہو وہاں حق اور قانون دونوں پائے جاتے ہیں“ نافذ تصور ہوتا ہے لیکن یہ اصول صرف ان عدالتوں سے متعلق ہو سکتا ہے جن کو مقدمہ کی اس کارروائی سے صحیح طور سے تعلق ہو۔ (صفحہ ۱۱۱۰ گزشتہ)۔ مگر جن لوگوں کے ذہن میں یہ امر ہے کہ مہذب دنیا میں تمام اقتدارات یا تو ذات پر ہوتے ہیں، یا مقامات پر، وہ بھی اسے قائل ہونگے کہ وہ سمندر میں اجمالی قوانین یا معمولی حدود و اعتبارات قائم کرنے کی صحیح طور سے صرف بادشاہ یا سلطنتیں مجاز ہو سکتی ہیں۔ (۱۱۱) اپنی رعایا کا ر۔ (۲) ملک غیر کے باشندوں پر جو ان جہازوں میں سفر کر رہے ہوں جو صحیح طور سے ان کا جہنڈا اٹار رہے ہوں۔ (۳) اور بحری غارتگریوں پر۔ اور صرف اسی اصول کی بنیاد پر جو کارروائی جہازوں پر ہوتی ہے، اس کا قانونی اثر پیدا ہو سکتا ہے اور اگر یہ جہاز کسی کسی بندرگاہ میں موجود ہونے سے مقامی عدالت، عدالت مقام قیام مدعی علیہ کو جاتی



اور اس کو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ اشیاء کے متعلق ان قانونی اثرات کو جو اسکے حدود اختیارات سے باہر واقع ہو سکتے تھے، عمل میں لائے مگر اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی عدالت کے قانون سے ان اثرات کا تعین اور تصفیہ کرے۔ اس سے اتنی طرح انکار نہیں ہو سکتا کہ قدیم زمانہ میں وسط سمندر کے غیر ملوکہ ہونے سے یہ نتیجہ نہیں اخذ کیا جاتا تھا کہ کسی حکومت کو تنبیہ خاص استحقاق کے سمندر پر یا ضابطہ اختیارات کے کام میں لانے کی اجازت نہیں ہے۔ بظراف اس کے نتیجہ اخذ کیا جاتا تھا کہ ہر حکومت اس کی مجاز ہے۔ اس سے جو گمان ہو سکتا ہے، وہ یہی ہے کہ ایک مخصوص ملک کے قانون کو ہم نہاد قانون بحری، بیرونی اشخاص کے ایسے افسانہ جائز سے متعلق کرنا جو ملک مذکور کے حدود سے باہر واقع ہوے ہوں اس خیال کی ایک یادگار ہے جس کی رو سے، وسط سمندر و عام اور ملا امتیاز اختیارات کے استعمال کا ایک وسیع میدان سمجھا جاتا تھا۔ اس کا اثر اولاد و جٹس تربیت سے اس قول سے مستفید ہوتا ہے جس کا اظہار انہوں نے مقدمہ چارٹرڈ بینک آف انڈیا نام بندرینڈ انڈیا سٹیم ناولیشن کمپنی میں کیا تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ "جو کچھ مخصوص اختیارات کا قاعدہ کام نہیں دے سکتا، اس لئے میرے نزدیک اگر اس ملک میں ملک غیر کے رہنے والے اس سمندر کی بحری ہو جائے جو اس کے لازم کے مقدمہ میں کسی ایسے عمل کی بابت جاری ہو جو چارٹرڈ "وہ وسط سمندر میں ہوا تھا تو اس محاسن سے کہ سمندر پر پاکستان کو یہی حق حاصل ہے، جو دوسرے ملکوں کو ہے، مقدمہ بمولی عدالت میں چل سکے گا۔" ۱۰۔ کیو۔ بی۔ دہی۔ ۵۲۷۔

دفعہ ۲۰۳۔ دفعات ۲۰۲۔ اور ۲۰۳ کے متضاد اصول کا تعلق اس قانون سے ہے جس کی رو سے کسی ملک میں ایسی ہرچہ کی ذمہ داری جس کا باعث محض ناخدا یا عملہ بحریہ کی غفلت ہو سکتی ہے پر عائد ہوگی بلکہ انکان جہاز اس سے بری رہیں گے۔ اگر مایوں کی ذمہ داری کا اندازہ کرنے کے لئے دفعہ ۲۰۲ سے کام لیا جاتا ہے تو اس سے یہ نتیجہ مستخرج ہوتا ہے کہ خود انہی ذمہ داری کے وجود کا انحصار اس ملک کے قانون پر ہونا چاہئے جس کا جہاز جہاز پر قائم ہے اگر دفعہ ۲۰۲ الف سے کام لیا جاتا ہے تو ملک غیر کے ملک پاکستان میں ذمہ دار قرار پائیں گے اگرچہ

وہ اپنے ملک کے قانون کی رو سے بری الذمہ رہیں گے۔

مقدمہ جہاز مہر لین (۱۸۸۱) ۶-بی۔ ڈی۔ ۱۴۸-ج، سٹرنز ٹیمپو میں  
اسپین کے رہنے والے مالکوں کی نسبت لگو کر یہ کہا جاتا تھا کہ وہ اپنے  
ملک کے قانون سے بری الذمہ ہیں مگر انگلستان میں وہ لوگ اس ہرجہ  
کے ذمہ دار قرار دے دیے گئے جو وسط سمندر میں محض ناخدا یا عملہ ہرجہ کی غفلت

سے ہوا تھا۔  
فقہ ۲۰۴۔ سمندر میں تصادم واقع ہونے کی حالت میں جبراً مسلم  
کالیا جانا، انگریزی عدالتوں میں مالکوں کو اس ہرجہ سے بری کر دینے کے لئے  
کافی ہو گا جو اس مسلم کی غفلت سے ہو گا؛ خواہ مالک کسی ملک کے ہوں اور خواہ  
ان کا قانون کچھ ہو۔ بلکہ اس اصول کے مطابق ہے کہ انگلستان میں کوئی فعل ناجائز  
نہیں تصور ہو گا جو انگریزی قانون کے اصول کے مطابق مدعی علیہ کیلئے ناجائز نہیں ہے  
(دیکھو ارفدہ - ۱۹)

مقدمہ جہاز کرچینا (ملک غیر) کے جہازوں سے دیرائے میں نقصان  
کا پٹیا اور بنائے مقام ذمہ داری میں کسی قسم کا فرق نہ آتا (۱۸۴۰)  
۲۔ جنگ آدم - ۱۸۳-ج، ولنسٹن کو مقدمہ دربن (جو نقصان انگلستان  
کے جہازوں سے دوسرے ملک کے جہازوں کو پہنچے) (۱۸۴۲)  
۱۔ ڈبلیو۔ روب - ۳۱۶-ج، ٹونٹن کو مقدمہ مینچون ثانی (۱۸۱۴)  
۱۔ ڈبلیو۔ ۴۶-ج، اسکات کو مقدمہ گریرلا سو (۱۸۳۲) ۳-ہیک  
۱۸۹-ج، نکلس میں تصادم کے اس حصہ میں وجہ ہو گا انگریزی  
علاقہ میں تھا اور باوجود جبراً مسلم دئے جانے کے ملک غیر کے جہاز ذمہ دار  
قرار دیئے۔ سو خواہ لگو مقدمہ میں عطلی خود ناخدا کے جہاز کی قسم داری تھی، اسلئے  
جو فیصلہ مقدمہ کرچینا میں ہوا اسناد اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔ اسکاٹس نے  
نے مہم ۱۸۸۰ء پر کیا ہے۔ مقدمہ لگو مقدمہ میں مسلم کے جبراً سے لے جانے کا  
کوئی ذکر نہیں ہے اس لئے ملک میں لگو مقدمہ اسکات نے مسلم کے جبراً سے  
جانے کی نسبت شبہ کیا ہوا مقدمہ کرچینا میں یہ دوسرا امر ہے جس سے

سر۔ جے نکال نے بحث کی ہے تو

**دفعہ ۲۰۵** جس وقت سمندر میں دو جہازوں کے تصادم کا اندیشہ ہو تو ہر جہاز کو یہ قاعدہ راہروی (Rule of the road) اختیار کرنا چاہئے جو اسے اپنے جہازوں (ممالک) کے لئے مشترک ہوں یا اگر اس زمانہ میں دونوں جہازوں میں سے کوئی مشترک قاعدہ موجود نہ ہو تو وہ قاعدہ جو کسی زمانہ میں دونوں میں مشترک تھا۔ انگلستان کے قانون میں جو قواعد بحری راہروی کے لئے قرار پائے ہیں، ان کے استعمال کا سوال انگلستان کے قانون کی اس مقررہ حد ذمہ داری سے اٹھنے کے استعمال کے سوا کسی دوسری ذمہ داری جہاز اور مال محمولہ کی قیمت سے بڑھنے نہیں پاتی اور نیز ان قانونی مستثنیات کے استعمال کے مسئلہ سے جن میں جبراً معلوم کیے دیئے جانے کی بناء پر ذمہ داری ساقط ہو جاتی ہے، بالکل مختلف ہے۔ جو جہاز ایک دوسرے کے مقابل آ رہے ہوں، ان میں سے ہر ایک سے ایک ہی بحری راہروی کا قاعدہ متعلق ہو گا، یا دونوں سے متعلق ہو گا، برخلاف اس کے تصادم کے ترقیقین میں یہ ممکن ہے کہ اس کا ہر فریق ذمہ داری اور مقصد ذمہ داری کے متعلق مختلف قانون کا پابند ہو جو قواعد راہروی کے علاوہ کسی دوسری بنا پر عاید ہوتی ہو۔ پراوی کوئٹل کی جو تجویز مقدمہ جبراز قبیلہ میں صادر ہوئی ہے، اس کے انتخابات، دفعہ ۹۱ میں دیئے گئے ہیں، انکو دیکھنا چاہئے۔ یہ واقعہ ہے، اور محض خیال نہیں ہے، کہ ایک زمانہ میں یورپ کی تمام بحری سلطنتوں کے لوگوں میں بحری راہروی کے قواعد مشترک تھے اس صورت میں جب انگلستان یا کوئی دوسری حکومت بحری راہروی کا قاعدہ بدلتی ہے، تو اگر اس کے خلاف تصرحت نہیں کر دی گئی ہے، تو یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کا یہ مقصد ہے کہ تمام اسی صورتوں میں جن میں امکان تصادم کا ایک فریق، جدید قاعدہ کا پابند نہیں ہے، لہذا وہ واضحان قوانین اس پر قاعدہ مذکور کی پابندی عاید کر سکتے ہیں، قدیم قاعدہ بحال خود جاری رہے اور خود اس کی رعایا بھی اس کی پابندی کرے۔

مقدمہ ڈمنڈ (۱۸۵۶) سابق ۶۳ میں جس ڈکشنشن نے یہ طے کیا۔

کہ ایک بحری راہ ایک ڈنمارک کے جہاز کے ساتھ میں انگلستان کا قانونی

قاعدہ نہیں، بلکہ تدریجاً قاعدہ کام میں لایا جائے گا۔ یہ تجویز برٹش نائٹ واقعات، منسوخ ہو گئی۔ (۱۸۵۶ء) سانی ۲۵ اپریل کو کونسل کی تجویز جنٹلمن ٹریسٹن نے صدارت کی تھی۔ ڈومسٹرک کے متعلق یہ تجویز ہوئی کہ وہ غلطی پر تھے، یہ فرض کئے جانے کے بعد بھی کہ پارلیمنٹ کا ایکٹ ان پر نافذ تھا تاہم اگرچہ اس کے نافذ یا غیر نافذ ہونے کے متعلق کوئی رائے نہیں قائم کی گئی تھی بلکہ مقصد یہ تھا کہ جہاز موسومہ زلوریون (۱۸۵۶ء) سانی ۹۶۔ ۹۷ء، ٹوٹنگٹن میں ایک روسی جہاز کو، یہ اجازت نہیں دی گئی کہ وہ بتبادلہ ایک انگریزی جہاز کے، یہ بندر گزرتا ہو کہ ایک انگریزی قاعدہ کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو جائے، جہاز موسومہ چائلڈ (دس بنام کی) (۱۸۶۱ء) ۱۴۔ سو۔ پی۔ سی۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳ء، روتلے کے مقدمہ میں بھی تسلیم کیا گیا کہ ایک انگریزی اور ایک امریکی کے جہاز کے مقدمہ میں، انگریزی قاعدہ کے کام نہیں لیا جاسکتا بلکہ مقدمہ ریڈر بنام بریگا یا کر اگرو (۱۸۹۵ء) ۱۴۔ ایل۔ ٹی۔ ۱۰۰۰ کیلکی میں ڈیولپمنٹ کی عدالت ایمرالجر نے، ایک انگریزی اور روس کے جہاز کے معاملہ میں انگلستان کے قاعدہ کی پابندی کی۔ روس کے ایک معاملہ کا پابند تھا جو وہاں کے بادشاہ اور ملکہ مسئلہ کے درمیان میں ہو گیا تھا، مقدمہ کلپس بکسوسینا (دہرنگ) امریکن اسٹیم شپ کمپنی بنام نارٹھ ان اسکاٹ لینڈ ٹیکنک کمپنی (۱۸۶۲ء) ۱۵۔ سو۔ پی۔ سی۔ ۲۶۲ میں جیمس جنٹلمن روتلے نے جنٹلمن کے فیصلہ کو بحال رکھا، یہ قرار پایا۔ کہ انگریزی قاعدہ انگریزی جہاز اور ایک ملک غیر کے جہاز کے معاملہ میں متعلق نہیں ہو سکتا، جس میں ساحل انگلستان سے تین میل کے اندر سمندر میں تصادم ہو گیا تھا۔ مگر تصادم سولٹ میں ہوتا ہو جزیرہ وٹ اور وعلی ہمیشہ کے درمیان واقع ہے۔ تب بھی قاعدہ مذکور متعلق نہ ہوتا بلکہ مقدمہ جہاز شاہی موسومہ گنگ الفوڈ (۱۸۹۱ء) ۱۴۔ پی۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹ء، پی۔ ایوٹس میں، ایک اسپن کا دخانی جہاز ایک انگریزی ٹنگی جہاز سے ٹکرا گیا تھا، یہ کہ اسپن کے جہاز کی کوئی غفلت تھی، جس نے مجموعی طور پر کے ایک قاعدہ پر عمل کیا تھا، البتہ اس نے بورڈ آف ٹریڈ کے ایک اشتہار کی ہدایات کی پابندی نہیں کی تھی، جو چھ سال قبل اس میں

جاری ہوا تھا کہ معمولی جہازوں کو ہنگی جہازوں کے بڑے میں سے ہو کر  
گزرنے سے احتیاط کرنی چاہئے۔ یہ امید نہیں کیجا سکتی تھی کہ ایک فیر کے جہاز کو  
انگلستان کی اس ہدایت سے واقفیت کا کوئی ذریعہ ہے۔  
۲۰۶۔ جس صورت میں مدعی علیہ کو مدعی کی رقم یا جائیداد سے  
کسی ملک میں اس طور سے استفادہ کا موقع ملا ہو کہ اس سے مدعی کا ہرجہ  
ہوا ہو، تو اس کی قیمت پر اس ملک کی شرح سود کے مطابق اس کو سود دلایا  
جائے گا؛ اور اتنی رقم کی ڈگری دیکھائی گئی ہو جو بحساب نرخ تبادلہ ملک کو رہا  
استقرار سود کے محل ہونے کیلئے کافی ہو۔

ایجنس بنام ایٹ انڈیا کمپنی (۱۷۱۸)۔ پی۔ ویلیو۔ ۳۹۵۔ ج،  
کو پروجیکٹل رہی (۱۷۱۸)۔ ۲۔ برو۔ پی۔ سی۔ ۲۸۳۔ دیکھو اسٹینڈرڈ

۲۲۵ و ۲۲۶  
غلاموں کی خرید و فروخت کا رواج، مذریعہ قانون انگریزی، موقوف ہو جائیگے  
بعد بھی بعض ممالک ایسے تھے جن میں اس کی مانعیت نہیں ہوئی تھی۔ انگریزی جہاز  
کے افسروں کے ہاتھ سے اس تجارت کے اسناد کی کوشش میں، ان ممالک کی  
رعایا کو نقصان پہنچتا تھا۔ یہ حالت ایک خاص قسم کے مقدمات کی پیدائش کا  
سبب ہوئی۔ ایسے مقدمات قابل سماعت قرار پائے کیونکہ عام قانون بین الاقوام  
کا قاعدہ قاعدہ جس کی رو سے غلاموں کی خرید و فروخت جائز تھی، ان مدعیوں کے حقوق  
نافذ تھا؛ اور اس حد تک وہ انگلستان کے قانون کا ایک قاعدہ تھا؛ اس طور سے وہ مقدمات  
دفعہ ۴۸ میں داخل ہو کر، دفعہ ۲۰۲ کے اصول بمینہ کے خلاف نہیں ہوتے تھے۔ اور یہی طے ہوا  
کہ جہاں کوئی مقامی قانون نہیں ہے، وہاں مدعی علیہ پر اس کے ذاتی قانون کی رو سے،  
ذمہ داری عائد ہو سکتی گی۔

میڈرلڈ بنام ولز (۱۸۲۰)۔ بی۔ ۱۔ ایل۔ ۲۵۳۔ ج،  
ایٹ۔ بی۔ ہیریوڈ۔ لمبٹ

# فصل دوازدہم

## معاهدات

مضابطہ معاہدہ است

**دفعہ ۲۰۷۔** برپابندی دفعہ (۲۰۸) معاہدہ کے ان مضوابط کی تعمیل جو قانون مقام انعقاد (Lex loci Contractus Celebrati) میں بتائے گئے ہیں، انگلستان میں اس کی ظاہری صحت کیسے کافی تصور ہوگی۔

مقدمہ کیو برٹسٹام نیگ (۱۸۵۱) ۴-ڈی۔ جی وایس-۲۱۔

ج، ٹارٹ بروس میں کیو برٹسٹام نیگ (۱۸۵۱) ۴-ڈی۔ جی وایس-۲۱۔

(Lex loci actus) کو منتخب کرنا مخصوص انگلستان کیلئے نہیں

**دفعہ ۲۰۸۔** لیکن ایک معاہدہ جو ظاہری طور سے قانون مقام انعقاد کے لحاظ سے عمل ہوا انگلستان میں اس وقت تک قابل تعمیل نہیں قرار دیا جاتا جب تک کہ وہ شہادتوں سے اس طرح موثق نہ ہو جو طرح انگلستان کے قانون میں بتایا گیا ہے۔ یہ رائے اس اصول پر مبنی ہے کہ طریقہ کارروائی مقامی قانون

(Lex fori) کے مطابق اختیار کی جائیگا، لیکن دوسرے ممالک میں یہ عام

طور سے تسلیم نہیں کیا جاتا اور معاہدہ کی شہادت اور اس کی ظاہری شکل میں اکثر کوئی ترمیم نہیں کی جاتی ہے۔ فی الحقیقت یہ کہنا کہ ایک معاہدہ بغیر تحریر کے درست ہو سکتا ہے، مگر اس کی تعمیل اس وقت تک نہیں کرائی جاسکتی جب تک کہ اس کے متعلق شہادت تحریری ہو جو دہنو بغیر کسی حقیقی فرق کے فرق کرنا ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں، جبکہ ایک ہی ملک کے قانون سے بحث ہو۔ البتہ فرق کا مفہوم اس وقت سمجھ میں آئے لگتا ہے، جب دو مختلف ممالک کے نظامہائے قانونی پر نظر ڈالنی پڑتی ہے جیسا کہ اس دفعہ میں ہوا ہے، لیکن اس صورت میں بھی حقیقت یہ ہے کہ قانون مقام انعقاد معاہدہ اس معاہدہ کو جائز اور قابل تعمیل سمجھتا ہے اور قانون مقامی اس کو بالکل

نا قابل توجہ قرار دیتا ہے۔ بونیس کی رائے یہ تھی کہ طریقہ ثبوت مثلاً یہ کہ شہادت زبانی ہونی چاہئے یا تحریری؟ — قانون مقام معاہدہ پر بطور جزا قرار دہ داری کے (Vinculum Obligationis) منظر ہونا چاہئے بلکہ اور بطرح اٹلج کے کوڈ کے استبدادی فقرہ (۱۰) کا مضمون یہ ہے کہ ذمہ داریوں کے ثبوت کے ذرائع کا تعین اس مقام کے قانون سے کیا جاتا ہے جہاں کہ فعل عمل میں آیا ہو سکتی کہتا ہے کہ تاجروں کے کھاتوں کی وقت کا اندازہ بحیثیت شہادت کے اس مقام کے قانون سے کیا جانا چاہئے جہاں وہ کہاتے مرتب ہوتے ہیں ان کے عدالتی ثبوت کا (Probableness) تعلق مضابطہ سے ہے اور اس طور سے وہ قانون مقامی سختی میں بطریق صحیح داخل ہو جاتے ہیں۔ مگر اس موقع پر ان کا عدالتی ثبوت قانونی فعل کی شکل اور اثر کے ساتھ بطور جزا ٹینک کے ملاہوئے اور یہاں عمل ہی کو جز غالب تصور کرنا چاہئے۔ ایک غیر کا باشندہ یا ایسے ملک کے آجسر کے ساتھ معاہدت کرتا ہے جہاں سمجارتی کہاتے عدالتی ثبوت میں لئے جاتے ہیں انہی نے ایک ہی ملک کے قانون کا تابع کر دیا ہے۔ یہ استدلال اس حد تک قبول کیا جاسکتا ہے کہ اس کے ذرائع سے ایسے کہاتے شہادت میں برناتے قانون مقام معاہدہ لئے جائیں اس عمل کے معنی یہ ہونگے کہ وہ تاجر جس نے ایسے کہاتوں کو لکھا ہے، قانون مقام معاہدہ کی بنا پر دوسرے فریق کا ایسا کارندہ ہے جس کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس کی طرف سے معاہدہ کو بطریق خاص ضبط تحریر میں لائے مگر پھر بھی یہ صورت باقی رہتی ہے کہ اگر مقامی قانون اس دوسرے فریق کے حکم سے زبانی شہادت کا مان نہ بھی ہو تب بھی اس کو اس دعویٰ کا حق پہنچتا ہے کہ وہ قانون مقام معاہدہ کے کسی قاعدہ کو جو اس کے خلاف ہو رد کر دے نہ صرف اس بنا پر کہ وہ ایک مضابطہ کا مشلہ ہے بلکہ اس خانگی حکمت عملی کے منظر کے خیال سے جو شخصی قانون بین الاقوام کے تمام مسائل کی رو سے درست ہے۔

جہاں قانون استدلال فریب کی دفعہ کم کی رو سے ضرورت ہو وہاں

تحریری شہادت پیش ہونی چاہئے اگر یہ قانون مقام انعقاد معاہدہ ہمس کے  
ضروری نہ قرار دیتا ہو لیکن کس بنام بارون (۱۸۵۲ء) ۱۲-سی-بی-۸۰۱-  
ج: جو جس سال ٹائٹلور ڈیو

اسی طرح جو فریق انگلستان کی عدالتوں میں ۱۲-سی معاہدہ کے متعلق  
دعوی کرے جو ملک غیر کی ارضی کے متعلق ہو اسکو بھی قانون انسداد فریب  
کے دفعہ (۴) کی پابندی کرنی چاہئے۔ مقدمہ کو میں بنام کوٹینی

(۱۹۱۴ء) ۱۲۲-ای-لی-۲۳-سی-۱۰-۱ سے  
**دفعہ ۲۰۹** تحکیم معاہدہ کیلئے جن ضوابط کی پابندی اذروئے  
قانون مقام انعقاد ضرور ہے انکی پابندی انگلستان میں بھی ضمانت معاہدہ  
کے لئے ضرور ہے۔

دعویٰ ایسے تحریری معاہدہ کی بنا پر ڈگری نہیں پاسکتا جو تجسسا میں  
لکھا گیا تھا لہذا اس جزیرہ کے قانون کے مطابق اسٹامپ ہونے کی وجہ  
سے باطل تھا یہ مقدمہ الوس بنام ہاڈسن (۱۸۹۰ء) ۷-لی-کر-۲۴۱-  
کے حاشیہ کی عبارت میں درج ہے۔ اس مقدمہ میں ججس کنیاں نے کہا کہ  
تجسس بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ہم ملک غیر کے قوزین ارضی سے جست  
نہیں کرتے لیکن برے نزدیک اس ملک کے قوزین کا سمنا لیا جانا ضرور  
ہے جہاں حاشیہ کی عبارت مذکور بھی گئی تا وجہ تک عبارت مذکور اس مقام  
پر بایز جو وہ وہاں کی عدالت میں بھی جائز نہیں تصور ہو سکتی یہ مقدمہ بریسٹو  
بنام سی-کیوولی (۱۸۵۰ء) ۵-ایپیج-۲۰۵-ج: پوکٹ-تلف-ایڈرسن-  
پلیٹ: اس میں معاہدہ کے ثابت کرنے کا کوئی سوال نہ تھا بلکہ صرف ثبوت  
کرنا تھا لہذا معاملہ متعلق معاہدہ ایک رقم کے ادا کرنے کی بنا پر پیدا ہوا تھا  
اور اسی رسید کو بطور شہادت کے کام میں لانے کی اجازت دی گئی  
تھی جس کی اس ملک میں جہاں وہ بھی گئی تھی برنارٹے عدم ادائیگی اسٹامپ  
بجوزہ اجازت نہیں ہو سکتی تھی: اس لئے مقدمہ ہذا کی بنیاد اس اصول پر قائم  
ہونی ہے کہ ضابطہ کا تعلق مقامی قانون سے ہوتا ہے۔ دفعہ ہذا کے





سے غیر میں اسباب لازم تھا تو وہ یہاں بھی شہادت میں بغیر اس اسباب کے نہیں لیا جاسکتا جو معاہدہ کیا جائے کہ وہ مقام انعقاد معاہدہ کے قانون کی رو سے قابل قبول ہونا چاہئے ورنہ وہ تمام عالم میں باطل قرار پائے گا جسٹس آئینر و بقتہرہ کلک بنام لیوی (۱۸۱۲) ۲- کیپ - ۱۹۷ ایک رقم سالانہ جو انگلستان میں عطا کیا جائے اور جس کا بار کفالت اور ارضی توثقہ آئرلینڈ پر عاید ہوتا ہو، آئرلینڈ میں باطل ہے اگر ان ضوابط کی پابندی نہیں کی گئی ہے جو انگلستان کے ایکٹ عطا کئے تو م سالانہ میں بتائے گئے ہیں جو مقدمہ ریچرڈس بنام گولڈ (۱۸۲۷) ۱- مولے - ۲۲- بیج ہارٹس جس کی رائے یہ تھی کہ ایک ایسا معاہدہ جو اس مقام کے قانون کی تفسیل سے جہاں کہ وہ مقدمہ ہو باطل تھا کسی مقام پر بھی صحیح نہیں قرار دیا جاسکتا کیس میں ان فیصلوں میں ان الفاظ پر خط کش دیا ہے جو ان معاہدات کی، جو جبر قانون مقام انعقاد معاہدہ کی رو سے باطل قرار پاتی ہیں، انگلستان میں ناقابل نفاذ کے محدود کرنے کے مفید نہیں معلوم ہوتے۔

مقدمہ جس میں بنام کا تھروڈ (۱۸۲۳) ۳- ڈی - آر - ۱۹۰- بیج ایسٹن ہارٹ ایڈ - بٹن میں ایسے رسالہ جو فرانس میں دیئے گئے تھے اور جو وہاں اسباب ہونے کی وجہ سے ناقابل ادخال شہادت قرار پائے تھے، قرضہ کے ثبوت میں لے لئے گئے۔ انکی وجہ بتائی گئی تھی وہ صرف یہی تھی کہ ملک غیر کے مالی قوانین کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاسکتا۔ اس استدلال سے بظاہر جسٹس پولک کو بھی اتفاق تھا جبکہ انہوں نے مقدمہ برٹون بنام سیکوولی کا حوالہ دیا تھا۔ مدعی علیہ بڑا ایک وجہ - جو معاملہ کے مناسب قانون کی رو سے اس پر کسی طرح مائد نہیں ہوا تھا - اس سبیل سے عائد کرنا کہ اگر ملک غیر کا مالی قانون مزاحم نہ ہو تا تو وہ اس پر عائد ہوتا بلکہ غیر کے مالی قانون پھر اس کا ذکر کرنے سے، فوق ہے لیکن ان مخصوص حالات میں جو مقدمہ جس میں بنام کا تھروڈ میں موجود تھے، معاہدہ قرضہ کا ثابت کرنا غالباً لایہ تھا۔ اگر مدعی علیہ نے مدعی کا وجہ بغیر قانونی عذر کے رد کر

رکھتا تھا تو انگلستان کے قانون کی رو سے اس کا دلچسپ کرنا اس پر واجب تھا، خواہ اس نے روپیہ کسی مقام پر بھی لیا ہو، اور اس طرح سے مقدمہ کو پیش مقدمہ پر سٹو بنام سیکورولی کے ایک واقعہ کے ثبوت پر چلا جاتا ہے۔  
 مقدمہ دینی بنام جیکسن - ۱۰-۱۱ ایں ۲۵۲۰ میں، جس میں کاپیہ اصول، رپورٹ کیا گیا ہے، کو دیکھیں، بلوں کا، (فرائض میں) اس طرح سے مرتب ہو جانا، کہ اس کا قابض، اس کے ذریعہ سے، فرائض میں، رقم نہیں وصول کر سکتا! — اس امر کا مانع نہیں ہے — کہ وہ انگریزی عدالت میں بھی ۱۸۱۱ کے ذریعہ سے رقم وصول کر سکتے — اس اصول کے حوالہ دینے میں، یہ فرض کر لیا جاتا ہے، کہ جو اعتراض، ان بلوں کی ترتیب کے متعلق تھا، وہ عدم ادائیگی اسباب کا تھا؛ لیکن بظاہر ایسا نہیں معلوم ہوتا؛ کیونکہ یہ بیان کیا جاتا ہے، کہ بل اس شکل کے مطابق، مرتب ہوئے تھے، جو فرائض کے مجموعہ قوانین میں بتائی گئی ہے۔  
 اس لحاظ سے، یہ اصول، غیر موجب قرار پاتا ہے۔ مقدمہ کا فیصلہ، مراحض میں، جو جسٹس ایڈلڈن نے، (۱۸۲۶) میں، اس بدل کی بنا پر کیا، اس کے لئے، یہ بل حوالہ کئے گئے تھے۔

283

نیز دیکھو، زیر دفعات ۲۲۰ و ۲۲۱، قواعد جمل آن اسپین کے ایک مجریہ سند میں، بل آن اسپین (ہندوستانی) کی شکل کے متعلق وضع کئے گئے ہیں؛ — خصوصاً وہ قاعدہ جس کی رو سے، ملک غیر کا اطباء لازمی نہیں قرار پایا ہے؛ جس کی بنا پر، یہ بہ، و متاویزات زیر بحث، کسے مستثنیات میں داخل ہو جاتے ہیں، اگر یہ اصول عام طور سے صحیح قرار دیا جائے گا۔

**واقعہ ۲۱۰** — ایک سند، اس ضمن میں موجود ہے، کہ جو ضابطہ (Formality) مقام انعقاد معاہدہ میں، عارضی، بغیر کسی نتیجہ کے تصور ہوتا ہے، اس کا اثر، انگلستان میں دہی ہو گا، جو اس کیلئے انگلستان کے قانون میں مقرر ہے۔

ایک معاہدہ، ہندوستان میں، بدیہت مہر ترتیب ہوا تھا، وہاں و متاویز قرضہ مہری، اردو دستخطی (Specialty) اور معاہدہ معاہدہ قرضہ میں، کوئی فرق نہیں کیا جاتا، وہ انگلستان میں، و متاویز قرضہ مہری، دستخطی قرار پائے گی؛

اور طویل تر میاں اس سے متعلق ہوگی (المنس بنک آن شد بنام کیری (۱۸۸۰)

د۔ سی۔ پی۔ ڈی۔ ۲۹۔ سنچ، لوبٹا

## تعبیر معاہدات

فرض کرو کہ ایک معاہدہ، ان تمام شرائط کے لحاظ سے جو اس کی ترتیب کیلئے ضروری ہیں مکمل ہے، اب دو مسئلہ کام، اس کی تعبیر کرنا ہے: پہلی یہ دریافت کرنا کہ فریقین نے جو الفاظ استعمال کئے، ان کے انکار کیا مقصد تھا؟ اس کے بعد یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ آیا قانون کا کوئی قاعدہ، ایسا تو نہیں ہے جو فریقین کے مقصد میں بارن ہو کر کا قیام وجوب کے عائد ہونے میں مانع ہو؟ اعداں بنا پر ہمارے مضمون کے متعلق، یہ سوال پیش آتا ہے کہ ایک معاہدہ کے جواز کا مسئلہ کس قومی قانون سے حل کیا جانا چاہئے؟ اور بالآخر معاہدہ کے جائز قرار پانے کی حالت میں، اکثر یہ صورت پیش آتی ہے کہ معاہدہ کے مخصوص نتائج کے متعلق، جو زیر بحث ہوتے ہیں فریقین، کوئی سنی نہیں قرار دیتے جس کی بنا پر ہمارے مضمون میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ معاہدہ کے غیر مصرح نتائج، کس قومی قانون سے نکلانے جائے یا نہیں؟ شخصی قانون بین الاقوامی کی تعبیر کے متعلق، جو کچھ صفحات ۸۰ و ۸۱ پر لکھا جا چکا ہے، اس میں کسی اضافہ کی گنجائش نہیں معلوم ہوتی۔

۲۱۱ الف) انگلستان کے لوگوں نے اس آل کے متعلق جو ادیکہ میں تھا، اس کا معاہدہ ہوا۔ جو الفاظ معاہدہ میں تھے، ان کی تعبیر انگریزی قانون سے کی گئی۔ عدالت نے اس امر کے متعلق شہادت لینے سے انکار کر دیا، کہ امریکہ میں لفظ شپڈ (Shipped) کے معمولی طور سے کیا معنی ہیں؟ کیونکہ وہ بالکل اس اصطلاح سے مخالفت تھے جو انگریزی معاہدہ میں ظاہر کی گئی تھی۔

مورے ورنسین بنام امریکہ۔ ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۰۲۔ ج ۱، اسٹرن ڈیل

وڈنگٹن۔ واکر وٹن

۲۱۲ ب) جب کوئی تحریری معاہدہ، دو ملک اور غیر زبان میں منعقد ہوا تو عدالت کو اس کی تعبیر کیلئے ضروری ہے کہ اولاً اس دستاویز کا ترجمہ حاصل کرے؛ ثانیاً اگر اس میں کوئی اصطلاحات متین ہوں، تو ان کی تشریح کرے؛ ثالثاً، ملک غیر کے قانون کا، جو مقدمہ سے متعلق ثبوت ہے، راجعاً اگر ملک غیر کے قانون میں تعبیر کا کوئی مخصوص قاعدہ ہو تو اس کے متعلق ثبوت ہے۔ ایسی عدلیہ عدالت کو معمولی اصول تعبیر کے مطابق، اس کی تعبیر کرنی چاہئے۔ لارڈ کینورڈ رحمہ مقدمہ

ڈی ہو رہا نظم پس ۱۸۶۲-۱۰۔ ایچ آف ل۔ ۶۳۳۔ انتخاب مندرجہ بالا میں یہ نہیں بتایا گیا ہے؛  
 کہ مقدمہ سے کون سا قانون متعلق ہو گا؟۔ مثال کیلئے فرض کرو کہ ایک ہی ملک  
 کے دو باشندے ایک دوسرے ملک میں ایسے کام کے متعلق معاہدہ کرتے ہیں جس کا  
 عمل تیسرے ملک میں ہو نہ لایا ہے۔ لارڈ کریمور تھ نے جو کچھ لکھا اس کا یہ منشا نہیں ہے  
 کہ ان میں سے کسی ایک ملک کا قانون بحیثیت اس ملک کے قانون ہونے کے  
 تعبیر کے لئے کام میں لایا جائیگا بلکہ مقدمہ کے تمام واقعات پر غور کرنے کے بعد  
 یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ فریقین نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ کس ملک کے  
 قانون کی اصطلاحات کے مطابق ہیں؟۔ یا یہ کہ فریقین امر زیر بحث کے کسی معنی  
 کے متعلق بھی متفق نہیں ہوئے تھے۔ مؤخر الذکر صورت میں یا تو نتیجہ یہ نکلے گا، کہ  
 اس امر کے متعلق کوئی ذمہ داری نہ قرار پائے گی، یا اس امر کے متعلق کسی دوسرے  
 امر سے جس کے معنی میں فریقین کسی قانون کی رو سے متفق تھے؛ ذمہ داری قرار  
 دیکھ لے گی۔ بہر صورت فریقین کے معنی کی تعبیر کا سوال ایک امر متعلقہ واقعات  
 رہے گا جیسا کہ ہم صفحہ (۸۰) پر لکھ آئے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ایسے مقدمہ  
 مندرجہ صفحہ (۶۳۸) میں لارڈ جیمس فورڈ کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ ان کا قول  
 یہ تھا کہ ”یہ امر مشکل سمجھ میں آسکتا ہے کہ تعبیر معاہدہ کس طرح ایک امر متعلقہ واقعات  
 قرار دیا جاسکتا ہے، مگر اس سے ان کا منشا یہ تھا کہ یہ ایسا امر نہیں ہے جس کے  
 متعلق کسی گواہ کے اظہار کی اجازت دیکھا سکے۔ گواہ کے اظہار صرف ایسے ابتدائی  
 امور کے متعلق کرائے جاسکتے ہیں جن سے خود عدالت کو معاہدہ کی تعبیر کرنے میں  
 ہدایت ملے۔ رپورٹ میں جو عبارت اس کے بعد آئی ہے وہ یہ ہے کہ کسی معاہدہ  
 کی تعبیر نہ اس سے زیادہ نہیں ہے کہ فریقین کا منشا ان الفاظ سے جو انھوں نے  
 استعمال کئے ہیں اخذ کیا جائے۔“ یہ اس کہنے کے مساوی ہے کہ یہ سوال، اس  
 معنی میں جو یہاں مراد میں؛ ایک سوال متعلقہ واقعات ہے۔ اور اگرچہ لارڈ جیمس فورڈ  
 نے آگے چل کر یہ بھی لکھ دیا ہے کہ اگر قانون متعلقہ سے مخصوص الفاظ کے خاص معنی  
 نہیں کر دیئے ہیں تو جو فریق، ان کو استعمال کرتے ہیں وہ انہیں معنوں کے پابند  
 نہیں کئے جائیں گے؛ لیکن یہ قاعدہ وہیں تک چل سکتا ہے، جہاں تک کہ تمام معاہدہ اسکے

فریقین اور اشیاء متعلقہ ایک ہی ملک کی ہوں اس کو آگے بڑھانے کے لئے اسکی ضرورت پڑے گی کہ قانون تعبیر کا کوئی خاص قاعدہ منتخب کر لیا جائے جو ایک مشکل کام ہے۔

۱۔ مقدمہ دینجن سب کام پیل (۱۸۲۲ء) ۱۲۔ سہم ۴۱۴۔ حج، شادول : میں ایک دستاویز جو اسکاٹ لینڈ میں تحصیل باپنی تھی اور وہیں کے طریقہ مروجہ کے مطابق مرتب ہوئی تھی بغلط حالات مقدمہ انگلستان کے قانون کے مطابق الفاظ کے معنی میں تعبیر کی گئی کہ مقدمہ اسٹیلنڈ بنام رگلے (۱۸۹۵ء) ۳۔ ایل۔ بی۔ ۶۰۔ نیا دیکھو ۳۲۷۔ حج، لندن۔ کوپتس ورگھے جس خاندان کے ارکان کو گرفتار کرنے کی ہدایت کی تبصرہ خاندان کے مقام وطن کے قانون کے کی گئی کو مقابلہ کرو مقدمہ طرفہ (۱۹۱۱ء) ۱۔ چا۔ ۵۱۱۔ مقدمہ اسٹیلنڈ بنام گل ۵۔ مقدمات مراضہ ۵۵۔ برصغیر ۲۱۵۔ دیکھو ۱۱۵ تہ ۶

[illegible]

فقہہ ناقص طور سے مرتب ہو چکا۔ فاضل جموں نے تجویز میں جو الفاظ استعمال فرمائے ان میں ایک معاہدہ کی تعبیر اور اس کے جواز اور اس کے غیر مصرعہ نتائج۔ یاوں کہہ گا کہ اس کے ذاتی جواز اور اس کے اثرات ہیں کوئی تفسیر نہیں کی جس کی سب سے عام طور سے قانون بین الاقوام میں کی جاتی ہے اور کی جانی چاہئے اگرچہ دوسرے مقدمہ میں جو ڈیشل کمیٹی نے سوال زیر بحث کو سوال متعلقہ واقعات قرار دیا اور یہ لکھا کہ معاہدہ ایسا ہے کہ اس سے کوئی بناء دعوی نہیں پیدا ہوتی جس تک کہ رقم واجب الادا کا تعلق اس شامی سے ہو جائے جس کا معاہدہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہمارے مضمون کے اس جز کے متعلق جو سوالات پیدا ہو سکتے ہیں ان میں بغیر تفسیر کے فاضل جموں نے یہہ فرض کر لیا کہ فریقین کے پیش نظر کوئی نہ کوئی قس قانون ضرور ہو گا اور دونوں مقدمات میں انھوں نے یہہ طے کیا کہ وہ قانون انگلستان ہی کا قانون ہو گا اور انھوں نے اپنی تجویز کی بنیاد اس کو قرار دیا جس کو جوڈیشل کمیٹی نے دوسرے مقدمہ میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ معاہدہ کے فریقین کا ارادہ اس امر کا صحیح معیار ہے کہ ان کا معاہدہ کس قانون کے تحت ہے۔ اس میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ دیکھو مقدمہ ہالیہ وہی سب نام تاسکر ڈسٹری ہاور یہاں ارادہ باطل صاف اور صریح ہے۔

## معاہدہ کا اندرونی یا ذاتی جواز (Intrinsic Validity)

### اور اسکے اثرات

فرض کرو کہ ایک معاہدہ ان شرائط کے تحت طے ہوتا ہے جو اس کی تکمیل کیلئے ضرور ہیں، فاضل جموں اور اس کی تعبیر جہاں تک کہ فریقین کا صریح مقصد تھا ہوئی ہے اب وہ سوال باقی رہ جاتا ہے جو عام طور سے اس کے جواز اور غیر مصرعہ نتائج کا یا اندرونی یا ذاتی جواز اور اسکے اثرات کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات ایک دوسری اصطلاح ”ذمہ داری معاہدہ“ (Obligation of Contract) استعمال ہوتی ہے جس کے تحت میں یہہ سب داخل ہو جاتے ہیں۔ یہاں سے تھانوں

مقام انعقاد معاہدہ (Lex loci Contractus Celebrati) اور قانون مقام تعمیل معاہدہ میں کشمکش شروع ہوتی ہے، سو خال ذکر قانون سے مراد اس مقام کا قانون ہے، جو صحیح رومہ کے اصول کے مطابق عدالت معاہدہ (Forum Contractus) کہی جاسکتی ہے۔ انگلستان کے ججوں کی رائے کا رجحان مقدمہ ذکر قانون کی طرف رہا ہے؛ کیونکہ جس زمانہ میں شخصی قانون بین الاقوام کے اصول اس ملک میں شائع ہوئے، یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی اسی رائے کو ترجیح دیکھائی تھی؛ اس کی وجہ یہ تھی؛ کہ قانون رومہ کی عدالت معاہدہ کے معنی سمجھنے میں غلطی کیجاتی تھی۔ اور نیز یہ کہ قانون انعقاد

معاہدہ (Lex loci Contractus Celebrati) اور قانون مقام عمل (Lex loci actus) ایک ہی ہیں مگر ہمارے ملک کے جج، جو کہ قانون مقام عمل کے اصول سے زیادہ اہم نہ تھے، وہ معاہدات کے مراتب تکمیل اور اصطلاحی الفاظ کے معانی سے جو ذمہ داریاں عائد کی جاسکتی ہیں، ان کی تعبیر کو، قانون مقام انعقاد معاہدہ پر محمول کرنے لگے؛ جو دوسرے ممالک میں اکثر قانون مقام عمل پر محمول کیجاتی تھی؛ اور اس طور سے وہ لوگ ایسی حالت میں بھی قانون مقام انعقاد معاہدہ کی طرف رجوع کرتے رہے، جبکہ وہ قانون مقام عمل کے متوازی اور ساتھ ساتھ نہیں چلتا تھا؛ بلکہ قانون مقام تعمیل کے مقابل میں آجاتا تھا۔ لیکن جو دلائل قانون مقام تعمیل کی اس تائید میں پیش کئے جاتے ہیں کہ عام طور سے وہی معاہدات کی ذمہ داریوں کا متعین کرنے والا ہے؛ اس قدر قوی ہیں، اور اس قیاس غالب پر مبنی ہیں، کہ مقام تعمیل میں معاہدہ کی ذمہ داریاں رجسٹر ہو کر تعمیل ہوگی؛ اگر انگلستان کے ججوں کو اکثر صورتوں میں مقام انعقاد معاہدہ کی اس طرف داری سے، جو وہ اپنے اصول کے مطابق کر رہے تھے، دست بردار ہونا پڑا؛ اس طور سے مقام انعقاد معاہدہ کے اصول کی تائید میں، مقدمہ وی پنٹیشلا وغیرہ ایسٹرن نوٹیشن کمپنی بنام شیڈ ۱۸۶۵-۳-مو۔ بی۔ سی سلسلہ جدید۔ ۴۹۰ پراویسی کونسل کا فیصلہ صادر کرتے وقت، جو کچھ لارڈ جسٹس ٹرنر نے کہا ہے، اس سے زیادہ نہیں کہا جاسکتا۔ — عام قاعدہ یہ ہے کہ اس ملک کا قانون جہاں معاہدہ منعقد ہوا، اس کی نوعیت ذمہ داری اور تعبیر کا تعین کرنے والا ہے۔ فریقین معاہدہ یا تو اس قسم سے مست کی رعایا ہیں جو اس ملک میں حکمران ہے، یا وہاں ماضی قیام کی بنیاد پر



اس کے عارضی طور سے تابع ہیں۔ دونوں صورتوں میں انکی نسبت یہ سمجھا جانا چاہیے کہ وہ وہاں کے مروجہ قانون کے پابند ہیں اور اس کے عمل پر انھوں نے اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا ہے۔ یہ امر مطلقاً قابلِ محفاظہ نہیں کہ اس رضامندی کا اظہار مصرع الفاظ میں نہیں ہوا، یہ رضامندی، فی الحقیقت، بجا طے واقعہ کے سلسلہ اور سفر و سیر ہے اور جو ملک غیر کی عدالت اس کی تعبیر یا تفصیل کسی دوسرے قاعدہ سے کرانی سے وہ فریقین کے مابین اور سلسلہ اصول ارتباط اقوام کی خلاف ورزی کی محکمت ہوتی ہے۔ اس کے بعد ہی نچ موصوف لکھتے ہیں:-

287

”فاحصل، مجوں نے تمام قاعدہ کا ذکر فرمایا ہے اس میں شک نہیں کہ اس قاعدہ کے احتمال کے حدود اور استثنیات موجود ہیں، لیکن مقدمہ زیر بحث پر ان کا کوئی اثر نہیں، فریقین معاہدہ کا حقیقی منشا باطل صاف اور صریح ہے۔ یہ معاہدہ انگلستان میں، دو انگریزی رعایا کے درمیان میں ہوا، انھوں نے اس غرض سے لکھے، کہ فلاں شے ساتھ آپس سے موریشز تک بمحفاظت تمام یہ سنا دیکھا گیا تفصیل، کمال ایک انگریزی جہاز سے جو ایک انگریزی بندرگاہ میں لنگر انداز تھا فروغ ہوا تھا اور ایسے جہازوں میں جاری رہتا ہے، اس مقصد کے لئے اپنا ملک اس نے ساتھ رکھتے ہیں یا موریشز پہنچ کر تمام ہوتا ہے۔ مگر یہ ممکن ہے کہ اس تفصیل میں جڑا یا کھلا، اس نے ملاک میں، جو اٹلانٹک سفر میں طے کرنے پڑیں، کوئی نقص یا غلط واقع ہوا اس معاہدہ میں، جو مراحضان نے مرتب اور جاری کیا تھا، اپنی حفاظت کے لئے، یہ شرط بصراحت درج کر دی تھی، کہ جو ذمہ داری ان پر عائد ہو سکتی ہے، وہ انگلستان کے قانون کی حد سے آگے نہ بڑھے پائے گی۔ فرانس کے قانون کے مطابق ہو تو موریشز میں شائع تھا ایسی شرط جو ذمہ داری کو اس طرح محدود کرے، ان کا قابلِ محفاظہ تھی؛ مگر راپوی کو نسل نے عدالت موریشز کے فیصلہ کو منسوخ کرتے ہوئے، یہ طے کیا، کہ ایسی شرط قابلِ محفاظہ ہے؛ جس نے لکھا: کہ فریقین معاہدہ کا حقیقی منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاہدہ انگریزی معاہدہ سمجھا جائے اور اس کی تعبیر انگلستان کے قانون کے قواعد سے کی جائے۔ چونکہ کوئی عام قاعدہ یا محکمت عملی ایسی نہیں معلوم ہوتی، جس کی بنا پر اس سے خلاف کوئی رائے قائم کیا سکے، اس لئے فاحصل نچ،

بہر طے کریں گے کہ عدالت تحت نے ان قواعد کے مطابق نہ عمل کرنے میں قلعی کی۔

اب سہم اس امر پر غور کریں گے کہ یہ مقدمہ اور یہ تجویز کن امور پر مشتمل ہے۔ جب ایک ایسا معاہدہ منعقد ہوا جس میں تصریح تمام کمپنی کی ذمہ داری خود کردی گئی تھی تو اس میں شبہ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں معلوم ہوتی کہ فریقین کا منشا یہی تھا۔ اصل سوال یہ ہے کہ آیا یہ منشا جاریہ اور اس بنا پر قابل نفاذ تھا یا نہیں؟ اور اس کا انحصار اس پر تھا کہ مقدمہ سے انگلستان کا قانون متعلق ہو گا یا مویشیکا؟ اس بیان سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا کہ ہر دو قوانین سے فریقین کے پیش نظر اگر کوئی قانون تھا تو وہی قانون ہو گا کیونکہ روس سے انکا معاہدہ جائز قرار پاتا جو کیونکہ ان کے اس منشا ثانی کے جواز کی نسبت بھی وہی اعتراض وارد ہو سکتا ہے جو کمپنی کی ذمہ داری کو محدود کرنے پر وارد ہو سکتا تھا۔ عدالت نوٹ نہیں کرتی کہ یہ طے کیا کہ مقدمہ سے اسی جزیرہ کا قانون متعلق ہو گا کیونکہ وہیں تک مال بچھا دینے کا معاہدہ کیا گیا تھا اور اس بنا پر وہی مقام تعمیل معاہدہ قرار پائیگا۔ پراوی تو کونسل نے قانون انگلستان کے تحتیں فیصلہ کیا لیکن باوجود اس مضبوط اصول کے جس سے اس نے اپنی تجویز کا اعجاز کیا تھا، اس پر کوشش مطلق نہ کی کہ اس کو حقیقی یا فرضی طور سے مقام معاہدہ کا قانون قرار دے۔ حقیقی طور سے اس نے یہ بتایا کہ معاہدہ کی تعمیل کال برنڈی ہے نہ کہ صرف اس کا آخر مقام اور کمپنی کے انگریزی ہونے کی حیثیت اس طرح قرار دی کہ جو معاہدہ ہوا اس کے دونوں فریق انگریز تھے۔ فرضی طور سے اس نے اپنی رائے فریقین کے اس مفروضہ ارادہ پر قائم کی کہ وہ انگلستان کا قانون اختیار کرنا چاہتے تھے۔ اب اگر شوگنی کی بحث متعلقہ عدالت معاہدہ مندرجہ صفحہ ۲۳۱ و ۲۳۲ پر نظر ڈالی جائے گی تو ظاہر ہو گا کہ یہ مقدمہ فیصلہ میں داخل نہیں ہوتا کیونکہ ان تمام مقامات میں سے جن پر اس کی تعمیل پھیلی ہوئی تھی کسی خاص مقام کا نام تصریح نہیں کیا گیا تھا بلکہ وہ مندرجہ میں داخل ہوتا ہے اس بنا پر کہ کمپنی کے اس اٹھائے کاروبار میں جو انگلستان میں جاری تھا یہ ذمہ داری پسند ہوئی تھی اور نیز مندرجہ کے تحت میں کمپنی کی انگریزی حیثیت ہونے کی وجہ سے اور اس لئے ان وجوہ کی بنا پر جو پراوی

کے حقیقی وجوہ کے مطابق تھے؛ انگلستان، قانون روماکا، عدالت معاہدہ تھا۔ اور فرضی وجوہ کی نسبت جو کچھ کہا جاسکتا ہے، وہ یہ ہے کہ اس امر پر پورا اعتماد کیا جانا چاہئے کہ اگر بالفرض، انگلستان کے قانون میں اپنی کی ذمہ داری، محدود کرنے کی ممانعت ہوئی؛ اور فرانس کا قانون، اسکی اجازت دیتا؛ تب بھی پراپیسی کونسل کا فیصلہ، انگلستان ہی کے قانون کے حقیقی ہوتا؛ اور فریقین کے اس ارادہ کا، کوئی ذکر نہ کیا جاتا؛ کہ وہ ایسا قانون، اختیار کرنا چاہتے تھے جس کی رو سے، ان کا معاہدہ، جائز اور قابل نفاد قرار پائے۔

انگلستان کی عدالتوں کی، کوئی ایسی نظیر موجود نہیں ہے، جس میں بمقابلہ مقام انعقاد معاہدہ کے مقام تعمیل معاہدہ کے قانون کو ترجیح دی گئی ہو۔ مقدمہ رینسن بنام بلینڈ (۱۷۹۰ء) میں، لارڈ مینفیلڈ نے کہا؛ کہ ”جب معاہدہ اس صریح منشا کے ساتھ منعقد ہو، کہ وہ نفاذ ملک کے قانون کے تابع رہے گا؛ تو مقام معاہدہ کا قانون، اس کا فیصلہ کرنے والا نہیں قرار دیا جاسکتا۔“ ..... ایک ہنڈی کے بدل کے جواز کی نسبت بحث تھی؛ جس کو، ایک شخص نے، خود اپنے اوپر دوسرے ملک میں ادا کئے جانے کے لئے لکھا تھا؛ مگر اس ملک کے قانون سے، ایسی ہنڈی پر ادا کی نہیں ہو سکتی تھی؛ اور اس مقام کے قانون کے سوائے، جہاں کہ ہنڈی لکھی گئی؛ کوئی اور قانون ایسا نہیں ہو سکتا تھا، جس سے کوئی قاعدہ اس کے متعلق مستنبط کیا جاسکے۔ لارڈ مینفیلڈ کا مطلب، صریح منشا سے، کوئی ایسا امر نہ تھا، جو اس مقدمہ کے لئے مخصوص ہو؛ بلکہ وہ عام اصول تھی، جو مقام تعمیل معاہدہ سے، فطری طور سے، وابستہ ہوتی ہے؛ ایسی حالت میں بھی جبکہ وہاں دادرسی چاہئے کا نتیجہ، فریقین کے صحیح منشا کی درستگی اور برہمی کا باعث ہو۔

وقعہ ۲۱۲ ان حالات میں، یہ کہنا، غالباً صحیح ہوگا؛ کہ ایک معاہدہ کا اندرونی جواز، اور اس کے اثرات متعین کرنے کے لئے

قانون کا انتخاب، انگلستان میں حقیقی وجہ پر کیا جائے گا، ترجیح اس  
کے کو دیکھائے گی، جس سے معاملہ کا حقیقی طور سے تعلق ہو گا۔ نہ مقام  
مساہدہ کو، نہ تخصی برائے مقام مساہدہ ہونے کے۔

اس اصول کی توضیح، مقدمہ جیکس بنام کریڈٹ انس۔ ۱۲۔  
کیو۔ بی۔ ڈوی۔ ۵۸۹ (۱۸۸۳) مع ڈوئیس سنسٹی۔ ۱۸۸۲ (۱۸۸۲) ج ۱،  
بریتش ویراؤن۔ اور مقدمہ سیوری اسٹیم شپ کمپنی ۴۲ چانری  
ڈوئین۔ ۳۲۱۔ (۱۸۸۸) مع چنٹی میں ہوئی، اور اس کی تائید  
۱۸۹۹ میں، البری۔ کائن۔ اور فرامی نے کی۔ ان دونوں  
مقدمہ ماست میں، جو قانون تختہ کیا گیا، وہ روم کا عدالت  
مساہدہ کا قانون تھا، جیسا کہ سوئٹجی نے بیان کیا ہے۔ لیکن  
دونوں مقدمہ ماست میں، ناخصل ججوں نے، بہت زیادہ زور، فریقین کے  
منش پر دیا ہے، اور انتخاب قوانین میں، اسی کو اپنا ہر بنایا ہے جو  
اپنی کتاب کی اخیر طبع میں، ریٹ لیکٹ نے، قاعدہ مندرجہ  
ذیل کے ہذا کی صحت پر اس طرح دلیل قائم کی تھی ۱۔

جب کوئی ایسا مقدمہ پیش ہو، جس میں مساہدہ کی نوعیت  
اور اس کے حالات، اس کے جواز کے فیصلہ کو، ایسے قانون  
پر عمل کرتے ہوں، جو اس مساہدہ کا موید نہ ہو، اور عدالت سے  
یہ درخواست کی جائے، کہ اس کا تفضیل دوسرے قانون سے  
کیا جائے،۔ کیونکہ فریقین کی نسبت یہ فرض کر لیا جانا چاہئے، یا یہ  
کہ وہ خود بیان کریں، کہ ان کا منش، اس قانون کے لحاظ سے  
مساہدہ کرنے کا تھا، جس کی رو سے ان کا مساہدہ قابل نفاذ  
تھیں۔!۔ تو ایسی درخواست کی نسبت، یہہ قطعی طور سے سمجھا جائے:  
کنج، اس کو ہرگز منظور نہ کریں گے۔ دیکھو! مقدمہ رائل ایجنج  
ایشورنس کارپوریشن بنام سو جو فارسیکس، کیس کوئی بلاگٹ دیگا  
(۱۹۰۲) ۲۱۔ کے۔ بی۔ ۳۸۴۰۔ ج ۱، کوئٹس۔ میتھو۔ کوئٹس (اردو)۔



یادگار سجادہ کے اس جز کی نسبت جس کی تمیل اسپین میں قرار پائی ہے،  
اوپرین کے قانون کا محکمہ لکھا جانا ضرور ہے مگر جو ناجائز قوانین اسپین  
کی رو سے عام ہوئی ہے اس سے سجادہ کے شرعاً ناجائز اور ناقابل  
نفاذ قرار پاتے ہیں۔ مثلاً کہ وہ قدر ترینٹ ڈیشنگ کمپنی نام اسپین (۱۹۲۰ء)  
۱۔ سی۔ ۸۰۰ جن چار تھو ہالڈین۔ شمولن جس میں ایک ایسے سجادہ  
کی بنس پر جو سرکار انگریزی کے ملک میں ملک غیر میں مال پہنچانے کے  
کر ایم میں تخفیف کے متعلق ہوا تھا قابل نفاذ قرار پایا اگرچہ ایسی تخفیف  
سنے الکالیں جہاز پر قانون ملک غیر کے لحاظ سے برمانہ عاید ہوتا تھا

مقدمہ برٹش ساؤتھ افریقہ کمپنی بنام فری برس کانسٹیبل ڈیوڈ وائٹسز  
[۱۹۱۰] ۱۔ پائرس۔ ۲۵ (۱۹۱۰) ۲۔ پائرس۔ ۵۲ میں جج کوٹھن لائی گئی  
اور عدالت مرافقہ میں کورٹس جارجس فارڈیل اور کنیڈی نے فری برس کانسٹیبل  
کے متعلق جو جائداد غیر منقولہ کو قعد ملک غیر پر قائم ہوتی تھی قانون انگلستان  
کو صحیح قانون ساؤتھ افریقہ دیا جس سے معاہدہ کی ایک اہم شرط اطلال  
پانی اگرچہ اس مقام کے قانون کے تحت اس سے جہاں ساؤتھ افریقہ کا بڑا جز  
واقع تھا یہ شرط جائداد قرار پائی تھی جس کو منقطع کرنے کو چھ صحیح قانون  
معاہدہ کے انتخاب کو فریقین کے ارادہ پر محمول کیا مگر ارادہ کو شخص اس سے  
استنباط کرنے سے انکار کیا اور شرط قانون مقام وقوع کے تحت اس سے  
درست تھی۔ جس کنیڈی نے بھی اس مسئلہ کو فریقین کے منشا پر محمول کیا مگر  
کورٹس جارجس اور فارڈیل نے فری برس کو حسب دفعہ ۲۱۲ طے کیا مگر دفعہ  
منشا سے کوئی بحث نہیں کی۔ مقدمہ ہینسن بنام ڈکنس [۱۹۰۶] ۳۳۔  
ٹی۔ اے۔ ۵۶ میں جج ہارٹ نے منشا پر بحث دفعہ ۲۲۲ میں فریقین کے  
منشا سے بحث تھی اہم اسم عربی پر فیصلہ ہوا مقام تعمیل معاہدہ تھا جو وعدہ  
منہج کے متعلق تھا اور

ایسے مقدمات میں بھی جن میں فریقین کے مفروضہ متبادلوں کے نام اعتماد کیا گیا ہے، مثلاً مذکور ایک فرضی مشا سے زیادہ نہیں تھا، جو دوسرے ہذا کے حوصلے کے

ابتلع میں نفرن کر لیا گیا تھا اور بچائے خود انتخاب قانون میں، کوئی حقیقی ہادی نہیں ہو سکتا تھا۔

مفصلہ ذیل مقدمات کا فیصلہ وقفہ ۱۱۲ کے مطابق ہوا ہے، جس میں بنام  
بازادین سب مارٹن میگراف کمپنی (۱۸۹۱ء) کیو۔ بی۔ ۶۹۔ جی، ایئر لائنز کے  
دو آپس میں جنہوں نے جنس ڈسٹ کے فیصلہ کو کال کیا۔۔۔۔۔ یہ ایک ایسا مقدمہ  
ہے، جو جیسے سلسلہ تعبیر اور ان میں سے اس صراحت کے لیے لکھی ہے کہ اس کو عنوان  
مقدمات کی عبارت سے منتخب کر کے، یہاں درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔۔۔  
”قریباً کہ مدعی کا نشانہ قابلِ ترجمین اور ماہران فن اور اگر ضرورت ہو تو بازرگانی کے  
قانون داں اشخاص کی شہادت سے دریافت کیا جاسکتا ہے، اگر کسی شہادت  
سے ایسا یہ نشانہ ظاہر ہوتا ہو، کہ جو اختیار دیا گیا ہے اس سے انگلستان میں کام لیا جائے،  
تو اس اختیار کے حدود۔۔۔ جہاں تک اس کا تعلق انگلستان کے مساللات  
سے ہے۔۔۔ انگلستان ہی کے قانون کی رو سے متین کئے جانے یا نہیں ہو

و مقدرہ میری تاس (۱۸۹۲ء) پی۔ ۱۵۰، ج، گول بازس: جن کے فیصلہ کو،  
حبس لڑتے۔ اے ایل اسٹیم۔ دیو جی نے کمال رکھا، و مقدرہ مادھو فرکین بڑا پر  
بنام بادشاہ (۱۸۹۹ء)۔ چانسری ۲۷ ماہیں حبس کیلئے ج نے نو فہ ۲۱۲ کا حوالہ  
دیا، اور اسکو پناہ کیا۔ یہ فیصلہ کمال رکھا، (۱۹۰۰ء)۔ چانسری ۲۷، ج، لڈ لڈتے۔  
و گھان و میس۔ روتھر۔ اور اس کا قبل مقدرہ کچن بنام میکلین۔ ا۔ ڈیلیو۔ سی۔  
سی۔ ۱۵۰ میں کیا گیا۔ مقدرہ، معاوضہ مزدورں کے ایکٹ کے متعلق تھا؛  
اور اسی میں یہ بتلایا۔ کہ ایسا لازم، جو انگلستان میں رہتا ہو، اور جس کو کوئی شخص  
فرانس میں، کام کر کے لئے گیا ہو، اس کو وہاں نقصان پہنچا ہو! اس کو  
معاوضہ پانے کا اہتمام نہیں ہے، کیونکہ اس امر کی کوئی شہادت نہ موجود  
ہوئے کجیات میں، کہ معاوضہ سے، قانونی مقام معاوضہ شہر کا اتنا فرق  
تعمیل معاوضہ، نافذ کیا جائے گا،

دیکھو! دفعہ ۳۹ میں تہیک نامہ از دواج یا معاہدات سے بحث کی گئی ہے،  
 قبل اس کے کہ ان مقدمات سے تفصیل بحث کی جائے، جن میں کسی دوسرے  
 ملک کا مقابلہ انصاف و معاہدہ سے ہو جو کہ معاملہ زیر بحث کی قرارداد کا صحیح مقام ہے؛

اور اسی بنا پر اسی مقام کا قانون، معاہدہ کا صحیح قانون ہے، ایسے امر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان مقدمات سے بحث شروع کی جائے، جن میں قانون تقاضی کا مقابلہ اس قانون سے ہوتا ہے، جو کہ انعقاد معاہدہ کے سلسلہ مقام میں نافذ ہے۔

۲۱۳۔ جو معاہدہ، اس نے مناسب Proper law قانون کی رو سے ناجائز ہے، وہ نافذ نہیں کرایا جاسکتا۔ یہ نتیجہ اس خیال سے پیدا ہوتا ہے کہ کوئی ذمہ داری، مقامی قانون سے، بحیثیت مقامی قانون کے نہیں پیدا ہوتی؛ یعنی جبکہ معاملہ کی عدالت، مناسب عدالت نہیں ہے۔ اور اگر معاہدہ کا کوئی جز، قانون مقام تعمیل کی رو سے ناجائز ہے، تو وہ جز ناقابل نفاذ قرار پائے گا۔

مقدمہ پر بنیاد رکھ کر (۱۸۴۰ء) ۱۱-سم۔ ۲۱۸-ج۔ مثلاً اول۔ ریٹے برادرسی بنام ٹینا نور اوغیرہ (۱۸ کی)۔ وزیر داخلہ ہانورڈ بنام کوٹوروتھ۔ ۵- کیو۔ بی۔ ۴۴-ج۔ ٹیکسی۔ ٹال وغیرہ۔ رمنڈر گنگام بنام ڈاؤن۔ ۲- سی۔ پی۔ ڈی۔ ۴۴۳-ج۔

کثیر الشہاد مقدمات میں، یہ طے ہوا ہے کہ انگلستان کا قانون، مالک غیر کے قوانین متعلقہ مال یا تجارت کی خلاف ورزی کو ناجائز نہیں قرار دیتا اور اس بنا پر وہ معاہدہ جس کا مناسب قانون، انگلستان کا قانون ہے، نافذ اہل قرار پائے گا، گو کہ متنازع ہو، کہ اس کی خلاف ورزی کی جائے۔ مقدمہ پلانچی بنام ٹیچر (۱۸۶۹ء) ۱-ڈاک۔ ۲۵۱-ج۔ سینٹیفیلڈ وغیرہ۔ مقدمہ لیوڈ بنام ٹیچر (۱۸۸۰ء) ۱-ڈاک کی کتاب، متعلقہ سید بحری، انٹھوین ایڈیشن صفحہ ۵۰۶-ج۔ سینٹیفیلڈ۔ مقدمہ سائمن بنام باڈ (۱۸۱۳ء) ۲-ایم وایس۔ ۹۴-ج۔ رٹیر وغیرہ، جو کمال (۱۸۱۴ء) ۲-ب تبدیل اسٹا، باڈ بنام میڈرٹاٹسٹ۔ ۸۲۴-ج۔ ہامسٹن وغیرہ۔ مقدمہ شارپ بنام فیلڈ (۱۸۴۹ء) ۲-بی۔ ایچ۔ ۵۰۱-دیکھو صفحہ ۸۱۶-ج۔ کالٹن ہام پو اس اصول کی صحت پر، یہاں بحث کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی، کیونکہ اگر وہ تسلیم بھی کر لیائے، تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا، کہ ایسا معاہدہ، یہاں نافذ اہل قرار پاسکتا ہے جو اپنے مناسب قانون کی رو سے، کوئی ذمہ داری نہیں عائد کرتا، درحالیکہ



ایسی ناجوازی کا باعث، ملک متعلقہ کے توہین تجارت یا مال کی خلاف ورزی ہو۔ مگر مقدمہ راول بنام لاسن (۱۷۳۵ء) اور اسی زمانہ کے دوسرے مقدمات، بارڈوک ۵۵۔ بارڈوک ۵۶۔ بیچ۔ د۔ بی میں ایسا ہوا، جب تک کہ مقدمہ موخر الذکر کی تائید اس بنا پر نہ کی جائے کہ جو معاہدہ، ایک ملک سے دوسرے ملک میں، (مال) لیجانے کے متعلق ہوتا ہے، اس کا تعلق موخر الذکر ملک سے ہوتا ہے۔ نیز دیکھو دفعہ ۲۲۲

یہ امر، اس موقع پر قابل بیان ہے کہ جس معاہدہ کا مقصد یہ ہے جو کہ دوست کے ملک میں بغاوت پھیلانی جائے یا ایسی باغی حکومت کو قائم دیکھائے، جس کو اس ملک کا بادشاہ تسلیم کرنا، وہ انگلستان میں قابل نفاذ نہیں قرار پاتا۔ مقدمہ جونس بنام گارشیڈیل راول (۱۸۲۳ء) فی وار ۲۹۷۔ ج ۱، ایڈن۔ و مقدمہ بری بنام ٹاسن، جس کا ذکر جیس شاول نے، مقدمہ ٹیلر بنام بارکلی میں کیا ہے۔ ۲۔ بم۔ ۲۲۲۔ ج ۲، ایڈن۔ و مقدمہ میکناڈار بنام ڈی ایورکس (۱۸۲۲ء) ۳۔ ایل۔ جے۔ چانسیری۔ ۱۵۶۔ ج ۱، بیچ۔ و مقدمہ ڈی وٹن بنام ہنڈرکس (۱۸۲۴ء) ۹۔ مور۔ ۵۸۶۔ ۲۔ بنگ۔ ۳۱۲۰۔ ج ۱، بیٹ۔ مقدمہ ٹاسن بنام پاپس (۱۸۲۸ء) ۲۔ بم۔ ۴۔ ج ۱، بتیل۔ اساتاسن بنام بارکلی۔ ۶۔ ایل۔ جے۔ چانسیری ۹۲۔ ج ۱، شاول۔ و مقدمہ ٹیلر بنام بارکلی (۱۸۲۸ء) ۲۔ بم ۲۱۳۔ ج ۱، شاول۔ موخر الذکر مقدمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت، وجہ ثبوت میں اس امر کو تسلیم کر سکتی ہے کہ فلاں باغی گورنمنٹ تسلیم نہیں ہے، اگرچہ جوابدہ عوی میں، اس کے خلاف بیان کیا گیا ہو، جو جب کسی جوابدہ عوی میں، ایسی ریاست کا ذکر ہو، جس کو ان ممالک کے بادشاہ نے تسلیم نہ کیا ہو، اور ممکن ہے کہ وہ باغی بھی نہ ہو، بلکہ ایسے ملک میں جدید قائم ہوئی ہو، جو پہلے غیر مرتبہ حالت میں تھا، تو جو فریق، اس کے وجود کا مدعی ہو، اس کو ثبات کرنا چاہیے۔ مقدمہ میلر اگر بنام لو (۱۸۲۴ء) آئی۔ سی۔ وی۔ ۲۰۰۔ رالی۔ دمو۔ ۵۷۔ ج ۱، ایڈن۔

**دفعہ ۱۱۳** (الف) لیکن یہ امر کہ معاہدہ کی تعمیل انگلستان میں، حکومت غیر کے کسی فعل یا مقام تعمیل میں کسی غالب قوت کی وجہ سے، ناممکن ہو گئی ہے، معاہدہ مذکور کو ناجائز نہیں کر دیتا اور نہ اس کا مانع ہے، کہ مناسب قانون ملی رو سے، اس کی خلاف ورزی کی بابت ہر جہ دایا جائے۔

مقدمہ بلکیرن رائن کمپنی بنام ڈیمس و فرزند ان (۱۸۱۹ء)۔ کہے۔  
بی۔ ۴۰۔ ۵۔ جیکارڈو تھی، مدعی علیہم نے، مدعیوں کے ساتھ لکڑی، اس  
شرط سے فروخت کی تھی کہ وہ فلیڈیل سے لاکڑی انگلستان میں، مدعیوں کے حوالے کی جائے گی۔  
فلیڈیل میں، لکڑی نہ ملنے کی وجہ سے، مدعی علیہم معاہدہ کی تعمیل نہ کر سکے۔۔۔ قرار  
پایا جس کے وہ لوگس ہر جہ کے ذمہ دار ہیں۔ لک نہیں، عدم تعمیل کے جوابدہ اسباب  
پیدا ہوئے ان پر محسوس کیا گیا۔

**دفعہ ۱۱۴** جب معاہدہ کا یہ منشا ہو، کہ انگلستان کے قانون کی خلاف ورزی کی جائے گی، تو اس کی تعمیل، انگلستان میں نہیں ہو سکتی؛ اگرچہ معاہدہ مذکور، قانون مناسب کی رو سے جائز ہو۔

مقدمہ گیس بنام لارنس (۱۷۸۹ء)۔ ٹی۔ آر۔ ۴۰۔ ۵۔ جی، کنیان۔  
ایشہرسٹ۔ تکر۔ اگر اس سب نے اپنی رائے کی بنیاد، اس پر رکھی تھی، کہ  
مدعیوں میں سے تین شریک، بروقت انقضاء معاہدہ، انگلستان میں رہتے  
تھے تو مقدمہ کو کاس بنام پٹالونا (۱۷۹۱ء)۔ ٹی۔ آر۔ ۴۰۔ ۵۔ جی، کنیان۔  
ایک شخص، مدعی تھا، جو کہ مقام انقضاء معاہدہ میں رہتا تھا؛ اور انگریزی رعایا  
بھی تھا؛ اسی پیش کنیان اور غالباً جسٹس گراس نے بھی، اپنی رائے  
قائم کی۔ برخلاف اس کے جسٹس ایشہرسٹ اور جسٹس تکر کی رائے، اس  
دستور اصول پر قائم ہوئی، جس کا اہمسا دفعہ ہد میں کیا گیا ہے، مقدمہ  
ویل بنام بیڈ (۱۸۰۹ء)۔ ٹی۔ آر۔ ۵۹۹۔ ۵۔ جی، کنیان۔ تکر۔ و گراس  
اس میں، مدعی، انگریزی رعایا نہ تھا؛ اور باقرا، دفعہ ہد کے باطل مطابق کاروبار  
ہوئی تو مقدمہ ایلیس بنام جانسن (۱۷۷۵ء)۔ سی او ڈیوولی۔ ۴۱۱ میں لارڈ  
سینفیلڈ نے اس اصول کو قائم کیا تھا؛ مگر اس کا استعمال، نہ خود اس معاہدہ

میں، اور یہ مقدمہ ایکٹ بنام انگل (۱۸۲۵) ۲-سی۔ آر۔ ایم۔ آر۔  
 ۲۱۱-ج، آئیکٹ۔ بلینڈ۔ ایڈرسن۔ گرنی میں جو سکا، کیونکہ مال فروخت  
 کی کال عاقلی، ملک غیر میں ہو سکتی تھی، اور بائع نے، مال کو بطریق رشیدہ  
 انگلستان میں داخل کرنے کی کارروائی میں، کوئی مدد نہیں کی تھی: اگرچہ  
 وہ شتر ہی کے اس ارادہ سے، واقف تھا کہ وہ ایسا عمل کرنا چاہتا ہے، جو  
 مقدمہ لارڈ کلیئان کے اجلاس پر تھا، اس میں بائع نے، سامان کو، ایک  
 مخصوص طریقہ سے، خفیہ طور پر، داخل ملک کرنے کیلئے، باغی تھا۔

مقدمہ سینٹو بنام ایچی (۱۸۵۹) ۶-سی۔ بی۔ (سلسلہ جدید) ۸۲۱-اور (۱۸۶۹) میں  
 سلسلہ راند۔ ۸-سی۔ بی۔ (سلسلہ جدید) ۸۶۱-میں۔ جو، ایک برازیل کے باشندہ کی  
 طرف سے، انگریزی رعایا کے مقابلہ میں، دائرہ تھا، ان غلامی عدم تحویل کے تعلق جو انگریزی  
 رعایا نے، اس کے ہاتھ، برازیل میں فروخت کئے تھے، اور قابل تعیند یہ تھا  
 — کہ آیا ان کو انگلستان کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کی رو سے،  
 غلاموں کے فروخت کی ممانعت تھی یا نہیں؛ اگر ممانعت تھی، تو گو سعادہ  
 کا فتاویہ یہ نہ تھا کہ انگلستان کے قانون کی خلاف ورزی کیجائے؛  
 مگر حقیقی طور سے، یہ خلاف ورزی تھی: اور اس لئے انگلستان میں،  
 اس کی بابت، دادرسی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔ ضمنی کھر سے حبش براتول اور  
 بلکہ ان کی رائے یہ ٹھہری؛ کہ جو حق گلت، وزیر کو، برازیل میں، غلاموں  
 کے تعلق، حاصل کیا گیا ہے، اور جو اس ملک میں، جائز اور قابل بیع و شری  
 ہے، اس کو انگلستان میں برازیل کا جائز حق، تسلیم کرنا چاہئے، اگرچہ یہ ممکن  
 ہے، کہ مشرعی کے انگریزی رعایا ہونے کی حالت میں، ان کے حصول کی  
 بابت، وہ انگلستان کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کی تحت میں، مجسم  
 قرار دیا جاسکے۔ ۸-سی۔ بی۔ (سلسلہ جدید) ۸۶۲-۸۶۹-مگر حبش  
 بلکہ ان کا یہ خیال تھا کہ یہ رائے، اعتراض سے خالی نہیں، مگر یہ بائع  
 انگلستان کی رعایا، الجھاؤ تو ان کے ہو۔ یہ مسئلہ بغیر اس قید کے بھی  
 بالکل صاف ہے؛ مگر حبش و کنز۔ دیس۔ اور بلٹس نے، عدالت تحت میں؛

اور جس، و طین اور پوکات نے، عدالت بالامیں، اس کے خلاف راستے قائم کی پڑاٹنائے جنگ میں اکثر اتحاد مقدمات میں، جو بر بنائے معاہدات، انگریزوں اور دشمن کی رعایا میں چلے، یہ طے ہوا کہ خواہ معاہدہ کسی قانون کی سخت میں ہوا ہو مگر جنگ نے، تمام ایسے قبیلی معاہدات کا خاتمہ کر دیا، جن میں مزید کارروائی کے لئے شاہ انگلستان کی رعایا، اور بیرونی دشمن کی رعایا، یا ایسے لوگوں میں جو بالا رادہ، دشمن کے ملک میں رہتے ہوں، رابطہ و ضبط کی ضرورت ہوتی ہے پڑا مقدمہ اول ہی ہو کہ پنی بنام رائیوٹو کپنی (۱۹۱۸ء) سے سی۔ ۲۹۰- ج، پاورکر۔ ڈائینڈن وکیلینڈ و مقدمہ نیلور فیزن و کپنی بنام کریشی-۱- جی (۱۹۱۸ء) کے۔ بی۔ ۳۳۱- ج، سیکٹ کارڈی و جس کی تائید سی۔ ۱- اے (۱۹۱۸ء) کے۔ بی۔ ۴۸۶- میں کی گئی: یہ معاہدات، جبر میں کو، ایک عرصہ دراز تک دھتایا گیا کرنے کے متعلق تھے، جن میں یہ شرط کی گئی تھی، کہ جنگ کی حالتیں، اقاط رال (متوی رہیں گے) قرار پائے کہ یہ شرط قائم نہیں رہ سکتی، کہ وہ، انگلستان کے قانون کے خلاف تھی، اور کل معاہدہ منسوخ کر دیا گیا

**دفعہ ۲۱۵** جب کوئی معاہدہ، ان اصول کے خلاف ہوتا ہے، جو انگلستان میں، اہم عامہ اور اخلاقی مقاصد تصور ہوتے ہیں، تو اس کی تعمیل ان نہیں ہو سکتی، اگرچہ، وہ، اپنے مناسب قانون کے لحاظ سے، جائز ہو۔ اسے مقدمہ میں، مدعی کی راہ میں، وہ حفاظت حاصل ہوتی ہے، جو ہر حکم خانگی حکمت عملی کی کرنی پڑتی ہے، اور اسی کا خیال رکھ کر، ملک غیر کے قانون کو، نافذ کرنے کا، ہر اصول منظور کیا جاتا ہے۔ دیکھو صفحات ۵۱ و ۵۲۔

بہر مخصوص مقدمہ میں، جو وقت پیش آتی ہے، وہ، اصول کے متعلق نہیں ہوتی، بلکہ صرف اس کے متعلق ہوتی ہے، کہ آیا وہ، مقاصد عامہ و اخلاق، جو زیر بحث نہیں، اس قدر اہم ہیں، کہ انکی بنیاد اصول مذکور کا استعمال کیا جانا مناسب ہوگا، یا نہیں؟۔ جن صورتوں میں، قانون انگلستان کی خلاف ورزی خصوصاً بیرونی،

وہ ایسی صورتیں ہیں جن میں لازمی طور سے مختلف جگہوں کی رائے میں اختلاف ہونا چاہئے۔

مقدمہ کا مقصد بنیاد میں، دفعہ ۲۸ کا حوالہ دیا گیا اور اس کی تائید کی گئی۔ ۱۹۰۱ء کے۔ بی۔ ۵۹۱-ج، کاسٹنس۔ دوم۔ ویتھو، جنہوں نے رائٹس کے فیصلہ، (۱۹۰۳ء) کے۔ بی۔ ۱۱، کو منسوخ کر دیا، اس میں، عدالت نے، ایک معاہدہ کی تکمیل کو، منظور کر دیا، جو دو ایسے اشخاص میں منعقد ہوا تھا جنہوں نے، فرانس کا وطن اختیار کر لیا تھا، معاہدہ، اخلاقی زور ڈال کر لایا گیا تھا: اور سب رائے ایک ماہر فن کے، وہاں قابل نفاذ تھا۔ پھر اس کا استعمال، مقدمہ سوسائٹی وی پیٹرس ٹینس بنام امریکا (۱۹۱۳ء) ۲۹-ٹی۔ ایل۔ آر۔ ۷۷، ج، اسکرول میں کیا گیا، جس میں عدالت نے یہ قرار دیا کہ۔۔۔ ایسے چمک کی رقم، جو فرانس میں، ایک انگریز کے، جبر، اس عرض سے لکھوالی سنگتی تھی، کہ اس کے ذریعہ کے ایک دوسرے شخص کا قرضہ تیار بازی ادا کیا جائے، انگلستان میں بذریعہ میل نہیں ادا کر لیا جاسکتی: نہ کہ ایسا معاملہ فرانس میں جاتا ہو۔ دیکھو مقدمہ ٹنٹر جرنل ٹرین بنام فرنس جرنل مندرجہ صفحہ ۹، جس میں بمقابلہ جار جوں کے، دو فاضل جوں نے یہ فیصلہ کر دیا: کہ باغ لڑکے کے ان نفقہ سننے اطفال سے لئے کسی نفع کا قایم کیا جانا، انگلستان کی مصلحت عامہ کے خلاف تھا۔

فرنس کرو! کہ یہاں (انگلستان میں)، ایک دعویٰ اس رقم کی بابت ہو کر کیا جائے، جو تیار بازی میں جتی گئی ہو، یا تیار بازی کے لئے، ایسے مقام پر قرض دی گئی ہو، جہاں کا قانون اس کو حق دعویٰ دیتا ہے۔ مقدمہ انٹرسن بنام بلینڈ (۱۹۰۶ء) بر۔ ۷۷-ایم جیسٹس ہینڈ فیئلڈ نے، اس امر کے متعلق، کسی رائے کا اظہار نہیں کیا، کیونکہ ان کے نزدیک، یہ ثابت نہیں ہوا، کہ اس معاملہ کے متعلق، انگلستان کے قانون اور قانون مقام انعقاد معاہدہ میں، کوئی فرق ہے، مگر جسٹس، ولٹن

اور ملک کی بیہ راعی ہوئی، کہ قانون انگلستان، ہر حالت میں، مانع وصول رقم نہ کو روکا جائے، مقدمہ کو ایمر سپام کوٹن (۱۸۴۲) ۱۰ بی۔ ایچ۔ ۱۴۷ میں، جسٹس ایڈمز نے یہ قرار دیا، کہ انگلستان کا قانون، مزاحم وصول نہ ہوگا، اور اسی کا اتباع، مقدمہ سیکسٹی سپام کوٹن (۱۹۰۹) ۲- کے بی۔ ۲۰۸- جج برٹے میں کیا گیا، جس کی تائید، دیکھام ویتس- کیجے کیس کیس، نے اس بناء پر کی، کہ اس قرض کا ادا کرنا، جو تیار بازمی کی غرض سے، ملک غیر میں لیا گیا، جہاں اس قسم کی تیار بازمی جائز نہ ہے، قانون انگلستان کی حکمت عملی کے خلاف نہیں ہے۔

مقدمہ وینی سپام کیلنڈر (۱۸۲۹) ۱- اس۔ ۲۹۲- جج، گفروڈ میں، اس رقم کی بابت، جو انگلستان میں، تیار بازمی میں ہاروی گئی تھی، ملک غیر میں بل (ہندو) منظور کر لی گئی تھی، اس بل کے متعلق، قرار پایا، کہ وہ، یہاں قابل اجراء تھا، لیکن یہ نہیں معلوم ہوتا، کہ آیا یہ، مقامی قانون کی محکمت عملی کی بناء پر تھا، یا مقام انعقاد کے قانون کے بل کے بدل میں کی بناء پر، مقدمہ وولس سپام اون (۱۹۰۷) ۱- کے بی۔ ۴۶- جج، کالٹن اور کوزن آرڈی نے (یہ اختلاف راعی جسٹس) مولٹن، جنہوں نے، انگلستان کے قانون کو، ایک مخصوص نقطہ نظر سے دیکھا، یہ قرار دیا، کہ جو چک، فرانس میں، اس رقم کی بابت، جو مقام فرانس، جوئے میں ہاروی گئی تھی، ایک انگلستان کے بینک کے نام، لکھی گئی تھی، وہ، یہاں قابل نفاذ نہیں ہو سکتی، اگرچہ قانون فرانس کے محاکم سے وہ صحیح ہو، کیونکہ جو قانون، اس چک سے متعلق کہا جاسکتا ہے، وہ مقام ادا کا قانون ہے۔ اور نیز یہ کہ ایک تیار بازمی بابت مسئلہ وولس سپام جن میں بتایا گیا ہے، کہ دعوی نہیں ہونے کا، وہ قانون مقامی کو، اس مثبت سے، کہ وہ، ایک ضابطہ بتاتا ہے، متعلق قرار دیتے ہیں جسٹس، کوزن آرڈی نے، نہایت مراحت سے مصلحت عامہ کے سوال پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ (صفحہ ۵۶) کو نیز ملاحظہ ہوا مقدمہ

سوسائٹی ڈمی ہوٹل بنام مارک (۱۸۷۶ء) کے متعلق نہیں کرائے گی، جو نو دن  
 وزوجہ میں ہوا ہو، اور جب کی ایک ششہ ط کا مقصد یہ ہو کہ انگلستان  
 میں عطا کی کارروائی میں، آسانی پیدا کی جائے، یا جس کے دونوں  
 فریق کے باشندگان انگلستان ہونے کی حالت میں، گو کہ ان کا وطن  
 ملک غیر کا ہو، اولاد کی حضانت کی نسبت، ایسی شرٹ کی جائے، جو انگلستان  
 کے قانون کی رو سے، وہ نہیں کر سکتے تھے، اگرچہ وہ قابل اعتراض شرائط  
 عمل میں بھی آچکے ہوں، تو مقدمہ ہو پ بنام ہو پ (۱۸۵۷ء) - ۸ - ڈمی -  
 ایم - جی - ۳۱ - بیج - ٹائٹ بروس - وٹرز - اسی مقدمہ (۱۸۵۶ء) - ۲۲ -  
 ہو - ۱۳۵۱ میں جسٹس، رولے نے، یہ قرار دیا کہ اگر قابل اعتراض شرائط  
 پر عمل ہو چکے ہوں، تو بقیہ شرائط کی تعمیل، کرائی جا سکتی ہے۔ اس طرح، انگریز  
 عدالتیں، مصلحت عامہ کے خلاف ہونے کے باعث، اس معاہدہ کی  
 تعمیل بھی نہیں کر سکیں گی، جو حامی اولاد کی ماں کو، دومی ماں و نفقہ  
 دلانے کے متعلق کیا جائے۔ مقدمہ میکارٹن (۱۹۲۱ء) - ۱ - چالسری -  
 ۵۲۲ - بیج، ایشیائی، اسی بنا پر عدالت نے، اس مال کی حق ملکیت  
 کو، منسوخ کرنے سے، انکار کر دیا، جو روس میں تھا، اور جس کو، اس ملک کی  
 ایک رعایا نے، جو اس ملک کے قانون کے تحت سے، اس کی مالک  
 تھی، انگلستان لی جانے کے لئے، فروخت کر دیا تھا۔ اور نہ اس کی اجازت  
 دی، کہ ان اصول کی جانچ کی جائے، جبکہ ملک غیر کی حکومت نے، عمل  
 کیا تھا۔ مقدمہ لوٹھربنام سلاگور کوپنی (۱۹۲۱ء) - ۱ - کے - بی - ۴۵۶ -  
 بیج، راشن کو

ایک معاہدہ پر، جو انگلستان کے ایک دعویٰ کے متعلق تھا، روپہ دیکر  
 لڑانے اور حصہ ٹھہرائینے (Champerly) کی سبنا پر اعتراض کیا گیا -  
 انگلستان کے قانون کو، جو ایسے عمل کو، ناجائز قرار دیتا ہے، بمقابلہ قانون  
 مقام معاہدہ کے، جو اس کی تائید میں تھا، ترجیح دی گئی۔ مقدمہ گرل

بنام لیوی (۱۸۶۴) ۱۶- سی۔ بی سلسلہ جدید ۲۱- ج۔ آرل۔ لمیس۔

ولیرٹو  
اگر ایک معاہدہ، جہاں تک کہ اس کا تعلق، انگلستان کی تجارت سے ہے، انگلستان کے قانون کی رو سے تجارت کی اجازت دے گا تو اس کی تعمیل نہیں ہو سکتی؛ اگرچہ وہ قانون مقام معاہدہ کے تحت اس سے جائز ہو۔ جب رائے 'فرانی' بمقتدہ روبرٹلان بنام روبرٹلان (۱۸۸۰) ۱۴- چانسرری ڈویژن۔ ۲۵۱ صفحہ ۲۶۹- نیز ملاحظہ کروا دو معاہدہ ۳۴ آئینہ ۵

برخلاف اس کے، ایک معاہدہ، جو آئی میں، ایک آئی کے باشندہ کو، بلا بدل قیمت، اخلاقی بنا پر ایک فرض کے ادا کرنے کے متعلق، کیا گیا تھا، یہاں قابل نفاذ قرار پایا، کیونکہ یہ ہول، کہ انگریزی معاہدہ کی تائید کے لئے بدل قیمت کا ہونا ضرور ہے، کوئی مصلحت عامہ کی بنیاد نہیں قرار دیا جاسکتا۔ بمقتدہ لوناسینا (۱۹۱۲) ۲۱- چانسرری۔ ۴۴ سی۔ اے۔ ج. کورنٹس ہارڈی۔ فارویل۔ کنیڈی

اب ہم ان مقدمات سے بحث شروع کرتے ہیں، جن میں 'مقابلہ' قانون مقامی اور اس مقام کے قانون میں نہیں ہے، جو کہ مسلمہ طریقہ سے، انعقاد معاہدہ کا مقام ہے۔

۲۱۶ دفعہ  
جو معاہدات، جائیداد غیر منقولہ کے متعلق ہوتے ہیں، ان پر بحیثیت معاہدہ کے، ان کا مناسب قانون معاہدہ، نافذ کیا جاتا ہے؛ اس حد تک، کہ جائیداد غیر منقولہ کے مقام وقوع کا قانون، ان کی تعمیل میں مانع نہ ہو۔

مقدمہ کمبل بنام ڈنٹ (۱۸۳۸) ۲۱- مو۔ بی۔ سی۔ ۲۹۲- ج۔ ٹونگٹن و مقدمہ بینک آف افریقہ لمیٹڈ بنام کوہن (۱۹۰۹) ۲۰- چانسرری۔ ۱۲۹- ج۔ آئیو۔ کورنٹس ہارڈی۔ بیکلے کنیڈی؛ اس میں معاہدہ کی تعمیل اس وجہ سے نہیں ہو سکتی، کہ قانون مقام وقوع کے تحت اس سے منکوحہ عورت اس قابل نہیں سمجھی جاتی تھی، بمقتدہ برٹش ساؤتھ



افریقیہ پینامی بیرون کا نائیڈیٹڈ مائنز لمیٹڈ (متذکرہ زیر دفعہ ۲۱۲):  
 جس میں، دفعہ ۱۱۱ کا، پسندیدگی کے ساتھ حوالہ دیا گیا تھا۔ (۱۹۱۰ء۔ ۲۱۱ چانسرری  
 صفحہ ۵۱۴) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۱۹۲، آئینہ مقدمہ بالفور ٹرسٹ نام  
 کلارک (۱۹۱۵ء)۔ ۵۔ ایل۔ ٹی۔ ۶۸۔ اور ویکسٹون (۱۹۱۵ء)  
**دفعہ ۳۱۔** وہ معاہدات جن کی نیت ایسا اعراض کیا جاتا ہے  
 کہ وہ حق منافی (حق قطعی) بلا شرکت غیر سے کسی تجارت یا صنعت وغیرہ کی  
 خلاف ورزی کرتے ہیں۔

پینس بنام ٹو (۱۸۲۸ء)۔ ٹیسی وی ایٹل۔ ۲۱۲ (متذکرہ بریل  
 اسم لین، انٹرنیشنل کمپنی بنام ٹس۔ ۳۔ ڈیوڈ ایس ایچ۔ ۲۱۸) نیز ایٹل  
 جس میں، ایک کمپنی کا کیا ہوا معاہدہ، قانون مقام اتفاق معاہدہ کی بنا پر،  
 جائز قرار دیا گیا، اگرچہ خود کمپنی کی ملک میں، ایک دوسرے شخص کو اس حق  
 منافی، حاصل ہونے کی وجہ سے، ایسا معاہدہ ناجائز ہوتا ہے  
**دفعہ ۲۱۸۔** معاہدات متعلقہ خدمت۔

معاہدات خدمت، جہاں تک کہ ان کا تعلق خدمت لینے والے سے  
 ہے، اس ملک کے قانون کے تابع ہیں، جہاں، وہ مستند ہوئے، اور جہاں  
 خدمت لینے والا رہتا ہے، نہ اس مقام کے قانون کے تحت اسے، جہاں خدمت  
 کا ادا کرنا پڑتا ہے۔

سو کی ذمہ داری کے ضمن میں جسٹس، اسٹ کے جلاس منفردہ میں  
 یہی رائے تھی، مقدمہ سارنٹ بنام ریڈفرن (۱۸۲۵ء)۔ چانسرری۔

دی۔ ۸۸۔ اور ملاحظہ ہو اساتذہ افریقہ بریڈیز بنام کنگ (۱۸۹۹ء)  
 ۲۔ چانسرری ۱۴۔ (۱۹۰۰ء)۔ چانسرری ۲۶، ۳۔ مقدمہ انگلو اسٹریٹ

بنک (۱۹۲۰ء)۔ ۱۱۔ چانسرری۔ ۴۹۔ نیچ، نیگرٹ

ایک بارٹر کے مختلفہ کے دعوے، اور اس کی وصولیابی کا حق، اس  
 قانون پر منحصر ہے، جس کا تعلق، اس کی بریٹری سے ہے، نہ اس مقام کے  
 قانون سے، جہاں وہ وکیل کیا گیا، اور نہ اس مقام کے قانون سے، جہاں

اس سے کام لینا مقصود ہے۔ اور یہی اصول، دوسرے اہل ہنر پیشہ وروں سے متعلق ہے۔

لکھ بنام وتری (۱۸۸۴ء) ۹۔ مرافعہ جات۔ ۴۵۔ ج ۱، اولین نوٹ ۲۶۵۔ بحری خدمات کے متعلق، مینٹ شینگ ایٹ بابتہ ۱۸۹۴ء کی نوٹ ۲۶۵ میں، یہ حکم ہے: کہ ”جب جہاز یا کسی شخص متعلقہ جہاز کے معاملہ میں، دو قوانین میں اختلاف ہو، تو اگر، ایکٹ کے اس حصہ (حصہ دوم، متعلقہ ناخدا و ملازمین بحری، دفعات ۲۶۶-۹۲) میں، کوئی حکم، اس کے متعلق موجود ہو، جو ذریعہ ہذا بصراحت تمام جہاز سے بھی متعلق کیا جاتا ہے، تو اس کا فیصلہ اس حکم کے مطابق کیا جائیگا، لیکن اگر کوئی حکم نہیں ہے، تو اس کا فیصلہ اس بندرگاہ کے قانون سے کیا جائے گا، جہاں جہاز مذکور درج رجسٹر ہوئے۔“

دفعہ ۲۱۹ جو معاہدہ، کرایہ لیکر مال پہنچانے کا کیا جاتا ہے، عمل کا انحصار اس ملک کے قانون پر ہوتا ہے، جس کا نشان، جہاز پر قائم ہوتا ہے، یعنی، ملک جہاز کے ذاتی قانون پر۔ اگر ملک جہاز، اپنے جہاز کو کسی دوسرے ملک میں، رجسٹر کرانا مناسب تصور کرتا ہے، تب بھی، اس کا قانون، وہ ہی رہتا ہے، نہ کہ مادی جھنڈے کا۔۔۔۔۔ اور یہی، اس اصطلاح سے مقصود ہے۔ اس بارہ میں، جو کچھ لارڈ جیمس، برٹ نے، مقدمہ چارڈرڈ کرفٹائل بینک آف انڈیا بنام نیدرلینڈس انڈیا ایسٹیم نوٹیکیشن کمپنی مسئلہ ۱۰-کیو۔ بی۔ ڈی صفحہ ۵۳۶-۵۳۷ میں لکھا ہے، وہ قابل ملاحظہ ہے۔

مقدمہ لائیڈ بنام گلبرٹ، اس میں، ایک فرانسیسی جہاز، اس کے ملک نے، ایک انگریزی رعایا کو، ڈاکوٹ کے ایک بندرگاہ میں کرایہ پر دینے کا معاہدہ کیا، اس فرض سے کہ وہ یہاں کے ایک بندہ گاہ سے، انگلستان کو سامان لیجائے۔ سوال یہ تھا: کہ آیا ملک جہاز کرایہ دار کو اس رقم کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہے، جو دستاویز (بارٹری) کفالت جہاز و مال دکرایہ پر، اخذ کرنے اٹھائے سفر میں، ملک برنگال کے بندرگاہ میں لکھدی تھی؟ مسئلہ ۲۲ ایل۔ جے۔ کیو۔ بی۔ ۱۲۱

میں جمشٹ، بیکلیرن۔ کاکبرن، ٹریلوٹن۔ اور رپورٹ ۶۔ بی۔ ایس۔ ۱۰۰۔ مین  
 کیٹن کا نام بھی لکھ دیا ہے، یہ فیصلہ کیا اگر انڈیا کا مالک جہاز کو بخلاف کریڈٹ  
 کے ذریعہ وار کر دیتے گا، انڈیا ر جہاز کے جھنڈے کے قانون پر منحصر ہے۔ یہ  
 فیصلہ اس فیصلہ کے مطابق ہے، جو اسٹوری نے انٹیلیٹ امریکہ کے ق کے  
 بقدر یہ پوپ بنام ٹکرس (۱۸۴۴) ج۔ ۳، اسٹوری۔ ۴۶۵، کیا تھا۔ لرنہ  
 (۱۸۶۵) آل۔ آر۔ آئی۔ کیو۔ بی۔ ۱۱۵ اور ۶۔ بی۔ ایس۔ ۱۰۰ میں  
 جسٹس، وٹو۔ آل۔ ریپلکٹ۔ آرٹن، کیٹنگ اور کیٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر  
 ایسا ہی ہے جیسا کہ تجویز ہوا، بلکہ ایک جہاز اپنی حفاظت کے لئے اسے  
 نشان اچھٹا، کے قانون کو پیش کر سکتا تھا۔ اگر کسی ملک غیر کے جہاز  
 میں ہوتا اور بذات خود اس نے گویا کا معاہدہ کیا ہو تا  
 ناخذائے جہاز کا معاہدہ، باٹری کے ذریعہ سے، ال محو، کہ کنٹرول دینے کا  
 اختیار معاہدہ کریا جہاز کا، ایک نتیجہ بھی تصور ہو سکتا ہے جس کی سبب پڑو  
 ال کو، جہاز میں لانے دیتا ہے۔ اس کے اختیار کا انحصار اس ملک کے قانون  
 پر ہوتا ہے، جس کا نشان، اس کے جہاز پر نصب ہوا اسی کے مطابق متنا  
 ڈرون بنام اسٹورٹ یا کرناک (۱۸۶۹) آل۔ آر۔ پی۔ سی۔ ۵۰۵۔  
 ج۔ آل۔ اے۔ مقدہ گیشا نو مارا (۱۸۸۲)۔ بی۔ ڈی۔ ۱۳۷۔ ج۔  
 بریٹ۔ کائن و کائن میں ہوا، جنہوں نے جنس فلیٹو، کی تجویز، منسوخ کر دیا  
 تھا۔ مقدہ ایکویٹر (۱۹۲۱)۔ سی۔ سی۔ رپورٹ ۶۶۔ ج۔ ڈیوک ورن  
 میں یہ طے ہوا: کہ قاعدہ۔ جس کی رو سے ایک کارندہ جو اپنے ملک غیر  
 کے آقا کی طرف سے معاہدہ کرتا ہے، اس کی نسبت، یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی  
 طرف سے معاہدہ کر رہا ہے۔ اس معاہدہ سے متعلق نہیں ہو سکتا، جو جہاز  
 کی ضروریات پوری کرنے کے لئے، مالک جہاز کا کارندہ کسی ملک غیر  
 کی بندرگاہ میں کرتے

ناخذائے جہاز کا، جہازدار کریا جہاز کو ذریعہ معاہدہ باٹری کنٹرول دینے کا  
 اختیار، اسی اصول پر منحصر ہے، جس پر مقدمہ لائٹ بنام گلبرٹ کے فیصلوں میں

سے، تنگ تر فیصلہ منصرف ہے کیونکہ اس کے پاس، کوئی اور اختیار، ایک جہاز کو قرض دینے والے یا کرایہ دار کی رقم کا ذمہ دار بنانے کیلئے، موجود نہیں ہے۔ نو دفعہ (۱۵۰) میں، ہم دیکھ چکے ہیں، کہ جائیداد منقولہ کے متعلق بھی، حقیقی حقوق کا فیصلہ مثل حق کفالت و ضبط کے، قانون مقام وقوع سے کیا جاتا ہے، لیکن مختاری کے سوال پیدا ہونے کی حالت میں، قانون مقام وقوع، ایسے شخص کی طرف سے، حق مختاری دینے کا مجاز نہیں ہے۔ جو خود اس کے تابع نہیں ہے، جیسا کہ صفحہ ۲۰۰ پر بیان ہو چکا ہے۔ کج نافضائے جہاز کا مال مولد فرخت کو دینے کا اختیار اس قانون پر منحصر ہے، جو اسے نشان (جینڈے) کے ملک کا قانون ہے۔ جہاز مولد گشت (۱۸۹۱ء اپریل ۳۲۸۰، ج ۱، بین ڈاؤر ایسلر جی ایم اے کے کرایہ کا حق ہے جس کو نافذ فرخت کو دیتا ہے، وہی انگریزی (۱۸۹۲) پی ۸۵، ج ۱، گولڈبرنس۔ پراسس کے معاہدے میں، کوئی دوسری شرط ملتی ہے، جس میں سی آئی بی، ج ۱، پی ۸۵، ایسلر، لوسٹس و سٹے، جیموں نے، گولڈبرنس سے، تبصرہ معاہدہ میں خلا کیا۔ سامان فرخت شدہ کے حق کے متعلق، دیکھو صفحات ۱۹۸ و ۱۹۹۔ یہ امر بھی، کہ آیا نافذائے جہاز نے مال بیع طریقہ پر بیچا دیا ہے؟ جہاز کے نشان (جینڈے) کے قانون پر منحصر ہوگا ہے۔ مقدمہ جہاز انشیشن۔

(۱۸۸۹) ۱۴-بی۔ ڈی-۱۲۲-ج، برٹش کو

مقدمہ میسری اسٹیم شپ کمپنی (۱۸۸۸) ۴۲-چانسرری ڈویژن میں صفحہ ۳۲۶ چٹس چٹنی کیلئے ہیں: کہ قانون نشان "صرف تبصرہ معاہدات اور حقوق متعلقہ اور معاملات کرایہ میں، استعمال ہونا چاہئے، بلکہ خود معاہدے کی شرط ایک کی صحت اور فی صحت کی نسبت بھی" کو

بیمہ کرنے والوں کے مقابل میں، قانون نشان کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ مقدمہ گریرسٹام پول (۱۸۸۰) ۵-کیو۔ پی۔ ڈی-۲۷۲-ج، ٹوش و کا کبرن

ایام قیام کا شمار، اس دن سے ہو گا کہ جس بندرگاہ میں، جہاں مال اتارنا ہے، روز وصول سمجھا جاتا ہے۔ مقدمہ منازولن اسٹیم شپ کمپنی بسنام





ذمہ داری کی ایسی مشہدہ ایٹم کے جواز کے متعلق جس سے ذمہ داری  
محدود ہو جائے، قانون مقام انعقاد معاہدہ، بشمول دیگر دہائی کا مہم نگار  
ہو، متعلق ہو گا۔ مقدمہ پینسولوا اور ٹیل سیٹیم نوٹیفیکیشن کمیٹی بنام شینڈ  
(۱۸۹۵ء) ۳۔ پی۔ سی۔ (سلسلہ جدید) ۲۷۲، ج ۲، ٹرنز۔ لاطنٹ ہوا صنعت  
۸۶، مقدمہ کوئین بنام ساؤتھ ایسٹرن ریلوی کمپنی (۱۸۷۷ء) ۲۔ ای۔ ایس  
ڈی ۳۵۳ میں کمیٹی نے، معاہدہ، ایک ملک غیر میں کیا تھا، جہاں اس کا  
قانون، اس معاملہ میں، کمیٹی کے ملک کے قانون کے مطابق، قرار پایا تھا،  
مگر ضرورت، اس کی واقعہ جونی تھی، کو ان دونوں قوانین میں سے، ایک کا  
انتخاب کیا جائے، جسے منسلک کر جان، قانون مقام انعقاد معاہدہ کی جانب  
تھا، اور جنرل منسٹر شس کار جمان، کمیٹی کے ملک کی طرف، اس خیال سے، انکو  
فریق ثانی بھی، اسی ملک کا تھا، جس پر بیٹ، سو غرض ذکر کرنے کی طرف،  
مال تھے، مگر فریق ثانی کے ملک جو نے یا ہونے کے سلسلہ کو، اس میں کوئی  
دخل نہ تھا، سند میں زندگی مال کے متعلق، انٹرنیشنل لایو سویٹز کانفرنس  
میں، جو مقام ہیک سلسلہ میں منعقد ہوئی، ایک ضابطہ مرتب کیا گیا تھا،  
اس کو بعض ملک کے جہیز میں آف کامرس، بشمول انگلستان، اختیار کرتے  
جاتے ہیں، مگر اصل، ان کو، قانون کا مرتبہ حاصل نہیں ہے، پہلے

### ۲۲۳۔ مختاری

ایسے اصل ملک کا حق دعویٰ جس کا نام ظاہر نہ کیا گیا ہو، اس معاہدہ کے  
متعلق، جو اس کے مختار نے، فریق ثالث سے کیا ہو، اور ایسے دعویٰ کرنے سے، جو  
نتائج پیدا ہوں، ان کا انحصار، اس قانون پر ہے، جو معاہدہ سے متعلق ہے، نہ کہ  
اس قانون پر جس کے مطابق، مختاری معاہدہ، اصل شخص اور اسکے مختار میں ہوا تھا۔  
مقدمہ ہافون بنام ہالڈرڈ (۱۸۸۲ء) ۹ کیو۔ بی۔ ڈی ۵۳۰۔  
جنگ، لڈائے، جیتل۔ پوتن نو

**فقہ ۲۲۳** (الف) ایک کمپنی کے مقدمہ اور معمولی حصہ داروں میں جو معاہدہ ہو گا وہ، زیر قانون کمپنی ہو گا؛ یعنی اس ملک کے قانون کے تحت اسے جہاں کمپنی کا توطن ہے۔

مقدمہ اسپلر بنام ٹرنز [۱۸۹۷ء] ۱۱۔ جانوری۔ ۹۱۱۔ بیج، کیلوئی ڈی  
**فقہ ۲۲۳** (ب) فروخت سامان کے ایکٹ کی تحت میں، جو معاہدہ ایسے سامان کے مہیا کرنے کے متعلق کیا جائے جو بائع کے علم میں ملک میں بیچانے کے لئے ہونا جائز ہو گا؛ اگرچہ سامان مذکور اس ملک میں بطریق جائز، قابل فروخت نہ ہو۔ اس امر کے متعلق، کوئی معنوی ذمہ داری مستنبط نہ کی جائے گی، کہ مال اس مقام پر جہاں بیچا جاتا ہے قابل فروخت ہے۔ مقدمہ سمٹز پرین و کمپنی بنام وب و کمپنی [۱۹۲۱ء] ڈبلیو۔ این صفحہ ۲۰۶۔ سی۔ اے بیج، بلیکٹیر، سکروٹن۔ ٹیلنس، جنہوں نے جسٹس، بلیٹنک کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا۔

**فقہ ۲۲۳** (ج) ایک معاہدہ کے متعلق، جو کہ فرانس کے ذریعہ انگلستان میں کرنے کے حقوق کے متعلق تھا، یہ قرار پایا کہ وہ فرانسیسی اصول تعمیر کے تحت میں رہے گا۔ مقدمہ سرا بنام فرانس [۱۹۲۱ء] ڈبلیو۔ این۔ ۲۲۷۔ بیج، آئیو، جن کا فیصلہ بحال رہا۔ سی۔ اے [۱۹۲۲ء] ڈبلیو۔ این۔ ۲۳۰۔

### مقام معاہدہ کی حیثیت معاہدہ غائبانہ

**فقہ ۲۲۴** جبکہ معاہدہ متبادلہ خطوط یا ٹیلیگرام کے ذریعہ سے کیا جائے تو وہ مفقود تصور ہو گا؛ جہاں تک معاہدہ مذکور اس مقام میں جہاں سے اس ملک معاہدہ و تک آخری جواب روانہ کیا گیا ہے، وہ باوقفت تصور ہوتا ہو۔

مقدمہ کوان بنام اڈکونر [۱۸۸۸ء] ۲۰۔ کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۴۳۰۔ بیج، سنٹیٹی و ہاکسن؛ معاہدہ نکاح کے ایجاب سے پیدا ہوا تھا، جو ایک خط کے ذریعہ سے کیا گیا تھا، یہ خط انگلستان سے روانہ ہوا تھا، ایجاب مذکور خط قبول کر گیا، جو ڈنمارک سے بھیجا گیا تھا۔ قرار پایا کہ اس سے انگلستان کا قانون متعلق ہو گا؛ لیکن اس کی بنیاد زیادہ تر یہ تھی کہ مقام تسلیم معاہدہ انگلستان قرار پایا تھا، مقدمہ مین بنام ٹورنس [۱۹۰۶ء] ۲۳۔ بی۔ آر۔ ۵۶۔ بیج، برے ۶



ایک پارسل کا ذریعہ ٹاک، ایک ملک سے دوسرے ملک میں بھیجا اس  
 ہدایت پر کہ پارسل، ذریعہ ٹاک روانہ کر دیا جائے مقدمہ الذکر ملک کا مکمل  
 سمجھا جائے گا، نہ کہ موزا الذکر کا، اگرچہ اس کا نتیجہ موزا الذکر ملک سے پارسل  
 کا روانہ ہونا ہے۔ مقدمہ بادشی ایلن و سودا افریک بنام مہری جانسن  
 و کمپنی، ۱۰ مقدمہ باسل کمپل و کس بنشید لیر (۱۸۹۷ء)۔ ۲۱۔ چانسی۔ ۳۲۲۔  
 راج، لنڈن لے دئے، ایل۔ اسٹیمپ جنہوں نے، شیش، تاتھ کی تجویز کو مضبوط کر دیا،  
 جس سے، لکھنے کے امکانات کیا، تجویز کے بحال رہی (۱۸۹۸ء)۔ ۱۱۔ اے۔  
 سی۔ ۲۰۰۔ ن، ہا سبری۔ ہرشل میکانک شیش و ڈوٹومی،

جو مختار نامہ اس غرض سے دیا جائے گا اس کے مطابق، ایک خاص ملک  
 میں عمل کیا جائے اس کا مکمل، اس ملک کے قانون کے مطابق ہو گا۔ مقدمہ  
 چٹینی بنام برازیلین سب مرائن ٹیلکراف کمپنی (۱۸۹۱ء)۔ ۱۱۔ کیو۔ بی۔ ۷۹۔  
 ج، ایشر۔ لنڈن لے دئے جنہوں نے، جس سے، ڈس کے تجویز کو بحال رکھا تھا،

**دفعہ ۲۲۵** عدالت سے سودا، اسی ملک کے قانون کے مطابق دلایا

جائے گا، جس میں اصل رقم ادا ہونی چاہئے تھی۔

مقدمہ کمپنی بنام نیٹلا (۱۶۰۰ء)۔ پری۔ چانسی۔ ۱۲۸۔ ۱۔ اسی۔ کیو۔  
 سی۔ ۱۔ اے۔ ۱۔ بی۔ آر۔ ۱۲۸۹ء کی رپورٹ۔ ۲۔ ورن میں غلط طور سے  
 کی گئی ہے۔ ۳۹۵۔ ج، رائٹ، و مقدمہ ایلین بنام ایڈ (۱۶۰۱ء)۔ ۱۔  
 اسی۔ کیو۔ سی۔ ۱۔ اے۔ ۱۔ بی۔ آر۔ ۲۸۹۔ و مقدمہ ڈیکمان بنام  
 میکٹ (۱۶۰۲ء)۔ ۱۔ اسی۔ کیو۔ سی۔ ۱۔ اے۔ ۱۔ بی۔ آر۔ ۲۸۸۔ و مقدمہ  
 اسٹیلٹن بنام کونائے (۱۷۵۰ء)۔ دس۔ سن۔ ۴۲۵۔ ج، ہارڈوک۔  
 و مقدمہ کونور بنام بلاونٹ (۱۶۴۲ء)۔ ۲۔ اے۔ ٹی۔ کے۔ ۳۸۲۔ ج، ہارڈوک۔  
 قابل یہ ظاہر ہوا کہ رقم مندرجہ دستاویز، آئرلینڈ میں ادا ہوئی تھی (۱۰)  
 و مقدمہ بوڈلی بنام بل ایبی (۱۷۶۰ء)۔ ہر۔ ۱۰۹۴۔ ج، ہینسٹیلٹ۔  
 جس میں اس سودا، میں جو مندرجہ فیصلہ ہے، اور اس سودا، میں جس پر فیصلہ ہو  
 ہے، فرق کیا گیا ہے موزا الذکر کے متعلق، قانون مقامی کا اطلاق کیا جائیگا۔

ان دونوں مقدمات میں، شرح سود کی بحث تھی، اگر تا مسدود ہی تھا جو اس مسئلہ کے متعلق ہے، لکھا گیا سود و رسود ادا ہونا چاہیے یا نہیں؟۔

مقدمہ گرگوسن نام فائنڈ (۱۸۴۱ء)۔ ۸۔ سی وایف۔ ۱۲۱۔ ج، کاٹن امر ویزا اور کسٹن کے قابل ہے کہ جہتہ ر مقدمات اس فقرہ میں ذکر کئے گئے ہیں، ان میں قانون مقام ادا (lex loci solutionis)

مصریح طریقہ سے، بنیاد فیصلہ تین قرار دیا گیا ہے، گرگوسن کو بنیاد فیصلہ قرار دینے میں کوئی امر مانع نہیں ہے، نیز لفظ ہوا مقدمہ کو پر بنام والد گرگوسن زیر دفعہ ۲۲۹ زیر دفعہ ۲۰۶

چونکہ انگلستان میں سود بھیا (usury) کے نام تو نہیں، مگر ہونا چاہیے

ہر ایک میں، امرت ان مقدمات کا ذکر دینا کافی ہے، جن پر ان کے

نافذ رہنے کے زمانہ میں معاہدات کے دوسرے ملک کے متعلق ہونے کی وجہ

سے، غور کرنا پڑتا تھا، گرگوسن مقدمات سے، ہر کسی قاعدہ کے استخراج کی کوشش

نہیں کریں گے۔ اگر یہ امر غور طلب ہو، کہ معاہدہ کے جواز پر ملک غیر کے قانون

و سود بھیا لکایا اثر پڑتا ہے، تو اس کا انحصار خود اس قانون کی حیثیت اور

نوعیت پر منحصر ہوگا۔ مقدمہ دیورسٹ امر سپان (۱۷۸۹ء)۔ ۳۔ لی۔ آر۔

۱۵۔ ج، کنیٹان۔ ایبہرٹ جگر۔ گروسن کو مقدمہ امر سپان امر جولا

(۱۸۲۵ء)۔ ۲۔ لی۔ سی۔ ۶۲۹۔ ج، ایبٹ۔ بیٹی۔ لیٹلڈ کی مقدمہ مجبوں انجم

(۱۸۲۵ء)۔ ۳۔ جیک۔ ۱۹۳۰: اس میں مجبوں کی رائے اس آف لارڈز

کو بھیجی گئی تھی، فیصلہ سبٹ نے لکھا تھا، مقدمہ ٹاسن بنام پاؤلو

(۱۸۲۸ء)۔ ۲۔ کم۔ ۱۹۔ ج، شاڈول پر مقدمہ کیلڈنگبرٹ (۱۸۳۰ء)

۲۔ ڈی۔ ۵۰۹۔ ج، ارکن۔ رورڈ۔ کراسٹ

۲۲۶۔ ملک غیر میں، خلاف ورزی معاہدہ کی وجہ سے، ہو، ہر جہ

عائد ہوا ہو، یا وہ قرضہ جو ملک غیر میں، واجب الادا تھا، انگلستان میں وصول

کیا جاتا ہو، تو توکری، انگلستان کے استدرسک کی جونی چاہیے، جو اگر اس ملک

میں پہنچی جائے جہاں وہ ادا ہونی چاہیے تھی، اس بناؤں کے نزع سے۔ ج

علاف و رزمی مساہدہ، یا بروقت واجب الادا ہونے رقم کے یا قرض لینے کے وقت تھا۔  
مقدار قرضہ ڈگری شدہ، یا قرضہ نشبول سود، یا ہرجہ سند رج ڈگری، کے مساوی ہو۔

اس سے قبل کی طرح میں قاعدہ، یہ بتایا گیا تھا کہ اس  
بناؤں کے نرخ سے جو ڈگری کے وصول کے وقت ہو گا۔ اگر انگریزی  
عدالتوں کے اکثر فیصلوں میں، بناؤں کے نرخ کی عظیم تبدیلیوں کی بنا پر  
جو مسئلہ کی مسلح کے بعد واقع ہوئیں، اس اصول پر دوبارہ غور کر کے  
تبدیل کی ضرورت واقع ہوئی۔ اب مساہات برزنگی مال یا فروخت میں  
بھی اسی اصول ہے، جو اوپر بیان ہوا۔ مقدار ڈی فریڈینڈ و سنام  
سامنٹن اسٹروکمنی (۱۹۲۰) کے۔ جی۔ بی۔ ۴۰۹۔ سی۔ اے۔ جیج، جیکو  
اسکروٹن۔ ایو: جنہوں نے جسٹس راکٹ کی تجویز کو بحال رکھا تو مقدار  
باری سنام دان ڈین چرک (۱۹۲۰) کے۔ جی۔ بی۔ ۶۰۹۔ جیج، جیکو  
و مقدار والی برارکس بنام کینیا نویرا وغیرہ (۱۹۲۰) کے۔ جی۔ بی۔ ۱۱۴۔  
دیکھو ہنر ۲۸۹ جس میں مدیون نے انگلستان میں، دعویٰ دائر ہو گئے  
بعد اپنا دین، ملک غیر کے سکے میں، جس میں وہ واجب الادا تھا، وہیں  
خود دین کو ادا کر دیا۔ عدالت مراضہ نے طے کیا کہ عدالت کو، بناؤں کے  
نرخ کے مساوی سے اسکا انگریزی میں، قرضہ کی مقدار کو متعین کرنے کی ضرورت  
نہیں رہی، کیونکہ رقم قرض ادا ہو گئی تو مقدار سو ساٹھی ڈی ہوٹس وغیرہ  
کمینی (۱۹۲۱) ڈیو۔ این۔ ۲۹۰۔ جیج، اوتی: جن کا فیصلہ انہیں میں  
جینگز اسکروٹن، انکٹن نے منسوخ کر دیا۔ (۱۹۲۲) ڈیو۔ این۔ ۱۵۔  
نیز دیکھو ہنر ۲۸۹

ٹارٹ منل بجا) اور مساہات کے مخصوص مقدمات میں یہ قاعدہ،  
اور زیادہ وسیع ہو جاتا ہے، جب کسی منل بجا کی بابت ملک غیر کے  
سکے میں مقدار ہرجہ کا صحیح اندازہ کر لیا گیا ہو تو انگلستان کی تجویز کے لئے،  
اسکا اس بناؤں سے۔ جو ملک غیر کے سکے میں، حسب قانون، اندازہ کرتے وقت  
لئے تھا۔ بناؤں کو باجنا چاہئے۔ مقدار و لٹرن۔ (۱۹۲۱) کے۔ جی۔ بی۔ ۵۴۴۔

د (۱۹۲۰) ای ۴۴ م۔ ایچ۔ ایل۔ ج، ایکٹ اسٹریٹس پیکر کنونشن۔ کلاس  
مختلف الزام۔ یہ مقدمہ اس تصادم سے پیدا ہوا، جو ایک انگریزی اور  
ایک اٹلی کے جہاز میں ہو گیا تھا، اور دونوں کی نسبت، یہ قسم قرار پایا کہ  
وہ دونوں غلطی پر تھے۔ سوال یہ تھا کہ جو جہاز اٹلی کے جہاز کے مالکوں  
کو، اس نقصان کی بابت، دلا یا جائے کہ جو ان کو، جہاز کی مرمت کے لئے  
جہاز کو روک رکھنے سے ہوا، وہ اس تاریخ کے نرخ بناؤں سے محسوب  
کیا جائے؟۔ قرار پایا کہ ان تاریخوں کا نرخ بناؤں لیا جائے، چاہے  
جن تاریخوں سے نقصان، جہاز کے رکنے کی وجہ سے عائد ہوا  
جب مساہات میں دین کی بابت، جو ملک غیر کے ملک میں رتبہ ہوا ہے،  
عدالت میں دعویٰ ہو اور وہ عدالت سے دلا یا جائے، تو نرخ بناؤں، وہ  
ہونا چاہئے، جو اس دن تھا، جس دن، حساب دلا یا گیا، نہ وہ، جو کہ ہر رقم کے  
واجب الادا ہونے کی تاریخ پر تھا، مقدمہ سنٹرل نام پریسن کمپنی (۱۸۹۸)  
۱۔ جانسی۔ ۵۸۱۔ ج، لنڈن، درجہ، جنہوں نے کینوٹیج کے فیصلہ کو کال  
رکھا، انگلستان دس مے اختلاف کیا، اختلافی تجویز میں جس، اختلاف میں  
نے وہ قاعدہ تجویز کیا، جو مقدمات متذکرہ صدر میں بیان کیا گیا ہے۔  
چاہئے کہ جس تاریخ، قیمت کا تعین کیا جائے، وہ تاریخ خلافت وری ہوئی  
چاہئے کہ تاریخ تجویز کو

بعض مقدمات میں، جو اس سے قبل، انگریزی عدالتوں سے فیصل ہوئے  
اور جن میں تجویز طلب امر یہ تھا کہ مقدمہ ڈوگری، انگلستان کے دوسرے  
مالک کیلئے، کس قدر ہونی چاہئے؟۔ طے ہوا کہ بناؤں کی شرح،  
وہ ہونی چاہئے، جو ڈوگری کی وصولیابی کے وقت ہو کر  
مقدمہ اسکاٹ بنام ہون (۱۸۲۱) ۲۔ لی۔ ایڈ ۷۷، ج، منظور و  
پارکی وغیرہ مقدمہ کمیشن بنام کمیشن (۱۸۰۴) و (۱۸۰۵) ۱۱۔ دس ۲۱۴۔  
میں لاڈلڈائن نے، اس شخص کے فرض سے بحث کی، جس کو ایک خاص  
مقدار رقم خاص جگہ اور خاص دن ادا کرنی ہے، اس کو چاہئے کہ وہ رقم

اسی دن میں موجود کرے۔ اگر وہ، ایسا معاہدہ پورا نہیں کرتا ہے، تو جہاں  
 دائرہ دعویٰ کرتا ہے، وہاں کے قانون کو چاہیے، کہ اس کو سیدر دلائے،  
 جو اس کو بجائے بکاؤر ہی معاہدہ ملے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے، کہ اگر  
 معاہدہ میں، مقام اور وقت، کا تعین کیا گیا ہو، تو بناؤن کا رخ، اس وقت  
 کا محسوب ہونا چاہیے، جو معاہدہ میں درج ہے۔ مقدمہ برنٹام ٹائم ڈال (۱۸۴۲ء)  
 ۲۰ مو۔ پی۔ بی۔ ۲۱۲۔ ج، اور کیس جے ڈی

مقدمہ لاسو سائٹی ڈی ہوٹلس وغیرہ بنام کوئنگس، اب شایع ہو چکا ہے،  
 (۱۹۲۲ء)۔ ۱۔ کے پی۔ ۵۱۔ لم۔ لاؤ چیف جسٹس، الیکٹ نے بطور خاص، اپنی  
 رائے، اس تالیخ کے متعلق محفوظ رکھی، جس تالیخ کی شرح بناؤن سے ایسے  
 مقدمہ میں حساب کیا جانا چاہیے، جس میں ملک غیر کے دائرہ سے لے جے اپنی  
 دین کی رقم، ملک غیر میں، اسی ملک کے سکے میں واجب الادا ہو۔ انگلستان  
 کی عدالت میں، دین مذکور کے متعلق دعویٰ دائر کیا ہو۔ مقدمہ سندر جے بنام  
 یہ سوال طے نہیں کرنا پڑا، کیونکہ عدالت کو معلوم ہو گیا تھا، کہ ملک غیر کے  
 دائرہ کو، جملہ رقم واجب الادا، حدود فیصلہ سے پہلے ادا ہو چکی تھی۔ بنگالہ  
 جسٹس موصوف کی رائے کے کارجمان، اطراف تھا۔ (صفحہ ۳۶۵) کہ دریا  
 پر رقم کا، ملک غیر کے سکے میں، ادا کرنا، اس وقت تک واجب ہے، جب تک  
 دین، فیصلہ میں نہ داخل ہو جائے۔ اسکے بعد اس کو رقم، انگریزی سکے میں، دلائی  
 جائے گی، جو اس تالیخ کی شرح بناؤن سے، ملک غیر کے سکے کے مساوی  
 ہوگی۔

**فقہ ۲۲۶ (الف) اہم**۔ کہ بعد نقص معاہدہ، یا بعد اذخالی تہمتہ جات  
 حساب منجانب کیسپی بہ اقرار قرضہ، حکم فتح شرکات کمپنی صادر ہو چکا ہے، اور فتح شرکات  
 کی کارروائی میں، دعویٰ ثابت قرار پایا ہے، ملک غیر کے سکے کو، انگریزی سکے میں،  
 تبدیل کی تالیخ پر، موثر نہیں ہو سکتا۔ یہ تالیخ، یا تو نقص معاہدہ، کی تالیخ ہوگی، یا وہ  
 تالیخ، جس میں درخواست اذخالی حساب کی پیش کی گئی تھی۔  
 مقدمہ برٹش امریکن ٹینیل بنک لینڈنگ گولڈ زہرین حکیم و کریڈٹ فبرل

دیگر انس کلیم (۱۹۱۲) اڈیو۔ این۔ صفحہ ۱۰۲ اپی اوٹس، لارنس،

## بل آف اسپینج دہنڈی پیرامیری نوٹس

اس فصل کے متذکرہ قواعد کے استعمال کے لئے، بل آف اسپینج اور پیرامیری نوٹس کا میدان، وسیع اور وسیع تھا، مگر ایسے قانون کا نفاذ انگلستان کے واسطیوں قانون کے ہاتھ میں ہے۔ مستقلہ میں جو انٹرنیشنل کانفرنس، ہیگ میں منعقد ہوئی تھی، اس لئے بل آف اسپینج اور چیک کے متعلق، ایک بین الاقوامی قانون مرتب کیا تھا، جس میں انتخاب قانون کے متعلق، بعض اہم قواعد موجود تھے۔ انگلستان اگرچہ وہ کانفرنس کا ایک رکن تھا، مگر اب تک اس نے معاہدہ پر دستخط نہیں کئے ہیں؛ اور اکثر سلطنتوں نے، جنہوں نے، معاہدہ پر دستخط بھی کر دئے تھے، ابھی تک اسکی تصدیق نہیں کی ہے؛ اس لئے اس کے احکام نافذ نہیں ہیں۔

## تناقض قوانین

دفعہ ۲۲ "۷۲۔ جوبل دہنڈی، ایک ملک میں لکھی جائے، اور دوسرے ملک میں منتقل، قبول، یا قابل ادائی ہو، تو اس کے فریقین کے حقوق، فرائض، اور ذمہ داریوں، کاتین، بطریق ذیل ہوگا:-

(۱) بل کی صحت کاتین، جہاں تک اس کا تعلق، ضروریات ترتیب (نقل) سے ہے، اس مقام کے قانون سے کیا جائیگا، جہاں سے وہ جاری ہوا، اور عینی معاہدات، مثلاً باعذر یا عذر کے ساتھ سکارے، یا بیجی لکھنے، وغیرہ، کی صحت کاتین، اس مقام کے قانون سے ہوگا؛ جہاں معاہدہ (اگر اس کو معاہدہ کہہ سکتے ہیں) ہوا۔"

بشرطیکہ :-

دالغ "جب بل سلطنتہائے متحدہ (انگلستان) کے باہر سے جاری ہوا ہو، تو

وہ شخص اس سبب پارٹا بناؤ نہیں تصور ہو گا کہ اس پر مقام ابرا کے قانون کے مطابق، اس کا سبب چیاں نہیں ہے۔

(۱) جب ایسا بل ہو کہ سلطنتہائے متحدہ کے باہر سے جاری ہوا ہو، بل کا ضابطہ ریاست تریب کے سلطنتہائے متحدہ کے قانون کے مطابق ہو گا، تو وہ ایسے جلا اختصاص رکھنے والے جنہوں نے اس کو منتقل کیا، یا جنہوں نے یہاں سلطنتہائے متحدہ میں اس کے فریق ہوں؛ اور ان رقم کے واسطے قابل نفاذ تصور ہو گا۔

(۲) "تاج احکام ایچٹ" ذیل مذکور کے نام سے جانے والے عذر یا عذر کیساتھ سکارسے یا نیچے لکھے جاتے، اگلی تعبیر اس مقام کے قانون سے کی جائے گی، جہاں یہ معاہدہ ہوا۔

شرطیکہ — جب اندرون ملک کے بل پر ملک غیر میں بھی لکھی جائے۔ تو اس عبارت کی تعبیر جانتا کہ اس کا تعلق سکارسے کے ہونے سے ہے، سلطنتہائے متحدہ کے قانون کی زور سے کی جائے گی۔

(۳) بل کو سکارسے یا ادا کے لئے پیش کرنے کے متعلق، جو فرامین، قابض بل پر عام ہوتے ہیں، اور ان کے متعلق، عذر یا اطلاق منظوری، یا نا منظوری، کی ضرورت اور کفایت کا تعین، اس مقام کے قانون سے کیا جائے گا؛ جہاں فعل مذکور کا ارتکاب ہوا، یا بل نا منظوری کیا گیا۔

(۴) "جب بل، بیرون سلطنتہائے متحدہ، مرتب ہوا ہو، مگر اندرون سلطنت، واجب الادا ہو، اور رقم واجب الادا کا تعین، سلطنتہائے متحدہ کے سکے میں نہ کیا گیا ہو، تو عرصہ شرط کے موجود ہونے کی صورت میں، بلان کی اس شرط سے اس قسم محسوب ہو گا، جو شرط بل کے واجب الادا ہونے کے دن، مقام او میں دینی ہندسی کی ہوگی۔"

(۵) "جب بل، ایک ملک میں مرتب ہو، اور دوسرے ملک میں واجب الادا ہوا، تو اس کی صحیح تاریخ کا تعین، اس مقام کے قانون سے کیا جائیگا؛ جہاں وہ واجب الادا ہے۔"

بل آف ایسیج ایچٹ بابت سلسلہ آئین ۱۹۰۶ء و کٹورہ و نفاذ ۱۹۰۶ء۔





[۱۹۱۸ء-۲۱-کے۔ بی۔ ۶۲۳۔]

اس مقدمہ میں، مدعی علیہم نے جو کہ انگلستان میں، کاروبار کرتے تھے، امریکہ کے تاجروں سے کاروباری خرید و بیعتی کا جنہوں نے قیمت کی بابت، مدعی علیہم کے نام، ایک بل، آن ایجنسی، مرتب کر کے، جاری کر دیا۔ مدعی نے، جو کہ امریکہ میں، بل آن ایجنسی کا کام کرتے تھے، وہ پانڈارسی کے ساتھ اس بل کو، مع روٹی متعلقہ کی بلٹی جہاز کے خرید کر، مدعی علیہم کے پاس، انگلستان میں بھیج دیا۔ انھوں نے، بل کو، سکرا، اور مدت امینہ کی تکمیل کے بعد، رفرم (درا کر دی)۔ جہاز کی بلٹی، مصنوعی تھی، اور اس کے ذریعہ سے کوئی روٹی، نہیں بھیجی گئی تھی، مدعی علیہم کو، جب اس جہاز کا حال معلوم ہوا، تو انھوں نے، رقم وصول پانے کا دعویٰ، امریکہ میں، اس بیان کے کیا، کہ بل، جہاز کی بلٹی کی صحت کیلئے، مشروط قطعہ امریکہ کی عدالت مرافقہ نے، یہ قرار دیا۔ کہ معاملہ کا تصفیہ، انگلستان کے قانون کے مطابق، ہونا چاہئے اس پر مدعیوں نے، انگلستان میں، عدالتی کارروائی، اس استعوار سے، شروع کی، کہ ان کا بل، سو بلٹی کے منقطع کیلئے پیش کرنا، اس امر کا متنازعہ تھا، کہ بلٹی مال کی صحت تھی۔ عدالت نے، طے کیا، کہ یہ سوال، کہ بل مشروط تھا یا نہیں، حسب دفعہ ۲، ترتیب سے متعلق ہے، جس کا فیصلہ، مقام احمر، ایسے امریکہ کے قانون سے، ہونا چاہئے۔ چونکہ قانون مذکور سے، بل مشروط قرار پاتا ہے، اس لئے مدعی علیہم، اپنی رقم، وصول پانے کے مستحق ہیں۔ جو مرافقہ، انگلستان میں ہوا، اس میں، یہ طے ہوا، کہ بل کی تعبیر، خواہ انگلستان کے قانون سے کی جائے، یا امریکہ کے قانون سے، حکم غیر مشروط تھا، اور اس لئے، مدعی علیہم کو، رقم ادائیغہ کی ہو، اس سوال کے متعلق، کہ آیا عدالت کو، یہ مقدمہ، امریکہ کی عدالت کا سمجھا ہوا قبول کرنا چاہئے تھا یا نہیں؟ — صفحہ ۲ پر بحث ہو چکی ہے،

دفعہ ۲۲۸۔ جز اول، دفعہ ۲ (دفعہ ۲۲۸ مندرجہ بالا) سے، اس سوال کا تصفیہ ہو جاتا ہے، جس کے متعلق، انگلستان کے مظاہر سے، کوئی امر

قطعی طور سے طے نہیں ہو سکا تھا، اس لیے کہا ایک بل یا نوٹ کے فرق (جہاں تک ان کی ذمہ داری کا انحصار ایسی عبارت ظہری پر ہوتا ہے، جو فرق ثابت نہ تھا ہے) اس شخص کو ادا کرنے کا معاہدہ کرتے ہیں، جو کہ — ایسی عبارت ظہری کی بنا پر لیتا ہے جو خود اس کے قانون سے صحیح ہے۔ یا ایسی عبارت ظہری کی بنا پر — جو ان کے قانون معاہدہ کی رو سے صحیح سمجھی جاتی ہے؟ — یہ سوال، ایسی دستاویزات کے متعلق پیدا ہوتا ہے جس پر فرانس میں، انتقال کنندہ منتقل الیم کا نام لکھے بغیر، تنہا کر دیتے تھے۔ وہاں ایسی عبارت ظہری سے بل یا نوٹ کی ملکیت منتقل نہیں ہوتی، اگرچہ انگریزی قانون سے منتقل ہو جاتی ہے۔

مقدمہ ڈی بنام وگنیر (۱۸۴۲ء)۔ بنگ بلسلہ جدیدہ۔ ۱۵۱۔

۴۔ سو۔ ویس۔ سی۔ ۹۹۵۔ جج، ٹیڈل، وغیرہ۔ یہ مقدمہ ایک پرائمری نوٹ کے لکھنے والے کے خلاف تھا، پرائمری نوٹ، فرانس میں واجب الادا اور بلانام منتقل ایسے کے تحت فیصلہ کرتی مدعی علیہ ہوا، اگر تعین کے ساتھ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ آیا تمام تحریر عبارت ظہری، یا قسم املا، کی وجہ سے، فرانس کا قانون، اختیار کیا گیا تھا؟ مقدمہ بلسل بنام وگنیر (۱۸۶۴ء) ایل۔ آر۔ ۳۔ کیو۔ بی۔ ۱۰۰، جج، ٹیڈل، وٹش۔ یہ مقدمہ بل کے سکار نے والے کے مقابلہ میں دائر ہوا تھا، یہ بل، انگلستان میں واجب الادا تھا، اور فرانس میں بلانام منتقل ہوا تھا، فیصلہ مدعی کے حق میں ہوا، مقدمہ برٹر لا بنام ڈی رن (۱۸۶۸ء) (ایل۔ آر۔ ۲۔ سی۔ پی۔ ۵۲۸، ویس۔ ویس۔ وٹش)، ایک ایسے بل کے سکار نے والے کے خلاف تھا، جو انگلستان میں واجب الادا تھا، اور فرانس میں، بلانام کے منتقل ہوا تھا، جس میں ٹیکٹ نے مدعی کے حق میں فیصلہ صادر کیا، اگر جس، بولت اور وٹش نے اس کے خلاف کیا، ان دونوں پر، جو مقام تحریر عبارت ظہری کی طرف اشارہ کرتے تھے، اگرچہ انہوں نے، مقام واجب الوصول کی بنا پر، اس میں، اور مقدمہ بلسل بنام وگنیر، امتیاز قائم کیا، جس کی طرف جس، ٹیڈل اور وٹش نے، سلاق اختیار نہیں کیا تھا، جو ایچٹ، اس وقت زیر بحث ہے، اس نے مخصوص سوال کو، اس ترتیب

(اشکال دستاویز) کے حصے میں نہیں کر دیا ہے، جو قانون مقام مکمل عبارت ظہری کی رو سے ضروری ہو، جو ہمارے مضمون کے عام اصول اور اسٹوری کی رائے کے مطابق ہے (کتاب تناقیص قوانین دفعہ ۲۱۶ البتہ)۔ آسانی بھی، اسی توجہ کی تائید کرتی ہے، کیونکہ عبارت ظہری کے لکھنے والے سے، یہ امید نہیں کی جاسکتی، کہ وہ ان اشکال ترتیب سے واقف ہو گا، اور ان کا اتباع کرے گا، جو ان ملک کے علاوہ، جس میں وہ عمل کر رہا ہے، دوسرے ممالک میں، ضروری تصور ہوتی ہیں لیکن یہ امر قابل محسوس ہے، کہ اس عام فیصلہ میں، ایک استثناء، وزیر شرط (ب) تسلیم کر دیا گیا ہے، جس کی رو سے اجازت ہے، کہ ایک بل، انگلستان کی ترتیب کے مطابق، انگلستان کے باہر مرتب کیا جائے۔ اس غرض سے، کہ وہ، انگلستان میں چل سکے، اور انگلستان ہی میں اس کی رسم ادا ہو۔

اگر ایسے بل پڑیں، کہ تصدیق و دفعہ استثناء میں شامل کیا گیا ہے، انگلستان میں پہنچنے پہلے ایسی عبارت ظہری بھیجی جائے، جو کہ انگلستان کے قانون کے تحت اس سے صحیح، مگر قانون مقام عمل کی رو سے غلط ہوا تو کیا ہو گا؟۔ یہ صورت (۱۸۰۵ء)۔ چانسی ڈوٹرن۔ ۵۴۰۔ ج، پیرسن، تعلقات مارسلینر کنٹینن ریلوے و لینڈ ٹیکمپنی، دو سال پیچ و برانداز میں پیش آئی۔ یہ بل سنہ ۱۸۰۵ء کے ایکٹ سے پہلے کے تھے، مگر اصول کی بنا پر، وہ تمام مقاصد کے لئے انگریزی قرار پائے، اور اس بنا پر انہی عبارت ظہری کی تائید کی گئی،

شرط (الف) میں، مقام اجرا کے اسٹامپ کو غیر ضروری قرار دیا گیا ہے، اس طور سے اس صورت زیر بحث کے متعلق اس سوال کا فیصلہ ہو جاتا ہے، جس سے دفعہ ۲۰۹ میں بحث کی گئی ہے۔

دفعہ ۲۲۹ جو ذمہ داری، ایک بل آف اسپیج کے سکالنے یا ریسیرچ ٹو کے لکھنے سے عائد ہوتی ہے، اس کا اندازہ اس مقام کے قانون سے کیا جاتا ہے، جہاں وہ واجب الادا ہوتے ہیں۔ یہ ایک شہوریل ہے، کہ ایام ہلت رعایتی Days of grace کا شمار مقام ادا کے قانون سے ہوتا ہے۔

بل کا سکرا جانا۔ ایک عدالتی فیصلہ کی رو سے، جو ایسے مقام میں صادر ہوا، جہاں بل مذکور سکرا گیا، اور واجب الوصول تھا۔ مندرج ہو گیا، تو سکرا کرنے والے پر انگلستان میں دعویٰ نہیں ہو سکتا۔ مقدمہ بروزنہام جینیفو (۱۸۶۶ء ج ۱) لگاتار - تیسرے - ۱۔ بل - کا۔ چارٹر۔ ۶۹۔ ۲۔ اسی کیو۔ کا۔ اسی بی آر۔ ۵۲۴۔ اسٹریچ۔ ۲۳۔ نو اگر سکرائیو الا، ادائی رقم میں تصور کرے، تو وہ ادائی سود کا ذمہ دار ہے، اس شرح سے، جو اس مقام کا قانون مقرر کرے، جہاں بل واجب الادا تھا۔ مقدمہ کو برنہام والد لارگو (۱۸۴۰ء - ۲۱۱۸ء - ۲۸۲۔ ج ۱، لینگ ٹیل - نیز دیکھو) دسمبر ۱۸۵۷ء کو ایک ایسے حکم کی صحت کا مارا، جو فرانس میں انگلستان کے ایک بینک کے نام لکھی گئی ہو، اس رقم کے ادا کرنے کے لئے، جو جوئے میں، بمقام فرانس ہار دی گئی ہو، انگلستان کے قانون پر ہے۔ مقدمہ فرانس ہنام اون (۱۸۰۷ء - ۱۔ کے - بی - ۷۶۶۔ متذکرہ نیز دسمبر ۲۱۵ نو

مسئلہ صیہونین بنام کانرل (۱۸۹۵)۔ ۳۰۔ سچ۔ سی۔ ۸۹۵، ایک  
 پراسیوری نوٹ، قرار دینے میں لکھا گیا، لندن میں، اس پر تاریخ ڈالی گئی؛ اور  
 انہیں، کاتب کے مختار نے، مکتوب ایہ کو حوالے کر دیا۔ مسئلہ دو اختیارات  
 کے متعلق، بروئے ایک ایکٹ کے، جو منسوخ ہو گیا ہے، جس میں، تاریخ پر لکھا۔  
 اور پتیل نے، یہ قرار دیا: کہ برہنہ جو ملے، ساتھ کائل میں آئے، انگلستان  
 میں سمجھا جائے گا۔

۲۳۰۔ چونکہ اہل آف ایجنج کا مرتب کرنے والا یہ عبارت ظہری کا نسخہ پر کنو والا، اور پامیسری نوٹ کا عبارت ظہری لکھنے والا، اس ذمہ داری کو بطریق کمال، ادا کر نیکاً خاصاً میں ہوتا ہے؛ جو ان کے منظور کرنے یا مرتب کرنے سے قائم ہوئی ہے، اس لیے، اس مقام کا قانون، جہاں وہ اہل یا نوٹ حسب شرط مندرجہ ادا ہے، تکمیل تکمیل کی نظر سے منظور کرنے، اور مرتب کرنے والے، کی حیثیت سے انکی ذمہ داری پر بھی موثر ہو گا۔

یہ اصول، غالباً دفعہ ۲، کی ضمن ۲ (صفحہ ۲۰۱) سے مطبق نہیں ہوتا؛

کیونکہ لکھنے، یا عبارت ظہری ثبت کرنے کی تعمیر، خواہ کسی قانون سے کیجائے، وہ اس اصول تجارت کے خلاف نہیں ہو سکتی، بلکہ لکھنے والا عبارت ظہری ثبت کرنے والا، اس کا خاص ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

مسئلہ کی لڑائی میں، جو فرانس اور جرمنی میں ہوئی، اور ان جنگوں میں،

جو فرانس میں اس کے بعد برپا ہوئے، فرانس کے قوانین نے بلوں کی ادائی

رقم اور تصدیق عذر protest of bill کی مبادی کی توجیح کر دی تھی، یعنی توجیح

مبادی کے بعد تمام کارروائی، ممول کے مطابق ہونے لگی۔ جن لوگوں نے ا

فرانس کے واجب الادا بل، انگلستان میں لکھے یا سکارسے تیار، وہ بدستور اسکے ذمہ دہ رہے۔

مقدور راکٹ بنام اورین (۱۸۵۷ء) میں۔ آر۔ ۱۰۔ کیو۔ بی۔ ۵۲۵۔ بیج،

کاکرین۔ توش۔ کولن ٹو

ایک بل آف کسٹمز، انگلستان کے ایک شخص کے نام لکھا اور سکارسے لکھا، بل ایک جرمنی

رعایا کے حکم پر، جب لکھا تھا، اسے، سکارسے، دو دشمنی کے حکم پر منتقل کر دیا، قرار پایا۔ کراس

اس کے تعلق شہادت دیا سکتی ہے، کراس نے کہہ دیا تھا، بل جرمنی کے قانون کے خلاف ہے، نتیجہ

کہ عام سمجھا جاتا ہے، یہ مقدمہ، بل پر جواب م سلسلین (۱۹۱۲) ۱۲۷۔ بی۔ ۶۴۔ ٹو

ایسی صورت میں، کو بل، جو بعد سکارسے جانے کے، دشمن کے ملک میں

مسئلہ کی جنگ شروع ہو جانے کے بعد واجب الادا تھے، یا کہ دشمن کی

کسبئی نے، جو انگلستان میں کاروبار کرتی تھی، لکھے تھے، اور اس کسبئی سے،

ایک انگلستان کے بنک نے، ان کو، جنگ سے قبل خرید لیا تھا، جس کے

باس، وہ غیر معمول شدہ بڑے ہے۔ انگلستان کے بنک کے دعویٰ پر،

جو دشمن کی کسبئی کے انفسان کے وقت، اس کے اثاثہ کے مقابلہ میں کیا گیا

تھا، قرار پایا۔ کہ ادا کی تھی، مارچ کا تین، دشمن کے ملک کے قانون

سے ہونا چاہئے، جہاں وہ بل واجب الادا تھے، اور اس قانون سے متاثر

ہونا چاہئے، جو دشمن نے، بل، نا ضرورت کے، اپنے ملک میں جاری کیا تھا، اور

جس کی رو سے، بلوں کی تاریخ ادا، دوسری اطلاع تک ملتوی کر دی تھی۔

چونکہ وہ وقت، اب تک نہیں آیا ہے، اس لئے دعویٰ قابل اصرار ہے، یہ مقدمہ

فرانک ورشی (۱۹۱۸ء-۱۱-۱۱)۔ چانسی۔ ۴۰۔ ج، نیگر: ”جس ملک میں: بل، واجب الادا ہے، وہاں کے قانون کی رو سے، اگر بل کے قابض کو، نویندہ بل کے معاہدہ پر، اعتبار ہے، تو تمام مقاصد کیلئے، باہمی طور سے، تاریخ ادا متعین ہونی چاہئے“ (آئی۔ بی۔ ۴۰۰)۔ مگر عدالت نے، یہ بھی لکھا: کہ ملک غیر کا قانون، اس درجہ بحق حکومت مضابطہ بال ہو سکتا ہے، کہ انگلستان کا قابض بل، یہ دعویٰ کرے، کہ اس کا معاہدہ، دشمن کی کمپنی کے ساتھ منسوخ کر دیا جائے، اس بنا پر، کہ بدل قیمتی کا وجود، مطلق باقی نہیں رہا لیکن اس مقدمہ میں، دشمن کا قانون بنا نا، اس نقطہ نظر سے نہیں دیکھا گیا،

مقدمہ ایلن سبٹام کیمل (۱۸۴۸ء-۶-۱۱)۔ پی۔ سی۔ ۲۱۲۔ ج، نیگر: ”بل کے سکارس نے والے کو، اس ملک کے قانون سے، جہاں بل واجب الادا تھا، مجرادات کا حق حاصل تھا، یہی حق، نویندہ اور منتقل کرنے والے کو بھی، ان مقامات کے قانون سے، جہاں بل مذکور لکھا اور منتقل کیا گیا تھا، دیا گیا، اور اس کا، بلحاظ ذمہ داری کے، تجویز میں، اس قانون سے متبادل کیا گیا، جس سے سکارس نے والے کی ذمہ داری کا تعین کیا جاتا ہے، لیکن مجرادات مدعی علیہ کی ذمہ داری کی ترمیم یا تخفیف نہیں ہے، بلکہ اس کی تبدیل کا ایک ضمنی امر ہے۔ اور اس بنا پر، اس کا تعلق، مقامی قانون سے ہوتا ہے، اس طور سے، اگر سکارس نے والا، خود مدعی علیہ ہوتا، تو اس کو یہ حق، مقامی قانون کی بسنا پر حاصل ہوتا، نہ اس مقام کے قانون کی وجہ سے، جہاں بل واجب الادا تھا، مگر فیصلہ ہوا، وہ صحیح تھا، کیونکہ لکھنے اور سکارس دواؤں پر، ایسے مقام میں دعویٰ ہوا تھا، جہاں وہ بل کے منسرق ہوئے تھے، نہیں اسی جگہ کا قانون، فی الحقیقت مقامی قانون تھا،

مقدمہ ایلن سبٹام کیمل (امریکہ) میں، بل کے نویندہ نے، بل کو سکارس نے والے کے نام، اس کے مقام قیام پر، جو ایک ملک میں تھا، لکھا تھا، سکارس نے والے نے، اس کو دوسرے ملک میں بوجب الادا کر دیا تھا۔ یہ بالکل صحیح ہے، جیسا کہ تجویز میں لکھا گیا، کہ اسی تبدیل سے، بل کے

لکھنے والے یا کسی ایسے دوسرے شخص کی ذمہ داری میں، کوئی مندرجہ  
نہیں پڑ سکتا جس نے، تبدیل سے پہلے، اس کو سکھایا تھا۔  
دفعہ ۲۳۱۔ جس کے نام بل لکھا گیا ہے، اس کا بل آف ایجنج کو نام منظور کرنا  
— یا بل آف ایجنج کے سکھانے والے، یا پرامی سر می نوٹ کے لکھنے والے کا ذمہ داری  
کرنا۔ یا طریق طلب کی ضرورت، اور کفایت، یا عذر کے ساتھ منظور می یا منظور می کی اطلاع  
آخری قابض بل کی طرف سے، اس غرض سے، اکبل کے دوسرے فریق پر ذمہ داری عائد ہو:  
ایسے امور ہیں جن کا تعلق، اس مقام کے قانون سے کیا جاتا ہے، جہاں بل  
واجب الادا ہو۔

یہ قانون مقام کیل معاملہ کے ایک جہول کا نتیجہ ہے۔ بل کا لکھنا یا منسل کرنے  
د عبارت ظہری لکھنے والا۔ خواہ کسی قانون کی تحت میں، بل یا نوٹ کا فریق ہو اور ہو۔  
مگر جہاں تک اس کی ذمہ داری کا انحصار ان افعال پر ہے، جو اس کو مقام ادا پر  
کرنے ہیں اس کو یہ خیال رکھنا لازم ہے، کہ وہ افعال، اسی طریقہ پر کرنے ہونگے،  
جس طرح، اس مقام کے قانون میں بتائے گئے ہیں، نہ کہ کسی دوسرے مقام پر۔  
آخری قابض دستاویز دوم بل میں چھپس جائے گا، اگر اس نے، ان افعال کے کرنے میں۔ جو  
اس کو اس مقام پر اپنے ان ذرائع کے تحفظ کیلئے، جو اس کو سابق فریق بل کے  
مقابلہ میں، حاصل نہیں، کرنے چاہئیں: کسی دوسرے قانون کا اتباع کیا!!

دفعہ ۲۔ دفعہ ۳۰۱ اس دفعہ کے مطابق ہے، اگرچہ پارلیمنٹ  
سے، عجیب عبارت میں، یہ مضمون ادا کرایا گیا ہے، کہ فعل کی ضرورت کا تعلق اس مقام  
کے قانون سے، کیا جاتا ہے، جہاں فعل مذکور، عمل میں آیا۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے، کہ  
جب فعل نہیں واقع ہوتا، وہاں ضرورت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۳۱ سے جو مقدمہ پیدا ہوا، اس کا تعلق، اس دفعہ کے  
مطابق کیا گیا۔ مقدمہ رتس جلالہ بنام کرمی (۱۸۴۱)۔ ۱۔ کیو۔ بی۔ ۴۴۰۔ ۴۔  
پی۔ ڈی۔ ۴۳۷۔ جج، ڈینیٹن۔ ٹیل ڈیل۔ ڈیسس۔ کوکریج۔ مقدمہ ہرشلڈ بنام  
اسٹیج (۱۸۶۶)۔ ایل۔ آر۔ ۱۔ سی۔ پی۔ ۳۲۰۔ جج، بیسٹن کیننگ۔ اسٹیج  
مقدمہ ہارنی بنام بوکے (۱۸۷۸)۔ ۳ کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۵۱۸۔ جج، بریٹ۔

برائوئل۔ کائنات کے مقدمہ راکٹ نام اور میں متذکرہ تحت دفعہ ۲۳۰ میں بحث نہ صرف وقت ادا کی توسیع کے متعلق تھی، بلکہ طلب کے کافی ہونے، اور عذر اور اطلاع کے وقت مقررہ کے اندر پیش کئے جانے کے متعلق بھی تھی۔ اور جہاں تک مقدمہ کا تعلق، ان امور سے ہے، وہ مواضع

کے لئے فریضہ سند ہے۔ **دفعہ ۲۳۲** جب کوئی شخص، بل یا نوٹ پر عبارت ظہری ثبت کرنے کی وجہ سے، باضابطہ طریقہ سے، اس کا ذمہ دار ہو جاتا ہے تو جو اطلاع، اس کو، ایسے شخص کو جس نے، خود اس کے نام عبارت ظہری لکھی تھی، یا اگر کوئی درمیانی فریق نہ ہوا تو خود نویسنہ کو، دینی چاہئے! اسکا انحصار، اس قانون پر ہو گا، جو اس معاہدہ سے متعلق ہے، جو عبارت ظہری کے ثبت کرنے یا بل یا نوٹ کے لکھنے سے پیدا ہوتا ہے۔

ہر بل کا لکھنے والا، اور ہر بل یا نوٹ، پر عبارت ظہری ثبت کرنے والا، بعد کے آنے والے فریق سے، اس امر کا معاہدہ کرتا ہے، کہ ذمہ داری کی باضابطہ اطلاع وصول ہونے پر، وہ رقم مندرجہ بل یا نوٹ ادا کرے گا، اور جس حالت میں کسی خاص مقام کے طریقوں کی پابندی سے بحث ہونگی، تو ایسی اطلاع کی صحت یا غیر صحت کا اندازہ، معاہدہ کے قانون سے کیا جائے گا۔

دفعہ ۲ کے ضمن مسئلہ کا منشا، یہ معلوم ہوتا ہے، کہ منظور بل کی وصولی، تا بغض بل کی طرف سے دیکھائے، اس کا کافی سمجھا جانا، اس مقام کے قانون پر منحصر ہو گا، جہاں بل مذکور منظور کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ — کہ ”جہاں یہ فعل عمل میں آیا“ — مع اس کے غمیمہ کے — ”یا جہاں نہ عمل میں آیا“ — جس کا سمجھا جانا لازم ہے، بظاہر غدر سے متعلق معلوم ہوتے ہیں۔ جو اصول، اس سے مستنبط ہوتا ہے، وہ ذمہ ہذا کے اصول کے خلاف پڑتا ہے، مگر اسی اصول کو، مقدمہ بار نے بنام راکٹ، مندرجہ تحت دفعہ ۲۳۱ میں بقدر احتیاج نے اختیار کیا ہے، اور وہ بجا نظر اصول کے ایسا مضبوط ہے، کہ اس کو جغش نہیں ہو سکتی۔ میں نہیں سمجھتا، کہ ایکٹ کی بنیاد پر، ایسا مستند اصول، باطل کر دیا جائے گا، غالباً آسان طریقہ، اس نتیجے



مختص نظر رہنے کا یہ ہو گا کہ ضمن ۲ کی یہ تعبیر کی جائے کہ اس کا تعلق صرف اخیر قابض سے ہے۔ اور یہ پارلیمنٹ کے ایکٹ کے الفاظ کا، ایسا توڑ موڑ ہو گا جیسا بعض اوقات ضرور ذکر کرتا ہے، اگر یہ ممکن بھی ہو کہ الفاظ جہاں فعل عمل میں آئے، کا تعلق، اطلاع، ناشکوری سے سمجھا جائے، تو اس سے بھی کام نہیں چل سکتا؛ کیونکہ ممکن ہے، جس کے نام، عبارت ظہری کسی گئی ہے، اور جو کسی سے قابض نہیں ہے، اس کو، اپنی عبارت ظہری کے لکھنے والے کے نام، اس قسم کی اطلاع، ایسے ملک میں دینی پڑے، جہاں عبارت مذکور ثبت نہ ہو۔

مقدمہ ہارنی بنام راکٹ میں، ایک بحث، جو اب تک پیدا نہیں ہوئی تھی پیش آئی؛ مگر اس کا فیصلہ نہیں ہوا۔ بحث یہ تھی کہ جب، ایک بل یا نوٹ کی بابت، ایک عبارت ظہری لکھنے والا، یا ضابطہ طریقہ سے ذمہ دار ہو جائے، اور جو عبارت ظہری، خود اس کے نام لکھی گئی تھی، اس پر جو قانون نافذ ہو، وہ، اس قانون سے مختلف ہو، جس کی تحت اسے، اس سے قبل کی ایک عبارت ظہری لکھی گئی، یا جو بل کے لکھنے سے متعلق ہو، اور شخص مذکور، بلا واسطہ عبارت ظہری کے لکھنے والے کو چھوڑ کر، سابق عبارت ظہری یا بل کے لکھنے والے کو ذمہ دار قرار دینا چاہیے؟ تو اطلاع کے کافی یا نا کافی ہونے کا اندازہ کس قانون سے کیا جائیگا؟ اس سوال میں، ان معاہدات کی تعبیر کی بحث آجاتی ہے، جو ایک بل کے لکھنے، اور اس کو جاری کرنے، یا جو بل یا نوٹ پر عبارت ظہری کے لکھنے سے پسیدہ ہوتے ہیں۔

**موقع ۲۳۳** ایک بل کا لکھا جانا، اور جاری کیا جانا، یا ایک بل یا نوٹ پر عبارت ظہری کا ثبت ہونا، عام طریقہ سے، اس مقام کے قانون کے تابع ہو گا، جہاں بل یا نوٹ پر نوٹس دہ، یا عبارت ظہری کے لکھنے والے نے دستخط کئے ہیں، اگر وہ شناخت، اس طرح سے دستخط ہونے کے بعد، دوسرے کسی سے قبول کر لے (taker) کے پاس بھیجی جاتی ہے، تو چونکہ معاہدہ، قبول کے بعد ہی مکمل ہوتا ہے، اس لئے اس کا تعلق، انہی مقام کے قانون سے ہو جاتا ہے۔

مقدمہ ہارنی بنام راکٹ (۱۸۷۸ء) ۳-کو۔ بی۔ ڈی (۱۸۷۸ء)

۲۔ کیو۔ بی۔ ڈی۔ بابت عبارت ظہری۔ دیکھو! منظور لی۔ برٹ ص ۵۱۵

— براتویل ص ۵۱۱ — کائن ص ۵۲۳-۵۲۴ — کینز لا حظ ہو جائیں

بنام کارٹل، شدہ کرہ تحت دفعہ ۲۲۹

**دفعہ ۲۳۴** اگر بل آف کیپیج نہ سکارے جانے یا بعد سکارے جانے

کے بروقت متروکہ رقم ادا نہ ہونے سے، مسترد ہو جائے! تو قابض، اس کا مستحق ہے، کہ —  
 موخر الذکر صورتیں، سکارے کرنے والے — اور دونوں صورتیں بل کے دوسرے  
 فریق سے — بحیثیت ضمانتوں کے، رقم مندرجہ بطور ہرجہ سود کے، اس وقت سے  
 جب سے، رقم واجب الادا ہوئی، یا بحالت سکارے جانے کے، واجب الادا  
 ہوئی، یا مقامی شرح سود کے حساب سے، خرچہ سمیت، وصول پائے۔ مگر اس کو  
 اپنے نقصان کی تلافی کی بابت، تبدیل کے اجراء Re-exchange کی ضرورت  
 واقع ہو: یعنی، وہ اس امر کا مجاز ہے، کہ ایک جدید شرحی بل، اس بل کے لکھنے  
 یا سکا بنوائے کے نام، اس مقدار رقم کا جاری کرے، جو اگر ایسے مقام پر فروخت  
 کیا جائے، جہاں کو اصل بل واجب الادا تھا، تو اس سے، مقدار متذکرہ بالوصول  
 ہو جائے۔ جس کے نام، جدید بل، جاری کیا جائے گا، اس کے پاس، سابق بل بھی  
 بھیج دیا جائیگا، اور وہ، مقدم الذکر بل کے ادا کر دینے پر، موخر الذکر بل کا مستحق ہو جائیگا،  
 اور اگر قدیم بل کا، کوئی سکارے والا ہے، تو وہ، اس سے، مقدار رقم، جو اس نے،  
 خود ادا کی ہے، بطور ہرجہ کے، جو اس کو، بل کی نامظوری کی وجہ سے، دیٹی ڈری، وصول  
 کر سکے گا۔ اگر کوئی جدید بل نہ لکھا جائے، تب بھی اس تجدید بل کے وصول سے،  
 اس مقدار کا تعین ہو جاتا ہے، جو قابض، نویسنده، یا عبارت ظہری لکھنے والے،  
 سے — اور جو لکھنے والا، یا عبارت ظہری ثبت کرنے والا، سکارے کرنے والے،  
 سے (اگر کوئی ہو) — وصول کر سکتا ہے، یہ فرض کر کے، کہ اس نے، خود قسم  
 ادا کر دی ہے، یا رقم مذکور، اس سے طلب کی جاتی ہے: اور اس کا ادا کرنا، اس پر  
 لازم ہے، اگر نویسنده بل یا عبارت ظہری کے ثبت کرنے والے کا معاہدہ، جس کے  
 مقابلہ میں، قابض کو چارہ کار حاصل ہے، ایسے قانون کا تابع، اس کے متعلق، دیکھو!  
 دفعہ ۲۳۳ ہے، جس میں اصل بل کی مقدار پر، بہ موصول تجدید بل (Re exchange)

بجائے جدید بل (Redraft) کی جملہ رقم یا بجائے کسی جز کے۔ جو مقدار رقم میں شریک ہو، ایک خاص فیصدی مقرر ہے؛ تو خواہ جدید بل جاری کیا جائے یا دیکھا جائے اس قانون سے۔ نویندے یا ایسے عبارت ظہری کے ثبت کرینوالے۔ اور زیادہ وصول کرنے کی حالت میں اس کے ٹکارنے والے۔ کی ذمہ داری کا یقین کیا جائے گا۔

مقدمہ فرانسس بنام رکر (۱۶۹۸) ۱ ہلر ۶۶۲۔ بیج، کڈن۔ و مقدمہ ایرول بنام تاس (۱۷۸۶) ۲۔ فی۔ آر۔ ۵۲۔ بیج، ٹیکر۔ و کراس۔ و مقدمہ واکر بنام ہلٹن (۱۸۹۰) ۱۔ ڈمی۔ ایف و بے ۶۰۲۔ بیج، کیسل۔ ہانت برس۔ و راکر۔ و مقدمہ سوکی بنام پاسپی (۱۸۹۰) ۸۔ سی۔ بی۔ بیٹلڈ ۵۳۸۔ بیج، ہالیتس۔ اول تو غیرہ ڈ مقدمہ جنرل ساوتھ امریکن کمپنی (۱۸۶۶) ۷۔ چانسرری ڈورین۔ ۶۳۷۔ بیج، ہیلینس ڈو فریق، سکارس نے اسے پہ دعوے کے، اس کیسٹلے، یہ ضرور نہیں ہے، کہ اس نے تفاوت تجدید بل پر ادا کر دیا ہو؛ اگر وہ اس سے طلب کیا جاتا ہے، اور وہ اس کا ذمہ دار ہے، تو یہ کافی ہے۔ مقدمہ ڈی ٹاسٹ بنام بارنگ (۱۸۰۹) ۱۱۔ ایٹ۔ ۲۶۵۔ بیج، ایلن برو۔ وغیرہ ڈ مقدمہ ٹریسٹ بنام ٹینیڈ (۱۸۱۰) ۱۲۔ ایٹ۔ ۲۲۰۔ بیج، نامعلوم؛ کی نسبت، یہ سمجھا جاسکتا ہے، کہ وہ صرف ایک دعویٰ، قابض کی طرف سے، سکارس نے اسے پر تھا؛ جس میں چارہ کار نہیں ملے اور مقدمہ ویسلے بنام کرافورڈ (۱۸۱۰) ۲۔ کیپ۔ بیج، ایلن برو۔ ان دونوں مقدموں میں، کوئی قانونی مسئلہ طے نہیں ہوا؛

جول، نامعلوم جوئے، وہ ایک کمپنی نے، ایک ملک سے دوسرے ملک میں، اپنے ہی نام لکھے تھے۔ بل، انہیں فریق کے ہاتھ میں رہے، جن کو، کمپنی نے، پہلے ملک میں، ایسے حالات کے متعلق دیئے تھے، جن میں انکا ادا کیا جانا، دوسرے ملک میں پیش نظر تھا۔ قابض بل، از تسم تفاوت تجدید بل، کمپنی سے بحیثیت نویندہ بل کے، جبرجہ پانے کے مستحق نہ تھے؛ بلکہ صرف اس کے مجاز تھے، کہ بل کو بطور پامیسری نوٹ کے، کام میں لائیں۔

یا ان حقوق کو اہمال کریں۔ جو ان کے قبول کی بنا پر ملتوی ہو گئے تھے۔  
مقدمہ رئیس بنام ایرس (۱۸۶۷ء) ۳-۱-۷۰۔ پی۔ ۱۰۳-۱۰۴۔ ج۔ ۱

کاتول

بمقدمہ رئیس بنام فرمونٹ (۱۸۵۳ء) ۹-۱۱-۷۰۔ ای۔ ایکس۔ سی۔ ایچ۔ ۲۵۔  
ج۔ ایڈرسٹن۔ مارٹن۔ وغیرہ۔ یہ قرار پایا کہ ایسے بل کا لکھنے والا،  
جو نہ سکارے جانے کی وجہ سے مسترد کر دیا گیا ہو، تاہض بل کے مقابلہ میں ہار  
ہو گا، اور اس کو مقام ادا ئے بل کی شرح کے مطابق سود دینا پڑے گا۔ بل  
کو سکارے اور نا منظور کر کے رقم نہ دینے۔۔۔ میں فرق ظاہر کرنے کی  
کوشش نہیں کی گئی، اور نہ اس سے انکار کیا گیا، کہ ادا کئے جانے کے  
مقام پر جو شرح سود کی مقرر ہو، وہی اس کے نقصان کا معاوضہ ہے،  
جو ایک شخص کو، دونوں صورتوں میں اٹھانا پڑتا ہے۔ مگر اس معمولی اصول  
کے بجائے، سود فیسندہ، سکارے جانے اور رقم کے ادا کرنے کا  
ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہ اصول قائم کیا گیا، کہ وادائے رقم کا حکم دیتا ہے،  
اور اس بات کا معاہدہ کرتا ہے، کہ اگر ایسا حکم قیضہ مطلوبہ نہ پیدا کرے گا، تو  
بل کی رقم، بھتام تحریر بل، وہ خود ادا کرے گا۔ یا اصول، اس ہمتی ہے۔۔۔  
جس کی بنا پر تفاوت کی رقم درجہ تجدید بل، حاصل کی جاتی ہے، نہ صرف  
شرح سود کے خرمیں، بلکہ تمام امور میں، مختلف ہے۔ اور جن دو امور پر  
راکٹ بنام ایرس (دفعہ ۲۳) کے فیصلہ کی بنیاد قائم کی گئی ہے، ان  
میں، پہلے امر کا بھی یقین ثابت ہوتا ہے، مقدمہ رئیس بنام فرمونٹ کو،  
فیصلہ کرتے وقت،۔۔۔ عدالت پر اس اصول کے اثر کے لئے، جو مقدمہ  
ایرن بنام کمبل میں، طے ہوا تھا، دیکھو! زیر دفعہ ۲۲۰۔ مقدمہ اوریا ل  
بنام ٹامس (۱۸۶۷ء)۔ جس میں، لکھا، کہ سود، جو تجدید بل کی  
مقررہ شرح سے دلایا جائیگا، وہ، وہی ہو گا، جو مقام ادا کی شرح کے  
مساوی ہو گا۔ دفعہ ۲۲۰ کے اصول پر، بل آف سپریم کے ایکٹ بابت  
۱۸۸۲ء کا کوئی اثر نہیں ہے، مقدمہ کلپسی و مقدمہ کھڑو بارٹی (۱۸۸۵ء)

۱۶۔ بکو۔ بی۔ ڈی۔ ۷۰۲۔ بیج، کیو۔ ۱۸ (۱۸۸۶)۔ بکو۔ بی۔ ڈی۔ ۲۸۶۔  
ریج، ایشر۔ فیڈلے کے دلویس کے پانچ سو ساٹھ سو اسی ہزار کے مندرجہ ذیل مندرجہ ذیل  
(۱۸۸۷) ۳۶۔ پانچ سو سی ڈی۔ ۵۲۲۔ بیج، اناٹھ نو

## ذمہ داریاں جو مماثل معاہدات سے پیدا

(Obligations quasi ex contractu)

ہوتی ہیں

جو ذمہ داری، مماثل معاہدات، مثل، مثل بجا ڈنارٹ) سے پیدا ہوا، اس کا  
باعث کسی فریق کا کوئی فعل ہوتا ہے، مگر وہ معاہدہ کسی ذمہ داریوں سے، اس کا نام سے  
مشابہ ہے، کہ جو فعل، اس کا باعث ہوتا ہے، او وہ جائز ہوتا ہے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں، کہ  
رومان کے قانون میں مماثل معاہدات سے جو ذمہ داریاں پیدا ہوتی ہیں، ان کے لئے  
مخصوص احکام کی ضرورت ہے، جہاں سے، اس فعل کا سب سے زیادہ حقیقی تعلق ہے، جو  
اس کا باعث ہوا ہے، اور اس میں مطلق کسی شک کی گنجائش نہیں، کہ ایسی ذمہ داری  
کا قانون عام طور سے، اسی مقام سے اخذ کیا جانا چاہئے۔ مثلاً جو ذمہ داری، شوہر  
پر، انہی زوجہ کے قبل از دواج کے قرضہ کی بابت، قائم ہوتی ہے، وہ ذمہ داری،  
از قسّم مماثل معاہدہ کے ہے۔ جس فعل سے، یہ ذمہ داری قائم ہوتی ہے، وہ از دواج  
ہے، اور اس کا سب سے زیادہ حقیقی تعلق، اس مقام توطن سے ہے، جہاں  
از دواج، عمل میں آیا، اور نیز اس وجہ سے، کہ اسی مقام کا قانون، ان اثرات کو  
متعین کرتا ہے، جو از دواج سے، کم از کم، زوجہ کی جائیداد وغیرہ منقولہ پر، پڑتے ہیں۔  
قرضہ قبل از دواج کی ذمہ داری، شوہر پر، انصاف کی طرح قائم نہیں کی جاسکتی جیسا کہ  
اس کے معاوضہ میں، قانون، اس کو از دواج کی جائیداد میں، کوئی حق عطا نہ کرے۔ اسی  
نظم کے استدلال سے، معاہدہ کی ذمہ داری میں، قانون مقام معاہدہ کو، بمقابلہ  
قانون مقام ادا کے ترجیح دیتی ہے۔ وہی اس موقع پر، مقام انعقاد از دواج کو،  
جہاں وہ فعل، جو مماثل معاہدات کا باعث ہوا، وقوع میں آیا، بمقابلہ مقام توطن  
کے، جس سے، اس فعل کو زیادہ حقیقی تعلق معلوم ہوتا ہے، ترجیح دیتا ہے

دیکھو! مقدمہ دی گریجویٹ سبام دس (۱۸، ۹) سی۔ پی۔ ڈی  
 ۲۶۲۔ جی۔ اے۔ گریجویٹ دس، اس میں، ایک شخص متوطن انگلستان نے،  
 شکوہ عورتوں کی جائیداد کے ایکٹ ۱۸۸۲ء کے نفاذ کے بعد، انگلستان  
 ہی میں، نکاح کیا تھا، قرار پایا کہ وہ، اس قرضہ کا، جو اس کی زوجہ نے،  
 نکاح کے قبل بمقام جو سی لیا تھا، اس اثاثہ سے زیادہ کی بابت،  
 ذمہ دار قرار نہیں پایا تھا، جو اس کو، حسب ایکٹ مذکور، اسکی زوجہ کی طرف سے  
 ملا تھا۔ مگر جسٹس، نوٹس کی یہ رائے تھی: کہ باوجود انگلستان کے توطن  
 کے، اگر ازدواج، جرسی میں واقع ہوا ہوتا، تو اس کی ذمہ داری اس سے  
 زیادہ ہوتی، جسٹس، اگر تو نے، لکھا: کہ ممکن ہے، کہ ایسا ہوتا ہو

## فصل سیردم وجوبات کا منتقل اور زایل ہونا

یہ قانونی مقولہ کہ ”ہر معاہدہ، اسی طرح فسخ ہونا چاہئے، جس طرح وہ منعقد ہوا تھا“ ہمیشہ یہ خیال پیدا کرتا ہے، کہ ان سوالات کا، کہ کونسا قانون، وجوبات کو پیدا کرتا ہے اور کونسا قانون، اس کو زایل کر دیتا ہے کسی نہ کسی طرح، ایک دوسرے سے متعلق ہونا چاہئے، مگر اس تعلق کی نوعیت، اور مقدار، کی نسبت آرا میں بحمد انتشار اور اختلاف رہا ہے۔ اس انتشار کی ایک وجہ یہ ہے، کہ وجوب، اور اس کے متعلق، حق دعویٰ میں، امتیاز اور فرق، قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، گویا کہ ذرا ہی یارشتہ قانونی (Vinculum juris) جو معاہدہ یا فعل یا (مارٹا) سے پیدا ہوتا ہے، وہ حق دعویٰ سے جڑا ہے حقوق مالکانہ میں، اس نوعیت کا فرق، کہ ویش سمجھ میں آسکتا ہے جن صورتوں میں، مادی قبضہ ممکن ہے، وہاں قانون کو، استفادہ سے بحث کرنی ہوتی ہے، جو بلا تعلق اس کے، بذات خود، ایک علیحدہ وجود رکھتا ہے، اور یہ تصفیہ کرنا پڑتا ہے، کہ اس استفادہ کا، پہنچائی یا بہ عطائے قبضہ، کون شخص، مستحق ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد، مرجع دعویدار کا حق، استفادہ، بمقابلہ ہر غاصب کے خواہ وہ کوئی ہو، محفوظ ہو جاتا ہے۔ اب اس حق، اور اس حق دعویٰ میں، جو اس کو حقیقی غاصب کے مقابلہ میں، خواہ وہ کوئی ہو، حاصل ہوتا ہے، فرق کیا جاتا ہے! اور یہی حقیقی چارہ کار ہے، جو اس کو، اپنے حق کی حفاظت کیسے لے دیا جاتا ہے بعض اوقات، حق مالکانہ، بلا واسطہ قبضہ سے علیحدہ ہوتا ہے، لیکن، اگر اس کے تصورات کی، پوری طور سے تنقید کی جائے، تو اس کی تہ میں بھی، قبضہ کا تصور ضرور پایا جائے گا، جہاننگ کہ اس کا تعلق، مادی اشیاء سے ہے، خواہ وہ مقولہ ہوں، باغیر مقولہ۔ اسلئے

جو قانون کسی شے کی ملکیت کے متعلق، میعاد قائم کرتا ہے، اس کی نسبت، یہ کہنہ صیح ہو گا؛ کہ اس کا مقصد یہ ہے، کہ وہ مانع حق ہو؛ اور جب حق باقی نہیں رہا، تو کوئی جارہ کار نہیں لے سکتا۔ لیکن ایک معاہدہ یا فصل بیجا کے دعویٰ میں، بلا سکا قانون کے، ٹیسد ہوتی ہے، اگرچہ استفادہ نہیں ہوتا۔ یہاں قانون کو، یہ حق نہیں کرنا پڑتا کہ وہ حق اس کو دے گا؛ بلکہ صرف یہ سوچنا پڑتا ہے، کہ آیا حق دینا چاہئے یا نہیں؟ اور جب حق دیا جاتا ہے، تو وہ، صرف بقابلہ معاہدہ، یا فصل بیجا کنندہ کے نافذ ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے مقابلہ میں جو حق دیا جاتا ہے، اس میں اور معاہدہ متعلقہ کے کسی وسیع تر حق میں امتیاز نہیں کیا جاتا؛ اور نہ وہ کسی وسیع تر حق کی حفاظت کے لئے، بطور جارہ کے دیا جاتا ہے؛ بلکہ وہی، بجائے خود، حق ہوتا ہے۔ اس لئے جو قانون، معاہدہ یا فصل بیجا کے دعاوی کے لئے، میعاد مقرر کرتا ہے، اس کی نسبت، عموماً اور صحت کیساتھ یہ کہا جاسکتا ہے، کہ وہ مانع دعاوی ہے؛ اور جب دعویٰ جائز رہا، تو کوئی وجہ باقی نہیں رہتا۔

311

جب کوئی حق، بر بنائے معاہدہ یا فصل بیجا، ایک مرتبہ ادا یا گیا، تو اس کی ذمیت جائداد کی ہو جاتی ہے؛ اور وہ، اس شخص کی دولت میں، شمار ہوئے لگتا ہے جس کو، وہ دیا گیا تھا؛ اور اس حیثیت سے، وہ، بشرط اجازت قانون، منتقل ہو سکتا ہے؛ اور اس کی فروت ہو جانے پر اس کے ورثاء کو، وراثت میں پہنچ سکتا ہے۔ یہہ حق، خواہ فریق ثالث کے تعلقات میں، جائداد سے کتنا ہی کیوں نہ منشا ہو، اگر وہ، ایک طرف حق دار اور دوسری طرف معاہدہ یا فصل بیجا کنندہ، اور اس کے قائم مقاموں کے درمیان میں وجوب ہی رہتا ہے۔ ایسے مقدمات میں بھی جیسے کہ منسلک اور کالی رائٹ کے ہیں، جن میں قانون، ایک فریق کے حق میں یا یہ حکم دیتا ہے، کہ خاص عمل، اگر کوئی دوسرا شخص کرے گا، تو وہ، مرتبہ فعل بیجا منظور ہو گا۔ ایک جائداد پیدا کر دیتا ہے، جو اکثر صورتوں میں نہایت قیمتی ہوتی ہے۔ پہلے فریق کا حق، ناشن، بتقابلہ دوسروں کے، جائداد کی سخت میں آئے گا؛ نہ صرف ان کی حفاظت کا، ایک جارہ کار تصور ہو گا۔ مادی اور غیر مادی اشیاء میں، فرقی ہونا لازم ہے۔ مادی اشیاء کی ملکیت، اس استفادہ کا قانونی ضابطہ ہے، جو بلا تعلق قانون کے موجود ہے؛



خلاف اسکے، غیر مادی اشیاء کی ملکیت میں، یہ تصور شامل ہے کہ وہ شے جس کا یہ یا ضابطہ استفادہ ہے، قانون کی پیدا کی ہوئی ہے، اور وہ شے حق ہے نہ کہ جائیداد۔ اس اصول سے کہ معاہدہ اور فعل بیجا کے مقدمات میں حق دعویٰ ہی ایک بدستہ قانونی (Vinculum juris) ہے، جو نتیجہ نکلتا ہے، وہ یہ ہے کہ جب کسی وجہ کی نسبت، یہ کہا جاتا ہے کہ وہ قانون مقام معاہدہ یا مقام ادا یا قانون مقام ارتکاب فعل بیجا، کے تابع ہے تو اس کا، صحت یہی مطلب ہوتا ہے کہ اس کا وجود، ہر وقت، ان میں سے کسی ایک قانون پر، محمول کیا جاسکتا ہے۔ یہ فرض کرنا، خود ذمہ داری کی نوعیت کے خلاف ہوگا، کہ اس کا استدائی وجود، علیحدہ طور سے، اس کے مناسب قانون پر، اس طور سے محمول کیا جاسکتا ہے کہ وہ، اس کے بعد سے، ایک ایسا مستقل وجود تصور ہونے لگے، جس پر دوسرا قانون دست اندازی کرے، اس کو منتقل یا نافذ کر سکتا ہے۔ جس صورت میں، قانون مقام دعویٰ (Lex fori)، اسی ذمہ داری کو منتقل کرنے کا دعویٰ ہو جس کے وجہ کو وہ، مثلاً قانون مقام معاہدہ پر محمول کرتا ہے، جبکہ خود وہ قانون، ایسے انتقال کی اجازت نہیں دیتا، تو کچھ قانون مقام دعویٰ کرتا ہے، وہ یہ ہے کہ وہ، بنجملہ معاہدین کے، ایک فریق اور منتقل الیہ میں، ایک جدید وجہ پیداکرا دیتا ہے۔ یا اگر قانون مقام دعویٰ، ایسے وجہ کے نافذ کرنے کا دعویٰ کرے، جس کو وہ، قانون مقام معاہدہ پر محمول کرتا ہے، اور قانون مذکور کی رو سے وہ وجہ ناقابل نفاذ ہو چکا ہے، تو جو کچھ، نئی بحیثیت، قانون مقام کرتا ہے، وہ یہ ہے کہ وہ دعویٰ اور مدعی علیہ میں، ایک جدید وجہ پیداکرا دینے کا باعث ہوتا ہے۔ یہ سوال کہ آیا یہ کارروائی، درست تصور ہو سکتی ہے یا نہیں؟ ایسا ہے، جو ممکن ہے، کہ اس قسم کی تشریح اور توضیح سے مل نہ ہو سکے، اور نہ اس پر صحیح طریقہ سے بحث ہو سکتی ہے، جب تک کہ اس تشریح اور توضیح سے کارروائی کی صحیح نوعیت کا پتہ نہ چلے، صحیح جواب، تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ جدید وجوہات کے پیدا ہونے کی کوئی کافی وجہ نہیں ہے، بلکہ برخلاف اسکے، قانون مقام داری کو ایسے وجہ کے نفاذ کرانے سے انکار کر دینے کے، کافی اسباب موجود ہوتے ہیں، جو قانون مقام



منقل ایسے اس کی بنا پر، انگلستان میں دعویٰ نہیں کر سکتا؛ یہ استثنائے ان صورتوں کے جن میں حکم سے کم فرق ثانی کی طرف سے، وہ تمام عذرات پیش ہو سکتے ہوں، جو وہ اصل فرق کے مقابلہ میں پیش کر سکتا تھا۔ اس حد تک، یہ کہا جاسکتا ہے کہ کوئی حقیقی احتمال عمل میں نہیں آیا؛ بلکہ صرف اس نام کی بحث ہے جس سے مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔

یہ امر طے ہو چکا ہے کہ انگلستان کی پارلیمنٹ کا وہ ایکٹ، جسکی رو سے پرائمری فونس، جو، حامل یا حکم، پر واجب الادا ہیں، قابل انتقال قرار پاتھیں۔ ملک غیر کے نوٹوں کے کسی تعلق ہے۔ مقدمہ ٹینی بنام گریہام (۱۸۴۳) ۱۔ بی وی ۱۹۲۔ (۹) و مقدمہ بنفلی بنام نارنڈ (۱۸۴۱) ۱۸۴۱ سو و ۶۶۔ جج، ٹرنٹون و لیکن ان مقدمات میں، یہ یہ ظاہر نہیں ہوا کہ وہ اس ملک کے قانون کی رو سے، جہاں وہ واجبات تھے، ناقابل انتقال تھے، اس لئے، اس قسم کی بنیاد، ایسے حوالہ پر قائم ہے، جس کی نسبت، برائے نظر وغیرہ کوئی اعتراض نہیں ہوا ہے۔ پائرسٹینا میں یہ طے ہوا ہے کہ پرائمری نوٹ پر عبارت ظہری کہنے والے کو ان تمام اعتراضات کا جواب دینا پڑے گا جو وہاں کے قانون کی رو سے نوٹ کا کہنے والا بمقابلہ عبارت ظہری کہنے والے کے پیش کر سکتا ہے؛ اگرچہ پورٹینا کے قانون کی رو سے ایسا نوٹ قابل انتقال ہو۔ مقدمہ اور سے بنام ٹرنڈ (۱۸۴۹) ۴۔ مارکس

جدید ۲۶۱ فیصلہ الٹ پھرنے پر نوٹ  
سقوط وجوہات

۲۳۸۔ اس ذمہ داری کا نفاذ، انگلستان میں، نہیں کرایا جاسکتا؛ جو انگلستان کے قانون مینا د سماع سے خارج المینا د ہو گئی ہو، اگرچہ وہ اپنے قانون مناسب کی رو سے، اندرون مینا د ہو۔

پیش بین بنام ڈرومنڈ (۱۸۳۱) ۱۰۔ بی وی ۹۰۳۔  
جج، ٹرنٹون۔ و پاور ڈو بنام بینکس (۱۸۶۸) ایل۔ آر۔ ۶۔ ای کیو۔ ۴۸۵۔  
جج، روتے۔ و (۱۸۶۹) ایل۔ آو۔ ۴۰۔ چانسی۔ طرفہ۔ ۴۵۰۔ میڈرلے کا

یہی اصول، بمقدور رکھا بانی بنام موتی چند میں زیر بحث تھا (۱۸۵۲ء)  
 م۔ مو۔ پی۔ سی۔ ۴۔ ۵۔ مو۔ آئی۔ اے۔ سی۔ ۲۳۲ جس میں یہ طے  
 ہوا کہ اگر وہ انگریزی عدالتیں، جو ہندوستان میں قائم ہوئی ہیں، انگریزی  
 قانون سماعت، ایسے مقدمات میں استعمال کریں، جو ہندوؤں میں معاشرے  
 کے متعلق ہوں، تو یہ، اس آئین کے مخالف ہوگا، جن کی رو سے ہندوؤں  
 کے مقدمات، ان کے قانون معاہدہ سے طے ہونے چاہئیں، بمقدور  
 ٹولن بنام لپین (۱۸۳۷ء) ۵۔ سی۔ ایف۔ آئی۔ ج۔ برقرار ہے، دیں،  
 اسکاٹ لینڈ کیلئے بھی، دفعہ ہذا کے مطابق تصفیہ کیا گیا کہ اسکاٹ لینڈ  
 کے مقدمہ کیپٹل بنام آئین (۱۸۸۱ء) ۶۔ ڈو۔ ۱۱۶۔ ج۔ ایڈن میں،  
 قانون یہ قرار پایا کہ جب دائر سوداگر، انگلستان میں رہتا ہو، اور اس کا  
 مدیون، اسکاٹ لینڈ میں، تو مدیون کو اسکاٹ لینڈ کی خارج المیادی  
 کا حذر پیش کرنے کا حق ہے۔ صفحہ ۱۳ کو مقدمہ ڈان بنام لپین میں  
 اس تجویز کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اسکی کیا وجہ ہے، کہ مدیون کے مقام  
 توطن کے قانون کو، یہ اجازت دیکھائے کہ وہ دائر کے وصول قرضہ میں  
 مزاحم ہو؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ دائر کو، مدیون کا تعاقب کرنا چاہیے،  
 اور اس پر ایسی جگہ، دعویٰ کرنا چاہیے، جہاں وہ رہتا ہو، اور مقدمہ کی فطرت  
 کے لحاظ سے، دائر کو، اسکاٹ لینڈ میں، اس پر دعویٰ کرنا چاہیے تھا۔  
 اس لحاظ سے، صورت نہا میں، قانون مقام ادا اور قانون مقام وادری  
 میں، کوئی فرق نہ تھا۔ یہ اس صفحہ ۱۹ کو لیکن اسی صفحہ پر، لاٹبروڈ آم  
 کی نسبت، بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے، مقدمہ کیپٹل بنام آئین  
 کی نسبت، اپنے پہلے بیان کے خلاف، یہ کہا کہ ہم مقدمہ اس اصول کے  
 خلاف، پڑتا ہے کہ قانون مقام ادا سے، قانون کا تعین ہونا چاہیے؟  
 اگر یہ امر صحیح ہے، اور اسکی صحت میں کلام نہیں کہ عام حسابات کے معاملہ میں،  
 جس میں جو مدیون کے مقام توطن کے، کوئی اور مقام ادا ہو، تو مقام ادا  
 اور مقام توطن ایک ہو جاتے ہیں، اور اس سے نتیجہ یہ توجہ نکلتا ہے کہ جو

تجویز ان میں سے کسی ایک پر مبنی ہوگی، وہ دوسرے کی تجویز کے مطابق ہوگی۔

لیکن ایسی صورت میں کہ تجویز، اسکاٹ لینڈ میں، ایسی ذمہ داری کے متعلق، جو انگلستان میں، خارج المیاد ہو چکی ہو! — حاصل کر کے انگلستان میں زیر بحث نہ کیٹنشن ایکٹ ۱۸۶۹ء، درج رجسٹر کرانی جائے، تو برطانوی ذمہ داری کا خارج المیاد ہونا، انگلستان میں اسے قیمل ہوگا۔ مقدمہ لو۔ بلینڈ بسام لو (۱۸۹۴ء)۔ جانیسی۔ ۱۴۷۔ جی، انڈیٹے۔ ڈیوٹی۔ واسے۔ ایل اسٹیمہ: جنہوں نے رجسٹریشن آفٹو کے فیصلہ کو، منسوخ کر دیا۔

بمقدور ٹیلر بنام (الینڈ ۱۸۰۲)۔ کے۔ بی۔ ۶۰۶۔ جی، جلیف ریٹے ہوا۔ کہ برٹش کے تجویز عدالت، ملک غیر کی جڑی وصولیالی حساب میں اس قسم کی ادائی، انہیں شمار ہوگی، جو انگلستان کے قانون میعاد سے اجرا کو، بمقدار، ایک انگلستان کے فیصلہ کے، روک سکے۔

دفعہ متذکرہ کی صحت، اس اصول سے اچھی طرح ہو سکتی، جو صومالیہ بیان کیا گیا ہے، یعنی یہ کہ — اگرچہ قانون مقام داوری، اس وجہ سے زائل ہو جانے کے بعد، جو معاہدہ یا فعل بیجا سے پیدا ہوا تھا، کوئی جدید وجہ نہیں پیدا کرتا، تاہم یہ ممکن ہے کہ وہ اپنے قانون میعاد، کو اپنی خاتمی حکمت عملی کا، ایک مضبوط قاعدہ، تصور کر کے، ایک ایسے وجہ کے نافذ کرانے سے انکار کر دے، جو موجود اور قائم ہو۔ مگر انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کے فیصلے، جو دفعہ ہذا کی تائید میں درج کئے گئے ہیں، اس اصول پر مبنی نہیں ہیں، بلکہ اس بید کمرہ اصول پر قائم کئے گئے ہیں، کہ ذمہ داری کی میعاد، ہمیشہ قانون مقام داوری پر منحصر ہوتی ہے۔ اس لئے دفعہ آئندہ، جس کی صحت کا دار نہ ہوا، اگر بے تصرف اسی اصول پر ہے! — ایسے نظائر پر قائم ہوتی ہے جس کی تردید، انگلستان میں نہیں ہوتی۔

دفعہ ۲۳۹ ہر معاہدہ یا فعل بیجا کے متعلق، انگلستان میں، اس وقت تک

و دعویٰ ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ وجوب، جو معاہدہ یا فعل، بیجا سے پیدا ہوا، انگلستان کے قانون میعاد سماعت سے خارج المیعا نہ ہو جائے؛ اگرچہ وجوب مذکور، قوانین مطلقہ؛ یعنی قانون مقام معاہدہ یا مقام ادا یا مقام ارتکاب فعل مجرب، سے خارج المیعا نہ ہو گیا ہو۔

میو برنام (۱۸۳۵ء) - ۲ - بنگ (سلسلہ جدید) - ۲۰۲ - ۲ - اسکاٹ -

۲۰۴ - ج، فنڈل وغیرہ کو مقدمہ میس بنام کوئی (۱۸۶۹ء) ایل - آر

۴ - کیو - بی - ۶۵۲ - ج، اکاکرن، بیکیٹن - بوش - تیز - دیکھو مقدمہ

الائنس بینک آف شلڈ بنام کیسے (۱۸۸۰ء) - ۵ - سی - پی - ٹوی - ۲۲۹ -

ج، لوپنٹن - مذکورہ دفعہ ۲۱۰

اس دفعہ کے اصول کے شلڈ ایک اصول، اسکاٹ لینڈ کے لئے،

حبس، کالج ام نے، بقدرہ ڈوگن بنام فیٹ (۱۸۴۱ء) - م - می - ایف -

۱۲۱ - ٹایم کردیا تھا؛ یعنی کہ انگلستان کا قانون میعاد سماعت غیر

مطلق ہے، صفحہ ۱۴۰

یورپ کے قدیم مصنفین میں اس بارہ میں ایسے اختلاف تھا کہ میعاد کے بارہ

میں، قانون مقام وادری یا مخصوص قانون وجوہات، مستقر سمجھا جانا چاہئے؛

جو لوگ، قانون ماحول الذکر کو، ایسی میعاد کے بارہ میں جس میں فوقین، کسی مقام ادا

کی صراحت کر دیتے تھے، مستقر سمجھتے تھے؛ وہ قانون مقام معاہدہ کو اس حیثیت سے کوئی

واقعہ نہیں دیتے تھے؛ مگر اس کے بعد، ایک ایسا زمانہ آیا، کہ یورپ کے بڑے بڑے

شہروں کی عدالتوں نے مزاحمت، آخر اس امر پر متفق ہوئیں، کہ ہر مقدمہ میں، وادری

کی میعاد کو ہر حال میں، اس کے مخصوص قانون پر، محمول کرنا چاہئے؛ خواہ وہ میعاد قانون

مقام وادری کے قانون سے، چھوٹی ہو یا بڑی۔ یہ مسئلہ، جس کی بڑی تائید، سوگنی

نے کی تھی؛ یورپ کی عام رائے سے موسوم کیا جاسکتا ہے؛ لیکن اس کے بعد کے

یورپ کے فیصلے، پھر مختلف ہو گئے۔ دستور میں، نہایت قوت کے ساتھ، قانون مقام

وادری کی تائید کی، جس کا وہ، ایسے معاملات میں، جن میں اس کے پیشرو، اس قدر

مختلف الارا رہے ہوں، مطلق عادی تھا۔ اس نے، اس میں، ایک فرق قائم کرنا،

مناسب تصور کیا ہے؛ جو یہاں اس وجہ سے قابل ذکر ہے، کہ جسٹس، لنڈل نے اس کو پسند کر کے اس کا حوالہ مقدمہ جہو برنام ایئر میں دیا ہے۔ اسٹوری لکھا ہے کہ وہ۔  
 ”فرض کرو، کہ ایک ملک کا قانون میعاد سماعیت، نہ صرف حق دعویٰ، بلکہ بجائے خود، دعویٰ یا حق کو، زائل کر دیتا ہے، اور ایک مقررہ میعاد کے بعد اس کو، لائے محض قرار دیتا ہے؛ اور فریقین، اس عمل مدت میں، انھیں حدود و اجزی میں رہے، اور مقدمہ پر، وہ مدت پوری گذر گئی، ایسی حالت میں، یہ سوال، بہت صحیح طریقہ سے پیدا ہو سکتا ہے؛ کہ آیا یہ میعاد کسی دوسرے ملک میں جس میں، بعد، فریقین جا کر رہیں، نجز منسقوط یا تبدیل دعویٰ یا حق، پیش کیا جاسکتی ہے؟“ (اختلاف قوانین دفعہ ۵۸۲)۔  
 اس فصل کے ابتدائی فقرات میں، یہ بتایا جا چکا ہے، کہ جو فرق حق اور حق دعویٰ میں ہے، اس کا تعلق، جامداد سے ہے نہ کہ ذمہ داری سے۔ اور اسٹوری نے امریکہ کے سپریم کورٹ کے، جس مقدمہ سے استناد کر کے، یہ اخذ کیا ہے کہ ایک فرضہ کے قانونی سقوط کی میعاد، لازم ہے، کہ دوسرے ملک میں بھی، مستثنیٰ قرار دیا جائے؛ (شلی بنام گرے۔ ۱۱۔ ویٹن۔ ۳۶۱) ایک غلام کی ذات پر ملکیت کے متعلق تھا۔  
 قوانین دیوالیہ کی رو سے، برائے سقوط وجوہات، جو برائت دیکھائی ہے، اگر اس کی سبب وہی دلائل، کام میں لائے جائیں، جو میعاد کے متعلق، کام میں لائے گئے ہیں؛ تو یہ ظاہر ہو گا، کہ وجوہات سے، جو برائت، مخصوص عدالت کے قوانین دیوالیہ، یا یوں کہو! اسٹوریہ قانون وجوہات سے دیکھائے، وہ ہر جگہ برائت تسلیم پائی جائے۔ اور اس کے لئے بھی، وجوہ پائے جاسکتے ہیں؛ کہ اگر کوئی ذمہ داری، اس کے مخصوص قانون کے علاوہ بھی، کسی دوسرے قانون سے، اسقاط ہو چکی ہے تو اس کی تیسل ذکر کرنی جانی چاہئے۔ مثلاً۔ مقام عدالت کے قانون دیوالیہ کی برائت، اس میعاد کے گذر جانے کے مطابق ہے، جس میں، از روئے قانون مقام داد رسی، دعویٰ دائر ہو سکتا ہے۔ اگر برائت یا میعاد کو، قانون مقام داد رسی، بصراحت، کو دوسرے قرضوں پر بھی حادی کر دے، تو عدالت پر، دونوں صورتوں میں، لازم ہو گا، کہ وہ، ایسے قانون کی پابندی کرے۔ اگر یہ امر زیر غور ہو، کہ آیا قانون کو، ملک غیر کے دعویٰ پر حادی کرنا مقصود تھا، یا نہیں؟ — تو ایسے منشاء کا اخذ کیا جانا، مسائل دیوالیہ میں

اسی ہی تھی ہو گا، جیسا کہ سعاد کے معاملہ میں دیوالیہ کی جائداد کا۔ جو جماعت انتظام کرتی ہے، اور مدیون کے ملک غیر کی جائداد کو، حتی الامکان، اپنے دائرہ اختیار میں لانا چاہتی اور ملک غیر کے دعاوی کا ثبوت لیتی ہے؛ وہ انصافاً مدیون کو، ملک غیر کے دعاوی کی مزید کشمکش سے محفوظ رکھنے سے، انکار نہیں کر سکتی۔ لیکن ایسی صورت میں کیا ہو گا، جبکہ برائت، مدیون کے مقام توطن کے قانون سے، ہو؟ یا نہ وہ عدالت ہے، جہاں مقدمہ چلا؛ اور نہ مخصوص عدالت وجوب ہے۔ اگر میں قومی طور سے، یہ طریقہ جاری ہوتا کہ اس دیوالیہ کی کارروائی میں، جو مدیون کے مقام توطن میں ہوتی، اس کی تمام جائداد، خواہ کہیں واقع ہو، — شریک کر کے، جملہ سالوی طور سے، اس کے قرض خواہوں میں تقسیم کر دیجاتی، اور دوسری عدالت میں، جو کارروائی دیوالیہ، اس کے مقابلہ میں کی جاتی، اس کا کوئی اثر، اس جائداد پر، نہ پڑنے دیا جاتا، جو اس حد وارضی سے باہر واقع ہے، تو اس صورت میں، البتہ یہ امر معقول تھا کہ جو برائت، مدیون کو، اس کے مقام توطن کے قانون دیوالیہ سے دیجاتی، وہ تقیسی اور ہر جگہ قابل پابندی ہوتی۔ ہم فصل ششم میں دیکھ چکے ہیں، کہ حقیقی حالت، اس خیالی حالت سے کس قدر مختلف ہے، جس طرح، عام خیالات، اس امر کی تائید میں ہیں، کہ دیوالیہ کی جو کارروائی، مقام توطن میں ہو، وہ تقیسی اور مجموعی ہونی چاہئے؛ اسی طرح کے خیالات اس برائت کے تقیسی اور مجموعی ہونے کی نسبت بھی ہیں؛ جو مقام توطن میں، مدیون کو، کارروائی دیوالیہ میں دیجائی ہے۔

316

**دفعہ ۱۲** ذمہ داری سے جو برائت، مدیون کو، اس کی مخصوص عدالت یعنی — عدالت مقام معاہدہ یا مقام ادا یا مقام ارتکاب فعل بجا، سے کارروائی دیوالیہ میں، دیجائے گی، وہ انگلستان میں بھی، اس ذمہ داری سے برائت، منظور ہوگی۔

برٹش انڈین گولڈ منک (۱۸۸۳ء) — ایک کا قانون دیوالیہ، انگریز طبع صفحہ

۴۸۷ — جج ایسٹیلڈ کو و مقدمہ پوٹر بنام براؤن (۱۸۰۴ء) — ایسٹ۔

۱۲۴ — جج ایسٹیلڈ۔ لارنس۔ گروتس۔ لی میکٹائیڈ و مقدمہ کیون بنام ٹومین

(۱۸۶۸ء) — نیب۔ ۲۶۶ — و مقدمہ گارڈن بنام براؤن (۱۸۶۲ء) — بی

وایس۔ ۴۲۰ — جج، کاکرٹن۔ پلٹین۔ کروٹین۔ بلکیرٹن۔ ان مقدمات



میں سے دوسرے مقدمہ میں، لارڈ آئکنبرو نے کہا کہ پہلے مقدمہ میں، لارڈ  
مینفیلڈ نے یہ بیان کیا ہے کہ قرضہ سے جو برائت، اس ملک میں شمار  
ہوتی ہے، جہاں وہ لیا گیا وہ ہر ملک برائت تصور ہوگی، بقول جج  
اشول نے، جو اصول قائم کیا تھا، وہ یہ تھا کہ وجہ ایک ملک کے قانون  
سے برائت ہو گئی، تو وہ دوسرے ملک میں بھی برائت ہے۔ جس کا حوالہ  
عدالت شاہی میں، بمقدمہ ڈیوڈ بنام سیک اسٹر (۱۸۰۰ء) بی۔ آر۔ ۹۰۹  
ج، لی بلنیک وغیرہ میں دیا گیا تھا، مگر عدالت کو یہ معلوم ہو سکا کہ لارڈ  
مینفیلڈ، فی الحقیقت کس اصول پر چلے تھے، اور انھوں نے کس بنیاد پر  
ایسا فیصلہ صادر کیا؟ جو دفعہ ہذا کے اصول کے خلاف تھا؟

**دفعہ ۲۴۱** لیکن اگر کارروائی دیوالیہ میں کوئی مدیون کسی وجوہ  
سے ایسے ملک میں بری کیا گیا ہے، جو اس کا مخصوص مقام عدالت نہ تھا، تو وہ  
انگلستان میں، اس وجہ سے بری نہ تصور ہوگا؛ جب تک کہ دیوالیہ کی کارروائی  
برطانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کی سخت میں نہ عمل میں آئی ہو۔

کوئن بنام کیف (۱۷۹۵ء) بی۔ آر۔ ۵۵۳ ج، آڈر ہالڈ و مقدمہ آئتم بنام  
کوسین (۱۸۰۰ء) بیٹ۔ ۶ ج، کینان۔ لارنس۔ گروس۔ لی بنیک، دیوڈ بنام ہون  
(۱۸۷۱ء) بی۔ آر۔ ۶۲۴ ج، دیوڈ بنام لین (۱۸۲۸ء) بی۔ آر۔ ۷۷۷ ج  
ج، جی۔ لارنسٹ۔ لیل ڈیل؛۔ سب اس امر پر متفق تھے، کہ اگر مدعی  
ملک غیر کی کارروائی دیوالیہ میں، مدیون کی جائداد کی قسم سے حصہ  
مائل کیا ہوتا، تو معاملہ کی صورت دوسری ہو جاتی، مگر مقدمہ بارٹلے بنام  
ہاجز (۱۸۶۱ء) بی۔ آر۔ ۳۷۵ ج، وینٹن ویکسٹن؛۔ ان تمام  
مقدمات میں، کارروائی دیوالیہ کی بنیاد، ان حقیقی تعلقات پر مبنی تھی، جو  
مدیون کو، اس ملک کے ساتھ تھے، جہاں کارروائی عمل میں آئی؛ لیکن  
ان میں سے کسی مقدمہ میں نہیں ظاہر ہوا کہ مدیون کا وطن اس ملک کا  
تھا۔ اور مقدمہ بارٹلے بنام ہاجز میں جسٹس، بلکہ ان کے اس نوآبادی  
کے قانون کے متعلق جس کے تحت میں برائت دیکھی تھی، یہ کہہ سکتے





کی ایک قسم کی اے تو قری ہے۔ اس کو اس انتخاب کے ساتھ لاکر پڑھنا چاہئے، جو ہم نے لادہا اس کی تجویز کا۔۔۔۔۔ صفحہ ۱۷۲ پر دیا ہے۔ تجویز کو انگلستان کے قانون دیوالیہ کی نوآبادیوں کی ارہنی پر موثر ہونے کے متعلق تھی، اور مقدمہ کیلنڈر سائیکس و کمپنی سنہام سکرٹری نوآبادیات آئیگاس و ڈیویز میں صادر ہوئی تھی۔ مقدمہ نیوز میڈرولنڈ و مرکنٹال کیلنڈر سائیکس و کمپنی سنہام مارین کے فیصلہ سے، جس حد تک استدلال اس وقت تک کیا گیا ہے، وہ، خود مختار حکومت والی نوآبادیوں میں، اس برائت سے، جو انگلستان کے قانون دیوالیہ سے دیکھائی ہے، اس طرح متعلق ہے۔ لیکن جو ڈیشیل ٹیٹی نے امور خیرالذکر مقدمہ میں، ہماری قائم کردہ دفعہ ۲۲ کے مضمون میں، مشہور و طا اور قیود قائم کرنے سے، یہ کہہ کر احتیاط کی ہے کہ ”دیوالیہ اور انصاف حرکت کی کلادوائی کے اثر میں براہ فوق ہے، مقدمہ الذکر کارروائی میں، دیوالیہ کی کل جائداد اس سے لیکھائی ہے، بغلاف اس کے موثر الذکر کارروائی میں جائداد، قانوناً اور حقیقتاً کمپنی کی رہتی ہے، صرف تصنیف حساب و کتاب کے لئے، وہ، اگر ترمیمی عدالتوں کے انتظام میں آجاتی ہے۔ جو فیصلہ مقدمہ ایس سنہام میک نہری میں ہوا، اس سے بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں ہے، کیونکہ وہ، ہماری رائے میں، معاملہ ہمارے متعلق نہیں ہے۔“

**دفعہ ۲۲ (ب) اسی طرح، وہ قرار داد، جو قرضہاہوں کے ساتھ**  
 آئیونڈین، آئرلینڈ کے ایک شخص کے تحت کی جائے انگلستان کے دعویٰ میں، جو بعد، انگلستان کے قرضہاہوں کی طرف سے، ایسے قرضہ کے بابت، دائر ہو، جو انگلستان میں لیا گیا، اور انگلستان ہی میں واجب الادا ہے، جو ابھی نہیں قرار پا سکتی۔

مقدمہ سن (۱۹۱۸)۔ کے۔ بی۔ ۵۹۔ ج۔ سی۔ آئی۔ سنٹنڈی

یم۔ آر۔ بیکنز ایل۔ جے۔ آئیو جس حالت میں، ملک فیر کی کارروائی دیوالیہ میں، مدیون کی کل جائداد، خواہ وہ کہیں واقع ہو، لیکر۔ تمام دعوے کے فائدہ کے لئے خواہ وہ کہیں ہوں، منظم کے سپرد کر دیا جائے، انگلستان کی عدالتیں بھی، کارروائی دیوالیہ سے برائت کے حکم کو، دیوالیہ موثر تسلیم کرتی ہیں، جیسا کہ اس مقام میں سمجھا جاتا ہے، جہاں کارروائی دیوالیہ عمل میں آئی، مگر یہ اصول، صافی نامہ قرار داد باہمی سے متعلق نہیں ہو سکتا، جو

صرف اظہارِ ضمانتی کرنے والے رائلوں پر مشروط ہے  
**دفعہ ۲۴۲ (ج)** اگر انگلستان میں کسی ملک غیر کی رعایا کو،  
 کارروائی دیوالیہ میں برائیت دیکھائے، تو وہ برائیت، اس قرضہ کے دعویٰ کی مانع  
 نہیں ہو سکتی، جو دیوالیہ کی کارروائی سے پہلے لیا گیا تھا، اور جس کا اظہار دیوالیہ  
 کی کارروائی میں نہیں کیا گیا، بشرطیکہ ملک غیر کے قانون متعلقہ کی رو سے، ماوجود  
 ایسی برائیت کے، قرضہ واجب الادا ہو، اور مدیون نے، بعد اس کے ادا  
 کرنے کا افسر کر لیا ہو۔

مقدمہ بناسینا [۱۹۱۲] ۲ - جاپانی - ۳۹۳ - سی - ای - ج، کوژنس  
 بارڈی - فارویل - کیٹڈی جنہوں نے جسٹس آف کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا تھا۔  
 صفحہ ۶۸ کو

## فصل چہارم توطن

319

توطن کا تعلق قانون سے انگریزوں کا توطن ہندوستان اور مصر میں ایگریزوں کا  
توطن اور دوسرے اسی قسم کے مقامات میں۔  
ہم کو قبل ازیں معلوم ہو چکا ہے کہ سلطنت روم میں ہر شخص پر تمام اس کے  
ذاتی معاملات کے متعلق اس کے مقام توطن میں دعویٰ ہو سکتا تھا؛ اور اسے  
معاملات کے متعلق کسی شخص پر بجز اس کی مخصوص عدالت، یا اس شہر کے جہاں  
کی باشندگی کے اس کو حقوق حاصل تھے کہیں اور دعویٰ دائر نہیں ہو سکتا تھا؛ اور  
ان مقامات میں بھی دعویٰ دائر ہونے کے لئے یہ مزید قیود تھے کہ وہ ان مقامات  
میں فی الحقیقت موجود ہو؛ یا ذمہ داری کی مخصوص عدالت کی حالت میں وہاں اس کی  
جائداد واقع ہو۔ اس طور سے توطن کا تصور شہر روم کے مقامی قانون (Jus Civile) سے  
نہیں پیدا ہوا جس کا اتباع شہر روم کی باشندگی کے حقوق حاصل ہونے کی وجہ  
سے لوگوں کو کرنا پڑا۔ برخلاف اس سے، توطن کا تصور شہریت کے تصور سے  
بالکل ملحدہ تھا؛ اور چونکہ اس کی قانونی اہمیت کی بنیاد وہ فطری نصبت تھی جو  
ذمعی علیہم کو، مقدمات کی جاہدگی کے لئے، ان کے گھروں سے کھینچ کر لوانے کی مانع  
ہوتی تھی، اس لئے توطن کا تعلق قانون بین الاقوامہ Jus gentium سے سمجھا جاتا  
تھا اور ای بنا پر توطن کے تعین میں جہاں تک ممکن ہوتا تھا، زیادہ تر واقعات،  
اور کثر اصطلاح سے کام لیا جاتا تھا۔ اس معاملہ کو اس نظر سے دیکھنے میں زیادہ تر  
موتیہ اس کا وہ تعلق تھا جس کی بنا پر مینوسل اخراجات کی ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔  
قانونی مقولہ یہ تھا کہ مستقل حکومت کی تبدیل واقعات اور اعمال سے ظاہر ہوتی  
ہے کہ محض بیان سے۔ خلاصہ ۵۰-۱-۲۰: اسی بنا پر تسلیم کیا گیا تھا کہ ممکن ہے کہ

ایک شخص کے دو وطن ہوں۔ خلاصہ ۵۰-۱-۱-۵-۱-۶ فصل ۱-۲۷ دفعہ ۱-  
 وطن کے قدیم روحی تصور اور انگلستان کے موجودہ تصور میں تمیز کرنے کے لئے، بہتر  
 طریقہ یہ ہو گا کہ قوانین رومانی اصطلاح (Domicilium) کا ترجمہ بجائے Domicile  
 'وطن' سمجھے، جو انگریزی قانون کی ایک اصطلاح ہو گئی ہے، لفظ Residence باشندگی  
 سے کیا جائے۔

ہم کو یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ اس جدید تحریک کے آغاز تک جس کی رو سے  
 خانگی مسالالتیں، ملکی قومیت کو وقعت دی جانے لگی، یورپ کے دوسرے ممالک  
 میں اس ملکی حدود و اختیارات Territorial jurisdiction کا سیار جس کا نتیجہ ذاتی  
 طور سے ہر شخص ہوتا تھا، وطن ہی سمجھا جاتا تھا، اس لئے حق شہریت کے سیار قانون  
 نہ باقی رہنے کے بعد بھی (دیکھو صفحہ ۱۳۱) وہی اس ملکی قانون کا، جس کا کوئی شخص  
 ذاتی طور سے متبع ہوتا تھا، اصل سیار قائم رہا۔ اور اسی اثر انداز صورت کا، وطن کے  
 قانونی تصور پر، بڑا اثر پڑا۔ انسان کی قابلیتوں، حقوق، اور فرائض کے یقین اور یقین پر  
 چند حدود و دائرہ میں، مقدمہ کی جوابدہی کی ذمہ داری، یا مینوسل مصولات کے بارے کے  
 عائد ہونے سے لازمی طور سے کوئی خراب اثر نہیں پڑتا، لیکن اگر اسکی قابلیتوں، حقوق،  
 اور فرائض کے یقین اور یقین میں، ایک سے زیادہ قوانین سے کام لیا جائے، تو وہ  
 یقین اور یقین درہم اور برہم ہو جاتا ہے، اسی بنا پر وہ مختلف ملکی قوانین، جو فردن توسط  
 میں شائع ہو گئے تھے، ذاتی قوانین کے پیدا ہونے کے باعث ہوئے، اور اس سے  
 وطن کا زیادہ تر اصطلاحی اور مخصوص تصور، جو پہلے سے مختلف تھا، وجود میں آیا۔ ہم کو  
 یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ انگلستان کے قدیم قانون میں، وطن، عدالتی اختیار  
 کی بنیاد نہ تھا، اور نہ اب انگلستان کے اختیارات متعلقہ فرائض کی، باضابطہ بنیاد  
 قرار دیا جاتا ہے۔ انگلستان میں اس کا تصور یورپ کے دوسرے ممالک سے  
 ایسے وقت میں آیا، جبکہ وہ قوانین کے مسئلہ میں، ایک تین کرنے والا جز قرار پا چکا تھا،  
 اور یورپ کے دوسرے ممالک سے مسائل قانونی کی بحث میں، اس کی ضرورت  
 محسوس ہونے لگی تھی۔ بلحاظ تاریخی واقعات کے، یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہم کو وطن سے  
 اس طرح واقف ہوئے، کہ جب ہم نے ذاتی قانون کو باہر سے لیا، تو ہم کو معلوم ہوا،

کہ وہ ذاتی قانون کا اصل میعار قرار پا چکا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج تک ان معاہدہ کے لئے جس میں ایک انگلستان کے مقنن کو، توطن سے بحث کرنی پڑتی ہے، قانون کو بنیبت حدود اختیار کے زیادہ تر دخل ہوتا ہے۔ پس انگلستان میں جب توطن سے ہم کو بحث کرنی پڑتی ہے، تو زیادہ تر اس کی اصطلاحی اور مخصوص حیثیت سے بحث کی جاتی ہے۔

”ہیں کسی شبہ کی گنجائش نہیں، کہ انسان وہیں کا باشندہ سمجھا جاتا ہے جہاں اس کا گھر بار ہو تا ہے جس کے سختی، اس کے تمام مال و متاع کے ہیں، اور جس کو وہ بعد ضرورت کے، عام طور سے نہیں چھوڑتا: اور جہاں وہ دوسرے مقامات پر قیام کے بعد، واپس آ جاتا ہے۔“

یہ ایک قریب معقول ہے، اور نہایت جلیب کا تھ، وطن یا مقام سکونت کے عام معیار کا اظہار کرتا ہے، مگر اس پر شکل سے تعریف کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ مگر اس وجہ سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اپنی زندگی کے حصہ وطن کے اظہار کیلئے مناسب ہے، نہ سکونت اور وطن دو بال مختلف چیزیں ہیں؛ تعین قانون کیلئے، ایسی ضرورت ہے کہ توطن کا تصور موجود ہو، اور توطن کا واقعہ تحقیق کیا جائے، تاکہ یہ تعین کیا جاسکے، کہ فریقین کی واداری کے لئے، دو مقامات کے قوانین میں سے کس قانون سے، مدد لی جانی چاہئے۔ یہ بیخوبی معلوم ہے کہ توریث اور تقسیم کا انحصار، قانون مقام توطن پر ہوتا ہے، اس لئے توطن، ایک قانونی تصور ہے؛ یہ وہ تعلق ہے جو قانون ایک شخص اور ایک مخصوص مقام یا ملک میں پیدا کر دیتا ہے۔ قانون ہر ایک شخص کا، ایک توطن تسلیم کرتا ہے، اور اسکی یہ صفت، اسوقت تک قائم رہتی ہے، جب تک کہ ایک جدید اور مختلف صفت اس کو خارج کر کے، اسکی جگہ نہ لے لے۔

ازرار ڈویٹ بری بمقدم بل بنام کنینڈی (۱۸۶۸) ایل۔ آر۔ ۱۰۱۔  
وڈی۔ اے۔ ۳۲۰۔ نیز دیکھو، گاڈ بنسٹم میٹن (۱۹۲۲) ۱۱۱۔ اے۔ سی۔

۱۰۵  
ایسی حالت میں، ایک انگلستان کے مقنن کو، توطن کا، جو تصور قائم کرنا چاہئے



وہ کم و بیش حسب ذیل ہونا چاہئے بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا تصفیہ دوسرے اور سے قطع نظر کر کے ایسے قوانین سے کیا جاتا ہے جنہیں بلحاظ اشخاص کے منتخب کرنا پڑتا ہے۔ کارروائی کا یہ طریقہ ایک زمانہ سے چلا آتا ہے اور مختلف مستقل وجود پر مبنی ہے مثلاً۔ اس تمدنی جماعت کی آسائش جس سے شخص کو کاپورا تعلق ہے، وہ میلان اور رجحان جن کی نسبت یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ خاص تمدنی جماعت کے تعلق کی وجہ سے کسی شخص میں پایا جائیگا اور مختلف اگر ایک دوسرے سے ملحق تفصیلات کے لئے ایک عام قاعدہ کے متعین کر لینے کی ضرورت۔ اس لئے ہر شخص، خاص تمدنی جماعت کا کارکن اور ایک شخص جو مجموعہ قوانین دیوانی کا متبع سمجھا جاتا ہے، اور جب شخص مذکور کے ذاتی قانون کی تلاش ہوتی ہے، تو ایسے مجموعہ قوانین کی طرف رجحان کرنا پڑتا ہے۔ ان تمدنی جماعتوں کے لئے یہ ضرورتیں ہیں کہ وہ ایک ہی ملک میں پائی جائیں۔ روماکے زمانہ میں بھی یہ لزوم نہ تھا، اس سلطنت کے زوال کے بعد رومی، فرانسیسی، برٹش، وغیرہم ایک ہی ملک میں رہنے پر بھی اپنے اپنے قوانین کے متبع تھے۔ مشرق میں اس وقت بھی ایسا نہیں ہے حکومت خواہ ترکوں کی ہو، یا انگریزوں، چینیوں، یا کسی اور قوم کی، ہم عام طور سے مختلف قوموں کے مختلف پولیٹیکل توئیت اور مذہب کے لوگوں کو مختلف قوانین کے متبع ہو کر، ایک ہی ملک میں رہتے ہوئے دیکھتے ہیں، جن کی حفاظت، سفارت خانوں کے معاہدات، یا حاکم اعلیٰ کی رواداری سے ہوتی تھی۔ مگر یہی دنیا میں ہر تمدنی جماعت، فی الحال زیادہ تر متعلق ملک سمجھی جاتی ہے، خواہ اس کا ملک اس کی پولیٹیکل سوسائٹی کے مطابق ہو، جیسا کہ فرانس یا ملک مذکورہ بالا کے دوسرے ملک کے پولیٹیکل سوسائٹی میں شامل ہو جس طرح انگلستان اور اسکاٹ لینڈ، انگریزی سلطنت میں شامل ہیں اور وہ تعلق جس کے ذریعہ ہے، ایک شخص، ایک تمدنی جماعت سے متعلق ہوتا ہے، خود توطن ہے، یا توطن نہیں خراب کیا۔

۱۔ ہم سلطنت دس اداشر دہائی میں نکلیں اور عدالت کے مسائل، قانون کے ذریعہ سے طے ہوتے تھے اور آج کے لئے ایک مذہب جماعتوں کی مخصوص عدالتیں قائم تھیں،

میسکی دنیا میں ہر شخص اس ملک کی تمدنی جماعت کا، جہاں اس نے توطن اختیار کیا ہے، ایک رکن ہوتا ہے؛ مشرق میں ہر شخص، اس تمدنی جماعت کا، جو اس ملک میں موجود ہے، جہاں اس کا اس نے توطن اختیار کیا ہے؛ اور جس کا تعین اس کی ذاتی اور ملکی قومیت یا مذہب سے کیا جاتا ہے، ایک رکن ہوتا ہے۔ پہلی صورت کی مثال، انگلستان، اسکاٹ لینڈ، یا فرانس، کا توطن ہے۔ دوسری صورت کی مثال، انگریزوں کا ہندوستان، مصر، یا دوسرے ترکی قبضہ ضلعات میں توطن ہے۔

ہوں آف لارڈز (ہال آف دین۔ نچلے۔ ڈیٹن۔ اگنٹس ویلیٹور) سے بمقدور اسکاٹ اسکے بنام کا سکاٹلینڈ کے ال (۱۹۱۹ء) سے سی۔ ۱۴۵ء حال ہی میں، یہ طے کیا ہے کہ جو انگریزی رعایا اپنی مستقل بدو باش مصر میں رہتی ہے، اور واپس جانے کا ارادہ نہیں کرتی، اس کو مصر میں ہی توطن حاصل ہو جاتا ہے؛ اور اس لئے، انگلستان کی عدالتوں کو یہ اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ شخص نکاح کا ایسا مقدمہ، جو اس کی زوجہ کی طرف سے دائر ہوا ہو، سماعت کریں۔ ہوں آف لارڈز نے۔ اسی مقدمہ میں، جو کچھ عدالت مرشدہ ال (۱۹۱۹ء) صفحہ ۳۰۱ بج، سوئٹن ٹیڈی، ایم۔ آر۔ اور وائٹل، ال سے انگریزوں، ال کے مختلف الزامات میں ہوئی تھی، اور جس بارٹ، اور کسٹنس، ال کی جو تجویز بمقدور ٹولال ٹسٹ (دیکھو آئندہ) ہوئی تھی، اس کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے تجویز یہ ہے کہ جرمن اور روس کا کرسمس، انگلستان کی ایک رعایا کو، مغربی ممالک میں، توطن کا حق پسند ہو جاتا ہے، انہیں لحاظ سے ایک مشرقی غیر عیسائی ملک میں بھی، حاصل ہونا چاہئے؛ اور اگرچہ ایک ایسی انگریزی رعایا کو، جو انگلستان میں پیدا ہوا ہو، ممالک مشرقی میں، توطن حاصل کرنے کے لئے، اپنے ایسے قصد کو پوری طور سے ثابت کرنا پڑیگا، مگر اس میں، کوئی امر محال نہیں ہے۔ جو تجویزیں سنوین ہوئیں ان میں، اسکے خلاف، رائے نامی ہوئی تھی، لارڈ ٹینٹ، تصغیر، ۱۹۱۹ء لکھتے ہیں کہ ایک انگریزی رعایا کی نسبت، تسلیم کرنا کہ اس کو مصر میں، توطن کا حق حاصل ہو گیا، انہیں ہول پر قابل تحقیقات ہے، وہی ہول برا ایسے واقعات سال کی تحقیقات کی جاتی ہے۔ مزید برآں لارڈ ہال ڈیج، صفحہ ۱۲۷ پر لکھتے ہیں کہ اب اس امر کے تسلیم کئے جانے میں، کسی تردد کی گنجائش باقی نہیں رہی، کہ جو شخص

انگلستان کی بود و باش ترک کر کے، دوسرے ملک میں مستقل بود و باش اور نیسا گھر قائم کرنے کے ارادہ سے جاتا ہے، وہ اپنے پیدائشی وطن سے دست بردار ہو جاتا ہے۔

جو مقدمہ ہو جس آف لارڈز کے سامنے پیش تھا، وہ طلاق کے متعلق تھا، جو مدعی علیہ کی زوجہ نے، انگلستان میں دار کیا تھا۔ مدعی عیسائی، انگلستان میں پیدا ہوا، اور ۲۳ سال کی عمر میں امریکا گیا، اس سے دس سال کے بعد اس کا نکاح وہیں تسلیم شدہ کلیسا کے مجاز اور سرکار انگریزی کے سفارت خانہ میں ہوا، نکاح کے بعد وہ بھی مستقل طور سے رہتا تھا، جو وصیت نامہ اس نے لکھا، اس میں اس نے یہ ظاہر کیا تھا، کہ وہ مصر کا متوطن ہے۔۔۔ انہیں وجوہ کی بنیاد پر، لارڈز نے یہ طے کیا کہ اس کو مصر کا حق وطن، حاصل ہو گیا تھا، انگریزی سفارتخانہ میں، جو جرمن انگریزی رعایا کا رکھا جاتا ہے، اس میں اس کا نام درج تھا، اور وہ انگریزی سفارت خانہ کی عدالت کے حدود اختیارات کے اندر تھا، مگر اس عدالت کو، معاملات طلاق میں، کوئی اختیار نہ تھا۔ اس امر کو۔۔۔ کہ انگریزی رعایا میں سے جو شخص (مشرقی ممالک میں)، انگریزی وطن حاصل کرتا ہے، اس کو، معاملات طلاق میں، کوئی جارہ کار حاصل نہیں رہتا۔۔۔ اس سوال سے۔۔۔ کہ آیا اس کو، قانوناً حق وطن حاصل ہو جاتا ہے، یا نہیں؟۔۔۔ کوئی تعلق نہیں ہے۔ (صفحہ ۷-۱۵۶)

بہ اقبال مقدمہ ٹولال ٹرسٹ، عدالت مرافعہ نے، یہ رائے قائم کی، کہ وہ انگریزی رعایا، جو ان غیر عیسائی ممالک میں رہتی ہے، جن کے ساتھ معاہدات برائت (capitulation) ہیں، ان ممالک کے قوانین سے بری تصور ہوتی ہے، اور اس محسوس ہے، وہ، ایسا حق وطن نہیں حاصل کر سکتی، جو اس کو، اس ملک کے قانون کا پابند کر دے، لیکن جو اختیارات، برائے معاہدات، حکومت انگلستان، مصر میں استعمال کرتی ہے، کہ وہ قانون ملک سے برائت دینے والے ہوں، اگر وہ، گورنمنٹ مصر کی رضامندی سے، استعمال کئے جاتے ہیں، اور فی حقیقت، قانون مصر کا ایک جز نہیں، جو ملک غیر کے ایسے لوگوں پر، جو مصر میں سکونت

رکتے ہیں، نافذ ہیں۔

ملک غیر ملکی رعایا کی حیثیت برائت کی نہیں ہے؛ اور اگر وہ وہاں مستقل طور پر رہتی ہے، تو اس پر وہ قانون نافذ ہوگا، جو اس کی قوم کے دوسرے افراد پر نافذ ہوتا ہے۔ اس کو مصری حق توطن حاصل ہو جاتا ہے؛ کیونکہ اس نے، مصر کو، اپنا مستقل گھر بنا لیا ہے۔ اب یہ امر غور طلب ہے، کہ قانون مصر کے مطابق اس کی جائداد پر کونسا قانون نافذ ہوگا؟ (صفحہ ۱۶۰-۱۵۷)۔

انگلستان کی حفاظت میں رہنما اور انگلستان کی رعایا ہونا دو مختلف امور ہیں!۔ انگلستان کی حفاظت کی وجہ سے، ایسا شخص، جو مشرقی ممالک میں رہتا ہے، انگلستان کی تمدنی جماعت کا رکن نہیں ہو جاتا، اور اس بنا پر اس سے، وہ قانون نہیں تعلق کیا جاسکتا، جو اس تمدنی جماعت سے متعلق ہے؛ البتہ انگلستان کی وہ رعایا، جو انگلستان کی حفاظت میں رہتی ہے، اسے اس ذاتی قانون کی پابندی کرنی ہے، جو حفاظت میں آنے سے قبل اس پر نافذ تھا۔ اس طرح سے، عبدالستیع بنام فراہ۔ ۱۸۸۸-۱۳۱۲ مرافقہ قاہرہ۔ ۳۱ م کے مقدمہ میں، لارڈ ولسٹن۔ باب ہاوس۔ سر بارنس پیکاک۔ اور جیمز ہین، کی تجویز سے، جو لارڈ ولسٹن نے لکھی تھی، ایک کلدانی رومن کیتھولک کی جائداد منقولہ زیر بحث تھی، شخص مذکورہ سلطنت عثمانیہ کی رعایا تھا، اور تمام عمر وہیں رہا تھا؛ چاہا یہ جاتا تھا، کہ اس انگریزی حق حفاظت کی بنیاد پر، جو اس کو حاصل تھا، اس کی جائداد منقولہ میں انگلستان کا قانون وراثت، جاری کیا جائے؛ جو ڈیش کمیٹی نے اس کو، نا منظور کر کے، یہ طے کیا، کہ اس پر وہ قانون وراثت، جاری ہوگا، جو سلطنت عثمانیہ میں، کلدانی رومن کیتھولک پر جاری ہوتا ہے۔ اہل معاملہ اس کلدانی کیتھولک تمدنی جماعت کا، ایک ممبر تھا، جو سلطنت عثمانیہ کے اس حصہ میں رہتی تھی، جہاں اس نے، توطن اختیار کیا تھا۔ اسی طرح کا مقدمہ، پیرا پائونام ہیزا (۱۸۹۴) اے۔ سی۔ ۱۶۵ ہے، جس میں، لارڈ ولسٹن۔ باب ہاوس۔ میکناٹن۔ شینٹیلڈ۔ ورسر۔ آر۔ کوٹج، جج تھے، اور تجویز، لارڈ ہاب ہاوس نے لکھی تھی، اس مقدمہ میں، اہل معاملہ اس رومن کیتھولک جماعت کا ایک رکن تھا، جو ساپرس میں رہتی تھی؛ اور وہیں، اس نے،

توپن اختیار کر لیا تھا۔ اس کی نسبت، یہ طے ہوا کہ کلیسا کے رومن کیتھولک کا مذہبی قانون، اس کی توریث سے متعلق ہو گا۔ نیز، معائنہ ہوا، مقدمہ تانوی نام تانوی (۹ سائرس لار پورٹ ۹۴)۔ جو فیصلہ، بمقدمہ مسیحی نام فراہ، صادر ہوا، اس کے ایک فقرہ میں، ہندوستان کے توپن کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جو لارڈ ہاٹ ہاؤس اور سر ہارنس پیکاک کے ہندوستانی تجربہ کی بنا پر، غالباً سب سے زیادہ مستند اور قابل وثوق تصور ہوا، انھوں نے لکھا: کہ ”ہندوستان کا توپن، پیدائش، حیثیت پر منحصر نہیں ہے، وہ ہندوستان کے قیام سے پیدا ہوتا ہے، اور اس کی نسبت، ہمیشہ یہ سمجھا گیا ہے کہ وہ قانون لاک کا تابع ہے، خواہ قانون مذکور، بلکہ کی حکومت کا ہو، یا اس کے پیشرو، حکام ایٹ انڈیا کمپنی کا۔“ انگلستان کی عدالتیں، توپن کے مقدمات میں، ہمیشہ حکومت مذکور کو، ایک آزاد حکومت سمجھتی رہی ہیں، قانون نافذہ ہندوستان کی رو سے، خاص خاص قومیں اور فرقے، اکثر اہم معاملات میں، اپنے مخصوص قواعد اور رسوم کی تابع ہیں، اس طور سے ہندوستانی توپن کی توریث میں، ممکن ہے کہ اسلامی یا ہندوؤں کے قوانین سے مدد لینے کی ضرورت پڑے، لیکن یہ سب قواعد اور رسوم، اس ملکی قانون کے، جس کو، ملک مذکور کی عدالتیں کام میں لاتی ہیں، لائق اجراء ہیں، ہندوستان کا، یہاں جو نقشہ کھینچا گیا ہے، وہ، زمانہ موجودہ کے لحاظ سے، بالکل صحیح ہے۔ ملک مذکور میں، اب عام قانون جاری ہے، جس سے بعض امور میں بعض قوموں اور فرقوں کو، تشریفی کر دیا گیا ہے، لیکن عام قانون اور اس کے مستثنیات، اس معنی میں، ملکی ہیں، کہ وہ، بادشاہ ملک کے عطیہ ہیں، نہ اس طور سے کہ وہ، ملک میں، عام اور فطری طریقہ سے، بنی کسی امر مندرضہ کے، نافذ ہیں، مورخانہ طریقہ سے، مجھ کو، اس امر میں شبہ ہے کہ آیا، میکاتے کے آثار، کردہ عظیم الشان سلسلہ وضع آئین و قوانین کے پہلے، ہندوستان میں، کوئی ایسا قانون موجود تھا، جس پر عام کا اطلاق ہو سکے؟۔ اس زمانہ سے قبل، بعض اقوام اور فرقوں کے قوانین موجود تھے، اور انگریزوں کے فرقے، باجماعت کے لئے، اسی حیثیت اور اسی طرح سے، انگریزی قانون کا وجود تھا، جو بعض مخصوص ایکٹوں سے، خفیہ سا تبدیل کر دیا

گیا تھا اس فرض کرنے پر بھی، کہ میری یہ رائے صحیح ہے، انگریزی قانون اور دوسری اقوام اور فرقوں کے قوانین، اسی حیثیت سے لکھی تھے جس طرح، اس وقت، عام قانون اور اس کے مستثنیات ہیں۔ اور اس رائے سے، مضمون زیر بحث کی حالت میں، کوئی فرق نہیں واقع ہوتا۔ حجام موصوفہ صدر نے، جو حالت، ایک یورپین متوطن ہندوستان کی بیان کی ہے، مادہ جس میں، نظاً پر اب تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے، کو وہ یہ ہے، کہ ایک یورپین، عام قوانین کا بغیر کسی تبدیلی کے، ہندوستان کے دوسرے لوگوں کی طرح، جن کے حق میں، عام قانون میں، ان کی قومیت اور فرقہ کے لحاظ سے، استثناء کیا گیا ہے، پاسند ہے۔ یہ حالت بعینہ وہی ہے، جو میرے خیال کے مطابق، ہندوستان کے یورپین متوطنوں کی قبل ازین تھی، یعنی وہ، انگلستان کے قانون کے متبع تھے، جس میں، ممکن ہے، کہ مخصوص کچھٹوں سے کچھ تغیر ہو گیا ہو، مثلاً ان ہندوستانیوں کے، جو ہندوستان میں آباد اور اپنی قومیت اور فرقہ کے قواعد کے، پابند تھے۔ یہ حالت، عام طور سے، انگریزوں کے ہندوستان میں توپن، کے نام سے موسوم نہی جاتی ہے، اور جو فقہاء، میں اور پر لکھ آیا ہوں، اس سے یہ نہیں ظاہر ہوتا، کہ جو ویشل کمیٹی، ان کو، اس نام کے متعلق، کوئی عذر تھا۔

انگریزوں کے ممالک عثمانیہ میں، توپن کے معنی سمجھنے میں، غالباً ایسی حالتیں، کوئی وقت نہ ہو، جبکہ انگریزوں کے ہندوستان میں، توپن کے معنی، حسب تشریح بالا، سمجھا دئے گئے ہیں۔ اصل سوال یہ ہے، کہ جو انگریزی رعایا، ممالک عثمانیہ میں آباد ہو گئی ہے، وہ کس قانون کی متبع ہے؟ آیا وہ، ہر مقدمہ میں، انگریزی قانون ہو گا یا سلطنت انگریزی کے کسی جز کا قانون (خواہ وہ انگلستان کا ہو یا اسکاٹ لینڈ یا کسی آزادادی، یا کسی ماتحت حکومت کا)۔ جہاں پایا مذکور، یا اس کے آباد اجداد، اس سے قبل آباد تھے؟ آباد اجداد کا، جو تذکرہ کیا گیا ہے، وہ فضول اور بیجا نہیں ہے، کیونکہ بہت سے انگریزی خاندان، لیونٹ میں، پشتہ پشت سے آباد ہیں، اس سوال، دوسرے الفاظ میں، یہ ہے، کہ جو انگریزی رعایا، قسطنطنیہ، سمرنا، یا الجزائر، میں رہتی ہے، آیا وہ، ایک ایسی جماعت یا فرقہ قائم کرتی ہے، جس کا ذاتی قانون، انگلستان کا قانون ہے، یا وہ، منفرد اشخاص ہیں، جن میں سے کوئی، انگلستان، اور کوئی، اسکاٹ لینڈ،

اور کوئی، اس طریقہ سے اپنے تعلق اور خصوصیت کا اظہار کرتا ہے، جس کی بنا پر وہ، اپنی متوفیہ زوجہ کی بہن کے ساتھ، کلچر کرنے کی قابلیت، بلا وصیت انتقال کی حالت میں تقسیم تر کرے، اور جائداد منقولہ کی بابت برطانیہ عظمیٰ کے محصول وراثت کی ڈیڑی، اور دوسرے اسی طرح کے امور میں، ایک دوسرے سے مختلف ہیں؟ اس امر کو تسلیم کر لینا، کہ سلطنت عثمانیہ میں، انگریزی توطن، کوئی شے ہے بمعنوی طور سے، ان دو جواہروں میں سے، جن کا یہاں باہم مقابلہ کیا جا رہا ہے، پہلے کو، تسلیم کر لینا ہے۔ ہندوستان میں، انگریزوں کے توطن کی اصطلاح کے صحیح تطبیق کے لحاظ سے سلطنت عثمانیہ کے توطن اور اس کے ساتھ اس جماعت کی رکنیت کو جس کا ذاتی قانون، باوجود سلطنت عثمانیہ میں رہنے کے، انگریزی قانون ہے، تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح، جن جوابات کا مقابلہ کیا گیا ہے، ان میں سے، دوسرے جواب سے، یہ بات پیدہ ہوتی ہے، کہ ضروری نیت کے خلاف قیاس ہونے سے قطع نظر کر کے، سلطنت عثمانیہ یا کسی دوسرے غیر انگریزی مشرقی ملک میں، بہ نیت قیام رہنے سے توطن، قانوناً منتقل نہیں ہو سکتا۔ اس اصول کی تردید، مقدمہ کاسٹلگی بنام کاسٹلگی میں، بصراحت تمام کی گئی ہے؛ اور اس نے، ان دونوں فیصلوں، اور ٹول ٹرسٹ (۱۸۸۳) - ۲۲ - سی - ۵۲۲ - ج، جتھی، کی بنا، تجویز کو، بالکل بدل دیا ہے۔ اس میں یہ طے ہوا تھا، کہ ایک انگریزی رعایا کو، چین میں رہنے سے، کوئی ایسا جدید توطن، حاصل نہیں ہو سکتا، جس کی بنا پر، اس کی موت کے بعد، اس کی ذاتی جائداد منقولہ، انگلستان کے محصول وراثت کے ایکٹ سے مستثنیٰ ہو سکے۔ اس مقدمہ میں متوفی، ایک انگریزی رعایا تھا جس کا اصلی توطن، انگلستان کا تھا، مگر وہ شہنشاہ کے میں آکر آباد ہو گیا تھا، اور وہاں مستقل قیام کا ارادہ رکھتا تھا، جو تسلیم کر لیا گیا تھا۔ اور جو بنا، مقدمہ عبید اللہ بنام فراہ کے فیصلہ میں، اس کی غلطی تھی، کہ وہ یہ بھی، کہ توطن، ضروری نیت کے خلاف قیاس ہونے سے، قطع نظر کر کے، قانوناً کسی مشرقی غیر عیسائی ملک میں، محض قیام سے، جو بہ نیت قیام ہو، منتقل نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ لاڈو اٹن نے، مقدمہ عبید اللہ بنام فراہ میں، کہا تھا، کہ ”ملک غیر میں، اس جماعت کے ایک رکن کی حقیقت سے قیام، جو قانون ملک سے بری ہو، اگرچہ اس توطن کو، جو کسی دوسرے مقام کی بود و باش سے حاصل ہوا ہو،

نایل کر سکتا ہے؛ لیکن وہ ایسے جدید توپن کو جس کو وہ چاہتا ہو، پیدا کرنے کے قابل ہے۔ لیکن سبب اصول، ایک امریکہ کے مقدمہ (نامتھام نامتھام ۱۰۵-۱۰۶) میں بطل کر دیئے گئے؛ اور یہ طے ہوا کہ ایک امریکہ کا باشندہ، ملک چین میں توپن حاصل کر سکتا ہے۔ ہوس آف لارڈز کی تجویز سے قبل جنس ایونس نے، ایک پرائیوٹ کورٹ کے مقدمہ میں، انگلستان میں (۱۹۱۵ء) برووکول۔ لی سی۔ ۹۰۵ (صفحہ ۶۱۵) اور مصر میں جنس کاٹز نے، اسی قسم کے مقدمہ (ڈورنگز ایضا صفحہ ۳۸۹) میں اس کی صحت کی نسبت، شبہ ظاہر کیا تھا۔

پس یہ سوال، اتنا غیر منصفہ ہے، کہ آیا ایک انگریزی رعایا جس نے، رضامندی خود، ایسے مشرقی ملک میں، توپن حاصل کیا ہے، جہاں اس کو قانون ملک سے براہِ حال ہے، ان حدود میں، اپنے ذاتی حقوق کے تصفیہ میں، انگریزی قانون کی تابع ہوگی؟ یا اپنے اس اصلی توپن کے قانون کی، جس کا عساکر اصول کے لحاظ سے، انگریزی قانون، سکاظ کرتا ہے؟ دوسرے الفاظ میں، بریت منظمی رعایت، قانون ملک نے، انگلستان کے جس قانون کو، ذاتی حقوق کا تصفیہ قرار دیا ہے، کیا وہ انگلستان کا اندرونی قانون ہے؟ یا دہرائے، کہ ایک قسم کے سکاظ سے، اس میں، سلطنت انگلستان کے کسی جز کے، وہ قوانین بھی شامل ہیں، جن کی رو سے، اگر مقدمہ انگلستان میں پیش ہوتا، تو انگلستان کی عدالت، اس معاملہ کا تصفیہ، اسی قانون سے کرتی؟۔

اس مسئلہ کے متعلق، کوئی فیصلہ موجود نہیں ہے؛ اگرچہ اصول، کئی بیان کے لئے ہیں؛ مثلاً۔ مقدمہ عب المسیح نام فراہ میں، لارڈ وائٹن نے، اس عند کو رد کر کے کہ مصری توپن حاصل ہو گیا، عام طور سے لکھا کہ سفارتخانوں کے اختیارات کی بنیاد، ایک انگریزی رعایا کی ذاتی حیثیت میں، کوئی فرق نہیں واقع ہو سکتا؛ اور ان اختیارات کے متعلق جو حکم ہے، اس میں جس انگریزی قانون کا حوالہ دیا گیا ہے، اس میں وہ تمام قوانین شامل ہیں، جن پر ایک انگریزی عدالت توجہ کر سکتی ہے۔ یہ اصول مقبول اور قرین محض ہے کہ انگریزی قانون، اپنے وسیع منوں میں لیا جائے، جیسا کہ مقدمہ جاسن میں ہوا جس میں قانون توپن ملک غیر نے، متونی کی توریث کے معاملہ کو،



قومی (انگریزی) قانون کے حوالے کر دیا تھا۔ انگلستان کی عدالت نے "روائے" سے اصلی توپن کا وہ قانون مراد لیا، جو انگریزی اصول کے مطابق، اس سے متعلق ہو گا؛ ایسی صورت میں، اگر ایک اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا یا ہندو کسی مشرقی ملک میں متوطن ہو جائے، تو سفارتخانہ کی وہ عدالتیں، جن کے ہاتھ میں بہ اجازت قانون، ملک متروک ہے، انگلستان کے اندرونی قانون وراثت کو کام میں نہ لائے گی؛ بلکہ اسکاٹ لینڈ یا ہندوؤں کے اس قانون کو برقرار رکھے گی، جو ایک انگریزی عدالت، بلحاظ فریقین مقدمہ کی حیثیت اور قومیت کے برقرار رہتی۔

827

یہ بالکل درست ہے کہ انگریزوں نے انگلستان کے اس قانون (۱۸۴۴) ۱۰۴۲ راب۔ ۱۰ کے مقدمہ میں، ایک وصیت نامہ کے متعلق، جس کو، ایک ایسی انگریزی رعایا نے مرتب کیا تھا، جس کی تمام سہ ستر نامیں ہسپانیائی تھیں، مگر اس کے باب نے، انگلستان میں توپن اختیار کر لیا تھا۔ یہ رائے دی کہ معاہدہ میں جس انگریزی قانون کا حوالہ ہے، اس سے مقصد انگلستان کا قانون، محدود و وسیع میں ہے؛ یعنی وہ قانون، جو ایسی انگریزی رعایا کی وراثت سے متعلق کیا جاتا ہے؛ جو سلطنت عثمانیہ میں مروج ہے۔ معاہدہ نو در دانیال بابت سفند کی دفعہ ۲۶، یہ ہے کہ "اگر کوئی انگریز یا کوئی دوسرا شخص، جو اس قوم کی رعایا ہو، یا اس کے جھنڈے کی حمایت میں دریائی سفر کر رہا ہو، ہمارے ممالک محروسہ میں مروج ہوگا، تو ہمارے مالی یا دوسرے عہدہ دار اس کے وراثت کی لاعلمی کی بنا پر اس کے متروک پر دست اندازی یا زیادتی کر کے، قابض نہ ہو جائیں گے؛ بلکہ وہ کسی ایسے انگریز کے حوالہ کر دیا جائیگا۔" خواہ وہ کوئی ہو، جس کو وہ، اپنا دھرم، مقرر کر گیا ہو۔ اگر متوفی، بغیر کسی وصیت کے فوت ہوا ہے، تو جائداد انگلستان کے سفیر کے حوالے کر دی جائے گی؛ یا اگر کوئی سفیر نہ ہوگا، تو سب سے پہلے روانہ ہونے والے جہاز میں وہ انگلستان مسجد ہی جائے گی؛ یہ شرط، بالکل صاف تھی، کہ ترکوں کا قانون انگلستان کی عیسائی رعایا کی وراثت سے متعلق نہ ہوگا؛ اگرچہ اس نے سلطنت عثمانیہ میں توپن اختیار کر لیا ہو۔ اور انگریزوں نے انگلستان کا خیال یہ تھا کہ جو قانون، اس کے قائم مقام ہوگا وہ انگلستان کا قانون ہوگا۔ دفعہ (۲۶) مذکورہ صدر میں، جو لفظ "وصیت"

واقع ہوا ہے اس کی نسبت ڈاکٹر صاحب و صوف نے لکھا: کہ "تیسرے نزدیک، یہ امر بالکل صاف اور صریح ہے کہ اس سے مراد وہ وصیت نامہ ہے جو انگلستان کے قانون کے خلاف سے مرتب کیا جائے" اور الفاظ "بغیر کسی وصیت" سے مراد یہ ہے: کہ "قانون انگلستان کے مطابق اس نے کوئی وصیت نامہ نہ مرتب کیا ہو" انگریزوں کے ہمارے عثمانیہ سپریم توطن کی بنیاد یہی اصول ہے۔ سو خالذ کا اصول کے طرفداروں میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے جس کا یہ خیال ہو کہ انگلستان کا قانون ایسے لوگوں سے جنہوں نے ہمارے عثمانیہ میں توطن اختیار کیا ہے، بغیر اس ملک کے بادشاہ کی صریح یا ضمنی رضاست رہی کے منسلق کیا جاسکتا ہے، جس طرح ہندوستان میں کوئی مخصوص قانون، بغیر ایسی اجازت کے، نافذ نہیں ہو سکتا۔ عثمانیہ قانون کے اخراج کی اجازت، سلطان نے، اور اس کی جگہ انگلستان کے قانون کے قیام کی اجازت، انگریزی حکومت نے، اسی معاہدہ کے ذریعہ سے دی ہے جبکہ تعبیر ڈاکٹر ٹنگٹن نے، قانونی طور سے، قانون انگلستان سے کی ہے، اگرچہ ان کے الفاظ یہ ہیں: کہ "کوئی انگریز یا دوسرا شخص جو اس قوم کی رعایا ہو۔"

اگرچہ ڈاکٹر ٹنگٹن نے جو اصول، متعدد الناس بنیام الناس میں قائم کیا، وہی انگریزوں کے توطن ہمارے عثمانیہ کی بنیاد ہے، مگر اس امر پر بھی کافی طور سے توجہ نہیں کی گئی، کہ انھوں نے اس توطن پر زور نہیں دیا ہے۔ ان کے خیال میں مسٹر الناس کا توطن، ہمارے عثمانیہ کا نہیں، بلکہ انگلستان کا قرار پاسکتا تھا۔ اس فرض کر لینے کے کہ انگلستان کا توطن، وہاں نہ موجود ہونے پر بھی قائم رہا، اور اسی سال کی عرض مدت میں، باب سے بیٹے کی طرف منتقل ہو تا رہا، دیکھو اگر تیس ۲۳۳ و ۱۲۴، اور یہ بھی باوجود اتنی بڑی تبدیل حالات کے کہ مینا ترک تجارت کے بعد بھی، عمر باہمی میں قیوم رہا (دیکھو! ارباب۔ ۱۷۱)۔ یہی ہونے لگا کہ جب توطن کی نسبت کہا جاتا ہے، کہ وہ کوئی حقیقت تبدیل کر دیا گیا توینٹ (animus) سے مراد، کوئی ایسی شے ہے، جو مقام قبلہ میں قیام کے ارادہ سے بالاتر ہے، اور اس میں اس ملک کے باشندوں، یا ان میں سے کسی ایک مخصوص جماعت کے ساتھ کسی طرح یا کسی حد تک، واحد ہو جانا شامل ہے۔ ڈاکٹر ٹنگٹن نے کہا: کہ

”میں اس کی نسبت کوئی رائے نہیں دیکتا، کہ آیا کوئی انگریزی رعایا، ممالک عثمانیہ کا وطن حاصل کر سکتی ہے یا نہیں؟۔ البتہ اتنا میں ضرور کہہ سکتا ہوں، کہ کسی انگریزی رعایا کی نسبت یہ فرض نہیں کیا جاسکتا، کہ وہ بخوشی باب عالی کی حکومت میں، وطن کا ارادہ رکھتی ہے۔“

اگرچہ یہ حال ہی میں طے ہوا ہے، کہ انگریزی رعایا، مصر یا چینی وطن اختیار کر سکتی ہے، مگر یہ قاعدہ، عرصہ دراز سے مسلمہ ملا آتا ہے، کہ انگریزی رعایا، ہندوستان میں وطن حاصل کر سکتی ہے۔ جو توطن اس طور سے حاصل ہوتا ہے، وہ ایک مخصوص قسم کا وطن ہے، اس سے شخص مذکور، ان تمام ملکی قوانین کا تابع نہیں ہو جاتا، جو مملکت باشندگان ملک سے متعلق ہے؛ بلکہ اس کو صرف اس ذاتی قانون کا اتباع کرنا پڑتا ہے، جو یورپین رعایا یا ساکن ہندوستان سے متعلق ہے۔ یہ انگریزی ہندوستانی توطن کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے؛ اور اس کی نسبت، مقدمہ مسیح بنام فراہ میں بیان کیا جا چکا ہے، کہ اس کا انحصار، پوزیکل حیثیت پر مطلق نہیں ہے۔

یہ صورت، بعض محسناغے، اس توطن کے عکس ہے، جو انگریزی رعایا، مصر میں حاصل کر سکتی ہے۔ مصر کے توطن میں، انگریزی رعایا کے حقوق کے متعلق، انگریزی قانون کا استعمال، بادشاہ ملک کی اجازت سے ہے؛ برخلاف اس کے، ہندوستانی توطن سے، ملک کا تمام قانون، متعلق ہوتا ہے؛ لیکن وہ، قانون ملک کے متعدد فرقوں کے ذاتی حقوق کے تعین میں، متعلق نہیں ہوتا۔ ان کے ذاتی حقوق کا تقاضا ان کے مذہبی قوانین، اور رسم و رواج سے ہوتا ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے، کہ اگر انگلستان کی کوئی عورت کسی مسلمان یا ہندو سے عقد کر لے، تو وہ امر کے مخصوص ذاتی قوانین کی تابع نہیں ہو جاتی؛ جب تک کہ وہ، مراحتاً اس کا مذہب نہ تبدیل کرے؛ بلکہ وہ اپنے ذاتی قانون، مقام سندھ کی تابع رہتی ہے۔ اسی بنا پر مقدمہ یحضر فیروز الدین یو۔ ایس منٹو، چیف جسٹس ریڈنگ میں کہا گیا، کہ ”انگلستان

۱۔ ان اصول کا فیصلہ، ان صریح اصول سے ہو گیا، جو مقدمہ کاسڈ ایگیل میں قاضی نے لکھے ہیں؛ اور جو اس سے مختلف المفہوم ہیں۔“

کی عورت بذریعہ عقد نکاح سے، اپنے شوہر کا وطن حاصل کر لیتی ہے، اور اس ملک کے قوانین کی پابند ہو جاتی ہے؛ مگر وہ اپنے شوہر کے مذہب کی پابند نہیں ہو جاتی، اور نہ اس کے مذہبی قوانین کا اتباع اس پر لازم ہوتا ہے؛ بہرہشتائے اس حد کے جو شوہر کا قانون توطن لازم قرار دیتا ہو، نہ اس سے زیادہ۔

انگریزوں کے ہندوستانی وطن کے متعلق جو قواعد دانیہ میں صدی کے وسط میں قرار پائے تھے، ان پر براہ راست، ان مقدمات کا کوئی اثر نہیں پڑا، جو انگریزوں کے مصر یا چین کے وطن کی نسبت احوال میں طے ہوئے ہیں۔ ان قواعد کی رو سے، ہر ایسے مسلمان جو کہ گورنمنٹ سند کی لازمت میں ہو یا ہر انگریز جس نے، ہندوستان کی مستقل حکومت اختیار کر لی ہو؛ حق توطن حاصل کر سکتا ہے جس کی بناء پر اس کے ذاتی حقوق کا تصفیہ جتنا کہ وہ، اپنے اصلی وطن کو واپس نہ جائے، انگریزی قانون سے ہو گا (ارٹھی جنرل بنام فٹنر جلد ۲۵۔ ایل۔ جے۔ سی۔ ایچ۔ ۶۴۳۔ وکٹوریہ ۱۲۔ لینڈر یونیون سام جہتان ریکرڈ گارڈن۔ ۱۲۔ سیشن کینس۔ ۱۶۷۴)۔ یہ امر، البتہ مشتبہ ہے کہ آیا ہندوستان کی موجودہ تبدیل شدہ حالت میں بھی ان فیصلوں کا اتباع کیا جائے گا جبکہ انگریزی عدالتوں نے، دوسرے مقدمات وراثت میں، بقایا انگریزی کے ان قوانین سے، جو فرق مقدمہ کے وطن میں جاری ہیں، کام لینا شروع کر دیا ہے؟ لیکن یہ مسئلہ اب تک قطعی تصفیہ کے لئے کسی مقدمہ میں پیش نہ ہوا۔

نول کے مقدمہ امانت، اور مقدمہ جب الیس بنام فزہ کے فیصلہ جات کے متعلق جو تیسری بحث، ولایت ایک نے، اپنی کتاب کی اخیر طبع میں کیا تھی، اس کا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ یہ دونوں فیصلے، انگریزی وطن کے استثناء کے اصل اصول کے مخالف تھے۔ یہ بحث، اس طبع سے نکال دی گئی ہے، کیونکہ جو مقول بحث، انھوں نے، پیش کی تھی اس کو، انگلستان کی عدالت نے مقدمہ بسٹنگلے میں بدل دیا ہے، جس سے ان کی بحث کی صحت، بمقابلہ دو قدیم مقدمات کے مجوں کے ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے اب ہم

وطن کے قواعد کے بیان کیلئے متوجہ ہو سکتے ہیں۔

دوسرے ۲۴۔ وطن جس کا لازمی تعلق، قانون یا حدود اختیار است

یادوں سے ہے، ہمیشہ کسی ملک میں ہونا چاہئے؛ اگرچہ اس ملک میں کسی مخصوص مقام میں ہونا ضروری نہیں ہے؛ لیکن ہے کہ وہ انگلستان میں ہو، مگر یہ ضروری نہیں کہ وہ یارک یا کسی ایسے ہی دوسرے شہر میں ہو۔ یہی طرح توطن ہندوستان میں ہو سکتا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے، کہ وہ خاص نکلے یا کسی دوسرے شہر میں ہو۔ اگر توطن ہندوستان کا ہو، جہاں مختلف قومیں افزائے مختلف قوانین کے پاسداری ہیں، تو توطن کا پوری طرح اظہار اس وقت تک نہیں سمجھا جائیگا، جب تک کہ اس قوم یا فرد کی صراحت نہ کی جائے گی، جس میں وہ شخص، شریک ہے، جیسے انگریزوں کا ہندوستان توطن، یا ایک مسلمان یا ہندو کا ہندوستان توطن۔ جس صورت میں کوئی انگریزی رعایا، ایسے مشرقی ملک میں توطن اختیار کرے، جو انگریزی حکومت سے خارج ہو، تو اس کے توطن کا اظہار انگریزی مصری، اور انگریزی ترکی، اور انگریزی ہندی توطن کی اصطلاحات سے کیا جائیگا۔

دیکھ لیگ نے تدبیر فیصلوں سے جو بحث کی تھی، اور مشرقی توطن کی نسبت، جس رائے کا اظہار کیا تھا، اس کی تائید سر ایف بیگنٹ سابق چیف جسٹس انگل کانگ نے۔ اپنی کتاب برائے قانون ملک کی طبع ثانی سنہ ۱۸۶۲ء میں کی ہے، اور میرٹھنڈر ڈیوئیو سٹی وکیل فورینا کے مشہور برکت نے۔ لاکو رٹلی ریویو کی جلد ۲۲ میں، جہاں نے مقدمہ این کے ذمیت نامہ کے فیصلہ کا حوالہ دیا ہے، جو ایک کی عدالت متعلقہ جیرین شکشاں ٹرم سٹیلڈ (شکل رسالہ) کا تہا فیصلہ۔ سب سے پہلی اصل توطن چارجیا کا تھا، سوال یہ تھا کہ آیا اس تشریح کے اختتام میں جاریہ قانون سے کام لیا جائے، یا اس قانون سے، جو کانگوس نے، ہاشمہ کان امریکہ ساکنین ہیں، سے تعلق کر دیا ہے، اور عام قانون ہے، اور دھننے نے مؤثر لہذا قانون کے حق میں فیصلہ کیا، یہ کہہ کر کہ ہم، امریکی کوئی مقول وجہ نہیں پاتے کہ ایک شخص، امریکہ کا باشندہ کیوں کہیں میں توطن نہیں اختیار کر سکتا، کیونکہ

## اصلی وطن اور ان لوگوں کا وطن جو عاقل بالغ نہ ہوں

میں اس وطن کا۔ جو کہ اختیارات کی بنیاد ہے (جس سے کافی طور سے عملی نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے) اگر وہ اس کو سکونت کے مساوی قرار دیا جائے، اور اس بنا پر تسلیم کیا جائے کہ ایک شخص ایک سے زیادہ وطن رکھ سکتا ہے۔ اور اس وطن کا کہ جو ذاتی قانون کا میسر ہے، اور جس کا اس شخص سے ایک ہو یا ضرور ہے، اور جو اس کے ساتھ سے سکونت سے بالاتر ہے، باہم مقابلہ کر چکا ہوں، انگلستان میں، توطن کا تصور اسو خالذ کرشم کا ہے، مگر جو ایک ہونے کا خیال اس سے جدا ہوتا ہے، اس کو ہم انہیں مواقع تک محدود نہیں رکھتے، جن میں قانون، زیر بحث ہوتا ہے۔ انگلستان میں جب ہم اس اصطلاح کو حدود اختیارات کے ضمن میں، اہتمام کرتے ہیں۔ اور اگر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ توطن، اپنے صحیح مفہوم کے لحاظ سے لازمی نہیں ہے۔ تو ہم یہ کہتے ہیں کہ اختیارات کی بنیاد، توطن یا سکونت پر قائم ہو سکتی ہے، نہ یہ کہ ایک سے زیادہ توطن کا ہونا ممکن ہے، کم سے کم میری رائے میں، اس طرزِ ادا کا صحیح تر ہونا اب مسلمہ ہے، اگر یہ ممکن ہے کہ یہ امر ہمیشہ پیش نظر نہ رہتا ہو۔ ہر شخص کی، اس قدر دقیق اصطلاحی صفت کے دریافت کر لینے کے لئے یہ ضرور ہے کہ اس کا بہت زیادہ اس پیدائشی وطن سے کیا جائے، جو از روئے قانون، اس پر قائم ہوتا ہے، مثلاً، اس شخص کے بارے میں توطن جس کے بعد خود اس کی نقل و حرکت کی دریافت ہو سکتی ہے۔ اس پر منی تسلیم ہے، اتنا تو ضرور ہو جائیگا کہ وہ کسی وقت بھی، بغیر توطن کے رہ نہیگا، اگرچہ فی حقیقت اس کا کوئی مستقل مقسم سکونت نہ ہو۔ اس لئے یہ مضمون، ابتدا سے دو اجزائیں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ایک، وطن پیدائشی (یا ابتدائی) اور دوسرا، توطن انتخابی (یا اختیاری)۔ مقدمہ الذا کہ توطن کے متعلق جب ذیل قواعد ہیں تو اس کے بعد

**مقدمہ ۱۔** قانون انگلستان، ہر شخص کا، بروقت پیدائشی ایک وطن فرض کرتا ہے، جو پیدائشی یا ابتدائی یا وطن، کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔



سے سووم کو نا کچھ زیادہ مناسب ہو گا۔

دیکھو! مقدمہ گر گنیش و کرگنیش بنام ہیوٹ [۱۸۹۲] ۲۔ چانسی

۱۰۰۔ جج چٹھی صفحہ ۸۴ پر یہ فی الحقیقت ایک قانونی سوال

سچے نہ کہ محض اصطلاحی۔ دیکھو! دسمبر ۱۹۲۱ء کو

اس قسم میں، صرف شیرخوار بچے ہی شامل نہیں ہیں، انام کے متعلق، آئینہ اور بیان کو دیکھنا ضروری ہے، کہ توطن اصل کو، خواہ کتنا ہی وسیع یا محدود کیا جائے، قانونِ رفا کے حق باشندگی (Origo) سے، کوئی تعلق نہیں ہے، جو فی الحقیقت حق باشندگی شہر (Citizenship) تھا، دیکھو صفحہ ۱۲۔

۲۴۹۔ اے نابالغ کا وطن جو صحیح نسب ہو، صحیح نسب کر لیا گیا ہو، اور جس کا ازدواج نہوا ہوا اور نہ وہ حضانت سے جدا کیا گیا ہو، اس کے باپ کے وطن کا تابع ہے۔ اور ایسے نابالغ کا وطن کہ جو نہ ازدواج کے پسندیدہ اور غیر متشابہ شدہ ہو اور حضانت سے جدا نہ ہوا ہو، اور نہ صحیح نسب کر لیا گیا ہو۔ تمام توطن کی تبدیلیوں میں اس کی ماں کے وطن کا تابع رہے گا۔ حضانت سے خارج ہونے کے لئے لازم ہے کہ وہ فریق مذکور کہلیتا اور مستقلاً والدین کی حفاظت سے نکل گیا ہو۔

مقدمہ سرکار بنام باشندگان روضہ فیض گریز ۱۸۲۳-۱-بی۔سی۔آرہ ۳۲۵۔  
جناب عالی، ہوا را عیض و دستک: یہ مقدمہ ایک مغلوں کی آبادی کا تھا جو توپن سے باہر  
شاہنہ تھی۔ ایک۔ مغلوں، سجات نامائی، بحری فوج میں شریک ہو گیا تھا، اگر وہ فوج  
میں، ۲۱ سال کی عمر تک رہتا تو اسکی حضانت سے علیحدگی کا شمار پھرئی کی تدریج  
سے ہو تا لیکن اس کا تعلق سلطنت سے ختم ہو گیا اور وہ پھر اپنے والدین کی حفاظت  
میں آگیا، جس کی بنا پر پھر اس کو اس کے باپ کی مقامی باشندگی کا حق حاصل  
ہو گیا۔

۲۵۰۔ باپ کے مرجانے کے بعد باپ کے۔ آخری من

اسلام بڑی تیزی سے پھیل گیا ہے کہ اب تک کوئی ایسی نظیر نہیں ہوئی ہے جس میں نابالغ کا توطن خود اس کے افعال سے تبدیل شدہ و قرار پایا ہو۔



کے قانون یا اختیارات کی رو سے، اس کے۔ ایسے نابالغ بچوں کی۔ جو صحیح النسب ہوں، یا صحیح النسب کر لئے گئے ہوں، اور جن کا ازدواج نہ ہوا ہو، اور نہ وہ حضانت سے علیحدہ ہوئے ہیں، ولایت کا انتظام کیا جائیگا، مگر بجز بچوں کی ماں کے کسی اور ولی کو۔ خواہ اس کو حسب قانون مذکور باپ نے مقرر کیا ہو، یا وہ خود، اور وئے قانون یا اختیارات، ولی قرار پایا ہو،۔ یہ اختیار نہ ہوگا، کہ وہ، نابالغ کے توطن کو تبدیل کر دے، بہ استثنائے اس صورت کے، کہ تقرر ولایت میں، یہ شرط ہو، یا جس قانون یا حکم کی رو سے، وہ ولی قرار پایا ہو، اس کی رو سے، وہ، اس کا مجاز ہو، لیکن اگر ماں، ولی قرار پائے، اور جس حکم یا قانون کی رو سے، اس کی حیثیت قائم ہوئی ہے، اس میں، اس کی ممانعت نہ ہو، خود۔ خواہ دوسرا نکاح کرے یا فکرت۔ وغیرہ منکوح نابالغ، کو اپنے ساتھ، جہاں چاہے بھیجا سکتی ہے، بشرطیکہ اس کا تبدیل مقام کرنا، اس کی وراثت کی غرض سے، بدیشی پر مبنی نہ ہو (اگر تبدیل مقام کے لئے کافی وجہ نہ ہوگی، تو یہ تبدیل، بدیشی پر محمول سمجھائے گی) یا نابالغ کے فوائد کو پیش نظر رکھ کر، ایسا انتظام کرے، کہ نابالغ کا وہ توطن جس کو، وہ چھوڑ چکی ہے، بحال خود قائم رہے۔ اور جن مقامات میں، ماں کی برائے نام ولایت، عدالت کے زیر ہدایت ہوتی ہے، اور خود عدالت، اپنے آپ کو، اصلی ولی تصور کرتی ہے، جیسا کہ انگلستان کی ہائیکورٹ چانسی ڈویژن میں ہوتا ہے، وہاں، ماں کو، اپنی اولاد کے توطن کے تبدیل کا، یہ محدود اختیار بھی، باقی نہیں رہتا۔ یہ ہول، ان بچوں پر بھی، ایسی طرح حاوی ہیں، جو اپنے باپ کے فوت ہو جانے کے بعد پیدا ہوں، بطرح، وہ، ان بچوں سے تعلق ہیں جن کے باپ، انکی پیدائش، یا ان کے صحیح النسب قرار دیئے جانے کے بعد فوت ہوئے ہوں۔

خیال کیا جاتا ہے، کہ دفعہ ہذا، ان نتائج کے مطابق ہے، جیسے مقدمات

فزل میں، جمان تذکرہ پہنچے ہیں۔ ۱۔ پٹنگر نام وٹین (۱۸۱۷) ۳۔ میر۔ ۹۷۔

میں جسٹس گرانٹ۔ اور مقدمہ ماسٹون بنام میٹھی (۱۸۴۳) ۱۰۔ بی ویف۔

۶۶ میں جسٹس لینڈ ہرسٹ اور کیسل (صفحہ ۱۲۰۔ ۱۳۸)۔ اور مقدمہ شارپ

بنام کرپن (۱۸۶۹) ایل۔ آر۔ الی۔ پی۔ ایم۔ ۶۱ میں جسٹس والٹڈ۔ اور

مقدمہ بیو مانت (۱۸۹۳) ۳۱۔ چانسی۔ ۹۰ میں جسٹس اسٹرلنگ ایم۔ ڈ

مقدمہ شہر کارائیں بنام فچ ٹوئس (۱۹۱۸) ایس سی ۲۷۸۔ میں، ایک گیارہ سال کے نابالغ بچہ کو، اس کے باپ کے مرنے کے بعد اس کی ماں، اس کے اصلی توطن کے مقام پر اپنے ساتھ لے گئی، بچہ ۹ سال تک اپنی ماں کے ساتھ، اسکاٹ لینڈ میں رہا، جہاں اس کی ماں نے ایک انگلستان کے شہر والے سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد بچہ کانگن لندن میں ہوا، مگر وہ پھر اسکاٹ لینڈ واپس آکر رہنے لگا، یہاں تک کہ اسکی نسبت یہ تصدیق کی گئی کہ وہ دوبارہ ہو گیا ہے۔ اسکی نسبت یہ طے ہوا کہ اس نے اپنی ماں کا اسکاٹ لینڈ کا توطن، بحالت نامالغی حاصل کر لیا تھا، اور وہ بحالت توطن اسکاٹ لینڈ میں فوت ہوا۔ قاعدہ مذکور میں، اس کو مخصوص ولایت کا حق دینا اور باپ کے آخری توطن کے قانون کو اسکی مسائل میں، قابل اتباع تصور کرنا، اور باپ کے فوت کے بعد جو بچہ پیدا ہوا اس کا تعین بقید دفعہ سے کرنا، اگر غیر دیکھا جائے، تو نظام اصول سے ثابت ہے!

**دفعہ ۲۵۱** ہر شخص بعد بلوغ کے جنون ہو جائے اس کا توطن اس کے محافظ کے تبدیل توطن سے نہیں بدلتا، بلکہ وہی رہتا ہے، جو آغاز جنون کے وقت تھا۔

مقدمہ ریڈی بنام ہائٹون (۱۸۹۶) ۲۔ دس۔ ۱۹۸۔ میں جسٹس لہو نے اس امر کے حلق، اپنا شبہ ظاہر کیا کہ آیا جو زمانہ کسی ملک میں بحالت جنون بسر کیا جائے اور جس جنون کے زمانہ میں تعین توطن کے لئے شریک کیا جاسکتا ہے، یا نہیں مقدمہ شارپ بنام کرپین (۱۸۹۹) میں جسٹس وائلڈ کارجمان قاضی طور سے اس دفعہ کے ہول کی طرف تھایا۔ آر۔ آئی۔ پی۔ ایم۔ ۶۱۸۔

مقدمہ مہرن بنام اسکرونگ (۱۸۹۱) ۹۔ ڈبلیو۔ آر۔ ۴۷۴۔ جج، سٹوارٹ میں یہ بحث چلی ہی نہیں آئی۔ ڈالٹی نے "مختلف قریب" میں، دفعہ مذکور کے

اصل کی تائید کی ہے۔ صفحات ۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴۔

**دفعہ ۲۵۲** لیکن ایسے لاکے کا توطن، جو بعد بلوغ، کبھی عاقل نہ رہا ہو، اس کے باپ کے تبدیل توطن کا تابع رہے گا، اس صورت میں، جو ناقابلیت، برپائے جنون ہے، وہ اس ناقابلیت کے سلسلہ میں شمار ہوگی، جو نابالغی کی وجہ سے ہوئی ہے۔

مقدمہ شارپ بنام کرپین (۱۸۹۹) ایل۔ آر۔ آئی۔ پی۔ وایم۔ ۹۱۱۔ جج،

**دفعہ ۲۵۳** اس زوجہ کا توطن جس کا اطلاق (in iura et loco) از روئے قانون، ناکمل میں آیا ہو، زوج کے توطن کے تابع ہے۔

یہ امر سخت مشتبہ ہے کہ آیا ایسے عدالتی افتراق کے بعد بھی، زوجہ کو طلحہ و توطن کے قائم کرنے کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔ شہزادی بابت کو کے مقدمہ میں، جو بحث تھی، اور جیروپ کے دوسرے ممالک میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، مقدمہ ڈالمن بنام رابنسن میں پیش نہیں آئی، مگر جس کی توجہ کیا یہ رائے معلوم ہوتی تھی، کہ زوجہ کو، یہ قابلیت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ توطن کی، صریح رائے اس کے خلاف تھی؛ ۱۸۵۹ء۔ ۷۔ ایچ۔ آف۔ ایل۔ ۴۱۶۔ ۴۲۰ جس میں کیونز مقدمے، یہاں تک لکھا، کہ جب زوج، ملک کو چھوڑ دے، اور اپنی زوجہ سے بے خبر ہو جائے، اور ملک غیر میں مستقل سکونت اختیار کرے، یا کسی جرم کی بناء پر ملک سے خارج کر دیا جائے، تو زوجہ کو، طلحہ و توطن قائم کرنے کا حق ہو جاتا ہے۔ ۴۔ ایضا صفحہ ۴۱۹۔

دفعہ ۲۵۴ کے عام اصول سے متفق ہونے میں جسٹس ہونٹنن آیدی نے حد مذکور تک، استثنائاً قائم کرنا ممکن تصور کیا تھا۔ مقدمہ سیکنزی۔ بیکنزی بنام ایڈورڈز بنام (۱۹۱۱ء)۔ ۱۱۔ چانسری۔ ۵۹۴۔ میں جسٹس فلیمور کا رجحان، زوجہ کے قیام توطن کی طرف تھا، خواہ قانوناً شوہر سے جدا کر دی گئی ہو، یا وہ قانوناً جدا کر دیئے جانے یا طلاق دیدیئے جانے کی تھی ہو؛ لیکن یہ رائے ایسی بسا پر زنی تھی، جس میں، توطن اور سکونت کو غلط مطاب کر دیا گیا تھا، مقدمہ لایور بنام لایور (۱۸۷۶ء)۔ ۱۱۔ پی۔ ڈی۔ ۱۴۱ میں جس کے لئے دیکھو؛ اصفحہ کتاب ۴۹۰ جسٹس موصوف کے قول کو، ہوس آف لارڈز نے ایک بعد کے مقدمہ میں، منسوخ کر دیا، اور یہ طے کیا، کہ افتراق کی ذمہ داری کی عدم موجودگی میں، از زوج کا وہ طرز عمل جس کی بناء پر، زوجہ کو بکالت

۱۔ اس کے مندرجہ بالا اور نیز سے طلحہ کی ہے، یہ ایک قسم کی جزئی طلاق ہوتی ہے، مگر اس میں مفاد نکاح افیغ نہیں ہوتا؛ مسترحم۔

دعویٰ، ڈگری مل سکتی تھی، زوجہ کے انتقال کے بعد، یہ ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں تصور ہو سکتا، کہ زوجہ کا کوئی جدا گانہ توطن تھا، مقدمہ لارڈ ایڈوکیٹ بنام جیفیری (۱۹۲۱ء) ۱۱۱-۱-۱۰۷ سی۔ ۱۴۶-۱۱۱ ج، ہالڈین۔ فیملی کیو۔ ڈیڈن۔ شہداء جنہوں نے، اسکاٹ لینڈ کے شہرشن کو رٹ کے فیصلہ کو، بحال رکھا تھا، ایک مقدمہ میں، جو جرمنی سے جنگ کے زائد میں دائر ہوا تھا، ایک انگلستان کی عورت کے متعلق، جس کا نکاح، ایک آسٹریا کے رہنے والے سے ہوا تھا، اور جن میں عدالتی طور سے، افتراق ہو گیا تھا، یہ طے ہوا، کہ زوجہ کا توطن، باغراض وصول رقم، زوجہ کے توطن سے جدا تھا۔ مقدمہ امانت

334

مگر شہر اپ (۱۹۱۸ء) ۱۱۱-۱۰۷ سی، آئیوٹو۔ ۱۶-۱۱۱ ج، آئیوٹو۔ ایک انگلستان کی عورت کے متعلق، جس کا نکاح، ایک ملک غیر کے شخص سے ساتھ ہوا، اور جس کو، شخص مذکور نے، چھوڑ دیا ہو، یہ طے ہوا، کہ وہ مذکورہ مجاز ہے، کہ وہ اپنا اپنی توطن انگلستان کا حاصل کرے، تاکہ وہ اپنے شوہر پر، بطریق انگلستان، طلاق کا دعویٰ دائر کر سکے۔ دیکھو مقدمہ اسٹامٹالس بنام اسٹامٹالس (۱۹۱۳ء) ۱۱۱-۱۰۷ سی، منو کتاب ہذا ۸۸ کو۔ مقدمات دسبیس بنام ڈاؤر (۱۸۵۱ء) ۱۱۱-۱۰۷ سی، ۱۸۵۲ء ڈاؤر۔ ۲-رابرٹسن۔ ۵۰۵ سے، یہ قریباً ہوتا ہے، کہ جو عورت، عدالتی طور سے، شوہر سے جدا کر دی گئی ہو، وہ، قانونی طور سے، اسی تعامل کی ساکن نہیں تصور ہوگی، جہاں، اس کا شوہر رہتا ہے، اس فرض سے، کہ وہ، اسی عدالت کے زیر اختیار تصور ہو، جس میں شوہر رہتا ہے، نکاح کے لئے، بعدہ دعویٰ دائر کرے گا

## توطن اختیاری یا انتخابی

اب ہم اس فعل سے بحث کریں گے، جس کے ذریعہ سے، ایک قائل اور بالغ شخص، اپنے لئے، کسی خاص توطن کو، منتخب کر سکتا ہے۔ اور چونکہ یورپ کے اکثر ممالک میں، ذاتی قوانین کا معیار، بجائے توطن کے، پولیشکل قومیت، قرار پا چکا ہے،

یوں کہو کہ تہذیبی جماعتیں، پولیٹیکل جماعتیں، تصور ہونے لگی ہیں۔ یہ امر بہتر ہو گا کہ ہم  
ب سے پہلے اس پر غور کیا جائے کہ توپن کی اس قانونی حیثیت پر جو انگلستان  
اب تک قائم ہے ایسے اوقات میں کیا اثر پڑتا ہے؟ جبکہ ایسے ملک کی نسبت  
در کرنا پڑتا ہے جس میں وہ قانونی حیثیت، پولیٹیکل قومیت کو دیکھائی دے یا نہیں  
ب جنہی شخص کے توپن اختیار کرنے میں اس ملک کی حکومت کی اجازت اور  
اجازت کی بنا پر فرق کیا جاتا ہے۔

**وضع ۲۵** اگر کسی ملک میں اس طرح قیام کیا جائے کہ قیام مذکور  
ملتان کے قانون سے وہاں کا توپن قرار پا سکا ہو تاہم اس کو ایسا کوئی اثر  
وہاں کے قانون سے نہیں دیا جاسکتا، انگلستان کے توپن کے متعلق نہیں  
جاسکتا۔ دوسرے الفاظ میں، کوئی شخص، کوئی ذاتی قانون، اسی قانون کی خلاف ورزی  
کے نہیں حاصل کر سکتا۔

کویر بنام ریوز (۱۸۴۱) ۲۔ کر۔ ۸۵۵۔ بیج جنیر۔ بریر بنام فرین  
(۱۸۵۶) ۱۱۔ ڈین۔ ۱۹۲۔ بیج، ڈابسن : ان دونوں مقدمات میں یہ طے  
ہو کر انگلستان کے ہول توپن کے لحاظ سے ایک حصہ کو ملک غیر کا  
توپن، حاصل ہو گیا تھا۔ اگر اس کے وصیت ناموں سے اس کی اس حالت  
توپن میں، انگریزی اصول متعلق کئے جاتے، تو وہ وصیت نامے، اصل  
قرار پاتے، یہ اس ملک کے قانون کے خلاف تھا!۔ عدالت نے  
ایسا عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ دیکھو بارنہ ۹ گزشتہ۔ بریر بنام  
فرین کا فیصلہ مراحہ میں منسوخ ہو گیا۔ (۱۸۵۷) ۱۔ مو۔ بی۔ سی۔ ۲۶  
بیج، فرین نے دلیل، طے یہ ہوا کہ وصیت کا ناجائز قرار دیا جانا، فرانس  
کے قانون کے خلاف تھا، جہاں وصیت، بغیر فرانسیسی حکومت کی اجازت  
کے، انگریزی اصول کے مطابق، توپن حاصل کر لیا تھا، مقدمہ ملٹن بنام  
ڈیلاس (۱۸۷۵) ۱۱۔ چانسی ڈویژن۔ ۲۵۷۔ بیج، لیکن : میں بھی، انگریزی  
قانون کے لحاظ سے، فرانس میں توپن، بغیر اجازت وہاں کی حکومت  
کے، حاصل ہو گیا تھا۔ اس میں، یہ طے ہوا کہ اس خاص مقدمہ میں، انگلستان

اور فرانس کے قانون میں کوئی اختلاف نہ تھا؛

دیکھو بطور خاص، متعدد جاسن [۱۹۰۲]۔ ۱۔ جاسنری۔ ۸۲۱۔ بیج،

نارنول۔ و متعدد بکس جس سے صفحہ ۳۸ پر بحث ہو چکی ہے؛

**دفعہ ۲۵۵** لیکن اگر انگلستان میں، اس طور سے اقامت کی جائے کہ اس سے قانون انگلستان کے تحت اس کا وطن حاصل ہو جائے تو انگلستان میں، وہ توپن، پورے طور سے تسلیم کیا جائیگا، اگرچہ وہ ملک، جس کو، اس نے، ترک کیا ہے، اسکی پرنسپل قومیت کے بحال خود رہنے کی بنا پر اس کے ذاتی قانون کے تعین کرنے کا دعویدار ہو۔

میں نے، یہ دفعہ، برنبا، ہول قائم کی ہے، بظاہر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی، کہ ایک عاقل اور باع شخص، کیوں جدید ذاتی قانون کا پابند نہ ہو سکے، جس کی اجازت اس ملک کا قانون، اپنی حدود میں دیتا ہے، اگرچہ اس کا قدیم ذاتی قانون اس تبدیل پر مسترخ ہو!

متعدد برنل بنام برنل [۱۸۷۱] ایل۔ آر۔ ۱۲۔ ۱۔ کیو۔

بیج ہیکٹ، میں، متونی نے، وہ تمام شرائط پورے کر دیئے تھے، جن کے

تحتا ہے، قانون فرانس، بغیر دوسرے ملک میں بود باش اختیار کر لینے کے،

اس کی فرانسیسی حیثیت، منسوخ ہو جانے کا اعلان کرتا ہے؛ یہ حالت اس کے

انگلستان کے توپن حاصل ہو جانے کی، تائید تصور ہوئی؛

**دفعہ ۲۵۶** قانون رواد کے تحت اس سے ایک عاقل اور باع شخص،

اس کا مجاز تھا، کہ وہ اپنے واسطے، اور اپنی خواہش اور انتخاب کے مطابق، ایک

حقیقی توپن، کسی ملک میں حقیقی قیام اور سکونت کی نیت کے ذریعہ سے اقامت

کرے۔ اگر کسی قانون میں یہی ہے، مگر اس کے ساتھ، یہ شرط ملتی ہوئی ہے، کہ وہ

سکونت، توپن پیدا کر نیوالی ہے، اس کی، ایسی حیثیت ہونی چاہئے، کہ وہ، اس

سکونت کی حیثیت سے مزید، جس میں لازمی طور سے قدیم توپن کے ترک کا خیال

نہ تھا، سکونت مذکور، بلحاظ نیت کے، زیادہ مستقل، اور دوسری عام سکونتوں پر

جب تک کہ وہ قائم رہے۔ غالب رہتی چاہئے!۔ جس نیت کا قاعدہ میں

دکریے، وہ بعینہ یہ نہیں ہے۔ اس امر پر کہ انگریزی قانون کے سکاڑے، استقلال اور غلبہ کا کیا معیار ہے؟ دفعہ (۲۶۴) وغیرہ میں بحث کیجائیگی۔

لارڈز گریوٹر تھے اور کنکسٹ ڈاون نے، جو اصول نہایت زور کے ساتھ، مقدمہ مور ہاوس بنام لارڈز۔۔۔۔ (۱۸۶۳) ایج۔ آف ایل ۲۷۲ میں قائم کیا، اگرچہ وہ، جدید نہ تھا؛ مگر اس کے سکاڑے، اصول تہذیبہ بالا کی نسبت، اشتباہ کی گنجائش ہے اصول مقدمہ الذکر کے سکاڑے، وطن اختیاری، عیسائی ملک میں بھی، بعض سکونت ہے، خواہ کسی ہی مستقل اور غالب کیوں نہ ہو، حاصل نہیں ہو سکتا؛ جب تک کہ اس شخص کی نسبت، یہ نہ ہو کہ وہ، اپنے آپ، اور اپنی جائداد منقولہ کی وراثت کو، اس ملک کے قانون کے تابع کر دیگا؛ یا اگر قانون، اس کے پیش نظر نہ ہو، تو کم از کم اس کی یہ نسبت ہو، کہ وہ، اپنے آپ کو، اس ملک کے لوگوں میں، اس طرح ضم کر دے گا کہ اس ملک کے قانون کا نفاذ، اس پر اور اس کی جائداد منقولہ کی وراثت پر، اس کے خیالات کے مطابق ہو گا۔ ایک زمانہ میں یہ خیال تھا، کہ مقدمہ مور ہاوس بنام لارڈز۔۔۔۔ اور مقدمہ ویکر بنام ہیوم (۱۸۵۸) ۷۔ ایج آف ایل۔ ۲۲۰ میں، پوٹیکل قومیت کو بجا ئے وطن نئے، ذاتی قانون کی بنیاد قرار دینا مقصود تھا؛ یا کم از کم، یہ منظور تھا، کہ وطن اختیاری، اس وقت تک ذاتی قانون کی بنیاد نہ قرار پائے؛ جب تک اس کے ساتھ ایسے حالات نہ موجود ہوں، جن سے یہ سبب بنتا ہوتا ہو، کہ شخص مذکور، اختصار کردہ ملک کی پوٹیکل قومیت کو ترجیح دیتا ہے۔ لیکن جو تقریریں، مغز لارڈز نے کی ہیں، ان کو بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ ملک اختیار کردہ کی جس جماعت میں جاتے ہیں، کہ وہ شخص مذکور ضم ہو جائے؛ وہ تمدنی جماعت ہے، نہ کہ پوٹیکل سوسائٹی؛ علاوہ اس کے، مقدمہ مور ہاوس بنام لارڈز۔۔۔۔ کے اصول کا اتباع، حال کے اسٹمر مقدمات میں نہیں کیا گیا ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ، جو اس آف لارڈز کے مقدمات میں: ویناس بنام اٹرنی جنرل (دیکھو صفحہ ۴۲۰ کتاب ہذا)۔ وکاسٹا گلے بنام کاسٹا گلے (امریکہ صفحہ ۴۲۱)۔ و مقدمہ اسکاٹ لینڈ کا ربرج بنام سمرول (۱۸۷۱) ایس۔ سی۔ ایل۔ ۶۶۰۔ صادر اس سکاڑے، وہ، قدیم اصول کا تبدیل کرنے والا نہیں تصور ہو سکتا۔

قدیم اصول اس جماعت کے اعتبار اور بہبود کو اہم قرار دیتا ہے جس میں ایک شخص، برائے سکونت، شریک ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی کام نہیں ہو سکتا، کہ اگر شخص مذکور کو، اس سوسائٹی سے جس میں وہ رہتا ہے، الگ ہو جانے، اور اس ملک کے قانون سے مستثنیٰ رہنے کی اجازت دیکھائے، تو اکثر صورتوں میں اس سوسائٹی کی بہود میں نقصان کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ اگر فرض کرو، کہ کوطن، طلاق اور محرقات نکاح، کے بارہ میں، اختیارات کی بنیاد ہے۔ جس ملک سے بلحاظ سکونت، اس کے تعلقات قومی ہیں، اس کو یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ان امور میں، اس کا قانون، محض اس بنا پر متعلق نہیں کیا جاسکتا کہ وہ ایسے ملک سے آیا ہے، جہاں سے وہ اپنے تمدنی تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے۔ دوسرے جہلوں میں، انسان کی آزادی، اور اس کی خواہشات، کا زیادہ تر خیال رکھا گیا ہے۔ اسکی نسبت، یہ کہنا بجا نہ ہو گا کہ وہ، ملک غیر کی سکونت کی آزادی ہے، جس میں اس سے باوجود رہنے کی آزادی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ (یعنی: ایک ملک میں رہنے اور بعض معاملات میں، اس کے توہین کی عدم پابندی، کی اجازت ہے۔ مترجم) ایک ایسے شخص کی صورت فرض کرو، جو اپنے توطن کے ملک کے علاوہ کسی دوسرے ملک میں مستقل طریقہ سے قیام کرنا چاہتا ہے، مگر معاملات وصیت و ازدواج، اور عوامی دیوانی حیثیت میں، اسی ملک کا قانون، قائم رکھنا چاہتا ہے جس کو وہ چھوڑ چکا ہے، جس میں مستثنیٰ بمقدمہ ڈگلاس بنام ڈگلاس ۱۸۷۱ء۔ ایل۔ آر۔ ۱۲۔ اسے کیو ۲۲۴۔ اگر کوئی شخص کسی ملک میں، اپنی تمام جائیداد کے ساتھ، اس طرح سکونت اختیار کرنا چاہتا ہے کہ وہ، اس ملک کی سوسائٹی کا ایک رکن ہو جائے، اور وہاں، بمقابلہ دوسرے مقام کے، اپنا خاندان قائم کرے، اور پھر یہ چاہے کہ وہ، دوسرے ملک کے قانون کا پابند رہے، تو اس کی مثال، ان لوگوں کی سی ہوگی، جو متضاد اشیاء کے آرزو مند رہتے ہیں۔ اور یہ امر یقینی ہے، کہ اس کو، مقدمہ اوراس بنام لارڈز کے اصول سے متعلق بددہ نہیں ملے گی، لیکن اگر سر۔ جے۔ کلین کا، مقصد سمجھا جائے، کہ وہ، ایسے شخص کی مثال پیش کر رہے ہیں، جو صرف اپنی ذاتی سکونت، مشتمل طریقہ سے، اپنے توطن سے ملحدہ کسی مقام پر قائم کرنا چاہتا ہے، مگر



ساتھ ہی اسے یہ نہیں چاہتا، کہ اس کے خاندانی تعلقات، اس کے مقام توطن سے منقطع ہو جائیں؛ تو ملک غیر کا ایسا قیام، جس میں وہ اپنے قدیم توطن کا قانون بحال رکھنا چاہتا ہے، جس سے بغیر مصیبت اسے فوت ہو جانے کی حالت میں، اس کی جاؤ و منتقلی، اس کے ایسے رشتہ داروں کو پہنچ سکے، جو غالباً اس وقت تک، اسی ملک میں مقیم ہوں! — اس صورت میں، البتہ مقدمہ مورہاؤس بنام لارڈ..... کے اصول سے مدد ملے گی؛ اگرچہ قدیم اصول، ان کی اجازت نہ دیگا۔

ان دونوں اصول کے تاریخی تعلقات کی نسبت، یہ سننے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی؛ کہ مقدمہ مورہاؤس بنام لارڈ..... کا اصول، نہ قدیم توطن کے تصور سے جدا ہوا، اور نہ جدا ہو سکتا تھا؛ قدیم توطن، صرف سکونت تھا، جس میں اس سے زیادہ اضطلاح سے کام نہیں لیا جاتا تھا، جنہا، اخراج اختیارات کے لئے، ضرور تھا۔ توطن کا دوسرا قدیم تصور، مینوسل محصولات سے متعلق تھا۔ یہ خیال کہ جدید حقیقی سکونت کی بنیاد وہاں کے محصولات سے، یہ کہہ کر، آزمادی ہو جائے گی؛ کہ ہمارا تعلق، اخلاقی طور سے، قدیم توطن سے ہے۔ — یہ ڈائجسٹ کے اس فقرہ میں، جنہا، سخت نا پسند کیا گیا ہے، جس کو ہم، صفحہ ۳۱۹ پر، لکھائے ہیں۔ چونکہ ہمارے یہاں، قانون کا تعین، توطن سے کیا جاتا ہے، اور اس کے ساتھ، دو اور شرطیں لگا دی گئی ہیں؛ اس لئے میرے نزدیک، کثیر التعداد انسانوں کا، اپنے عادی طریقہ سے جدا کر دیا جانا، اور ان کی وحشی خواہشوں میں، اصطلاحی قواعد سے، مزاحم ہونا بطور خاص توجہ کے قابل ہے۔ اور کیا اس حالت میں، ہنگستان کے لئے، یہ مناسب نہ ہوگا، کہ وہ، یا تو، مورہاؤس بنام لارڈ..... کے اصول کو اختیار کرے، یا ذاتی قانون کا معیار بجائے توطن کے، پوٹیکل توسیت کو قرار دے۔ مقدمہ مورہاؤس بنام لارڈ..... میں، جو خیالات تبدیل توطن کے متعلق، ظاہر کئے گئے ہیں، وہ یورپ کے دوسرے ممالک میں، بالکل نہیں پائے جاتے، میرے نزدیک، اس کی وجہ یہ ہے، کہ ان ممالک میں، پوٹیکل توسیت کو، ذاتی قانون کا معیار قرار دینے کی طرف، زیادہ ترجیح مان ہو رہا ہے۔ اس طریقہ کا اختیار کرنا، جس سے، ایک شخص، بغیر علایانے، ملک غیر میں رہے، اپنے قدیم قوانین کی پابندی کر سکتا ہے، زمانہ کی، ان خصوصیات کو بھی پورا کرتا ہے، جن کے متعلق،

انجیل، باعث ہو رہے ہیں۔

وعدہ ۱۹۶۶ء کی تائید میں، انگریزی نظائر کا پیش کرنا، بے ضرورت ہے؛ صرف ایک نظریہ پیش کرنا، کافی ہے؛ جو بصراحت تمام ہے اور جدید اصول کے معضلیات میں آنے سے، عین قابل کی ہے۔ مقدمہ ایکسٹنس بنام میٹھوز (۱۸۵۶ء)۔ ڈی۔ ایم۔ جے۔ ۱۳ مین، ج، ٹرنز نے کہا: کہ میں اس مقدمہ میں، کوئی ایسی شہادت نہیں پاتا، جس سے ظاہر ہوتا ہو، کہ جب مسٹر میٹھوز نے انگلستان کو چھوڑا، تو وہ کسی فوری خطرہ میں تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ تندرست و تھے اور باہر جانا، علاج اور تبدیل ثابت ہو کی فرض سے متصادم کہ اس میں شک نہیں، کہ وہ، انگلستان میں، قیام کرنا پسند کرتے و گریہ سے نزدیک، ان کو اٹلی میں قیام کے لئے کسی سخت ضرورت نے مجبور نہیں کیا تھا۔ ان کا دماغ قیام، انکی خوشی اور رغبت پر منحصر تھا، نہ کہ کسی ضرورت پر، اسلئے میں، یہ رائے قائم کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا، کہ ایسے حالات میں، توپن نہیں بدلا جاسکتا ہے۔ اگر مقام کے زیادہ صحت بخش ہونے کی بنا پر توپن تبدیل نہیں ہو سکتا، تو اس رائے کے قیام میں بھی کوئی امر مزاحم نہیں ہو سکتا، کہ وہ، عادات کے زیادہ ترمیم و سخت ہونے کی بنا پر بھی، تبدیل نہیں ہو سکتا۔ دونوں صورتوں میں، اخلاقی جبر، ایک حد تک موجود ہے۔ جسٹس نائٹ بروس نے اس رائے سے اختلاف کیا، مگر وہ جو اختلاف تفصیل نہیں بیان کئے۔ ان کا کہنا، یہ تھا، کہ تمام شہادت پر فور کرنے کے بعد، میرے نزدیک، یہ ثابت نہیں ہے کہ مسٹر میٹھوز کے بعد کسی وقت بھی، مسٹر میٹھوز نے، اسکیٹیا کا توپن اختیار کیا، یا اپنے انگلستان کے توپن کو، چھوڑا یا ضائع کر دیا، یا اسکیٹیا کے توپن کے حال کرنے، یا اپنے انگریزی توپن کو چھوڑ دینے، یا اس سے دست بردار ہو جانے، کا ارادہ کیا۔ تبدیل توپن کا مجرور ارادہ، بے کار ہے، اگر اذروئے قانون، اس کے بدلنے کے لئے حقیقی تبدیل سکونت، مع نیت کے لازم ہو جائے۔

کہ ایسے معاملات میں، یہہ امر کہنا، شاید نامناسب نہ ہوگا، کہ میرے نزدیک، تمام عدالتوں کو، ایسے تبدیل یا توطن ملک غیر کے معاملات کو، بعد اشتباہ اور احتیاط کی نظر سے دیکھنا چاہئے یا امر، آسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ ایک شخص، جو اب دلاؤ اسکاٹ لینڈ میں کثیت وہاں کے باشندہ کے رہتا ہے اس کو چھوڑ کر، انگلستان میں آکر، بود و باش اختیار کرنا چاہتا ہے، یا اس کے برخلاف، لیکن یہ سمجھ میں آنا، اتنا آسان نہیں ہے، کہ وہ برطانیہ عظمیٰ کو چھوڑ کر ایسے ملک میں منتقل طور سے، گھر بنانا چاہتا ہے، جہاں وہ ہمیشہ پر بوسی سمجھا جائے، اور ایسی مشکلات میں پھنسا رہے، جن کا، ایسے حالات میں پیدا ہونا، اور ایک ملک کے فرائض کا، دوسرے ملک کے فرائض سے، تصادم ہونا، لازم ہے۔ واقعات، استعداد تو ہی ہو سکتے ہیں، جن سے یہ نتیجہ نکالا جاسکے، کہ ایک شخص ہمیشہ کے لئے، اپنے وطن صستی کو ترک کر دینا چاہتا ہے، مگر نتیجہ، ایسا نہیں ہے، جو موجودہ زمانہ میں، آسانی نکالا جاسکے، جبکہ سفر میں، اس قدر آسانیاں ہو گئی ہیں: اور لوگ، اکثر تفریح، معاش، یا کفایت، کے حکم سے، اپنے وطن سے جا کر، دوسرے ملک میں، عام طور سے، قیام کرنے لگے ہیں۔ ۷۔ ایچ آف ایل۔ ۱۵۹ء

جدید اصول کا، اس تہید کے ساتھ، بصراحت تمام، مقدمہ مرور با دس بنام لارڈ۔۔۔۔۔ (۱۸۶۳)۔ ۱۔ ایچ آف ایل ۲۷۲ میں، اعلان کیا گیا جس میں کہ غور لکھنے لکھا۔ کہ ”مشر کا چرین نے، آخر کار، کچھ کمرے یا مکان، بغیر فونچر کے، گرایہ پر لیکر، رہنا شروع کیا، اور مکان کے لئے، عمدہ اور قیمتی سامان خرید لیا، جس سے اگر تم چاہو، تو یہ نتیجہ نکال سکتے ہو، کہ انھوں نے، وہاں منتقل قیام کا ارادہ کیا، لیکن میرے، تبدیل توطن کے لئے کافی نہیں ہے۔ تبدیل توطن کے لئے، اس مقولہ کے مطابق، جس کو میں، ایک مرتبہ استعمال کر چکا ہوں، اور جس سے اعادہ سے، میں محض اس کی بنا پر دست بردار نہیں ہو سکتا، کیونکہ میرے خیال میں صحیح قانون کا اظہار اسی مقولہ سے ہوتا ہے، کہ ایک شخص ہمیشہ کے لئے، اپنا وطن چھوڑ دینے کا

ارادہ رکھتا ہے اس کے لئے، کسی دوسرے مقام پر، مکان لینا، اور یہ خیال کرنا، کو اپنی صحت، یا کسی دوسری غرض سے غالباً، تم کو، تمام عسر و میں رہنا پڑے! کافی ہوگا۔

اس سے مقصود حاصل نہیں ہو سکتا۔ بہو دی صحت کے خیال، یا کسی دوسری غرض سے، کسی جگہ جانے سے انحصار، اصلی یا اختیار کردہ توطن، زائل نہیں ہوتا؛ جب تک کہ نیک صحت، یا کوئی دوسری وجہ سے، تمہاری یہ نیت نہ ہو، کہ تم، باشندگی اسکاٹ لینڈ کی چھوڑ کر، انگلستان، فرانس، یا جرمنی، کی باشندگی، نہ اختیار کر لو! اس صورت میں، اگر تم، ان سب چیزوں سے دست بردار ہو جائے ہو، جن کو، تم، اپنے وطن میں چھوڑ آئے ہو! اور کسی دوسرے مقام میں، مقیم ہو جاتے ہو، تو، تم، تبدیل توطن کرتے ہو۔

اس زمانہ میں، جبکہ لوگ صحت یا دوسری ضروریات۔ مثلاً بچوں کی تعلیم یا محض خیال، یا لطف، کے لئے، دوسرے ممالک میں جاتے کے، اس قدر عادی ہو رہے ہیں، یہ کہنا، نہایت خوفناک ہو گا! کہ تم، دوسرے ملک میں جا کر رہنے سے، اگرچہ تم، اپنے وطن کی کل جائیداد پر قابض ہے، اور تمہارا مکان قائم رہا، جیسا کہ اس شخص کا مکان، کلیئنگ میں قائم رہا، تم، بجائے اس ملک کے باشندہ کے، ایک پردیسی ہو گئے۔

یہ توطن کے جدید، اور ترقی یافتہ، تصور کے، صراحتاً خلاف ہے۔ اور کنگسٹون نے کہا، کہ میں، توطن کے سلسلہ میں، صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں، کہ میرے نزدیک، تبدیل سکونت، خواہ وہ کتنی ہی طویل اور مسلسل کیوں نہ ہو، ایسی تبدیل توطن نہیں تصور ہو سکتی، جس کا اثر، کسی شخص کی وقتی کارروائی پر پڑ سکے۔ اگرچہ سکونت، اس کا ایک ضروری جز ہے، اور ہو سکتا ہے، اور تبدیل توطن کی نیت کی قوی شہادت ہے، لیکن جب تک، سکونت کے ساتھ تبدیل توطن کی نیت موجود نہ ہو، میرے نزدیک توطن میں، کوئی تفریق نہیں واقع ہو سکتا

مقدمہ شارپ بنام کرسن (۱۸۶۹ء) جس وائیلڈ (پینڈش) نے کہا،

”اسپر قابلیت احدہ دوسرے بحث کی گئی ہے، کہ جارج نے، اپنی عسر بھر“

ذکوئی ایسا افضل کیا، اور نہ کوئی بات کہی، جس سے عدالت، یہ استنباط کر سکے کہ اس کا، دیدہ و دانستہ یہ ارادہ تھا کہ وہ، اپنا پرہنگال کا توطن چھوڑ کر انگلستان کا توطن اختیار کرے۔ قانوناً اس کا اصلی توطن، اسی استنباط سے زائل ہو سکتا ہے، جیسا، کہ مختلف نظائر سے، ظاہر ہوتا ہے؛ اور جس کی تائید، ہوس آف لارڈز کے فیصلہ سے ہوتی ہے جو ۱۹۶۱ء میں لارڈز سے... (۱)۔ آر۔ ۱۔ پی و ایم۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ اسی سال مقدر اڈنی بنام اڈنی میں جسٹس ویسٹ بری نے کہا۔ کہ توطن اختیاری ایک نتیجہ یا استنباط ہے، جو قانون، ایک شخص کے دیدہ و دانستہ ایک مخصوص مقام پر، غیر محدود زمانہ کے لئے، سکونت اختیار کرنے کے ارادہ سے اخذ کرتا ہے (۲)۔ آر۔ ۱۔ ایس۔ ڈی۔ ۱۔ ۵۸۔ اسی مقدمہ میں جسٹس ویسٹ بری نے، اس خیال کی اصلاح کی، جو مورہاوس بنام لارڈ۔... کے مقدمہ سے، شائع ہو گیا تھا، یعنی ایک۔ خانگی قانون میں بجائے توطن کے، پولیکل قویت کو، قاعماً کرنا مقصود ہے (۳)۔ مقدمہ ڈگلن بنام ڈگلن (۱۸۷۱ء) (۱)۔ آر۔ ۱۲۔ اس کے کیو۔ ۶۱۷ میں جسٹس ویکس نے، دونوں اصول کا باہم مقابلہ کیا، مگر وہ، اس امر پر مطمئن نہ ہو سکے کہ مقدمہ مورہاوس بنام لارڈ۔... انگلستان کا قانون تھا، اگرچہ وہ، اس کو، انگلستان کا قانون قرار دینا پسند کرتے تھے۔ ان کے نزدیک اس اصول کے خلاف سے، توطن میں، کوئی تفریق نہیں واقع ہو سکتا، جب تک کہ اس شخص کے پیش نظر، صریح طریقہ سے، تبدیل قانون نہ ہو۔ اور یہ حالت جہاں تک میں سمجھتا ہوں موجود نہیں، ممکن ہے، کہ فرق بہت باریک ہو، مگر میں عرض کروں گا، کہ فرق ضرور ہے، فرض کرو، کہ انگلستان کے رہنے والے، دو شخص، پرہنگال میں قیام کرتے ہیں۔ ایک شخص، اس انگریزی صحبت میں امتیاز میں تھا، جو پرہنگال میں پائی جاتی ہے، اور اپنی اولاد میں، انگریزی خیالات، قاعماً رکھنے کے لئے، ان کو، انگلستان میں بطور وافر وغیرہ۔ دوسرا، خود اور اس کی اولاد پرہنگال کی سوانح میں، اٹلی میں جیتی ہے؛

اور وہ اپنی اولاد کو پرہیزگاروں کی طرح تعلیم اور تربیت دینا چاہتا ہے۔ ممکن ہے کہ ان دونوں اشخاص نے قانون کہا، اس وقت تک مطلقہ خیال کیا ہو، جب تک کہ اسکی ضرورت نہ واقع ہوئی ہو، مگر جب ان کے بچے ازدواج کا مسئلہ پیش ہوتا ہے، تو مقدمہ الذاکر کی خواہش یہ ہوگی کہ اس ازدواج کی صحت کامیسا، انگلستان کا قانون قرار پائے، اور موخر الذکر پرہیزگار کے قانون کی طرف رجوع کر لیا۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں، مور ہاوس بنام لارڈ۔۔۔ کا اصول، موخر الذکر صورت میں، تبدیل توپن کے تسلیم کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔

لارڈ میکناٹن نے، مقدمہ ونیش بنام اٹلی جنسبرل (۱۹۰۱ء) میں، مور ہاوس بنام لارڈ کے اصول کو ابطل کر منسوخ کر دیا، جس میں انہوں نے، انگلستان کے سپینہ توپن کو کہا۔ جو بیان کیا جاتا تھا، کہ امریکہ کو جیوٹرو دینے کے بعد، منظور پذیر ہوا ہے۔۔۔ منظور کیا۔ حالات، اس قدر قوی تھے، کہ عدالت نے اس تحت میں، جسٹس ٹینڈی، فلیٹور اور کانسٹنس اور اسٹرٹنگ اور میوٹو نے، اور عدالت مرافعہ میں، لارڈ لٹلے نے، توپن کو منظور کر لیا تھا۔ لارڈ سپاسٹیو نے، اسپر اپنا اطمینان ظاہر نہیں کیا، اور اپنی فیصلہ کنندہ رائے، توپن کے خلاف دی، اس سبب پر، کہ اس کا ثبوت، فریق بیان کنندہ کے ذمہ تھا۔ سب سے اہم امر یہ ہے، کہ اگرچہ تمام مخالف واقعات کی تردید، یہ کہہ کر ہو سکتی تھی، کہ منسلک ونیش نے کسی حکم سے معنی "ہمیشہ کے لئے، ترک وطن کا ارادہ نہیں کیا"، مگر لارڈ میکناٹن نے، بطور معیار کے، اس کو نہیں لیا، اور مشہور مقدمہ کا ذکر کیا، بلکہ لارڈ کوئیوٹھ کی اس رائے کے، ایک جز سے، جو انہوں نے، مقدمہ سابق، ویکر بنام ہیوم میں ظاہر کی تھی،۔

سنت اس امر کا اظہار، قرین افعان ہوگا، کہ جوتیو، ویٹ لیک نے، اس فیصلہ سے انذکیا ہے، اس سے منظر ٹارن فن قانون کو، اتفاق نہ تھا، اکی رائے میں، فیصلہ اس جہول کا مؤید ہے، جس کو، ویٹ لیک، اس فیصلہ سے منسوخ قرار دیتے ہیں، اسلئے میں نے بجائے ان مخالفانے کو، منسوخ سمجھا جانا چاہئے۔ جیسا کہ اس کتاب کے اخیر طبع میں درج ہو چکا تھا۔ منسلک منسوخ کر دیا، قائم کر دیا ہے۔ میرے نزدیک جوتیو انذکیا گیا ہے، وہ اس سے بالاتر نہیں جاسکتا۔

بحث کی، اور خود اپنے میبار کو، ان الفاظ میں ظاہر کیا: ”جس امر پر آپ حضرات کو غور فرمانا ہے، وہ میرے خیال میں یہ ہونا چاہیے۔ کہ آیا یہ امر، صریح اور قابلِ طمینان طریقہ سے، آپ حضرات پر ثابت ہو گیا ہے، کہ مسٹر نوٹس نے، اپنی وفات کے وقت، خاص مقصد اور تہیہ، اور آخری اور قطعی نیت، یہ کر لی تھی، کہ وہ، امریکہ کے وطن کو ترک کر کے، انگلستان میں آباد ہو جائیں گے؟“۔ سوال کا یہ رُخ، لارڈ میکناٹن نے ان الفاظ کی بناء پر اختیار کیا تھا، جو اردو کاٹن ہام۔ جیمس فورڈ۔ ویسٹ بری وکیر نے استعمال کئے تھے۔ انھوں نے، اس کو پسند کیا، اور وائس چانسلر وکینس کی تجویز کے ایک فقرہ سے مدد لیکر، لکھا: کہ جس امر پر یہاں غور کرنا ہے، وہ، یہ ہے، کہ آیا وہی نے، فی الحقیقت کسی وقت، اپنا قطعی اور آخری ارادہ، انگلستان میں بود و باش اختیار کرنے کا ظاہر کیا، یا اس کے طرزِ عمل یا بیانات سے، یہ یقین کیا جاتا ہے، کہ وہ، ایسے ارادہ کا اظہار کرتا! اگر دونوں ممالک میں سے کسی ایک میں، بود و باش اختیار کرنے کی ضرورت عائد ہوتی ہے، پس انگلستان کے مقدمہ کا نتیجہ فی الحال یہی ہے، کہ وطن اختیاری کے حصول کے لئے، جس نیت (animus) کی ضرورت ہے، وہ عزم بالجزم ہونا چاہئے، جو شخص زیرِ بحث نے، قائم کیا ہو، یا جس کی نسبت، یہ یقین ہو، کہ وہ قائم کرتا، اگر مذکورہ سوال کے، اس کی توجہ، اس طرف منہ دل کر ایمانی غمخوار پورے طور سے، اور متقلد قیام سے، جدید وطن حاصل کرنے کے متعلق ہونا چاہئے، لیکن یہ ضرور نہیں ہے، کہ وہ عزم، اپنے آپ کو، دوسرے نظام قوانین کے متبع، یا اپنے آپ کو، دوسرے ملک کے تمدنی خیالات یا عادات کے پاس نہ کر دینے کے متعلق ہو، اس لئے اگر اس عزم پر وادی ترک وطن کا خیال ہو سکتا ہے، تو

۱۵ مقدمہ منرو بنام منرو (۱۸۴۰) ۷ سی۔ ایل و ایف ۸۷۶ نو

۱۶ ادنیٰ بنام ادنیٰ (۱۸۹۹) ایل آر۔ ۱۔ ایچ۔ ایل۔ ایس۔ سی۔ ۵۵۵ نو

۱۷ مقدمہ ل بنام کنڈی (۱۸۶۸) ایل آر۔ ۱۰۔ ایم۔ ایل۔ ایس۔ سی۔ ۳۲۱ نو

۱۸ ایضا صفحہ ۲۱ نو

۱۹ مقدمہ ڈگلاس بنام ڈگلاس (۱۸۷۱) ایل آر۔ ۱۲۔ اسی کیو۔ ۶۴۵ نو

بہت ہی سرسری طریقہ سے؛ جو ان تمام اخلاقی تصورات سے سب سے زیادہ ہے؛ جس کے (oatria) مرکب ہے۔

اسکاٹ لینڈ کے ایک حال کے مقدمہ میں، ایک باشندہ اسکاٹ لینڈ کے متعلق، یہ طے ہوا کہ اس کو، انگلستان کا اختیار ہی توطن پہل قیام سے، حاصل ہو گیا ہے؛ اگرچہ اپنے وصیت نامہ میں، جو اس نے لکھا تھا، اس نے اپنے آپ کو، متوطن اسکاٹ لینڈ بیان کیا تھا۔ مقدمہ کو برج بنام سمروڈی ۵۱۔ ایس سی۔ الی آر۔ ۴۰۹ (۱۹۱۳)۔ ایس سی۔ ۵۸۸۔ ج ۱، کو لٹ۔ انٹر پکلا پٹڈ۔ جالسٹن بیکلنڈی۔ اسکرٹنگٹن۔ جسٹس اسکرٹنگٹن نے اس امر پر، افسوس کیا کہ وہ، یہ رائے قائم نہیں کر سکتے، کہ توطن اہلی، اس وقت تک نہیں نکل ہو سکتا، جب تک کہ اس کو، ایک شخص نے، دیدہ و داریستہ نہ ترک کیا ہو۔ اسے ان معنوں میں، کہ اس نے، دیدہ و داریستہ، اپنی سول حیثیت، اسکاٹ لینڈ کے باشندہ سے، انگلستان یا دوسرے ملک کے باشندہ سے، جیسی صورت ہو، نہ بدل لی ہو۔ فیصلہ بہ نسبت تجویز مقدمہ ونین بنام ارٹی جنسبرل کے جسٹس کرنیور تھ کی رائے کا صریح پہلو ہے۔ اور جس آف لارڈز نے، فیصلہ کا سڈ اگلے کے مقدمہ میں، مشرقی توطن کے متعلق کیا، اس سے، اس اصول کی تائید ہوتی ہے، کہ سول حیثیت میں، بلا سمکاٹو ٹیکس قومیت کی تبدیل کے تغیر ہو سکتا ہے و  
مارکوننس نیٹلے بنام کاسکل (۱۹۰۶) ۱۱۱۔ ایس سی۔ ۵۹۶۔ ج ۱، ٹیلبری۔ رابرٹسن۔ آڈے، کے مقدمہ کو لارڈ جیکس نے، اس امر کی بیکار کوشش قرار دی، کہ انگلستان کا ایک مسلم مہاجر، اور بڑا زمیندار، اسکاٹ لینڈ کا باشندہ قرار دیا جائے۔ ص ۱۰۰

## تبدیل توطن کے قواعد

دعہ ۲۵ مرد، غیر منکوحہ عورتیں، بیوائیں، مطلقہ عورتیں، اور غالباً



ایسی عورتیں جن کا قانونی طور سے، انقراق ہو چکا ہو (دیکھو دفعہ ۲۵۲)، بشرطیکہ باطل اور بالغہ ہوں، نیت اور عمل کے اشتراک سے۔ جمہوریت نیت (animo et facto) کے نام سے موسوم ہے۔ تبدیل توطن کی مجاز ہیں۔ اگر یہ دریافت کیا جائے کہ آیا ان عورتوں کے لئے بھی، جو عقد نکاح کی بناء پر آزاد ہو چکی ہیں، بلوغ کی شرط لازم ہے؟ تو جواب یہ ہو گا کہ اس کا انحصار، ان کے ذاتی قانون پر رہنا چاہئے۔ جو بالغہ اپنے ملک کے قانون کی رو سے، بر بنائے نکاح، ناقابلیت سے خارج ہو چکی ہے، وہ دوسرے افعال کی طرح، تبدیل توطن کے بھی قابل تصور ہوگی۔ انگلستان کے قانون کے لحاظ سے نابالغ، بر بنائے نکاح، ناقابلیت کی حدود سے خارج نہیں ہو جاتا، اور اس لئے، اس کو تبدیل توطن کا اختیار نہیں ہوتا۔

مقدمہ فاربن بنام فاربن (۱۸۵۴ء) کے ۲۴ صفحہ ۵۵۵ ج ۳، نوڈا

**دفعہ ۲۵۴** تبدیل توطن کے لئے، جو ارادہ، قیام ملک جدید کیلئے، ضروری سمجھا جاتا ہے، وہ جیسا کہ مقدمہ ٹرنس بنام اٹرنی جنرل اسے، بحث کرتے وقت بتایا گیا ہے۔ ایک مستقل غرض، ایک ملک کی سکونت کو ترک کرنے اور دوسری ملک کی سکونت کو اختیار کرنے کا ہونا چاہئے، مگر اس میں یہ شرط ملنی ہوتی ہے کہ جب ترک کردہ تمام سکونت، خود اختیار کردہ توطن ہو، تو ممکن ہے کہ ارادہ، صرف اس کے ترک ملک محدود رہے، کیونکہ اگر ارادہ کسی اور ملک کا نہ کیا جائیگا، تو ضروری واقعات کے پیش آنے کی صورت میں، تارک وطن کا مستقل توطن، عموماً کراہیگا، جیسا کہ آگے چلکر معلوم ہو گا۔ اور ضروری واقعات ایسی ہیں کہ وہ ملک چھوڑ دیا جائے، جس میں، توطن اختیار کیا گیا تھا۔ نیت کے لزوم سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ توطن، کسی سکونت سے نہیں بدلتا، جو ایسے انتخاب سکونت کا نتیجہ نہ ہو جس پر فوری عمل کیا جائے، یا جو کسی مقصد کیلئے، سنجوٹی نہ اختیار کیا گیا ہو، جیسا کہ دفعہ ۲۵۵ میں ہے۔

کسی ملک میں رہنے سے، مقدمہ برٹن بنام فشر (۱۸۲۸ء) اور نوڈا ۱۸۴۲ ج ۱، ریڈ کلف ۲۲ (۲۲) سال تک، دوسرے ملک میں، مختلف ہونٹوں اور سرواؤں وغیرہ میں، بغیر اس صریح نیت کے کہ وہ ان کو قائم کیا جائے، رہنے سے، مقدمہ شپٹن بنام مین (۱۸۸۵ء) ۲۹ ج ۱، جانسری ڈوئین ۶، ۹ ج ۱۔ دیکھو اس قابل غور مقدمہ کو

جس میں ایک عرصہ دراز کا حتمی قیام، تبدیل توطن کے لئے، کافی نہیں تصور ہوا،  
 ونیس بسنام اثرنی جنرل (۱۹۰۴) اے۔ سی۔ ۲۸۰ نیز دیکھو! ایک حال کا مقدمہ  
 اسلامی، مندرجہ اخبار ٹائمس، مارچ ۲۸ سنہ ۱۹۰۲ء، آسٹری، جس میں، باوجود ہندوستان  
 میں (۲۳) سال رہنے، اور اس کے بعد خانہ بدوش زندگی بسر کرنے کے، اس کا  
 اسکاٹ لینڈ کا اصلی توطن، بحال رکھا گیا؛ اس کے قریب کے رشتہ دار، اس کا  
 کوئی توطن، نہ ثابت کر سکے۔ یہ شخص، فرانس میں پیدا ہوا تھا؛ اس کی ماں اسکاٹ لینڈ  
 کی رہنے والی تھی؛ اور اس کی تربیت، زمانہ نابالگی میں، اسکاٹ لینڈ ہی میں ہوئی تھی۔  
 جس حالت میں، نیت ثابت ہو جائے، تو اس کی وجہ تحریک کی تلاش،  
 غیر ضروری ہے۔

جنس لٹیرنے، جیسا کہ صفحہ ۳۲۸ پر ذکر ہو چکا، عالیہ نظائر کے مطابق  
 فیصلہ کیا، اور اخلاقی مجبوریوں کے متعلق تحقیقات کو غیر ضروری قرار دیا۔  
 جس صورت میں، امریکہ کے ایک شخص نے جس نے ازواجی توطن،  
 انگلستان میں جا لیا تھا، انگلستان کو چھوڑ کر، پیرس میں رہنا شروع کیا؛  
 اور وہاں کی رعایا بننے کے لئے، ایک درخواست، اس غرض سے پیش کی،  
 کہ وہ پیرس میں، طلاق کی کارروائی کر سکے۔ قسماً پایا؛ کہ ایسی حالتیں  
 انگلستان کا اعتباری توطن، زائل ہو گیا۔ مقدمہ ڈرسل بسنام ڈرسل (۱۹۱۵)

۱۲۰۔ ایل۔ ٹی۔ جے۔ ۱۵۵۔ ج، جنرل ۶

۲۵۹۔ تبدیل توطن میں بڑا عظم، عام طور سے، صرف قدیم ملک کا چھوڑ دینا ہے، لیکن  
 اگر ملک قدیم کا توطن، پہلی توطن ہے، تو جدید ملک میں پہنچنا بھی، اسکاٹ لینڈ کے جدید ملک  
 میں حتمی مدت قیام، بطور ثبوت نیت، کارآمد ہو سکتی ہے؛ لیکن تبدیل توطن کی کوئی قانونی  
 شرط نہیں ہے۔

ملک چھوڑنے کی ایسی کوشش جس میں کامیابی نہ ہو، کافی واقعہ نہیں تصور  
 ہو سکتا۔ مقدمہ ریفش (۱۸۹۳) ۳ ایل۔ ٹی۔ ۲۹۔ ج، بکرسول، ملک چھوڑنے  
 کا، ارادہ کرنا ہی، کافی نہیں ہے۔ مقدمہ میرٹ چامرس بسنام (۱۸۸۰ء) ۳۶ ایل۔ ٹی۔  
 چانرسری ڈوڈن (۱۸۰۰ء) ج، کاشن۔ بکن۔ دفترے جنہوں نے جس امرنگ کی

تجزیہ کو بحال رکھا۔

**دفعہ ۲۶۰** دفعات ۲۵۸ اور ۲۵۹ کو لانے سے مختلف صورتوں کے لئے مفصل ذیل قواعد استخراج ہوتے ہیں۔

348

(۱) اصلی وطن سے اختیار کردہ وطن کی تبدیلی اگر تارک وطن سمندر میں یا ملک قدیم سے ملک جدید کو جاتے ہوئے فوت ہو جائے، تو اس کا آخری وطن اس کا اصلی وطن قرار پائے گا۔

مجھ کو کوئی ایسی نظیر دستیاب نہیں ہوئی مگر میں نے یہ امر دفعہ ۲۵۹ میں شریک کر دیا ہے؛ کیونکہ نظائر کے عام عقیدان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا فیصلہ اسی طور پر ہو گا۔

(۲) اختیاری وطن کے حاصل ہو جانے کے بعد (اسکو چھوڑ کر) اصلی وطن کی طرف بالارادہ رجوع کرنے کے، درمیانی عرصہ میں موت کے واقع ہونے سے اصلی وطن بھی آخری وطن تصور ہو گا۔

مقدمہ پانچویں ۱۸۵۲ء۔ بی۔ بی۔ ۱۶۔ ج ۱ کو اصول۔

(۳) اگر اختیاری وطن ترک کر دیا جائے، بغیر اسکے کہ کافی طور سے نسبت کسی دوسرے ملک کی کی جائے، اور بعد ازاں وہ خانہ بدوش زندگی شروع کی جائے، تو ایسی حالت میں وطن اختیاری کو ترک کر دینے کے بعد اصلی وطن عود کر آتا ہے؛ اور خانہ بدوش زندگی بھر قائم رہتا ہے۔

مقدمہ آٹنی بنام آٹنی (۱۸۶۹) ایل۔ آر۔ ۱۔ ایس۔ ڈی۔ آئی۔

۴۴۔ ج ۱، میٹورڈے جیمپورڈ، ویسٹ بری۔ کونستریٹ؛ اس مقدمہ نے مندر بنام

ڈگلس کے مقدمہ (۱۸۲۰ء) ۵۔ میٹ ۲۴۹۔ ج ۱، ج ۲ کے مقدمہ کو منسوخ کر دیا؛

اور اس کا اتباع، مقدمہ گنگ بنام فاکسول (۱۸۶۹ء) ۳ پانسی ڈوٹرن ۵۱۸

ج ۱ میں کیا گیا۔ نیز دیکھو مقدمہ لاسالی (امریکہ)۔

(۴) ایک وطن اختیاری کو دوسرے وطن اختیاری سے تبدیل کرنا؛ درمیانی عرصہ میں موت کی صورت میں آخری وطن کو وہ تصور ہو گا جسکی طرف شخص مذکور سفر کرنا اختیار کیا ہے؛ جو اصول مقدمہ مندر بنام ڈگلس میں اختیار کیا ہے وہ یہی ہے (۱۸۲۰ء) ۵۔ میٹ ۲۴۵۔



جیسا کہ صفحہ مذکور پر بیان کیا گیا ہے، شکل، اصول کے مطابق ہے، بجز اس کے کہ اسپر مور ہاؤس بنام لارڈ کے مقدمہ کے مہول سے منظر ڈالی جائے، مگر عملی طور سے، غالباً وہ صحیح تصور ہو گا کہ

**واقعہ ۲۶۴۔** جونیت، جدید توطن کے حصول کے لئے، ضرور ہے، وہ، اس واقعہ کے خیال کی مانع ہے، جس کے خطوط میں آنے پر اس کو سخت ختم ہو جائے گی۔ انگلستان کا قدیم اصول یہ تھا کہ اگر وہ واقعہ، جبر واپسی منحصر ہوتی تھی، بالیقینی اور بعید، سمجھا جاتا تھا، تو قدیم ملک میں واپسی کی خواہش یا اس کا ارادہ ممنوع نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اس طرح، توطن میں تبدیلی، بیرون ملک، میں بغرض صحت رہنے سے سوچی تھی یا اگر ایسی صحت، جو اس کو واپسی کے قابل کر دے، بعید از قیاس ہو۔ باوجود اس ارادہ کے، کہ جتنی صحت یابی، واپسی عمل میں آئیگی، یا بحیثیت تاجر، دوسرے ملک میں، اس ارادہ کے ساتھ رہنے سے کوئی نہ منافع، کم از کم واپسی عمل میں آئیگی، توطن تبدیل ہو سکتا تھا۔

جنس تھرومبندہ پروس بنام پروس (۱۷۹۰ء - ۱۸۱۱ء) پاس دیال - ۲۲۰ - نوٹس جنس ریشٹلن بمقدمہ اندرسن بنام لے یوولی (۱۸۵۴ء) - ۹ - سو - پی - سی - ۳۳۴ - نوٹس جنس تھرومبندہ ایمین بنام ایمین (۱۸۶۱ء) - ۲ - میک - ۵۸ - مگر موجودہ زمانہ کا رجحان یہ ہے کہ قدیم عملی توطن کو واپس ہو جانے کا صریح ارادہ، نیت قیام کا مانع (Animus Manendi) تصور ہوتا ہے۔ مقدمہ جنس بنام جنس۔

۹۸ - ایل - پی - ۳۲۸ - جمعہ تاویہ: اس مقدمہ میں، ایک مرمی جس کا اصل توطن، ڈیفر میں تھا، اور جہاں وہ، (۴۰) سال رہ چکا تھا، طبی مشورہ کے مطابق، جا کر جنوبی افریقہ میں رہا، اور وہیں فوت ہو گیا! — قرار پایا کہ اس کا اصلی توطن، قائم رہا، کیونکہ وہ، اپنے خطوط میں، بار بار وطن جانے کا ذکر کرتا رہا تھا، مقدمہ دوست بنام جوہیگان - ۹ - چانسری ڈوڈزن - ۴۴۱ - جمعہ، میلان، ۱۸۵۷ء - جنس جنس جنس جنس اور جبرٹ نے بحال رکھا، ایک فرانسیسی کے تعلق، طے ہوا، کہ اس نے، انگلستان کا توطن حاصل کر لیا ہے، باوجود اس کے کہ اس نے ایک ہفتہ پرانے گنٹو میں، انارادہ ظاہر کیا تھا، کہ وہ، کافی طور سے، مطمئن ہو جانے کے بعد، اپنے ملک، فرانس، کو واپس جانا چاہتا ہے، لیکن اس مقدمہ سے زیادہ تر مایہ

اس امر کی ہوتی ہے کہ ایسے بیانات انسان کی زندگی کے افعال اور اس کی تکمیل کروہ و ستا و نرات کے مقابل میں، کوئی وزن نہیں رکھتے! — اگر اس کا یہ ارادہ ہو کہ وہ دولت کمائے کے بعد وہیں جانا چاہتا تھا — کافی طور سے ثابت بھی ہو جاتا، تب بھی وہ تبدیل توطن میں مانع نہیں ہو سکتا تھا۔ دیکھو! مقدمہ کا راج بنام سر دیلی (صفحہ ۲۴۱) جس میں موصی نے اپنے وصیت نامہ میں لکھا تھا کہ وہ اسکاٹ لینڈ کا توطن ہے، مگر قرار یہ پایا کہ اس کی اس تحریر سے اس کے قانونی اور اختیار کردہ توطن پر جو سلسلہ انگلستان میں رہنے سے حاصل ہو گیا تھا، کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

345

**دعویٰ ۲۶۵** — باوجود اس کے کہ تجارت کے لئے ہندوستان میں قیام سے جس کی مدت پہلے سے نہ مقرر کر لی گئی ہو، انگلو امین ڈین، توطن قائم ہو سکتا ہے، اگرچہ ایسی صورتوں میں عام طور سے ارادہ یہ ہوتا ہے کہ ہندوستان میں قیام اس وقت تک رہے گا جب تک کہ دولت جمع ہو جائے، اور اس کے بعد یورپ چلے جائیں گے۔ یہ قاعدہ، بہت دیر پہلے قیام اصول بر قائم ہوا تھا جس کا ذکر آخر دفعہ کی تحت میں کیا جا چکا ہے، اور وہ جدید اصول کے استثناء کی حقیقت سے قائم ہے! — یہ خیال کرنا کہ اس مسئلہ کو — کہ آیا ہندوستان پر انگریز براہ راست اپنے سیاسی عہدہ داروں کے ذریعہ سے حکمران ہیں، یا بالواسطہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے حکومت کرتے ہیں؟ — انگلو امین توطن سے کوئی تعلق ہے؟ توطن کے صحیح مفہوم سے بعید ہے!

خود کرنیوٹر تھ اور پیٹفورڈ نے، مورائس بنام لارڈ کے مقدمہ میں ایک اسکاٹ لینڈ کے باشندہ کا، انگلو امین توطن تسلیم کر لیا تھا، جو ایسٹ انڈیا کمپنی کی خدمت میں ہندوستان گیا تھا۔ ۱۰۔ ایچ۔ ایل۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ اگرچہ اس کی خط و کتابت سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کبھی ہندوستان میں اس سے زیادہ عرصہ تک رہنا نہیں چاہتا تھا، کہ اس کی مالی حالت درست ہو جائے، اس کے بعد وہ اسکاٹ لینڈ میں جا کر رہ گیا، جیسا کہ وی۔ سی۔ کنڈرسل نے، ایسے شخص کے متعلق، الارڈیس بنام اون سلو (۱۸۶۲) ۱۰۱۔ جہز (سلسلہ جدید ۲۵۱۲) صفحہ ۲۵۲ میں کہا تھا،

اس میں شک کی گنجائش نہیں، کہ ایسی صورتوں میں، انگلویسٹ ڈین توپن کے جوہر سانی ہو چکے لئے، قومی دال موجود ہیں؛ کیونکہ انگلویسٹ ڈین قانون تقہر بنا دی ہے، جو انگلستان یا آئرلینڈ کا قانون ہے۔ قانون مقدمہ الذکر کے حق میں، فیصلہ کرنے سے شریک اصلی توپن انگلستان یا آئرلینڈ کا ہو، کوئی فرق، بجز اسکے نہیں ہوتا، کہ اس کی جائداد اس محصول وراثت سے مستثنیٰ ہو جاتی ہے، جو اصلی وطن میں، اسے عائد ہوتا۔ اسکاٹ لینڈ کے اصلی وطن ہونے کی حالت میں سوداگر، خوبت و بی یورپ آسانی ممکن ہے، اگر انگلینڈ اسکاٹ لینڈ میں قیام کرے، برخلاف اسکے اگر اس کا توپن، اسکاٹ لینڈ کا قرار دیا جائیگا، تو اسکاٹ لینڈ کا قانون، اسکاٹ لینڈ میں نافذ کرنے کی ضرورت واقع ہوگی؛ جو قانون مذکور کو، خود انگلینڈ میں، نافذ کرنے سے زیادہ دشوار ہوگا! - ہندوستان میں اسکاٹ لینڈ کے صحیح قانون سے واقفیت کے فرائض اور زیادہ کوہیں۔

**دفعہ ۲۶۶** جب توپن کے مسئلہ کا اختصاصیت پر ہوا، اور وہ متنازعہ فیہ ہو، تو شخص مذکور کا بیان، خواہ وہ زبانی ہو یا لکھی، تحریر یا قانونی کاغذات میں، بطور شہادت کے داخل ہو سکے گا۔ اگر شخص مذکور زندہ ہے، تو وہ بطور گواہ کے، اپنی نیت کے متعلق، ظہار دے سکتا ہے۔ ایسے اظہار یا شہادت کی صحت، یا مظہر کے ارادہ کے یاد رکھنے کی قوت کے متعلق، اعتراض ہو سکے گا؛ لیکن اس پر غور کر لینا لازم ہے، کہ آیا جس ارادہ کا، بذریعہ بیان یا شہاد ثابت کیا جانا منظور ہے، وہ فی الحقیقت اہم ہے، اس طور سے، صاف اور صریح ارادہ، قدیم توپن کو قائم رکھنے کا، - خواہ اس کے معنی، بیان کنندہ کے ذہن میں، کچھ ہی کیوں نہ ہوں! - اس کے، اس ارادہ کے ثبوت سے، کہ وہ، اپنی زندگی کے بقیہ ایام، دوسرے ملک میں، بسر کرنا چاہتا تھا! - باطل ہو جاتا ہے۔

346

جو صورت، یہاں بیان ہوئی ہے، وہ، مقدمہ اسٹیر (۱۸۵۸ء) ۳۱۔  
 ایچ۔ این۔ ۵۹۴۔ جج، پلاکٹ۔ براتیل۔ دسٹن، میں پیش آئی، اور ارادہ کے اظہار کے لئے، دیکھو، مقدمہ کروک ایڈن بنام فلر (۱۸۵۹ء) ۱۔ ایس۔ ٹی۔  
 ۴۲۱۔ جج، کراوتیل، اور مقدمہ دوست بنام جوہیجان، مذکورہ صفحہ ۳۴۴،  
 وکار بنام سر ویلی، مذکورہ صفحہ ۳۲۱، وکاسٹنگلے بنام کاسٹنگلے،  
 مذکورہ ۳۲۱، مقدمہ ٹیکسول بنام میکلوور (۱۸۶۰ء) ۳۱۔ میک ۸۵۲۰۔ ۶۔ جج  
 سلسلہ جدید ۴۰۷، و مقدمہ گرنٹش و گرنٹش بنام ہیوٹ (۱۸۹۲ء) ۳۱۔

پانسری - ۱۸۰۔ جسٹس پچھی کو مقدمہ وسن بنام وسن (۲۱ ایل، آر - ۲۰-  
 بی - ایم - ۲۲۵) میں جس شخص کا توطن، زیر بحث تھا، اس کا اظہار اس کے ارادہ  
 شے متعلق کیا گیا تھا، اس میں جسٹس وائلنگٹن نے، اقرار کیا کہ فرق مقدمہ کے اظہار  
 سے، انہوں نے، توطن کے متعلق ایسی رائے قائم کی، جو فرق مذکور کی عدم موجودگی  
 کی صورت میں کسی طرح نہ قائم ہو سکتی۔ زیادہ تر یہ سوال نہیں ہے، کہ آیا اس کا  
 پاکستان میں قیام، اس کے انگریزی توطن کے ثبوت کی طرف، راجح ہے یا نہیں؟  
 بلکہ قابل تخصیص یہ ہے، کہ جب شخص مذکور حلف سے یہ بیان کرے کہ اس کا ارادہ  
 انگریزی توطن قائم کرنے کا تھا، تو آیا اس کے خلاف، ایسے واقعات موجود ہیں،  
 کہ عدالت اس کے حلف پر کھانا نہ کر کے اس کے بیان کو غلط بنا کر دے؟ حوالہ  
 حب سابق صفحہ ۴۲۵ مقدمہ مسیروے بنام اسپوے (۴۱ ایل، آر - ۱۱۹۹) آئی - آر -  
 ۲۸۵ میں ایچ، ایچ، ٹریٹر - ایم - آر، وی ذکر نے، اس سرکاری بیان کو بے کردہ  
 شخص، فرانس میں توطن قائم کرنا چاہتا تھا۔ وہاں کے توطن کی، قومی شہاد

تعداد دیا

۲۶۷۔ جن افعال سے کسی توطن کا اختیار کیا جانا، ظاہر ہوتا ہے، وہ اسی پاتہ کے  
 سمجھے جاتے ہیں، جیسے زبانی یا تحریری بیانات، مثلاً، نکاح یا وصیت اس طور سے کرنا، کہ وہ،  
 اسی صورت میں صحیح تصور ہو سکیں، جبکہ توطن، ایک خاص ملک کا قرار دیا جائے۔  
 مقدمہ دوست بنام جوئیہان (۱۸۷۸) ۹ - پانسری ڈویژن ۲۲۱ - جج،  
 جیسٹس جیمز

اب ہم اس میار سے بحث کریں گے جس سے یہ دریافت ہو سکے یا اس کی دریافت میں مدد نہ ملے کہ منجملہ وہ مقام  
 سکونت کے، ایسے ارادہ کار حجاب، جو مقدمات توطن میں، اہم سمجھا جاتا ہے کس مقام کی طرف  
 تھا؟ تبدیل توطن کے ثبوت میں، جو قبضہ وقتیں موجود ہیں، اس سے، یہ میار مستثنیٰ نہیں ہو سکتا،  
 خصوصاً ایسی حالت میں، جبکہ وہ توطن جس کا دلا جانا بیان کیا جاتا ہے، اصلی توطن ہوتا ہے۔  
 ۲۶۸۔ ایک شخص کی بیوی اور بچوں کا قیام، اس کے توطن کے ظاہر ہی میاروں  
 میں سب سے اہم ہے، مگر یہ ہمیشہ قطعی نہیں سمجھا جاتا۔

مقدمہ فاربر بنام فاربر (۱۸۵۲) کے ۲۲۱ - جج، دو کو مقدمہ پیٹ بنام





دوسرے ملک کی رعایا بن جانا۔

اصلی بنام بریں (۱۸۲۰ء) تک ۲۰۰ کھ (۱۸۳۱ء) ایضاً صفحہ ۴۴ بمقتلہ  
علی الترتیب جو جسٹس کلرک و کلرک سلطنت کے خدمات میں رہی اور ایسا تھا، جو  
ارادہ واپسی کی شہادت پر غائب آگیا۔  
و مقدمہ ڈیکل بنام ڈیکل (متذکرہ صفحہ ۲۴۲) کو مقدمہ ہارن گولڈ

بنام ہارن گولڈ لاجنل نیوز۔ ۱۲۱۹ء تک  
وہ ملک جس میں، ایک شخص، بغیر مخصوص وجہ انتخاب کے، اپنے بچوں کو تعلیم دلا رہا ہے۔  
جسٹس کنڈرٹھیلے بمقدمہ ڈیریون بنام ڈیریون (۱۸۶۴ء) ۲۲۱۔ ایل۔ جے

سلسلہ جدید، چانسیری۔ ۱۳۹  
ایک کانکاج کرنا اور اس کے کوکاراموز بنانا، اور جدید ملک میں اس کے لئے تجارت میں کٹ

کا خرید کرنا۔

مقدمہ اسٹیٹونسن بنام سین (۱۸۷۳ء) ایل۔ آر۔ ۱۷۰۔ اے کیو۔ ۷۸۔ جے  
بیکین  
جدید ملک میں، متوفی اولاد کی نشوونما کو منتقل کرنا۔

جسٹس جیمس بمقدمہ ہالڈین بنام گونڈ (۱۸۶۹ء) ایل۔ آر۔ ۸۰۔ اے کیو۔

۶۳۳  
جس ملک میں موصی، اپنی رقم لگانے کی ہدایت کرتا ہے، اور جس ملک سے وہ اپنے  
وصی، اور اپنے بچوں کے ولی منتخب کرتا ہے۔

جسٹس کنڈرٹھیلے نے، مقدمہ ڈیریون بنام ڈیریون (۱۸۶۴ء) ۲۴۱۔ ایل۔  
جے (سلسلہ جدید) چانسیری۔ ۱۳۶: میں لکھا کہ اس نے اپنی وصیت  
میں اپنی جائیداد انگلستان کے مکملین کے سپرد کی، تاکہ اس کا ہتمام انگریزی  
قانون کے مطابق ہوگا۔ اور جسٹس پولک، بمقدمہ ڈریل جزل بنام واسٹاٹ

(۱۸۶۴ء) ۲۰۱۔ اے کیو۔ ۷۷۔ جے

۱۷۲  
و معاصر  
جانا، اہم ہے، یا ہر کتاب ہے مقدمہ ڈرائٹن و لارڈان بنام ڈرائٹن (۱۹۰۰ء) پی۔ ۲۱۱۔ صفحہ ۲۳۲ میں:

لارڈ لٹن نے یہ رائے قائم کی کہ اگر شخص مذکور، بعد ختم عیاد، اپنے قدم ملک کو واپس آ سکتا ہے، تو اس کے مفروضہ ہونے سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ اس لئے اس ملک میں آنے کا ارادہ قطعی ترک کر دیا تھا، اور اس لئے اسے اسے توطن کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، جب تک کہ دوسرے اس قسم کے حالات موجود نہ ہوں، جن سے اس کے خلاف نتیجہ نکالا جاسکے۔ یہ نتیجہ نہ نکالتا، اگر شخص مذکور تمام عہدہ کے لئے مفروضہ ہوتا (بہ استثناء اس صورت کے کہ اسکو کسی وجہ سے معافی دیدی جاتی)؛ مثلاً، ایک انگلستان کا رہنے والا، اپنے ملک کے قانون سے بچنے کیلئے، بھاگتا، یہ امر کہ وہ ایک مدت میں کے بعد اپنے ملک کو بلا خوف و خطر واپس آ سکتا ہے، میرے نزدیک نہایت اہم ہے۔ اس مقدمہ میں بحث میں جس حد میں بریت ویزن، اور لٹن نے اس پر رائے دی ہے، اس کے بعد اس کے خلاف یہ عیاد ہی حکم ہے اس کا توطن نہیں بدلتا، اور جس کے لئے اور لارڈ چیف جسٹس کی جان وکس نے یہ طے کیا کہ اس سے اس کا توطن بدلتا ہے۔

**وفا ۲۳** سلطنت برطانیہ کے کسی جو کہ توطن سلطنت مذکور کی ملازمت سے خواہ وہ فوجی ہو یا بحری یا فلکی، نہیں بدلتا، اگرچہ ملازمت مذکور کی وجہ سے اس کو کسی دوسرے ملک میں رہنا پڑے؛ بہ استثناء ہندوستان کے جس کا ہاں دوسرے میں کیا گیا ہے۔

بغلاف اسے، ایسی ملازمت، یا حصول توطن نہیں ہو سکتی؛ بشرطیکہ توطن مذکور، دین کے فرہنگ منجھسی کے خلاف نہ ہو۔

اگر توطن کی بحث اور ایسے مقامات سے ہو، جو دونوں سلطنت انگریزی میں واقع ہوں، تو قواعد ہذا کا مافذ یہ انداز رہتا ہے کہ سرکاری ملازمت کی وجہ سے کوئی لازم سلطنت کے کسی مقام کا، بمقابلہ دوسرے مقام کے، پابند نہیں ہو جاتا۔

- ۱۔ جو وہی سلطنت کا فوجی لازم، دوسری جگہ رہا، اگر اس کا انگلستان کا توطن، قائم رکھا گیا۔ بمقتدہ دہوڑی بنام میکڈول (۱۸۳۰ء) سی وایف۔ ۸۱۷۔
- ۲۔ کرائٹ ارم و بروڈام بمقتدہ میکڈولٹ وپسٹن بنام میکڈولٹ (۱۸۵۵ء)۔
- ۳۔ جانسری ڈویرن۔ ۱۹۵۰۔ بنام پیرسٹن و بمقتدہ لینڈرڈیل بریج (۱۸۵۵ء)۔
- ۴۔ مرائف جات۔ ۱۹۹۲ء و ۲۸۰۰ء۔ بنام بلوٹن، میکڈولٹ۔ واپس۔ برائویل۔ فرڈ برلڈم اور مقدمات بمطردنگھام وکیل (۱۸۵۸ء) ۱۳۱۔ کیو بی۔ ڈی۔ ۲۱۸۔ بنام میکجی۔
- کائن۔ اور لٹن نے میں بھی، ایسا ہی قرار پایا، انگلستان کا توطن، مقامات ذیل میں





انگریزی ملک میں مانع نہیں تصور ہو سکتا۔

جنس دو بعدہ فارسیں بنام فارسیں (۱۸۵۴) سے ۲۵۹ کو مقدمہ اثری  
 جنرل بنام ہنگو (۱۸۶۱) - ۶ - ایچ ہاؤس - ۲۲ جنس ہولک - مارٹن - برٹول  
 لیکن اگر وہ ہندوستان سے شخصت فرلو ریگے ہے تو وہ اپنا وطن نہیں تبدیل کر سکتا، اگرچہ  
 اس کو یہ امید ہو کہ ختم شخصت سے پہلے وہ اس وجہ کو پہنچ جائے گا، جس میں اس کو اجازت  
 وہ چاہے قیام کی اجازت ہو جائیگی۔

۲۷۷۔ یہ سوال :- کہ آیا، وہ انگلستان میں افسر جس کو جہاں وہ جاپے رہنے کی اجازت ہے۔۔۔ ایسے ملک کا توطن اختیار کر سکتا ہے جو انگریزی حکومت کے تحت نہ ہو! اور جس کی دفعہ ۲۶ میں کوئی صراحت نہیں ہے!۔ ہندوستان کے دوسرے ایسے عہدہ داروں سے بھی متعلق ہے، جن کے فرائض منصبی، ایسے ہیں کہ وہ ان کے تمام بیرون ملک میں، مانع نہیں ہوتے؟ ان سب صورتوں میں یہ سوال پیش آیا ہے کہ آیا حقیقی قیام کے ساتھ، بغرض حصول توطن، متخل قیام کی نیت، کافی طور سے موجود تھی یا نہیں؟ خواہ وہ قیام، ملک غیر کا ہو، یا دوسرے انگریزی ملک کا؟۔ اور اس کے ساتھ ہی، ان امور پر بھی غماظ کرنا پڑتا ہے کہ اس کا دوبارہ ادنیٰ فرض منصبی کے لئے طلب کیا جانا، قرن قیاس تھا یا نہیں؟۔ اور ایسی طلبی کی حالت میں، اس نے کیا طرز عمل اختیار کیا؟ مثلاً۔ تجائے تعمیل حکم کے، خدمت سے دست بردار ہو گیا، یا تعمیل حکم کی صورت میں، بال بچوں کو، جدید اختیار کردہ ملک میں، باطل و بلیں تہانے کے خیال سے، چھوڑ آیا؟ وغیرہ وغیرہ۔ ممانعت، بطور عام اصول کے، ایسی صورت میں قرار پکھتی تھی، جب تسلیم کر لیا جائے، کہ حصول توطن کے لئے، ملک اختیار کردہ کی نسبت، ایسے خیالات کے موجود ہونے کی ضرورت ہے، جو قیاس قطعی سے، ایسے شخص سے منسوب نہیں کئے جاسکے، جو اس وقت تک حکومت ملک مان کی لازمت میں ہو۔ دفعہ ۲۷ میں جو کچھ کہیں بی اسخارت کی خدمات کے متعلق لکھا جا چکا ہے، اس کا یہاں مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک غیر کے توطن کے اختیار کرنے میں، تو ہی ترمز و اعمال خدمت سخارت ہوتی ہے۔ قدم زمانہ میں واقعات کی تائید میں، جو نیت سے کہہ رہے ہیں رکھتے: یہ مصرضہ پیش کیا جاتا تھا کہ سفیر کا مقام قیام، خود اس کے ملک کا ایک جز ہے لیکن، اگر

یہ سوال اب پیش آئے، تو اس کا فیصلہ واقعات پر کیا جائے گا، نہ کہ مفروضات پر۔

مقدمہ ہاؤس بنام ڈی بیکو سنے (۱۸۵۸) ۱۲ مو۔ پی۔ سی۔ ۲۱۹  
میں جج ٹیٹن نے کہا، کہ اس مقدمہ کے تصنیف کے لئے ہم بطور عام قاعدہ  
کے یہ طے کرنا نہیں چاہتے، کہ جو شخص ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوج کی رجمنٹ کا  
کونل اور شاہی فوج کا جنرل ہو، وہ ملک غیر کا توپن حامل نہیں رہ سکتا۔ اس مقدمہ  
کے تصنیف کیلئے اس حد تک جانے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن ہم یہ ضرور  
کہیں گے، کہ ایسے شخص کا، ان حالات میں، انگلستان کا توپن ترک کر کے  
کسی دوسرے غیر ملک کا توپن اختیار کرنا، قانونی قیاس کے خلاف ہے۔  
برطانیہ عظمیٰ کا ایک ایسے پارلیمنٹ یا دوسری ملکی خدمت کی بنا پر  
ایسے ملک میں توپن کے اختیار کرنے سے، جو حکومت انگریزی سے خارج ہو،  
منوع نہیں ہے مقدمہ سلٹن بنام ٹولاس (۱۸۷۵) ۱ چانسرری ڈویژن

۲۵۷ جج، بکینج

دفعہ ۲۷۸ جب کوئی ایسا شخص جس کا توپن انگریزی نہ ہو، حکومت انگلستان  
کی ملازمت میں داخل ہوتا ہے، تو وہ محض اس بنا پر تبدیل توپن نہیں کرتا، لیکن یہ ممکن ہے،  
کہ وہ اس انگریزی ملک کا توپن ہو جائے جس میں بلحاظ فرقہ نقص منصفی اس کو رہنا پڑے، بشرطیکہ  
وہ اس نیت کا اظہار کرے، جو مقصد کے لئے ضرور ہے۔ یہ اس صورت میں ہوگا، جبکہ  
وہ ملازمت، جس میں وہ داخل ہوا ہے، بقیاس غالب مستقل ہونے والی ہو، اور وہ اس میں قیام  
کے ارادہ کا اظہار کرے۔

مقدمہ اکوہارٹ بنام ٹریبلڈ (۱۸۸۷) ۲۷ چانسرری ڈویژن، ۳۵-۲۷۷  
جج۔ ٹیٹن۔ لنڈے۔ لوپس کو

مقدمہ سیکٹرہنگام متعلقہ ملازمت فوج بری و بحری۔ مقدمہ سیکل (۱۸۸۲)  
۱۳ کو۔ پی۔ ڈی۔ ۱۸۸۰ جس میں کائن سے نہایت امتیاز کے ساتھ یہ کہا۔  
کہ ہمیں کوئی شک نہیں، کہ اگر ملک غیر کا باشندہ انگریزی فوج میں بھرتی ہو، کہ انگلستان میں  
قیام کرتا ہے، تو اس کا توپن، انگلستان کا قرار پایا ہوگا، چھوٹے ۲۷۳۔ یہ دفعہ ہائے مقدمہ  
کے مخالف نہیں ہے، مقدمہ اکوہارٹ میں جس جج نے بطور مول کاؤن کے یہ حکم دیا، کہ ملک غیر





فرق کیا ہے، انھما فرق کے لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ممکن ہے کہ ایک شخص کا کاروبار تجارتی و مختلف ملکوں میں ہو، اور اگر وہ دو دونوں ملکوں میں بحیثیت تاجر کے کام کرتا ہے تو ان تجارتی معاملات میں، جو ان ملک میں پیدا ہوں اور، دونوں ملک کی رعایا سمجھا جانا چاہئے۔ یہ سر ڈولواسکاٹ نے مقدمہ جانی کاسینا (۱۸۰۴ء) ۵-سی۔راب۔۲۰۲، کہا ہے کہ فرق کی حیثیت اسی وقت سے بدلتی ہے جبکہ وہ پہلی مرتبہ اپنے قدیم توطن کو ترک کرے اور جدید توطن حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے جس میں کوششیں، کوششوں، مقدمہ بالینکا (۱۸۵۵ء) سینٹس اوم۔۲۶-لارڈ ٹلڈلے نے اس فرق کو مقدمہ جانسن نام فرانی فرینک کالونیائیڈ اینڈ سٹریٹ (۱۹۰۲ء) ۱-سی صفحات ۵۰۵-۵۰۶ میں تسلیم کر کے کہا کہ ”یہ شخص جو ایسے ملک کی رعایا ہو جو ہماری سلطنت سے برسرِ جنگ ہے، مگر جو اپنا تجارتی کاروبار اس ملک یا دوسرے غیر جانبدار ملک میں کرتا رہے، وہ اس سلطنت کا جو برسرِ جنگ ہے رعایا نہیں تصور ہوگا، اور اس کے معاہدات کا جواز، اکی قومیت اور نیز اس کے اصلی توطن پر براہِ غیر ہوگا، بلکہ اس مقام یا مقام است پر منحصر ہوگا، جہاں وہ اپنا کاروبار چلا رہا ہے، اس کے لئے انہوں نے مقدمہ رولینز نام ویکٹر (۱-رام۔۲۸۲-۱-ساگ۔۴۶) کا حوالہ دیا۔ اسی قاعدہ کی تائید ان بہت سے مقدمات میں کی گئی، جو جرمی سے جنگ شروع ہونے کے وقت (۱۹۱۸ء-۱۹۱۴ء) دشمن سے متعلق رہنے کے متعلق فیصل ہوئے۔ خاص طور سے ملاحظہ ہو مقدمہ رولینز ویکٹر (۱۹۱۵ء) ۱-سی۔۵۰۵-۵۰۶-جیمس ریکٹ نام۔ کوئین ہاروی جے ریکٹ نام سوئٹس ریلیٹی ٹیوٹو کپورٹو۔ مقدمہ میسٹا (۱۹۱۹ء) ۱۱۶-۱۱۷-سی۔۲۵۔

اس موقع پر اس قسم کے توطن سے مزید بحث نہیں کی جائے گی، کیونکہ اس کا تعلق عام قانون بین الاقوام سے ہے یہاں صرف یہ یاد کرنا تھا کہ ایک توطن سے دوسرے توطن پر استبدال کرنا صحیح نہیں ہے، اور اس کے متعلق جو کچھ لکھا گیا، وہ کافی ہے۔

## فصل پانزدہم

### انگریزی قومیت

354

ہنگستان میں، خانگی قانون بین الاقوام کے، جو معنی لئے جاتے ہیں، اور جو طرح اس کا استعمال ہوتا ہے، اس کے لحاظ سے پوچھنا کہ قومیت، اگرچہ زیادہ اہم نہیں ہے، مگر ان قواعد کو، جن پر اس کا انحصار ہے، ہمارے مضمون سے، ایک دلچسپ تعلق ہے، کیونکہ یورپ کے دوسرے ممالک میں، عام رجحان، اس طرف ہو رہا ہے، کہ ذاتی قانون اور اختیارات کا سیسارہ، بجائے توہن کے، پوچھنا کہ قومیت، قرار پانی چاہئے۔

انہوں نے بالخصوص قواعد تمام ممالک میں ایکساں نہیں ہیں، ہر جگہ یہ قواعد، (میں نے اصل کے) (Feudal principle of allegiance) میں کاٹتے ہیں، اس سرزمین پر پیداؤں سے کیا جاتا تھا۔ اور روتا کہ، اس اصول شہریت کے تصادم سے، پیدا ہونے والے جن کاٹتے، نسل سے ہوتا تھا، لیکن یہ دونوں اصول جس تناسب، اور جس طور سے، باہم ملاتے تھے، اس میں اختلاف ہے۔ اس وقت ہم کو، صرف ان مروجہ قواعد کا جائزہ کر دینا کافی ہے، جن کی رو سے برٹش قومیت، حاصل، اور زائل، ہو جاتی ہے۔ بار بار لفظ، "پوچھنا" کا اعادہ، غیر ضروری ہے، اگر محض، الفاظ "قومیت" یا "شہریت" سے، کوئی شبہ باقی رہ جائے گا، تو وہ لفظ، "برٹش" سے، منع ہو جائے گا، کیونکہ اصل شہریت، یا انگریزی ہوگی، یا اسکاٹش لینڈ، یا دوسرے مقام کی، مگر وہ برٹش نہیں ہو سکتی، کیونکہ ان سب مقامات کے لئے، ایک مشترکہ اصول قانون موجود نہیں ہے۔

برٹش قومیت کا جو قانون تھا، اس میں، ان دو باتوں سے جو زیادہ جگہ میں نافذ ہوئے، بڑا تغیر ہو گیا ہے، یعنی (۱) برٹش قومیت اور باشندگان ممالک غیر کے ایکساں مسئلہ (۲) ۵۷۶ء میں پانچم



ساعت کردیا گیا کہ

”اگر دشمن، بادشاہ کے ملک کے کسی حصہ میں اگر کسی قلعہ یا گڑھی پر بحالت جنگ، قابض ہو جائیں، اور وہاں، ان کی اولاد ہو تو وہ، بادشاہ کی رعایا یا متصور ہوگی، اگرچہ وہ، بادشاہ کے ملک میں پیدا ہوئی ہے، کیونکہ وہ بحالت طاعت و اتباع، بادشاہ کے نہیں پیدا ہوئی ہے۔“ مقدمہ کالون - ۷ - کوک - ۱۸ - ۱۷

**مقطع ۲۸۱** ”اگر بادشاہ کے کسی سفیر یا سفینہ اقوام غیر کے یہاں، انگلستان کی منکوحہ عورتوں سے، اولاد ہو، تو وہ، انگلستان کے عام قانون کی رو سے، سرکار انگلشیہ کی رعایا یا متصور ہوگی۔“ مقدمہ کالون - ۷ - کوک - ۱۸ - ۱۷ - یہ شرط کہ عورت، انگلستان کی ہونی چاہئے، اب بیکار ہے۔ دیکھو ادفورم ۲۹ - اور یہ بھی شبہ ہے کہ کیا، اس کی ضرورت کوک کے وقت میں بھی تھی؟۔ مقدمہ بکین بنام بکین (۱۸۴۱) گرو کار - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - یہ اصول قانون موضوعہ کے لحاظ سے اسپاہیوں اور ملاحوں کے ان بچوں کے متعلق نہیں ہے، جو بحالت ملازمت بیرون ملک پیدا ہوئے ہوں۔ مقدمہ ڈمی گیریٹ نام اسٹون (۱۸۸۲) - ۲۲ - چانسمی ڈویرن ۲۳ - ۲۴ -

منجائے تھے۔

ڈائر نے اپنی رپورٹوں کے ایک نوٹ میں صفحہ ۲۲ الف پر لکھا ہے کہ مقدمہ ۷ - ۱ - ۲ - میں یہ طے ہوا کہ رعایا کسے، وہ جسے جو بحالت ملازمت، سمٹ رہا یا پیدا ہوئے ہوں، مستحقِ رخصت ہو سکتے ہیں، لیکن غلطی ہے!۔ میں نے غلط سمجھا ہے کہ عطاوت آئینہ دوسرے نسل کو معاند کیا، اور ہم کو، یہ معلوم ہوا کہ ڈائر سے، ڈائمی عبادت کے بڑے یا سمجھنے میں غلطی ہو گئی ہے!۔ اتفاقاً مذکور کے معنی، یہ ہیں کہ ایک شخص، جان - لی - ہائیڈرومی، جو ایدورڈ کا بڑا بیٹا تھا، اس زمانہ میں، سمندر پار رہتا تھا، ذہن کا وہ، سمندر پار پیدا ہوا تھا۔

**سلطنت انگلشیہ کی پیدائش دہ عایا ربوے آئین مجبر یہ**

**مقطع ۲۸۲** ۱۹۱۴ء کے ایکٹ ۷ - کی دفعہ ۱۱ (۱) میں ایکٹ ۱۹۱۴ء میں، یہ کوشش لگائی ہے، کہ سلطنت انگلشیہ کی پیدائش دہ عایا یک تعریف، بطریق ذیل کی جائے :-

(۱) الف۔ جو شخص بادشاہ کے ملک میں، اور اس کی اطاعت میں پیدا ہوا ہو۔  
 ب۔ وہ شخص جو بادشاہ کی مملکت کے باہر ایسے زمانہ میں پیدا ہوا ہو، جبکہ اس کا باپ سلطنت انگلشیہ کی رعایا تھا یا بادشاہ کی اطاعت میں پیدا ہوا تھا، یا اس کو صد اقتدار یا رعایا بن جانے کا اعطا ہوا تھا، یا کسی ملک کے قبضہ میں آجانے سے سرکار انگریزی کی رعایا ہو گیا تھا، یا بچہ کی پیدائش کے وقت سلطنت کی لازمت میں داخل تھا۔  
 ج۔ جو شخص، انگریزی جہاز پر پیدا ہوا ہو۔ خواہ جہاز غیر سلطنتوں کے سمندر میں ہو، یا نہ ہو۔ رعایا انگلشیہ کو بچہ، خواہ وہ اس ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے پیدا ہو ہوا، یا بعد۔ بادشاہ کی اطاعت میں پیدا شدہ، تصور ہو گا: اگر وہ ایسے مقام میں پیدا ہوا، جہاں بذریعہ معاہدہ، اسے رازدار یا ضابطہ منظوری عمل درآمد رعایت یا دوسرے جائز ذرائع سے، بادشاہ کو رعایا انگلشیہ پر اختیارات حاصل ہیں۔  
 (۲) اگر شخص، ملک غیر کے جہاز پر پیدا ہوا ہو، وہ شخص اس وجہ سے کہ جہاز بروقت پیدائش انگلستان کے سمندروں میں تھا، انگریزی رعایا نہ سمجھا جائے گا۔  
 (۳) اس دفعہ سے، بجز اسکے کہ اس کا ابصر احوال ذکر کیا گیا ہو، کسی ایسے شخص کی حیثیت پر، کوئی اثر نہ پڑے گا: جو اس ایکٹ کے نافذ، کو جو انگریزی سلطنت سے پہلے پیدا ہو چکا ہے۔  
 (۱) اس کے ضمن (ب) کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ انگریزی قومیت کے اس بچہ زمتقل ہونے کو، جو ملک غیر میں، انگریز والدین سے پیدا ہوا ہو، صرف ایک پشت تک، محدود کرتی ہے۔ آئین ماترہ ۱۳۔ جارج سوم فصل ۱۱، اس کی رو سے ایسا بچہ، جو سلطنت انگلستان کے باہر پیدا ہوا، مگر جس کا باپ یا دادا سلطنت مذکور میں پیدا ہوا تھا، وہ سلطنت انگلشیہ کی رعایا سمجھا جاتا تھا، بلکہ اس کا باپ، اس کی پیدائش کے وقت تک، انگریزی رعایا ہونے سے خارج نہ ہو گیا ہو لیکن جدید ایکٹ کی رو سے ہر ایسے بچہ جن کے باپ پیدائشی انگریزی رعایا نہ ہوں، اور جو یکم جنوری ۱۸۵۰ء کے بعد سلطنت انگریزی کی حدود کے باہر پیدا ہوئے ہیں، انگریزی رعایا نہ سمجھے جائیں گے: جب تک کہ وہ ایسے مقام میں پیدا ہوئے ہوں، جہاں سلطنت انگلستان

۱۔ جن الفاظ کے بچے نکاح کیا گیا ہے وہ، اصل ایکٹ کی عبارت میں، مذکور ایکٹ، بہ سلسلہ انسداد کے لئے ہیں۔

ذریعہ معاہدہ، اس بار ارباب باضابطہ وغیرہ۔۔۔۔۔ انگریزی رعایا پر، اقتدارات کا استعمال ذکر کرتی ہو۔ آخر شبہ یہ ان تمام انگریزوں کے بچوں پر مادی ہو جائے گی؛ جو ان ملک میں پیدا ہوئے، جو ان ملک کی حفاظت یا قوم داری میں ہیں؛ مثلاً فلسطین، یا عراق عرب۔۔۔۔۔ اور نیز وہ ملک جہاں مخصوص رعایت کے اقرار نامے، اب تک نافذ ہیں؛ مثلاً ترکی و مصر وغیرہ۔ لیکن انگریز باپ کی اولاد، جو ملک غیر میں پیدا ہوئے، مثلاً انگریزوں کی راستوں میں؛ وہ سلطنت انگلشیہ کی رعایا یا متعلقہ ہونگی، جب تک کہ ان کا باپ، خود سلطنت انگریزی کی سرزمین پر، نہ پیدا ہوا ہو۔ قانون میں، جو تبدیلی ہوئی، اس پر یہ بحث نہ کی گئی ہے؛ اور قیاس غالب یہ ہے کہ قیصر قانون کو کسی قدر تبدیل کے ساتھ دوبارہ نافذ کرنے کی تجویز، شاہی اور مقبوضات کی پارلیمنٹوں میں پیش کیا جائے گی!۔

آئین مسئلہ سے ان اشخاص کی توحی حقیقت پر بھی، کوئی اثر نہیں پڑتا، جو ۱۹۱۵ء سے قبل، تولد ہو چکے ہیں؛ اسلئے، جو اولاد اس تاریخ سے قبل، بیرون ملک، ایسے داداؤں سے پیدا ہوئی، جو سلطنت انگلشیہ کی رعایا یا پڑے، وہ سلطنت انگلشیہ ہی کی رعایا رہے گی۔

برخلاف اسے ضمن ادب کے ذریعہ سے، ایسا شخص، جس نے، انگریزی رعایا بننا قبول کر لیا ہے؛ اسلئے، اپنی اس اولاد پر جو بعد ایسے قول کے بیرون ملک پیدا ہو، انگریزی قومیت کو، اس طرح منتقل کر سکیگا، گویا کہ وہ سلطنت انگلشیہ کی پیدا شدہ رعایا تھا۔

یہ امر شبہ تھا، کہ آیا رعایا بننے کے ایک مسئلہ کی رو سے، ایک ایسا شخص، جس نے رعایا بننا قبول کر لیا ہے، اپنی ایسی اولاد پر جو بعد ایسے قول کے، ملک غیر میں پیدا ہوئی ہو، اپنی قومیت کو منتقل کر سکتا ہے یا نہیں؟۔ مقدمہ جوبیس (۱۸۸۹) ۴۱-سی۔ ڈی۔ ۳۱۰-ج، کے، کاٹن۔ لنڈے۔ بون۔ نو مقدمہ سرکار بنام سینٹ الینی، پریس اسٹیشن سپرنٹنڈنٹ (مقدمہ کارلی سیک [۱۹۱۵] ۲۱-کے۔ بی۔ ۱۶) ڈیوڈنل کورٹ نے یہ طے کیا، کہ ایسے شخص کو جس نے خود رعایا بننا قبول کیا، یہ حق حاصل نہ تھا؛ اسلئے، اس کی جوادا، بیرون ملک پیدا ہوئی وہ، برہنہ تصور ہوگی۔ عدالت نے، اس استدلال سے کام لیا، کہ کسی مرتضیٰ قانون سے ایسی صورتوں میں، انگریزی قومیت نہیں حاصل ہوتی، اور اسلئے عمومی قانون کا اصول (Jus soli) منتقل کیا جائے گا۔ جدید قاعدہ، صرف اس اولاد سے



رعایا نینجا ذریعہ فرمان کے رعایا قرار پانا اور ان کی قسمت کا دوبارہ اختیار کرنا۔

و بعد ۲۸ مارچ بری ٹیسٹ یا تو رعایا بنے (Naturalization) سے حاصل ہوتی ہے جو پارلیمنٹ کے مخصوص ایکٹ یا قومیت کے ایکٹ کے تحت ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۰ء میں رعایا بننے کے ایکٹ ۱۹۴۷ء کے تحت ملتی ہے، یا بذریعہ فرمانِ رعایا قرار پانے (Denization) سے جس شخص کو رعایا بننے کا سبب انفرادی شہرگزینی آف ایکٹ کی طرف سے دیا جاتا ہے وہ سبب اثر مند رہا ایکٹ ہذا ان تمام حقوق و امتیازات اور مراعات کا مستحق ہوگا جو ان تمام فردوں کو ملتا ہے اور فوائد کا مستوجب ہو جائے گا۔ حکومت انگلشیہ کی سرکار نے رعایا کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور رعایا بننے کی تاریخ سے ہر شخص کے لئے اسکی حیثیت اس ملک کی سرکار کے مابین ہو جائے گی۔

حکومت ایکٹ کی دفعہ ۳۷ کے تحت روئے بعض عہدے ایک غیر کے لوگ باوجود رعایا بن جانے کے نہیں حاصل کر سکتے۔ کاپڑ پہننا، گھوڑا کار کو بلافاظہ۔ جو لوگ رعایا بننا قبول کرتے ہیں یہ کہ وہاں سے فنانس کو دیئے گئے ہیں۔ (پرنسپل لائی نیشن ایکٹ ۱۹۴۷ء دفعہ ۳۷)



رعایا بنا قبول کر لیا ہے، سلطنت انگلشیہ کے پیدائندہ شخص کے مساوی کر دی گئی ہے، مگر دوسری طرف، سنہ ۱۹۱۲ء کے ایٹ امریکاٹ مسئلہ اسے انگلستان کی رعایا بننے کے حالات میں، بہ نسبت پیمبر الانٹیریشن ایٹ مسئلہ کے تغیر عظیم ہو گیا ہے جو شخص مذکور کے حق میں، مفید نہیں کہا جاسکتا۔ ایک اہم تغیر جو عمل میں آیا، یہ ہے کہ جو صداقت نامہ رعایا بننے کا دیا جاتا ہے وہ، قابل انفساخ ہے، اگر شخص مذکور سے، کافی طور سے، اظہار وفاداری نہیں ہوتا، یا وہ بدظن ہے، یا وہ اپنی جدید قومیت کی پروردہ نہیں کرتا۔ جس کا اظہار، اس طرح ہوتا ہے کہ سات سال تک مسلسل یا اس سے زیادہ جرم تک، انگریزی ممالک سے باہر رہتا ہے۔ اور اس عرصہ میں، منتقل تعلق ہر ممالک انگریزی سے نہیں رکھتا۔ (بی۔ این۔ اے۔ ۱۰۱۴، دفعہ ۷، دلی این۔ اے۔ ۱۰۱۹، اصول ۱)۔

انفساخ کے اختیارات وسیع اور ایک حد تک غیر معین ہیں، اور قومیت کا یہ تصور کہ وہ نیک وطنی، اور ممالک انگریزی کی ساتھ تعلقات رکھنے کے ساتھ وابستہ ہے انگریزی قانون میں بالکل جدید ہے، اور تجربہ سے یہ معلوم ہو گا کہ آیا اس نوعیت کی قومیت کو مستقل طور سے قائم رکھنا مناسب ہو گا یا نہیں؟

**دفعہ ۲۵** سلطنت مجاز ہے کہ وہ کسی شخص کو رعایا ہو جائے کا صداقت نامہ عطا کرے۔ اس میں، اور رعایا بننے میں، جو فرق ہے، وہ یہ ہے کہ جس شخص کو صداقت نامہ دیا جاتا ہے، وہ صداقت نامہ کی عطا کی تاریخ سے انگریزی رعایا ہوتا ہے، نہ کہ تاریخ بدلتی سے۔ برخلاف اسکے کہ جس، جو انگریزی رعایا بنتا ہے وہ سلطنت متحدہ میں سلطنت انگلشیہ کی پیدائندہ رعایا کے مساوی ہوتا ہے، جیسا کہ روشنتہ دفعہ میں بتایا گیا ہے۔ یہ فرق، اس وقت تک، نہایت اہم تھا، جب تک کہ ملک غیر کے باشندے، ارضی لینے اور اس پر قابض رہنے کے مجاز نہ تھے۔ جو شخص، ذریعہ صداقت نامہ رعایا بنایا جاتا تھا، چونکہ اس سے تواریث (ملک غیر) کا مادہ زائل نہیں ہوتا تھا، اس لئے وہ (انگلستان میں)، ارضی کا وارث نہیں ہو سکتا تھا، اور نہ ہی ایسی اولاد جو قبل از رعایا بنائے جانے کے، پیدا ہوئی تھی، اس کا وارث ہا سکتی تھی۔ اب جو کچھ عملی فرق رہ گیا ہے وہ، صرف اس قدر رہے کہ جو شخص، ممالک انگریزی کی حدود پر سے باہر پیدا ہوا ہے، اگرچہ وہ بذریعہ صداقت نامہ رعایا بنالیا گیا ہو، اس وقت تک، بلڈ لینڈ کا رکن، یا پارلیمنٹ کے کسی ممبر کا ممبر نہ ہو سکے گا۔ بذریعہ شہرہ ملکی یا فوجی میں، کوئی معتبر عہدہ یا سکے گا۔ نہ اس کو، اور نہ اسکے لئے بطور امانت، کسی شخص کو سلطنت کی طرف سے، کوئی ارضی مکان یا قابل ارث جائداد عطا ہو سکے گی۔ جب تک اس کے والدین، انگریزی قوم سے

۱۲ جون، ۱۹۱۲ء۔ ڈبلچو فصل ۲ دفعہ ۲ ایکٹ بابتہ ۱۹۱۲ء دفعہ ۲ میں، صریح اجازت  
ایسے صداقت نامہ کے عطا کرنے کی موجود ہے۔

**دفعہ ۲۸۶** ایکٹ ۱۹۱۲ء میں، رعایا بننے کیلئے، جو شرائط قرار دیئے گئے ہیں، وہ یہ  
ہیں، کہ باشندہ ملک غیر، پیشی درخواست سے آٹھ سال قبل یا نوے برس سے قبل ملک میں داخل ہوا ہو، یا اگر وہ پانچ سال سلطنت کی ملازمت کی ہو، اور رعایا بننے کے بعد پانچ سال تک  
کے ممالک محروسہ میں قیام کا ارادہ رکھتا ہو، یا ملازمت سرکاری میں داخل ہونا یا اس میں قائم رہنا چاہتا  
ہو، اور نیز یہ کہ وہ ہنگامہ میں داخل ہو اور انگریزی زبان سے، کافی طور سے واقف ہو جس قیام کا اور ذکر  
ہو، اس میں سے، عین اقبالی پیشی درخواست کا ذکر ایکٹ میں کیا قیام، سلطنت متحدہ میں، اور باقی چار  
سال کا قیام، سلطنت متحدہ و سلطنت انگریزی کے کسی حصہ تک میں، قبل پیشی درخواست، آٹھ سال  
کے اندر ہونا لازم ہے۔ [بی۔ این۔ اے۔ ۱۹۱۲ء دفعہ ۲ ضمیمہ (۱) اور (۲)۔]

**دفعہ ۲۸۷** ایکٹ ۱۹۱۲ء میں، جو ارجح کے قبل، سلطنت انگلشیہ کی پیدائشہ رعایا ہوا، اور  
بعد وزیر دفعہ ۲۹۴، ملک غیر کی باشندہ ہوئی ہو، وہ، انیس شرائط کے ساتھ، پھر انگریزی قومیت  
حاصل کر سکتی ہے جو رعایا بننے کے لئے ضروری ہیں، مگر اس کے کہ قیام کے شرائط اس سے متعلق ہونگے۔  
اسکے علاوہ، سرکاری آف شپٹ مخصوص صورتوں میں، اسے محاذ میں، کہ وہ کسی شخص کو رعایا قرار  
دینے کا صداقت نامہ عطا کریں، اگرچہ چار سال کا قیام یا پانچ سال کی ملازمت، پیشی درخواست  
سے آٹھ سال کے اندر واقع ہوئی ہو۔

**دفعہ ۲۸۸** ضمیمہ ۱۹۱۲ء میں،  
دفعہ ۲۸۸ ممالک محروسہ انگلستان کے ہر ملک کی مجلس زمین، قوانین یا حکومت،  
کو از روئے قانون، رعایا بننے کے صداقت نامے دینے کا اس طرح اختیار حاصل ہے جس طرح سرکاری  
آف شپٹ کو حاصل ہے، اور وہی تمام شرائط اسکے عطا اور انفعال سے متعلق ہوتے ہیں، البتہ  
سجائے انگریزی کے کوئی دوسری زبان، جو اس ملک میں، انگریزی زبان کے مساوی تصور ہوتی ہو،  
قائم کیا جاتی ہے، جو صداقت نامہ، رعایا بننے کا، متبوعات انگریزی سے عطا کیا جائے گا، اس  
کا وہی اثر ہو گا جو انگلستان کے عطا صداقت نامہ کا ہوتا ہے۔ اس ایکٹ کا وہ، جو جس کا  
تعلق رعایا بننے سے ہے، انگلستان کے ایسے ممالک سے متعلق نہ ہو گا، جن کو خود مختار حکومت  
کا اختیار حاصل ہے، جب تک کہ وہاں کی مجلس وضع آئین و قوانین اس کو اختیار نہ کرے۔ (بی۔

این۔ اے ۱۹۱۲ء دفعات ۹۰) ملک کی تینوں نوفاؤنڈلینڈ اور اسٹریلیا نے شاہی ایکٹ کے اس جز کو منظور کر لیا ہے۔

یہ جدید انتظامات سلسلہ کے رعایا بننے کے ایکٹ کی دفعہ (۱۶) کے قائلہ میں جس کی رو سے ہر انگریزی مقبوضہ ملک کے۔ جس میں اب، خود مختار انگریزی ملک بھی شریک ہیں۔ متعین کو، یہ اجازت تھی، کہ وہ ایسے قوانین بنائیں جن کی رو سے، وہ کسی شخص کو اپنے حدود ملک میں رعایا کے جملہ یا کوئی خاص حق، ملکا کر سکیں، یا ایک مقدمہ میں، جو جنگ کے زمانہ میں، دائرہ مقبوضہ دفعہ (۱۶) کے تحت، یہ طے ہوا کہ جو صداقت نامہ رعایا بننے کا، اسٹریلیا میں، ایک جرمن کو، جو رہا ہوا تھا، دیا گیا تھا، اس کے لئے، اسے ایسے شخص کی حیثیت میں، جو انگلستان کی رعایا بن گیا تھا، کوئی فرق نہیں دیکھتا، یا ایک شخص، جو بلحاظ پیدائش کے، جرمنی تھا، وہ، باوجود اسٹریلیا کی رعایا بن جانے کے، انگلستان میں، ملک غیر کا باشندہ ٹھہرا، اور قرار پایا کہ وہ، صرف مقامی اتباع تھا، مقدمہ مارکو اڈلسٹام اڈلٹی جنسٹریل (۱۹۲۰) آر۔ کے۔ بی۔ سی۔ ۱۰ سے، جج، اسٹرن ڈیل۔ دارلٹن۔ نیگلر جنہوں نے جنس ڈارلنگ اڈلسٹام اور جے کے فیصلہ کو بحال رکھا (۱۹۱۸) آر۔ کے۔ بی۔ ۶۱۷، یہ ممکن ہے، کہ کوئی شخص، کسی حصہ ملک میں، بادشاہ کا بیٹا ہو جائے، مگر وہ اتباع، تمام ملک محدودہ کے لئے، مقصور ہو گا، اگرچہ ملک میں، وہ رعایا نہ ہو گا، وہاں وہ باشندہ ملک نہیں سمجھا جائیگا، (ارلے جنس ڈارلنگ (۱۹۱۸) آر۔ کے۔ بی۔

صفحہ ۶۲۲)

سلسلہ کے ایکٹ نے اس اور پورے اتباع، اور جرمنی، باشندگی، کا خاتمہ کر کے، یہ قرار دیا کہ جو صداقت نامہ رعایا بننے کا، انگریزی مقبوضات کے کسی حصہ سے دیا جائے، وہ تمام ملک محدودہ میں موثر ہو گا۔ برخلاف اس کے، جو شاہی صداقت نامہ، باشندگی کا عطا کیا جاتا ہے، اس کے پورے اثر میں، اس وجہ سے، نقص واقع ہوتا ہے، کہ وہ قابل منساخت ہے۔

عام طور سے، اس امر کا فیصلہ کر لیا گیا کہ ایک شخص، انگریزی رعایا ہے، یا ملک غیر کا باشندہ، انگلستان کے قانون سے ہونا چاہئے، لیکن اگر وہ، ملک غیر کا باشندہ قرار پائے تو خود اس کے حقوق، یا دوسروں کے حقوق، کا تصفیہ، جو اس واقعہ سے متاثر ہوتے ہیں، اس حد تک،

اور اس طریقہ پر کیا جائیگا، جو اس حصہ ملک کے قانون میں مسین اور مقرر ہے۔ مقدمہ ڈونگانی بنام ڈونگانی (۱۸۲۵ء) ۳- نیپ- ۶۲- جج شاذول۔ و مقدمہ اڈم (۱۸۲۷ء) ۱- مون- پلی- بی- ۴۹- جج ارنگن۔

## اعلان غیریت (alienage) و دست برداری

### از اتباع (Expatriation)

**دفعہ ۲۸۹** ”ہر ایسا شخص، جو سلطنت انگلستان کے ممالک محروسہ اور اس کی حالت اتباع میں، یا انگریزی جہاز پر پیدا ہونے کی وجہ سے، انگلستان کی اصلی رعایا ہو، مگر اپنی پیدائش کے وقت، یا اپنے تلافی کے زمانہ میں کسی ملک غیر کے قانون کی رو سے، اس ملک کی رعایا بھی ہو گیا ہو، اور اس وقت بھی، اسی ملک کی رعایا ہو۔“ اور نیز ”ہر ایسا شخص، جو اگرچہ انگریزی ممالک محروسہ انگلستان کے باہر پیدا ہوا ہو، مگر انگلستان کی پیدائشی رعایا ہو، مجاز ہے کہ وہ اپنی غیریت کا اعلان کرے، بشرطیکہ وہ بالغ ہو (اور نابالغ، مجنون، اور غیوٹ اکو اس، یا منکوحہ عورت نہ ہو)۔ اس اعلان کے وقت اور اس کے بعد سے، وہ انگریزی رعایا نہ باقی رہیگا۔“ بی۔ این۔ اے۔ دفعہ ۱۳۔ جو الفاظ قسین میں ہیں، وہ دفعہ ۲۸۹ سے لئے گئے ہیں۔

**دفعہ ۲۸۹** (الف) مگر جس شخص کی دو قومیتیں ہوں، وہ زمانہ جنگ میں، اعلان غیریت کا مجاز نہیں ہو سکتا، کہ وہ ان ذمہ داریوں سے بری ہو جائے، جو اسے بحیثیت، انگریزی رعایا کے عائد ہوتی ہیں، خواہ وہ قومیت جس کو، وہ قائم رکھنا چاہتا ہے، غیر جانبدار ملک کی ہو، مادامتن کے ملک کی۔

مقدمہ گرینڈ بنام نیشنلٹن (۱۹۱۸ء) ۲۱- کے۔ بی۔ ۲۲۰- جج، ایوڈی ٹیرنٹ

و مقدمہ کیلڈر فریئر گر (۱۹۱۷ء) ۲۱- کے۔ بی۔ ۱۲۹- جج، ٹونسن آڈی۔ برتے ڈ

و جج سنہام ٹیلر (۱۹۱۷ء) ۱۱۶- ایل۔ ٹی۔ ۴۴۴- جج، ریڈنگٹ۔ رڈتے۔ رولٹ :

ان مقدمات میں، عدالتوں نے ان فیصلہ جات کا اتباع کیا، جو بوئز کی لڑائی میں

(سرکار بنام لیچ (۱۹۰۳ء) کے۔ بی۔ ۴۴۴- جج، جج میں، یہ طے ہوا تھا

— کہ انگریزی رعایا، ایسے وقت میں، کہ انگریزی قوم پر سرحد جنگ ہو، اس کی

مجاز نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنے آپ کو انگریزی قومیت سے سبکدوش کر کے  
ٹھمن کی رعایا بن جائے۔

لڑائی کے زمانہ میں، اس شخص پر جو وہ تو تیس بکتا ہے، دونوں قوموں کی ذمہ داریاں  
عائد ہوتی ہیں اور وہ اس کا مجاز نہیں ہو سکتا، کہ ان میں سے کسی ایک ذمہ داری سے سبکدوش  
ہو جائے۔ برخلاف اس کے، جس صورت میں، ایک بدلتی انگریزی رعایا نے، زیادہ جنگ میں  
جزین کا صداقت نامہ رعایا بننے کا، حامل کر لیا تھا، انگریزی عدالت نے، یہ طے کیا، کہ وہ جرمن  
کے معاہدہ صلح کے شرائط کی تعمیل کے مقاصد کیلئے، جو تھی رعایا تھا، اور حبشہ کے ایک حکمران  
اس کی جائداد، واقع انگلستان، ان تال غنطی تھی، مقدمہ سپریم کورٹ ۱۹۲۱ء (۱) - کے۔  
بی۔ ۱۷۲۰ - پی۔ او جس لائن عدالت کا حجام، اس طرف ہے، کہ جو شخص، لڑائی کی مصیبت  
میں، ذمہ داری کے بارے میں سبکدوشی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، جو اس پر بدائش یا قیام کی بنا پر  
عائد ہوتا ہے، اس پر دونوں ملک کی ذمہ داری کا سخت ترین بار ڈالا جانا چاہئے۔

۲۹۰۔ جو انگریزی قومیت رعایا بننے سے حاصل ہوتی ہے، وہ بھی، اعلان غیریت  
ذائل ہو جاتی ہے، جب کہ انگلستان اور شخص مذکور کے اصلی ملک میں، یہ معاہدہ ہو، کہ جو شخص اس  
ملک کا، انگریزی رعایا بننا ہو، وہ اس حیثیت سے سبکدوشی حاصل کرنے کا مجاز ہے (بی۔ این۔  
۱۹۱۴ء و ۱۹۱۵ء)۔

۲۹۱۔ ہر شخص جو بی، جمہون، مجبواً اس یا اسکو، عورت نہیں ہے، رضامندی، خود  
ملک غیر کی رعایا بن جائے، سے انگریزی رعایا نہیں رہتا، جب تک کہ وہ ملک غیر میں موجود  
رہتا ہے۔ بی۔ این۔ ۱۹۱۴ء و ۱۹۱۵ء۔

۲۹۲۔ (الف) لیکن وہ انگریزی قومیت کی ذمہ داریوں سے، ایسے وقت میں  
کہ سلطنت انگریزی کسی ملک سے، سبکدوش ہو، تو اس کے ملک کی رعایا بن کر سبکدوش  
نہیں ہو سکتا۔ مقدمہ کارنام نیچ (امریکہ)۔

۲۹۳۔ اگر کوئی شخص، جس میں انگریزی اور غیر انگریزی، دونوں قومیت کی حیثیتیں موجود  
ہوں، اپنے طرز عمل سے، اس امر کا ثبوت دیتا ہے، کہ وہ ملک غیر کی قومیت کو مرنے چھٹا ہے۔  
اگرچہ اس نے، اپنی غیریت کا اعلان نہیں کیا، یہ فرض کر کے، کہ اس کو ایسا سلطان کا حق حاصل تھا،  
اور اگر ملک غیر نے، بغیر باضابطہ رعایا بنائے اس کو، اس طرح سے، اپنی رعایا ہونا تسلیم کر لیا،

کہ دفعہ ۲۹۱ اس سے متعلق نہیں ہو سکتی، — تو ایسی حالت میں، عام قانون بین الاقوام کے مقاصد کے لئے اس کو، ملک غیر کی رعایا قرار دینا، نامناسب ہو گا۔

مقتدرہ ڈیرہ متعلقہ تحصیل میں ملت و مادی رعایا کے انگریزی، بلکہ فرانس (۱۸۳۲) ۲۱-۲۲ نیپ ۲۹۵۔ بیج مشاؤ دل کو دیکھو، مقتدرہ کاؤٹیس ڈی کانوے،

تخصیص متذکرہ الار (۱۸۳۲) ۲۱-۲۲ نیپ ۲۹۵، پارکے، ڈان حالات کے متعلق؛ جن میں ایک انگریزی رعایا کے حقوق خلافت کا، ایسا شخص دعویٰ کر سکتا ہے؛ جو ہمہ منوں میں انگریزی رعایا نہیں ہے، تاہم وہ اپنی اولاد پر انگریزی رعایا کی حیثیت کو زبردست ۲۸۲ منتقل کرنے کیلئے، انگریزی رعایا تصور ہو گا۔

بیج ہسٹام ویر (۱۸۲۶) ۶-۵۱۔ بیج، دو گجرات کو  
دفعہ ۲۹۳ انگریزی قومیت کے زائل ہو جانے سے وہ، ذمہ داریاں زائل نہیں جاتی، جو ان افعال سے قائم ہوئی ہیں، جن کا ارتکاب، اس زوال سے پہلے کیا گیا تھا۔

## خانگی تعلقات کے اثر قومیت پر

دفعہ ۲۹۲ ”جو مرد، انگریزی رعایا ہو، اس کی زوجہ، انگریزی رعایا، اور جو شخص، ملک غیر کا ہو، اس کی زوجہ، ملک غیر کی باشندہ سمجھی جائے گی، لیکن اگر کوئی شخص، اوقاف تعلقات زناشوی، انگریزی رعایا سے خارج ہو جائے تو اس کی زوجہ کو، یہ اختیار ہو گا، کہ وہ اس امر کا اعلان کرے کہ وہ انگریزی قومیت کو برقرار رکھنا چاہتی ہے، اور اس پر وہ، انگریزی رعایا تصور ہوگی۔“ بی۔ این۔ اسے ۱۹۱۳ء دفعہ ۱۰۔

۱۹۱۸ء کے ایکٹ میں یہ حکم ہے کہ — جو عورت، پیدائشی انگریزی رعایا ہو اور جو برہنہ زاولی، ملک غیر کی باشندہ سمجھی جائے گی، اس کو یہ اختیار ہو گا، کہ وہ یہ استدعا کرے کہ وہ، پھر انگریزی قومیت میں داخل ہو جائے، — تو اس کا شہرہ ایسے ملک کی رعایا ہے، جو پاکستان کے امراء سے برسرِ جنگ ہے، تو اس کو، ایسی استدعا پر رعایا بننے کا صداقت نامہ دیدیا جائے گا۔

دفعہ ۲۹۴ (الف) جو عورت، برہنہ ملک ج ۱۱۰ نے شوہر کی قومیت میں داخل

ہو گئی ہو، وہ محض جوہر ہو جانے سے، اپنی اصلی قومیت کی طرف رجوع نہیں کراتی۔ بی۔ این۔ اے  
۱۳۱۹ء دفعہ ۱۱۔

زادہ جنگ میں اگرچہ انگریزی رمل کا تبدیل تو میت کا اختیار حاصل نہیں ہے؛ مگر یہ قاعدہ انگلستان کی اس بدلتی رمل یا عورت سے تعلق نہیں ہے جس نے ملک غیر کے باشندے سے نکاح کر لیا ہے؛ اگر شخص مذکور ملک جن کا باشندہ ہو۔ حال ہی میں یہ طے ہوا کہ جب زائد وقتہ جنگ میں۔ مگر سادہ منہج پر دستخط ہونے سے پہلے۔ ایک بدلتی انگلستان کی رمل یا عورت نے ایک جرمن کے ساتھ عقد کر لیا، تو وہ تاریخ نکاح سے جس میں جوگی، اور ملکی جائداد، دوسرے جنوں کی طرح، مستوجب منہجی جوگی۔ مقدمہ فریتلڈر بنام ٹرنٹی خستہ دل

[۱۹۲۱] آڈیو۔ این۔ ۳۴۶، حج رشتہ

۲۹۵ " ایک باشندہ ملک غیر کو رعایا بننے کے صداقت نامہ دیئے جانے کی صورت میں، سرکاری آفیس میں رجسٹرڈ ہو کر وہ مناسب تصور کرے، تو باشندہ ملک غیر کی درخواست پر صداقت نامہ میں اس کی اپنی اولاد کا نام بھی درج کر دے، جو صداقت نامہ کی تاریخ سے پہلے پیدا ہو چکی ہو اور نابالغ ہو۔ اس عمل کے بعد اولاد کو اگر وہ پہلے سے پیدائشی انگریزی رعایا نہیں تھے تو انگریزی رعایا میں داخل ہو جائے گی۔ لیکن ایسی اولاد کو جن بلوچ کے سینے کے بعد پاکستان کے اندر یہ اختیار ہو گا اگر وہ اپنی غیریت کا اعلان کر دے، اور اس اعلان کی سب آئندہ پیدائشی انگریزی رعایا سے خارج ہو جائے گی۔" بی۔ این۔ ۱۔ ۷۔ ۱۹۱۳ دفعہ ۵۔ (۱)۔

سنہ ۱۹۷۱ء کے رمایا جانے کے انجیل میں ایک ضمنی اس مضمون کی موجود ہے کہ جس شخص کو ہدایت نامہ رمایا جانے کا دیا جائے، اکیلا اولاد ہو۔ جو کہیں میں انگلستان کے ایک محروسہ میں اپنے والدین کیساتھ رہی ہو۔ وہ انگلستان کی بنی ہوئی راجا تھوڑی ہوگی۔ ایک متحدہ میں یہ طے ہوا کہ کسی ایسے شخص کی اولاد، جو اس اولاد کی پیدائش سے قبل، انگریزی رعایا بن گئی ہو، وہی صورت میں انگلستان کی بنی ہوئی راجا نہیں تصور ہوگی۔ جبکہ اولاد مذکور اپنے والد کے انتقال کے قبل تک انگلستان سے باہر رہی ہو مگر اس واقعہ کے بعد اس کی ماں، اس کی انگلستان سے آئی ہو۔ یہ اس وقت بھی ملتا تھا، اور خود میں کو رمایا جانے کا صلہ نامہ نہیں ملتا تھا۔

اس بنا پر، بچہ اس ایٹل میں داخل نہیں سمجھایا۔ (جیف بن سکرل (۱۹۱۶) [

۱۔ کے۔ بی۔ ۴۶۹۔ جج، ڈارلنگٹ۔ ایڈریس وارتھ (۱۹۱۶)

دفعہ ۲۹۶۔ جب کوئی انگریزی رعایا، برٹش اعلان غیریت، کسی دوسرے طریقے سے، انگریزی رعایا نہیں رہتی، تو اس کی ہر نیا پیدائش اولاد بھی، انگریزی رعایا سے خارج ہو جاتی ہے؛ مگر یہہ اسی صورت میں ہوتا ہے جبکہ ایسی اولاد، شخص مذکور کے انگلستان کی رعایا سے خارج ہو جائے بعد، کسی دوسرے ملک کے قانون کی رو سے اس ملک کی غبی ہوئی رعایا نہیں ہو جاتی۔ مگر شرط یہ ہے کہ جس صورت میں، اگر انگلستان کی رعایا میں کسی بیوہ نے، ملک غیر کے باشندہ کیساتھ نکاح کر لیا ہو، تو اس کی حوالہ داد، پہلے شوہر سے ہوگی، وہ شخص اس کے نکاح کی بنا پر، انگریزی رعایا سے خارج نہ ہو جائے گی؛ خواہ شوہر ثانی، انگلستان کے ملک محروس میں رہتا ہو، یا اس سے

364

دفعہ ۲۹۷۔ ہر جو رعایا، اس طرح سے، انگریزی رعایا سے خارج ہو جائے، وہ مسن بلوغ کو پہنچنے کے بعد، ایٹل کے اندر، یہ درخواست کر سکے گی، کہ وہ، پھر انگریزی قومیت کو اختیار کرنا چاہتی ہے۔ اولاد ایسی درخواست کے پیش ہونے پر، وہ، پھر انگریزی رعایا میں شامل کر لیا جائے گی۔ بی۔ این۔ اے۔ دفعہ ۱۲۔

ایک انگلستان کا باشندہ، امریکہ کی رعایا بن گیا تھا؛ اسے بچہ کی نسبت، طے ہوا کہ اس کو، امریکہ کا توطن، اس صورت میں، کو وہ، اپنے باپ کے رعایا بن جانے کے بعد، چھ سال، انگلستان میں رہا تھا، مصل نہیں ہو سکتا؛ کیونکہ امریکہ کے قانون کی رو سے، باپ کا رعایا بننا، صرف اسی وقت سے، نابالغ بچوں کو متوطن امریکہ قرار دے سکتا ہے، جب سے، بچوں کا قیام مستقل طریقہ سے، امریکہ میں شروع ہوا حالات نے، یہ قرار دیا، کہ والدین کے رعایا بننے کے بعد، بچوں کا مستقل طریقہ سے قیام کرنا، لازم ہے کہ

ایٹل بن سکرل، امریکہ ونگ، مسٹر، ڈیڈنڈز (۱۹۱۶) ۱۱۶۔ ایل۔ سی۔

آر۔ ۳۰۵۔ جج، ڈیڈنڈز۔ روٹے کزن

انتقال قومیت بصورت دست برداری

دفعہ ۲۹۸۔ حکومت انگلستان کا، کسی ملک مفوضہ سے دست بردار ہونا، یا اس کی خود مختاری



کو تسلیم کر لیا، ایسے تمام شخصوں کو جو ان حکاک میں متوطن ہوں، تاج و دست برداری یا تسلیم سے انگریزی قومیت سے خارج کر دیتا ہے۔

دوسرا حکیم (۱۸۲۳ء) - بی۔سی۔ ۱۸۶۹ء - حج، ایبٹ وغیرہ تو  
**۲۹۹** شہرہ آفاق تھے وہ لوگ، اپنا وطن کسی ایسے ملک میں، زمانہ میں نہ معاملہ کے اندر؛  
 اور اگر کوئی زمانہ میں نہ ہوا تو فوراً متعلق کر دیں جو انگریزی قبضہ میں نہ جائے۔

مقدمہ ردو بنام ملاشر (۱۸۲۶) ۵۔ بی۔ سی۔ ۱۰۷۔ ج ۱، ایٹم ۱۔ بی۔  
ہوٹو ردو بنام ملاشر (۱۸۳۲) ۵۔ سی۔ بی۔ ۷۷۔ ج ۱، پارک ۱  
جیفسر بنام ملاشر (۱۸۳۵) ۳۔ کن۔ ۱۳۰۔ ج ۱، پارک ۱

مقدمہ برکس (۲۰۱۲ء) سی وی جے ۲۰۲۶-۲۰۲۷ء ۲۷۷-۲۷۸ ج: بی بی سی نیوز  
میں جو تجویز صادر ہوئی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت کا خیال یہ تھا کہ جولا کلا امریکہ  
کی نو مختاری کے تسلیم کئے جانے کے وقت، (۱۹) سال کا تھوڑا وہ مجاز تھا کہ  
خارج وہ، ہیوت، کا بعد دو سال کے سن پورغ کو پہنچا، اپنے لئے کوئی قومیت منتخب  
کر لیتا، معاہدہ صلح میں کوئی خاص میاد قرار نہ پائی تھی۔ انکی صحبت، بشکل تسلیم  
کیا جاتی ہے اور جہت سے اس مقدمہ میں پیش تھا اس میں یہ فیصلہ نہیں ہو سکا تھا کہ  
قومیت، ایسی حالت میں کہ وہ تسلیم نہیں، ذاتی طور سے ایک مجاز  
یا ایسا احکاماتی زائل ہو جائے۔

و معنی: جس حالت میں دو سلطنتیں ایک شخص کی ذات میں جمع ہو جائیں تو دونوں سلطنتوں کی رعایا، دونوں ممالک میں، رعایائے ملک غیر نہیں تصور ہوگی، لیکن جب ہندو اور انگلستان میں ذاتی اتحاد باقی رہا تو ہندو کے دورہ والے جو پید ہو چکے تھے اور سب انگلستان میں باشندہ ملک غیر قرار پائے۔

ایزکین بنام ڈورنٹ (۱۸۷۶ء تا ۱۹۵۲ء) کی پیدائش ۱۸۷۶ء میں ہوئی۔ وہ ایک ممتاز صحافی اور شاعر تھے۔ ان کی شاعری میں ایک خاص مقام ہے۔ ان کی شاعری میں ایک خاص مقام ہے۔ ان کی شاعری میں ایک خاص مقام ہے۔

جزیہ منحوہ ایس ہوا تھا

## اختلاف قومیت و عدم قومیت

اصول قومیت صرف ایک پہلی چاہئے، لیکن میں جانتی ہوں، ایک رعایا کے تعلق و حکومتیں برنباہے (Jus soli) قانون ملکی (Jus sanguinis) قانون قومی ایسی دوسری وجہ، معمولہ رہی ہیں اس وقت اس کے کمال اتباع کی نسبت اور متضاد و مادی میں ہوتے ہیں جہاں تک ان کی سلطنتوں میں ان رعایا کی تصنیف، مذریعہ عدالتوں کے ہو گا، ان کی تعلیم اس سلطنت کے قانون کے مطابق، ان کی قومی حیثیت کے مقابلہ میں لائی جائے گی، لیکن جب دعویٰ سے، انتظامی عہدہ داروں کا تعلق ہو گا، جیسے اس مسئلہ میں، کہ آیا قانونی بنیاد کا جرم اس بنا پر معاف ہو سکتا ہے کہ مجرم دوسری سلطنت کے تعلقات کی بنا پر ایسے طرز عمل کا مجاز تھا؟ یا یہ کہ آیا قانونی رعایا جو بیرون ملک ہو، ان کی حفاظت سلطنت پر لازم ہے؟ تو وہ، تمام حالات موجودہ پر نظر ڈال کر، حسب مناسب کارروائی کرنے میں آزاد رہیں گے۔ اس طور سے یہ قاعدہ تقریباً مسلم ہے کہ کوئی سلطنت، اپنے ان تمام قوموں کی حفاظت نہ کرے گی، جو دوسری ایسی سلطنت میں رہتے ہیں، جس کو برنباہے قانون ملکی یا قومی یا رعایا بننے وغیرہ کے واسطے، ہم قوم ہونے کا دعویٰ ہے۔ اس سے جو نتیجہ نکلے ہو تا ہے، وہ یہ ہے کہ رعایا بننے کے ایکٹ میں ملک کی وضع میں، جو اوصاف رعایا بننے کے بیان کئے گئے ہیں، وہ رعایا بننے کے ضل کوئی حقیقت نہیں پرخص اور محدود ہیں، بلکہ صرف ان امور کا اظہار کرتے ہیں، جو انگریزی عملہ عام کے تحت اسے اس کمال رعایا بننے کا نتیجہ ہو گا، ان کی منظوری و بحالی ہے۔ اور یہ امر بھی قابل ملاحظہ ہے کہ یہ اوصاف، انگریزی قومیت کے ایکٹ سے لے کر ان میں قائم نہیں رکھے گئے ہیں، اگرچہ ایکٹ مذکور میں، البتہ یہ بیان ہوا ہے کہ رعایا بننے سے انگریزی قوم کے تمام حقوق حاصل ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ ان کے جو بچے بیرون ملک پیدا ہوتے ہیں، ان کو بھی وہ، ان کی انگریزی قومیت تعلق کر سکتے ہیں۔ جس میں کہ پیدائشی ملکیت ان کی رعایا اپنی اولاد کے متعلق کر سکتی ہے۔

یاد رکھیں کہ جب تک کہ ایسے لوگوں کا مسئلہ ہی پیش نظر نہ کر دیا، جن کا تعلق کسی قوم



## فصل شانزدهم انجمن و جماعت ہائے عام

(CORPORATION AND PUBLIC INSTITUTION)

حقیقی شخص، کے علاوہ، جن سے ہم، اس وقت تک بحث کرتے رہے ہیں، قانون بین الاقوام کو، ان فرضی اشخاص سے بھی بحث کرنی پڑتی ہے، جن کے اصطلاحی وجود کو ہر ملک کا قانون تسلیم کرتا ہے، انکی ایک قسم انجمنوں پر مشتمل ہے، جنہیں حقیقی اشخاص، جو ارکان کے نام سے مسموم کیئے جاتے ہیں، اور انکے جاگین، ایک ایسی جماعت بناتے ہیں جن کو قانونی وجود اور روحانی جانشینی کا حق ہوتا ہے۔ قانون روم کے عام اصول کے لحاظ سے، بظاہر انجمن کے قیام کیلئے تین ارکان کی ضرورت سمجھی جاتی تھی۔ برائیس پریسٹس کا خیال تھا کہ ایک انجمن کیلئے تین ارکان کی ضرورت ہوتی ہے، اور ایسی قاعدہ کا اتباع کیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ خلاصہ ۱۶، ۵۰۔ لیکن کوئی انجمن، اس بنا پر شکست نہیں ہو جاتی تھی، کہ اس میں، صرف ایک رکن رکینا ہے۔ اگر انجمن میں صرف ایک رکن رکینا ہے، تو یہ مسلم ہے کہ وہ کاربار کے جاری رکھنے کا مجاز ہے، اور تمام ارکان کے حقوق، انکی ایک ذات میں جمع ہو جاتے ہیں، اور ایسی حالتیں بھی، ایسا انجمن کا اطلاق ہوگا۔ (خلاصہ ۴۲-۴۰-۲) انگلستان میں، ہم کو ایسی جمعیں ملتی ہیں جن کے ارکان کی تعداد کبھی ایک سے زیادہ نہیں ہوتی، یہ ہم انجمن ہائے مفرد (Corporation sole) انجمن ہائے مرکب (Corporation aggregate) سے ممیز ہیں۔ قانون روم میں، فرضی اشخاص کی، ایک دوسری جماعت پائی جاتی تھی، اور اکثر مالک میں، اس کا وجود اب بھی مقاصد عام کی حالتوں کے ذریعہ سے نظر آتا ہے، مثلاً مد سے ایستفا خانے، جن کا قانونی وجود، بغیر ایک رکن اس کے نمی مانا جاتا ہے، اور اس بنا پر وہ، (Personae vice fungi) کے نام سے مسموم کیئے جاتے ہیں۔ شکستہ نہیں ہم ایسے فرضی شخص نہیں پاتے، ایسی جماعتوں کی جائداد، ہمیشہ انجمنوں یا امنائے امتہ میں ہوتی ہے، جن پر انجمن کا اطلاق نہیں ہو سکتا، ان دونوں اقسام سے ایک ہی



حقین ہو جانا چاہئے۔ اس سے قبل ملکستان میں یہ تسلیم کر لیا گیا تھا کہ انجمن کی شخصیت، اس کے  
ادارہ کی شخصیت سے جدا ہے۔ یہ تصور بونی جائے اور اس کو قومی حیثیت کا تعین، اس کے قیام کے  
قانون سے کیا جاتا ہے۔ مگر یورپ کے بعض ممالک میں یہ رائے قبول نہیں کی گئی تھی، اور جنہوں کا  
قانون، عام طور سے اس ملک کا قانون سمجھا جاتا تھا، جہاں اس کا صدر انتظامی مرکز ہوتا تھا۔ اور  
اگر کسی دوسرے ملک کے قانون کی رو سے اس کو قانونی شخصیت حاصل ہو جاتی تھی تب بھی  
ممکن تھا کہ وہ شخصیت، اس ملک میں جہاں وہ کاروبار کر رہی تھی، تسلیم نہ کی جائے، اور وہاں  
اس کے ارکان، ذاتی طور سے ذمہ دار قرار پائیں۔ دوسرے ممالک میں، اگرچہ اس کے قیام کے قانون  
سے اس کو قومی حیثیت حاصل ہو جاتی تھی، اور اس طور سے اس کا قیام اور انتظام، قانون مذکور  
کے اعتبار میں ہو جاتا تھا، لیکن اس مقام کا قانون، جہاں اس کے کاروبار کا مرکز ہوتا تھا،  
اسکی دیوانی حیثیت کا تعین کرنے والا تصور ہوتا تھا، اور حقیقی شخص کی حیثیت کی طرح، اسکی  
حیثیت کا تعین، اس کے قومی قانون سے نہیں کیا جاتا تھا۔ ملکستان میں، ادوائی تحصیل آمدنی،  
اور قانونی طلب نامحاجات کی تسلی کی اعراض سے انجمن کا، صدر مقام کاروبار، ہمہ گیر کیا جاتا ہے لیکن  
غیر ذاتی حیثیتوں، مثلاً تصنیف حسابات، وغیرہ کے اعراض کے لئے، انگریزی یا بیرونی  
ہو آنے کا تصنیف، اس کے قانون قیام سے کیا جاتا تھا۔

ہوئے کا مقصد اسے قانون قیام کے پابکار بنانا تھا۔  
لیکن جنگ کے زمانہ میں اس معاملہ پر از سر نو غور کیا گیا اور کنٹیننٹل ٹائپ گنری بنام ریڈیو  
مقدمہ ۱ کے۔ بی۔ ۹۲ میں، مراعات کے اجلاس کا چیف جسٹس، ریڈیٹ کرونس بارڈر سے۔  
کنیڈی (جی۔ بی۔ ۹۲) کے (مختلف رائے) نے اس پر بحث کی اور بعد ہاوس آف رازرز  
کی جوڈیشل کمیٹی میں (۱۹۱۶-۲۱) سے۔ بی۔ ۲۰، (جی۔ بی۔ ۹۲) نے اس پر بحث کی اور بعد ہاوس آف رازرز  
تعمیر کیا جو رہنے بحث کر کے، پہلے آزاد قرار دیا۔ کہ جماعت متحدہ کا تو من، اس مقام کا  
سمجھا جائیگا، جب اس اس کا انتظامی مرکز ہو گا۔ اس نے وہ مقام جہاں اس کے مقصد عام  
طریقہ سے اجلاس کو تھے ہیں۔ بعد تو من، اس قومی حیثیت پر جو کہ قانون قیام جماعت  
سے حاصل ہوتی تھی، آزاد جنگ میں تجارت کرنے کی قابلیت، یا عدم قابلیت، کے تصنیف میں  
غالب رہا۔

عدالت مرقد کے تمام ارکان، پجز تہجے اور جو س آف لارڈز کے ارکان، محسن لارڈز شاویا رتور، کمی پیرائے قحی، کہ قانونی شخصیت، صرف اسی حالت میں، ممکن قرار دیا جاسکتی ہے،

جلد اس کا قیام دشمن کے ملک میں ہوا ہو۔ یعنی جماعت متحدہ کی قومیت اور توطن اس ملک پر منحصر ہے جہاں وہ قائم ہوئی ہے۔ لیکن انوکھی آفت لارڈوز نے، مثلاً آئے جس میں تارکر ایکسٹنٹ، مری سٹر اور کیرنٹر شریک تھے۔ یہ طے کیا کہ ایک انجمن یا جماعت جو ہندوستان میں قائم ہوئی ہو وہ ابھی دشمن کی حیثیت اختیار کرتی ہے۔ اگر اسے ایکٹ یا اس کے متعلق حکم دشمن کے ملک میں رہتے ہوئے یا توطن سے ملے ہوئے ہوں، خواہ وہ کسے رہتے ہوں۔ شہر کار انجمن کی انفرادی حیثیت کا کوئی اثر انجمن کی حیثیت پر نہیں پڑ سکتا اگر اس سوال پر کہ آیا انجمن کے ایکٹ دشمن سے ملے ہوئے ہیں، یا نہیں؟ اس کا ضرور اثر پڑے گا۔ لارڈ آسبری نے بہ اتباع بجلہ یہ قرار دیا کہ ایک انجمن کا توطن اسی مقام کا ہوگا جہاں اس کا انتظامی مرکز ہے۔ یعنی وہ مقام جہاں اس کے وہ تنظیم جن کے ہاتھ میں اس کا نظم و نسق ہے عام طور سے اجلاس کرتے ہیں۔

مقدمہ پر نوٹ (۱۹۱۶ء)۔ جی ہاں اگر توہین میں بھی ایسی ہی ایک تائید دیکھیں ایسی فیکٹ اور بیکلر صفوہ امن کے کی سی میاں قرار پایا اس میں ایک انگریزی جہاں کی ملکیت کی بحث تھی۔۔۔۔۔ وہ جماعت اس کا یہ جہاں تھا، انڈیا میں قائم ہوئی تھی، گراں کا انتظام برہمن ڈاکٹروں کے ہاتھ میں تھا۔ اس صورت میں یہ ثابت کیا کہ انجمن مذکورہ انگریزی جس میں قرار دی جاسکتی، اور اس کا جہاں انجمن کے کار قابل مختص ہے۔

جو اس آفت لارڈوز کے فیصلہ سے منظور پوری طور سے متاثر نہیں ہوئے گئے ہیں اور معلوم نہیں ہوتا کہ آیا دوسرے مسائل میں جن میں ایک انجمن کی قومیت یا توطن کی بحث ہو اس کے کام لیا جائیگا یا نہیں؟۔ یعنی یہ کہ انجمن کی قابلیت مسابہ اور وراثت کا سوال کس قانون سے طے ہوگا؟..... اس فیصلہ سے قیاس غالب یہ ہوتا ہے کہ آئینہ انگریزی عدالتیں، انجمنوں کے توطن کے تصفیہ میں انجمنوں کے انتظام کے واقعات کو خود پوری مثال کر سکی، اور جو توطن، دستور سے متعلق ہوگا، ال کو متحدہ اشخاص سے اس طرح متعلق کر سکی جہاں حقیقت اشخاص سے متعلق کیا جاتا ہے۔ یہ امر تعجب سے خالی نہ ہوتا، اگر انگریزی قانون، سر جو حقیقی شخصیت کے ذاتی قانون کے لئے توطن پر اس قدر زور دیتا ہے قانونی شخصیت کے لئے اسی میاں کو ناقابل قبول قرار دیتا۔ خصوصاً اسی حالت میں کہ دوسرے ممالک، جو حقیقی شخصیت کی حیثیت کے تعین میں، قومی قانون پر زور دے رہے ہیں۔۔۔ وہ خود جماعتوں کے

حقوق کے تعین میں اصول تو ملے گا۔ زیادہ تر مناسب خیال کرنے لگے ہیں۔ یہ امر بھی قابل ملاحظہ ہے کہ انجمنوں کو معمول آمدنی کا مستوجب قرار دینے میں، انگریزی انجمنوں کے حال کے فیصلہ جات کا رجحان، اس طرف ہے کہ حقیقی مقام کاروبار نہ کہ ان کے قائم ہونے کا مقام، بسیار تجویز قرار دیا جائے؛ اور بجائے قانونی صورت کے حقیقی واقعات پیش نظر رکھے جائیں۔

زادہ جنگ میں، فرانس کی عدالتوں نے بھی اس اصول کی نظر ثانی کی جسکی وجہ سے ایک وہاں تجارتی جماعتوں کا تو ملے، اس کے منطقی مرکز پر منحصر مصلحتاً تھا؛ انھوں نے بھی انگلستان کی اعلیٰ عدالت کی طرح، یہ طے کیا کہ ایک انجمن کا تو ملے، انکی استعداد، انکی مصلحت کے ذرائع، ان کے مقاصد کی ذات اور ان کے نتیجے کی مناسبت کی کاروباروں پر منحصر ہونا چاہئے۔ قدیم حد درجہ کا ترک، اس اصول پر مبنی تھا کہ جنگ کی حالت میں، ناخوشی قانون کے اصول پر تمام قانون کو ترجیح دیکر جانی جاسکتے۔

دو چہاں تک کہ انجمنوں کا تعلق ہے، انکی ظاہری قومیت زیادہ تر قابل ملاحظہ نہیں ہوتی؛ نوہ قانونی صورت ہمیں انجمن قائم ہے اور وہ مقام جہاں اس کا انعقاد ہوا، اس کے ارکان، ڈائریکٹروں، اور مشیروں کی قومیت؛ ملاحظہ یہ کہ وہ تمام امور جو ناخوشی قانون میں ایک انجمن کی قومیت کی دریافت میں قابل ملاحظہ ہوتے ہیں ان سب سے قطع نظر کو بحالی ہے؛ جب عام قانون کی رو سے کسی انجمن کی حقیقی قومیت، دریافت کرنے کی ضرورت اصرح ہو جاتی ہے۔ فرضی انجمن سے مزید بحث کرنے پر ہم پہلے ایک ایسی وفد سے شروع کریں گے جس کا تعلق ان کا ذخیرہ کی عام جماعتوں (Public Institution) سے ہو گا جو اکثر ملک میں ایسے ہی انجمن ہیں یا ایسے انجمن کے ذریعہ سے قائم ہوتے ہیں؛ اولیٰ قبیلہ فصل خاص طور سے جماعتہائے تمدن سے تعلق رہے گی۔

**وعدا**۔ اگرچہ کسی انگریزی عدالت کو اتہام وصیت کی کارروائی میں معلوم ہوا کہ جو رقم انگریز کے لئے دی گئی ہے اس کا مصرف بلیروں ملک سرکار دیا گیا ہے تو اس کو اس امر کا اطمینان دلایا جانا چاہئے کہ ملک مذکور میں وہ مقصد بطریق جائز پورا ہو سکتا ہے؛ اس اطمینان کے بعد عدالت رقم مذکور اسناد دوسرے انجمن کے جن کو انھوں نے بنایا ہو جو ان کے لئے ترقی، مذکورہ ملک اس ملک کے قانون اور اختیارات کی پابندی کے ساتھ



اس کو صرف کر سکیں۔ ممالک غیر کے کا باغے خیر کے انتظام کے لئے عدالت کوئی خود تجویز نہیں کرے گی۔

مقدمہ پروٹ آف انڈینز بنام آبروی (۱۷۵۴) ایپریل۔ ۲۵۶۔ جج، اردو لکھو  
 و مقدمہ اویفٹ بنام ہندری (۱۷۸۲) ۱۔ برو۔ سی۔ سی۔ ۵۷۱۔ جج، تھروٹر  
 مقدمہ ارنی جنرل بنام لی پائن (۱۸۱۸) ۲۱۔ ایس۔ ڈیو۔ ۱۸۱۔ اوس  
 سی۔ ۱۰۔ جج۔ ۲۶۵۔ جج، ایڈن؛ جنہوں نے جسٹس گرانٹ کے فیصلہ کو، مندرجہ  
 کر دیا، جس میں جسٹس گرانٹ نے ۱۸۱۵ء میں ایک نظام تجویز کیا تھا۔ ۱۹۔ وس۔  
 ۲۰۹۔ و مقدمہ منٹ بنام مکی (۱۸۱۹) ۱۔ وس۔ ۱۱۳۔ نوٹ آج، پوچھنا مقدمہ  
 ایمری بنام لی (۱۸۲۶) ۱۔ وس۔ ۱۱۲۔ جج، گلفورڈ و مقدمہ میورانٹ لائنز بنام  
 ایسٹ انڈیا کمپنی (۱۸۲۶) ۱۔ مو۔ پی۔ سی۔ ۱۷۵۔ ۱۔ مو۔ آئی۔ ۱۔ سی۔ ۱۷۵۔  
 جج، بروڈام و مقدمہ ارنی جنرل بنام اسٹریچ (۱۸۵۴) ۱۹۔ یو۔ ۵۹۷۔ جج، اولڈ  
 و مقدمہ میو بنام بونکر (۱۸۹۷) ۱۔ آ۔ پی۔ سی۔ ۱۷۵۔ جج، لانس نو و مقدمہ  
 میورانٹ لائنز بنام ایسٹ انڈیا کمپنی میں جسٹس بروڈام نے کہا، کہ چند سال سے عدالت  
 لارڈ ہارڈوک کی تجویز سے تجاوز کر رہی ہیں، جنہوں نے مقدمہ پروٹ آف  
 انڈینز بنام آبروی میں تجویز کیا تھا، کوڑہ تیس رقم کے متعلق، کوئی بات نہیں  
 دیکھتے۔ ۱۔ مو۔ پی۔ سی۔ ۲۹۵۔ ۱۔ مو۔ آئی۔ ۱۔ سی۔ ۲۹۲۔ مگر یہ تجویز مقدمہ  
 اویفٹ بنام ہندری کی غلط فہمی پر مبنی تھی۔ اور مقدمہ ارنی جنرل بنام  
 لی پائن میں جسٹس گرانٹ، اسٹریچ آف ورس کے مواجہ میں ہوئی، ایک مخصوص مقدمہ  
 کہ بنام گرانٹ کا حال دیا گیا تھا، اور ایک عجیب مقدمہ ارنی جنرل بنام  
 سٹی آف لندن (۱۷۹۰) ۲۱۔ برو۔ سی۔ سی۔ ۱۷۱۔ ۱۔ وس۔ جون۔ ۳۴۳۔  
 کی تجویز میں، جج، تھروٹر۔ بروڈام نے، اس عام قاعدہ کی وجہ، اس طرح بیان کی،  
 وہ لوگ غیر کے کارخیز کے اہتمام کے مقدمات میں، عام طور سے، عدالت کا دخل  
 دینے کی وجہ یہ ہے، کہ جو لوگ حقیقی طور سے اس کام کو انجام دیتے ہیں، وہ،  
 اس ملک کی عدالتوں کے حاضیاء سے باہر ہوتے ہیں، اور جو لوگ، اس  
 ملک کی عدالتوں کے حدود اختیار میں ہوتے ہیں، وہ، اس کے جوابدہ ہوتے ہیں،

اس فرض کو کوئی شخص، آسانی آنے دینہیں لے سکتا، اور نہ ان فرضوں کو قابل  
الطینان طریقہ سے ادا کر سکتا ہے، شخص ذکر کر کہ نسبت اس عدالت کے جس کا  
وہ جہاد ہے، مقامی لوگوں یعنی مقامی عہدہ داروں کو زیادہ تر مجبور سازنا پڑے گا۔  
۱۔ سو۔ لی۔ سی۔ ۲۹۶۔ ۱۔ سو۔ آئی۔ اے۔ سی۔ ۲۹۵۔

البتہ اثری جنرل کو، انکی اجازت دی جا سکتی ہے کہ وہ ملک غیر کے علاقوں سے  
تجزیہ کی ضرورت والی ریفرمست کرے۔ مقدمہ پیش بنام فرنسوا ۲۱، ۱۸۸۳۔ جاسٹر  
ڈورین ۲۴، بیج، فرانسی ۲۱

**دفعہ ۲۲** انگریزی عدالتیں، بیرونی جماعتوں کے اندرونی تنازعات میں، کوئی مدعی  
نہ کریں گی۔

مقدمہ سٹولب مڈچ، ڈیش ریلوے کمپنی ۲۱ (۱۸۵۵)۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔  
نے کہا: کہ جو کچھ عدالت مدعی کیلئے کر سکتی ہے وہ صرف مقدمہ سے لے کر اس کے حق کا  
استقرار کر دے، مگر وہ اس ملک میں، جہاں انجمن قائم ہوئی ہے، کاربند ہوگا۔  
مقدمہ کیوس بنام بالڈون (۱۸۴۸)۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔  
میں ایسے امور کا بھی ذکر تھا، جو انکیٹڈ کی ایک انجمن کے اندرونی معاملات کے علاوہ  
تھے، مگر عدالت کو مناسب سمجھا کہ مقدمہ کی فریڈ تحقیقات میں، ان امور کا تفسیفہ نہ کرے؛  
جن کا تعلق اندرونی معاملات سے تھا، مقدمہ سٹولب مڈچ بنام اسٹیفنس (۱۸۵۲)۔  
۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔  
انگلستان میں ہوتا تھا، اور پھر ترقی سے روز بڑھتا رہا، مگر اس کا اہتمام  
ترکی عدالت، مجاز تھی۔ انجمن کے اعتبار کے خیال سے، شاید اس قسم کی بحث  
مناسب نہیں خیال کی گئی تھی، تاہم یہ طے ہوا کہ اس سے ترکی قانون متعلق ہے، مگر

**دفعہ ۲۰۳** جو انجمن، بیرون ملک قائم ہوئی ہو، وہ بحیثیت ایک شخص، باشندہ سلطنت ہائے  
متحدہ کے، مستوجب ادائی محمول آمدنی نہیں ہے؛ (الف) شخص اس بنا پر کہ انجمن ذکر  
کے کاروبار کی ایک شاخ، لندن میں واقع ہے۔ یا، (ب) اس وجہ سے کہ اس کے شریکوں کے اہتساب  
بالکس لندن میں ہوتے ہیں۔ (ج) البتہ اس صورت میں وہ مستوجب ادائی محمول آمدنی



جری (۱۹۱۳ء)۔ ایل۔ ٹی۔ ۳۰۳، ایچ۔ ایل۔ ۱۰۱، ایل۔ ٹی۔ ۱۰۱  
 ایل۔ ٹی۔ ۱۰۱، ایل۔ ٹی۔ ۱۰۱، ایل۔ ٹی۔ ۱۰۱، ایل۔ ٹی۔ ۱۰۱  
 کے فیصلہ کو بحال رکھا  
 (۱۹۱۳ء)۔ ایل۔ ٹی۔ ۳۰۳، ایچ۔ ایل۔ ۱۰۱، ایل۔ ٹی۔ ۱۰۱

۳۰۴۔ انگلستان، اسکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کی جماعت متحدہ کی حیثیت شخص باشندہ  
 سلطنت کے متعلق آملی کے ادا کرنے کی مستوج ہے، اگرچہ اس کا تمام کاروبار  
 بیرون ملک ہو تا ہو، اور بعد قیام کے اس کی رجسٹری بھی لاکس فیئر میں ہوتی ہو، وہ  
 باشندہ ہی قرار دیا جائے گا، اس حصہ پر محصول آمدنی ادا کرنے کی مستوج ہوگی، جب تک کہ  
 حقیقی شخص، باشندہ سلطنت کے متحدہ سے محصول لیا جاتا ہے۔

جو انجمن، سلطنت کے متحدہ میں قائم ہو، اور جو حقیقی شخص، سلطنت کے متحدہ میں رہتا ہو، اس پر  
 بلحاظ حصول محصول آمدنی، ایک ہی اصول کا کام لیا جائے گا، اگر اس کی نسبت  
 یہ کہا جائے کہ ایک انجمن کا ایک مقام پر قائم ہونا، اس کی دواں کی باشندگی کا ثبوت نہیں ہے،  
 تاہم یہ بات پالی جاسکتی ہے کہ اس کی باشندگی ان حالات سے متعلق کی جائے گی، جو قیام کے  
 لوازمات میں سمجھے جاتے ہیں۔ کاروبار کرنا، یقیناً باشندگی سے زیادہ تر محدود ہے، اور اس کا  
 اثر انجمن کی آمدنی کے اس حصہ پر پڑتا ہے، جو قابل حصول ٹھہرایا جاتا ہے۔ انجمن اور  
 حقیقی شخص کے درمیان جو فرق ہے، اس کے حصول کے قائل ہوجانے کے بعد اس معاملہ میں، جو قواعد  
 چھاتے ہیں، ان کا تعلق، نسبت کتاب کے محصول آمدنی سے زیادہ تر ہے، مگر مفصل ذیل  
 مقدمات متعلقہ انجمن کا یہاں تذکرہ کیا جاسکتا ہے:-

- ۱۔ سیمینا سلفر کمپنی بنام نکسن، ٹکٹہ جٹ لکھنؤ بنام نکسن (۱۸۷۶ء)
- ۲۔ کیس ڈوٹرن ۲۸۸، ٹکٹہ ڈیڈلکھنؤ بنام نکسن (۱۸۸۲ء)۔ کیو۔ بی۔ ۱۱
- ۳۔ ڈی۔ ۱۴۴، ولڈن ٹیک آف ٹیکلو و سادھار کھ بنام امیتھارن (۱۸۱۹ء)
- ۴۔ کیو۔ بی۔ ۲۸۲ (۱۸۱۹ء)۔ کیو۔ بی۔ ۲۴۰، وبارتھلوئے بریوٹنگ کمپنی
- ۵۔ (۱۸۱۹ء) بنام واک۔ وولڈن ڈیڈلکھنؤ بنام نکسن (۱۸۹۳ء)
- ۶۔ کیو۔ بی۔ ۴۹۹، ڈیڈلکھنؤ (۱۸۹۵ء)۔ کیو۔ بی۔ ۴۹۹، ڈیڈلکھنؤ (۱۸۹۵ء)

۱۔ کیو۔ بی۔ ۵۰۰ (۱۹۹۹) ۷۱۔ سی۔ ۳۱۔ ڈوگر ٹیڈ لائف انشورنس سوسائٹی بنام  
 جیپ (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۱۵۲۔ ایشوا بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)  
 ۲۔ کے۔ بی۔ ۵۹، ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۵۰۰، ڈوگر  
 ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۵۰۰، ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن  
 لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۵۰۰، ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)  
 ۳۔ کے۔ بی۔ ۲۱ (۱۹۰۶)۔ کے۔ بی۔ ۵۹۶۔ جی۔ ایل۔ ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر  
 (۱۹۱۵)۔ کے۔ بی۔ ۱۰۲۲۔ ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۱۵)  
 ان حالات پر جن میں ایک غیر کی ایک کمپنی، اعلیٰ محصول کیلئے، باشندہ دھمکتا  
 نہیں خیال کی گئی تھی، متحدہ گریڈ بنام ایف۔ جی۔ اسٹوڈنٹ (۱۹۲۲) ۹۱۔  
 ایل۔ جی۔ صفحہ ۳۴۰ (ایک۔ ایل۔ ایس۔ ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر)۔ ایکسٹن۔  
 رنر جی۔ کاسٹن بنام جی۔ کاسٹن (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۵۹۶۔ جی۔ ایل۔ ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۱۵)

۳۔ کے۔ بی۔ ۵۰۰ (۱۹۲۰) ۷۱۔ سی۔ ۳۱۔ ڈوگر ٹیڈ لائف انشورنس سوسائٹی بنام  
 جیپ (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۱۵۲۔ ایشوا بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)  
 ۲۔ کے۔ بی۔ ۵۹، ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۵۰۰، ڈوگر  
 ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۵۰۰، ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن  
 لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۵۰۰، ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)  
 ۳۔ کے۔ بی۔ ۲۱ (۱۹۰۶)۔ کے۔ بی۔ ۵۹۶۔ جی۔ ایل۔ ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر  
 (۱۹۱۵)۔ کے۔ بی۔ ۱۰۲۲۔ ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۱۵)  
 ان حالات پر جن میں ایک غیر کی ایک کمپنی، اعلیٰ محصول کیلئے، باشندہ دھمکتا  
 نہیں خیال کی گئی تھی، متحدہ گریڈ بنام ایف۔ جی۔ اسٹوڈنٹ (۱۹۲۲) ۹۱۔  
 ایل۔ جی۔ صفحہ ۳۴۰ (ایک۔ ایل۔ ایس۔ ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر)۔ ایکسٹن۔  
 رنر جی۔ کاسٹن بنام جی۔ کاسٹن (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۵۹۶۔ جی۔ ایل۔ ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۱۵)

۳۔ کے۔ بی۔ ۵۰۰ (۱۹۲۰) ۷۱۔ سی۔ ۳۱۔ ڈوگر ٹیڈ لائف انشورنس سوسائٹی بنام  
 جیپ (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۱۵۲۔ ایشوا بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)  
 ۲۔ کے۔ بی۔ ۵۹، ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۵۰۰، ڈوگر  
 ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۵۰۰، ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن  
 لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۵۰۰، ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۰۱)  
 ۳۔ کے۔ بی۔ ۲۱ (۱۹۰۶)۔ کے۔ بی۔ ۵۹۶۔ جی۔ ایل۔ ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر  
 (۱۹۱۵)۔ کے۔ بی۔ ۱۰۲۲۔ ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۱۵)  
 ان حالات پر جن میں ایک غیر کی ایک کمپنی، اعلیٰ محصول کیلئے، باشندہ دھمکتا  
 نہیں خیال کی گئی تھی، متحدہ گریڈ بنام ایف۔ جی۔ اسٹوڈنٹ (۱۹۲۲) ۹۱۔  
 ایل۔ جی۔ صفحہ ۳۴۰ (ایک۔ ایل۔ ایس۔ ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر)۔ ایکسٹن۔  
 رنر جی۔ کاسٹن بنام جی۔ کاسٹن (۱۹۰۱)۔ کے۔ بی۔ ۵۹۶۔ جی۔ ایل۔ ڈوگر ٹیڈ لائف بنام کسٹرن لکٹر، پکٹر ٹیلر (۱۹۱۵)

اور مرے جو (Personae vice funge) کے نام سے موسوم ہوتے ہیں، وہ سب اسی اصول کے تحت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ انگریزی قانون کا یہ حکم کہ جماعت متحدہ کو دستاویز اپنی عام ہر سے تکمیل کرنی چاہئے، ملک غیر کی ان جماعتوں سے تعلق نہیں ہے، جو ملک ان میں کاروبار کرتی ہیں۔ کانویل جو لڈ لین کمپنی جسٹس فری بیٹ کمپنی (۱۹۱۴ء)۔ جاسر می (۱۹۲۰ء) جی جاسٹس ۶

**۲۰۶۔** اس میں یہ سوال پیدا ہو سکتا تھا کہ سلطنت ہائے متحدہ کے قانون سے ایسی جماعتیں جو اپنا فرضی وجود، ملک غیر یا نوآبادیات کی اجازت سے حاصل کرتی ہیں، انگلستان میں کس حد تک کاروبار کرنے کی مجاز ہیں؟ اس حور سے کہ ان کو ان معاہدات کے متعلق جو نائے کاروبار میں کئے جائیں، دعوے دائر کرنے کا حق حاصل ہو جائے۔

ایسی اجازت کی تائید میں، یہ امر قابل بیان ہے کہ بعض کاروبار ایسے ہیں، جن کی حیثیت لازمی طور سے بین الاقوامی ہے مثلاً۔۔۔ دولوں کے درمیان میں برائی مال۔۔۔ فرض کرو کہ ایک ریوے یا ایٹم بولٹ کمپنی اس مقصد کیلئے بنجملان دو ملک کے، ایک ملک میں قائم ہوتی ہے، اگر اس کو دوسرے ملک میں دفتر کھولے، یا اپنے مقاصد کیلئے معاہدات کرنے کی اجازت نہ دیا جائے، تو وہ اپنا کام ہی نہیں چلا سکتی۔ جن سلطنتوں میں حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ملک میں ملک غیر کی جماعت ہائے متحدہ کو اس طور سے کاروبار کرنے کی اجازت دیں، یا نہ دیں!۔۔۔ وہاں یہ ممکن ہے کہ ایسی جماعتوں کو بھی، جو اس ملک سے دوسرے ملک میں مل لائے اور یہاں کے کام کرنا چاہیں، اجازت دینے سے انکار کر دیا جائے لیکن انگلستان میں، ایسا اختیار حکومت کو نہیں دیا گیا ہے، صرف عدالتیں، عام اصول کے مطابق کارروائی کی عجز ہیں۔ اگر وہ ممانعت کا کوئی قاعدہ بنائیں، تو وہ سخت تکلیف کا باعث ہو گا اور عام ہونے کی بنا پر وہ ایسی جماعتوں پر موثر ہو گا، جن کا عمل دو ملک میں جاری ہے!۔۔۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان ملک کی حکومتیں بھی، انگریزی جماعتوں کی ساتھ، جو ان کے ملک میں، اسی حالت میں ہو چکی، اس کا سامنا نہ کریں گی۔

بغلاف اسکے، اسلٹنڈ کے کمپنیوں کے ایجنٹ میں، حکم ہے کہ گائندہ سے کوئی مہاجنی کمپنی، اس شخص سے، یا دوسرے کاروبار کے لئے، میں ان شخص سے زیادہ کو، قائم نہ ہو سکتی، جب تک کہ وہ بحیثیت کمپنی کے، اس ایجنٹ کے تحت میں، دنیا رجسٹر نہ ہو جائے یا۔۔۔ وہ پابندی

کے کسی دوسرے ایکٹ، یا فرمان شاہی کی رو سے نافذ قائم ہوئی ہو یا۔۔۔۔۔ ایسی کمپنی نہ ہو، جو زیر اعتبارات، اور تحت عدالت ہائے ٹرانس، پہلے سے کان کھودنے کا کام نہ کرتی ہو۔ وغیرہ۔ اس سے قبل بھی اسی قسم کے احکام موجود تھے۔ کیا یہ فرض کیا جانا ممکن ہے کہ پارلیمنٹ نے۔۔۔۔۔ ہر ایک طرف تو غیر متحدہ جماعتوں کو محدود کرنے کی کوشش کرتی ہے، اور دوسری طرف اپنے ایک تہی متحدہ جماعتوں کے لئے انھیں کے ساتھ تو بسد بنا تی ہے۔۔۔۔۔ یہ چاہتی ہے کہ انگریزی تجارت کا تمام میدان، بغیر کسی قاعدہ کے، ان کمپنیوں کے لئے کھلا رہے، جو ایک غیر منظم قائم ہوتی ہوں؟۔۔۔۔۔ اگر ایسا نہیں ہے تو کیا پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ میں ایسی قابلیت اور بیج موجود ہے کہ اس سے ان دونوں میں کوئی تفریق قائم ہو سکے؟۔۔۔۔۔ اس سلسلہ سے تو ان تجارتوں میں، جن کا کاروبار کا دائرہ لازمی طور سے محدود ہو چکا ہے، اور دوسری تجارتوں میں کوئی فرق نہیں پس کیا جاسکتا۔ اگر یہ کہا جائے کہ عدالتوں کو قانونی طریقہ سے ان میں تفریق کرنے کا اختیار حاصل ہے، تو یہ سوال ہو سکتا ہے کہ آیا وہ فرق، بغیر پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے، کافی طور سے محدود اور ٹھکانہ بن سکتا ہے؟۔۔۔۔۔

حقیقت حال یہ ہے کہ ایک غیر اور نوآبادیات کی جماعت ہائے متحدہ، پارلیمنٹ اور دیگر کی اجازت، اور بے روک ٹوک، انگلستان میں کاروبار کرتے ہوئے، اس قدر زیادہ گزریا ہے کہ وہ ایک قدر کم عہدہ راجہ ہو گیا ہے، اور وہ دنیا میں کی ایک غیر معمولی نظیر ہے۔ کمپنیوں کے (کنسولیدیشن) ایکٹ ۱۸۶۷ء میں، ایک غیر کی ایسی جماعتوں سے جنہوں نے سلطنت ہائے متحدہ میں کوئی قسم کا کاروبار کے لئے قائم کیا ہے، یہ جا جاتا ہے کہ وہ رجسٹر کے سامنے، اس شخص کا نام اور اس کا پتہ پیش کریں، مگر قانونی اطلاع، انجمت کی تعمیل ہو سکے، صرف اس شخص کے ساتھ، ان کو اس نام میں قانونی شخصیت کے تمام حقوق حاصل ہو جاتے ہیں۔

مقدمہ بنو بائی سبامہ دان اوین وکولٹ پٹنٹ ٹرانزاکشن میں نوٹنگز کی (۱۸۷۲ء) ایل مار۔ ۷۷۔ کیو۔ بی۔ ۱۹۲۰ء، ٹرانزاکشن، بلکیئرین جیلور۔ کوئینٹن ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ایک جماعت کو، جو انگلستان میں ایک انگلستان کی جماعت متحدہ کی طرح، کاروبار کرتی تھی، اس مسابہ پر دعویٰ دائر کرنے کی اجازت دی گئی، جو اس نے اس قسم کے کاروبار کے آئنا میں کیا تھا۔ جسٹس بلکیئرین نے عدالت کا فیصلہ صادر کرتے وقت کہا کہ اس مقدمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کم از کم امریکہ کی

[illegible]



میں، یہ تسلیم کر لیا گیا تھا کہ ملک غیر کی نامزد شدہ جماعت متحدہ کو کاروبار سے منسوب کر دینا، معاہدات بین الاقوام کے خلاف ہو گا۔ ۹۔ مرافقہ کنینڈا ۲۹۱۔ جو پیشگی کی نسبت، یکجہا شکل ہے کہ اس کو یہ بلوم ہو گا کہ ملک غیر کی متحدہ جماعتوں کو کاروبار کرنے کی صریح اجازت ہے، اس لئے غالباً اس کے یہ منی ہو گئے کہ چونکہ مقدمات زیر بحث میں ایسی مخصوص اجازت کا مندرجہ اسٹریٹیا کی مجلس وضع آئین قوانین سے دیا جاتا نہیں پایا جاتا، اس لئے نوآبادی مذکور کے قانون کی اس طرح تعبیر کرنا کہ اس کے کسی طرح مماثلت نکلتی ہو، خلاف معاہدات بین الاقوامی تصور ہو گا۔ یہ دلیل اگر صحیح ہے تو وہ انگلستان سے بھی متعلق ہوگی۔ نیز دیکھو اودہ مقدمات، جو زیر دفعہ (۲۱۰) نقل کئے گئے ہیں۔

برخلاف اس کے، مقدمہ بنائے ان مندرجہ بنام جیون (۱۸۳۶) ۱۰۲۔ اریڈا کے۔ بی۔ ۲۱۰ میں جس راجسٹریشن ریسٹروڈ۔ دیکھئے ۲۔ اور مقدمہ جینیسی میوئل انٹورنس کمپنی بنام وٹلین (۱۸۵۲) ۸۱۔ اریڈا کنینڈا کیو۔ بی۔ ۲۸۷۔ میں راجسٹریشن۔ ریسٹ اور ڈیٹرینے۔ یہ طے کیا کہ جو بنک، کو کنینڈا اور جو انٹورنس کمپنی، نیویارک میں قائم ہوئی ہو وہ، ان معاہدات کی بنیاد پر دعویٰ کی مجاز نہیں ہو سکتی، جو اس نے وہاں شانے کاروبار میں کئے ہیں۔

دونوں مقدمات میں، یہ خیال کیا گیا، کہ کمپنی نے، اس سند سے جو حکومت کی تھی، تجاوز ہو کر کام کیا اس سند کی صحیح تعبیر کے تحت اس سے کمپنی کا کاروبار، اسی ملک تک محدود رہنا چاہئے تھا، جہاں کیسے سند مذکور دی گئی تھی لیکن راجسٹری اور شروڈ نے، بعد ازاں تمام پر رائے دی کہ اس امر کے علاوہ، انگلستان کا ملکی قانون، جو کہ اریڈا کنینڈا کے قانون کی حیثیت رکھتا ہے، ملک غیر کی جماعتوں کو، اس کے ملک، کاروبار کرنے کی اجازت دینے سے انکار کرتا ہے۔

۳۰۔ انگلستان میں، ملک غیر کی متحدہ جماعتیں، یا فرضی اشخاص بھی، ایسے ذاتی حقوق سے۔ جنہیں انگلستان میں بحیثیت فرضی شخص کے، کارروائی کرنے کے اختیار سے، کوئی بحث نہ ہو، تقیاً اس طرح مستفید ہو سکتے ہیں، جس طرح ملک غیر کے حقیقی اشخاص،





معیار یہ قرار دیا گیا تھا کہ اگر کیا اختیار، ملک غیر کی کمپنی کی طرف سے، مساوات کرتا ہے، یا نہیں۔ یا خود اپنے کاروبار کے ضمن میں، مساوات کو، ملک غیر کی کمپنی کے ہاتھ فروخت کرتا ہے؟۔ و مقدمہ نیس و مری ٹیڈوئس کمپنی بنام سو سائی ٹومی ٹوئیشن کمپنی (۱۹۱۲ء)۔ ایل۔ ٹی۔ آر۔ ۹۔ سی۔ ۱۔ سے جج، گورنر آریکوسی۔ تجلے میل۔ نیز دیکھو کہ کمپنی بنام نارویجیا کمپنی (۱۹۱۲ء)۔ کس۔ بی۔ ۱۵، جج، بکلی۔ ٹیکو۔ ریٹے۔ و مقدمہ شکرین کارپوریشن کمپنی بنام کیلیک غیر کمپنی (۱۹۱۱ء)۔ ۲۔ کس۔ بی۔ ۱۶، جج، وگنن و مریٹ۔ برٹون فاروول و مقدمہ اسٹیل کاٹنگز کمپنی بنام گرانڈ ڈیگمبیک ریوٹے کمپنی (۱۹۱۲ء)۔ کس۔ بی۔ ۲۲۲۔

دفعہ نو میں تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جماعت متحدہ پر حدود و اوصاف کے اندر دعویٰ ہوتا ہے۔ اسکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کی جماعت، ہائے متحدہ، اس بنا پر جس کم (۱۱) بابتہ ۱۹۰۸ء قاعدہ ۱۔ (۵) کے مرتبہ قواعد کی تاج میرٹ۔ ان کیلئے دیکھو اقتدا تہذیبیہ نمبر ۲۴۸ کو

جس کمپنی کی رجسٹری، اسکاٹ لینڈ یا آئرلینڈ میں ہوئی ہو، اسے تسلیم، اس کے دفتر میں ہونی چاہئے، جو انگلستان کی موجودہ شاخ میں۔ (دفعہ ۱۱۶ کمپنیوں کا ایکٹ (سنہ ۱۸۵۵ء)۔ متحدہ کیرن آئرن کمپنی بنام میکارن (۱۸۵۵ء)۔ ایچ۔ ایل۔ ۲۱۶۔ جج، کرونوئٹھ۔ برڈھام سینٹ لیونارڈ مختلف الزائے، اسی مقدمہ کو۔ میکارن بنام ٹینٹن (۱۸۵۲ء)۔ ۱۶۔ جو۔ ۲۶۹، جج، رڈلے۔ انیس مجوں کے منسوب کر دیے۔ اور مقدمہ میرٹھ بنام گلاسگو و ماوتھ و لیٹرن ریوٹے (۱۸۷۳ء)۔ ایل۔ آر۔ ۸۰۔ آکسیج۔ ۱۲۹، جج، براول۔ کلباٹے و پوکٹ۔ میں تسلیم، غیر کافی قرار پائی۔ سوال، واقعات کے متعلق یہ تھا کہ آیا جو کاروبار انگلستان میں تھا، اندوہ عمدہ دارا وہاں رہتا تھا، وہ کافی طور سے، اہم قرار دینے جانے کے قابل تھا، یا نہیں؟۔ ان میں سے اول الذکر مقدمہ میں جس گریڈ تھ نے، اس مسئلہ پر بحث بھی ہوئی کہ جس بدنام کمپنیز پر خیال کر کے ان کا تکمیل، جس جی تسلیم کر لیا جائے، تب بھی، حکم زیر مرافعہ کا دیا جانا، خارج الاقتدار تھا۔ اس حکم کے ذریعہ سے، اسکاٹ لینڈ کی ایک جماعت متحدہ کو، اسکاٹ لینڈ میں، ایک عیادت کی

کی جائداد کے خلاف کارروائی کرنے کی اجازت کی گئی تھی، اس بنا پر، کہ  
متوفی کے وصیت نامہ کے تمام کی ایک ڈگری، انگلستان میں باجپاں  
متوفی متوطن تھا، مرتب ہو چکی تھی۔ دیکھو، دفعہ ۷۰، انویزٹمنٹ ایکٹ ۱۸۹۲ء  
بنام کلیڈ فرین ریلوے کمپنی (۱۸۹۲)۔ کیو۔ بی۔ ۶۰۔ ج، کانسٹریکشن  
جسٹس، ص ۲۳۲ سابقہ جیسٹس ایئرڈرائے۔ لہجے نے منوع کر دیا تو  
معدوم کا کس نام کے برٹش ریلوے پارک کمپنی (۱۸۹۲)۔ (۱) چانسیری  
۳۶۲ ج، اسٹریٹ

**دفعہ ۳۱۰ (الف)** یار لینٹ کے ایکٹ میں، الفا فا انشورنس کمپنی  
سے مراد، وہ کمپنی ہے، جو کہ زیر قوانین سلطنت متحدہ قائم ہوئی ہو جسٹس لوکٹ،  
بمعدوم کا لکھیاں بنام ہیڈن (۱۸۹۰)۔ کیو۔ بی۔ ۲۴۔ ج، ۲۹۷ ج، ۲۹۷ ج، ۲۹۷ ج،  
جسٹس ایئرڈرائے، اس سے اتفاق کیا، مگر جسٹس فرائی مختلف رائے رہے۔ ۲۵۔ کیو۔  
بی۔ ۱۳۵۔ ۱۳۰۔ یہ امر فیصلہ کے لئے ضرور بھی نہ تھا۔

## فصل ہفتم

### ملک غیر کے فیصلے اور کارروائیاں

379

۱۱۔ ملک غیر کی متعدد عدالت کے فیصلے پر جس میں ایک فریق کو ذاتی طور سے ایک مبین رقم ادا کرنے کی تجویز ہو چکی ہو، جدید بنائے دعویٰ قرار دے کر، دعویٰ ہو سکتا ہے، اس کی نوعیت، اس معاہدہ کی قرار پائے گی، جو معاہدات سادہ کے نام سے، موسوم کئے جاتے ہیں۔ یہاں کا مفروضہ اصول یہ تھا کہ مدعی علیہ رقم کے ادا کرنے کا وعدہ کر چکا ہے، اور فیصلہ اس وعدہ کا کافی بدل تصور ہوتا تھا، مدعی علیہ کو، اس مفروضہ اصول پر، اعتراض کرنے کا کوئی حق نہ تھا؛ لیکن اب عرضی و دعوے پر، اتنا اندراج کافی تصور ہوتا ہے۔

مدعی کا دعویٰ اس لیے بوجہ کا، بر بنائے فیصلہ مضمرہ ..... عدالت سلطنت روس ہے، ایکٹ سپریم کورٹ آف جج ویکٹور بابتہ ۱۸۶۵ء۔

بنام علیہ پہلے کا مقدمہ، بابت قرضہ یا قرضہ سادہ، غیر متاثر کے ہونا چاہیے۔

مقدمہ داکر بنام ویکٹور ۱۸۶۶ء، ٹاک ۱-۱۱، جج، سینٹیلڈ، ولز، ایشرسٹ۔

جبر، کارروائی ہذا، ضابطہ کے قاعدہ متعلقہ معاہدہ کی تحت میں آ جاتی ہے، اس بنا پر کہ مدعی علیہ کی دشمنی، اس منوی معاہدہ سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ ملک غیر

کے فیصلہ کی رقم ادا کرے گی، مقدمہ لائٹ بنام سٹین ۱۸۸۲ء، ۱۳ کیو۔ بی۔ ڈی۔

۳۰۲- جج، برٹن۔ ججکے۔ نوٹ: یہ مقدمہ ایک انگریزی فیصلے کی بنا پر،

دائرہ تھا، جو جیسی کے فیصلے کے حامل ہوئے ملک اس ملک میں اطمینان

قرضہ سے زیادہ وقت نہیں رکھتا تھا، مقدمہ اسفورڈ بنام کیفرڈ (۱۸۸۷ء)

۴- ملانڈہ سی۔ ۱- ۱۲۲- جج، ہرشل، صفحہ ۱۲۸ کو

اسکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کی کمپنیوں کے انصاف کے ضمن میں، جو سابقہ  
اصلاحی طریقہ پر کئے جائیں، ان کی تعمیل، ان شہر کا، پراچا، پاکستان  
میں رہتے ہوں، جہاں کی جاسکتی ہے، اس کے لئے، دیکھو، مقدمہ پولیٹیکل  
کا پراڈیٹنگ کمپنی (۱۸۶۹) ایل۔ آر۔ ۵۔ چانسیری، برآمدات، ۴۰-۶۰، نیچے،  
گیفرڈ، کو، مقدمہ شی آف گنگو، پراڈیٹنگ (۱۸۸۰) ۱۲۔ چانسیری ڈوٹین ۶۲۸  
نیچ، جیتل کو

سلطنت متحدہ اور اس کے دوسرے ملک محروسہ میں، جہاں باہم فیصلہ  
کی تعمیل ہوتی ہے، اس کے لئے، دیکھو، ایڈمنسٹریشن آف جسٹس ایکٹ (۱۰ اد  
جارج فصل ۵-۱۱، دفعات ۱۲ تا ۱۴، ۲۹ کو

نان ولفیہ کے احکام کی، سلطنت متحدہ (دہشتناک اسکاٹ لینڈ)  
— اور ملک محروسہ کے دوسرے اجزاء، — میں جس طرح تعمیل ہوتی ہے  
وہ، اسی سال کے ایک دوسرے آئین (۱۰ اد ۱۱ جارج فصل ۵-۲۲)  
میں مذکور ہے، — یہ آئین، کونسل کے حکم کی بنا پر، ملک محروسہ کے  
ان حصص پر بھی عادی کر دیا گیا ہے، جہاں کے مقامی دھندل آئین و قوانین  
۲، مان ولفیہ کے ان احکام کی، پراڈیٹنگ کے قواعد، وضع کر لئے ہیں، جو  
انگلستان اور آئرلینڈ سے صادر ہوتے ہیں۔ نان ولفیہ کے احکام میں، بحرِ ظم  
قرارداد وچ، نیچے، وہ تمام احکام شامل ہیں، جو زوجہ یا دوسرے اہلین کی سرپرست  
کے لئے، ایک موقت رقم کے ادا کرنے کے متعلق ہوں،

۳۱۲ یا نیچے، ذاتی و دعویٰ دائر کرنے کے، سادہ قرضہ معاہدہ، جو  
ملک غیر کے فیصلے سے پیدا ہوا ہو، انگلستان میں، اگر یہی قرضہ کی طرح، جائداد پر  
عائد کیا جاسکتا ہے۔

ڈبلیو ہسٹون (۱۸۶۹-۲۰۱۰) ۵۴-۵۵، نیچے، کو برٹ  
دفعہ ۳۱۲ اور ہائیکورٹ کے مینڈاٹ امیر البحر میں، (جس طرح سلطنت میں  
عدالت امیر البحر میں) ملک غیر کی ان عدالتوں کے فیصلہ جات متعلقہ استقرار

میشیت عام (in rem)، جنس و التہائے امیر البحر کے اختیارات یا ایسے اختیارات حاصل ہوں، جو وہاں ان اختیارات کے مثال تصور ہوتے ہیں، عام طور سے نافذ کئے جاتے ہیں۔ اور اگرچہ ممکنہ ذاتی حکم کے طور سے مرتب ہوا ہو، تاہم اس کا نفاذ عموماً سمیت کے ساتھ (in rem) ہی ہو سکتا ہے؛ اگر یہ ظاہر ہو، کہ ملک غیر کی کارروائی بحری کفالت (Maritime lien) کی بنیاد پر تھی، جس کا لازمی نتیجہ عام حکم (Sentence in rem) ہونا چاہئے۔

نظارہ کی بنیاد پر یہ امر طے شدہ ہے، کہ ایک ملک کو عدالتی رو بہکار درخواست (Letter of request) پر ملک غیر کے نفاذ کے فیصلے کی تعمیل سے انکار نہ کرنا چاہئے؛ اگر وہ اس شیا یا اثاثہ جس کے متعلق حکم ہے، اس کے حدود و احصی میں موجود ہوں۔ اگر نفاذ کا کرے تو عدالت فوق کو لازم ہے کہ وہ نفاذ نہ کرے؛ اس پر بھی کرے؛ اگر ایسا نہ ہو، تو یہ ملک ہمارے خلاف بطور مساویہ، اسے اس طرح کی کارروائی کرنے کے لئے کافی وجہ قرار دے گا، جس سے اس کے خلاف بینکس ۱۶۶۰ء مندرجہ سوانح عمری پبلش ہولڈ ورن ملڈ ۱۶۶۰ء مؤلفہ جریدہ بنام راکری (۱۶۶۰ء) ڈیفرس ۲۰، بعینہ عدالت شاہی، بحث کرتے ہوئے بینکس نے، جو بعدہ وارڈ ہائیک ڈیٹنگ نام ہوئے، نے نظری عدالت پر کہا؛ کہ جس حالت میں، ملک غیر کی عدالت میں سماعت ہو رہی ہے، ایک حکم صادر کر لیا جائے، تو اس کی تعمیل کے لئے اس ملک میں درخواست پیش ہو سکتی ہے؛ کیونکہ یورپ کی تمام عدالت ہائے امیر البحر، قانون دیوانی کی پابند، اور ایک دوسرے کی موید اور مددگار ہیں؛ اگرچہ مساویہ ہو، جو بہت دور، اس ملک کی عدالت امیر البحر میں تصفیہ نہ پاسکتا تھا؛ سہ۔ آرٹیکل ۱۶۶۰ نے حیثیت نفاذ کی کو رٹ صیغہ امیر البحر، یہ کہا؛ کہ میری رائے یہ ہے کہ اس عدالت کا فرض ہے کہ وہ عدالت پر بحال کی مددگار کی طرح کارروائی کرے؛ اور اس انصاف کی تعمیل کرانے، جو جہاد کی روٹ کی وجہ سے، پر بحال کی عدالت کسی طرح عمل میں نہیں آ سکتی تھی۔ دوسرے الفاظ میں یہ میز فرس ہے کہ میں انگریزی عدالت کو بحال کی عدالت کا قائم مقام قرار دوں؛ اور انحالیکہ عدالت مذکور سے، عدالتی حکم کے



عدالت، حکم صادر ہو چکا ہے۔ مقدمہ جہاز سو سو سو، سٹی آف کمر (۱۸، ۹) ۵۔ پی۔ ڈی۔ ۲۸۔ صفحہ ۲۲: جیسٹس ٹیگنٹس اور فیچ کی رائے، اور قدیم نظائر سے بحث ہوئی؛ اس مقدمہ میں، پرنسپل کی عدالت، ایک تجارتی عدالت تھی، جب یہ معلوم ہوا کہ جو کارروائی پرنسپل میں ہوئی، وہ بحری عدالت کے متعلق تھی، تو تجویز انہوں کو دی گئی۔ (۱۸۸۱) ۶۔ پی۔ ڈی۔ ۱۰۶۔

جج، جیسٹس ڈی۔ یورپ کے اکثر ممالک میں، ملک غیر کے فیصلے، جدید بنائے دعاوی نہیں قرار دیئے جاتے؛ بلکہ تعمیل کی غرض سے، لے لئے جاتے ہیں؛ یا اس مقصد کے لئے، مخصوص کارروائی کے بعد، نیکی قرار دئے جاتے ہیں جیسٹس ٹیگنٹس اور فیچ نے، جو الفاظ استعمال کئے ہیں، ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان کی عدالت امیر البحر کی کاہنہ طرز کارروائی، ملک غیر کے احکام کی نسبت، تیسرا یہی تھا۔ مصلحتاً ممالک کی عدالت سے، دیوالیہ کی قدیم باہم امداد کی نسبت، جو سمجھ بھل ازیں، صفحات ۱۴۶ و ۱۴۵ پر لکھا جا چکا ہے، اس کا، اس سے مقابلہ کرنا چاہئے۔ انگلستان کے عمومی قانون اور صنعت کی عدالتوں نے، کبھی بصراحت، اس باہمی امداد کے طریقے کی عدالتہائے ملک غیر کے ساتھ نہیں برتا، اگرچہ انہی اس اصول سے کہ ملک غیر کی عدالتوں کے فیصلے بنائے دعاوی پیدا کرتے ہیں، وہی نتائج پیدا ہوئے، جو بڑی حد تک ان نتائج کے نال تھے، اور ہر طریقہ عمل میں یہ سوال پیش آتے ہیں کہ آیا عدالت ملک غیر کا فیصلہ، جائز ہے اور آیا، اسکی بواسطہ یا امداد اسطہ تعمیل کے، قبل اسکی جانچ کا حق یا فرض عائد ہوتا ہے یا نہیں؟۔

وعدۃ ۳۱۔ ملک غیر کی تخصیصی تجویز جو حسب صراحت بالا بنائے دعویٰ ہو سکتی، یا جسکی تعمیل کرانی مانگتی ہے، ایسی ہونی چاہئے کہ اس سے دعویٰ علیہ پرانی بحال رہا اور کرنے کا فرض عائد نہ ہو۔ اگر تجویز مذکور کی، اپنے ملک میں، اس مدت کے اندر جو مرفوعہ کے لئے دی گئی ہے، یا بہ انتظار تصفیہ مرفوعہ، تعمیل نہیں ہو سکتی، تو وہ انگلستان میں بھی، اس عرض مدت میں، تعمیل نہیں ہو سکتی، لیکن اگر اسنے ملک میں، تعمیل کو اس طرح دعویٰ کو نافذ نہیں ہے، تو مرفوعہ کا ذمہ کارروائی ہوا، انگلستان میں، دعویٰ دائر کرنے کا مانع نہ ہو گا؛ اگرچہ انگلستان کی عدالتوں کو، اپنے ممکن مجاہد کے سوا استعمال

دے دینے کا حق ہو سکتا ہے۔  
 اور دکنے کے لئے بلحاظ نصف دست اندازی اور مناسب شرائط تعمیل کو روک

لک غیر کی تجویز کی بنا پر دعوی نہیں ہو سکتا، جبکہ باخطا تصنیف مراد  
 خود اس لک میں، انکی تعمیل ہو سکتی ہے، البتہ اس شرط کے ساتھ دعوی  
 ہو سکتا ہے کہ اس امر کی ضمانت دی جائے کہ اگر فیصلہ مرافعہ میں منوہ ہو جائے گا،  
 تو رقم وصول شدہ واپس دی جائے گی۔ مقدمہ ٹریک بنام سٹڈن (۱۸۵۲)  
 ۱۔ اے۔ بی۔ ۱۲۔ جج کیٹل۔ ٹریک بنام سٹڈن۔ بٹس اس لک میں، جہاں  
 تجویز ہوئی، مراد یہ کہ کوئی اثر نہ ہو کر کیا جائے تو مراد یہ نہیں ہو سکتا، البتہ ضمانت بالما  
 بر بنائے نصف دست اندازی ہو سکتی ہے۔ مقدمہ اسکاٹ بنام مکینٹین (۱۸۶۱)  
 ۲۔ بی وایس ۱۱۔ کاکرٹن۔ کراپٹن۔ ٹریک بنام پونیٹرا خط جو ایلیون بنام فریال  
 (۱۸۲۴) ۱۔ بی۔ ایم و آء۔ ۲۹۶۔ جج، پادکر۔ وغیرہ

اپسین کی غیر ترمیم (Remate) تجویز جو اسی عدالت میں، مقدمہ کی دوبارہ  
 دریافت کی، اس نے دو بار سنوں میں آخر اور قطعی تجویز نہیں تصدیق ہو سکتی، کہ انکی  
 بنا پر انگلستان میں دعوی دار جو کے مقدمہ ہندرسن نویمیاں بنام فرمین  
 (۱۸۸۹) ۱۵۔ مرافعہ سی۔ آئی۔ ۱۔ جج، ہرشل۔ براتویل۔ اشیرن۔ جنھوں نے  
 ایس۔ سی۔ (۱۸۸۹) ۲۴۔ چانسرری ڈویژن۔ ۲۴۲۔ جج، کائن۔ لینڈے۔ ویس،  
 کی تجویز کو بحال رکھا جس سے۔ ایس۔ سی۔ (۱۸۸۹) ۲۵۔ چانسرری ڈویژن  
 ۲۵۰۔ جج، تارتھ کی تجویز منسوخ ہو گئی۔ ملاحظہ ہو مقدمہ جینیٹ بنام نیورسٹ  
 (۱۹۰۸) ۲۵۔ بی۔ ایس۔ آر۔ ۲۲۵۔ جج، برے۔ نان ولفیہ کی ایسی تجویز جو کہ  
 ہجے کے حالات کے لحاظ سے تبدیل ہوتی رہے، مختتم اور قطعی تجویز نہیں قرار  
 پاسکتی۔ مقدمہ میکارٹن (۱۹۲۱) ۱۔ چانسرری۔ ۵۲۲۔ جج، اسٹیریڈ  
 ایسٹریڈ، زود کے نان ولفیہ کی تجویز جس کی ادائیگی باقی رہی ہو،  
 اور جس میں عدالت کو اپنی تجویز کے رد و بدل اور نسخہ کا اختیار نہ مختتم اور قطعی نہیں  
 قرار دیا جاسکتا۔ مقدمہ ہیریڈ بنام ہیریڈ (۱۹۲۰) ۲۔ کے۔ بی۔ ۲۸۶  
 جج، اسٹیریڈ

**فقہ ۳۱۵** زیر جو فرض ادائی رقم کا، مدعی علیہ کے ذمہ عائد کیا جائے، اس کا بنائے دعویٰ کے تصفیہ کے متعلق ہونا، لازم ہے۔ ملک غیر کی عدالت کا یہ حکم کہ ایک معین رقم، عدالت میں داخل کر دی جائے، جو حسب تجویز اس قدر صرفہ ہو سکے گی، — پاکستان میں تعمیل نہیں کرایا جاسکتا۔

مقدمہ امر ڈائل بنام ایم ڈائل (۱۹۲۱) ۲۰۲-۱۔ آر۔ ۱۲۸۔ ج ۱،  
ٹونی۔ گارڈن۔ جیم مختلف ادا کئے۔ اس مقدمہ میں، عدالت ملک غیر کی، اس تجویز کی نسبت، کہ ایک زوجہ کے نان و نفقہ کی رقم، جس کا حکم پاکستان میں داخل ہوئی ہے، — یہ قرار پایا کہ وہ مختتم اور قطعی نہ تھی اور اس کی تعمیل آئرلینڈ میں نہیں ہو سکتی۔ پال بنام رائے (۱۹۵۲) ۱۵۱-۱۰۔ پو۔

**فقہ ۳۱۶** ملک غیر کے ضمنی حکم، متعلقہ ادائی خرچہ کی تعمیل، پاکستان میں نہیں کرایا جاسکتی۔

مقدمہ شیبی بنام بروئشل لائف انشورنس کمپنی (۱۸۵۷) ۲۱-سی۔ بی۔  
(سلسلہ جدید) ۲۱۱۱-ج ۱ کٹرول۔ کاکرن۔ کرڈر پڑا  
**فقہ ۳۱۷** اگرچہ ملک غیر کے ایسے فیصلہ کے خرچہ کی، جو بعد تصفیہ بنائے دعویٰ اور خرچہ ولائے، تینیل ہو سکتی ہے۔

مقدمہ ریل بنام اسٹیٹ (۱۸۴۲) ۹۱-ایم و ڈیو۔ ۸۱۰-ج ۱، اینگر۔ بارکٹ  
ایڈرس برائے اس میں ملک غیر کے مقدمہ طاعت کا خرچہ دلایا گیا تھا تو  
**فقہ ۳۱۸** ملک غیر کا فیصلہ، ایک معین رقم کے متعلق ہونا چاہئے۔  
اس نے، اگر رقم مجوزہ عدالت سے کوئی رقم خرچہ، منہا ہونے کے قابل ہو، تو اس کی بات، عدالت ملک غیر میں مصدقہ کا ادا کیا جانا لازم ہے، قبل اس کے کہ اس کی بنیاد پر دعویٰ دائر ہو سکے۔ مقدمہ سٹیڈیلر بنام رابنسن (۱۸۰۸) ایکسپ۔ ۲۵۳-ج ۱، ایڈمز و گرڈس۔ لی ٹینک۔ جی بی۔

چونکہ پاکستان میں اصل بنائے دعویٰ، عدالت ملک غیر کی تجویز سے ساقط نہیں ہو جاتا اس لئے اگر تجویز کو راکت میں رقم کے متعلق ہو، اور اس میں

دعویٰ علیہ کو اپنا دعویٰ دعویٰ پیش کرنے کی آزادی دیتی ہو تو یہ انگلستان میں دعویٰ کے مقیم مفید شہادت تصور ہوگا: اگرچہ دعویٰ علیہ کو اس غرض سے کارروائی کو ملتوی رکھنے کی درخواست کرنے کا حق ہوگا کہ وہ اپنا دعویٰ دعویٰ سب حق محفوظ عدالت بیرون ملک میں پیش کر سکے۔ مقدمہ ہال بنام اوڈیر (۱۸۰۹-۱۱) ایسٹ ۱۱-۱۱، ہر جہارت ذکرہ بالا ۱۱

**فقہہ ۳۱۸ (الف)** اور وہ بحیثیت شادہ قسمہ معاہدہ کے، اگر یہی قوانین میعاد کے لحاظ سے خارج المیعاد نہ ہونا چاہیے۔

مقدمہ رچی بنام تلجی (۱۸۹۲-۱۱) ٹی. ای. آر. ۴۰۴

**فقہہ ۳۱۸ (ب)** اور فیصلہ ملک غیر کارروائی فوجداری میں نہ صادر ہو اور کیونکہ اس کی تعمیل، بالآخر اس قاعدہ کے خلاف پڑے گی کہ کسی ملک کی عدالت، دوسرے ملک کے قوانین فوجداری کی تعمیل نہیں کرے گی۔ اس قاعدہ کے مقاصد کے لئے، قانون فوجداری کا میاریہ ہے کہ تاوان (Penalty) حکومت، یا ایسے مجاز عہدہ دار کی استدعا پر جو حکومت کی طرف سے اس کام کیلئے مقرر ہو، یا عامہ خلافیت میں سے کسی شخص کی درخواست پر جس کی حیثیت عام مجرم کی ہو، وصول کیا جاسکتا ہو۔ اور وہ عدالت جس میں اس فیصلہ کی بنا پر دعویٰ دائر ہوا ہو، اندرونی قاعدہ عدالت صادر کنندہ فیصلہ کی فوجداری حیثیت کی پابند نہ ہو۔

ہنگن بنام اٹریل (۱۸۹۲-۱۱) سی. ۵۰، ہنچ، میں خود۔ ولارڈز  
بالسبی۔ براتون۔ آدب اوس۔ اوس۔ شیشہ تھے فیصلہ جسٹس اسٹن  
۲، صادر کیا تھا

جو تجویز ہرجہ کے تعلق، بطور زرقی دیوانی شال ہونے کی بنا پر ایک فرد کے فوجداری مقدمہ میں، جال کی گئی ہو وہ، تجویز فوجداری سے جدا کر کے، انگلستان میں فیصلہ کرائی جاسکتی ہے۔ مقدمہ ران بنام فشر (۱۹۱۱)

۲- کے۔ لی۔ ۴۲- ہنچ، ۱۱

**فقہہ ۳۱۹ (۱)** جو شرطہ مقدمہ کی لگائی گئی ہے، اب ہم اس سے بحث کرنا چاہتے ہیں، سب سے پہلے یہ امر قابل لحاظ ہے کہ یہاں جس مقدمہ

سے ہم کو بحث ہے، وہ فنا کی نہیں؛ بلکہ بین الاقوامی اقتدار ہے، کیونکہ ایک تجویز کا ملک غیر میں تکمیل کرانا، اس اقتدار کے سوال سے مختلف ہے، کہ آیا وہ اندرونی مقاصد تکمیل کے معقولیت پر مبنی ہے یا نہیں؟ اور ڈھات اوس نے، مقدمہ اشبری بنام ایلس (۱۸۹۳ء) ص ۲۱۰ صفحہ ۲۲۴ میں، جو دیش کیٹی کا فیصلہ صادر کرتے وقت، جو کہ کہا تھا، ”وہ دیکھا جائیگا۔“ نیز اسی بنا پر جس اقتدار سے یہاں بحث کیا جا رہی ہے، اس کو، ان قوانین سے کوئی تعلق نہیں جس نئے ذریعہ سے مقدمات، اسی ملک کی مختلف عدالتوں میں تقسیم ہوتے ہیں؛ مثلاً عدالت ہائے تجارت، اور ان عدالتوں میں، جو فرانس میں، سول ٹریبونلز (civil tribunals) کے نام سے موسوم ہوتی ہیں؛ اگر ملک غیر کا مقدمہ اسی ملک کی ایسی صحیح اور مناسب عدالت میں پیش نہیں ہوا تھا، جو بین الاقوامی طور سے اسکی مجاز تھی۔ تو، یہ، ایک ایسا عند تھا، جو اسی عدالت میں پیش کیا جانا چاہئے تھا۔ مقدمہ وینیجون بنام ارڈ (۱۸۶۳ء) ص ۱۵۷-بی۔ این۔ ایس۔ ۲۱۱ صفحہ ۲۵۰-فقہ ۲۶۸-۲۶۹ اتل ۲۴، کٹنگن۔ پرنڈرگھلستان میں، فریق مقدمہ کی طرف سے نہیں پیش ہو سکا۔

فقہ ۱۹ (الف) جس عدالت کے حدود ارضی میں، مذمتی علیہ نے، موطن، بصرات اس غرض سے اختیار کر لیا ہے، کہ وہ کسی معاملے کے تعلق، عدالتی کارروائی کر سکے، تو عدالت مذکور اس کارروائی کے لئے عدالت مقدمہ ہے۔

مقدمہ دہی بنام ڈیڑل (۱۸۴۹) ۴۱-۱-۷۰۔ ایکس۔سی۔ اتھ۔

۲۹۰ ج۱، ایڈیشن - یو کات - رالف - پلیٹ - یہ مصورت ہذا کا، ایک مخصوص

مقدمہ ہے: اگر ہم علیہ کسی ایسی دستاویز کا فرقہ ہو گیا ہے جس کی بنا پر،

اس کا تو میں ان فرائض کی دوسری جگہ سے اس قدر سے پیدا ہوتے ہیں ایک خاص مقام پر آتا ہے، مگر شریعہ ہے کہ اس کے لئے تو میں نے اختیار کر لیا ہے۔

کوین بنام کوئین (۴، ۵) ایل آہ۔ ۹-۱۰۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶

کیٹی۔ اینٹک اپٹیکٹ کو (۱۰، ۱۱، ۱۲) اے ایکس۔ ڈی۔ ۱۰، ۱۱، ۱۲ کیسٹ بلکیرن

ایڈیٹر کوئٹہ میگزین بشام پور ڈاکو (۱۹۰۷ء، ایل۔ جے۔ کے۔ ۵۰۹، پنجاب)

دانش و مقدمه جیناٹ بنام فیورسٹ (۱۹۰۸ء) ۲۵۱، ٹی ایس آر ۲۲۳، ۲۲۴

رتے ہو۔ یہی اثر نہ ہو گا اگر مٹی طبعاً ایک کان کا ایسے ٹکڑے میں شریک

نے کہا، کہ انصاف کے ہر اصول کے لحاظ سے یہ امر بالکل صاف ہے کہ کوئی ملک، نیکیت کرنا چاہے کہ فرقہ کی طبیعت میں آئی، یا کم از کم وہ کسی اس جزیرہ میں آیا تھا۔ جو مقدمہ لارڈ رینسلڈ کے سامنے پیش تھا، اس میں، اس کا ثبوت موجود تھا، کہ جو شخص، جزیرہ سے چلا گیا ہے وہ اپنی طرف سے ایک مختار کارروائی کرنے کے لئے چھوڑ گیا ہے، یہاں بھی یہی نہیں ہے کہ الفاظ ”جو“ اس زمانہ میں جزیرہ میں تھا، کیا حکم یہ نہ پڑ جائے کہ جو ایک زمانہ میں رہتا تھا۔ مقدمہ برٹین بنام میکارتھی (۱۸۲۱) ۲-لی۔ ایڈ۔ ۹۵۱ فی ٹینٹن ٹرون۔ پارک کے وغیرہ۔ ملک غیر کے قانون میں یہ مسلحہ ہے کہ اطلاع عام کی تسلیل سرکاری عہدہ دار پر ہونی چاہئے، مگر اس کے تعلق کوئی حکم نہیں ہے، کہ وہ غیر حاضر فرقہ کو اطلاع دے، مگر یہ کافی تصور ہوا کہ یہ تسلیم کرنا ضرور ہے کہ عہدہ مذکورہ کارروائی کرے گا، جو اس کے عام فرائض منصبی کی انجام دہی کے لحاظ سے ضرور ہے، مقدمہ ڈان بنام سپن (۱۸۲۵) ۵-لی ٹینٹن ۱۱ میں جسٹس برٹون نے کہا کہ ”بیکٹ بنام میکارتھی کا مقدمہ قانون کی انتہائی حد پر ہے، اگر اس مقدمہ کا دمی علیہ ایسی ذمہ داری ہے جہاں بت دائر اس کے مقابلہ میں، دعویٰ ہوا تھا، عہدہ دار سرکاری تھا، اور اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مقدمہ ذمہ داری کی سنگینی کے واسطے پر جو اسی منسوخی استدلال ہے پیدا ہوتے ہیں، یعنی یہ۔ ہینریال بنام سائمن (۱۹۰۸) ۱-کے۔ بی۔ ۲۰۰ ج۱۔ اولسٹن۔ بیکٹ کی زندگی کو

مقدمہ ایوینس بنام گب (۱۸۲۲) ۸-بی۔ ۳۳۵ میں الٹائی عدالت امیر البحر نے بکلاف گرفتار شدہ ایک جہاز کے، جو گرفتار کر کے واپس لایا گیا تھا، ہر جو اور جزیرہ دلیا۔ — مظاہر الیاس معلوم ہوتا ہے کہ جہاز، بعد گرفتاری، عدالت میں تصفیہ کیلئے نہیں پیش کیا گیا، ثبوت ناقص تھا، لیکن عدالت اور گاسٹس نے، یہ رائے قائم کی کہ گرفتار کنندہ کے ماتحتی میں اطلاع نامہ کے ثبوت کی ضرورت نہیں، کیونکہ اس کا یہ خود فرض تھا، کہ وہ، مقدمہ کو عدالت میں پیش کرتا۔



دکتر سول: میں دوازمہ سمجھا گیا تھا، وہ صرف یہی تھا کہ آیا مدعی علیہ کو ملک غیر کی عدالت کے مقدمہ میں، جواب دہی کا موقع تھا یا نہیں؟ اس موقع کا نام کافی ہونا انگلستان میں ٹیلی گراف کے ذریعے جہاں بین الاقوامی جواز کا کوئی اور طریقہ موجود نہ ہو، مقدمہ طرین کی بنیاد پر (۱۰۹۲) ۹۷-۱۱۱۔ ٹی ۹۷-۱۱۱۔ جج راسٹن۔ اور مقدمہ سرسورڈ اور گریڈیال سنگھ بنام راجہ آف فریدکوٹ (۱۹۹۴) ۱۷۱-۱۷۲۔ جج راسٹن۔ ادب ہاؤس۔ نیگلٹن۔ برجس۔  
فیصلہ:۔ اور کچھ میں جس کا فیصلہ مطلوبہ دن۔ نے صادر کیا ثابت

قرار پانچواں ہے

۱۲۲۔ عدالت مخصوص میں ذمہ داری (Forum special obligationis)

386

کے متعلق بھی، یہ امر ذہن نشین رکھنے کے قابل ہے کہ ردہ کے اصول کی بنیاد، صرف ذمہ داری پر قائم نہیں ہے، بلکہ اس شہرہ کے ساتھ مشروط ہے کہ یا تو خود مدعی علیہ ملک میں موجود ہو، یا وہاں اس کی کوئی جائیداد واقع ہو۔ دیکھو صفحہ ۲۲۱۔ برخلاف اس کے، انگلستان میں جہاں است۔ اور ان مخصوص عدالتوں کا پتہ نہ تھا، اگر بعدہ پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے سے ایک زمانہ تک ان مدعی علیہ پر جو ملک میں موجود نہ ہوتے تھے، اور نہ وہاں ان کی جائیداد واقع ہوتی تھی، ایسے سداہات کے مسائل میں، جو انگلستان میں کئے جاتے تھے، اور ان کے ایسے نقص اور ہرج کے متعلق، جو اندرون ملک واقع ہوتے تھے، اختیارات، کام میں لائے جاتے رہے۔ اور اب انگریزی عدالتیں ان مدعی علیہ پر جو ملک سے باہر ہوں اور جن کی جائیداد بھی اس ملک میں واقع نہ ہو ان مقامات کے نقص کے معاملات میں، جس کا شرائط مندرجہ بالا کے مطابق انگلستان میں عمل میں آتا، لازمی ہواقت مدارات کا استعمال کرتی ہیں۔ دیکھو صفحہ ۲۲۲۔ اس بنا پر، یہ مسئلہ کی جامعیت تھی، اور دراتعات بھی اس کے موافق تھے، کہ انگلستان کے قادیان نظام عدالت مخصوص ذمہ داری کے متعلق، خاصا سوشلزم نہیں گئی، اور نظائر مذکور عدالتوں کے ملک غیر کے جواز کی بنیاد، و قرار پائیں گے، اور اس سے بعد کی نظائر میں خود ایک درجہ تک قبول کئے جائیں گے۔ گران حدود پر، جو قانون ردہ میں مقرر تھے، زور دیا جائیگا، اور اس شہرہ کار



اس ملک میں، فن قانون کی ترقی کے ساتھ، یہ اصول، بین الاقوامی جواز کی بنیاد کی حیثیت سے، بالکل بے کار اور فضول ہو جائیگا۔ ایسے مدعی علیہ پر اختیارات کے استعمال میں جو دوسرے طریقہ سے، اس ملک کی عدالتوں کا، جہیں بنائے دعویٰ پسند ہو، یا (معاذات کی صورت میں) مقام ادا کی عدالتوں کا تابع نہ ہو، کوئی استثناء نہیں کیا گیا ہے۔ ان صورتوں اور نیز ایسی تمام صورتوں میں، جہاں ذاتی مقدمہ ہو، اس ملک کی عدالتیں، جہیں مدعی علیہ رہتا ہے، یا جاز ہیں، اور انصاف کے لئے، انہیں میں رجوع ہونا چاہیے؟ مقدمہ سردار گرو دیال سنگھ بنام راجہ آف فرید کوٹ (۱۸۹۴ء) سی۔ ۶۰۔ سب تجویز اور ڈسپوزیشن صفحہ ۶۸۴۔

اس سے مقدمہ شببائی بنام ولشٹینوز کا یہ اصول بڑھتا ہے، کہ "اگر ذمہ داری کا معاہدہ کرنے کے وقت مدعی علیہ ملک جس میں مقدمہ کو مقدمہ کے دائرہ ہونے سے پہلے، وہاں سے چلا گیا، تو ہماری رائے کا رجحان، اس طرف ہوگا، کہ اس ملک کے قوانین (مقتضیٰ حدود اختیارات سے ہے) اپنی نافذ ہو گئے؛ اگرچہ اس امر کا قطعی فیصلہ کرنے سے پہلے، ہم، انہیں سخت ماعت کو اپن کر لیتے۔" ایل۔ آر۔ ۶۔ کیو۔ بی۔ ۱۶۱۔ اس مقدمہ میں، مدعی علیہ ملک کوئی جائداد اس ملک میں نہ تھی، جہاں کی عدالت نے فیصلہ صادر کیا تھا، کہ یہ امر بھی مستحب ہے، کہ اگر ایسی صورت میں روایکی عدالت ملو (Forum Contractus) بھی، اس ملک میں قرار پائے، تو اگرچہ مدعی علیہ، اتفاقاً یہاں سے، وہاں لگے تھے؛ اور انہوں نے معاہدہ کر لیا تھا؛ چرچہ وہ لوگ، جو مقام انعقاد معاہدہ کے سختی کے ساتھ طرفدار ہیں، سوال صدر کا جواب، اثبات میں دیں گے، یہ مقدمہ روزیلان بنام روزیلان (۱۸۸۰ء) ۱۴۔ چانسی ڈویژن ۴۵۱ میں بھی، مدعی علیہ ملک کوئی جائداد اس ملک میں نہ تھی، جہاں کی عدالت نے فیصلہ صادر کیا تھا؛ مجلس قرانی نے، اس فیصلہ کی تعمیل کرانے سے انکار کر دیا، جو فرانس مقام انعقاد معاہدہ میں مقاس کی گئی تھی؛ نیز اس کے کہ مدعی علیہ، اطلاع دے جائے اور انہوں نے، اس امر کو بہت اہم تصور کیا، کہ معاہدہ، اگرچہ فرانس میں ہوا تھا؛ مگر اس کی تعمیل، بنام انگلستان میں مخصوص تھی۔ صفحہ ۲۵۔ اس نند

بھی فیصلہ ان حالات کے بغیر ہی ہو گا۔ دیکھو ایکسٹریکٹ نمبر ۱۹۰۸ کے۔  
۱۔ جی۔ بی۔ ۲۰۲، مندرجہ تحت دفعہ ۳۱۹ (الف)۔ مقدمہ کفریہ بنام ویسٹر

(۱۹۰۸) ۲۵ (۱)۔ ایل۔ آر۔ بیج، پیکل ٹر

**فصل ۳۲۳** رد مال کی مخصوص عدالت ذمہ داری کے فیصلے کے اجرا کے لئے  
ملک میں جائداد کے ٹی سٹیل ابدال مشروط ہونے کے متعلق، مقدمہ شبانی بنام ٹیٹن جہاز  
(۱۸۰۰) ایل۔ آر۔ ۶۔ کیو۔ بی۔ ۶۳۷ کا، ایک دوسرا فقرہ نقل کیا جاسکتا ہے ”ہم کو یہ بتا دینا  
بھی ضرور ہے کہ اگرچہ ہمارے نزدیک کسی شخص کو، ملک غیر کی عدالت کے فیصلے کے پاس  
کرانے کی، ان وجوہ کے علاوہ، جو مقدمہ ڈگلاس بنام فارسٹ میں بیان ہوئی ہیں، دوسرے  
وجہ بھی ہو سکتے ہیں، مگر ہم کو، اس میں، بہت شبہ ہے کہ آیا ایسی جائداد کا قابض ہونا،  
جو اس ملک میں واقع، اور وہاں کے قانون کی حفاظت میں ہو، پاس ہی کی ایک وجہ  
قرار پاسکتی ہے؟ — جو امر متبادر ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ اگرچہ ہر عدالت، بطور جائز، اس کا  
اختیار رکھتی ہے کہ وہ اس جائداد پر جو اس کے حدود داخلی کے اندر واقع ہے، اطلاق عام  
کی تعمیل کرانے، مگر ایسی جائداد کا موجود ہونا — جو ممکن ہے کہ بہت قلیل ہو، اس جائداد کے  
پر کسی مالک پر تعمیل فیصلے کے فرض، اور ذمہ داری، کو عائد کرنے کے لئے کافی وجہ  
نہیں تصور ہو سکتا۔“

مقدمہ کیوان بنام اٹورٹ مندرجہ تحت دفعہ ۳۲۱، بمقابلہ مقرر و ض

دیون ڈگری (Garnishee) عدالت ملک غیر، دائر ہوا تھا، اور اس میں

ڈگری کے مقروض کو، بمقابلہ دائن کے، اس جواب دی کی اجازت نہیں تھی

کہ اس کو مجبور کر کے اس مقدمہ میں رقم وصول کیا جاسکتی ہے اس لئے، وہ،

دفعہ ۲۱۱ کے مضمون کے مخالف ہے۔

**فصل ۳۲۴** جب کسی ملک کے داخلان قوانین، عدالت عمل

(Forum aetoris) قائم کرتے ہیں تو ان اختیارات کی بنیاد، ایسے حالات پر قائم

ہوتی ہے، جن کا تعلق، مدعی علیہ کی ذاتیات سے ہے، اور نہ ذمہ داری سے، بلکہ می کی

ذاتیات سے ہوتا ہے، جیسا کہ — نیچرلین کو ڈکی دوسرے میں کیا گیا ہے۔ دیکھو صفحہ

۳۳۳ — تو وہ کافی اور موثر وجہ ایسے فیصلے کی تعمیل کی، انگلستان میں نہیں قرار پاسکتی۔

مقدمہ شیلبرجی بنام ویٹن ہولز (۱۸۶۰ء) ایل۔ آر۔ ۶-کیو۔ بی۔ ۵۵۔

یع، بیکلین۔ تیلور۔ نیشن۔ برین۔

فرض کرو:۔ کہ ملک غیر کی جس عدالت میں، فیصلہ صادر ہوا، وہ، ان وجوہ میں سے کسی وجہ کے سوا کسی وجہ سے بھی، جن کا ذکر ہو چکا ہے، بین الاقوامی طور سے، مجاز نہیں مقرر ہوئی ہے، تاہم فیصلہ مذکور کے اس فریق کے مقابلہ میں، جس کے کسی طرز عمل سے، مقدمہ مذکور میں جواز پیدا ہو گیا ہو، انگلستان میں تبدیل ہو سکے گی۔

واقعہ ۳۲۵۔ ہمارے نزدیک ایہ امر، اصولاً بالکل صاف ہے: کہ اگر کوئی شخص، بحیثیت مدعی کے اپنے دعوے کیلئے، ملک غیر کی ایک عدالت کو منتخب کرتا ہے، تو وہ بعد ازاں اس عدالت کے فیصلہ کی نسبت، یہ کہنے کا مجاز نہیں ہو سکتا کہ وہ، اس کا پابند نہیں ہے۔ مقدمہ شیلبرجی بنام ویٹن ہولز (۱۸۶۰ء) کے تحت میں لکھا جا چکا ہے۔ ایل۔ آر۔ ۶-کیو۔ بی۔ ۶۱۔

ایک مقدمہ میں، مدعی علیہ کی طرف سے، یہ بحث کی گئی: کہ ملک غیر کا فیصلہ، پوری طرح قطعی طور سے، قابل پابندی تھا۔۔۔ جسٹس پارکرنے اپنے اس ججس آنگر ایڈرس اور گری، کی طرف سے، فیصلہ صادر کیا، اور اس میں بتایا کہ ججس نے، برونی عدالت کا انتخاب نہیں کیا تھا۔۔۔ اگر ایسا ہوتا، تو وہ، اس کے پابند کئے جاسکتے تھے؛ وہ شخص پروکی تھے اور انہوں نے، ایک ملکی مقدمہ میں، مدعی علیہ کی غفلت کو، ایک غیر ملک میں پیش کیا، جس کے قوانین کی پابندی ان پر لازم تھی۔ مقدمہ سبرل ٹیمز ٹریڈنگ کمپنی بنام کیلو (۱۸۴۳ء)

۱۱-ایم۔ ڈبلیو۔ ۸۹۴۔

واقعہ ۳۲۶۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مدعی علیہ، ایک غیر کی عدالت کے مقدمہ میں، حاضری اور جواب دہی سے، اپنے آپ کو، پابند کر لیتا ہے؟۔ ہم اس سوال کو، غیر فیصلہ سے رکھنا، مناسب سمجھتے ہیں؛ اور مدعی علیہ کی حاضری کے اثر سے متعلق، کسی طے کا اظہار نہیں کرتے؛ بشرطیکہ اسکی حاضری اس حد سے زیادہ، برضا و رغبت نہ ہو، کہ وہ، ایک ایسی جائیداد کو جو ملک غیر کی عدالت کے ماتھے میں ہے، بچانے کی کوشش کرتا ہو، مگر ماتر

اس کے، یہ ظاہر کر دینا بھی ضرور ہے کہ جو فیصلہ مقدمہ ڈی کاس ریزیک بنام راتھ لون میں ہوا، وہ قابل استناد ہے، جیسا یہ قرار پایا کہ جب مدعی علیہ برضامت ہی حاضر عدالت ہوتا ہے، اور اپنے حقیقی فیصلہ ہو جانے کی توقع سے مستفید ہوتا ہے، تو وہ پابند ہو جاتا ہے یہ مقدمہ شلبائی بنام وین ہولز مندرجہ دفعہ ۲۲۱۔ ایل۔ آر۔ ۶۔ کیو۔ بی۔ ۱۶۲، ہے۔ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگر مدعی علیہ صرف شرطی طور سے حاضر ہو کر، اس اطلاع نامہ کی منسوخی کی استدعا کرے جس کی تیسل، اسپر حدود وارضی کے باہر ہوئی، تو جو فیصلہ اُس کے خلاف عدالت ملک غیر سے صادر ہو، وہ جائز اور یہاں قابل تیسل ہتھوڑ ہو گا۔ مقدمہ میریس بنام ٹیلر (۱۹۱۵ء) کے۔ بی۔ ۵۸۶۔ جج، سیکلے بچھوڑ ڈ۔ بنائیتر جنہوں نے تیسل کے متعلق تجویز کو بحال رکھا۔ اس کتاب کی آخر طبع میں، ویسٹ لیکٹ نے لکھا تھا کہ اگر امر غیر منفصلہ کا فیصلہ لارڈ بلکینز، اور ان کے ساتھیوں کے رجحان کے مطابق نہ ہوتا، تو مدعی علیہ کو مجبور ہی اپنی اپنی کھشتان کی جائداد کو، ایسی ملک غیر کی عدالت کے دستبرد سے محفوظ رکھ سکے جس کو، برائے مول مفروضہ مقدمہ میں، کوئی بین الاقوامی تیسل حاصل نہیں ہے، اگر عدالت نے، ایک نبد کے مقدمہ میں، یہ طے کیا کہ اگر مدعی علیہ برضامت ہی، ایسی حالت پیدا کر لیتا ہے، کہ ملک غیر کی عدالت کی تجویز کا پاس نہ ہونا، اسپر فرض ہو جاتا ہے، تو ایسے فیصلہ کی تیسل، اس کے خلاف، اس ملک میں ہو سکے گی۔ (ایل او سی۔ سی ایس ٹی صفحہ ۵۸۵)۔

مقدمہ ڈکاس ریزیک بنام راتھ لون (۱۸۶۱ء) جج و این۔ ۲۰۱۔

جج، اڈلٹ جینل۔ دائلڈ، میں یہ بحث کی گئی تھی کہ مدعی علیہ، اس ملک میں، جس کی عدالت سے فیصلہ صادر ہوا، جائداد کے مالک تھے، جو حکمت عام حاضر ضبط ہو چکی تھی، اور وہ اپنی جائداد کو محفوظ رکھنے کے لئے عدالت میں حاضر ہوئے؛

اور جواب دی کہ — گریہ بحث منظور نہیں کی گئی؛ مقدمہ وایٹ بنام

برٹ۔ ۵۵۔ ایل جے (سلسلہ جدید) کیو۔ بی۔ ۳۹؛ میں مدعی علیہ، ایک

فرانس کے مقدمہ میں، اس وجہ سے حاضر ہوئے تھے کہ ان کا کاروبار ایک فرانسیسی

کارخانہ کے ساتھ تھا؛ اور وہ، عموماً ایسی حالت میں تھے کہ عدالت فرانس کا

فیصلہ ان کی جائداد موقوفہ فرانس کے مقابلہ میں، قیام ہو سکتا تھا! —

سبس ایجنٹر کاٹ اور بون نے اس مقدمہ اور ایسے مقدمہ میں جس میں جاؤ  
 مدعی علیہ کی ماضی سے پہلے ضبط کار کی گئی تھی، تیسری کی؛ اور مدعی علیہ کو  
 پاس بند قرار دیا۔ اس عمل سے انہوں نے سبس وٹس۔ ۵۴۔ ایل۔ جے۔  
 کیو۔ بی۔ ۵۲۱ کی تجویز کو منسوخ کر دیا؛ جنہوں نے یہ رائے قائم کی تھی کہ مقدمہ  
 ماضی کی حالت کی تجویز کی تسلیل میں، دوسری جائداد کو بجا کرنے کی کوشش کرنا  
 ... تفریق تھی جس کی ترقی ہے؛ جو ایسی حالت میں ہوتی ہے جس میں ماضی،  
 اس جائداد کی حفاظت کے لئے عمل میں آتی ہے، جو عدالت کے قبضہ میں ہوتی ہے۔  
 تاہم ایسی صورت میں، کہ ملک غیر کی عدالت میں، فیصلہ ابدی ماضی، ایک باشندہ  
 انگلستان کے خلاف صادر ہوا تھا؛ اس نے، بعد وہ اپنے ال کی حفاظت  
 کے لئے، جو عارضی طور سے، قرق کر لیا گیا تھا، عدالت کی منظوری عذر کے بعد  
 دوبارہ بطور ماضی علیہ کے، ملک غیر کی عدالت میں پیش کیا گیا؛ عدالت نے  
 کا فیصلہ اس کے خلاف، جائز قرار پایا؛ اور اس کی تسلیل، انگلستان میں کرنا گئی؛  
 اس بنا پر کہ اس کی ماضی، عدالت فرانس میں، برضامندی جمعی گئی؛  
 مقدمہ کی وارنٹس مٹھی کلرکمونٹ (۱۹۱۴) ۴۱۔ کے۔ بی۔ ۱۲۵، جے۔ کوانٹا  
 انگلستان کے ایک مدعی علیہ کے لئے، جسے ملک غیر کی ایسی عدالت میں عوامی  
 کیا جائے جس کے اختیارات کے متعلق، اس کو اعتراض ہو؛ مفوضہ طریقہ یہ ہے؛  
 کہ اختیارات کے متعلق، عذر کر کے عارض ہو جائے؛ جب تک کہ فیصلہ کی تسلیل  
 کے لئے، انگلستان میں درخواست پیش کی جائے۔ اس عمل میں، یہ ممکن  
 ہے کہ کوئی جائداد موقوفہ ملک غیر، اسکے ہاتھ سے نکل جائے؛ لیکن ملک غیر کے  
 فیصلہ کی تسلیل، اسکی جائداد موقوفہ انگلستان کے متعلق، نہ ہو سکے گی۔ برطان  
 اسکے، اگر وہ کسی طرح، ملک غیر کی عدالت کے اختیار کو تسلیم کرتا ہے، تو یہ امتیاز  
 اس کے ہاتھ سے جاتا رہتا ہے! — یہ اصول، کہ رضامندی کے ساتھ ماضی  
 سے، اختیار پیدا ہو جاتا ہے؛ مقدمہ پھیر گمنی بام بروکھ کوئی (۱۸۸۹)  
 ۶۔ بی۔ ایل۔ ۵۵۵، جے۔ کیو بی، قائم کر رکھا گیا۔ اس میں، مدعی علیہ کو  
 ملک غیر کے فیصلہ پر، اختیارات وسیع واقعات کی بنا پر، عذر تھا؛ اور اس پر

مقررہ کارکن بنام مین کاگ [۱۸۹۵] ۱۲۔ لی۔ ایل۔ آر۔ ۵۹۔ ج ۱،  
ریل آف کون۔ اور مقدمہ گیر ویر بنام کسول کوپنی [۱۹۰۸] ویٹا گیس  
نیو یورک پریسیڈنٹ نمبر ۱۲۔ ج ۱، کیمبرلڈج میں ہوا کہ

قدیم نظائر میں، مقدمہ طوفانی بنام گنس [۱۸۱۰] ۲۰۔ کیمپ ۵۰۲۔ ج ۱، آئینڈر  
میں یہ واقعہ کہ مدعی علیہ ملک غیر کی عدالت میں بذریعہ مختار، حاضر ہوا، مگر  
اس نے کوئی عذر نہیں کیا۔ اس کے خلاف، تمثیل فیصلہ کے لئے، کافی وجہ قرار  
پایا کہ لاڈلوائیڈ، جو مقدمہ کیوں بنام اسٹورٹ، مندرجہ تحت دفعہ ۳۲۱،  
میں صرف اس بغوت کو، کافی تسلیم کر لینے کے لئے آمادہ تھے کہ فرق کی طبعی  
عمل میں آئی تھی، اس کے حاضری کے ثبوت کو، بدرجہ اعلیٰ، کافی تصور کرتے ہوئے،  
ان ججوں کی نسبت بھی یہی کہا جاسکتا ہے، جنہوں نے مقدمہ ٹینالڈز  
بنام فٹن مندرجہ تحت دفعہ ۳۲۱ کا فیصلہ کیا۔ برخلاف اس کے، دیکھو اجبرل  
اسٹورٹ کوٹیل گنس بنام کیلو، تحت دفعہ گزشتہ نو

مقدمہ جی جلیج ڈوک ڈی آل [۱۸۹۰] ۱۱۔ لی۔ ایل۔ آر۔ ۴۱۔ ج ۱، گورل بارنس،  
میں ترقین کی نسبت، قرار پایا کہ وہ عالمگیر میں، حاضری کی بنا پر فرانس کی عدالت  
کے پابند نہیں قرار دئے جاسکتے۔ ان نمبر میں، ان کا جہان، یہ تھا فیصلہ  
عدالت فرانس کو قرار کر لیا گیا تھا، اگر کسی شخص کو، عدالت ملک غیر میں،  
حاضری کا موقع ہو، اور وہ، بھائے اس کے عذر کی سادہ، رقم واصل کرو تا ہے تو وہ  
رقم ادا شدہ، بعدہ وصول نہیں کرتا۔ مقدمہ لایٹ ڈیل انک لیٹڈ بنام  
شروور کوپنی [۱۹۱۳] ۲۱۔ کے۔ بی۔ اے۔ دیکھو: صفحہ ۱۹۹

دفعہ ۳۲۶ (الف) جب ملک غیر کی عدالت کا فیصلہ بالترتیب کسی حیثیت  
پر موثر ہو، یا اسکے ضمن یا تائید میں، اذات کے متعلق ہو، اور عدالت صادر کنندہ کے  
قانون کے مطابق، مستابطہ صادر ہو، تو وہ، انگلستان میں، انگلستان کے  
ایسے باشندہ کے مقابلہ میں بھی، جو نہ اس ملک کا متوطن اور نہ مقیم ہو، بحال رکھا جائے گا؛  
مگر اگر ایسی حالت میں، کہ صادر کنندہ، اذیل کنندہ، ایک بادشاہ کی عدالتیں ہوں۔

جنس اسکرٹن نے۔۔۔ مقدمہ میں بنام متیو (۱۳) ۱۹۲۱ء کے۔  
 بی۔ ۲۵ میں۔۔۔ ان جدید انعام مقدمات کا ذکر کیا، جن میں، انگریزی میں انعام  
 ملک غیر کی عدالتوں کی تجویز کی تعمیل کرائیں گی۔ اس خاص مقدمہ میں ہندوستان  
 کی ایک عدالت کی تجویز کی تعمیل کرائے گی: تجویز متعلقہ ہر ایک ملکستان کے باشندہ  
 کے متبادل میں تھی، جو طلاق کے مقدمہ میں، شریک مدعی علیہ تھا، اگرچہ نہ اس کا  
 توطن، ہندوستان کا تھا اور نہ وہاں، ابھی کوئی جائزہ دیتی۔ اس پر اطلاع نامہ کی  
 تعمیل، بذریعہ جبر خطہ کے ہوئی تھی!۔۔۔ عدالت نے یہ طے کیا کہ ہندوستان  
 کی عدالتوں کا اختیار، غیر حاضر شریک مدعی علیہ پر اسی ہول کی بنا پر  
 قابل تسلیم تھا، جس ہول سے کھانا سے ملکستان کی طلاق کی عدالتیں ملک غیر  
 کے شریک مدعی علیہ پر اپنے اختیارات کا نفاذ کرتی ہیں۔ دیکھو! مقدمہ برینٹ  
 و اسٹورٹ صفحہ ۸۹۔۔۔ اور چونکہ طلاق کی تجویز ایک حقیقی ڈگری سی  
 (Decree in rem) ہے جو ہر جگہ جائز تر تصور ہوتی ہے، اس لئے، جو ذاتی تجویز،  
 اس کے ضمن میں، بمقابلہ شریک مدعی علیہ صادر ہوگی، وہ بھی یہاں جائز خیال  
 کی جائے گی!۔۔۔ سچ کا رجحان، اس طرف معلوم ہوتا ہے، کہ اگر عدالت ملک غیر  
 کی بھی ہو، اور ایک بادشاہ کے تحت نہ ہو تب بھی، اس کے اختیارات، قابل تسلیم  
 اور تجویز قابل تعمیل ہے۔ گریہ فیصلہ فی الحقیقت، ہمیں مقدمات تک  
 محدود ہے، جو ایسے ملک کی عدالتوں سے صادر ہو، جو ایک بادشاہ کی حکومت

میں ہوں،  
 ۱۹۲۶ء (ب) سلاسلہ کی شاہی کانفرنس سے، یہ سفارش ہوئی تھی،  
 کہ سلطنت انگریزی کے مختلف حصص کی عدالتوں کے فیصلوں کی باہمی تعمیل میں، آسانی  
 پیدا کئے جانے کا انتظام ہونا چاہئے۔۔۔ اس تجویز کے مطابق، انتظام عدالت کے ایکٹ  
 ۱۹۲۶ء (۱۰) اور اجازت پنجم فصل (۸)، جو عمل کیا گیا، اور اس کے حصہ دوم میں، سلطنت  
 متحدہ میں، ان فیصلہ جات کی تعمیل، اور ان کے اندراج، کا انتظام کیا گیا، جو سلطنت مذکور  
 کی دوسرے حصص کی اعلیٰ ترین عدالتوں سے صادر ہوئے ہوں۔ جو فیصلہ جات  
 درج ذیل ہو سکتے ہیں، وہ، ایسے فیصلہ جات ہیں، جو کسی دیوانی عدالت سے صادر ہوئے ہوں،

اور جن کی نوے کوئی رقم واجب الادا قرار پاتی ہے۔ اس میں فیصلہ جات، مالیاتی مسائل ہیں؛ مگر ایسے فیصلہ جات اس سے خارج ہیں، جو ذاتی معاملات میں، صادر ہوئے ہوں؛ مثلاً — طلاق، وغیرہ۔ اس قانونی انتظام کا نتیجہ یہ ہے کہ سلطنت ہند کی عدالتوں کے فیصلہ جات، جو درج رجسٹر ہو سکتے ہیں، ان کی تمیل، انگلستان میں اس طرح ہوگی، جیسا کہ، خود انگلستان کی عدالتوں کے فیصلہ جات کی ہوتی ہے؛ اور دیگر دیکھ کر، اس امر کی ضرورت باقی نہ رہے گی، کہ وہ، صادر شدہ فیصلہ کی بنیاد پر، انگلستان میں، از سر نو کارروائی شروع کرے۔ مگر یہ امر پیش نظر رکھنا ضرور ہے کہ مقدمہ کو، درج رجسٹر کرنا، عدالت کے اختیار تیسری پر منحصر ہے؛ اور اس بنیاد پر، جو ضابطہ اس موقع پر، اختیار کیا جاتا ہے، وہ، اس ضابطہ سے مختلف ہے، جو اسکا لینڈ یا آئر لینڈ کی عدالتوں کے فیصلہ جات کی تمیل کے متعلق، انگلستان میں اختیار کیا جاتا ہے، جن کا، ہر صورت میں، درج رجسٹر کیا جانا، لازم ہوتا ہے۔

ایسی ایکٹ کی دفعہ ۹ (۲) میں، ان صورتوں کی صراحت، موجود ہے، جن میں فیصلہ جات کو، درج رجسٹر کرنے کی اجازت نہیں ہے؛ جس سے ان اصولی مشرک کا پتہ چلتا ہے، جن کی بنیاد پر، ملک غیر کے فیصلہ جات، تسلیم نہیں کئے جاتے؛ کوئی ایسا فیصلہ، درج رجسٹر نہیں ہو سکتا؛ جو کہ فریب کے حامل کیا گیا ہو یا اس کا مضافہ اور ہوا یا اثر ہو، نہ الٹا ہو یا اس کا بنائے، دعویٰ ایسا ہو، جس کا رجسٹر پر درج ہونا، کسی مصلحت عامہ کے خلاف ہو یا اچھا استدلالی عدالت نے، بلا اختیار کے کام کیا ہو۔ اور نہ کوئی ایسا فیصلہ، درج رجسٹر ہو سکتا ہے؛ اگر دیون ڈگری۔

(الف) ایسا شخص ہے، جو نہ عدالت استبدائی کے حدود و اہلی میں، عام طور سے رہتا، اور نہ کاروبار کرتا ہے، اور نہ خود، برضامندی، حاضر عدالت ہوا، اور نہ اس نے کسی خاص طور سے عدالت مذکور کے اختیار کو تسلیم کیا۔ یا —

ب۔ ف۔ بحیثیت مدعی علیہ، اس پر عدالت استبدائی سے، باضابطہ طور سے، اطلاع نامہ کی تمیل نہ ہوئی، اور نہ وہ حاضر عدالت ہوا؛ اگرچہ وہ، عام طور سے، عدالت مذکور کے حدود و اہلی میں رہتا، اور کاروبار کرتا تھا؛ یا عدالت مذکور کے



اعتدالات پر ارضامند ہو گیا تھا۔ اس سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ اگر مدینہ و دگرگی اس ملک میں کاروبار کرتا یا رہتا ہے، جو سلطنت انگلشیہ کا ایک جز ہے تو عدالت کو اس پر اختیار حاصل ہے، اگرچہ اس کا توطن وہاں کا نہیں ہے، اور نہ وہ وہاں کا روہار کو تاج ہے، مگر اس نے، باضابطہ فیصلہ اسلام نامہ کے بعد، عدالت کے اختیار کو تسلیم کر لیا ہے، تو فیصلہ، حاضریہ ہو گا۔ جو ہول مقدمہ پیرس سام نلڈ امریکہ اور مقدمہ گیورٹس سام ڈی کلرمنٹ انجیو اصغر ۲۸۹ میں، قاضی کیا گیا تھا، وہ اسی کے مطابق ہے، اور اس سے ارضامندی کی مانگی کے مقدمہ ہول کو ہر قسم کی تسلیم تک وصیت ہو جاتی ہے۔

دفعہ ۳۲۷ ایک عجیب صورت جس کو غالباً اصول جواز سے مشتق کرنا، غلط نہ ہو، اس وقت میں آتی ہے، جبکہ ایک مہمئی کے ملک توطن کے قانون کی رو سے اس کے شرکاء اس سے معاہدات کے ذاتی طور سے ذمہ دار ہوتے ہیں، اور ایک فیصلہ، جو اس کے خلاف حاصل کیا جاتا ہے، وہ اس کے ہر شرکاء پر تعمیل کیا جاسکتا ہے، اگرچہ وہ انفرادی طور سے مقدمہ میں فریق نہ تھے۔ ایسا فیصلہ انگلستان میں، ذریعہ کارروائی عدالتی کسی ایک شرکاء کے مقابلہ میں تعمیل پاسکتا ہے، گو یہ دو فیصلہ، ایک ایسی عدالت نے صادر کیا تھا جس کے جواز کو اس نے کبھی مذکور میں، چھ خرچہ تسلیم کر لیا تھا۔ ملک غیر کے مقدمہ کی نسبت یہ تصور ہو گا، کہ وہ اپنی حقیقت ہر شرکاء کے مقابلہ میں، مجموعی نام سے، دائر ہوا تھا، اور اس کے ساتھ اس کے اہلکاروں میں، اس کا مقابلہ کسی ایک شرکاء کے فیصلہ یا نا، بالکل اصول جواز کے مطابق سمجھا جائیگا۔

مقدمہ ریک آف انڈیا سام ارڈنگ (۱۸۵۰) ۹ سی۔ بی۔ بی۔ جی۔  
 ڈالڈ۔ آل۔ کرسٹول۔ ڈالڈ۔ مقدمہ ریک آف انڈیا سام ناس  
 (۱۸۵۱) ۱۶ سی۔ بی۔ جی۔ ۱۷۰ بی۔ جی۔ ایکٹیشن۔ کالوچ۔ ٹینٹن پولین جب  
 کمپنی کا توطن، انگلستان کا ہو، تو اس کا ملک غیر میں اس فرض سے رجسٹر  
 ہونا، کہ وہ وہاں بھی کاروبار کر سکے، اس کے شرکاء کو اس کا مستوجب نہیں  
 قرار دے سکتا۔ مقدمہ رڈن آؤن ولکو موڈورس سام فرنس (۱۸۰۶)  
 ۱۔ کے۔ بی۔ ۲۹ بی۔ جی۔ کینیڈی۔ کانسٹنس۔ ڈو موڈوٹو

دفعہ ۳۲ (الف) جب بین الاقوامی جواد ثبات ہو جائے تو ملک غیر کی عدالت میں، بے ضابطہ کارروائی کئے جانے کا عذر، اس فیصلے کے متعلق، انگلستان میں پیش نہیں کیا جاسکتا؛ جب تک کہ مقدمہ کی کارروائی، انگلستان کے نقطہ خیال سے حقیقی انصاف کے ظان نہ ہو۔

مقدمہ میرٹن بنام ہیوز [۱۸۹۹] ۱۔ چانسیری ۸۱۔ بیج، لنڈے۔  
 رگبائی، وگھان، ونیس، جنہوں نے جسٹس کی کونج کے فیصلہ کو، منسوخ کر دیا۔  
 دیکھو!۔ جو کچھ، فطری انصاف کے متعلق، ملک غیر کی عدالت کے باضابطہ  
 عمل کے سلسلہ میں، مقدمہ ہمر و مین بنام ہمر و مین [۱۸۹۹] ۶۱۔ ٹی۔  
 ال۔ آر۔ ۵۰۵۔ بیج، کیو، کہا گیا ہے کہ دو جدید مقدمات میں، اس اصول کی  
 تائید کی گئی، اور یہ عذر، کہ ملک غیر کی عدالت کا فیصلہ خود فطری انصاف  
 کی منتہی پر مبنی ہے، ناقابل کسالت قرار پایا۔ مقدمہ اسکاٹا بنام لوفٹ [۱۹۱۱]  
 ۲۰۔ ٹی۔ ال۔ آر۔ ۵۰۹۔ بیج، لارڈز۔ و مقدمہ مینسن بنام فیر [۱۹۱۳]  
 ۲۔ کے۔ بی۔ ۸۲۵۔ بیج، چنیل، ان دونوں مقدمات میں، ملک غیر کے  
 ضابطہ پر اقراض، برہائے ادخال شہادت کے تھا۔ انگریزی عدالتوں نے،  
 یہ قرار دیا کہ اس سوال کے متعلق، جو اصولی اختلاف تھا، اس کی نسبت، یہ نہیں  
 کہا جاسکتا کہ حقیقی انصاف کا معاملہ تھا۔

فرض کروا کہ یہ ثابت ہو گیا کہ ملک غیر کی عدالت مجاز تھی، یا یہ کہ مدعی علیحدہ،  
 انگلستان میں، اس کے جواز پر اعتراض کرنے سے منوع ہے۔ اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے  
 کہ آیا ملک غیر کے فیصلہ کا اثر، بطور امر فیصل شدہ (Res judicata) کے ہو گا یا نہیں؟  
 یورپ کے دوسرے ممالک میں، ملک غیر کی تجویز کو قابل تعمیل قرار دینے کے مسئلہ  
 میں، اس سوال کی یہ صورت ہو جاتی ہے کہ آیا، قابل تعمیل قرار دینے سے پہلے، تجویز کو،  
 اس نقطہ سے جانچنا چاہئے کہ وہ لمحانہ واقعات اور قانون کے درست ہے یا نہیں؟۔  
 انگلستان اور امریکہ میں، تجویز عدالت ملک غیر کی بنیاد، دعویٰ دائر کرنے میں، سوال  
 کی شکل میں ہو جاتی ہے کہ آیا تجویز مذکور، دعوے کی ذمہ داری شدہ کا قطعی ثبوت ہے یا مرن  
 قیاسی، جس کو مدعی طویلہ اس کی واثقانی یا قانونی غلطی، ثابت کر کے رد کر سکتا ہے؟ دینا

کی کانگریس میں، جرمنی جاعتوں نے، باہمی تسلیم (Reciprocity) کا طریقہ اختیار کر لیا؛ اس طور سے ریاست اپنے جرمنی، اور صرف ان ریاستوں کی تجویزیں، جو جرمنی کی ریاستوں کی تجاویز کو، امریکہ میں شمول قرار دیتی تھیں، بغیر کسی جانچ اور پرتال کے قابل تسلیم قرار پائیں۔ سلطنت جرمنی کے ضابطہ کی دفعات ۶۹۰ اور ۶۹۱ کی رو سے، جو سلسلہ میں نافذ ہوا، عدالت ملک غیر کی کوئی تجویز، قابل تفسیل نہیں ہے، جب تک اس خاص ملک کی عدالتیں، اس طرح، جرمنی عدالتوں کی تجاویز کی تفسیل کی عادی نہ ہوں۔ یہی عملدرآمد عام طور سے، تمام یورپ میں رائج ہے، مثلاً سوئیڈن لینڈ اور سارڈینیا اور یورپ کی ریاستوں میں اور اسپین میں فرما ہوا، نہ ہونے کو چاہئے، باہمی تفسیل کا ردِ ناجائز دیکھنا پڑتا ہے، وہاں بھی عدالت ملک غیر کی تجویز کی تفسیل ہو سکتی ہے؛ اگر ایسے نظائر موجود نہ ہوں، جن سے باہمی تفسیل کا انکار ظاہر ہوتا ہو۔ فرانس میں، بعد رووبل کے، آخر عملدرآمد یہ قرار پایا ہے؛ کہ ملک غیر کی عدالت کی ہر تجویز کی جانچ ہونی چاہئے، اگرچہ اس عملدرآمد پر جو مجموعہ قوانین کی تعبیر اور آئین ۱۹۲۹ء کی دفعہ ۱۲۱ کے احکام کو بحال رکھنے پر مبنی ہے، ایک عرصہ تک بحث ہوتی رہی۔ بلجیم اور نیدرلینڈ پریشیا میں، چونکہ یہ سلسلہ، فرانس کے مجموعہ قوانین کے نفاذ پر منحصر تھا جس کے ساتھ ۱۹۲۹ء کا آئین جاری نہیں ہوا تھا؛ اس لئے ملک غیر کی تجاویز کو، امریکہ میں شمول قرار دیا گیا ہے، البتہ بلجیم میں، قانون مجریہ ۹ ستمبر ۱۹۲۹ء کی رو سے، فرانس کی عدالتوں کی تجویزیں، اور نیدرلینڈ پریشیا میں، برناتے نظائر وہ فیصلے، جو پریشیا کے باشندگان کے خلاف، ایسے ممالک میں صادر ہو رہے ہوں، جو پریشیا کی عدالتوں کے فیصلوں کو بغیر جانچ کے نہ قبول کرتے ہوں، اس سے مستثنیٰ ہیں۔

**دفعہ ۳۲۸۔** انگلستان میں، بڑے تذبذب کے بعد، اب یہ قرار پایا ہے؛ کہ ملک غیر کی عدالت مجاز کا فیصلہ، عام طور سے، اس دعوے کا جو اس سے ڈگری ہو، قطعی ثبوت ہے۔ لارڈ ڈونلڈ نے مقدمہ ٹارن بنام ٹارن (۱۸۴۴ء) میں اپنا اور ججٹن ویمیس، کالریج اور ولین کا فیصلہ صادر کرتے ہوئے کہا: کہ ”اس امر کے متعلق، کہ مدعی علیہ کے ساتھ، نیوٹاؤنڈ لینڈ کی عدالت جانسی سے، انصاف نہیں ہوا، مختلف عزرات پیش کئے گئے تھے۔ کسی قیاس نہیں لگایا جاسکتا، بلکہ قیاس جہشہ اس کے خلاف قائم کیا جاتا ہے؛ جب تک کہ صاف طور سے یہ نہ ظاہر ہو، کہ ملک غیر کا قانون

یا کم از کم ملک غیر کی عدالت کی کارروائی کا کوئی جزو فطری انصاف کے خلاف ہے، اور انہیں ان کی نسبت ہماری یہاں کی عدالتوں میں، بار بار دریافت عمل میں آئی ہے۔ مگر یہ عمل، مقدمہ کی اس تحقیقات سے بالکل جدا ہے، جو اقلیت قبتہ کی صحت پر مبنی ہو، کیونکہ جو امر جواب دہی میں داخل ہے، وہ اسی عدالت میں پیش کیا جانا چاہئے تھا۔ ۶۔ کیوں لی۔ ۲۹۸۔ جو امر یہاں فطری انصاف کے خلاف کہا گیا ہے، اس کا زیادہ تر تعلق، اس بحث سے ہے، کہ آیا ملک غیر کی عدالت نے، غیر حاضر مدعی علیہ کی طلبی کے لئے جو طریقہ اختیار کیا تھا، وہ صحیح تھا؟۔ قبل اس کے کہ عدالت نے ملک غیر کے جواز کے جانچنے کے لئے، اختیارات کا سہارا، اس طرح قائم ہو، جیسا کہ اس وقت قائم ہو گیا ہے، اسی قسم کے مباحث، غاصب سے پیش ہو کرتے تھے جبکہ جواز کی بنیاد، عدالت مدعی علیہ یا عدالت مقسام وقوع پر قائم ہو، اس وقت، غیر حاضر مدعی علیہ کی اطلاع دینی کیلئے، اصطلاحی ذرائع کا کام میں لایا جانا ضرور ہے، بعض اوقات، ایسی صورتیں بھی پیش آ سکتی ہیں، کہ یہ ذرائع حقیقی اطلاع دہی کیلئے کافی نہ ہوں، مگر باوجود اس کے، انصاف، مقدمہ سے التوا کا بھی مستثنیٰ نہ ہو۔ یہ امر قدیم قیاس نہیں، کہ ایسے مہذب ملک میں، جن میں خاتمی قانون بین الاقوام کے قواعد چل رہے ہوں، ان میں، اطلاع دہی کے مصطلح ذرائع، صراحتاً ایسے نکتے ہوں، کہ ان کی بنا پر، مدعی علیہ غیر حاضر کے مقابلہ میں، ایسی عدالت کے فیصلہ کی تعمیل سے، انگلستان میں انکار کیا جاسکے، جو سکہ اصول کے لحاظ سے اس کے صادر کرنے کی مجاز ہو۔ اس سے مطلق انکار نہیں کیا جاسکتا، کہ ایسی صورتیں پیش آ سکتی ہیں، اور نہ یہ امر نظر انداز کیا جاسکتا ہے، کہ جو مستثنیات، عدالت نے، مقدمہ مندرسن بنام ہندرسن میں قائم کئے، ان کا استعمال دوسرے طریقہ پر، ایسی تجاویز میں ہو سکتا ہے، جن میں، ملک غیر کا قانون مندرجہ تجاویز مذکور انگلستان کے صحیح معیار اخلاق یا مصلحت عامہ کے خلاف ہو، اور زیادہ تر ایسی صورتیں جنہیں ایسے ملک کی عدالتوں کے قانون اور اختیارات سے بحث ہو، جو اس قدر مہذب نہ ہوں، کہ وہ خاتمی قانون بین الاقوام کے دائرہ ارتباط میں، داخل ہو سکیں، مگر باوجود ان تمام امور کے، یہ مسلم ہے، کہ یورپ یا امریکہ کی کسی ریاست کی مسئولیت، عدالت مجاز کی تجویز پر، انگلستان میں برائے واقعاتی یا قانونی غلطی کے، کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔



کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ ملک غیر کی عدالتوں کے فیصلے جات، یہاں قابل پابندی نہیں ہیں۔ اس کی صحت کی نسبت مجھ کو جوید مشہور ہے۔ برخلاف اس کے جس برتے کہا کہ ”جو اصول، مقدمہ مشکوک بنام فرز میں قائم ہو، وہ اس وقت سے ایک صحیح سمجھا جاتا رہا ہے۔ یعنی یہ کہ ملک غیر کی عدالتوں کے فیصلے جات، قرضہ کے باوجود اسطرحی ثبوت سے صحیح ہو گئے، اور اس وقت تک قطعی سمجھے جائیں گے جب تک کہ فریقہ ثالثی کی طرف سے انکی تردید نہ کی جائے۔“

سب سے پہلے نیٹیلڈ اور برک کی تقلید، مقدمہ طلب بنام ٹیٹر (۱۶۹۵) ۲۔ ایچ ایل۔ ۳۱۰ میں پیش آیا۔ اور مقدمہ ٹارٹن بنام ٹارٹن میں پیش کیلی نے کی۔ آخر الذکر مقدمہ، معاہدہ تحفظ نقصان کی نسبت تھا جس کا تسبیح ایک ملک غیر کی عدالتی کارروائی سے تھا جس میں مدعی کے خلاف فیصلہ ہوا تھا۔ (۱۸۱۵) ۴۔ ایم و نیس ۲۴۔ جس روتیلی نے بھی مقدمہ ریمبرس بنام ڈورس (۱۸۵۶) ۲۳۔ بیو۔ ۱۵۰ میں ایک حد تک پیش کی پابندی کی کہ پھر خلاف اسکے مقدمہ ٹارٹن بنام نکلاس (۱۸۲۰) ۳۔ ایم۔ ۴۵۸۔ جس میں ٹارٹن نے جسٹس ناٹنگھام اور کینان کا اصول اختیار کیا، اور مقدمہ ہولڈن بنام ویکال (۱۸۳۴) ۸۔ بی ایل۔ این۔ آر۔ ۴۱۔ ۲۔ سی و ایف۔ ۴۰۔ اور ڈوان بنام بین (۱۸۳۶) ۵۔ سی و ایف۔ ۱۱ میں برتو ام کے اصول سے کام لیا، اگرچہ وہ اس سے پہلے کہ غیر کی تجاوز کے قابل باج ہونے کے اسطرح طرہ قرار تھے کہ یہ امر اشتباہ سے خالی نہیں، کہ آیا ان کے خیال میں، جو از یا مدعی علیہ کی اطلاع دی، کے کافی یا کافی ہونے، یا ایسے اختلافات کے جو اسلامی اور عیسائی ملک کے قوانین میں پاسے جاتے ہیں، کوئی اور امر قابل

منتفی تھا۔

جسٹس ناٹنگھام اور کینان کا اصول، باوجود مقدمہ ہولڈن بنام ویکال میں مندرجہ ذیل سے قائم ہو گیا، دیکھو! مقدمات، ملک آؤٹ اسٹریٹس بنام نیاس (۱۸۵۱) ۱۶۔ کیو۔ بی۔ ۱۶۰۔ بیج کیٹل۔ چپٹن۔ کالریج۔ ویکسٹن۔ ڈیکلن بریک بنام ڈیوہلن (۱۸۶۱) ۶۔ ایچ و این۔ ۳۱۰۔ بیج، ٹارٹن جیولت۔

والدہ۔ ویکولن ہنسام بوارڈ (۱۸۶۳) ۱۵۔ سی۔ بی (سلسلہ جدید) ۳۲۱۔ جج، اریل۔ لہریس کیلنگٹ۔ اگرچہ دو آؤال ذکر مقدمات میں، تجاویز پر قبضہ قطعی طور سے ملک غیر کی تجاویز نہیں، اور دو اول الذکر میں، تو آبادیات کا گروہ مقدمہ میں، عدالت نے، جو الفاظ شامل کئے، اُس سے قطعی طور سے ملک غیر کی تجاویز، اور تو آبادیات کی تجاویز کی حیثیت مساوی ہو گئی۔ اور اس مقدمہ میں جس شخص کا امکان، مقدمہ ہندوہن ہنسام ہندوہن (۱۸۴۲) ۲۰۲۔ جج ۱۰۰۰۔ دیکھو، صفحہ ۱۱۸۸۹۱۱۔ جج، اوگو ٹیم کے ہو سکتا تھا وہ، فرغ ہو گیا، یعنی یہ کہ آیا تو آبادیات کی عدالتوں کی تجویز میں، زیادہ تر امتیاز کی سطح نہیں، اس بنا پر کہ ان کا مرفقہ، اسی ملک میں مناجا تا ہے۔

جس طرح سزا، ملک غیر کی مجاز عدالت، بمبئیہ فوجداری صادر کرے، وہ انگلستان میں، دیوانی کارروائی میں، نہیں واقعات کی بنا پر، قطعی نہیں مقصود ہو سکتی۔ مقدمہ کریں ہنسام سلیم شینگ کمپنی (۱۹۰۷) ۱۰۱۔ کے۔ بی۔ ۶۷۰۔ جج، لارنس۔ لونس۔ کوزن ہارڈی۔ وفارون کی

ملک غیر کی تجویز متعلقہ ذات کی قبیل نہ ہو سکے گی، اگر اس کے ذریعہ سے حرامی اولاد، جو باب کے مرنے کے بعد پیدا ہوئی ہو، بمبئیہ باب کی جائداد سے، دوامی نفعہ کی سطح قرار پاتی ہو، کیونکہ یہ تجویز انگلستان کی تعلیمات کے خلاف ہے، اور انگلستان میں، یہ دعوے کی بنا نہیں ہو سکتی ہے۔

مقدمہ بیکارڈنی (۱۹۲۱) ۱۱۱۔ چانسی ۵۲۰۔ جج، اسٹریٹو  
**وقف ۳۲۹** کہا جاتا ہے، کہ جب ملک غیر کے مقدمہ کی تجویز کیلئے انگلستان کے قانون کو، صحیح طریقہ سے کام میں لانا ضرور ہو، اور ملک غیر کی عدالت نے قانون مذکور کو، غلط سمجھا ہو، تو انگلستان کی عدالتوں کو، اس کی قبیل سے انکار کر دینا چاہئے، اور یہی نتیجہ اس تجویز کا بھی ہونا چاہئے، جس میں ملک غیر کی عدالت نے پیش شدہ مقدمہ کے تصفیہ کے لئے، ایسا قانون منتخب کیا ہو جو، ناخوشگوار قانون بین الاقوام کے ان اصول کے مطابق، جو انگلستان میں قبیلہ کئے جاتے ہیں، صحیح دیکھ سکیں یہ خیالات اس قدر ضرور ہوتے جاتے ہیں، جبکہ یہ خیال کوئی نہیں ہوتا جاتا ہے، کہ ملک غیر کی عدالت







کوئی اعتراض، ایسے شخص کی طرف سے، نہیں نہیں ہو سکتا، جو اس میں فریق نہ ہو؛  
اس عذر کے ساتھ، کہ وہ قریب سے جال کی گئی ہے، بشرطیکہ اس کا اثر،  
اختیارات تک پہنچتا ہو۔ مقدمہ کا شرکین بنام بھرنس (۱۸۹۱ء) - ۲۰ - ایلی  
جے کیو بی۔ ۱۶۲، کاکبرتن۔ بٹن۔ کرونٹن، بلکیرن؛ - مقدمہ  
بٹرن بنام بیٹرنج، گارل بارن، جیکو جسٹس سکاٹس، زوتمر، کزنس، آرمی  
نے، (۱۹۰۶ء) ای۔ ۲۰۹ میں بحال رکھا۔

یہی اصول، اس صورت میں بھی متعلق ہو گا، اگر کہ قریب ثابت کرنے کے لئے روڈ اور  
مقدمہ کی دوبارہ تحقیقات کی ضرورت واضح ہو۔

ایک روسی تجویز کے متعلق، کارروائی میں یہ جواب دی ہوئی کہ عدلیہ نے،  
براہ قریب، روسی عدالت سے، اس امر کو پوشیدہ رکھا، کہ جن مال کے متعلق  
فیصلہ صادر ہوا تھا، وہ پہلے ہی سے، اس کے قبضہ میں تھا۔ - جواب دی  
تسلیم کر لی گئی، کیونکہ یہ نتیجہ، کہ مال، اس کے قبضہ میں تھا۔ - مجبوز یہ نتیجہ  
دہی ہے، کہ آپ اس نے مال کے قبضہ کی بناء پر، عدالت کو قریب دیا تھا؛  
اگرچہ دو ذیل امور کی شہادت ایک ہی ہو، مقدمہ ایلاف بنام اوپن ہیسمر  
(۱۸۸۲ء) ای۔ ۱۰۱، کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۲۰۹، جے، کاکبرتن۔ بیگلے، جرنٹ، جنہوں نے،  
جسٹس تھیو اور گیٹ کے فیصلے کو بحال رکھا۔ اس کا اتباع، مقدمہ وڈا لاسنام  
نادر (۱۸۹۰ء) ای۔ ۲۰۹، کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۲۱۰، نے، انڈے ووتن میں کیا گیا۔

**۳۳۱** جبکہ ایک غیر کی تجویز، اقبال یا ایسے تصفیہ ثالثی پر، صادر  
ہوئی ہو، جس کا تسلیم کیا جاتا، عدالت کے توسط سے پیش نظر ہو، اور جواز اور ان فیصل شدہ  
کے وہ مسائل جن پر اس فیصل میں بحث ہو چکی ہے، پیش آتے ہوں، تب بھی یہ دیکھ لینا  
ضرور ہے، کہ تجویز کے متعلق، باضابطہ طور سے، اقبال کیا گیا ہے، یا وہ اقرار ثالثی کے  
مطابق ہے۔ اس تجویز کی بناء پر، جو دعویٰ کیا جائے گا، وہی حقیقت دعویٰ پر بنائے  
معامہ دیکھا جائے گا۔

مقدمہ بیٹل بنام سوپر (۱۸۲۸ء) - ۸ - بی وی مار ۲۰ - جے، ٹیڈون، پٹیلی۔  
ہویر کو، ٹلی ڈیل؛ - مقدمہ ایوال بنام فرنٹال (۱۸۲۳ء) - ۱ - سی۔

ایم۔ آر۔ ۲۰۷۷۔ ۲۰۷۸۔ ۷۵۱۔ ج، پارکے وغیرہ۔ یہ تصفیہ ثالثی کی تجویزیں ہیں۔

فرینک لینڈ بنام ایم گمش (۱۸۳۰)۔ ۱۔ نیپ ۲۷۴۔ ج، پیج۔ یہ جگہ باز رہنا ہے اسلئے اسلئے، مگر اسلئے پوری طرح ثابت ہو سکا۔

**فصل ۳۳۱** (الف) ملک غیر کی ثالثی کا فیصلہ، ایسا فیصلہ نہیں ہے، جسکی تعمیل، بطور ملک غیر کے عدالتی فیصلہ کے کرائی جاسکے، ثالثی فیصلہ کی بنیاد پر جدید دعویٰ دائر کرنا چاہئے۔

فرینک لینڈ بنام یورپل کائن ایسوسی ایشن۔ ۵۔ ۱۰۔ ایل۔ ٹی۔ ۹۷۰۔ ج، ایوٹو  
**فصل ۳۳۲** اس دعویٰ کی نسبت جس کی تجویز ملک غیر سے صادر ہو چکی ہو، یہ نہیں کہا جاسکتا، کہ وہ امضیل شدہ ہو گیا، (transit in rem judicatum) اسلئے متعلق، مدعی کو، اختیار ہے، کہ وہ انگلستان میں، اصلی بنائے دعویٰ یا ایضاً فیصلہ محلہ تک اس فیصلہ کی بنیاد پر دعویٰ کرے؛ عدالتی ایکٹ کے نفاذ سے پہلے کے مقدمات میں، دونوں عدالت دعویٰ کا اظہار کیا جانا عام تھا۔

مقدمہ ال بنام مری (۱۷۹۸)۔ ٹی۔ آر۔ ۷۷۰۔ مقدمہ ال بنام اوڈیر (۱۸۰۹)۔ ۱۱۔ ایسٹ ۱۱۸۔ ج، الینڈو۔ گراس۔ لابلانک۔ بیلی۔  
مقدمہ ال بنام نیپکاس (۱۸۲۹)۔ ۵۔ بی۔ آئی۔ این۔ سی۔ ۲۰۸۔ ج،  
ٹرنڈل۔ بوتائے وارکین۔ دیکھان۔ پورے طور سے مختلف الائنڈے تھے۔  
بنک آف اسٹریسیا بنام ہارڈنگ (۱۸۵۰)۔ ۹۔ سی۔ بی۔ ۶۶۱۔ ج، وائلڈ۔  
کرسٹول بالفورڈ۔ آل کو شتباہ تھا، ورنک آف اسٹریسیا بنام نیاس  
(۱۸۵۱)۔ ۱۶۔ کیو۔ بی۔ ۷۱۷۔ ج، کیل۔ ٹین۔ کالرج۔ کین۔ مقدمہ

فرینک لینڈ بنام ہارس میں (۱۶۶۱)۔ ۲۔ چانسرری۔ سی۔ اے۔ ۱۔ ورن۔ ۲۱۰۔  
پہلی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے، کہ اس امر پر بحث نہیں ہوئی کہ ملک غیر کے حکم سے، اختیار سلب ہو گیا، بلکہ بحث یہ تھی، کہ اس کی کیا وقعت ہے؟ اگر کسی ناانصافی نے یہ خیال کیا، کہ ملک غیر کے کال فیصلہ کے بعد، اصلی بنائے دعویٰ پر مقدمہ نہیں چل سکتا، جیسا کہ ورن کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے، تو یہ امر پیش نظر

کھنا چاہئے کہ ملک غیر کا حکم عدالت ایسا برعری کا حکم تھا تو جب مدعی علیہ کی طرف سے ملک غیر کی عدالت کے فیصلے کا ایفا ہوجائے تو وہ اس دعویٰ کا ایسا مقصور ہوگا جتنی بنا پر فیصلہ مذکور صادر ہوا تھا اور یہ اس کے مساوی شمار ہوگا کہ فیصلہ اس کے جس سے صادر ہوا — جس کے تعلق کو کھو! دفعہ آئندہ۔ مقدمہ باربر بنا مرلیپ (۱۸۶۰) سی۔ سی۔ بی۔ وی۔ (مسلسلہ جدید)

۹۵۔ جی۔ آر۔ کولز۔ بانیس کنیکٹات

**دفعہ ۳۳۳** ملک غیر کی عدالت مجاز کا فیصلہ جو ایسے شخص کے حق میں صادر ہوا ہو جو انگلستان کی کارروائی میں مدعی علیہ ہو، اگر خود اپنے ملک میں قیامی ہے تو وہ انگلستان میں بھی اس معاملہ کو دوبارہ پیش کئے جانے کی کوشش کا قاطع مانع ہوگا۔

398

مقدمہ برورڈن سیمو (۱۷۶۹) م۔ اندراج صفحہ ۲۱۔ مقدمہ ڈنک ۸۴۔ جی۔ آر۔ کولز۔ اس میں جس فریق پر انگلستان میں اسکاٹ لینڈ کی بناوہ دعویٰ ہوا وہ ملک غیر کی عدالت میں اسکاٹ لینڈ کی منسج کے لئے مدعی تھا تو مقدمہ پورسٹام وڈ برن (۱۸۲۵) سی۔ سی۔ بی۔ وی۔ ۶۲۵۔ جی۔ آئی۔ بی۔ وی۔ قیامی عدالت کے فیصلے کو آبادیات کی تجویز قطعی نہیں کیونکہ یہ ممکن ہے کہ وہ صرف از خود حکم اخراج مقدمہ ہو کر یکبارہ سیمو کارسیاس (۱۸۴۵) سی۔ سی۔ وی۔ ۱۲۔ ایف۔ ۲۶۸۔ جی۔ آئی۔ بی۔ وی۔ برورڈن وڈن کو دفعہ ڈاک کے مضمون کی حد تک اپنے مقدمہ کی اس تجویز سے اختلاف نہ تھا جو جسٹس شاوٹول نے صادر کی تھی تو (۱۸۴۴) سم۔ ۲۶۵۔ سوسائٹی جنرل ڈوی پر سیمو وڈن برورڈن (۱۸۷۷) چانسرری ڈویژن ۲۱۵۔ جی۔ آر۔ کولز۔ لٹدس۔ لوپس، اگر ملک غیر کی عدالت کی کارروائی متعلقہ ذات ہو (In personam) تو وہ فیصلہ اس کے خلاف صادر ہوگا، وہ مدعی کو انگلستان میں، دعویٰ استقامت عام (in rem) دائر کرنے میں کچھ کم مانع نہ ہوگا۔ جی۔ آر۔ کولز، مقدمہ گرگنسیو (۱۸۵۹) سی۔ سی۔ بی۔ وی۔ ۲۲۵۔ نیز ملاحظہ ہو اجنرل ٹیم نوٹیشن و کمپنی سیمو گریلو مقدمہ حوت دفعہ ۲۲۵ و ۲۲۶ — اس مقدمہ میں، ممانعت کا کافی ہونا اگر



صحیح طور سے مضمون دعویٰ سے ہو: اور جس کو فریقین مقبول کوشش کر کے، انہی وقت پیش کر سکتے تھے۔ جج، دیگر ترم۔ مقدمہ ہندو سن بنام ہندو سن (۱۸۴۲) ۲ ایچ ایچ ۱۱۵۔  
 — برصغرات اسکے ایسے باطل درست ہے کہ جو دعویٰ کے دوسرے عرضی دعویٰ نے انگلستان میں قائم ہوا، اس کی نسبت، تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس سے دعویٰ پہلا دعویٰ دائر کر سیکے وقت (نیو ساؤتھ ویلز میں) واقع تھا، اور اس کا فرض تھا کہ وہ اس کی ہی وقت پیش کرتا، اور اس کا اس سے یہ کہہ جاسکتا ہے کہ اب اس کو نمبر پر نہ لینا چاہئے۔ مگر مقدمات دیوانی میں ایسے عمل کی ہیں، کوئی سند نہیں پاتا، اور نہ دھوکا کی طرف سے کوئی ایسی نظیر پیش ہوئی، اور نہ میں خود کوئی ایسی نظیر پاسکا جس میں پہلے عرضی دعویٰ کا حرج ایسے جدید دعویٰ کے ارجاع کا مانع ہو جس میں اسی داورسی کی استدعا کی گئی ہو۔  
 — مگر جس میں بنائے دعویٰ مختلف قرار دیا گیا ہو جس سے مختلف مصنف کی ضرورت پیدا ہوتی ہو جس میں ویٹیری، مقدمہ ٹیٹمر بنام اسٹورٹ (۱۸۶۱) ۳۱۔ ایل۔ تھے۔ چانسیری ۲۴۹: جنہوں نے جسٹس ڈوڈ۔ ایچ ایچ ۲۲۹ کی تجویز کو منسوخ کر دیا جسٹس ڈوڈ نے جسٹس ڈیکریم کا اتباع کیا تھا، جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ جو امر یہاں خاص طور سے قابل غور ہے، وہ یہ ہے کہ جسٹس ڈیکریم اور جسٹس ڈوڈ، ایک طرف اور جسٹس ویٹیری دوسری طرف اس سوال کو ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں خواہ وہ فیصلہ جو قطعی قرار دیا جاتا ہے، انگلستان کا ہوا یا ملک غیر کا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اس مقدمہ میں جو لارڈ ویٹیری کے سامنے تھا، ایک ہی داورسی کی مختلف واقعات پر استدعا کی گئی تھی، جو دفعہ ۳۳ کی عکسی صورت ہے جس میں مختلف داورسی ایک ہی واقعات پر چاہی جاتی ہے۔

ملک غیر کی عدالت ایسے خارجی کا یہ فیصلہ کہ فلان جہاز دشمن کی ملک ہے، خاصوں کے حق میں، متبادل سے اذیہ جانداری کے قلعی ثبوت سے گیر بنام اگرا (۱۸۹۱) ۱۱۔ ٹی۔ آر۔ ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲

۳۳۔ مسعد دوران مقدمہ جبکہ مدعی نے جو پاکستان میں جو  
ہے، اسی بناءً دعویٰ پر قبل ازیں دوسرے ملک میں، کارروائی شروع کر دی ہے،  
جو زیر تصفیہ ہے، تاویہ عام قاعدہ نہیں ہے، کہ اس کا یہ عمل، بطور عذر، انگریزی عدالت  
کی کارروائی کے جواب میں پیش کیا جاسکے۔ ایسی صورتوں میں، مناسب طریقہ یہ ہے  
کہ یہاں درخواست دی جائے کہ دونوں میں سے کسی ایک مقدمہ کی کارروائی  
روک کر دی جائے، ایسی درخواست کے پیش ہونے پر عدالت کیلئے، یہ امر کچھ دشوار  
نہ ہو گا، کہ مدعی سے بعض شرطیں کرائے، جو جسٹس پارکر کے مقدمہ (دوسٹل بنام لی چیج  
۱۸۵۱ء - ۵ - ڈی - جی وائس - ۱۰۶ - دیکھو) ایسی مقدمہ (۱۸۵۲ء - ۲ - ڈی - ایم - جی  
۸۹۲ - ج - ۱) پر دس دکن نو رتھ: مدعی نے، کالہ میں، حساب نمبری کی ایک ڈکری  
حاصل کی تھی، لیکن یہی ڈکری، جب تک کہ اس کے ذریعہ سے حساب نہیں بنو جائے، صرف  
دوران مقدمہ کی ایک کارروائی تصور ہوگی، نہ کہ تجویز "تکلیف کے لحاظ سے" اتنا  
کھنسا کافی ہے۔ اگر ان مشکلات پر نظر کر کے، جو ایسے فریقین کی وادری میں پیش  
آتی ہیں، جو وقتاً فوقتاً مختلف حدود و ارضی میں منتقل ہوتے رہتے ہیں، میرے  
نزدیک، فریقین کو، ہر ممکن عدالت کے تابع رکھنا ضرور ہے، جبکہ وہ ایک ملک سے  
دوسرے ملک میں سفر کرتے ہوں، اور دو دو جگہ مقدمات چلنے کی خواہشوں کے  
انسداد کی، حتیٰ الامکان کوشش ہونی چاہئے، اس طرح کہ ہر ملک کو، یہ اجازت دیکرائے  
کہ وہ شاہی ہالاک محروسہ کے کسی حصہ کی جگہ کارروائی سے مستفید ہو سکے، "جسٹس  
کیمڈن، بمقیدہ سلی بنام ایڈورڈس (۱۸۹۲ء - ۳ - ایس ڈبلیو - ۱۱ - مراغہ از میرکا۔  
اس قسم کی درخواستوں کے متعلق، عدالتوں کو، جن اصول پر عمل کرنا چاہئے، یعنی:  
مدعی کو ملکہ دیا جائے کہ وہ، انگلستان یا ایک غیرہ کی کارروائیوں میں سے، ایک  
کارروائی کو منتخب کرے۔) اسے ہم مقدمہ ایک نمبری بنام لوپس (۱۸۸۲ء - ۲۲ - جازبی  
ڈوٹرین - ۲۹۰ - ج - جیل - کالہ - لون، میں، کالہ طور سے بحث کر چکے ہیں، "جہاں مذکور  
نے جسٹس چیپ (۱۸۸۲ء - ۲۱ - پائرس ڈوٹرین ۲۰۲ کے فیصلہ کو، بحال رکھا تھا، جس میں یہی  
کی درخواست پیش کی، کہ انگلستان کی کارروائی، اس بنا پر روک دی جائے کہ  
بیرون ملک اس کے متعلق کارروائی ہو رہی ہے۔ اور جسٹس لنڈسے نے کہا: کہ "ہمارے

نزدیک یہ فیصلہ قابل قدر ہے، اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں، اس کا حاصل یہ ہے؛ کہ جب مدعی ایک ہی معاملہ کے متعلق، یہاں اور نیز بیرون ملک میں کارروائی کر رہا ہو، اور درخواست اس امر کی پیش ہو کہ وہ ایک مقام کو منتخب کرنے پر مجبور کیا جائے، تو درخواست گزار کو صرف یہی نہیں دکھانا چاہئے کہ ایک ہی معاملہ کے متعلق دو کارروائیاں جوڑی ہیں؛ بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ ظاہر کرنا چاہئے کہ اس میں فی الحقیقت زحمت ہے؛ اور مدعی علیہم کو، دوسری کارروائیوں کے زحمت میں ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مزید برآں میرے نزدیک عدالت کو بہت سوچ سمجھ کر ایسے متعین میں دست اندازی کرنی چاہئے؛ اس وجہ سے کہ یہاں کی عدالتیں ان فوائد سے نہ واقف ہوتی ہیں، اور نہ ہوسکتی ہیں؛ جو ملک غیر میں، دعویٰ چلانے سے کوئی شخص حاصل کرنے کی امید کر سکتا ہے۔ بقدرہ پروین کا نو گیسپی بنسام باکو دلائل ۲۲۲ بالٹری ڈوڈین۔ ۲۲۵۔ ج ۱، پتیل۔ لنڈے و تون ۱۸۸۲ء جنہوں نے جینس سٹین کے فیصلہ کو بحال رکھا۔

دیکھو؛ مقدمہ ٹیلان بنسام الوہس (۱۷۹۸)

۴۔ دس۔ ۲۵۷۔ ج ۱، پتیل۔ ج ۱، پتیل بنام الفینس (۱۸۰۲) ۲۔

ایٹ۔ ۲۵۲۔ ج ۱، پتیل و دیگر۔ و مقدمہ ٹیلور بنسام ایگار (۱۸۲۸)

۲۔ وای دے۔ ۹۰۔ ج ۱، گارڈ۔ پکٹ۔ و گھان۔ و مقدمہ کاکس بنسام

پیکل (۱۸۵۹) ۷۔ سی۔ بی (سلسلہ جدید) ۵۵۰۔ ج ۱، آرل۔ پتیل۔ کروڈ۔

بلیٹس۔ مقدمہ اسکاٹ بنسام سمور (۱۸۶۲) ۱۱۱۔ ج ۱، وی۔ ۲۱۹۔ ج ۱،

پکٹ۔ ٹارن براتول وائلڈ۔ پتیل۔ و پتیل۔ پکٹ۔ و پتیل۔ و مقدمہ

مالی آڈ (۱۸۶۹) ۱۱۱۔ ایل۔ آر۔ ۱۰۲۔ وای۔ ۵۶۰۔ ج ۱، پتیل۔ و مقدمہ

دس بنام فرنٹ (۱۸۷۱) ۱۱۱۔ ایل۔ آر۔ ۱۳۔ وای۔ ۳۶۲۔ ج ۱، پتیل۔ و مقدمہ

کیٹرینا چاؤنگ (۱۸۷۶) ۱۱۱۔ پی۔ ڈی۔ ۳۶۸۔ ج ۱، پتیل۔ و مقدمہ کیٹینس

پوری (۱۸۸۵) ۱۰۱۔ پی۔ ڈی۔ ۱۳۱۔ ج ۱، پتیل۔ و مقدمہ کیٹینس

لے جارجین کی یہ رائے ہے کہ دوران مقدمہ کا اشتقاق ایک ناجائز کا اشتقاق ہے؛ اور بیرون ملک کا دوران اعلیٰ میں مقدمہ کی کارروائی کر دے؛ وینے کو جینس ہو سکتا ہے؛ وینے کا اشتقاق اس کا مشنوں رسالہ ریٹائٹل دوم میں کہ



بحال رکھا اور جس نے اختلاف کیا وہ مقدمہ تھامس بنام تھامس (۱۸۸۹ء)  
 لا۔ بی۔ ڈی۔ ۱۷۹-ج، کالٹن۔ بون۔ و فرنی، جنہوں نے جس بٹ کے فیصلہ  
 کو بحال رکھا تھا وہ مقدمہ ٹری بنام ٹری (۱۸۸۷ء) ۲۵-ج، پارسی ڈورن۔  
 ۶۱۴-ج، کالٹن۔ لڈ نے دو لکھتے، جنہوں نے جس نے تھامس نامہ کے فیصلہ کو منسوخ  
 کر دیا وہ مقدمہ ڈیلان اورس۔ دو کس بنام مہل کے متعلق مقدمہ میک ٹیگر  
 بنام لوس میں بحث ہو کر برقرار پایا کہ مقدمہ کے دیگر پلے کی زحمت اہمیت  
 انسانی کے ساتھ اس وقت ثابت ہو جاتی ہے، جب وہ مقدمہ اسکالٹن  
 یا ازلینٹ، اور غالباً انگریزی حکومت کے کسی دوسرے حصہ میں چل رہا ہو،  
 یہ نسبت اس کے کہ کسی ایسے ملک میں دائر ہو، جو حکومت غیر میں دق ہے۔  
 لیکن مقدمہ کس بنام رائٹ فیلڈ (۱۹۱۹ء) ۱۰۱-ج، بی۔ ۱۰۰-ج، اے میں  
 جسٹس اسکرڈن والو نے جسٹس شیرین کی تجویز کو منسوخ کر دیا اور عدالت  
 نے ایک مدعی کو جو انگلستان میں تھا، حکم التوائے کارروائی دینے سے  
 بقاء بل ایسے مدعی علیہ کے انکار کر دیا، جس نے اسکاٹ لینڈ میں مدعی رہا  
 مدعی دائر کر رکھا تھا۔ عدالت کو اس امر کا اطمینان نہ دلایا جاسکا کہ مقدمہ  
 کی مسلسل پروسی، موجب پریشانی یا زحمت تھی جسٹس اسکرڈن نے، صوفی  
 ۱۸۵ پر لکھا کہ مقدمہ درخواستہ انگریزی سلطنت کے کسی حصہ میں ہوا، ایک غیر میں  
 اس سے مضابطہ کا ایک ہی مہل تعلق ہوتا ہے اور مقدمہ بین بنام ٹانگن  
 (۱۹۱۷ء) ۲۳۱-ج، ایل۔ آر۔ ۳۸۳-ج، اسٹیری میں اس مدعی کو جو انگلستان  
 میں تھا، بمقابلہ ایک امریکن مدعی علیہ کی کارروائی امانت انگریزی کے چلانے سے  
 مذریعہ حکم التوائے اس وقت تک کیلئے روک دیا، جب تک اس کا تصدیق نہ جائے،  
 اسے جو غیر، انگریزی حکومت کے اجزاء اور ملک غیر کی کارروائی میں تھی  
 بے دو، باقی اسے ماننے کے قابل نہیں نظر آتی۔

ملک غیر کی کارروائی کے مدعی علیہ ایسے معاملات کے متعلق، جو  
 ان سے قریب کا تعلق رکھتے ہوں، جب انگلستان میں کارروائی شروع  
 کریں، تو کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا؟ اس کے لئے کوئی مقدمہ ٹرانس



(۱۸۷۹) ۱۔ بی۔ ڈی۔ ۳۹۳۔ سنہ غیر متعین  
یہ بھی ظاہر ہے کہ دوران مقدمہ ذاتی بیرون ملک مدعی کو انگلستان کے مقصد متعلق حیثیت میں انتخاب پر مجبور کرنے کے لئے کافی وجہ نہیں ہو سکتی۔  
مقدمہ اولدیکلا (۱۸۵۱) ۷۔ بی۔ ڈی۔ ۳۹۷۔ جج جروس کو  
بیرون ملک کے مقدمہ کے دوران میں جو کارروائی، طائفہ دوم وہ  
انگلستان کی حفاظت کے لئے کی جاتی ہے، اسکے لئے دیکھو مقدمہ کوک  
شینک بنام روبرٹس (۱۸۲۱) ۶۔ بی۔ ڈی۔ ۱۰۔ جج ایچ۔ و مقدمہ لریسلٹنک کمپنی  
بنام ٹیڈرلی، حسب سابق ڈی

مقدمہ منہ (۱۸۹۷) بی۔ ڈی۔ ۳۹۷۔ گورل بارنس میں بیرون ملک اس  
امر کے متعلق ضمانت کا دیا جاتا ہے جو کچھ عدالت مجاز سے تجویز ہوگی، اسس کا  
ایضاح کیا جائیگا، ملک غیر میں کارروائی آواز کرنے کے سادہ نہیں مقصد ہوگا  
حدود ارضی سے باہر سیر کرنے کو درخواست پر ملک غیر کے مقصد کے  
دوران کا جواز ہوگا، اس کے لئے دیکھو مقدمہ دی لکین (۱۹۰۰)  
بی۔ ڈی۔ ۱۰۷۔ اور ہٹون۔ فارڈول: یہاں نے باگروڈن کے فیصلہ کو

منوع کر دیا  
**دفعہ ۲۴۹** جب انگلستان کی کارروائی پہلے شروع ہو جائے تو  
اس میں شک نہیں کہ عام قاعہ کے لحاظ سے فریقین میں سے کسی کو وہ اسی  
مقصد کے لئے جس کے واسطے وہ عدالت نہا میں کارروائی کر رہے ہیں اسی دوسری  
عدالت میں۔ خواہ وہ اس ملک کی ہو یا دوسرے ملک کی۔ کوئی کارروائی شروع  
کریں؛ لیکن اگر کسی فریق کو یہ خیال ہو کہ اس کے مقدمہ میں کوئی امرا یا سے ہیں  
اس عام قاعدہ کا امتناع قائم ہوتا ہے، تو میرے خیال میں اسکے لئے صحیح طریقہ یہ ہوگا کہ وہ بطور خود کسی  
دوسری عدالت میں کارروائی شروع نہ کرے؛ بلکہ ایسی کارروائی کر نیکی کے لئے عدالت سے  
اجازت چاہے جس کا منہام مقدمہ وڈربرن بنام وڈربرن (۱۸۴۰) ایم و سی  
آر۔ ۵۹۶۔ جن اصول پر اس کا تصفیہ ہوگا کہ آیا وہ ونگہ مقدمہ چلانے کی اجازت  
دیجائے؟ کوہ، وہی نہیں جو دوسرے میں بیان ہو چکے ہیں۔ مقدمہ پر وین گینو کمپنی

بنام کو لٹ، مندرجہ تحت دفعہ مذکور میں، انگلستان کی کارروائی، پہلے شروع ہو چکی تھی۔ ملاحظہ ہو مقدمہ ارم اسٹورنگ بنام ارم اسٹورنگ [۱۸۹۲] بی۔ ۹۰۰، ج ۱، ج ۱، ج ۱۔  
منفصلہ ذیل مقدمات میں، دوسری کارروائی مدعی علیہم نے، جو انگلستان میں  
تھے شروع کی تھی، اور عدالت نے، حالات کا موازنہ، اپنے اختیار تیزی سے کیا۔

مقدمہ تیرہ بنام لم (۱۸۸۳-۲۲)۔ ج ۱، ج ۱، ج ۱۔ ج ۱، ج ۱، ج ۱۔  
کاٹن۔ ورت، جنہوں نے، جسٹس جی کی تجویز کو بحال رکھا، اس میں مدعی علیہ نے،  
جو انگلستان میں تھا، ملک غیر میں کارروائی شروع کی تھی، قرار پایا کہ اس کو  
روکنے کیلئے، مخصوص طریقہ سے، زمت ثابت ہونی چاہئے، جو مقدمہ ڈاکٹر  
بنام سمونٹی ۵۰۔ ایل۔ بی۔ بی۔ بی۔ ج ۱، ج ۱، ج ۱۔  
جسٹس سٹرن کی تجویز کو بحال رکھا، مقدمہ حبیب (۱۸۹۹) ۱۲۔ لی۔ ایل۔  
آر۔ ۵۰۵، ج ۱، ج ۱، ج ۱۔ مقدمہ وارڈ لو بنام وارڈ لو (۱۹۰۹) ۲۵۔  
لی۔ ایل۔ آر۔ ۵۱۸، ج ۱، ج ۱، ج ۱۔ ج ۱، ج ۱، ج ۱۔  
بگھام کے فیصلے کو منسوخ کر دیا تھا، اس میں زوج نے، توطن ملک غیر اختیار  
کر لیا تھا، زوجہ نے، عدالتی تصرفات کیلئے، انگلستان میں کارروائی شروع  
کروائی تھی، زوج کو، اس نے، ملک توطن کی عدالتوں میں، طلاق کی کارروائی  
کرنے کی ممانعت نہیں کی تھی، ڈ

ایک دائرہ جو ایک انتظام جسٹس کے مقدمہ کی دوسری ایکڑ اسٹریٹ کے سامنے  
آیا تھا، وہ امی دین کی جائیداد اسکاٹ لینڈ میں، اس کارروائی کے کرنے سے،  
جو اس نے، بعد شروع کی تھی، روک دیا گیا۔ مقدمہ گریسٹ بنام سکیل (۱۸۹۹)  
۱۰۔ ایم۔ جی۔ ۱۰۰، ج ۱، ج ۱، ج ۱۔ ج ۱، ج ۱، ج ۱۔  
ملاحظہ ہو ایلمین بنام فاسٹن (۱۸۸۳) ۴۰۔

ایک سنگھ ڈو جو لڈر نے، ایک شہرہ آفاق زمین کی عدالت میں، کارروائی  
شروع کی تھی، تاکہ اسکو اسکاٹ لینڈ میں، جی کی، اگر ایک ایسی کارروائی، ایک کوٹ میں  
شروع ہو جائے، اسکو، کارروائی سے روک دیا گیا۔ مقدمہ گرنولی برلڈن لیٹیٹڈ ووڈ  
بنام گرنولی برلڈن لیٹیٹڈ (۱۹۱۱) ۱۱۔ ج ۱، ج ۱، ج ۱۔ ج ۱، ج ۱، ج ۱۔

**دفعہ ۲۲۰** ملک غیر کی تجویز استعدا جڑیت (in rem) متعلقہ ملکیت جائیداد منقولہ کی وقت سے دفعہ ۲۹ میں، اور ملک غیر کی تجویز طلاق کی وقت سے، وفات ۵۰ء میں بحث ہو چکی ہے۔ انگلستان میں، ملک غیر کی تجویز جواز نکاح کی وقت کے متعلق، اب تک پورے طور سے ابھی بحث نہیں ہوئی ہے، جس میں اتر واک نے، مقدمہ راک بنام کارون (۱۱۷ م ۱۱۷) میں سین - ۵۹ میں کہا تھا کہ ایسی تجویز اگر با اختیار عدالت سے صادر ہو، تو وہ قطعی تصور ہوگی لیکن اس امر کی تفصیل کی نوبت نہیں آئی، کہ با اختیار عدالت کیا ہے جس میں (۱) انگلستان اسے، جو کچھ کانٹگن کے مقدمہ (۱۷۷ م ۲۱۷) میں دیکھو۔ ۲۲۹ میں کہا، وہ اس سے کچھ کم بہم نہیں ہے، اور جب ملک غیر کے فیصلے کے متعلق یہ کہا گیا تھا، وہ طلاق کا فیصلہ تھا جس میں سن نے، اس کو م شائر نام اس کو م شائر (۱۷۷ م ۱۷۷) میں، مقام تعلیم معارف پڑ پڑا زور دیا تھا۔ ۲۰۰ جیک کونٹس ۸۰ م ۱۹۷ - ادب جس اسکات (مطلوب) کے مقدمہ سنکلی نام سنکلی (۱۷۹ م ۱۷۹) جیک کونٹس ۲۹۷ میں بھی یہی عمل کیا، مگر جو جس کم سن کی طرح اعدالت کے مفروضہ مجاز، بلکہ اس میں اپر کہ نکاح کا مجاز، بڑی حد تک، اس ملک سے قواعد پر منحصر ہوتا ہے، جہاں وہ منصف ہو تا ہے اور اس کو وہیں کی عدالتیں بہتر طریقہ سے سمجھ سکتی ہیں۔ جس میں موصوف نے، یہ بھی لکھا کہ ”وہ یہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ ایک دوسرے ملک کی عدالت کا فیصلہ ایسے نکاح کے جوازیں، جو ان کے ملک میں منصف ہوا ہو، اور ان کے ملک کی رعایا کے مابین تھا، عام طور سے تمام عالم میں قابل قبول تصور ہو گا۔ مقابلہ کہ مقدمہ کیر بنام کیر (۱۹۱۱ء اپریل ۲۰۰ م ۲۰۰) جج کاویوٹ - بی کے ساتھ، جس میں انگلستان کی عدالت نے اس امر کے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، کہ شہرستان کی عدالتوں کو، ان لوگوں کے نکاحوں کی تشخیص کا اختیار حاصل ہے، جن کا وطن، ہندوستان کا نہ ہو، اگرچہ نکاح وہیں منصف ہوا ہو، اور فریقین وہیں رہتے ہوں۔

## فصل ہجدهم ضابطہ

404

وعدہ ۳۴۱ انگلستان کی عدالتوں کا ضابطہ، کلیتاً انگریزی قانون کا تابع ہے۔ خانگی قانون بین الاقوام کے اس مسئلہ پر، کہ ضابطہ قانون، مقام عدالت کا تابع ہے، اصولاً کبھی کوئی اعتراض نہیں ہوا ہے؛ اگرچہ بعض صورتوں میں، اس کے متعلق کئے جانے کی نسبت شبہات پیدا ہوئے ہیں۔ بارنگولس کہتا ہے: کہ ”مقدمہ کے ضابطہ کارروائی کے متعلق، سوال کیا جاسکتا ہے۔“۔ یہ امر نامکن ہے، کہ کسی عدالت میں، ہر ایسے مقدمہ کے لئے جس میں ملک غیر کے امور یا افعال زیر بحث ہوں، جدید ضابطہ کارروائی اختیار کیا جائے؛ کیونکہ وہاں اس کے ذرائع، اور نہ اس کا پیشی علی علم یا جابجیتا ہے، اور نہ اس کی خواہش کرنے کی کوئی وجہ ہوتی ہے؛ کیونکہ ملک غیر کے حقوق کی قیاس، خواہ وہ بر بنائے رعایت باہمی ہو، یا بر بنائے انصاف، اس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی، کہ ان کو دینی وقعت دیکھائے، جو خود اس ملک کے حقوق کو دیکھاتی ہے؛ اور فرق مقدمہ کو اسی داور ہی کا مستحق قرار دیا جائے؛ اور اس سے، انہیں تو اعاد کی پابندی کرایا جائے، جو اس داور ہی کے حصول کے لئے ضرور ہیں۔ البتہ اس امر میں بعض اوقات شبہ ہو سکتا ہے کہ قانون مقام عدالت کا کوئی مخصوص قاعدہ، جسکی قانون کا جز ہے، یا قانون اصنافی (ضابطہ) کا؟ اس سوال کا فیصلہ فطری طور سے، قانون مقام عدالت کی رو سے کیا جائے گا۔

قانون فریب کی دفعہ (۴) میں، بعض مقامات کے متعلق یہ حکم ہے: کہ  
ان کی باتہ دعوی نہیں ہو سکے گا۔ ایک حکم متعلق بر ضابطہ ہے مقدمہ  
ایڈگس بنسام براؤن (۱۸۵۲) ۱۲-بی۔ ۱-۱۰۔ یہی ثابت یرنگ

ایکٹ مجریہ ۱۹۲۵ء اور ۱۹۲۶ء کی سمجھی جاتی ہے۔ مقدمہ سول بسنام  
ادن (۱۹۰۷ء) کے۔ بی۔ ۴۶۔ صفحہ ۵۳۔ بیج، کالٹز، ولسکن  
منی لٹیریں کی ایکٹ بائبر ۱۹۰۷ء کا یہ حکم کہ عدالت میں اسرار روائی  
شرعاً کرنے کے بعد، خاص تو اسے متعلق انہوں نے تھا۔ ضابطہ کا حکم  
نہیں ہے۔ مقدمہ سرکینڈ کینی بسنام کوکن (۱۹۰۹ء) بی۔ ۲۲۔ ایل۔ آر۔  
۲۴۵۔ بیج، آرڈرے ڈ

اب صرف بعض متداولہ جات قانونی کے استعمال، اور ان کے استعمال میں  
جو غلطیاں کیجاتی ہیں، ان سے محفوظ رہنے کے متعلق، لکھنا باقی رہ جاتا ہے ڈ  
۲۴۲۔ اس کا فیصلہ، قانون مقام عدالت سے کیا جاتا ہے کہ دعوی  
کس کے نام سے دائر ہو گا؟ اس حد تک، کہ میٹھلہ حق متدعو سے، جدا کیا جاسکتا ہو۔  
اوجھو، دفعہ ۱۳۵، اور مقدمات، ان ناموں کے متعلق، جن کے ساتھ  
ہر غیر کی حکومت جمہوری کو، زیر دفعہ ۱۹۲، دعویٰ دائر کرنا چاہیے۔ نیز  
ملاحظہ ہو مقدمہ ولف بسنام اوکسہام (۱۸۱۷ء) ایم وایس۔ ۹۲۔  
صفحہ ۹۹، جس میں فیصلہ عدالت، جسٹس الیٹون نے صادر کیا تھا ڈ

405

۲۴۳۔ ذاتی دعاوی کی سیعاد، (Prescription) انگلستان  
میں، قانون مقام عدالت پر منحصر سمجھی جاتی ہے؛ لیکن یہ مسئلہ تمام دنیا میں یکساں طور  
سے نہیں تسلیم کیا جاتا، اور اصولاً کسی قابل اعتراض ہے۔ دیکھو، دفعات ۲۲۹ و ۲۳۹۔  
مگر جائداد غیر منقولہ کی سیعاد، قانون مقام دعویٰ پر منحصر ہوتی ہے۔ دفعہ ۱۷۱۔  
سامان ذاتی کے مقدمات کے لئے، دیکھو صفحات ۱۸۹ و ۱۸۹۔

۲۴۴۔ قانون مقام عدالت ہی سے اس کا بھی تصفیہ کیا جاتا ہے کہ  
آیا کسی خاص قسم کے، دعویٰ مثلاً، مندرجہ وغیرہ، کے لئے کسی مخصوص ضابطہ کے  
استفادہ کی اجازت دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

۲۴۵۔ قانون مقام عدالت ہی سے اس کا تصفیہ کیا جاتا ہے؛  
کہ آیا ذات پر کوئی جبر جائز رکھا جائے گا؟ مثلاً قید یا یہ حکم، کہ کوئی شخص، ملک سے باہر  
نہ جانے پائے (Ne exeat regno)۔

ایک زمانہ میں یہ فرض کیا گیا تھا کہ ایسے معاہدہ کے متعلق جس کے صیغ  
قانون سے ایسا ضابطہ مستند نہ ہوتا ہو قیود نہ ہوں چاہئے۔ بقدریہ سیرینڈ  
بنام بولاکو (۱۷۹۷ء) ۳۱۷ دس۔ ۴۴۷ ج، لوٹرو کو و مقدمہ میان بنام فرانس  
۱۷۹۹ء - ۱۷۱۷ دس و بال - ۱۳۸ - ج، آیر - روکٹ و بقابلہ جس تہتہ کے جنہوں نے  
صحیح اصول قائم کئے تھے جو

ان صحیح اصول کو جنس ایترو نے مقدمہ اتیلے بنام اٹلیین (۱۸۰۲)  
۲ - ایٹ ۴۵۵ - میں قائم رکھا۔ اور نیز جس ٹنڈرٹون و غیرہ نے مقدمہ  
وی - لادیگا بنام ویانا (۱۸۲۳ء) ۱ - بی وائیڈ ۲۸ - اور جس ٹنڈرٹون و گھان  
نے مقدمہ برٹلیٹ بنام سینڈوز (۱۸۳۷ء) ۴ - اسکاٹ - ۲۰۱ - اور  
جنس جیمسٹروڈ نے مقدمہ لیوڈر پول میرین کرڈٹ کمپنی بنام فلر (۱۸۶۸)  
ال - آر - ۳ - چانسی مرافعات ۶۶۶ - ۶۶۷ - میں جو

**فقہ ۳۶** قانون مقام عدالت ہی سے اس کا بھی تصدیق ہوگا؛ کہ  
آیا دعویٰ کے جواب میں مجروداشت (set-off) کا حذر پیش ہو سکتا ہے؟ - یہ ان  
دوسرے عدالت سے جو دعویٰ کے جواب میں پیش ہو سکتے ہیں، جدا ہے -  
مقدمہ ایلن بنام کیمل (۱۸۴۸ء) ۶ - مو - بی - سی - ۲۱۲ - ج، اٹاکوٹن  
نے جسٹس پیرٹن یہ بیان کیا کہ - جو جنہوں نے مقدمہ را کے بنام اورین  
(۱۸۷۷ء) ال - آر - ۱۰ - کیو - بی - ۵۴۱ - اور جسٹس ورتس نے مقدمہ  
میر بنام ڈریس (۱۸۶۴ء) ۱۶ - سی - بی - (۱۸۶۴ء) ۶۴۹ - میں - صفحہ ۶۵  
کیا تھا؟ - توضیح کی ہو

لیکن جس حالت میں قانون دیوالیہ کی رو سے اٹنا - یا جس نام سے  
و دو گ مرسوم کئے جاتے ہوں، جو کہ قرضخواہوں کی طرف سے جائداد کا غلام  
کر رہے ہوں - اور جائداد کے مالک میں، جو کہ شخص دیوالیہ کا دائن بھی ہو،  
مجروداشت کا قاعدہ جاری ہو، تو انرا مذکورہ اسس قاعدہ کے پابند رہیں گے؛  
خواہ وہ کہیں دعویٰ کریں، کیونکہ وہ دیالین کی جائداد کو، اس پابندی سے ساتھ  
لیتے یا اسکی نایبندگی کرتے ہیں -



مقدمہ کیلئے مین سٹامپ ٹیکس (۱۸۶۲ء) ۲۱۔ بی۔ ویس۔ ۷۸۳۔ بی۔ جی۔ کنگز۔  
وینچ۔ بلکیرن۔ کراچی۔

دفعہ ۳۴ جس حالت میں، معاہدہ کے صمیم قانون سے، جو ایک غیر متحدہ  
جماعت (Un in incorporated firm) کے ساتھ کیا جائے، اس کا ہر شریک، یا تعلق  
کسی ضابطہ کے کل کا ذمہ دار قرار پایا ہو، تو اس کا تصفیہ، قانون مقام عدالت کرے گا،  
کہ آیا کسی شریک پر منصفہ و دعویٰ دائر ہو سکتا ہے قبل اس کے کہ دوسرے شریک کا ہر  
دعویٰ کیا جائے؟

مقدمہ بلک بنام کیمرڈ (۱۸۷۵ء) ایل۔ آر۔ اے۔ کیو۔ بی۔ ۲۷۰ بی۔ جی۔ بلکیرن۔  
بیلو۔ فیڈ: اس اصول سے ایک متوفی شریک کی جائداد کے اتمام میں کام لیا گیا۔

مقدمہ ووش وٹین بنام لڈوک (۱۸۹۶ء) ۲۱۔ چانسی۔ ۸۲۹ بی۔ جی۔ وٹین۔  
دفعہ ۳۸ کسی خاص قسم کی شہادت کے اذخالی، اور اس کی وقت کا  
اندازہ، مقام عدالت کے قانون سے کیا جائے گا۔ دیکھو، دفعات ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۲۰۹  
ان سوالات کے لئے جو اس قاعدہ کے احتمال سے پیدا ہوتے ہیں۔

مقدمہ ٹولاس بنام ارٹلی (۱۸۴۱ء) والی ویس۔ چانسی۔ ۱۱۲ بی۔ جی۔  
نارٹ بروکس کا، جو خلاصہ حاشیہ پر دیا گیا ہے، وہ غلطی میں ڈالنے والا ہے۔  
اندر ان اور تحریر قانون مقام وقوع کے لحاظ سے، صحیح و متاویز انتقال، سمجھی  
جاتی تھی، اور اسی قانون کے لحاظ سے اس کا تصفیہ ہو جائے گا، ادا اس بنا پر  
انگلستان کے قانون شہادت کی خلاف ورزی نہیں ہوئی تھی۔

شہادت میں، بعض متاویزات کے اذخالی کی نسبت، جس سے موسمی کا  
یہ ارادہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ وصیت نامہ کے ذریعہ بے التفرق کے شہاد کو کل  
میں لایا گیا، طے ہوا کہ اس سے قانون انگلستان، جو قانون مقام عدالت  
تھا، متعلق ہو گا، اگرچہ موسمی کا وطن، فرانس کا تھا۔ مقدمہ ٹولاس (۱۸۵۱ء)  
۲۔ چانسی۔ ۸۰۸۔ بی۔ جی۔ کیو بی۔ عام امور کے متعلق، دیکھو مقدمہ وایٹ  
برین و فرنس جیشن ریلوے کمپنی (۱۸۵۵ء) ۲۱۔ بی۔ جی۔ ایل۔ آئی۔ بی۔ ۱۹۰  
لیٹ بنام ایٹ (۱۸۶۰ء) ۲۹۔ ایل۔ جے۔ اسلسلہ جدید اپنی۔ ایم۔ واسے

۵۷۔ بیج، کراٹول کو قتلہ سبام قتلہ (۱۸۶۲) ۲۱۔ ایل۔ بی (سلسلہ جدید)

بی۔ ایم۔ اے۔ ۱۲۹۔ بیج، کراٹول کو

**وقعہ ۳۴۹** انگلستان کے قانون کا وہ قاعدہ، جسکی رو سے، مقدمہ کا کوئی فریق یا گواہ، اس پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، کہ وہ کسی ایسے امر کا اظہار کرے، جس سے وہ کارروائی فوجداری یا خطیطی جائداد کا مستوجب ہو جائے؛۔ ان صورتوں سے بھی متعلق ہوتا ہے، جن میں شخص مذکور، بیرون ملک، کارروائی فوجداری یا خطیطی جائداد کا مستوجب ہوتا ہو، اور بشرطیکہ عدالت، ملک غیر کے اس قانون سے، کافی طور سے آگاہ کیجائے، جسکی رو سے ایسا عمل ہو سکتا ہے۔

یونائیٹڈ ایس آف امریکہ سبام سیکرے (۱۸۶۷) ایل۔ آر۔ ۴۔ ۱۔ کیو۔

۳۲۷۔ بیج، ڈوڈ کو ۳۶۔ جانسری مرافعہ۔ ۹۷۔ بیج، پیسٹور ڈی جنہوں نے مقدمہ اوشاد

جزائر متعلق سبام و نکاس (۱۸۵۱)۔ سبام سلسلہ جدید۔ ۲۰۱۔ بیج، کوکریچ کے

عام اصول کو منور کر دیا، اگر بعد کے فیصلوں میں، اسکی صحت تسلیم کی جائے گی، کیونکہ اس وقت

قانون ملک غیر کے متعلق کافی آگاہی دیتی تھی

**وقعہ ۲۵۰** مقدمہ کی کارروائی کو، اس غرض سے روک دینے کے متعلق، کہ ملک غیر کے قانون یا کسی دوسرے امر کا تصفیہ ملک غیر کی عدالت سے ہو جائے، جو اختیار تیزی، عدالتوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اسکے لئے، دیکھو، ایجویر لارڈ سلٹورن، ہمقدمہ فاسٹنیٹ سیون، کمپنی لیٹیڈ سبام یوسین (۱۸۷۶) ۱۔ مرافعہ کینیڈا۔ ۸۷۷۔ مقدمہ لودولینڈ و بنام لو (۱۸۹۴) ۱۔ جانسری۔ ۱۲۶۔ بیج، نارٹھ، صفحہ ۱۵۰۔

**وقعہ ۲۵۰** (الف) برعکس اسکے، انگریزی عدالتیں، ایسے مقدمات کو لیں گی، جن میں، ملک غیر کی عدالتوں کو، کسی امر کے تصفیہ کے لئے، انگریزی قانون کی توضیح کی ضرورت ہو۔

مقدمہ کارمنٹی ٹرسٹ کمپنی سبام ہتی (۱۹۱۵) ۲۱۔ کے۔ بی۔ ۵۳۶۔

بیج، پکفورد۔ بلکیز، جنہوں نے جہٹس پلیٹنگ کی تجویز کو بحال رکھا، بلکے نے

اختلاف کیا، مقدمہ ہوپ بنام ہوپ (۱۸۵۴) ۷۔ ڈوی۔ ایم۔ وی۔ بیج،

کریویر تھ کو

**دفعہ ۲۵۱** قانون مقام عدالت ہی کے ذریعہ اس مقدمہ کا تصفیہ ہوگا، جو کسی متروکہ کے اہتمام میں، خاص قسم کے دائروں کی جماعت یا غیر کفالتی قرضہ کو دیا جائے گا۔ سب سے پہلے متروکہ تمام کفالتوں سے سبکدوش ہونا چاہئے؛ کیونکہ کفالت کا معاملہ متعلق بہ جائداد ہے۔ دیکھو اوفعات ۱۱-۱۱۱، آخر الذکر ان مستثنیات میں ہے جن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ قاعدہ کو ثابت کرتے ہیں۔ یہ مقدمات اس قانون کے تابع رہتے ہیں، جو اہتمام متروکہ کا صحیح قانون سمجھا جاتا ہے، کہ حقیقی عدالت کے قانون کے۔ اور نیز دیکھو دفعہ ۱۴۴، اور اس قاعدہ مندرجہ دفعہ ۲۱۱ کو، کہ ملک غیر کی عدالت کا فیصلہ انگلستان میں قرضہ کے سادہ معاہدہ کے مساوی تصور ہوتا ہے۔

امیر البحر کے صیفہ میں، جو کارروائی عام استعانت و نصیحت کے لئے کی جاتی ہے اس میں برہن اور ناخدا کے دعویٰ اجرت اور تقسیم میں بھی مقدمہ کا تصفیہ قانون مقام عدالت سے ہوتا ہے۔ مقدمہ جہاز نیگل ۱۹۰۲ء

**دفعہ ۲۵۲** مراۃ کی میعاد کا تصفیہ بھی قانون مقام عدالت سے کیا جاتا ہے۔

مقدمہ لوہ بنام برہم (۱۸۴۴ء) - پل - سی - ۳۰۰ - ج ۱ کتب خانہ

## ثبوت قوانین ملک غیر

جبکہ ملک غیر کے قوانین کا ثبوت کرنا، ضابطہ کا ایک جز ہے، اس لئے اس کا انحصار قانون مقام عدالت پر ہوتا ہے؛ لیکن اس کے متعلق جو قواعد انگلستان میں جاری ہیں، ان کا یہاں درج کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

**دفعہ ۲۵۳** ملک غیر کے قانون کی نسبت یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ وہ وہی ہے، جو انگلستان کا قانون ہے؛ بجز انگلستان کے قانون کے ان اجزاء کے جو مخصوص آئین اور مخصوص عمل کے ساتھ مہیا کئے گئے ہیں؛ مثلاً عدالت کی یو الٹیو وغیرہ۔

بر امر کہ ملک غیر میں بھی، ایسا آئین موجود اور کارفرما ہے، اور دوسری حیثیت سے بھی، انگلستان اور ملک غیر کے قوانین میں، اختلاف ہے، کسی فریٹ کیٹرف سسٹم خواہ وہ مدعی جو یا مدعی علیہ، بیان ہونا، اور ثابت کیا جانا ضرور ہے۔ اگر فرقی بیان کنندہ اس کو ثابت نہیں کر سکتا، تو انگلستان کا قانون، کام میں لایا جائیگا۔

براؤن بنام گرہی (۱۸۲۱) دو درے۔ این۔ پی۔ ۲۱۔ نوٹ۔ بیج، ایٹک، وغیرہ کو اسٹیک بنام گرولڈ (۱۸۴۲) ۲۱۔ مو۔ پی۔ سی ۲۱ کیسٹل۔ جسٹس ولوٹنے، عدالت کا فیصلہ، مقدمہ لائیڈ بنام گلبرٹ۔ ایل۔ آر۔ آئی کیو۔ بی سمونسن رجب ۱۲۹، صادر کیا نو

ملک غیر کا قانون، انگریزی عدالت کے لئے ایک متعلقہ واقعات ہے، اور جو فیصلہ عدالت ملک غیر اپنے قانون کے متعلق کرے، اس کا تسلیم کرنا، انگلستان کی عدالت پر لازم نہیں ہے۔ وہ واقعات کے متعلق ایک ماہرین کا رائے ہے، جو قابل وقت ہے، مگر وہ لازمی طور سے قطعی تصور ہوگی، مقدمہ گارنی فرسٹ کمپنی بنام سہنی کوپنی (۱۹۲۰) ۲۱۔ کے۔ بی۔ ۶۴۳، بیج، وارڈن ایکریٹن۔ یکوٹرو، جنھوں نے جسٹس ہیل جہاک کی تجویز کو منسوخ کر دیا۔

اس مقدمہ میں جسٹس ہیل جیک نے یہ تصدیق کیا تھا، کہ جب کسی دستاویز کی تعبیر کے متعلق ملک غیر کے جج کی مرجعہ کے وجود پر تو انگلستان کی اس عدالت کو جسے دستاویز مذکور کی تعبیر ملک غیر کے قانون سے کرنی پڑے، اس ملک غیر کی تجویز کا اتباع کرنا لازم ہے۔ عدالت حرافہ نے یہ طے کیا، کہ انگلستان کی عدالت کو، بطور واقعات اس پر غور کرنا چاہئے، کہ آیا ملک غیر کے جج کا فیصلہ صحیح ہے یا نہیں، اور اس کا تصدیق اس شہادت سے کرنا چاہئے جو اس کے سامنے پیش ہو۔

بارتھولمائیٹ ان اشخاص پر عائد ہوتا ہے، جو یہ بیان کرتے ہیں کہ ملک غیر کا قانون انگلستان کے قانون سے مختلف ہے۔ مقدمہ ڈاناٹ ایٹ اے۔ جے۔ بنام ریونوٹو کمپنی (۱۹۱۸) ۱۰۷۔ سی۔ ۲۰۱، بیج، تاکوٹو۔ انگلستان کے فاضل جج، اس ماضی میں، جو اس کا فیصلہ دے ہو گا، قانون

انگلستان کے متعلق، اپنی ذاتی واقفیت سے کام لیں گے اور اس  
شہادت کے باعث نہ ہونگے جو قانون ذکر کے متعلق عدالت تحت میں پیش  
ہوئی تھی۔ دیکھا کہ بنام براؤن (۱۸۲۱ء) ۲۱۔ ڈووی ایبل۔ ۱۶۱۔ بیج،  
بروڈام کو و متقدہ کو پر بنام کو پر (۱۸۸۸ء) ۱۲۔ ۱۰۷۔ سی۔ ۸۸۔  
بیج، ۱۱۱۔ سی۔ ۸۸۔

408

۳۵۔ **و** فقہاء جو شہادت ملک غیر کے قانون کی نسبت پیش کی جاتی ہے  
اس کے اثر کا تصنیف اب صرف حاکم عدالت کرتا ہے، جو جی کہ اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔  
دیکھو دفعہ ۵۱۔ ایڈمنسٹریشن آف جسٹس ایکٹ ۱۸۷۶ء جس نے اس قدیم عملہ آمد  
کو بدل دیا؛ مسلکی رو سے ملک غیر کے قانون کے مسائل پر جانے واقعہ قدہ ہونے کے،  
جوری کی رائے پر چھوڑ دیئے جاتے تھے، اگر جوری ہوئی تھی۔ اور وہی رائے ثابت اور  
نا ثابت ہونے کا فیصلہ کرتی تھی۔

قانون ملک غیر جس سے مدعی علیہ استدلال کرتا تھا، جوری کے نزدیک  
قابل الیمان طریقہ سے ثابت نہ ہوا اس لئے انگلستان کا قانون کام میں  
لا گیا اور مدعی مقدمہ جیت گیا۔ متقدہ ٹولنگ ڈوی لایونین بنام امین  
(۱۸۹۱ء) ۷۔ لی۔ ۱۰۔ آر۔ ۲۶۰۔ بیج، ۲۶۰۔ سی۔ ۸۸۔ فرائٹے اچھوں نے  
جسٹس رائٹ کے فیصلہ کو بحال رکھا۔

۳۵۔ **و** فقہاء اس لحاظ سے کہ ملک غیر کا قانون یا اس کا، یا انگلستان  
کے قانون کا اختلاف، متقدہ کا ایک واقعہ ہوتا ہے، اور موقعہ پر جب اس سے کام  
لیا جائے، اس کا اثر نہ ثابت کرنا لازم آتا ہے، خواہ عدالت اور دوسرے مقدمات  
میں شہادت پیش شدہ کے لحاظ سے، اہل امر سے، یا دوسری طرح سے، واقف ہی  
کیوں نہ ہو۔

متقدہ سیکلارک بنام گارنٹ (۱۸۵۵ء) ۵۔ ڈوی۔ ۱۰۷۔ سی۔ ۸۸۔  
بیج، ۱۱۱۔ سی۔ ۸۸۔

اس میں شک نہیں کہ اس امر کا فرض کر لینا، خطہ سے خالی نہ ہو گا، کہ ملک غیر  
کے قوانین ملحد کے قوانین یا نظائر سے تبدیل نہیں ہو سکتے ہیں۔

**دفعہ ۲۵۶** ہر ملک غیر کا قانون ہمیشہ ماہرین فن کی شہادت سے ثابت کیا جانا چاہیے۔ اس حالت میں بھی کہ بحث کسی مجموعہ یا قانون سے ہو، محض اس کا پیش کر دینا کافی نہیں ہے؛ اور درجہ اس کا حوالہ ماہرین دے، تو اس کو مہیا کرنا ضرور ہے۔

”ماہرین فن کی رائے کو، ان کے فن کے واقعات کی نسبت، قابل ادخال قرار دینا چاہئے؛ یہی اصول قانون ہمیشہ اصحاب کی شہادت سے متعلق ہے۔ اور میرے نزدیک وہ ایسے قانون ہی تک محدود نہیں ہے، جو ضبط تحریر میں نہ آیا ہو؛ بلکہ ضبط تحریر میں آئے ہوئے قوانین سے بھی؛ جس سے واقف ہونا، ان کے لئے لازم ہے، اس طرح متعلق ہونا چاہئے۔ حقیقتاً اس قسم کی شہادت کا منشاء یہ نہیں ہے کہ ضبط تحریر میں آئے ہوئے قوانین کا مضمون بیان کر دیا جائے؛ بلکہ ان کے اثر اور اس قانونی نتیجہ کا بیان کرنا مقصود ہے؛ جو ان سے مستنبط ہوتا ہے۔ محض مضمون کے بیان کر دینے میں، اکثر ایسے لوگوں کو غلط فہمی ہو سکتی ہے، جو اس نظام قانون سے واقف نہ ہوں، اس لئے، گو وہ سے جو پایا جاتا ہے، وہ یہ ہے، کہ وہ اس حکم کو بیان کرے، جو اس قانون سے نکلتا ہے۔ میرے نزدیک، یہ سلطنتوں کے باہم معاہدات سے متعلق نہیں ہے؛ کیونکہ کوئی حالت اس مضمون سے اس حقیقت سے واقف نہیں ہو سکتی؛ کہ اس ماہرین کا اطلاق کیا جائے۔“

لارڈ ڈنلین بمقدمہ برن ڈمی بوڈی (۱۸۴۴) ص ۸۰۔ کیو۔ لی۔ ۲۵۰۔ چارلس لئیچ جو امر غور طلب ہے، وہ یہ نہیں ہے؛ بلکہ قانون منضبط کے الفاظ، کیا ہیں؟ — بلکہ یہ، کہ ہمہ وجود قانون کیا ہے؛ جس کا اظہار، توضیح، تعبیر اور فیصلہ جات سے ہوتا ہے؟ — خٹس کا ارتح۔ اسی مقدمہ میں صفحہ ۲۶۵۔

خٹس کا رٹن ام۔ برودام۔ ڈنلین کیس، اور لیگ ڈیل نے اسی مقدمہ سیکس پرچ (۱۸۴۴) ص ۱۱۱۔ سی۔ ال۔ د۔ ایف ۱۱۳۔ ۱۱۴، میں یہی رائے دی تھی، کہ تحریر شدہ دستاویزات میں، ملک غیر کے مندرجہ قوانین کے ثبوت کے متعلق، اس سے پہلے مختلف رائے قائم ہوئی تھی۔ قدیم نظائر، مقدمہ برن ڈمی بوڈی میں، پیش ہوئی ہیں، امدان سے بحث کی گئی ہے، جو مقدمہ ٹلسن بنام بوڈی (۱۸۴۵) ص ۸۰۔ ۲۰۰ میں، جو توجیڈ — لارڈ لیگ ڈیل نے، ثبوت قانون ملک غیر کے، اس دفعہ اور دوسری دفعات

کے متعلق۔ صادر کی ہو، پوری توجہ کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہے۔  
**دفعہ ۲۵۶** الف، لیکن عدالتوں کا، چند سال سے اس طرف  
 رجحان معلوم ہوتا ہے کہ نوآبادیات کے قوانین نکاح کے ثبوت کے واسطے، بغیر  
 کسی ماہر فن یا بیان حلیہ کے، قوانین مذکور کی مصدقہ نقول کے پیش کرنے کی اجازت  
 دی جائے۔

مقدمہ ہونٹ ہاٹ بنام ہونٹ ہاٹ (۱۹۱۱ء) ایل۔ ٹی۔ جرنل۔ ۱۲۹۔  
 صفحہ ۲۵۱، ج، ڈیوٹیکٹ پی۔ ٹی۔ مقدمہ روڈینام (۱۹۱۴ء) ایل۔ ٹی۔  
 ۷۹۲، ج، شیرمین ٹی۔ مقدمہ گسٹین بنام گسٹین (۱۹۲۱ء) ڈبلیو۔ این۔ ۱۲۔  
 ج، ڈیوٹیکٹ نو

مقدمہ براؤن بنام براؤن (۱۹۱۴ء) ایل۔ ٹی۔ ۷۰۲۔ ج،  
 ایل کی بیہ رائے تھی، اگر ایسے مفدمات میں، قانون کو ثابت کرنے کے لئے،  
 ماہر فن گواہ، کا طلب کیا جانا، ضرور ہے، مگر انکی رائے کا اتنا اثر نہیں کیا گیا کہ  
 اسکاٹ لینڈ کے بچاؤ کے ثبوت کے متعلق، دیکھو، مقدمہ نور و بنام

ڈرو (۱۹۱۲ء) پی۔ ۱۷۵، ج، ایونس۔ پی۔  
**دفعہ ۲۵۷** جس ماہر فن کی شہادت سے، ہر ایک غیر کا قانون ثابت کیا جائے  
 اس کے لئے، یہ ضرور نہیں ہے، کہ وہ ناظم عدالت یا ایسا قانون پیش ہو، جو اپنا کام کرنا  
 ہو، گواہ کی معقول حیثیت سے، اور وہ اس کا ہی اہم اور ذمہ داری کی خدمات  
 انجام دے رہا ہے، اور اسے تعلق رکھتا ہے، اور ان کو، عمدہ طریقے سے انجام  
 دینے کے لئے، اس پر لازم ہے، کہ وہ، قانون نکاح کے اس جز سے واقفیت حاصل کرے،  
 ایسی حالت میں، اس کی شہادت کی حیثیت، وہی ہوگی، جو ایک ناظم عدالت کی  
 شہادت کی ہوتی۔ یہ کہنا، ناممکن ہے، کہ وہ ناقابل ہے، جسٹس لیکٹ ڈیل، مقدمہ  
 سکس پیرین (۱۸۴۴ء) سی ایل و ایف۔ ۱۳۴۔ وہ اس پر، بلحاظ عمدہ  
 (Peritus virtutes officii) کی مدد سے، اصل ہے، جسٹس کاٹن، اہم، مقدمہ  
 مذکور الصدر۔

مذکورہ صدر مقدمہ میں، انگلستان کے ایک روڈین کیتھولک پادری

کے شہادت، جو مذہبی اقلیات، کام میں لایا کرتا تھا، ارد کے مذہبی قانون کے تحت میں قبول کی گئی تھی۔

ایک ملک کے فصل اعلیٰ یا نیچے سفید کا حلاقت نامہ اس ملک کے قانون کے  
ثبوت میں قبول کر لیا گیا تھا۔ مقدمہ ڈار (مور ۱۸۳۲) ۳ بیگن، ایکلا۔ ۶۷، ج ۱،  
نکول، مقدمہ ٹینکین (۱۸۶۲) ۲ بیس۔ لی۔ ۱۸، ج ۱، کوئٹل، مقدمہ پرنس۔ پی۔  
جی۔ اولڈنبرگ (۱۸۸۲) ۴ پی۔ ڈی۔ ۲۲۲، ج ۱، بست، پی۔ اور سی بی جی سال  
سنار تخانہ کے مقدمہ کے بیان حلفی کا ہے جس کو بطحا اپنے فرض منصبی کے  
اپنے ملک کے قانون سے واقفیت لازم تھی۔ مقدمہ دوست علی خاں  
۷۰ (۱۸۸۰) پی۔ ڈی۔ ۶، ج ۱، بینٹن، کو اور علی ہذا نقیاس، ایک  
رجسٹر کار کا بیان، جو ملک غیر کے قانون زیر بحث کے مطابق، کاغذات  
اور دستاویزات، مرتب کرنے کا عادی تھا۔ مقدمہ وائلٹ ایکس  
(۱۸۹۹) پی۔ ۲۶۷، ج ۱، گورل بارنس، کو اور "شک کے ساتھ"  
ایک نو آبادی کے سابق گورنر کا بیان، جو یہ کہتا تھا: کو، انگریزی رعایا  
کے قانون سے پوری طرح واقف ہے، جو انہیں کا سلسلہ زیر بحث تھا۔  
مقدمہ کوبرنگ مسام کوبرنگ (۱۹۰۰) پی۔ ۱۵۰، ج ۱، گورل بارنس، کو  
اسی طرح، انجمن شلیسم قانونی کے ایک حکم رو من ڈیج قانون، کی  
خبرداشت قبول کر لی گئی، جس نے ان لوگوں کو تسلیم دینے کے لئے، جو  
ان نوآبادیات میں، وکالت کرنا چاہتے تھے، جہاں، رو من ڈیج قانون  
نافذ تھا، قانون مذکور بطور خاص پڑا تھا۔ مقدمہ بزیلے مسام  
روڈیا کا سولڈر (۱۹۱۰) پی۔ ۲۱، ج ۱، جانسی، ۹۵، ج ۱، کو  
عدالت نے، قانونی طور پر، وکالت کے متعلق ایک ڈاکٹر کی شہادت کو منظور  
کر لیا، جو پاکستان اور اسپین کا مارٹر تھا، اور جو درخواست کرنے پر  
یوروگوایا، وکالت کی اجازت مل گئی تھی۔ مقدمہ ہارنر ڈی مسام  
ہارنر ڈی (۱۹۱۸) پی۔ ۱۲۰، ج ۱، باتر، لیکن مصلحت ذیل اشخاص کی  
شہادت، ناقابل قبول ہے۔



ایک سو داگر۔ مقدمہ کلک بنام لیوی (۱۸۱۲) ۳ کیب۔ ۱۶۶۔  
 منج، الینبرو، ایک معمولی شریف آدمی کی؛ جس کو جسٹس مین نے  
 مقدمہ بنام کارنام ونٹ (۱۸۱۸) ۴۳۱۔ کارورکر۔ ۹۷۔ میں منظور کر لیا تھا  
 اس مقدمہ کی نسبت جسٹس کاٹن آہٹے کہا۔ کہ ایسا عمل نظامائے عدالت  
 اور جہان ہاؤس آف لارڈز کی عام رائے کے بالکل خلاف تھا۔ مقدمہ  
 سسکس پرنج (۱۸۴۳) ۱۱۔ سی ایل وایف۔ ۱۳۴۔

ایسے شخص کی؛ جس کا علم، اس ملک کے قانون کے متعلق  
 ایک دوسرے ملک کی یونیورسٹی میں پڑھنے کی بنیاد پر حاصل ہو۔ مقدمہ  
 بریسٹو بنام سکولی (۱۸۵۰) ۵۔ اپریل ۲۷۵۔ منج، پوکٹ۔ ایڈلرین۔  
 رولف۔ پلٹ۔ و مقدمہ بول (۱۸۷۵) ۱۔ بی۔ ڈوی۔ ۶۹۔ منج، ہٹین  
 مقدمہ ٹرنز و سڈنگ بنام بی کلف (۱۹۰۶) ۱۹۔ ڈیویو۔ این۔ ۲۷۰۔ منج، کیلکوت

**فصل ۵۸۔** ماہرین فن کی شہادت ختم ہو جانے کے بعد جو کام عدالت کا  
 رہ جاتا ہے اس کو لارڈ لینک ڈیل نے بیان کیا ہے۔ ”اگرچہ ایک ناظم عدالت کے متعلق  
 یہ نہیں فرض کیا جاتا کہ وہ ملک غیر کے قانون سے واقفیت رکھتا ہے، مگر تم اس کی  
 نسبت یہ ضرور فرض کر سکتے ہو کہ وہ عام فن استدلال سے اس قدر واقف ہے کہ وہ  
 دھما کی اعانت سے یہ دریافت کر سکتا ہے کہ قیاس غالب، مغالطہ کہاں کہاں واقع  
 ہوا ہے۔ اور کس جگہ زیادہ تر محتاط اور کس جگہ کمتر محتاط! شہادت کی ضرورت  
 ہے؟ اگر صورت میں ہیچدستی کے ساتھ احتیاط کی جائے، تو اکثر صورتوں میں،  
 انصاف رسانی محال ہو جائے گی۔ اور میں، یہہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ ایسی  
 صورتیں پیش نہیں آئیں، جن میں، ناظم عدالت، ملک غیر کے قوانین کے الفاظ کی  
 تعبیر اور صورت زیر بحث سے ان کے متعلق کرنے کا فرض، بطریق مناسب نہیں  
 ادا کر سکتا! خصوصاً ایسی حالت میں، جبکہ شہادت، مختلف اور غیر صریح ہو۔ مقدمہ لنڈو  
 بنام بیاریو (۱۷۹۵) ۱۔ ہیگ کاشن ۲۱۶، میں جس میں شہادت، بند سوالات  
 کے ذریعہ سے لی گئی تھی، اور صاف و صریح نہ تھی، لارڈ اسٹول نے کہا۔ کہ وہ اپنے  
 خیال میں اپنے فرض منصبی سے تجاوز نہ کر سکے، اگر وہ شہادت سے گے بڑ بجا میں، ایسکین

نہ ایسی شہادت سے، جو بطریق مناسب ادا ہوئی ہو۔ اور مقدمہ لسٹ و بنام طیار ہو۔ اور مقدمہ ڈار سپل بنام ڈار سپل ۱۸۱۱ء، ۲۰۱ - ہیک - کوش (۵۴) میں، جہاں تک میں مختصا ہوں، انہوں نے کسی ایسی نظیر رائے، یا فقرہ اسے بحث نہیں کی جس کا حوالہ صریح طریقہ سے گواہ نے نہ دیا تھا۔ اور اس طور سے انہوں نے اس شہادت سے جس کا وہ بطریق مناسب ادا ہونا چاہتے تھے، احتجاج نہ کیا۔ البتہ جن نظائر کا حوالہ دیا گیا تھا، ان کے اثرات کا، اپنے واسطے، اندازہ قائم کرنے کے لئے، انہوں نے شہادت سے شہادہ زکیا، تاکہ ان کو ایسے تصورات کے قائم کرنے کا موقع ملے، جن کی مدد سے وہ بہتر طریقہ سے مختلف شہادتوں، اور گواہ کے مشتبہ بیان، کا فیصلہ کر سکیں۔ مقدمہ فلس بنام بڑ پورٹ (۱۸۴۵ء) - ۸ - سو - ۵۲۶ -

جب یہ امر مسلم ہو چکا کہ قانون ملک غیر ایک واقعہ مقدمہ ہے، جو گواہوں سے ثابت کیا جاتا ہے، تو یہ امر یقینی ہے کہ اکثر مقدمات میں، اس کے متعلق جو شہادت پیش ہوگی، وہ غیر صریح اور مختلف ہوگی، اور ان صورتوں میں اس سے حارہ ہیں، کہ نظائر عدالت اس شہادت کے استعمال میں، اس اختیار تیسری کو کام میں لائیں، جس کا دعویٰ یہاں کیا گیا ہے۔

جسٹس چیمبرلین نے مقدمہ ڈی سورابن نام فلس (۱۸۶۲ء) - ۱۰ -

انج - ایل - ۶۴۰ میں کہا کہ پریوئی کوشل نے مقدمہ بریر نام فرین

۱۸۵۵ء - ۱۰ - سو - لی - سی - ۲۰۶ میں، دبی عمل کیا، جس عمل کے حق کا

جسٹس لیگٹ ڈیل نے یہ دعویٰ کیا ہے، مگر انہوں نے اس احتیاط

پریوئی ضرور دیا، جس کی طرف سے جسٹس لیگٹ ڈیل نے اشارہ کیا تھا، یعنی -

جن فقرات کا، گواہوں نے حوالہ دیا ہے، ان سے سوا، کوئی اور ذریعہ علم

د قرار دیا جانا چاہیے۔ ایسا ہی عمل، مقدمات کا کتابہ موریٹا ڈی سورا

نیم کا نکلا (۱۸۸۹ء) - ۴ - چانری ڈوٹرن ۵۲۲ میں، جسٹس کائٹ نے لکھے

اور اس نے کیا تھا

دفعہ ۲۵۹ - ۱۸۵۹ء کے ایکٹ، آئین ۲۲ و ۲۳ کوٹریا فضل ۶۲ کی رو سے

انگلستان کے ممالک محروسہ کی ہر عدالت، مجاز ہے کہ مقدمہ کو اپنے سے بالاتر

عدالت میں، جو ممالک محروسہ مذکور میں کہیں واقع ہوئے، بھیج کر یہ رائے طلب کیے گئے، کہ واقعات مندرجہ مقدمہ سے متعلق، وہاں کا کیا قانون ہے۔ فریقین محاذ ہیں؛ کہ جس عدالت سے رائے طلب کی گئی، اس سے استدعا کریں: کہ ان کو، سمجھتے ہوئے، موقعہ دیا جائے۔ اور جب یہ رائے آجائے، تو عدالت طلب کنندہ رائے پر لازم ہے کہ وہ، اس کے مطابق عمل کرے؛ البتہ اس کو یہ اختیار ہے، کہ اس رائے کو، اگر وہ قبل تحقیقات حاصل کی گئی ہے۔ منظور دوسرے واقعات مقدمہ کے بطور معمولی شہادت کے؛ یا حسب صوابدید خود، قانون ملک غیر کی نسبت، بطور شہادت قطعی کے؛ یا جو رسی کے سامنے پیش کرے۔ لیکن بجاالت مرافعہ، ہاؤس آف اراؤنڈ، یا پریوی کونسل کسی ایسی عدالت کی مصلحت رائے کی پابند نہ ہوگی؛ جسکی تجاویز پر ان دونوں کو، اعلیٰ الترتیب نظر ثانی کا حق حاصل ہے۔

**دفعہ ۳۶۰** ۱۸۶۱ء کے ایکٹ آف ۲۴ و ۲۵ ویکٹوریا فصل ۱۱ کی رو سے، ممالک محروسہ انگلستان کی ہر اعلیٰ عدالت، اس کی مجاز ہے، کہ وہ، کسی مقدمہ کو، ایسے ملک غیر کی اعلیٰ عدالت کے پاس، جس سے اس مقصد کے لئے، بادشاہ انگلستان سے معاہدہ ہو چکا ہو، بطریق مندرجہ معاہدہ، بھیج کر اس قانون کی نسبت رائے طلب کرے؛ جو واقعات مندرجہ مقدمہ سے متعلق ہوتا ہے۔ لیکن عدالت طلب کنندہ رائے، اس کی پابند نہ ہوگی؛ اور مجاز ہوگی، کہ اس کو بلا ترمیم یا بعد ترمیم کے، مزید رائے کے لئے واپس کرے؛ یا سلطنت مذکور کی دوسری اسی قسم کی عدالت کے، وقتاً فوقتاً مشورہ کرے۔ یہی طرح انگریزی عدالتوں کو حکم ہے، کہ وہ، ایسے مقدمات کا، باہر سے وصول ہوں، جواب دیا کریں۔

## مستغفات

اس موقعہ پر، مختصر بعض ضوابط کے مضامین کا ذکر کر دینا، مناسب ہوگا؛ جن کی تفصیل، قانون اور ضابطہ کی کتابوں میں ملے گی:-  
**دفعہ ۳۶۱** مفصلہ ذیل اسور کے طریقہ ثبوت کے لئے، دیکھو آئین

۴۱۵ دکتوریہ، فصل ۹۹، دفعہ ۱۔

۱۔ اطلاعات، سہارن سرکاری، یا ملک غیر کے۔ یا انگریزی نوآبادی کے۔ قوانین کو۔  
 ۲۔ متحدہ ریڈ، ڈگریاں، احکام یا دوسری عدالتی کارروائی، کسی ملک غیر کی۔ یا، انگریزی نوآبادی کی کو۔

۳۔ بیانات حلفی، عرائش و دعاوی، اور دوسری قانونی دستاویزات، جو ایسی عدالتوں میں داخل کی جائیں، یا رکھوائی جائیں۔ دیکھو آئین ۱۵۱۴، دکتوریہ

فصل ۹۹، دفعہ ۲

۳۶۲ دکتوریہ، انگریزی عدالتوں کے، ان اختیارات کے متعلق، جو ان کو ایسے مقدمات میں شہادت لینے کے متعلق حاصل ہیں، جو انگریزی سلطنت کے دوسرے حصوں کی عدالتوں میں، دائر ہیں۔ دیکھو آئین ۲۲، دکتوریہ، فصل ۲۰۔  
 ۱۔ مقدمہ کیس بنام امریکی جنرل (۱۸۶۷ء) ایل آر۔ ۲۔ جانسری مرافعہ۔ ۵۷۱۔ بیج، ٹرزد و کیسٹ اور نشا، آئین ۱۵۱۴ دکتوریہ، فصل ۸۲، دفعہ ۱، دیکھو مقدمہ برچارڈ بنام سیکرلین، خصوصاً تجر جسٹس منڈل (۱۸۹۱ء)۔ کیو۔ بی۔ ۲۴۱۔

۳۶۳ دفعہ ۳ اس امر کے متعلق، اگر جب ملک غیر کی عدالت سے کوئی انگریزی عدالت، گواہوں کو طلب کرے، انکی شہادت قلمبند کرنے کی درخواست کرے، تو اس کو کیا کارروائی کرنی چاہئے؟ دیکھو مقدمہ جیمس بنام جیمس (۱۸۶۶ء) ایل۔ آر۔ ۱۔ پی۔ وایم ۱۵۲۔ بیج، ٹرزد و کیسٹ۔

اگر کارروائی مقدمہ کی انگلستان میں چل رہی ہے، تو گواہوں کے جہانات، ملک غیر میں ہو چکے، ان میں، سوال اور جواب کے اذخالی، یا ناقابل اذخالی شہادت چوئے کا تصفیہ انگلستان کے قانون سے کیا جائے گا۔ مقدمہ ویسیلا بنام غلس (۱۸۷۹ء)۔ پی۔ ایل۔ بی۔ ۲۲۳۔

۳۶۴ دفعہ ۴ (الف) ملک غیر میں قلمبندی شہادت کے لئے، جو وجود، انگریزی عدالتوں میں قابل کما تصور ہوتے ہیں، ان کے لئے، دیکھو مقدمہ برٹن بنام گرین وڈ (۱۸۸۰ء)۔ ۲۰۔ جانسری ڈوٹیرن۔ ۷۶۲۔ نوٹ۔ بیج، ٹرزد و کیسٹ

و مقدمہ بوائز کرائٹن سب نام کرائٹن (۱۸۸۲) ۲۔ چانسیری ڈوٹرین۔ ۶۰۔ ۶۱۔  
 فرانسے۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔  
 و کوئی سب نام الکا کرائٹن (۱۸۸۸) ۲۱۔ کیو۔ بی۔ ڈی۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔  
 و لوئس جنہوں نے جسٹس فیلڈ اور ڈوٹرین کی تجویز کو بحال رکھا۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔  
 لارڈ سیکولی (۱۹۰۳) ۲۱۔ چانسیری۔ ۲۴۸۔ اس میں شہادت کو دوائی کر دینے کی  
 خواہش کی گئی تھی۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔  
 ٹیکوٹج کی تجویز کو منسوخ کر دیا۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔  
 اے۔ سی۔ ۳۸۸۔ کمیشن کی درخواست اجراء کی طرف سے پیش ہوگی  
 دو بار نسبت مدعی کی درخواست کے زیادہ تر آسانی سے منظور ہو سکیگی جسے انتخاب  
 عدالت کا حق حاصل تھا۔

مقدمہ اس بنام وڈوڈ (۱۸۹۴) ۱۔ چانسیری۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

و بنام برنس (۱۸۹۴) ۴۳۔ ڈیو۔ آر۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔

ایل۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

و قعہ ۳۶۔ جہاں مقامی قانون کی رو سے، ملکستان کے مفرا

کو اہل دین کے اختیار نہ دیا گیا ہو، وہاں بیانات طہنی کی تصدیق، مقامی  
 عہدہ داروں کے روبرو ہو سکتی ہے۔

مقدمہ فاکس (۱۸۸۴) ۹۔ پی۔ ڈی۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔

و قعہ ۳۱۵۔ اس کا ردوائی کی تائید کے لئے جو ملک غیر میں جاری

ہو، کوئی مقدمہ محض انکشاف واقعات کے لئے دائر نہیں کیا جاسکتا۔

ڈیفنس بنام پروین کانوکنی (۱۸۸۹) ۴۱۔ چانسیری ڈوٹرین۔

۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔

و قعہ ۳۶۵۔ (الف) ضمانت خرید۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ

جو مدعی ملک غیر میں رہتا ہو، اس کو خرید مقدمہ کے متعلق ضمانت داخل کرنی پڑے گی  
 مقدمہ پر سے بنام ایڈیسی (۱۸۸۶) ۱۔ پی۔ آر۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔

پرسی کولیننگ کو بالٹ وکروم آرن انٹنگ کمپنی ۲۔ جانسری ڈوئرن - ۵۳۱۔  
 ”لیکن جب مدعی کا دعویٰ تجویز عدالت یا حکم یا سبڈی، یا دوسرے قابل بیع و  
 دستاویز پر مبنی ہو تو عدالت کو اختیار تیسری حاصل رہتا ہے۔ حکم ۳۵۔ قاعدہ  
 بی۔ آر۔ امیں۔ نمی۔ مجریہ ۱۹۲۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مقدمہ ملک غیر  
 کی ایسی تجویز پر مبنی ہے جس میں مدعی علیحدہ موجود تھا۔ مقدمہ کروڈٹ بنام  
 بروگڈن (۱۸۹۴) ۲۔ کیو۔ بی۔ ۳۰۔ جج، لوپس وڈیوئی بمقابلہ کانفر کے۔ یا  
 یہ کہ مدعی کا دعویٰ ایسے مہتمم جائداد کے مقابلہ میں ہے جو عدالت کی حدود  
 ارضی کے اندر واقع ہے۔ مقدمہ ویلان بنام اردن (۱۹۰۹) ۱۔ آئی۔ آر۔  
 ۲۹۴۔ جج، میریڈیو۔ ضمانت کا دینا، ایسی حالت میں ضرور نہیں ہے کہ شریک  
 مدعی، انگلستان میں رہتا ہو (ڈی ہرسکر بنام گرے (۱۸۸۲) ۱۰۔ کیو۔ بی۔ ڈی۔  
 ۱۳)۔ اگر اس وقت ایسا ہو سکے گا، جبکہ زمرہ دعویاں میں انگلستان کا کوئی وکیل،  
 اس شخص سے شامل کر لیا گیا ہو، کہ ضمانت نہ دینی پڑے۔ مقدمہ جونس بنام گرے  
 (۱۹۱۳) ۱۔ ڈیلو۔ این۔ ۷۲۔ جج، سوانسن ایڈی۔ جس صورت میں دعویدار، عام  
 دریافت کی ضمن میں حاضر ہو اس کے لئے، دیکھو مقدمہ پریٹور یا پٹرس برگ  
 ریلوی کمپنی (۱۹۰۴) ۲۔ جانسری۔ ۳۵۹۔ جب ملک غیر کا دائن، اپن کارروائی  
 دیو ایس کے پیش کردہ ثبوت کی، منظوری یا نا منظوری سے اصرافہ کرے ایسے  
 لئے، دیکھو اسمنڈر این ہف پیٹ بیکٹریٹ (۱۸۹۴) ۱۔ کیو۔ بی۔ ۱۵۔ جج، ایشر۔  
 لوپس۔ کے۔ مقدمہ پٹنگ۔ مقدمہ بیکٹریٹ پیٹین (۱۹۰۶) ۱۔ ڈیلو۔  
 این۔ ۹۹۔ جج، بگھام۔ مدعی علیہ کے عکسی دعویٰ کے خرچہ کی ضمانت کے تعلق،  
 دیکھو مقدمہ نک بنام ٹیلر (۱۸۹۳) ۱۔ کیو۔ بی۔ ۵۶۰۔ جج، وٹس وٹال (۱۹۰۵)  
 بی۔ ۷۴۔ مقدمہ فینکس کمپنی میڈیٹرون بنام جنرل ایڈمنسٹریٹو۔  
 کارپوریشن لمیٹڈ (۱۹۱۱) ۲۔ کے۔ بی۔ ۶۱۹۔ جج، دیکھان ویس یوٹن۔  
 فارول، جنہوں نے جسٹس لارنس کی تجویز کو منسوخ کر دیا۔ اس کے لئے اگر کسی قدر  
 ضمانت کافی تھی؟ دیکھو مقدمہ لارنس بنام گرین آئرن۔ کمپنی (۱۹۰۴) ۲۔ کے۔  
 بی۔ ۸۵۰۔ ضمانت غیر ضروری ہے۔ دیکھو مقدمہ ایولیس کمپنی کا نشان تجارت (۱۸۹۱) ۱۔ جانسری۔

## فصل نوزدہم

### خاتمہ

414

کتاب ہذا کے مضمون کے متعلق جو کچھ انگلستان کی نظائر سے مل سکتا تھا، اس کو ہم نے لکھ دیا ہے۔ اب جو کچھ باقی رہ گیا ہے، وہ فوجداری اختیارات اور سٹول لزمین کے متعلق ہے، جسکو ہم دیسپاچ میں خاتمی قانون بین الاقوام کا ایک جز بتا چکے ہیں، لیکن اس کو، انگریزی مقاصد کے لحاظ سے، اس مضمون کے دیوانی حصہ میں شامل کر دینے سے کوئی آسانی نہیں پیدا ہو سکتی۔ علاوہ اس کے، سٹول لزمین کے بارہ میں، سر ایڈورڈ کلاک، تفصیل تمام لکھ چکے ہیں، تاہم کاتھ کے فوجداری قوانین کا جو اثر، جائداد اور ذاتی حیثیت پر پڑتا ہے، اس کے نظائر، ہم ذیل میں درج کئے دیتے ہیں۔

دفعہ ۳۹۶۔ مقدمہ فولیاٹ بنام اگڈن (۱۸۹۸ء)۔ ایچ۔ بی۔ ایل

۱۳۵ء میں، عدالت کا فیصلہ صادر کرتے ہوئے، لارڈ کوبرو نے کہا: کہ ملک غیر کے فوجداری قوانین سے کوئی ایسی ذاتی ناقابلیت نہیں عارض ہوتی، کہ وہ، اس مقدمہ میں مانع و دعویٰ ہوا ان کا اثر، انہیں اسباب تک محدود رہتا ہے، جو ان کے اختیار سے قرق ہو سکتی ہیں، اور جو شخص، ان قوانین سے بچنے کے لئے مفروضہ ہو، وہ، انگلستان میں، اپنے تمام دوسرے حقوق کے متعلق، دعوے کرنے کا مجاز متصور ہو سکتا ہے۔ اس اصول کا جسٹس لارڈ نے اگڈن بنام فولیاٹ کے مراسلہ (۱۸۹۰ء)۔ فی۔ آر۔ ۷۳۳۔ اور جسٹس ایلن برو نے۔ مقدمہ ولف بنام اوکسھام (۱۸۸۶ء)۔ فی۔ آر۔ ۶۹۹۔ میں، عدالت کا فیصلہ صادر کرتے وقت اعادہ کیا۔ پس اس کو، انگلستان کا مسلمہ اصول تصور کرنا چاہئے، اور دفعہ ۱۶ میں

اسی طرح، اسی حیثیت سے، اشارہ کیا جا چکا ہے۔ لیکن جسٹس گروسس، مقدمہ انگڈن بنام فولیٹ ۳-۲-۱۱-آر-۳۵-۷ میں، اصول مذکور کو زیادہ تر مقبول حدود میں لے آئے، یہ کہہ کر کہ "ایک ملک کے قوانین فوجداری دوسرے ملک کے قوانین اور وہاں کے باشندوں کے حقوق پر موثر نہیں ہو سکتے" نیز ملاحظہ ہو! مقدمہ رے بنام لاکوئیر ۱۱-۱۹-۱۱-آر-۳۵-۷ میں یہ طے ہوا کہ کفرائس کا وہ قانون جسکی رو سے، مذہبی جماعتوں کی جائیدادیں ضبط کی جاتی ہیں، ان جائیدادوں پر موثر نہیں ہو سکتا، جو فرانس سے باہر واقع ہوں۔ (فریڈلبرگ لارڈ میگزین صفحہ ۲۶۵)۔

مقدمہ فرانسٹ کرب ۱۱-۱۹-۱۱-آر-۳۵-۷ چانسی ۱۸۵-۱۸۵۷-۱۱-آر-۳۵-۷ میں وہ قانون، جو جرمنی نے، زمانہ جنگ میں جاری کیا تھا، اور جس میں اس قرضہ کے سود کی ذمہ داری، جو انگلستان کی رعایا کو، جرمنی رعایا سے ملتا تھا، ساقط کر دی گئی تھی، انگریزی عدالتوں میں ناجائز قرار پایا۔ یہ قانون، ہسٹک کے قوانین جنگ برسی کی دفعہ ۱۱۱-۱۱-آر-۳۵-۷ کی، اس تبصرے کے بھی خلاف تھا، جو خود جرمنی میں کی گئی تھی، اور تمام قوسوں کے حلقہ آمد سے جدا تھا، اور اس لئے، اس کا کوئی اثر، انگلستان میں تسلیم نہیں کیا گیا۔ بظاہر اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی، کہ ملک غیر کے قانون فوجداری کا اثر، خود اس ملک کی رعایا کی نسبت کیوں نہ تسلیم کیا جائے؟

بشمطیکہ وہ، ہمارے قومی انصاف کے تصورات کے محسوسات سے، نفرت انگیز نہ ہو، مثلاً۔ مذہبی عقائد کے متعلق سلامتی، یا ایسے امر کی تعمیل، جس سے لازمی طور سے، ملک غیر کے ملکی معاملات میں، کسی ایک فریق کی طرف فداوی مستنبط ہوتی ہو۔ اس اصول کو تسلیم کر لینے کے بعد بھی یہ امر، خلاف مصلحت عامہ کے منظور ہو گا، کہ ایسا شخص، جو اپنے ملک کے قانون فوجداری سے بھاگ کر، ملک مست انگلستان کے حدود میں، پناہ گزین ہو، اور کسی وجہ سے، اس کی تحویل نہ ہو سکتی ہو، بطریق جائز، عرصہ نکاح کے انتقاد کے ناقابل قرار دیا جائے۔

جو نتیجہ اتنا لکھا جا چکا ہے، اس پر اگر ایک عام نظر ڈالی جائے، تو یہ ظاہر ہو گا، کہ انگلستان کے ملکی قانونی قوانین برائے اقوام کا تصور کیا ہے، نہ کہ ان حقوق کے حصول کے لئے، جن پر موجودہ تمدن کا انحصار ہے، تمام جذب دنیا



ایک ہے اور حقوق مذکور خواہ کہیں اور کسی نظام قانون کے ذریعہ سے حاصل کئے گئے ہوں، جب وہ ہماری عدالتوں کے سامنے آئیں وہ بحال اور برقرار رکھے جائیں۔ اور یہی تصور ہونی چاہیے کہ ہر جہد ملک کے نظام قانون کا ہے، اگرچہ انکی تفصیل کی صورتیں مختلف ہیں۔ اور اس لحاظ سے کہ جو ان مضمون میں درج و سابقہ صفحہ ۲۱) یہ کہنا نا درست نہ ہو گا کہ اگر پاکستان میں کسی زمانہ میں انکی تفصیل قانون ملک غیر بنائے ارتباط (Comity) کا تصور انصاف رسانی کے تصور سے جدا تھا، تو وہ حالت اب باقی نہیں رہی، اور وہ دونوں مل ملک ایک ہو گئے ہیں۔ اور اختلاف قوانین کے قدم تصور کا قائم مقام اس امر کا تعین ہو گیا ہے کہ معاملہ زیر بحث سے کس ملک کا قانون متعلق کیا جانا چاہئے، اور یہ اختلاف قابل اطمینان طریقہ سے اس طرح رفع ہو سکتا ہے کہ ہر ایک کا دائرہ اثر متعین اور مقرر کر دیا جائے۔ اس حقیقت سے اس مضمون کا رجحان، قدیم شکل کی طرف معلوم ہوتا ہے، مگر دوسری حقیقت یہ ہے کہ شکل قدیم شکل سے جدا قائم ہو گئی ہے اس کا کم از کم برقرار رکھنے کی کوشش کی جانی ہے۔ اس وقت یہ خیال کرنا کہ اس مضمون کے متعلق ایسے قانونی مقولوں سے جو دنیا بھر میں تسلیم ہوں، کام چل جائے گا ایسا بھی ممکنہ شاید اس سے زیادہ مشکل ہے، جیسا کہ قدیم زمانہ میں تھا، جب یہاں کہ ہم ایسے غیر متعین اور مجمل مقولوں سے کام لینے پر اکتفا نہ کریں، جو عملی مقاصد کے لئے بیکار محض ہیں۔

ابھی بھی قدیم زمانہ کی طرح، کوئی ایسا نہیں ہو سکتی، کہ صولی کتابوں کی تعریف سے کوئی حقیقی بین الاقوامی اتفاق منہ ہو سکے گا۔ جن ذرائع سے اس نتیجہ کے برآمد ہونے کی امید کی جا سکتی ہے، وہ تاریخی یا اصولی ہو سکتے ہیں۔ تاریخی ذریعہ جو اختیار کیا جا سکتا ہے، وہ قانون رد ما کا ہو سکتا ہے، نہ اس طور سے کہ وہ مجنبہ اختیار کر لیا جائے۔

۱۔ دیکھو آئینہ کے پروفریٹا کا انٹرنیشنل پراویٹ (۱۹۱۵ء) اور ان کا حال کا مضمون  
۲۔ ۱۹۱۹ء جس میں انھوں نے، خانگی قانون بین الاقوام کے ایسے اصول قائم کرنے کی کوشش کی ہے، جسکو تمام قومیں، قابل قبول تصور کر سکیں گے

کیونکہ وہ ایک ایسی سلطنت سے متعلق تھا جس میں عملی طور سے ایک قانون کا رواج قائم ہو گیا تھا۔ بلکہ ایسی صورت پیدا ہوئی جیسے کہ حدود و اختیارات کے قواعد سے شریعت کیا جائے، اور جب ہر مقدمہ کا مقام حقیقات دریافت ہو جائے، تو وہاں کے قانون کا مقدمہ مذکور سے متعلق کرنا، تسلیم کر لیا جائے۔ اس زمانہ میں اکثر ممالک کے واضع قانون کارجمان، اس طرف سے کہ حدود و اختیارات میں دست بردار کیا جائے۔ اس سے ذرائع وادری میں یقیناً آسانی ہو جانے کی امید کی جا سکتی تھی۔ مگر جو اندیشہ ہو سکتا ہے، وہ یہ ہے کہ کہیں حدود و اختیارات قانون کی سسٹم بناد، نہ سمجھی جانے لگیں۔ حالانکہ وہ اصولی ذریعہ جو اب تک خاص طور سے قابل عمل تصور ہوتا ہے، صرف یہی ہے کہ ہر معاملہ کے صحیح قانون کا تعین فی الحال تصور کے ساتھ کیا جانا چاہئے۔ یہ بہت زیادہ قانون قومی کی، اس بنیاد پر (Analysis) سے مشابہ ہے، جو اسٹیشن نے کی ہے، لیکن جبکہ ان معاملات پر جو عدالت کو فیصلہ کرنے پڑتے ہیں، غور کیا جاتا ہے، اس قدر یہ امر متعجب نہ ہوتا ہے کہ آیا وہ تصورات، خواہ وہ اظہار حالات کے لئے، کیسے ہی سوڑا اور مکمل کیوں نہ ہوں۔ ایسے امور کے فیصلہ میں، مدد دے سکتے ہیں، جو اب تک اصول قانون کے دائرہ واقعات میں، داخل نہیں ہوئے ہیں؟

ایک ایسے شخص کے لئے جو انگلستان میں وکالت کرتا ہے، اصولی تحریرات کے ذریعہ سے بین الاقوامی متفقہ اصول کا، محنت کر کے دریافت کر لینا، کچھ کارآمد نہیں ہو سکتا؛ اسوجہ سے کہ ہمارے نظام قانونی میں، نظائر، قابل اتباع ہیں؛ اور نظائر اس مضمون کے بڑے حصے پر عادی ہو گئے ہیں۔ تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا، کہ اصول کا متفق نہ ہونا، تجارت اور دوسرے بین الاقوامی تعلقات کی راہ میں، سخت مزاحم ہے۔ اس کے رُخ کے لئے انگلستان سے جو امریکی تدبیر کی توقع کیا سکتی تھی، وہ یہی ہو سکتی تھی، کہ بین الاقوامی معاہدات کئے جائیں، اور حسب ضرورت، انکی توثیق، ملکی قوانین کے نفاذ سے ہو۔ اس سبب پر یہ امر قابل افسوس ہے، کہ یورپ کے دوسرے ممالک نے اس ضرورت کو محسوس کر کے، اس طریقہ کو اختیار کر لیا، مگر انگلستان، اب تک ان کا کمر نہیں

اور معاہدات سے الگ رہا ہے؛ چکے تاج، ہم صفحہ ۲۲ پر درج کر چکے ہیں۔ اگر ہم ان میں شریک ہوتے، تو اس میں شک نہیں، کہ ہم کو ان قواعد میں سے جن کو ہمارے مقین عرصے لئے حلے آئے ہیں، کچھ قواعد بر بنائے رعایت باہمی ترک کروانے پڑتے؛ لیکن ہمارے نظام قانون کی نصیحت، اس نوعیت کی ہے: کہ میرے خیال میں ہم کو اپنے قواعد، دوسری قوم سے دیا رہ ترکہ ازیں ترک کرنے کی ضرورت نہ واقع ہوتی۔

ت ک ک



# اشارہ

## (الف)

صفحات کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

۳۶۵ — ۳۶۲

۳۰۰

دو مملکتوں کا قومیت پر اثر

اتحاد

اٹلی کا قانون

۳۱ — ۲۴

مجموعہ ۱۸۶۶ء

۳۰۴

متعلقہ جائیداد غیر منقولہ

۵۳

تشکیل نکاح

۲۴

ذاتی قانون کا معیار قومیت ہے

۲۸۰

ثبوت معاہدات

۵۱

بابتہ انتظام داخلہ عام

۱۰۴

توریت

اجماع

۱۱۶ — ۱۱۵

۲۴۸

وصیت نامہ کا ملک غیر کے وصیت نامہ کیساتھ

اختیار

۹۵

۶۵۶

ملک غیر کے ولی کا

۳۴۷ و ۳۴۶

۹

دلی ہائداد

۳۹۶ و ۳۹۵

ناخدا ہواز کا

صفحہ	دفعہ	اختیار
۳۴	۴	دالین کا ادا پر
۲۹۹ — ۲۱۵		ادائی
۱۵۱		دیون کی ملک غیر کے ملک میں
۳۸۱	۳۱۵	رستم ترکہ
۴۸ — ۴۶	۱۲۵۱۰	عدالت میں
		بیردن عدالت ملک غیر کے بہتر کو
		ارادہ
۳۸۵ — ۳۸۳		مساہرات کی تعمیر میں ادا ہے
۷۹ — ۷۸	۳۹	انتقال میں
۱۵۲ — ۱۴۹		وصیت ناموں میں
		ارضی انگلستان
۲۱۳	۱۶۹	انتقال کی صورتیں
۲۱۴ — ۲۱۳		وصیت نامہ کی شکل
۲۰ و ۱۵		ارتباط یا اخلاق
		ازالہ حیثیت عرفی
۲۵۰		آئر لینڈ یا اسکاٹ لینڈ میں
۲۶۹		ملک غیر میں - محفوظ
۲۶		اسٹریٹیا کا قانون بابت ۱۸۱۱ء
۳۱۸ — ۳۱۳		اسقاط ذمہ داری
۳۱۷ — ۳۱۶		ذریعہ کارروائی دیوالیہ
		اسکاٹ لینڈ
۱۱۳ — ۱۱۲	۷۰	منظوری بہتر
۱۷۱ — ۱۷۰		قانون بابت دیوالیہ
۴۱۱	۳۵۹	مقدمہ ہوں کی عدالتوں میں بھیجا جاسکتا ہے

۶۷

” یکم حسب قانون

۴۰

” طریقہ تصفیہ مراعاتیات

۳۱۷

” کارروائی دیوالیہ میں ان کی اہمیت کا نتیجہ

۲۵۲

” ملک غیر نہیں ہے

## اسٹوری

۲۰۴

” کی رائے تحویل ترندہ کی اہمیت

۱۸۶ و ۱۸۴

” بائدا و منقولہ کی اہمیت

۳۱۵ - ۳۱۴

” یہاں و منقولہ کی اہمیت

۳۰۳

” ہنڈی کے متعلق

۱۳۷ و ۱۲۵

” پروردیٹ سے جو بائدا و متعلق ہوتی ہے

## اصطلاحی الفاظ

۸۰

” معاہدات میں

۱۵۱

” وصیت ناموں میں

## اطلاع نامحبات

۲۵۱

” حکم غرض تعمیل بیرون ملک

۲۴۷ و ۲۵۲

” ابتدائی

۲۰۲ و ۲۰۱

۱۵۲

” تحویل ترندہ

۲۰۲

” اس کا آخری نامی رقم پر

## اطلاع نامحبات عدالت کا بیجا استعمال

۲۳۸ - ۲۳۷

۱۸۰

” ایسی حالت میں عدالت اپنے اختیار کا استعمال لائی

## افعال بیجا قابل ہر جہ

۲۷۰

” ملک غیر کے بادشاہ کے اختیارات اسی میں

۲۶۹

۲۰۰

” ہر جہ کا تبادلہ مول ہونا نامانوس مقام وقوع کے لحاظ سے

۷۷۲

۲۰۰ (الٹ)

” اتفاقی اسراء کا ایکٹ

صفحات کتاب انگریزی میں مضامین

۲۰۱	۲۴۲ - ۲۴۳
۲۰۶	۲۴۹
۱۹۶	۲۶۹
۱۹۸ - ۱۹۷	۲۷۰
۱۸۶	۲۷۲
۱۹۹	۲۷۹
۲۰۰	۲۷۱ - ۲۷۲

افعال بجا قابل ہر جہ

۲۰۱	لک غیر کا مدعی علیہ
۲۰۶	سود جبکہ جائداد کا استعمال بجا طور سے کیا گیا ہو
۱۹۶	مقام ارتکاب میں ناجائز ہونا ضروری ہے
۱۹۸ - ۱۹۷	اس کے بارہ میں انگلستان کا قانون
۱۸۶	تعمیل بیرون حدود دارینی
۱۹۹	غلاموں کی خرید و فروخت
۲۰۰	کس حالت میں مقام ارتکاب میں کارروائی کرنا ضروری ہے
	جس صورت میں ہر جہ نہیں دلایا جاتا

افتراق

۲۵۳	۲۳۳ - ۲۳۴	زوجہ کے توہن کا اثر
	۹۹ - ۹۸	اس کے متعلق ہر جگہ کا معاہدہ
	۸۳	اس کے قانون کی تاریخ
۳۷	۹۱ - ۹۰	انتظام و نظوری

امیر البحر (دیکھو! عنوان جہاز)

امریکہ کا قانون

۱۸۹ - ۱۹۰	جائداد منقولہ کے متعلق
-----------	------------------------

امریکہ شدہ

۳۲۷	۳۹۸ - ۳۹۹	تجاوز ملک غیر
	۲۴	ابتدائی قانون فرائض میں

امین

۸۱	زوج اپنی زوجہ کی جائداد کا امین ہے
	جو اسے ملک غیر کی دوتا ویز سے ملی ہو

انگریزی قومیت



۳۵۹ - ۳۵۸

۲۸۴

اس کا حصول "

۳۶۰

ممالک محروسہ یا نوآبادیوں میں "

۳۵۶

ممالک محروسہ میں شہرانتا "

۳۵۵

۲۸۱

سفر کی اولاد "

۳۶۲ - ۳۶۱

۲۹۰ - ۲۸۹

اعلانِ عہدگی "

۳۶۱

۲۸۹ (الف)

زائچنگ میں "

۳۵۹

۲۸۵

قیام "

۳۶۲

۲۹۳ - ۲۹۱

جسائی "

۳۶۲

۲۹۱ (الف)

زائچنگ "

۳۶۳

۲۹۹ - ۲۹۸

بحالت دست برداری از ملک "

۳۶۵ - ۳۶۲

۳۰۰

ذاتی اتحاد در میان سلطنتوں کے اور انکی عملدگی "

۳۵۶

حکم برداری ممالک محروسہ میں "

۳۶۳ - ۳۶۲

۲۹۴

منکون عورت "

۳۶۴ - ۳۶۳

۲۹۷ - ۲۹۵

بالغ اولاد "

۳۵۵

۲۹۱ - ۲۸۰

اصلی رعایا قانون عمومی کے لحاظ سے "

۳۵۸ - ۳۵۵

۲۸۳ - ۲۸۲

قوانین مجریہ کے لحاظ سے "

۳۶۰

۲۸۷

انگریزی قوم میں دوبارہ داخلہ "

۳۶۲

۲۹۴ (الف)

بیودہ "

انگلستان کے ممالک محفوظہ

۶۶

۳۰

ملک غیر کے نکاحوں کا ایکٹ نافذ ہے "

۳۵۶

قومیت ان بچوں کی جو وہاں پیدا ہوں "

انتقالِ جائیداد منقولہ

۳۱۵ - ۳۱۳

۱۶۹

اس کی صورت "

انجمن ہائے متحدہ

صفحات کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

صفحہ

انجمن ہائے متحدہ

۳۶۷

” حسب قانون روما

۳۷۳ - ۳۷۲

۳۰۴

” انگریزی - اور انکی آمدنی پر محصول

۳۷۳

۳۰۵

” ملک غیر کی ... اور انکی کارروائی

۳۷۱ - ۳۷۰

۳۰۱

” مہاجر کا اثرو جان بدخیراتی کا موئے لیے کیا گئے

۳۶۸

” ان کا توطن

۳۷۳

” ان کا ایک تصور کیا جانا

۳۷۲

۳۰۳

” محصول آمدنی

” انگریزی عدالتوں کی اندر فی معاملات میں {

۳۷۱

۳۰۲

” عدم مداخلت

۳۷۶

۳۰۸

” ارکان کی ذمہ داری

۳۷۶ - ۳۷۵

۳۱۰ - ۳۰۹

” ان پر تیسرے

۳۷۰ - ۳۶۸

” تمدنی مینشیت

۳۷۶

۳۰۷

” ان کے ذاتی حقوق کی حفاظت

۳۷۶ - ۳۷۳

۳۰۶

” آیادہ انگلستان میں کاروبار کر سکتی ہیں

انتخاب

۱۵۴ - ۱۵۳

(ب) ۱۲۵ - ۱۲۴

” زیر وصیت نامہ

۱۵۴

۱۲۵

” وصیت ناموں کا ایک ساتھ خاکہ پیش کیا جانا

انفکاک

۲۲۰ - ۲۱۹

۱۷۴

” زمین اراضی ملک غیر

۲۲۵

” تیسرے اطلاع نامہ بحالت انفکاک

انفکاد

” انجمن و تصورات ادارات

انفکاخ نکاح

## صفحہ کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

۹۳-۹۲ ۴۹

۹۳

۳۰۳ و ۹۳ ۳۰۴ الف د ۳

۳۱۶-۲۱۳ ۱۶۹

۲۰۱-۱۹۶ ۱۵۰

۳۱۲ ۲۳۶-۲۳۷

۱۵۵-۱۰۵

۱۱۶

۱۲۸ ۱۰۰

۱۱۳ ۷۰ (الف)

۱۳۴ ۱۰۹

۱۱۶ ۷۹

۱۱۵ ۷۷

۱۰۵

۲۰۹ و ۱۲۹ و ۱۲۵ ۶۶

۱۰۸-۱۰۷ ۶۰

۱۱۴ ۷۲

۱۳۲-۱۳۱ ۱۰۵

۱۰۹ ۶۳

۱۱۵-۱۱۰ ۶۵-۶۴

۱۱۰ ۶۴

۱۰۷-۱۰۵ (الف) ۱۱۳-۱۱۲

۱۴۰-۱۳۶

## انصاف کا کلی

اختیار کی بنیاد تو من ہے

مقام سادہ کا کلی

ملک غیر کی تجدید

## انتقال

جامد اور غیر منقول

زر منقول

ذمہ داری

## اہتمام جائیداد ذاتی بحالت موت

بیرونی دشمنوں کا بذریعہ انحصار کاری

ملک غیر کے ہتھم کی حیثیت

نوابادیات کی منظوری

بیرونی ہتھم کی اجرت

وکیل کو منظوری

داغ کو منظوری

سند اہتمام ترکہ منقول و منقولہ

ترکہ متوفی جس کا انتظام نہ ہوا ہو

آخری تو من کی عدالت کا اعلان قلمی ہے

انگلستان اور بیرون ملک کے مختلف ہتھم

تقسیم ترکہ جبکہ متوفی متوطن بیرون ملک ہو

پر ویت یا اہتمام کی سند کی منظوری لازم ہے

کس کو دی جائے گی

انگلستان میں مقدر جلائے کے لیے ضروری نہیں ہے

انگریزی قانون کے اصول بابت

محبوبی سرکاری

صفحہ کتاب انگریزی مندرجہ ذیل	دفعہ	اہتمام جائداد ذاتی بحالت موت
۱۳۱ - ۱۲۹	۱۰۴ - ۱۰۳	اٹھتا ہے اور یہاں تک کہ اگر کیا سبب نہ ہو دیا جائے
۱۲۹ - ۱۲۸	۱۰۳ - ۹۹	مگر غیر سے کر سکتا ہے اگر لایا جائے تو وہ متوجہ تمام
		اگر کوئی خیانت ہو یا غیر سے لائی ہو تو یہاں تک کہ اگر لایا جائے
۱۱۵	۱۰۱	دعویٰ نہیں ہو سکتا
۱۱۵	۷۵	وارث کو... کی منظوری
۱۲۹	۱۰۲	اپنے وارث کی ذمہ داری ہو کہ ہر سبب سے استفادہ کا حق ہو
		وہ حالت جس میں وارث نے جائداد غیر منظور لاکر خریدا
۱۴۷	۱۲۱	کر دی ہو
۱۳۲ - ۱۳۱	۱۰۶ - ۱۰۵	ادائیگی کے بعد شدت کہ کا تعقد کس طرح کیا جائے گا
۱۳۴ - ۱۳۳	۱۰۸ - ۱۰۷	کدہ... جو کہ غرض ہر ہی کو سطح رو کی جائے گی
۱۴۶	۱۱۹	مہتمم سے سود کس حساب سے دیا جائے گا
۱۴۲ - ۱۴۱	۱۱۵ - ۱۱۴	موصول متعلقہ وصیت ترک
۱۱۵	۷۵	وصی کی منظوری
۱۰۵		پردہ بیٹ
۱۲۶	۹۶	دستاویزات قابل بیع و شرا
		نام منظوری بحالت ہونے صرف ایسی جائداد کے
۱۱۶ - ۱۱۵	۷۸	جو بیرون ملک ہو
۱۱۵	۷۵	منظوری قریب تر رشتہ دار کو
۱۳۰		اصل اور ضمنی اہتمام
۱۳۵ - ۱۳۴	۱۱۱ - ۱۱۰	ادائی دیوں میں بقیہ عدم
۱۳۹ - ۱۳۶	۱۱۳ - ۱۱۲ (الف)	پردہ بیٹ اور اہتمام ترکہ پر معمول
۱۲۹ - ۱۲۵	۱۰۳ - ۹۵	جائداد جو انگلستان کی منظوری سے منتقل ہو جائے
		انگلستان کی ذاتی جائداد سے کٹنے کی جائداد غیر منظور
۱۴۶ - ۱۴۵	۱۱۸	دیون کی ادائیگی

۱۰۸	۶۲	آخر تو ملن کا قانون متعلقہ زمانہ گزشتہ
۱۱۲	۷۰	انگریزی منٹوری کا اثر اسکاٹ لینڈ وائرلینڈ میں
		وصیت کی عدم موجودگی میں بعد آگیا دیوں
		متروکہ کی تقسیم قانون مقام تو ملن کے لحاظ سے
		ہوگی۔

۱۴۷ د ۱۰۷	۱۲۱ د ۱۲۰ د ۵۹	وصیت کا اثر اثاثہ پر
۱۴۸	۱۲۲	وہ ملک غیر کے ہتھم کے حوالہ ہو سکتا ہے
۱۳۲ - ۱۳۱	۱۰۵	جن حالتوں کو اہتمام ترکہ کی طرف سے دھری ہو سکتا
۱۳۲	۱۰۶	جن حالتوں میں قانون مقام تو ملن قوی قانون ہے
۱۰۸ - ۱۰۷	۶۰	معاذ کو موصول کرتا ہے

		ملک غیر کے اہتمام ترکہ کی کارروائی کا
		الساد
۱۳۴ - ۱۳۳	۱۰۸ - ۱۰۷	سفیر کے نام منظوری جہاں کوئی مستحق نہ ہو
۱۱۶	۷۹	وصیت کامل بقدر متروکہ چھوٹا قانون مقام تو ملن متاخر
۱۵۳ - ۱۴۷	۱۲۵ - ۱۲۲	

## آئر لینڈ

۳۱۸	۲۴۲ (ب)	انتظام مائٹوں کے ساتھ
		وہاں کی برائت کارروائی دیو ایسیم
۳۱۷	۲۴۲	کا اثر

۳۰		آئر لینڈ کا قانون
۴۸ - ۴۷	۱۲ د ۱۰	ایک سے زیادہ ازواج کا کرنا
۶۹ - ۶۸	۳۴	قابل تسلیم ہے
۱۱۳ - ۱۰۵		ایک انتقال جائیداد بابت ۱۸۹۷ء

## ب

صفات کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

۲۹۵	ان کے حقوق - فیس کے متعلق ناش کا حق	بارسٹر
۳۲-۳۳	توطن اور قومیت کے متعلق اس کی رائے	بارہان
۱۷-۱۸		بارٹولس
۳۹۱	معاہدہ امداد	باغی حکومت
۳۰۰-۳۹۹	شرح - برائے تجویز	بٹاون
۱۵۵	{ بچہ (اولاد) کے معنی وصیت نامہ میں	
۱۲۸	{ بچت متروکہ کی اس کا حق آخری توطن پر منحصر ہوتا ہے	
۳۶۸	بروچر کی رائے عدالت تمام قسمل کے متعلق	
۱۶۳-۱۸	برگنڈس	
۲۹۷	برائت ذمہ داری	بزنس کان مال
۳۱۶-۳۱۷	کارروائی ذریعہ دیوالیہ	
۳۶۶-۳۵۶	برائت از قانون ملک	
۳۶۶-۳۶۳	سفر	

صفحہ	دفعہ	برائت از قانون ملک
۲۶۲ - ۲۶۳	۱۹۳	بادشاہ
۲۶۶ - ۲۶۷	۱۹۴	خدمت سفارت کی بنا پر برائت
۲۶۴ - ۲۶۶	۱۹۰ - ۱۹۱	ملک غیر کی حکومتوں اور بادشاہوں دعویٰ میں
۲۶۱ - ۲۵۹	۱۹۲	پورا انصاف ہونا چاہیے
		بعد کی حاصل کردہ جائداد
۲۱۶	۱۷۲	معاہدہ ملک غیر میں ہو دو باش اختیار کرنے کا
		بل آف میل ایکٹ انگلستان کا
۱۹۹		اس کا عمل اسکاٹ لینڈ اور آئر لینڈ میں
		بلوغ
۴۳ - ۴۰	۲	کا تصفیہ ذاتی قانون سے ہو گا یا مخصوص تازہ
		پینیس
۲۳۳		قانون مقام معاہدہ کے متعلق
۲۸۰		شہادت معاہدہ
		بیان حلفی
۴۱۲	۳۶۱	ثبوت جو ملک غیر کی عدالتوں داخل کیا جائے
۲۸۱		بے وطنی
		بین الاقوامی معاہدہ
۴۱۶ - ۴۱۵		شخصی قانون بین الاقوامی کے متعلق
۳		عدالت میل قانون بین الاقوام زیر ہتھام ایکٹ فرینش
		بیم
۲۰۳		پالیسی کا انتقال
۲۹۷	۲۲۱	بحری
۱۰۹	۶۳	وصول بغیر منظوری پر بیٹھ یا بند ہٹام ترکہ

صفحہ ۱۲۱ پر پانچویں صفحہ

دفعہ

بیمہ کمپنی

۳۷۸

(الف) ۳۱۰

ایکٹ پارلیمنٹ اس کی معنی

۷

## پ

### پادشاہ

۲۵۸		پادشاہ کی عدالت کا اختیار	۷
۲۶۳ - ۲۵۶	۱۹۳ - ۹۰	ملک غیر	۷
۲۶۲ - ۲۶۱		کانتھار	۷
۲۵۹ - ۲۵۸	۱۹۱	بحیثیت رعایا، انگلستان	۷
۲۶۱ - ۲۵۹	۱۹۲	ملکی دعوای	۷
۲۵۸ - ۲۵۶	۱۹۰	اس پر انگلستان میں عوی نہیں ہو سکتا	۷
۲۶۰		کمپنی کا غذات	۷
۲۶۰		ضمانت بابت خرچہ و ہرجہ	۷
۲۶۰		قبول اختیارات	۷
۲۵۸	۱۹۰	توسیع ملک	۷
۲۶۲	۱۹۳	رقم موجودہ عدالت ملوکہ پادشاہ	۷
۲۵۸ - ۲۵۷		اس کے ہزاروں کے روک کھٹے کا حق	۷
۲۶۱		جانشینا ان بلات کی ذمہ داریوں کا	۷
۲۶۳		قبول کرنا لازم ہے	۷
۲۶۱ - ۲۶۰		کارروائی متعلقہ جائیداد متعلقہ انگلستان	۷
		اس کا تسلیم کیا جانا	۷



## بادشاہ

دفعہ

اشارہ شخصی قانون بین الماتوام

صفحات کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

۲۰۰

سرحد بیرون ملک یریکم بادشاہ ملک غیر  
اطلاعات کی تعمیل بغیر نہیں ہو سکتی۔ دیکھو غیر

پٹینٹ (سند ایجاد)

۲۰۵

۱۵۴ (ب)

پر محصول

۲۵۰

نقض بیرون حدود داری

۲۶۳

بذریعہ بادشاہ ملک غیر

۲۵۰

تعمیل بیرون حدود

۲۰۵

۱۵۴ (ب)

مقام وقوع کا

بیرونیٹ و سند اہتمام ترکہ

۱۱۶

۷۹

اہتمام فدیہ سفر حسب معاہدہ

۱۱۶

منظوری اہتمام بابت ترکہ دشمن ملک غیر

۱۱۲

بہ اسناد مقرر کردہ سرکار

منظوری بہ دکار

۱۱۸

۸۴

آیا عدالت مقام توپن کی تجویز

متعلقہ ضمیر و سمیت نامہ قابل اتباع ہے

۱۱۱

نوآبادیات کو انگلستان کی منظوری کا

اتباع کرنا لازم ہے

۱۱۵

۷۷

دائن کے نام منظوری

۱۱۴

۷۲

انگلستان اور بیرون کے لئے مختلف ہتھم

۱۰۵

انگلستان کی منظوری

۱۰۹

۶۲

ضرور ہے جائیداد منقولہ

موجودہ انگلستان کے لئے

۱۳۱

۱۰۴

جو اثاثہ وصول ہو اس کی جوابدہی

ہتھم پر ہے

صفحہ	دفعہ	موضوع
۱۱۲	۶۹	پریمیٹ و سند اہتمام ترکہ
۱۰۵		مہتمم حسب عمل درآمد
		مہتمم کے ذرائع
۱۰۵		انتقالی جائیداد کے ایجنٹ کے بعد سے
۱۲۹		جائیداد غیر منقولہ اس کو مہتمم ہی ہے
۱۱۰	۶۴	مہتمم کا مقرر کردہ مہتمم ملکات ان کا مہتمم نہیں
۱۱۴	۸۱	ملک غیر کی منظوری کی ضرورت نہیں
۱۱۴	۸۲	ملک غیر کی منظوری کی شکل مطلوبہ کے متعلق
۱۱۱ - ۱۱۰	۶۵	ترجمہ وصیت نامہ کے متعلق
۱۱۴	۷۳	کاتباع
۱۱۸	۸۳	جو ختم ہو چکی ہو
۱۱۹	۸۲	تجزیہ ضمیر وصیت میں قابل اتباع ہے
۱۱۵	۷۸	متعلقہ جواز قابل اتباع ہے
		جب منظوری صرف جائیداد کے متعلق نہ ہو
		دو علیحدہ وصیت ناموں کے
۱۱۴	۷۲	متعلق ہو
۱۱۴	۸۲	ترجمہ وصیت نامہ
۱۱۰		منظوری کی شکل
۱۱۵ - ۱۱۰	۷۷ - ۶۵	منظوری کس کو اور کس طرح دی جائے گی
۱۱۴	۷۴	دارت یا مہبوبہ کل جائیداد کو
۱۱۳ - ۱۱۲	۷۰	آئر لینڈ کی منظوری کی
۱۱۶	۶۷	مہتمم منجانب عدالت
۲۱۳		انتقالی اراضی بابت مسئلہ کما لٹ کا اثر
۱۲۸	۱۰۰	ملک غیر کے مہتمم کی ضمانت کی ذمہ داری

صفحہ	دفعہ	پریمیٹ و سندا اہتمام ترکہ
۱۳۰		انگلستان کے اثاثہ تک بطور خاص محدود نہیں
۱۳۶ - ۱۳۹	۱۱۲ - ۱۱۳	پریمیٹ اور سندا اہتمام ترکہ کا حصول
۱۱۱	۶۸	عارضی ہتھم
۱۲۴	۹۸	برسید ہتھم بابت دین جس کی بابت وہ دعویٰ نہیں کر سکتا
۱۱۷	۸۰	بربنائے تجویز عدالت توطن تنفیخ پریمیٹ
۱۱۳ - ۱۱۲	۷۰	منظوری اسکاٹ لینڈ کی توثیق
۱۱۸	۸۳	التوا یا استعارہ عدالت آخر مقام توطن
۱۲۵ - ۱۲۸	۹۵ - ۹۸	منظوری سے کوئی جائیداد منتقل ہوتی ہے جو منظوری سے ابتداءً منتقل ہوتی ہو
۱۲۸ - ۱۳۰	۹۰ - ۱۰۳	اس کا عدالتی اہتمام انگلستان میں ہو سکتا ہے
۱۱۳ - ۱۱۲	۷۰	جب اسکاٹ لینڈ کے باشندہ کا ہتھم ٹائٹل میں قائم ہو جائے
۱۱۳	۷۱	جب لکسٹریس کوئی ہتھم نہ مقرر ہو
۱۱۵	۷۵	کی نہ دیت ہو اور نہ ہتھم
۱۱۴ - ۱۱۵	۷۸	جمع دیت کا تعلق صرف ملک غیر کی جائداد سے ہو
۱۲۳ - ۱۲۱	۹۱ - ۹۲	تعمیل دیت بر بنائے اختیار تقرر
۲۹۸	۲۲۲ (الف)	پریمیٹنس شیرز کے حقوق
۲۲		پلیٹ
۳۴۸	۲۷۲ (الف)	پناہ گزین
۳۵۲	۲۷۹	مجرم کا توطن
		ملکی مجرمین کا توطن

## ت

صفحات کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

۳۱۲	۳۶۱	تالیفات قانونی
		ان کے ثبوت کا طریقہ
۲۰۹ - ۲۰۸	۱۵۸	تبادلہ
		ارامی کو شکل نقد لے آنے کے اثرات
		تجاویز انگلستان
۳۰۰ - ۲۹۹	۲۲۶	ملک غریب دین واجب الامان کی حد تک
		بشرح بیان
		تجاویز ملک غیر
۲۹۵ - ۲۹۳	۳۲۸	دعویٰ فیصلہ شدہ کا قلمی ثبوت
		انگلستان کے قانون سماعت کی رو سے
۳۹۷	۳۳۱	ناقابل سماعت
۳۹۷	۳۳۲	بنائے دعویٰ ضائع نہیں ہو جاتا
		عدالت بیرون ملک کا جواز
۳۸۸ - ۳۸۷	۳۲۵	بر بنائے دہاں چارہ جوئی کے
۳۸۴ - ۳۸۳	۳۲۰ - ۳۱۹	انتخابی توطن
۳۸۵ - ۳۸۴	۳۲۱	عدالت مدعی علیہ
۳۸۷ - ۳۸۵	۳۲۲	مساہدہ
۳۸۷	۳۲۳	مدعی
۳۸۶	۳۱۹	اندرونی جواز ناقابل لحاظ ہے
۳۸۷	۳۲۳	قبضہ باندہ جواز کی ایک بنیاد ہے
۳۸۹ - ۳۸۸	۳۲۶	آیا جوابدہی سے جواز مسلم ہو جاتا ہے
		کینی کے مساہدہ کے شرک کس صورت میں

۳۹۲ - ۳۹۱	۳۲۷	ذمہ دار ہوتے ہیں	"
۳۹۸	۳۳۳	بیرون ملک کے تعلیمات انگلستان میں ایسے ہی سمجھے جاتے ہیں	"
۳۹۵ - ۳۸۲	۳۳۵	جو ایک فوجداری کی سزا قطعی نہیں ہے	"
۳۸۲	۳۱۸ (ب)	زنا اس کی تعمیل ہو سکتی ہے۔	"
۳۸۲	۳۱۷ - ۳۱۷	ادائی خرج	"
۱۲۷	۹۷	تخفیف قرضہ میں برائے دین	"
۳۹۸ - ۳۹۲		اثر انگلستان میں	"
۳۹۰	۳۲۶ (ب)	مالک محدود انگریزی میں اس کی تعمیل	"
۳۹۱	۳۲۷	بمقابلہ کیسی	"
۳۸۱ - ۳۷۹	۳۱۱ - ۳۱۳	طریقہ تعمیل	"
۳۸۲ - ۳۸۱	۳۱۸ - ۳۱۵	کن تجارتی کی تعمیل ہوگی	"
۳۹۶ - ۳۹۵	۳۲۹	انگلستان کے قانون کا غلط استعمال	"
۳۸۰		قابل تعمیل کس بنیاد پر قرار دی جاتی ہیں	"
۳۹۶	۳۳۰	فریب ایک جواب ہی ہو سکتی ہے	"
۳۱۲	۳۶۱	طریقہ ثبوت	"
۳۹۹ - ۳۹۸	۳۳۷	امریض شدہ کی حد	"
۳۹۸	۳۳۴	حکم نجر من امتناع کا روایتی مزید	"
۳۸۰ و ۱۹۷ - ۱۹۵	۳۱۲ - ۱۲۹	تجارتی عام متعلق بحیثیت	"
۳۸۱	۳۱۴	تجارتی متعلق بذات	"
۲۹۹		سود تجارتی پر	"
۳۹۳ - ۳۹۲	۳۲۷ (الف)	بے مبالغہ کی کار تجارتی کے جواز پر نہیں پڑتا	"
۳۷۹	۳۱۱	جدید بنائے دعویٰ ہے	"
۳۹۷	۳۳۱	تجویر بنائے اقبال یا منظوری	"
۳۹۷ - ۳۹۲		تجویر کی صحت کی کہاں تک دریافت	"
		انگلستان میں ہو سکتی ہے	"

صفحات کتاب التحریری مندرجہ ذیل

رقبہ

۳۸۲

۳۱۸

تہاؤز ملک غیر

سین رقم کے لئے چونی جائیں

ماہی کی ضرورت نہیں جب عدالت  
محاز ہو۔

۳۹۶ - ۳۹۳

۳۲۹ - ۳۲۸

۹۴

۵۱

متعلق بطلاق

۴۰۳ - ۴۰۲

۳۴۰

پہلے

۳۸۱

۳۱۵

ادائی عدالت میں بر بنائے تجویز

۳۹۸

۳۳۵

دعی علیہ کے عذر پر حجاز پر غور ممکن ہے

۵۹

۲۴

صبح رمضان دی

۳۹۴ - ۳۹۲

انصاف کے عام اصول کے خلاف

۳۹۳ - ۳۹۲

۳۳۷ (الف)

دعی علیہ کی طرف سے مفصل شدہ کا عذر

۳۹۹ - ۳۹۸

۳۳۷

امرفصل شدہ کا تمام مراتب سے متعلق ہونا

وہ ہی واقعات انگلستان میں دوسرے بنائے

۳۹۸

۳۳۶

دعویٰ کی بنیاد ہو سکتے ہیں

۳۹۷

۳۳۱

نمائندہ برضامند ہونے کا نتیجہ

۱۱۷

۸۱

جواز وصیت کے متعلق

۳۸۱

۳۱۴

بجائے دوران مراجعہ

تجارت کا نشان

۳۷۶

۳۰۷

انہیں ہائے ملک غیر اور اس کی حفاظت کا حق

۲۰۵

قانون ملک توطن سے تبدیل نہیں ہوتا

۲۵۴

تنسیخ کے اطلاع نامہ کی تعمیل

تجارتی نام

۳۷۶

انہیں ہائے ملک غیر کو اس کی حفاظت کا حق

۲۹۳

تجارت کی مہممت کے معاہدات

۲۷۹

تجارت علامان

۲۰۴ - ۲۰۳

۱۵۴

تحویل عام

## ترک توطن

۸۹ - ۸۸	۴۶	کب مقدمات مللاؤ میں بنائے اختیارات سماعت
۹۲		ہو جاتی ہے
		اعادہ حقوق زوجیت

## ترجمہ

۱۱۸ - ۱۱۷	۸۲	ملک غیر کے وصیت نامہ کا منظوری پروٹیکٹ
۳۸۹ و ۳۸۸ و ۳۸۷		تسلیم کرنا اختیارات کا
۱۶۵	۱۲۸	جو اختیارات پر موثر ہے
۳۸۹ - ۳۸۸	۳۲۶	اثر جو دیوالیہ مدیون پر مرتب ہوتا ہے
۲۶۰		جو مدعی علیہ پر
۲۲۲ - ۱۸۳		ملک غیر کے بادشاہ کا
		تسلیم صحیح البنی بر بنائے ازدواج مابعد
		تصادف سمندر میں

۲۷۷	۲۰۳	جاہلانہ جہانزدانی
"	۲۰۳	مالکوں کا بری الذمہ ہونا
۲۷۷ - ۲۷۶ (الف)	۲۰۲ و ۲۰۳	حد فم داری
۲۷۸ - ۲۷۷	۲۰۵	قواعد راہ روی
۲۴۳	۱۸۳	تعمیل سامان جہانز پر

## تعبیر

۱۵۲ - ۱۴۹		وصیت نامہات
۱۵۲		وصیت توطن کے قانون کے علاوہ سب مذاہم
۲۸۵ - ۲۸۳ و ۲۸۰		معاہدات
۸۱ - ۷۶		انتقالات اندوہی

## تعریف

صفحات کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

دفعہ

تعریف

شخصی قانون بین الاقوام کی

تعمیل قائم مقامی

تعمیل بیرون حدود

۱

۲۳۸ - ۲۴۱

۱۸۱

۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۵۰

” مختار مقرر کردہ بغرض لینے اطلاع نامحات کے

۲۴۲

۱۸۲

” بیرون ملک کے اہل شخص کی طرف سے

” بحالت تعمیل بیرونی دود عادی میں ایک کام

۲۵۱

” اختیار کرنا

۲۴۴

” نمانشی تجویز

۹۲

” درخواست و گزری بغرض ان کا کارروائی

۲۴۵

۱۸۶

” ملک غیر کی ساتھ ساتھ چلنے والی کارروائیاں

۲۵۳

” ہرچہ اندرون حدود بیرونی عمل کی بنا پر

۲۴۰

” حکم بغرض پیشی کا عذات

۲۵۴

۱۸۹

” طلاق کا عمل

۲۵۲

” شہادت مطلوبہ

۲۴۱

” ملک غیر کے لوگ جو اندرون حدود کاروبار

کرتے ہوں -

۸۹ - ۹۰

(ب) ۴۶

” ملک غیر کا فسرک مدعی علیہ

۹۰

” طلب نامہ بقدر تصفیہ بین المتنازعین

۲۵۴

” اطلاع نامہ بابت رستم مجتہد عدالت

”

” مجتمع رقم کے بابت تحریک

۲۴۰

” صرف اطلاع جہاں اطلاع نامہ کی ضرورت ہو یکا یک

۲۴۹

” اطلاع بغرض تصفیہ فہرست اشخاص یا بندگان جہاں

۱۴۶ و ۲۵۲

” ابتدائی اطلاع ناموں کی

۲۴۸

” اختیارات کو تسلیم کرنے کا اثر



صفحہ	دفعہ	تفصیل بیرون حدود
۲۵۳		سمن کی
۲۵۴	۱۸۷	فرق ثالث کو اطلاع
۲۴۴ - ۲۴۳	۱۸۶ و ۱۸۳	حکم نامہ مقدمات متعلقہ اراضی میں
۲۴۸ - ۲۴۴		اہتمام ترکہ میں
۲۴۳	۱۸۴	مقدمہ امیر البحر میں متعلقہ حیثیت عام
۲۴۵		اراضی پر بارعائد کرنے کی نسبت
۲۴۶		تفصیل حکم متعلقہ عائد کرنے بار کے
۲۴۴		تجربہ تبادلات
۲۴۹ - ۲۴۸		مبادلات جن کی تفصیل اندرون حدود ہو
۲۴۸		حالات ہائے اضلاع کی عدالتوں کے قواعد
۲۶۲ - ۲۶۰		مدعی علیہ متوطن حدود عدالت
۳۷۷ - ۳۷۶	۳۱۰ و ۳۰۹	تفصیل انجمنہائے ملک غیر پر
۲۴۹ ۲۴۵		انفکاک رہن کے لئے
۲۴۹		اس کی شکل
۲۵۰ - ۲۴۵		حکم امتناعی
" "		آئین میں
۲۴۵		مقدمات باعث تکلیف عام میں
۲۴۲ - ۲۴۱	۱۸۲	سٹرک
۲۴۶		مقدمات پردیث میں
۲۵۲ و ۲۴۶ و ۲۴۶		ضابطہ
۲۵۱ - ۲۴۵		صحیح فرق کا حد و دسے باہر ہونا
۲۵۰ - ۲۴۵		اسکاٹ لینڈ میں
۲۵۳ و ۲۵۱		جہاز
۲۴۸ - ۲۴۴		توہین حق متعلقہ اراضی

صفحہ کتاب انگریزی مندرجہ ذیل	صفحہ	تفصیل پر مبنی حدود
۲۴۶		وقت تعمیل
۲۵۲ - ۲۴۴	۱۰۸	ہرجبہ
۲۵۴		نیز ایکٹ معاوضہ کاریگاں
		تعداد الازدواج
۶۹ - ۶۸	۳۴	غیر قابل تسلیم
		تقسیم
۲۱۹ - ۲۱۸	۱۴۳	اراضی ملک غیر کے متعلق مقدمہ دائر نہیں ہو سکتا
		تقسیم ذریعہ وصیت نامہ
۱۲۳ - ۱۲۱	۹۱	ناقص ترتیب
۸۰ - ۷۹		انتقال ازدواجی میں
		وصیت نامہ جات مرتبہ زیر و نہات
۱۲۳ - ۱۲۱		۹۱ و ۹۲ و ۹۳
۱۲۳	۹۴	انگلستان میں ثبوت
		تسلیخ
۱۱۹ و ۱۱۷	۸۰ و ۸۴	وصیت نامہ جات بر بنائے کلن توطن پر منحصر ہے
		توثیق
۱۱۳ - ۱۱۲	۷۰	مہتماں ترکہ مقررہ آئر لینڈ و اسکاٹ لینڈ
۲۱۱	۱۶۵	اس کا اثر انگلستان کی اراضی پر
		توطن
۳۳۰ - ۳۲۱	۲۴۳	انگلو ایلین و انگلو فرانس وغیرہ توطن
۳۵۰ - ۳۴۹ و ۳۴۵	۲۷۵ و ۲۷۵	کس طرح حاصل ہوتا ہے
۲۶		اسطریا کا قانون
۳۳۱		اس کا اثر پیدائش پر
		تبدیل توطن ایسے اشخاص کا جو عامل و باغیچہ

۳۲۲ - ۳۲۳

۳۲۵ - ۳۲۶

۳۲۶

۱۰۶

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۳

۳۲۶ - ۳۲۵

۳۲۹ - ۳۲۵

۳۲۵ - ۳۲۴

۶۶ - ۶۲

۸۱

۳۲۶ - ۳۲۵

۳۲۸

۳۲۳ - ۳۲۵

۳۲۲

۱۰۸ - ۱۰۶

۳۲۲

۳۲۳

۳۵۲ - ۳۲۹

۳۳۵ - ۳۳۲

۳۳۵ - ۳۳۲

۳۳۲ - ۳۳۱

۲۶۷

۱۵۹

۲۶۳ - ۲۶۲

۲۶۳

۲۶۰

۲۶۶

۳۶ (الف)

۲۶۶

۲۶۲ (الف)

۲۶۱ - ۲۵۶

۲۶۲

۲۶۰

۲۷۸ - ۲۷۵

۲۵۵ - ۲۵۲

۲۵۵ - ۲۵۲

۲۵۵ - ۲۵۲

۲۵۵ - ۲۵۲

انگلوانڈین توہن

انگلوانڈین توہن

انفصال کی شہادت

موت کی حالت میں توہن کے تسلسل

بار شہادت

ملکی لحاظ سے جو غیر ہوں ان کا

تبدیل توہن

موت درمیانی عرصہ میں

بیان کی شہادت

اصول مقدمہ موراد اس پست نام لارڈ

جائداد اور ذوالبی چاراس کا اثر

مسابدات از وواج چاراس کا اثر

ارادہ کی شہادت

مغفور مجرم کا توہن

ارادہ اور واقعہ

ارادہ واپسی

آخری توہن بعض توہن

وجہ تحریک ناقابل کما

ابتدائی توہن کا اعادہ

خدمت سرکاری کا اثر

ایسے ملک سے اور ایسے ملک میں

جہاں سرکاری منظوری ضرور ہے یا جہاں

توہن بلکہ ملکی قومیت اہم تصور ہوتی ہے

نا بالغ

تو ملن

صفحہ

صفحات کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

۷۱ و ۷۰۲۳

توسیت سے تصادم جو بنیاد قانون ہے

۳۷۳ - ۳۷۸

انجمنوں کا تو ملن

۲۴ و ۲۰

۱

ذاتی قانون کا معیار

۳۶ و ۲۴

فرانس کا قانون

۳۲۰

تعریف

۳۳۰

۲۴۴

پیدائشی تو ملن عام اصول

۳۳۰ - ۳۳۱

مشرقی ممالک میں

مقام تو ملن کی عدالت سے

۳۴۸

۲۷۲ (الف)

مفرد

۳۳۲

۲۵۰

اختیار مقام تو ملن کے اولیاء

۳۳۱ و ۱۰۴

۵۸ (الف) و ۲۴۶

مقام تو ملن کی ناجائز اولاد

۳۳۳ - ۳۳۱

کے بچے

۳۳۴ - ۳۳۳

۲۵۳

کا اثر عدالتی افتراق پر

۱۰۸ - ۱۰۷

توریت کے متعلق

۱۱۹ - ۱۱۸

۸۵

جواز وصیت ناجائزات

۳۳۱

۲۴۷

جائز قرار دادہ اولاد

۳۳۳

۲۵۱ - ۲۵۲

بجائین

۳۳۴ - ۳۳۳

۲۵۳

مسلک عورتیں

۷۲

۳۶

نکاح

۳۳۰ - ۳۲۹

۲۴۳

کس ملک میں جوڑا جائے

۳۳۸ - ۳۳۰

اصلی تو ملن

۳۴۳

انتخابی تو ملن کے ترک سے اصلی کا عود

۴۰

۱

ذاتی قانون کی بنیاد ہے

۳۵۲

۲۷۹

پولیسکل پناہ گزین

صفحہ کتاب انگریزی میں جو خاصہ	دفعہ	توٹن
۳۵۲ - ۳۴۸	۲۶۸ - ۲۶۳	سرکاری خدمت کا اثر
۳۴۳ - ۳۴۲		قیام بطور ثبوت ارادہ
۳۴۳		اصلی توٹن کی طرف خود کرنے والا
۳۳۵ - ۳۱۹	۲۵۶	قانونوں روا اس کے متعلق
۳۴۷ - ۳۴۶	۲۷۲ - ۲۶۸	مخصوص معیار
۱۰۸ - ۱۰۷	۵۹ و ۶۲	توریشٹ جائیداد منقولہ تابع
۳۵۲ و ۳۶۹ - ۳۷۰		توٹن ہے
۳۳۷		تجارتی توٹن زمانہ جنگ میں
۳۳۳ - ۳۳۱		اتحاد توٹن
۳۳۱	۲۴۷ - ۲۴۵	تین توٹن جبکہ وہ بچپن میں ہدایا گیا ہو
۳۳۱	۲۴۸	اصل معلوم ہو
۳۳۳ - ۳۳۲	۲۵۳	اصل بھول ہو
۲۱۳	۱۶۸	توٹن کی زد ہو
۲۲۴ - ۲۲۲	۱۷۹ و ۱۷۸	توریشٹ جائیداد غیر منقولہ
۱۵۵ - ۱۰۵		دارالحکومت کا اہمال محلے ہائے پیدہ ہونا
۸۲	۴۲	توریشٹ جائیداد منقولہ
		زوجہ زوج
		قانون اور امر فیملہ مشدہ
		متوفی کے آخر توٹن کا بعدوائے دیون کے
۱۰۹ - ۱۰۷	۵۹ - ۶۲	بغرض استفادہ قطعی ہے
		توریشٹ کا محصول
۱۱۴	۱۱۷	ملک غیر
۱۳۶	۱۱۴	جائیداد غیر منقولہ انگلستان پر
		ہبہ دہیتی پر جو ایسے لوگ چھوڑیں



وفسہ صفحات کتاب انگریزی و سندھ

۲۲۲ - ۲۰۷

۲۵۵ - ۲۵۴

۲۱۶

۲۲۳ - ۲۲۲ ۱۷۸ - ۱۷۹

۲۱۰

۱۶۲

۲۱۳

۱۶۵ (الف)

۲۱۶ - ۲۱۵ و ۲۱۲ ۱۷۰ (ب)

۲۱۸ و ۲۱۶

۲۳۱ - ۲۲۰

۱۷۵ و ۱۶۲

۲۹۴

۲۱۶

۲۱۰ - ۲۰۹

۱۶۰

۲۱۰

۱۶۱

۲۱۰

۱۶۳

۲۱۵ - ۲۱۲

۱۶۹ - ۱۶۶

۲۲۴ - ۲۲۲

۱۷۸

۱۰۵

۲۲۱

جائداد غیر منقولہ

کارروائی متعلق مداخلت اراضی ملک غیر

آیا لھقات اس کے ساتھ منقل جوتے ہیں

انگلستان میں توریث کے لئے بعد حقیقی نکاح کے

پیدا ہونا لازم ہے

اس پر جو بار عائد کیا جاتا ہے اس کا

انحصار کیونکہ قانون مقام وقوع پر ہوتا ہے

قابلیت کا اس پر اثر

تعبیر تادیزات متعلقہ جائداد مذکور

معاہدات و مصف جائداد دہائے

مالک غیر کے لئے

معاہدات متعلقہ

دیون جو اس پر لگے جائیں

اثر حد امکان کفالتوں کا

فاسد معاہدات

انگلستان کی جائداد غیر منقولہ صرف

انگلستان کے قانون اور اختیار سے مؤثر

ہوتی ہے

دارت کو بکالت نکاح پیدا ہونا چاہئے

مہتمم کی قبضہ میں رہتی ہے جب سے

ایکٹ افعال اراضی کا ایکٹ بابت ۱۸۹۷ء

جاری ہوا ہے

ملک غیر کی اراضی

اس کے کرایہ اور منافع کا حساب

۱۷۶

صفحات کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

دفعہ

جائداد غیر منقولہ

۲۱۸ - ۲۱۶	۱۶۲	اس کے متعلق معاہدات اور نصفت	۱۱
۲۱۸	۱۶۳	اعلان شقیقت	۱۱
۲۱۹ ۲۱۸	۱۶۳	مشورہ منقولہ	۱۱
۲۲۱ - ۲۲۰	۱۶۵	آیا مالک اطلاع نامحاجات عدالت کا	۱۱
۲۱۵		پابند ہے	۱۱
۲۰۸	۱۵۶	وصیت متعلق بہ جائداد مذکور	۱۱
		قانون مقام وقوع کی تابع ہے	۱۱
۲۲۲ - ۲۲۱	۱۶۷	انگلستان میں سرکار پر ایسے ارا منی کے	۱۱
		متعلق دعوی نہیں ہو سکتا جو انگلستان کی نہیں	۱۱
		اگرچہ وہ انگریزی حکومت میں واقع ہو	۱۱
۲۱۲	۱۶۶	ملک غیر کے متہم یا دلی کا اختیار	۱۱
۲۱۰		انگلستان کی اراضی پر	۱۱
۲۱۰	۲۶۲	دست اویزات قابل توریث	۱۱
۲۲۲ - ۲۲۲ و ۲۱۳	۱۶۸ و ۱۶۸	ان پر بہ وصیتی یا قرضہ کا کیا اثر ہوتا ہے	۱۱
۲۰۸	۱۵۷	توریث بلا وصیت	۱۱
۲۱۳ و ۲۱۳ و ۱۶۲	۱۶۷ و ۳۵	محدود استفادہ	۱۱
۲۰۸	۱۵۸	نکاح کا اثر	۱۱
۲۱۶	۱۶۱	رقم جو اراضی پر صرف کی جائے	۱۱
۲۰۹ - ۲۰۸	۱۵۸	میراث	۱۱
۲۳۰ - ۲۲۹	۱۶۲	رقسم جو بیع سے وصول ہو	۱۱
۲۰۹	۱۵۹	انفکاک رہن ملک غیر	۱۱
۲۱۲ - ۲۱۱	۱۶۵	جو آمدنی جائداد سے ہو	۱۱
		استقال میں مزہمت	۱۱
		ضمانت ایسے قرضہ کی بابت	۱۱



۲۱۰	۱۶۳	جو قانون مقام معاہدہ کی رو سے فاسد ہو
۲۱۵ - ۲۱۳	۱۶۹	انتقال کی شکل
۲۱۱	۱۶۴	میراثہ سال
۲۵۵ - ۲۵۴		مداخلت بجا
۲۱۱ - ۲۱۰ و ۲۰۸	۱۶۳ و ۱۶۱ و ۱۵۷	کون سے استفادے غیر منقولہ ہیں
		ملک غیر کے مالکان جائداد غیر منقولہ کی
		ذات پر کیا اختیارات استعمال ہو سکتے ہیں
۲۱۸ - ۲۱۶	۱۶۲	اور کس قانون کی رو سے اس کا تسنن ہوگا
۲۱۵ - ۲۱۳	۱۶۹	وصیت متعلقہ جائداد غیر منقولہ کی شکل

## جائداد از رو واجبی

۸۱	۴۱	جو دستاویز انتقال میں شریک نہ ہو
۸۲	۴۲	توریت بعد موت

## جائداد منقولہ

۱۹۱ - ۱۸۹ و ۱۸۴		امریکہ کا قانون انتقال کے متعلق
۲۰۳	۱۵۳	حق استفادہ
۱۸۹ - ۱۸۳		جو مینی، فرانس اور روم کا قانون
۱۹۸ - ۱۹۵	۱۴۹	تجویز تعمیری حیثیت کا اثر
۲۰۳ - ۲۰۱	۱۵۲	خیرادی
۱۹۷		قانون مقام وقوع اور ذاتی
۲۰۳ - ۲۰۱	۱۵۳ و ۱۵۱ و ۱۵۰	قانون ملک کا
۲۰۳ و ۴۴		مراثیت پیش بندی
۱۵۵ - ۱۰۵		توریت بحالت موت
		ملکی حقوق کس حالت میں جائداد منقولہ
۴۰۶	۱۵۵	سمجھے جاتے ہیں

صفحہ کتاب انگریزی مترجمہ

۲۰۴

۲۵۲

۲۳۲

۳۱ - ۳۳

۱۸۱ و ۱۵۹ - ۱۵۶

۳۱

۵۵ - ۵۳

۱۸۹ و ۱۸۸ و ۱۸۶

۳۱

۳۹۲

۱۳ - ۱۲

۴۱۵ - ۴۱۴

۳۸۲

۳۸۲

۵۹ - ۵۸ - ۵۰

۴۶۶ - ۴۶۵

۳۵۲

۴۶۱ - ۴۶۹

دفعہ

جرائم انگریزی جہازوں پر

جرمنی

میں اٹلانٹک کی تفصیل

جرمنی کا قانون

بابت مقام ساہوہ

رئیس

دیو الیس

ضابطہ دیوانی

کلاں

ہائما پونٹولہ

ذاتی قانون کا معیار قومیت قرار پائی

امریکہ شدہ

جرمنی مانڈ کے قوانین

جرمانم فوجداری

ملک غیر

کارروائی بنی برقی

حقوق دیوانی شامل ہیں

ناقابلیت خدایہ

جنگ

زمانہ جنگ میں انگریزی قومیت کا حصول

تجارتی توطن زمانہ جنگ میں

انجمنوں کا

جھنڈا

اس کا قانون

۲۲۳	۱۸۵	گلاہوں کی طرف سے دعویٰ بمقابلہ جہاز	۵
۲۰۱ - ۲۰۰	۱۵۱	ختم کار کے اختیارات	۱۱
۲۹۶ - ۲۰۱		ناخدا کے اختیارات	۱۱
۲۹۶		معادہ متعلقہ سامان کو جہاز	۱۱
۳۹۹ و ۳۸۰	۳۲۷-۳۱۳	تفصیل ہذا کے تحت کے غیر متعلقہ انگریزی جہازوں کے	۱۱
۶۸ - ۶۶	۳۲ و ۳۰	مطلوع جہاز پر	۱۱
۲۰۴	۱۵۲	کب انگریزی ملکیت ہے	۱۱
۲۵۸		نوا آبادیوں کے جہاز	۱۱
۲۷۸ و ۲۷۷ و ۲۷۰	۲۰۴	جبری جہاز رانی	۱۱
۲۹۶ - ۲۹۵	۲۱۹	معاہدات کرایہ	۱۱
۲۹۵	۲۱۸	لازمیت جہاز پر	۱۱
۲۵۸ - ۲۵۷		ملک غیر کے جہاز	۱۱
۲۹۷ - ۲۹۶	۲۲۰	عام اوسط	۱۱
۲۹۶		ایام متعلقہ اندازی	۱۱
۱۹۹ - ۱۹۶		دہن جہازات	۱۱
۴-۷	۳۵۱	اس میں تقدم	۱۱
۱۲۶		مصول پر دہن جہاز پر	۱۱
۲۷۰		ذمہ داری کا اثر جہاز کے رجسٹر سے	۱۱
۱۹۸		ناخدا کا اختیار فروخت مال کے متعلق	۱۱
۲۷۸ - ۲۷۷	۲۰۵	راہروی کے قواعد	۱۱
۲۰۱		فروخت جہاز	۱۱
۲۵۳ و ۲۵۱ و ۲۴۳	۱۸۲ و ۱۸۳	تفصیل اطلاع نامہ	۱۱

صفحہ کتاب یا انگریزی مستند	دفعہ	جہاز
۲۴۰		مقبول اختیار //
۲۶۰ - ۲۶۹		افعال قابل ہرجہ کا ارتکاب ملک غیر میں //
۲۰۰ - ۱۹۷	۱۵۰	انتقال جہاز //
		جہاز کب انگریزی ملکیت ہے //
۲۰۴	۱۵۴	اور کونسا قانون نافذ ہے { //
		جواز //
۱۱۷	۸۰	محیت متعلقہ ذاتی جائداد //
	دیکھو عام معاہدات	معاہدات //

## چ

صفحہ کتاب یا انگریزی مستند	دفعہ	چ
۱۶۴ - ۱۴۵	۱۱۸	حقِ دانش جس نے جائداد منقولہ سے قرض ادا کیا ہے //
۱۵		چیلین چین //
۳۲۸ - ۳۲۵		حصولِ تولد //

## ح

صفحہ کتاب یا انگریزی مستند	دفعہ	ح
۲۴۰ - ۱۸۱		حاضری عدالت //
		انگلستان میں عذر کے ساتھ //

## حدود اختیارات انگلستان

۲۳۵		کا انحصار مقام پر	"
۲۵۲ - ۲۴۴	۱۸۶	ذریعہ تھیل اطلاع یا حکنامہ بیرون حدود	"
۲۴۰ - ۲۳۸	۱۸۱	ذریعہ تھیل قائم مقامی	"
۲۴۱ - ۲۳۷	۱۸۰ - ۱۸۱	ذات پر تھیل کے ذریعہ سے اندرون حدود	"
۲۳۸	۱۸۰	استثنائات بحالت فریب	"
۲۳۸	۱۸۰	حکنامہ کا بیجا استعمال	"
۲۳۷ - ۲۳۴		عام نظر	"
۱۶۵ - ۱۶۳	۱۲۷	کارروائی دیوالتیہ میں	"
۲۵۴	۱۸۹	طلاق اور دوسرے ازدواجی مقدمات میں	"
۲۴۱	۱۲۸	انجمنوں کے معاملے میں	"
		محامین کی نوعیت اس کا حکم استعمال	"
		جب تک وہ انگلستان کی دریافت میں	"
۴۹	۱۴	محضون نہ ثابت ہوں	"
۲۴۳		جہاز جو حدود سے باہر چلے جائیں	"
۲۵۳	۱۸۷	قرین ثالث کو اطلاع	"
۲۴۳	۱۸۵	عدالت امیر البحر میں	"
۲۷۸ - ۲۷۵		سمندر میں	"
۳۸۹ - ۲۴۸ - ۲۴۰		تسلیم کا اثر	"
۲۴۰		اثر صدر کے ساتھ حاضری کا	"
۲۶۰		ملک غیر کا بادشاہوں پر	"
۲۳۶ - ۲۲۵		عام بحث	"
۵		معنی	"
۲۳۲ - ۲۲۵		قانون روم میں	"

حساب

تفہیم کے لئے کارروائی ایسے قرضہ کے متعلق جو

۲۹۹ — ۳۰۰

۲۲۶

بیرون ملک واجب الادا ہو

۱۷۶ — ۲۲۱

ملک غیر کی اراضی اور کرایہ کا

حصص کا صداقت نامہ

۱۲۶

اشخاص متوفی کا

حصہ داروں کے

۲۹۸

(الف) ۲۲۳

باہمی حقوق

حصص

۲۰۵

(ب) ۱۵۴

مقام وقوع

حصول حق رعایا (یا رعایا ہونا اختیار کرنا)

۳۵۹ — ۳۶۰

۲۸۶

منظوری شرط

۳۶۳

۲۹۵

اولاد پر اثر

۱۰۳

۵۷

جب اولاد مجمع النسب ہو

۱۲۰ — ۱۲۱

اس حق کا از رو صیت ناموں پر

۳۶۰

۲۸۸

منظوری صداقت نامہ

۳۶۰

۲۸۸

اس کا اثر انگریزی نوآبادیوں

یا ملک میں

حضور

۹۲

قواعد متعلق تفصیل - بغرض اعادہ حقوق زوجیت

۳۷۶ — ۳۷۷

۳۰۶

حق ملک غیر کی زمینوں کا انگلستان میں کاروبار کرنے کا

حق ناش

۲۰۱ — ۲۰۳

۱۵۲

اس کا انتقال

حقوق زوجیت

۶۸	۳۳	ان کا تعین قانون مقام عدالت سے
۹۱ — ۹۲	۴۸	اعادہ حقوق مذکور

۲۰۲	۱۵۲	تقدم استقالات
-----	-----	---------------

۲۴۲	۲۰۱	اب مقابلہ باشندگان ملک غیر مقیم انگلستان
۲۶۳		شاہان ملک غیر
۲۴۵		تعمیل ملک غیر میں بقدمات طلب حکم امتناعی
۱۳۴ — ۱۳۳	۱۰۸ — ۱۰۶	بغض انسداد کارروائی ملک غیر
۲۲۰		ملک غیر کی اراضی کے انفکاک کے متعلق

۲۹۴ — ۲۹۳	۲۱۵	مسامحات خلاف
		اعادہ حقوق زوجیت کا سوال
۶۸	۳۳	اس پر مبنی ہے
۳۱۳		قانون میعاد کی بنیاد

۴۱۳	۳۶۴	ملک غیر کے سفر کے سامنے
۱۳		حواشی مجموعہ قوانین

۵۰	۱۶	ملک غیر کی مجرمانہ اور مذہبی حیثیت
		تسلیم نہیں کجائی

دفتر صفحات کتاب انگریزی مستند

## خ

۲۶۶ - ۲۶۵	خانگی ملازم
۱۶۹ - ۱۶۷ و ۱۶۲ و ۱۶۱	سفارت خانہ کے کون ہیں
۱۶۸ - ۱۶۷	ختم شراکت انجمن
۱۳۱	انگلستان کی
۱۶۳ - ۱۶۲	اخراج اس جائداد منقولہ کاجو
۱۳۸	مالک انگریزی میں جو
۱۳۲ - ۱۳۳	ملک غیر میں
۳۷۹	طلب کی کس طرح تفصیل کرائی جائے گی
"	اطلاع لغوی ترتیب فہرست یا بینگان جملہ سدا
۱۷۹	حقوق بمقابلہ دائین ملک غیر منجانب شرکار
۱۶۸	اسکاٹ لینڈ اور اسرائیل کے
۳۱۸ - ۳۱۷ (الف)	دستاویزات قرارداد
۱۶۹ - ۱۶۸	ملک غیر
۱۳۹	خیرات
۳۷۱	جواز مہرہ متعلقہ خیرات کو نسا قانون متعلق ہوگا
۳۰۱	خیرات ملک غیر

## د

دائین

۱۱۵	۷۷	منفوری اہتمام ترکہ
۱۱۰ و ۱۱۱	۱۳۴ - ۱۳۵ و ۱۳۶ - ۱۳۷	تقدم



۳۰۷ - ۳۰۷	۳۵۱	تین درمیں قانون مقام عدالت	دائن
		داسب ناجائز	
۲۹۳	۲۱۵	ملک غیر میں معاہدات کا حاصل کرنا	دائن
۳۴۰		دستادیز فریق سے پیش کرانا	
۲۴۰		بمقابلہ ملک غیر کے مدعی کے	دائن
۲۶۰		بادشاہ کے	دائن
۳۱۳	۳۶۵	برٹانید کارروائی ملک غیر	دائن
۲۱۰	۱۶۰	دستادیزات قابل ارث	دائن
		درخواست کی شکل	
۲۴۷	۱۸۶	ملک غیر سے	دائن
۱۸۲ - ۱۵۶		دیوالیہ	
۱۶۷ - ۱۶۵ - ۱۶۷	۱۳۰	ایک ہی وقت میں دو جگہ کارروائی دیوالیہ	دائن
۱۶۷ - ۱۶۵ - ۱۶۷	۱۳۰ - ۱۲۷	انگلستان کی کارروائی کے شرائط	دائن
۱۸۱ - ۱۶۰ - ۱۵۶		یورپ کے دوسرے ممالک کی رائے	دائن
۱۸۰ - ۱۷۵		دائن جن کو ملک غیر کی جائداد سے رقم مل چکی ہے	دائن
		ان کو ثابت کرنے کا حق	
		مقروض جو ملک غیر کے قانون سے ادائی رقم پر مجبور ہیں	دائن
۱۷۴	۱۳۹	اس سے دوبارہ رقم نہیں دوائی جاسکتی	دائن
۱۶۵ - ۱۶۳	۱۲۷	کچھ مقروض دیوالیہ گزار پا سکتے ہیں	دائن
۳۱۷ - ۳۱۷	۲۴۲ - ۲۴۰	بری الذمہ کیا جانا	دائن
		جو بزم ملک غیر میں چکا ہو وہ لاکر مجموعی رقم میں	دائن
۱۷۹	۱۳۴	شریک کیا جانا چاہئے۔	دائن
۱۶۷ - ۱۶۵	۱۲۹	دائن درخواست گزار کا تین ناقابل بحال ہے	دائن
۱۸۰	۱۴۶	دوہرا ثبوت	دائن

			انگلستان کی کارروائی دیوالیہ	"
۱۷۴ — ۱۷۳	۱۳۸	{	انگلستان کی تمام جائیداد منقولہ پر حاوی ہوتی ہے	"
۱۷۷	۱۴۲	{	دائن کو تمام رقم جو اس کو بیرون ملک ملی ہو	"
			واپس کرنی چاہئے	"
۱۶۳ — ۱۶۰			خیالات متعلق دیوالیہ	"
۱۸۰	۱۴۷		نصفیت بمقابلہ جائیداد دیوالیہ	"
		{	ملک غیر کے ہتھم کو انگلستان کی اراضی پر	"
۲۱۲	۱۶۶		کوئی اختیار نہیں ہے	"
		{	دائن کو اس رقم کو رکھنے کا حق	"
۱۷۹ — ۱۷۶	۱۴۳ — ۱۴۱		جو اس کو ملک غیر میں مل چکی ہے	"
۱۷۶ — ۱۷۴	۱۴۰		جائیداد منقولہ پر کس حد تک اثر ہوتا ہے	"
۱۸۰	۱۴۷		جائیداد جو امن کے ہاتھ میں ہو	"
		{	انشائے کارروائی دیوالیہ میں ملک غیر کے باشندہ کا	"
۱۶۷			انگلستان سے چلا جانا	"
۱۸۱ و ۱۶۳ و ۱۶۲ و ۱۶۰ و ۱۵۹			اس کے متعلق فرانس کا قانون	"
۱۸۱ و ۱۵۹ — ۱۵۷			اس کے متعلق جرمنی کا قانون	"
			دیوالیہ اس پر مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ جائیداد غیر منقولہ	"
۱۷۶ — ۱۷۴	۱۴۰	{	ملک غیر حوالے کرے	"
۱۶۵ — ۱۶۳	۱۳۷		انگلستان کی عدالتوں کا اختیار	"
۳۱			نا بالغ دیوالیہ	"
		{	مسائد تجارت انگلستان میں شریک ہو	"
۱۶۵			مگر کاروبار نہ کرتا ہو	"
		{	انگلستان کے دائن کی رقم کا ملک غیر کے	"
۱۸۰ — ۱۷۹	۱۴۵		شرکاء سے ادا ہونا	"

۱۶۶ - ۱۷۶	۱۴۱	{ ملک غیر کی جائیداد غیر منقولہ سے رستم روک رکھی جاسکتی ہے	"
۱۶۶	۱۴۲ - ۱۴۳	جائیداد منقولہ سے بھی	"
۱۶۷	۱۴۰	بانتظار کارروائی ملک غیر	"
۱۶۵	۱۳۸	دنخواست ایسے شخص کی جو انگلستان کا متوطن نہ ہو	"
۱۶۱ - ۱۶۹	۱۳۶ - ۱۳۷	{ جو ملک غیر کی کارروائی دیوالیہ کے ہتھم چوں ان کی حیثیت انگلستان میں	"
۱۶۶		مدیون کا انگلستان میں موجود ہونا غیر موثر ہے	"
۱۶۳ - ۱۶۲	۱۳۷	جائیداد جو انگریزی مالک محروسہ میں ہو	"
۱۶۹		اس کا حق بمقابلہ ملک غیر کے دعووں کے	"
۱۵۷ - ۱۵۶		سوگتی کی رائے	"
۱۶۱ - ۱۶۰		اس کے متعلق اسکاٹ لینڈ کا قانون	"
۴۰۵	۳۲۶	محبہ داشت	"
۱۶۷	۱۳۰	{ التوا کارروائی اس بنا پر کہ دو شریک ہیں کارروائی ہو چکی ہے	"
۱۶۱ - ۱۶۹	۱۳۴	{ مقام توطن کی عدالت کے مقرر کردہ امنا انگلستان کے انمانہ کے مستحق ہیں	"
۱۶۱	۱۳۶	{ ملک غیر کے امنا کس حالت میں انگلستان میں جوابدہ ہو سکتے ہیں -	"
۱۶۱	۱۳۵	{ استحقاق خاص قسم کی دستاویز انتقال پر منحصر ہو سکتا ہے -	"
۱۶۱ - ۱۵۶		کارروائی کا ایک اور عام ہونا	"
۱۶۶ - ۱۶۳	۱۳۰ - ۱۳۷	{ کیا جائیداد انگلستان کی کارروائی یا انگریز شرکت سے منتقل ہو جاتی ہے	"

صفحات کتاب انگریزی معجزہ

دفعہ

دیوالیہ

کن حالات میں انگلستان کے دیوالیہ کے  
دائیں قدم روک لے سکتے ہیں جو انکو بین ملکیتی ہے

۱۸۰ — ۱۷۶ ۱۴۵ — ۱۴۱

دی ارضیہ

اس کی رائے قانون مقام وقوع پر

۱۸ — ۱۷

صحیح البینی

۲۲۴ — ۲۲۳

دیون

کس سرایہ سے ادا ہوں گے

۱۴۶ — ۱۴۵

حوالگی

۲۰۳ — ۲۰۱

۱۵۲

ملک غیر کے فیصلے دین میں

۳۸۰

دیون کا بار جائیداد غیر منقولہ پر قانون مقام وقوع کے  
لحاظ سے

۲۱۰

۱۶۲

حدود اختیارات یا بابت قرضہ متوفی

۱۲۶

۹۵ (الف)

اتہام ترکہ متوفی میں دین کا تقدم

۱۳۵ — ۱۳۴

۱۱۱ — ۱۱۰

اہتمام جائیداد دیوالیہ میں

۱۸۰

۱۴۸

شرح بٹادن

۳۰۰ — ۲۹۹

۲۲۶

ہتم کی رسید بابت دین

۱۲۷

۹۸

دین کے کفالت جائیداد غیر منقولہ

۲۱۰ — ۲۰۹

۱۶۰

تصفیہ حسب قانون مقام وقوع

۲۱۰

۱۶۳

جب دین حسب قانون متکمل جائیداد جائز ہو

۲۱۰

۱۶۱

مختلف ضمانت کا اثر دین پر

۲۰۱ — ۲۰۳

۱۵۲

مقام وقوع دین

۱۲۶

۱۱۸

دیون کا بار

۲۱۰

۱۶۲

اراضی پر

اشارہ شخصی قانون بین الاقوام

صفحات کتاب انگریزی سندھ

دفعہ

ط  
۵

ڈوبے ہوئے جہاز کو نکالنا  
اختیارات متعلقہ معاہدات

ڈوموکن

۲۴۶

۷۱۵ و ۷۱۴ و ۷۰۷ و ۷۰۱  
۷۶ و ۷۵ و ۷۴ و ۷۳

ذ

ذمہ داری

” بطلان

” تبدیل

۳۱۳-۳۱۸

۳۱۲

۲۳۶-۲۳۷

✓

راہ میں مال کو روک لینے کا حق

راڈ بنرگ

رسید

۱۹۷

۱۶۳-۱۸۱

۱۲۷

۹۸

” مہتمم بابت دین جو مجاز دعویٰ نہ ہو

” سیور

۱۷۹

” حقوق بمقابلہ دائن ملک غیر متجاہد حصہ داراں

۲۱۸

۱۷۲

” ملک غیر کی اراضی کا

” جو کارروائی ملک غیر میں کی جائے

دفعہ صفحات کتاب انگریزی مترجمہ  
۱۵۲ ( ج ) ۲۰۵  
۲۵۱

رسمیہ  
دو مزارع نہ ہوگی  
تفصیل بیرون حدود  
رضا مندی

۲۵۱ ۱۸ ۵۹-۶۳  
۲۳ ۵۹

جواز نکاح کے لئے والدین کی  
جہاں بیرون تکمیل شکل ضرور ہو

رقم مجتہد عدالت

۲۵۲  
۲۶۳-۲۶۲ ۱۹۳

الطالع بیرون حدود  
بیرون ملک کے بادشاہوں کو

رقم مجموعی

۱۴۷ ۱۲۱  
۲۰۹-۲۰۸ ۱۵۸  
۲۶۱-۲۶۴

کب جائداد منقولہ کا شامل کرنا ضرور ہے  
رقم بمقابلہ اراضی  
روس کی سوئٹزرلینڈ کو تسلیم کر لینا

رنوائے

۳۴

بیٹ کی رائے

۳۹-۲۸

بحث

۳۸-۳۵

انگلستان کا عملہ رآمد

۳۴-۳۱

جرمنی کا مجموعہ قوانین

۳۳ دنوٹ

پریگ کا معاہدہ

۳۴

مقنن کا اجتماع اس کے خلاف

۲۸

اس کے معنی

۳۹-۳۷

مصنف کی رائے

۳۸ و ۲۳

اس کی ابتداء

رہن

۲۲۰-۲۱۹

۱۷۴

انڈیا

اشرا رشیعی قانون بین الاقوام

صفحات کتاب انگریزی منقذہ

دفعہ

۴۳

دہن

۲۴۵

تعیین اطلاع اجبات

۲۲۰ - ۲۱۹

۱۴۴

جائداد غیر منقولہ ملک غیر

۲۰۹

۱۶۰

اراضی غیر منقولہ ہے

۴۰۶ - ۴۰۷

۳۵۱

تقدم کا تصفیہ قانون مقام عدالت سے

۲۳۰ - ۲۱۹

۱۴۴

واپسی تک

ریلوے

۱۲۷

۹۸

معادہ بر زندگی مال

ز

زوج و زوجہ

۷۲

۳۶

حقوق جائداد

۷۶ - ۷۲

(الف) ۳۶

تبدیل توطن سے اثر

س

سرایابی

۳۹۵ - ۳۹۳

۳۲۸

ملک غیر میں واقعات کا قطعی ثبوت نہیں

سفر

۲۶۶

کے تقرر کا اثر بغرض حفاظت بمقابلہ وارث

"

کے حقوق کی حد

۳۵۵

۲۸۱

کے اولاد کی قومیت

۲۶۶ - ۲۶۳

۱۹۴

کارروائی بمقابلہ

صفحہ	مفادات کتاب انگریزی سندھ حاشیہ	صفحہ	مفادات کتاب انگریزی سندھ حاشیہ
۱۹۴	۲۶۴	سفیر مقرر ہو جانے کا اثر توطن پر	۲۶۴
	۲۶۵	ملازمین سفرا	۲۶۵
	۲۶۴	بادشاہوں پر سفرا کے نام سے دعویٰ نہیں ہو سکتا	۲۶۴
	۲۶۵	سفرا کا حدود و اختیارات کا پابند ہونا	۲۶۵
	۲۶۵	اس حق سے دست برداری	۲۶۵
	۲۹ و ۲۷	سفارت خانہ جات	۲۹ و ۲۷
	۲۸ و ۳۰	نکاح	۲۸ و ۳۰
	۲۸ و ۳۰	زیر ایکٹ نکاح ملک غیر	۲۸ و ۳۰
	۸۵ - ۸۴	سکونت	۸۵ - ۸۴
	۸۵ - ۸۴	جو توطن سے کم درجہ میں داخل ہوتی ہیں وہ طلاق کے اختیارات کی بنیاد نہیں ہو سکتی	۸۵ - ۸۴
	۱۵۱	سکہ	۱۵۱
	۲۱۵	ترک کس سکے میں ادا ہو گا	۲۱۵
	۲۹۹	معاہدات جائداد غیر منقولہ میں	۲۹۹
	۲۹۹	شرح بٹادن - تاریخ شمار	۲۹۹
	۲۲۲ - ۲۲۱	ملکیت	۲۲۲ - ۲۲۱
	۱۷۷	مالک محروسہ کا انگریزی میں ہر ملک موجود ہو گا	۱۷۷
	۲۷۵ - ۲۷۸	سمندر	۲۷۵ - ۲۷۸
	۲۷۵ - ۲۷۸	میں اختیارات	۲۷۵ - ۲۷۸
	۲۹۹	موت	۲۹۹
	۲۲۵	ملک غیر کی تبادلیں	۲۲۵
	۲۰۶	رقم جو ملک غیر میں بیجا طریقہ سے	۲۰۶
	۲۰۶	کام میں لائی گئی ہو	۲۰۶



۲۹۹	۲۲۵	شرح	۴
۱۴۶	۱۱۹	کا بہتر ترکہ برعائد کیا جانا	۴
۲۱			سوگنی
۱۵۸ - ۱۵۶ و ۱۸۱		دیوالیہ کے متعلق اس کی رائے	۴
۲۸۱ - ۲۸۰		شہادت معاہدہ	۴
۲۸۸ - ۲۳۱ - ۲۲۷		عدالت معاہدہ	۴
۲۶۸		عدالت تعمیل	۴
۱۸۸ - ۱۴۷		قرینث منقولہ	۴
۱۲ (فون)		اصلیت	

## ش

### شخصی قانون بین الاقوام

۱	اس کی تعریف	۴
۱۰	تایین	۴
۹	فطری قانون ایک جز	۴
۴۱۵	انگلستان کے اصول قانون کے لحاظ سے	۴

### شریکت

۱۸۰ - ۱۷۹	۱۴۵	شریک کا دیوالیہ ہو جانا انگلستان میں	۴
۴۴		زوجہ زوج کے ساتھ شریک ہو سکتی ہے	۴
		انگریزی قانون کی رو سے ملک غیر کا	۴
۲۹۲	۲۱۴	معاہدہ منجانب شریک نامائز ہے	۴
۴۰۵	۳۴۷	شخصی ذمہ داری شریک کی	۴

صفحات کتاب انگریزی میں موجود ہے

دفعہ

شرکت

۲۴۲ — ۲۴۱

۱۸۲

تعیل مکان

" "

۱۸۲

انجن کی طرف سے یا اس پر دعویٰ کرنا

شکل

۷۶

۳۷

ازدواجی انتقال کی

۲۸۱ — ۲۸۰

مسابقات کی

۶۳ و ۵۷ و ۵۵

۲۶ و ۲۰ و ۱۷

کھلج کی

## ص

عیمہ البنی

۱۰۱

۵۳

بعد طلاق کے کھلج پر منحصر ہے

۱۰۴

(الف) ۵۸

بدوقت پیدا نش والدین کے توطن پر موقوف ہے

۱۰۳

۵۸

غیر کچھ الزب اولاد جو ملک غیر میں وارث ہو سکتی ہو  
وہ انگلستان میں وارث نہیں ہو سکتی

۱۰۰ — ۹۹

حدود اختیارات

۱۰۴ تا ۱۰۰

ذریعہ ازدواج ابعد

۲۲۴ — ۲۲۲

۱۷۹ — ۱۷۸

اس سے انگلستان میں جائیداد غیر منقولہ کی  
وراثت کی قابلیت نہیں پیدا ہوتی

۱۰۳

۵۷

رعایا بن جانے کا اثر

۱۰۱

یہودیوں کا قانون انگلستان میں  
قابل تسلیم نہیں ہے

۱۵۵ — ۱۵۴

۱۲۶

ایسی اولاد قانون تسلیم شدہ ادارہ کی تعریف میں داخل ہو جائے

۱۰۳

۵۶

انگلستان کے قانون اثر میں بھی

۱۵۵

ایسی اولاد قانون انگلستان کی وصیت کی ہے یہی

باپ کے ذاتی قانون میں پیدائش اور کماحقہ

وقت اس کی اجازت جوئی چاہئے

۱۰۲ و ۱۰۱

۵۵ و ۵۴

۱۰۲

سوگنی کی رائے

۱۰۳

۵۷

ملکی قومیت

۳۷۸ — ۳۷۰

صدر مقام انجمنہائے تجارتی

## ض

## ضابطہ

۴۰۵

۳۴۵

تقدیر غیرہ

۴۰۷

۳۵۲

میں دارم افہ

۲۴۰

۱۸۱

حاضری انگلستان میں عذر کے ساتھ

۳۸۹

ملک غیر میں

۴۰۷

۳۵۳

ملک غیر کے قانون کا ثبوت

۳۸۲

۳۱۷ — ۳۱۷

کا حکم بابت ادلے خرچہ

۴۱۳

۳۶۵ (الف)

ضمانت بابت خرچہ

۲۴۰

ملک غیر کے مدعی کے مقابلہ میں  
پیشی کاغذات

۲۶۰

پیشی کاغذات بمقابلہ ضامن ملک غیر

۴۱۳

۳۶۵

برائید کارروائی ملک غیر

ملک غیر کی تجویز کے انتظار میں

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۳۵۰	۲۰۶	عدالت کو اختیار تعمیری
۳۶۳ - ۳۶۴	۴۱۳ - ۴۱۴	شہادت بیرون ملک
۳۴۸	۴۰۶	کا قابل قبول ہونا
۳۵۶ - ۳۵۸	۴۰۸ - ۴۱۱	ماہرین کی ملک غیر کے
۱۲۴	۱۵۳ - ۱۵۴	قانون کے متعلق
۳۶۲	۴۱۲	شہادت دستاویزی قابل ادخال اگر غیر صحیح ہو
		پلے کا اختیار ان مقدمات میں جو بیرون
		ملک دائرہ میں
		ملک غیر کے قانون کے ثبوت کا طریقہ
		دین بیرون ملک کے لئے
		دیون کے نام حکم
		ہیگ کی قرارداد
		بے ضابطگی ملک غیر کی تجویز کے جواز پر
		موت نہیں ہے
		قانون مقام عدالت کا ضابطہ پابند ہے
		مقدمات دستاویز کا اثر
		ملک غیر کی کارروائی کی تائید میں
		کافتات وغیرہ کا نمیش کرایا جانا
		کس نام سے دعویٰ دائر ہونا چاہئے
		جدید انحصار کا شریک متعذر کرنا
		میراثہ
		تقدم
		حفاظت گواہان
		ملک غیر کے ایکٹوں اور کارروائی

صفحہ	دفعہ	مضامین
۴۱۲	۳۶۱	" کاشتوت
۴۱۳	۳۶۵ (الف)	" ضمانت بابت خرچہ
	دیکھو تھیل	" تعمیل بیرون حدود
۴۰۵	۳۴۶	" مجسمہ ارادداشت
۴۰۵	۳۴۴	" مخصوص مضابطہ
"	۳۴۷	" منفرداً دعویٰ کرنا
۳۵۳	۱۸۷	" اطلاع بفریق ثالث
۴۰۶	۳۴۹	" گواہ کا جواب دینے سے انکار
		ضمیمہ وصیت نامہ
		دستادیز زیر بحث وصیت نامہ ہے
۱۱۸	۸۴	یا ضمیر وصیت نامہ
		ضمانت
۴۱۳	۳۶۵ (الف)	" بابتہ خرچہ مدعیان ملک غیر

## ط

۷۹		طلاق پر تبدیل ہونیوالے انتقالات
		طلاتی رادرارذواجی معاملات کے مقدمات
۹۹ - ۹۴	۵۲	" وجہ طلاق کا انحصار قانون مقام عدالت پر ہے
۹۷ - ۹۵		" " قانون انگلستان سے ناکافی ہو سکا
۲۹۴		" معاہدات بغرض آسانی طلاق
۹۳ - ۹۲	۴۹	" تنسیخ نکاح
		" زوجه کو بھڑ دینے سے وطن کی عدالت کے علاوہ

صفحات کتاب انگریزی مندرجہ ذیل	صفحہ	طلاقی اور ازدواجی معاملات کے مقدمات
۸۹ - ۸۸	۴۶	دوسری عدالتوں کو اختیار حاصل ہو جاتا ہے
۸۵ - ۸۴	۴۳	انگلستان کا اختیار سماعت بمقدور طلاق
۸۶ - ۸۵	۴۴	توٹن پر ہے " " " "
۹۴	۵۱	ملک غیر کا اختیار سماعت بمقدور طلاق { انگلستان میں کب کافی منظور ہوتا ہے
۹۹ - ۹۸		اس کے متعلق ہیگ کے معاہدات
۸۵ - ۸۳		قانون کی تاریخ
۹۹ - ۸۴		اختیار سماعت بمقدور طلاق
۹۱ - ۹۰	۴۷	افتراق عدالتی
۳۷۹		ملک انگریزی جس کے کم دادی نان نفقہ کی تعمیل
۸۷ - ۸۶		حسب قانون اسلام
۸۵ - ۸۴	۴۳	انگلستان کے اختیار سماعت میں مقام انعقاد { نکاح کو کوئی اہمیت نہیں ہے
۸۴		مقام وقوع زنا بھی ناقابلِ محاذ ہے
۲۵۴	۱۸۹	طلاق کے متعلق ضابطہ و عملدرآمد
۸۸		دو بارہ نکاح کا انحصار اس ملک کے { قانون پر جہاں طلاق ہوتی
۸۷ - ۸۵		سکونت اور توٹن
۹۲ - ۹۱	۴۸	اعادہ حقوق زوجیت
۲۵۴	۱۸۹	تعمیل اطلاع نامحاجات بیرونِ حدود { بمقدمات طلاق
۹۲	۴۸	تعمیل اطلاع نامحاجات بغرضِ حضوری
۷۹		انتقال است میں تبدیلیاں بحالت { طلاق

اشاره شخصی قانون بین الاقوام

صفحات کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

ع

عام اوسط عدالت		
۲۲۰	۲۹۶ - ۲۹۷	
۳۲۳	۳۸۷	مقام عمل
	۵	مقام سماعت بجائی
	۳۸۶ و ۳۸۴ و ۲۸۶ و ۵	معاہدہ
	۲۳۳ - ۲۳۱	قرون متوسط میں
	۲۸۶ و ۲۳۲ و ۲۳۱ و ۲۸۶	قانون رومیں
	۲۹۸ و ۲۹۷ و ۲۳۰ و ۵	مقام ارتکاب فعل
	۲۳۰ - ۲۲۷	توہن
۱۵۲	۲۰۳ - ۲۰۱	قرضہ
	۲۲۷	مقام وطن اصلی
	۲۳۲ و ۲۲۶ و ۶ و ۵ {	مدعی علیہ
	۳۸۴ و ۲۹۸ و ۲۹۷ و ۲۵۶ {	قیام مدعی علیہ
	۲۵۹ - ۲۵۶ و ۱۲ و ۵	دفعہ
	۵	
۳۲۲	۳۸۷ - ۳۸۵ و ۶ و ۵	عدالت ذمہ داری مخصوص
		علحدگی
۲۸۹ و ۲۹۰	۳۶۱ - ۳۶۲	کا اعلان
		عم
۲		قابلیت لمحاظ قانون ذاتی

صفحہ ۵۲  
دفعہ ۵۲

## ف

### فریب

۳۹۶	۳۳۰	جو تھوڑے ذریعہ فریب حاصل کی جائیں
۲۳۸	۱۸۰	جو لوگ فریب سے مدد دہی میں لائے جائیں

### فرانس کا قانون

{ ۱۶۲ و ۱۵۹	دیوالیہ کے متعلق
{ ۱۸۱ و ۱۶۳	توہن انجسہائے تجارتی کا
۳۷۰	جائداد منقولہ
۱۸۶	عدالت مقام معاہدہ
۲۳۳—۲۳۲	قدیم زمانہ میں
۱۵	قومیت اور توہن ذاتی قانون کے معیار
۲۶—۲۴	امرفصل شدہ
۳۹۳ و ۲۴	فرانس کے باشندوں اور ملک غیر کے
۲۶—۲۵	باشندوں کی حیثیت

### فوج

۳۵۱—۳۴۸	۲۷۷—۲۷۳	عہدہ داروں کا توہن
۶۷	۳۱	نکاح بیرون ملک

### فولکس

۱۸۷	کی رائے جائداد منقولہ کے متعلق
-----	--------------------------------



## ق

## قابلیت

۴۴ - ۴۰	۲	انحصار و پرمیٹ قانون ذاتی یا خصوصی قانون قلم سنا	"
۴۴	۳	پرمیٹ نکاح	"
۵۰	۱۶	ملک غیر کی فوجداری یا مذہبی ناما قابلیت	"
۲۱۲	۱۶۵ (الف)	جائداد غیر منقولہ	"
۵۴ و ۴۳		قانون مقام انعقاد معاہدہ	"
۴۴	۳	منکوحہ عورت کی	"
۵۰ - ۴۹	۱۵	محدود قابلیت ایک کامل اوارے میں	"
۴۱		تفسیر دولی	"
۵۴ - ۴۲	۱۹ و ۲۱ دیکھو نکاح	معاہدہ نکاح	"
۴۲		رہسید دینا	"

## قانون

۱۸۵ و ۱۰		مالک	"
۱		معنی قانون	"
۱		نوعیت قانون	"
		<u>قانون بصری</u>	"
۱۹۴ و نوٹ		اسکا ٹیٹل میں ہی ہے جو ملکستان پر ہو	"
۱۹۴ - ۱۹۱		اسکا کیا معنی ہو اور اسکا استعمال ملکستان میں	"
۲۶۶ - ۲۶۳		احکام قانون موضوعہ	"
۴۸	۱۳	بیزمیرج الفاظ کے معانی ملکہ غیر سے متعلق نہیں ہیں	"
۴۴۱ - ۳۵۲	۲۵۶ و ۲۰۳ - ۲۰۶	قانون مقام عدالت	"
		ایسے دھرمیت امریکا جو حسب قانون محل	"

قانون

صفحہ

صفحات کتاب انگریزی مترجمہ

۱۵۳ — ۱۵۲	۱۲۴	مرتب نہ ہوا ہوتا بل افعال ہوتا ہے	
۲۸۱ — ۲۸۰	۲۰۸	معاہدہ کے ثبوت کے لئے جو شہادت مطلوب ہے	۱۱
۲۰۲		حق ناش کی ضبطی	۱۱
۳۱۸ — ۳۱۲		ذمہ داری کا انتقال وزوال	۱۱
۶۸	۳۳	اسی سے حقوق زوجیت کا تصفیہ ہوتا ہے	۱۱
۲۹۱	۲۱۳	ناجوازی معاہدات پر دئے قانون مذکور	۱۱
۴۰۷ — ۴۰۴	۳۵۲ — ۳۴۱	ضابطہ بحث قانون مذکور	۱۱
		قانون شکل دستاویزات	۱۱
۲۸۶		معاہدہ کے متعلق	۱۱
۱۲۰	۸۷	وصیت ناموں کے متعلق	۱۱
۸		اس کی تعریف	۱۱
۶۳		کب نکل کا قیام نامکن ہو جاتا ہے	۱۱
		قانون مقام تحقیقات بجائی	۱۱
۱۳۴ و ۹۹ و ۸ و ۶	۱۱۰	تقدم دیون میں استعمال ہوتا ہے	۱۱
۶		قانون مقام معاہدہ	۱۱
۴۳		قابلیت کے تعلیم میں استعمال ہوتا ہے	۱۱
۳۸۸	۳۲۰	انتخابی توطن	۱۱
۲۸۱ — ۲۸۰	۲۰۸ و ۲۰۷	معاہدات کے ضوابط	۱۱
۱۹۴ — ۱۹۱		فروخت جہاز	۱۱
۳۱۲ — ۳۱۱		انتقال ذمہ داری	۱۱
۶		قانون مقام ارتکاب جرم	۱۱
		قانون مقام وقوع	۱۱
۲۲۴ — ۲۰۷		متعلق بجا آمد وغیرہ مقولہ	۱۱
۲۰۳		وصول قرضہ	۱۱

۲۰۳		انسداد پیش بندی	"
۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۱		جہاز	"
۱۹۶ — ۲۰۰	۱۵۰	انتقال منقولہ	"
۱۹۹		بحالت بل فروخت	"
۲۰۵	۱۵۴ (ب)	متعلق بے نیک نامی و ایجاد	"
۲۰۰		برہن	"
۲۰۵		بہ حصص	"
۲۰۰		نقد و دل کی ذمہ داری	"
۱۰		قانون فطرت	"
		قانون ذاتی	"
۱۲ - نوٹ و ۱۲		ہندوستان میں	"
۱۲		زمانہ قدیم میں	"
۴۰	۱	اسکا تعین توپن سے ہوتا ہوا گذشتہ	"
		قانون روم	"
۳۶۷		انجمنوں کے متعلق	"
۳۳۵ — ۳۱۹		توپن کے متعلق	"
۲۳۲ — ۲۲۶		حدود اختیارات کے متعلق	"
۱۸۶ — ۱۸۵		جائیداد منقولہ کے متعلق	"
۳۰۹		معاملات از قسم معاہدات کے متعلق	"
۱۰۸	۶۲	قانون میں کا اثر زمانہ گذشتہ پر ڈالا جائے	"
۲۰۶ و ۲۸۱ و ۲۸۲		قانون مالک زاری	"
۲۸۹	۱۵۵ — ۲۰۹	ملک غیر	"
۲۸۱		قانون فریب	"
۸		قانون متعلقہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ	"

صفحہ	دفعہ	قانون
۲۹۹		قانون سود ملک غیر کا اثر
۲۷۷—۲۷۸	۲۰۵	قواعد جہاز رانی
۱۲۴—۱۲۵		قبضہ
۱۲۷	۹۷	ملک غیر کی جائیداد کے قبضہ کا اثر
		بر بنائے تجویز
		تسرتی
۱۷۴	۱۳۹	دیون جو دیوالیہ کو واجب الوصول ہوں
		قرارداد باہمی دائمین
۳۱۸	۲۴۲ (ب)	آئینہ کے قرارداد کا اثر انگلستان کی کارروائی پر
		قومیت
۲۳ و ۲۸		میدار قانون ذاتی
۷۱		ازدواج کی بنا پر جائیداد پر موثر نہیں
۳۵۵	۲۸۰	کس طرح حاصل ہوتی ہے
۲۷		اہلی کا قانون اسبارہ میں
۳۶۵		ایک ہی ہوتی ہے
۳۶۶—۳۶۵		بے وطنی کی حالت
۲۷۷—۲۷۸	۲۰۵	قواعد جہاز رانی
۳۵۹	۲۸۵	قیام و سکونت
		قید
۴۰۵	۳۴۵	قانون مقام عدالت کا اتباع

## ک

## کارروائی

۳۹۹ - ۴۰۲ بیرون حدود مقدمات متداثر کا اثر //

۳۰۶ اسکا التوا پر تصرف امور متعلقہ قانون ملک غیر ۳۵۰ //

## کرایہ جہاز

۲۹۶ - ۲۹۵ اس کے معاہدات ۲۱۹ //

## کمیشن

۱۳۴ جو ملک غیر کے ہتھیان ترک کر دیا جائیگا ۱۰۹ //

۴۱۲ ملک غیر کے گواہوں کے تبلیغی انہماک کے بابت ۳۶۳ (الف) //

## کمپنی

۳۱۷ باہمی قرارداد کے پابند ملک غیر کے داغ نہیں ہوتے ۲۲۲ (الف) //

۳۸۳ اس میں حصص لینے کا معاہدہ //

۳۹۸ معاہدہ شریکوں میں ۲۲۳ (الف) //

عدالت ملک غیر کی کمپنیوں کے اندر فی معاملات //

۳۷۱ میں دخل نہ دے گی ۳۰۲ { //

ملک غیر کی کمپنیوں کے دستاویزات { //

مہری ہونا ضرور نہیں ہے { //

۳۷۳ کمپنی کے مجبوروں کی ذمہ داری ۳۰۸ و ۳۷۴ ۳۹۱ - ۳۷۶ //

## کونسل

۱۱۶ منظوری ہتھیان ترک کر ملک غیر کے کونسلوں کو ۷۹ //

۳۶۶ ان کو سفر نامہ کے حقوق حاصل نہیں ہیں ۱۹۵ //

۴۱۳ طفلان کے سامنے ۲۶۵ //

۳۴۹ اس خدمت کا اثر تو ملن پر ۲۷۴ //

صفحہ کتاب انگریزی مجوزہ ضمیمہ

کوئٹہ عدالتیں

ان کے حدود اختیارات

۱۹۵

۲۶۶

گ

گروٹینس

کی رائے قانون مقام عدالت کے متعلق

۱۸ - ۱۹

گواہ

۳۱۲

۳۶۳ (الف)

کیشن بغرض شہادت کب منظور کیا جائے گا

۴۰۶

۳۲۹

ایسے جواب نہ دینے کا حق جس سے اس پر جرم ثابت ہو

۴۱۲

۳۶۳

ملک غیر کے گواہوں کے بیان کا قلمبند ہونا

ل

لارڈ کیمل کا ایکٹ

۲۷۲

۲۰۰ (الف)

ملک غیر کے لوگ اس سے مستفید ہو سکتے ہیں

۱۲۰ - ۱۱۸

۸۸ - ۸۷ و ۸۵

لارڈ کننگس ڈاؤن کا ایکٹ

۲۱۳ - ۲۱۳

اراضی پٹہ کے متعلق

۱۲۲

۹۱

وصیت کی تعمیل پر بنائے غماز نامہ

۱۵۰

تعبیر وصیت پر اثر

۱۱۹

کہاں تک انگریزی عدالت کے ساتھ مخصوص ہے



صفحات کتاب انگریزی سندھ

دفعہ

جہانین

۴۹	۱۴	{	افتقارات کام میں نہیں لائے جاسکتے	"
			جہنگ انگلستان میں تحقیقات نہ ہوئے	"
			محافظ کارائے میں متفق ہونا	"
۵۰ — ۴۹	۱۵		انگلستان میں ناقابل تسلیم ہے	"
۱۴۵ — ۱۳۶	۱۱۲ - ۱۱۴		موصول (یا رسوم) سوت پر	"
۲۰۳			قرض پر	"
۱۳۹ — ۱۳۶	۱۱۲ - ۱۱۳ (الف)		جائداد پر	"
۲۰۵	۱۵۴ (الف)		نیک نامی تجارتی پر	"
۱۳۶			ہمیدہ میتی پر	"
۲۰۹	۱۵۹		کرایہ	"
			شرکت کے سرمایہ	"
۲۰۹		{	کی فروخت پر	"
۲۰۴			ضمانت ہائے قابل فروخت پر	"
			جو رسوم بیرون ملک دئے جائیں وہ کب	"
۱۴۳	۱۱۶	{	رقم پس انداز سے وصول ہوں گے	"
۲۰۵			سند ایجاد پر	"
۲۰۵			ذاتی ذمہ داریوں پر	"
۱۳۹ — ۱۳۶	۱۱۲ - ۱۱۳ (الف)		پروویٹ پر	"
۱۲۶			بحالت انگریزی جہاز کے یہ دن حدود ہونے کے	"
۱۴۳ — ۱۴۱ و ۱۳۶	۱۱۲ و ۱۱۶		توریش	"
۱۰۳	۵۹		مستعلقہ ادارہ کی صحیح نامی بعد نکاح کرنے متنازع ہو	"
۵۸ — ۵۶	۲۱ و ۱۹		محرمات کے ساتھ نکاح	"
			مختار	"
۲۰۰	۱۵۱		افتقارات	"



۲۹۸-۲۹۶

۲۲۳

نکار کے لئے ہوئے معاہدات کے متعلق گمنام اصل کو  
دعویٰ کا حق

۲۳۹

اصل کے بیرون حدود آہونگی تھیں سن کی تعمیل

ملک غیر کا باشندہ

دشمن اسکی جا بجا دشمن کو کا اہتمام ذریعہ اناسکی  
اور اس کے ساتھ معاہدات

۱۱۶

مداخلت بیجا

۲۵۵-۲۵۴

ملک غیر کی اراضی پر

۳۸۶ و ۲۰۳

مدیون کے نام احکام بابتہ قرضہ بیرون ملک

آمدنی پر محصول

۳۷۳-۳۷۲

۳۰۴

انگلستان کی انجنیں

۳۷۲

۳۰۳

ملک غیر کی انجنیں

اسنا کو ملک غیر کے منافع پر ادا کرنا

۱۴۲

لازم ہے

مزارعت ذاتی

۴۰۵

۳۴۵

کاجواز قانون مقام عدالت پر منحصر ہے

مزارعت

۱۴۸

نکاح کی شرط وصیت نامہ میں

۲۹۴

تعمیل معاہدات بمزارعت عمارت

انتقال میں مزارعت

۲۰۳-۴۴

جا بجا اور منقولہ کے

۲۱۲-۲۱۱

۱۶۵

غیر منقولہ کے

مزارعت حق

۲۴۸

کے مقصدات میں تعمیل اطلاع نامہ بیرون حدود

صفحہ کتاب تحریری مندرجہ ذیل

۱۶ — ۱۵

۲۰۰

۲۹ — ۲۸

۵۰

۸۶ — ۸۶

۳۳۰ — ۳۲۱

۶۱ — ۵۶

۳۲۳ — ۳۲۱

۳۱۲

۲۹۶

۳۵۶ — ۳۵۵

۲۹۲

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۲

۲۹۱

۲۹۸

۳۱۸ — ۳۱۶

دفعہ

۲۲

۱۶

۲۳۶ — ۲۳۴

۲۱۵

۲۱۴

۲۱۳

۲۲۴

۲۴۲ — ۲۴۰

مزید حاشیہ نویس

مرتب

اس کے حقوق کا تعین کہ توطن یا قانون تھا وقوع کے

مذہبی ناقابلیت

متعلقہ کالج

انگلستان میں ناقابل تسلیم ہے

مسلمانوں کا قانون

متعلقہ ملاقات کس حد تک انگلستان میں قابل تسلیم ہے

مشرقی ممالک

حصول حقوق توطن

قانون بین الاقوام کے قانونی مقولے مستقل نہیں ہوتے

مصر

اس کا توطن

معاهدات کی تحویل

معاهدات ناخذائے جہاز بہ کفالت جہاز یا سامان

قومیت کی بنیاد پیدائش پر ہے۔

معاهدات ملک غیر جن میں ہیرہ دیگر مقدمہ لڑوانے کی شرط ہو

معاهدات

بیرونی دشمنوں کے ساتھ

انگلستان کی حکمت عملی یا اخلاق عامہ کے خلاف

بخلاف درزی قوانین انگلستان

خود اپنے قانون کے لحاظ سے ناجائز

ذریعہ تار یا خطوط

بابت بری الذمہ ہونے کے کارروائی دیوالیہ میں

۲۸۵ - ۲۹۰		معاہدات کے اثرات	۲۸۵ - ۲۹۰
۲۸۳	۲۱۰	انگلستان میں انگریزی ضابطہ کی پابندی	۲۸۳
۲۸۱ - ۲۸۰	۲۰۸	کے ساتھ جوین ملک عمل میں آئی ہو	۲۸۱ - ۲۸۰
۳۰۰ - ۲۹۹	۲۲۶	شہادت پر اتباع قانون مقام انعقاد معاہدہ	۳۰۰ - ۲۹۹
۲۱۸ - ۲۱۶	۱۴۲	شرح بٹاون	۲۱۸ - ۲۱۶
۲۸۱ - ۲۸۰	۲۰۶ - ۲۰۹	بابت اراضی ملک غیر	۲۸۱ - ۲۸۰
۲۸۳	۲۱۰	ضابطہ پابندی قانون مقام انعقاد	۲۸۳
۲۹۴ - ۲۹۶	۲۲۰	بحالت اتفاقی ہونے کے	۲۹۴ - ۲۹۶
۲۹۱	۲۱۳	عام اوسط	۲۹۱
۲۹۴ و ۲۱۸ - ۲۶۱	۱۱۶ - ۱۴۲	ناجواز	۲۹۴ و ۲۱۸ - ۲۶۱
۲۹۲ - ۲۹۱	۲۱۳ (الف)	متعلقہ جائیداد غیر منقولہ	۲۹۲ - ۲۹۱
۲۸۵ - ۲۸۳		نا قابل عمل ہونے کا اثر	۲۸۵ - ۲۸۳
۲۹۹	۲۲۵	ارادہ تبصرہ کا ہادی ہے	۲۹۹
۲۸۵ - ۲۸۳ - ۸۰	۲۱۱	سود	۲۸۵ - ۲۸۳ - ۸۰
۲۸۵ - ۲۸۳		تبصرہ	۲۸۵ - ۲۸۳
۲۹۸	۲۲۴	اثر سے فرق	۲۹۸
۲۹۴	۲۱۶	ذریعہ خط	۲۹۴
۳۰۹ - ۳۰۸	۲۳۵	خالص حقوق بغیر شرکت غیرے	۳۰۹ - ۳۰۸
۲۹۶ - ۲۹۵	۲۱۹	ذمہ داریاں از قسم معاہدات	۲۹۶ - ۲۹۵
۲۹۸ - ۲۹۶	۲۲۳	متعلقہ سامان جہاز	۲۹۸ - ۲۹۶
۲۹۶	۲۲۲	نختاری	۲۹۶
"	۲۲۱	برندگی مال	"
۲۹۸	۲۲۳ - ۲۱۲	بحری بیمہ	۲۹۸
		کھاج	

صفحہ	معاہدات	دفعہ	صفحات کتاب انگریزی سرحداریہ
۲۹۸	بیع مال	۲۲۳ (ب)	۲۹۸
۲۹۵	خدمت	۲۱۸	۲۹۵
۲۹۸	حب بدیو خط منقذ ہو تو اس کا مقام	۲۲۴	۲۹۸
۲۹۴	موجب فرامیت تجارت		۲۹۴
۲۹۱	تاغید ملک غیر سے معاہدہ قابل انفساخ کے معاہدے میں		۲۹۱
۲۸۳—۲۸۱	امٹامپ کی ضرورت		۲۸۳—۲۸۱
۲۸۱—۲۸۰	پابندی قانون شہادت انگلستان	۲۰۸	۲۸۱—۲۸۰
۷۳—۷۲	جواز متعلقہ نکاح		۷۳—۷۲
۲۵۰—۲۴۸ و ۲۴۴	کس کی تمیل حدود ارضی میں ہونی چاہیے		۲۵۰—۲۴۸ و ۲۴۴
۲۹۰—۲۸۵—۲۸۲—۲۸۰	جواز اثرات قوانین مقام معاہدہ و مقام شہر	۲۱۱ و ۲۰۹ و ۲۰۶—۲۱۲	۲۹۰—۲۸۵—۲۸۲—۲۸۰
۲۹۲	بخلان و زرعی قوانین انگلستان	۲۱۴	۲۹۲
۲۹۳	پیریکوکار وائی دیوہ و ہندوئی معاہدہ قوانین متعلقہ		۲۹۳
۲۱۵	معاہدات سطحہ	۲۱۵	۲۱۵
۲۱۵	دستاویزات قابل بیع و شرا کا ادائی میں دیا جانا	۲۱۵	۲۱۵
۳۰۹—۳۰۸	معاہدات از قسم معاہدات کی ذمہ داری	۲۳۵	۳۰۹—۳۰۸
۳۰۲	مقدمات متدارک		۳۰۲
۳۳۹	حب انگلستان کے متدارکہ مقدمہ کو مقدمہ صلح ہو	۳۳۹	۳۳۹
۳۳۸	حب ملک غیر کے مقدمہ کو مقدمہ ہو	۳۳۸	۳۳۸
۳۹۹—۳۰۲	مقدمات از رد واجبی کا قانون بابتہ ۱۹۲۰ء		۳۹۹—۳۰۲
۸۹—۸۸	طلاق کے اختیارات		۸۹—۸۸
۹۴	ملک غیر کی تجویز کی ڈگری کا		۹۴
۹۳	غیر موثر ہونا		۹۳
	ملک غیر کی تجاویز کا تسلیم کیا جانا		

۲۹۸	۲۲۲	مقام معاہدہ جو ذریعہ خط کے ہوا ہو
		مقام وقوع
۲۰۵-۲۰۲-۲۰۱	۱۵۲	قرض
۲۰۵	۱۵۲ (ب)	نیک نامی تجارت
۲۰۲	۱۵۲ (الف)	دستاویزات بیع و شرا
۲۰۵		حصص
۲۰۲		جہاز
۲۳۶-۲۳۵		مقامی اور عارضی کارروائیاں
۲۱۸-۲۱۶	۱۷۲	ملک غیر کی اراضی کے متعلق انگریزی عدالتوں کی کارروائی
		ملک غیر
۱۲۸-۱۰۹	۹۹ و ۹۳	کے ہتم ترکہ کے حقوق انگلستان میں
۱۱۴	۷۳	یہ حقوق کب ختم ہو جاتے ہیں
۱۲۸	۹۹	جو ترکہ انگلستان میں لایا وہ قابل اہتمام ہے
۹۳		کی طلاق کب تسلیم کی جاتی ہے
۱۱۰	۶۴	اہتمام ترکہ کی منظوری غیر ضروری ہے
۴۵	۷ و ۷	دلی کے اختیارات
۱۱۸-۱۱۷	۸۲	ترجمہ دستاویزات
		ملک غیر کا قانون
۱۰۶		بابت توریث
		نامزدی نکاح برائے ناکافی
۵۹	۲۴	ہونے رضا مندی کے
۱۱۷	۸۱	جواز وصیت نامہ
		مقدمہ کا دوسری انگریزی
۴۱۱	۳۵۹	عدالت میں پیشینا

صناعات کتاب انگریزی مندرجہ حاشیہ

دفعہ

ملک غیر

		ملک غیر کی دوسری عدالت میں بھیجنا	
۴۱۱	۳۶۰		
۴۰۹—۴۰۸	۳۵۶	ماہرین کا ثابت کیا ہوا	
۴۱۱—۴۰۷		کس طرح ثابت ہوگا	
۴۱۱—۴۱۰	۳۵۸	تنبیہ	
		مثل انگلستان کے قانون کے	
۴۰۷	۳۵۳	فرض کر لیا جانا	
		التواستدھم بہ انتظار	
۴۰۶	۳۵۰	تصفیہ عدالت غیر	
۴۰۸	۳۵۵	ہر وقت بطور جدید ثابت ہونا چاہیے	
"	۳۵۴	جوری کے لئے مسئلہ واقعات	

ملکی حقوق

۲۰۶	۱۵۵	کب جائیداد منظور ہوتے ہیں	
		ممنوع اشخاص کی قابلیت بیرون ملک	
۵۹		بکاج کرنے میں	
۱۱۱		منظوری وصی کے وکیل کو	
		موجودہ بالکل جائیداد	
۱۱۴	۷۴	کو صرن سند اہتمام دیکھائی ہے	
		مقام اختیار سماعت	
۲۳۶—۲۳۵		انگلستان	

۲۳۸	۱۸۰	موقوفی	
-----	-----	--------	--

میعاد قانونی

۲۱۶	۱۷۱	جائیداد منقولہ کی حسب قانون مقام وقوع	
۳۱۵—۳۱۴		یورپ کے دوسرے ممالک کی رائے	

دفعہ صفحات کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

۳۸۲ (الف) ۳۱۸  
۳۱۵ — ۳۱۳ ۲۳۹ — ۲۳۸

میعاد قانون

” ملک غیر کی تجارت کا اثر  
” فماریاں تابع ملک انگلستان

## ن

نابالغ

” قابلیت ۲  
” توہن ۲۴۵ — ۲۵۰  
” اختیار تصرف دلی نابالغ ملک غیر ۶ و ۵  
” رسید ۴۲  
” ملک غیر کے نابالغ کو ریختہ کورٹ قرار دینے کے نتیجے ۱۱  
” ۴۸

ناجوازی

” کلچ کی جو خاص ایک مقام کے لئے مخصوص ہو ۲۶  
” ۶۳

نیپولین کا مجموعہ قوانین

” دیون ۱۲۶  
” فرانس میں ملک غیر کے باشندے ۲۶ — ۲۴  
” عدالت کارروائی ۳۸۶  
” عدالت معاہدہ ۳۳۳  
” جائیداد منقولہ ۱۸۸ — ۱۸۷  
” اتمام عام اخلاق ۵۱  
” فرانسسین کی حیثیت بیرون ملک ۲۶ — ۲۵  
” قائم مقامی ۱۴۲  
” توریث جائیداد منقولہ ۱۰۶

صفحہ کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

۹۳ — ۹۲	۴۹	کھاج کی تسخیر کے اختیارات
۲۷۰		نقصان جو ملک غیر میں کیا جائے
۶۸ — ۶۳	۳۲ — ۲۷	کھاج ملک غیر میں
" "	" "	فوجی اور سفارتخانوں کے کھاج
۶۷	۳۱	فوج جو بیرون ملک ہو وہ کھاج { اپنے ذاتی قانون کے مطابق کر سکتی ہے
۴۳ — ۴۱		قابلیت کھاج کی
۵۷	۱۹	اس کے قانون مقام عمل پر منحصر ہونے کے اسناد
۵۸ — ۵۷	۲۱	اب اس کا انحصار قانون ذاتی پر ہونا چاہیئے
۶۶	۳۰	ملک غیر میں کھاج کا ایکٹ نوآبادیات وغیرہ سے متعلق ہے
		رضامندی والدین یا اولیاء کی متعلقہ شکل
۶۳ — ۵۹ و ۵۶	۲۵ و ۲۳ و ۱۸	وقابلیت
۶۸	۳۳	حقوق زوجیت کا کھاج سے پیدا ہونا
۶۴ — ۶۳	۲۷	کونسل خانوں کا کھاج
۵۸	۲۱	چھا زاد بھائی بہنوں میں
۵۹	۲۴	اس کو عدالت وطن کے اجائز قرار دینے کا اثر
۵۶ — ۵۵	۱۷ (الف)	مذہبی قواعد کا کہاں تک کھاج کیا جاتا ہے
۴۴	۳	قابلیت معاہدہ پر اثر



۷۹ — ۷۱		اثر ہاں داد ملک غیر یہ	۷۹
۷۱۳ و ۷۱۲ و ۷۱۴	۳۵ و ۱۶۷	اراضی انگلستان	۷۱
۵۹ — ۵۸	۲۲	استثنائاً بھرانہ اور مذہبی حیثیت کا	۷۲
۴۰۳ — ۴۰۲	۳۴۰	ملک غیر کی تجویز کا اثر	۷۳
۶۵		کے نکاح کے احکام بابت ۱۹۱۳ء	۷۴
۶۳	۲۶	شکل جہاں قانون مقام عمل استعمال نہیں ہو سکتا	۷۵
۵۵	۱۷	شکل میں قانون مقام عمل کی پابندی	۷۶
۵۷	۲۰	ہونی چاہیئے	۷۷
۵۵ — ۵۳		قانون مقام عمل کے لحاظ سے جواز	۷۸
۵۹	۲۳	جرمنی کا قانون	۷۹
۵۵ — ۵۴		گریٹیا گریس کے نکاح	۸۰
۶۹		ہنگری کا معاہدہ بابت ۱۹۲۰ء	۸۱
۴۹		ہندوؤں کا نکاح	۸۲
۵۸		تشیع	۸۳
		یہودیوں کا نکاح	۸۴
۵۵	۱۸	رضامندی میں بھی قانون مقام عمل کی پابندی	۸۵
		ضرور ہے	۸۶
۶۹ — ۶۸	۳۴	غیر عیسائی قوموں میں ایک نکاح کا تسلیم	۸۷
۵۶		کیا جانا	۸۸
۹۳ — ۹۰	۴۹	اثر "نی ٹری" ڈگری کا	۸۹
۵۸		نکاح کا بطلان	۹۰
۵۸ — ۵۷	۲۱	اثر پوپ کی اجازت کا	۹۱
۶۹ — ۶۸	۳۴	قابلیت کے متعلق ذاتی قانون کی پابندی	۹۲
		تعدد ازدواج	۹۳

صفحہ	دفعہ	نکاح
۶۰ و ۵۹ و ۵۶	۲۱ و ۱۹	محرمات کے ساتھ نکاح
۲۹۸-۲۹۰	۲۲۳ و ۲۱۲	دعہ ہائے نکاح
۶۲ د نوٹ		رضع قواعد کا اختیار
		صوبجات کے واضعان قوانین کو
۸۷		عیسائی عورت مذہباً غیر عیسائی نہیں ہو جاتی
۵۹-۵۸	۲۲	ناقابلیت جو مذہبی زہد سے پیدا ہوتی ہے
۱۳۸	۱۳۲	شہر اطماع ازدواج
		تشیخ وصیت کا اختیار تائون توطن پر
۱۱۹-۱۱۷	۸۶ و ۸۰	منصر ہے
		شاہی نکاحوں کے ایکٹ
۶۰	۲۵	کا اثر
۶۸ و ۶۶	۳۲ و ۳۰	بیرون ملک جہاز پر نکاح
۸۲	۴۲	توریت بحالت فوت زوج یا زوج
۵۸ و ۵۷	۲۱ و ۱۹	جواز بلحاظ حیثیت
۵۶	۱۸	رضامندی والدین
۵۷-۵۵	۲۰ و ۱۷	جواز بلحاظ حیثیت شکل
۵۶-۵۵	۱۷ (الف)	رسوم مذہبی
		نکاح کے استقالات
۸۱		تبدیل توطن کا اثر
۷۶	۳۸ و ۳۷	اس کی شکل
۸۱		شوہر زوجہ کا امین
۷۹ و ۷۶		مخصوص قواعد
۷۹		اختیارات متعلق استقالات
۸۱	۴۱	جامداد خارج از استقالات

۴۴		جواز نسبت حیثیت	۴۴
		مکاح شدہ عورت	۴۴
۴۴	۳	اس کی قابلیت	۴۴
۴۴		اس کا معاہدہ بیرون ملک	۴۴
۳۳۴ — ۳۳۳	۲۵۳	توہین	۳۳۴ — ۳۳۳
۴۴		شرکت شوہر کے ساتھ	۴۴
۷۲	۳۶	حقوق ملکیت بلحاظ قانون توہین	۷۲
۲۰۳ و ۴۴		پیش بندی کی روک	۲۰۳ و ۴۴

## نوآبادیات

۲۶۹		افعال قابل ہرجہ	۲۶۹
۳۱۷	۲۴۲	دیوالیہ سوار دیا جانا	۳۱۷
۱۱۳	۷۰ (الف)	پروویٹ ایکٹ مابین ۱۸۹۲ء	۱۱۳
		انگلستان کے دیوالیہ بین کا اثر	
۱۷۳ — ۱۷۲	۱۳۷	ارضی پر	۱۷۳ — ۱۷۲
۳۱۷	۲۴۲ (الف)	اخذ ستا و نیات اقرار باہمی	۳۱۷
۲۵۸		حکومتوں پر دعوی نہیں ہو سکتا	۲۵۸
۴۴		ان کے جہاز ملک پادشاہی ہیں	۴۴
۳۹۰	۳۲۶ (الف)	ان کی تجویزوں کی تعمیل	۳۹۰
۶۷ — ۶۷	۳۰	وہاں مکاح	۶۷ — ۶۷
۳۶۰	۲۸۸	وہاں کی رعایا بننا	۳۶۰

## نیک نامی تجارتی

۲۰۵	۱۵۴ (ب)	اس کا وقوع اور اس پر رسوم	۲۰۵
-----	---------	---------------------------	-----

صفحہ کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

۵

۴۴	۴	ملک کے والدین کے اختیارات	والدین
۴۷		اولاد کی جائیداد پر	"
۵۹ - ۶۳ و ۵۶	۲۵ - ۲۳ و ۱۸	ان کی رضامندی نکاح کے لئے کب ضروری ہے	"
			وارث
۲۲۴ - ۲۲۲ و ۱۷۸		کاراضی انگلستان کی توریت کے لئے صحیح النسب ہونا لازم ہے -	"
۱۲۹	۱۰۲	ملک غیر کی ذمہ داری	"
۱۱۴	۷۴	پروپیٹ جو ملک غیر کے وارث کو دیا جائے	"
			وارث
۱۸۹		کی رائے جائیداد منقولہ کے متعلق	"
			وصیت
۱۵۳ - ۱۵۲	۱۲۴	قابل اذخار ہونا اگرچہ وہ قانون ملک غیر کے مطابق ہو	"
۱۱۹	۸۸	نقل انگریزی رعایا کی وصیتوں کی	"
"	۸۶	وصیت کرنے کا اختیار قانون ذاتی پر منحصر ہے	"
۱۱۹ - ۱۱۸	۸۶ - ۸۵	تبدیل توطن کا اثر جواز پر	"
۱۵۵	۱۲۶	اولاد کے معنی وصیت نامہ میں	"
۱۵۲ - ۱۴۹	۱۲۳	تقسیم	"
۱۵۳	۱۲۵	انتخاب	"
		تین جواز کے لئے انگریزی	"
۱۱۹ - ۱۱۸	۸۵	قواعد	"

صفحہ	دفعہ	وصیت
۲۱۸		اختیار تعمیر وصیت ملک غیر
۱۵۲		تعبیر میں الفاظ کا لحاظ
۱۲۱		ملک غیر کے قانون وصیت میں ملک غیر کا
۱۱۷	۸۱	شخصی قانون بین الاقوام شریک ہے
		صرف پر دبیہ قطعی ثبوت وصیت کا نہیں ہے
		جامداد کب انگلستان کے وصیت نامہ میں
۱۱۶ - ۱۱۵		شریک متصور ہوگی
۱۱۹		شکل تکمیل وصیت
۱۳۹ - ۱۳۸	۱۲۲	تنسیخ
۱۲۳ - ۱۲۱	۹۳ و ۹۲ و ۹۱	اختیار تعمیر بعض تکمیل وصیت
		وصیت ایسے شخص کی جس نے
۱۲۰		رعایا بنا مقبول کر لیا ہو
۱۲۱	۹۰	صرف ایک قانون ایک وقت میں
		قانون تو مل کے لحاظ سے جو جب جامداد
۱۳۸	۱۲۲ - ۱۲۵	بعد قرض نک جائے اس پر وصیت کا عمل ہوگا
۱۵۲ - ۱۴۹	۱۲۳	تعبیر ذاتی جامداد
۲۱۳	۱۶۹	وصیت جامداد غیر منقولہ کے متعلق
۱۳۸		شروط متعلقہ مزاحمت نکاح
۱۱۹ - ۱۱۷	۸۶ و ۸۰	تنسیخ وصیت ذریعہ نکاح
۱۲۳ - ۱۲۱	۹۴ - ۹۱	جہاں وصیت سے تقدیم تکمیل مختار نامہ ہو
۱۵۱		ادائی دین ذریعہ مہبہ وصیتی
۱۱۶ - ۱۱۵	۷۸	علمیہ وصیت نامہ نسبت جامداد ملک غیر
۱۴۹		دہم پرستی کے اغراض کے لئے
۱۵۱		اصطلاحات فن

صفت کتابی انگریزی سند و مافیہ	دفعہ	وصیت
۱۱۸ — ۱۱۷	۸۲	۵ پرمیٹ کا تجربہ
۱۱۹ — ۱۲۸	۸۵	۶ جواز آخری توپن کے قانون پر منحصر ہے
۱۱۷	۸۰	۷ آخری توپن کی عدالت کی تجویز قابل پابندی ہے
۱۱۶	۷۹	۸ وصیت نامہ جو سلسلہ تہائے متحدہ میں لکھے جائیں
<b>ولایت</b>		
۴۶	۸	۹ انگریزی رعایا کی
۵۰ — ۴۹	۱۵	۱۰ سفارت خانوں کی عدالتوں کی ولایت
۶۳ — ۵۹ — ۵۶	۲۵ ۲۳ ۲۱ ۱۸	۱۱ { انگلستان میں مسلم نہیں ہے
۴۸ — ۴۶	۹	۱۲ { انہوں کے ملک میں ان کی رضامندی کی
۳۳۲	۲۵۰	۱۳ { کب ضرورت ہوتی ہے
		۱۴ عدالت کا اختیار تیسری
		۱۵ دلی کا تبدیل توپن
		۱۶ دلی کے توپن سے
۲۳۲	۲۵۰	۱۷ { ولایت کا تعین ہوتا ہے
		۱۸ { ملک غیر کی تجویزوں سے عام طور سے انگلستان
۴۹ — ۴۸	۱۳ و ۱۴	۱۹ { قانون اور اس کے اختیارات متعلق نہیں ہوتے
۲۱۲	۱۶۶	۲۰ { ملک غیر کے اولیا کو اور اپنی انگلستان پر کوئی اختیار نہیں
۴۶	۸	۲۱ دلی اثنائے عقد مداحہ نان کا جو ملک غیر میں ہو
۴۸ — ۴۶	۹	۲۲ دلی ایسی جائیداد کا جو تسلیم شدہ ہو
۴۳ و نوٹ		۲۳ ہیگ کا معاہدہ اس بارہ میں
۴۸	۱۲	۲۴ ادائی رقم پر حزن عدالت ملک غیر کے دلی یا کہنی کو
۴۵	۶	۲۵ اختیار تقرر دلی ذات
		۲۶ انگریزی عدالت کا اختیار اس جائیداد کی
۴۸ — ۴۷	۱۲ — ۱۰	۲۷ { نسبت جو ملک غیر کے دلی کی حفاظت میں ہو

مضامین پاکستان پانچویں سندھ جماعت	صفحہ	دلائل
۴۶ — ۴۸	۹	ملک غیر کے اولیاء کا امداد
۴۶	۸	انتخابات انگریزی عدالت کے انگلستان کے نابالغوں کے متعلق جو ملک غیر میں ہوں
۴۵ — ۴۷	۵	انتخابات ملک غیر کے نابالغوں اور حمایتین کے متعلق
۴۵ — ۴۷		جب جامداد وزیر اختیار عدالت جو

## ۵

باب دہم	صفحہ
کس کس میں ادا ہوگی	۱۵۱
اس کا اثر بعض ملک میں	۱۵۱
بابت ادائیگیوں	۱۵۱
بطلان	۱۴۸
خیارات یا دہم پرستی کے کاموں کے لئے	۱۴۹
باب ہفتم مرض الموت	
قواعد عطا درسیان اشخاص زندہ	۱۲۱ (ب)
اس کے جواز کے متعلق کس قانون سے	۱۴۸
کام لیا جائے گا	۱۹۹
باب ہشتم	
نقص معاہدہ یا افعال قابل ہرج و مرج کا تین حکم	۲۲۶
۲۹۹ — ۳۰۰	

صفحات کتاب انگریزی سندھ شدہ دفعہ

ہندی و پرا میسری نوٹ

۳۰۴	۲۹۹	لکھنا اور سکارنا	"
۳۰۵ و ۳۰۴	۲۴۰	سکارنے والے کی ذمہ داری	"
۳۰۲ - ۳۰۱	۲۲۷	ہندی کا ایکٹ	"
۳۰۸ - ۳۰۷	۲۳۳	ہریر اور ہندی کا دوبارہ لکھا جانا	"
۳۰۴	۲۲۹	مہلت	"
۳۰۷ - ۳۰۵	۲۳۲ - ۲۳۱	طلب - عذر اور اطلاع	"
۳۰۸ - ۳۰۷	۲۳۴	نامنظوری دوبارہ تحریر پر	"
۳۰۴	۲۳۰	لکھنے والے کی حیثیت	"
۳۰۷ - ۳۰۱	۲۳۳ و ۲۳۰ و ۲۲۷	اس کا لکھنا	"
۳۰۳	۲۲۸	اس کی شکلیں	"
۳۰۴ - ۲۹۳	۲۲۹ و ۲۱۵	اس کے متعلق سمجھ	"
۳۰۰ و ۲۳		اس کے متعلق ریگ کا معاہدہ	"
۳۰۳	۲۲۸	عبارت نمبری	"
۳۰۷ و ۳۰۶ و ۳۰۵	۲۰۳	دستاویز ایک مقام کی کئی جہتی کا دوسرے مقام پر بھیجا	"
		جو قانون متعلق کے گمان سے انہما زبودہ قانون مقام میں	"
۲۹۱	۲۱۳	سے جائز نہیں قرار پاسکتی	"
۲۹۳ - ۲۸۵		بدل کا جائز ہونا	"
۳۰۷ - ۳۰۶	۲۳۲	اطلاع نامنظوری	"
۳۰۴	۲۲۹	ادائی معمول	"
		پرا میسری نوٹ کا حامل کو	"
۳۰۴	۲۲۹	واجب الامداد لینا	"
۳۰۷ - ۳۰۵	۲۳۳ و ۲۳۱	عذر	"
۳۰۸ - ۳۰۷	۲۳۴	نامنظوری پر دوبارہ لکھا جانا	"



دفعہ (۱) صفحات کتاب انگریزی مندرجہ ذیل

۲۰۴	۱۵۴ (الف)
۴۰۵	۲۲۲
۲۰۳	۲۸۲ و ۲۸۳ و ۳۰۳ و ۳۰۴
۲۰۴	۱۵۴ (الف)
۳۱	
۳۰۲ - ۳۰۱	۲۲۴

انڈی ہندو سرکاری نوٹ

تعاون مقام وقوع
مخصوص منایہ
اسامیہ
انتقال
تجربہ اتحاد قوانین
جواز لفظ شکل

ہندوستان

۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵
۱ - نوٹ و ۱۲

قانون

ذاتی قانون

ہیگ کے معاہدات

۱۴ نوٹ و ۳۴
۹۸ - ۹۹
۲۲ نوٹ
۵۵ - ۵۴
۴

ہندی کے متعلق

ازدواج اور ملاقات کے عادات کے متعلق

ایمان اور جانین کی حمایت کے متعلق

نکاح کے متعلق

شہریت قواعد

# ی

یہودیوں کا قانون

۱۰۱

۵۸

اس کی سب سے زیادہ قابل قبول نہیں ہے۔

ملائی کی شکل کے متعلق قابل تسلیم نہ کرنا قابلیت کے لحاظ سے

## تمت



# غلطنامہ شخصی قانون بین الاقوام

ردیف	حوالہ		غلط	صحیح	صفحہ
	صفحہ	ردیف			
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	۱۳	۹	تسلیل	تسلیل	
۲	۲۳	۲۱	سائنس	سائنس	
۳	۱۱۲	۹	نکاح وقت	نکاح کے وقت	
۴	۱۱۸	۲	خوابش کو پروی	خوابش کی پروی	
۵	۱۶۸	۴	دو	دو	
۶	۲۰۲	۲۲	ازکار	انکار	
۷	۲۳۸	۲۵	عدالت	عدالت	
۸	۲۱۳	۷	مشتعل	مشتعل	
۹	۳۱۴	۱۲	دوان لولوں کا	وہ ان لوگوں کا	
۱۰	۳۹۰	۱۶	جج پری	جج پری	
۱۱	۳۹۲	۱۸	امتیاز کے تمام	امتیاز کے تمام	
۱۲	۵۷۲	۱۷	دو داخل ہوا ہے	وہ داخل ہوا ہے	
۱۳	۶۴۱	۱۳	جسیں	جسیں	
۱۴	۶۶۷	۱۹	کا باہر	کا باہر	

















